بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ کہا خضر علیہ السلام نے کہ کیا نہین کہا تھا مین نے تجھسے اول صحبت مین
لَنْ تَسْتَطِيْعَ قوت نہین رکھتا اور نہ سکیگا مَعِيَ میرے ساتھ ایسے کام دیکھکر صَبْرًا صبر کرنا قَالَ کہا
موسی علیہ السلام نے کہ اِنْ سَاَلْتُكَ اگر پوچھون [illegible] تجھسے عَنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو تھا اور ہوا [illegible] ایسے کامون کے مثل
بَعْدَهَا بعد اس بار کے فَلَا تُصٰحِبْنِيْ تو نہ ساتھ رکھنا تو مجھے قَدْ بَلَغْتَ تحقیق پہونچ گیا تو مِنْ لَّدُنِّيْ
عُذْرًا میری طرف سے عذر کو یعنی جب تین بار مین تیری مخالفت کر چکون تو بیشک میرا ساتھ چھوڑ دینے مین تو معذور ہے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا رحمت کرے میرے بھائی موسی کو کہ شرم کی راہ سے اونھون نے کہا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ اگر صبر کرتے
اور اپنے ساتھی کے ساتھ دیر تک رہتے تو بہت عجیب عجیب چیزین دیکھتے فَانْطَلَقَا تو کچھ آگے بڑھے اور چلے حَتّٰٓى
اِذَآ اَتَيَآ یہانتک کہ جب آئے اَهْلَ قَرْيَةِ ایک گاؤن والون کے پاس کہ وہ گاؤن انطاکیہ تھا یا ایلہ یا آذربیجان یا جزائر
یا روم کا یا برقہ یا فلسطین کی زمین پر اور اوس گاؤن کے لوگون کا حال یہ تھا کہ جب شام ہوتی دروازے بند کر لیتے اور کسیکے
واسطے نہ کھولتے مغرب کی نماز کا وقت تھا کہ حضرت موسی اور حضرت خضر علیہما السلام اوس گاؤن پر پہونچے اور چاہا کہ گاؤن مین
داخل ہون کسی نے دروازہ نہ کھولا اِسْتَطْعَمَآ کھانا مانگا دونون نے اَهْلَهَا اوس گاؤن والون سے اور یہ بات کہی کہ یہان ہم
اندر آئے ہین اور [illegible] کے بھی ہین اگر ہمین گاؤن مین نہین آنے دیتے تو کھانا ہی ہمارے واسطے بھیجدو فَاَبَوْا انکار کیا اونھون نے
اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا اس بات سے کہ اونکی ضیافت کرین رات بھر گاؤن کے باہر بھوکے پڑے رہے صبح کو
[illegible] کی فَوَجَدَا فِيْهَا پھر پایا اون دونون نے بیچ اوس گاؤن کے قریب جِدَارًا دیوار ایک طرف جھکی ہوئی يُّرِيْدُ

لڑکون اور مرد صالح کے درمیان مین سات پشتین تھین تو حق تعالی نے اوس صالح کی صلاح کی برکت سے سات پشتون کے بعد اوسکے پوتون کے واسطے خزانہ کی حفاظت فرمائی فَاَرَادَ رَبُّكَ تو چاہا تیرے رب نے اَنْ يَّبْلُغَآ کہ پہونچ جاوین وہ دونون اَشُدَّهُمَا اپنی قوت اور کمال بزرگی کو وَيَسْتَخْرِجَا اور نکال لین كَنْزَهُمَا اپنا خزانہ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تیرے رب کی طرف سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ اور نہین کیا مین نے جو کچھ تو نے دیکھا اپنی طرف سے بلکہ خدا کے حکم سے مین نے کیا اسواسطے کہ اوسی نے چاہا کہ خزانہ مستحقون کو پہونچے لکھا ہی کہ وہ خزانہ سونے چاندی سے بھرا تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ وہین علمی کتابین تھین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ اوسمین سونے کی ایک تختی تھی اور اوسپر لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم تعجب ہی اوس شخص سے جو تقدیر پر ایمان رکھتا ہی مجھے اوس سے تعجب ہی کہ خدا کے حکم اور تقدیر سے کیونکر غمگین ہوتا ہی اور جو خدا کی رزاقی کا ایمان لایا اوس سے تعجب کرتا ہون کہ اپنے کو کیون تکلیف اور محنت مین ڈالتا ہی اور جو موت کی تصدیق کرتا ہی اوس سے تعجب ہی کہ عمر خوشی مین کیونکر بسر کرتا ہی اور جو قیامت کے دن حساب ہونے کا ایمان رکھتا ہی اوس سے تعجب ہی کہ کیونکر غفلت کرتا ہی اور جو دنیا سے دلی اور اوسکے تغیر اور دنیا دارون کے حالات کے انقلاب کو جانتا ہی اوس سے تعجب ہی کہ دل دنیا سے کیون لگاتا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ذٰلِكَ یہ ہی تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ حقیقت اوسکی کہ نسکا تو عَّلَيْهِ صَبْرًا اوسپر صبر کرنا لکھا ہی کہ حضرت موسی اور خضر علیہما السلام نے باہم ایک دوسرے کو رخصت کیا اور ہر ایک نے اپنے مکان کی راہ لی محققون نے اس قصہ مین بہت نکتے اور بھید لکھے ہین خصوصًا صاحب بحر الحقائق نے یہ قصہ مرید صادق کے آداب مرشد محقق کے اشفاق کے بیان مین عبارت خوب اور تقریر عجیب کے ساتھ لکھا ہی اور بعض نکات اور اسرار جواہر التفسیر مین لکھے ہین وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور پوچھتے ہین تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرک امتحانًا یہود کے کہنے سے عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ذو القرنین کا حال کہ وہ مشرق سے مغرب تک کا بادشاہ تھا اور اسی جہت سے اوسے ذو القرنین کہتے ہین کہ وہ مشرق اور مغرب کے کنارے پھرا ہی یا اوسکے زمانے مین لوگون کے دو قرن گذرے یا اوسکے تاج مین دو شاخین تھین یا ہاتھ اور رکاب دونون سے حربہ کرتا تھا یا کریم الطرفین تھا یا علم ظاہر اور علم باطن دونون اوسے حاصل تھے یا دو گیسو گندھے ہوئے سر کے دونون طرف رکھتا تھا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ یہ سکندر رومی ہی اور اسکی نبوت مین اختلاف ہی قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ قریب ہی کہ پڑھون مین تمپر مِّنْهُ ذِكْرًا اوس سے ایک خبر اور بیان اِنَّا مَكَّنَّا بیشک تمکن کیا ہمنے یعنی قدرت اور زور دیا ہمنے لَهٗ اوسکے واسطے غلبہ کے سبب سے فِي الْاَرْضِ زمین مین وَاٰتَيْنٰهُ اور دیا ہمنے اوسے مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے جسکی خلق محتاج تھی یا جو چیز ملک فتح کرنے اور دشمنون سے مقابلہ کرنے مین بادشاہون کے کام آتی ہی یا جو چیز وہ ہمسے چاہتا تھا اوسکے واسطے ہمنے اوسے دی سَبَبًا ایک سبب کہ اوس سبب سے وہ چیز اوسے میسر ہو [illegible] نے اوسکا مسخر کر دیا تھا اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ ابر کو حق تعالی نے ذو القرنین کا

اور مغرب کا قصد کیا فَاَتْبَعَ سَبَبًا تو پیچھے چلا ایک سبب کے کہ مغرب مین پہونچ سکے اور اوس سبب کے وسیلہ ڈھونڈھتا جاتا تھا
حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَغْرِبَ الشَّمْسِ آفتاب غروب ہونے کی جگہہ یعنی مغرب کی آبادی کی حد پر
وَجَدَهَا تَغْرُبُ پایا اوسے یعنی آفتاب کو دیکھنے دیکھتے ڈوبتا ہی فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ چشمے مین گندلے پانی کے
جسمین مٹی ملی ہوئی تھی اور بکنے حَمِیَةٍ پڑھا ہی یعنی گرم پانی کے چشمے مین وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا اور پایا اوس چشمے کے پاس
دریاے محیط غربی کے کنارے قَوْمًا ایک گروہ کہ اوسے ناسک کہتے ہین اور وہ ایک گروہ بت پرست تھا اونکی آنکھین سبز
بال لال بدن قوی اور مہیب جانورون کی کھال پہنتے وحشی اور آبی جانورون کا گوشت کھاتے قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ
کہا ہمنے کہ ای ذوالقرنین اگر وہ نبی تھے تو یہ ندا وحی کے طور پر تھی اور اگر نبی نہ تھے تو الہام کے طور پر یا اونکے زمانہ کے پیغمبر کی زبانی
بر تقدیر حق تعالی نے فرمایا کہ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ یا یہ کہ عذاب کریگا تو اوس قوم کو یعنی اگر ایمان نہ لائین تو تو قتل کر ڈالیگا وَاِمَّآ
اَنْ تَتَّخِذَ اور یا یہ کہ اختیار کریگا تو فِیْهِمْ اونکے باب مین حُسْنًا بھلائی کو اگر وہ ایمان لائے قَالَ کہا
ذوالقرنین نے کہ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ مگر جو کوئی ظلم کرے یعنی اپنے کفر پر مصر رہے فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ تو قریب ہی کہ عذاب
کرین ہم یعنی مین اور جو لوگ میرے ساتھ ہین اوسے قتل کر ڈالین اور یہ دنیا کا عذاب ہی ثُمَّ یُرَدُّ پھر پھیرا جائے اِلٰی رَبِّهٖ
اپنے رب کی جزا کی طرف قیامت کے روز فَیُعَذِّبُهٗ پھر عذاب کریگا اللہ اوسکو عَذَابًا نُّكْرًا عذاب سخت اور بد کہ اوسکے
مثل نہ دیکھا ہوگا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ اور جو کوئی ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک یعنی ایمان کے موافق فَلَهٗ تو
اوسکے واسطے ہی دونون جہان مین جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰی جزا اچھی وَسَنَقُوْلُ لَهٗ اور قریب ہی کہ کہینگے ہم اوسے مِنْ اَمْرِنَا
اپنے حکم سے یعنی جو کچھ ہم حکم کرتے ہین اوسمین یُسْرًا کام آسان اوسکی طاقت کے موافق کہتے ہی کہ ذوالقرنین نے ظلمت یعنی تاریکی کا
لشکر قوم ناسک پر متعین کیا یہانتک کہ وہ لشکر اوس قوم کی آنکھون اور کانون مین گھس گیا اور وہ قوم بیتاب ہوگئی ناچار اوسکا ایمان لائی ثُمَّ
اَتْبَعَ سَبَبًا پھر دوبارہ پیچھا کیا ایسے سبب کا کہ اوسکے توسل سے مشرق کو پہونچ سکے اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لیکر نور کا لشکر آگے
کیا اور تاریکی کا لشکر پیچھے رکھا اور دکھن کی طرف متوجہ ہوکر قوم ہاویل کو جو قطر ایمن مین تھی مسخر کیا اور پھر جسطرح قصہ ناسک مین گذرا
اوسی طرح مشرق کی طرف توجہ کی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَطْلِعَ الشَّمْسِ آفتاب نکلنے کی جگہہ یعنی [illegible]
کام پر جہانسے مشرق کی طرف آبادی شروع ہی وَجَدَهَا پایا آفتاب کو کہ ہر صبح تَطْلُعُ نکلتا ہی اور اوسکی شعاع پڑتی ہی
عَلٰی قَوْمٍ ایسی قوم پر لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ نہین پیدا کیا تھا ہمنے اونکے واسطے مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا آفتاب کے سوا
طلوع کے وقت کوئی پوشش لباس و بنا یعنی جو آفتاب اور اون لوگون کے درمیان مین آڑا اور حجاب ہو اسواسطے کہ اونکے پاس
پوشش بھی نہ تھی اور اونکی زمین اسقدر نرم تھی کہ اوسپر بنا ہو پایا اور کسی طرح کی آڑ ٹھہر سکتی تھی جب آفتاب نکلتا تو وہ لوگ تہخانون مین
چلے جاتے یہانتک کہ آفتاب بلند ہوتے ہوتے ڈھل جاتا تو وہ لوگ زمین کے نیچے سے نکلتے اور مچھلیان پکڑ کر آفتاب سے
بھونکر کھاتے اور یہ قوم منسک تھی كَذٰلِكَ ایسے ہی ساتھ تھی سکندر نے تو ویسا ہی کیا جیسا کہ مغرب والون کے ساتھ کیا تھا

یا دوسری طرح سبب کی اتباع کی اور بائین شمال کی طرف چلا ایک قوم مین پہونچا کہ اونکو تاویل کہتے تھے اور اونکے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا جو قوم ہاویل کے ساتھ کیا تھا وَقَدْ اَحَطْنَا اور بیشک ہم نے گھیر رکھا ہے بِمَا لَدَیْهِ اوس چیز کو جو اوسکے پاس تھی خُبْرًا ○ آگاہی کی رو سے یعنی جو لشکر اور لڑائی کے ہتھیار اور ملک گیری کے اسباب اوسکے پاس جمع تھے اون سب کو ہم گھیرے ہوئے تھے اور جانتے تھے ثُمَّ پھر اسکندر اَتْبَعَ پیچھے داخل ہوا سَبَبًا ○ ایک راہ مین کہ مشرق سے اوتر کی طرف تھی حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا زمین ترک کی تمامی پر بَیْنَ السَّدَّیْنِ دو پہاڑون کے بیچ مین جنکی پشت پر یاجوج ماجوج کی زمین ہے وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا تو پایا اون دونون پہاڑون کے سامنے قَوْمًا لا ایک گروہ کو عجیب غریب شکلون اور صورتون پر لَا یَکَادُوْنَ نزدیک تھے کم فہمی کی وجہ سے کہ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ○ سمجھین کوئی بات اور سکندر کے لشکر مین سے سمجھے کوئی اونکی بات نہ سمجھتا تھا قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ وہ بولے یعنی جو اونکی باتون کا ترجمہ کرتا تھا وہ بولا کہ اے ذوالقرنین اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ بیشک یاجوج ماجوج کی قوم مُفْسِدُوْنَ تباہی ڈالنے والے ہین فِی الْاَرْضِ ہماری زمین مین کہ جب ان دونون پہاڑون سے نکلتے ہین ہری گھاس کی قسم سے جو پاتے ہین کھا جاتے ہین اور جو خشک چیز ہوتی ہے اپنے ساتھ لیجاتے ہین اور ہم سب کے چارپایون کو مار کر کھا لیتے ہین اور اگر چارپائے نہین پاتے ہین تو اونکے عوض آدمیون کو کھا جاتے ہین اور یافث بن نوح کی اولاد مین ہین یاجوج ماجوج دو قبیلے ہین عین المعانی مین لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا اور اونکی منی خاک مین ملی تھی اونکو اس بات سے رنج ہوا حق تعالی نے اونکی خاک آلودہ منی سے یہ دو قومین پیدا کرین اور جو لوگ کہتے ہین کہ انبیا علیہم السلام کو احتلام نہین ہوتا اونکے نزدیک یہ قول ضعیف ہے اور اس قوم کے لوگون کی شکلون اور صورتون مین اختلاف ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اونمین سے بعضون کے قد بالشت بالشت بھر کے ہین اور بعضون کے قد بہت لمبے لمبے اور حدیث مین آیا ہے کہ اونمین سے ایک قسم کے لوگ درخت ارز کے مثل ہین اور ولایت شام مین یہ ایک درخت ہوتا ہے ایک سو بیس گز کا لمبا اور بعضون کا عرض و طول برابر ہے اور ایک قسم کے لوگ ایسے ہین کہ ایک کان کا اوڑھنا ایک کا بچھونا کرتے ہین انہی لوگون کی کیفیت مین کہا ہے نظم

بہ کوتاہ چشمی سگ جیفہ جوی ✽ بہ گوش دراز از خران بردہ گوی ✽ نہ شرمے و نہ شیفتے دلنواز ✽ دران چشم کوتاہ و گوش دراز ✽ بہنگام خفتن بسیر یکے گوش بالا و دیگر بزیر ✽ شکن بر شکن چین ابروے شان ✽ کشان نیش تا زیر زانوے شان ✽ برون آمدہ اشک شان چون دندان گراز ✽ شکم پہن و باخرد و گردن دراز ✽ چو بوزینگان آمدہ در وجود ✽ ہمہ زرد و سرخ و سیہ و کبود ✽ ندارند جز خواب و خور ہیچ کار ✽ نہ بینی یکے تا نزاید ہزار ✽

غرض اوس گروہ نے سکندر سے یہ بات کہی کہ ہم اس قوم سے تنگ آگئے ہین فَهَلْ نَجْعَلُ تو کیا کرین یعنی مقرر کردین ہم لَكَ تیرے واسطے اور اپنے مالون مین سے ہم نکالین خَرْجًا خرچ عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ اس شرط پر کہ کردے تو بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ ہمارے اور اونکے درمیان سَدًّا ○ آڑ جو اونھین باہر نکلنے سے روکے قَالَ سکندر نے کہا مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ جو کچھ دسترس دیا ہے مجھے اوسمین رَبِّیْ میرے رب نے خَیْرٌ بہتر ہے اوس سے کہ تم مجھے دینا چاہتے ہو فَاَعِیْنُوْنِیْ تو میری مدد کرو بِقُوَّةٍ قوت سے یعنی قوی لوگون سے یا ایسی چیز سے جسے

سبب سے اس کام مین مجھے قوت سے اَجۡعَلۡ تاکہ کرون بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ تمہارے اور اونکے درمیان رَدۡمًا ۝
اڑ سخت کہ اوسکی [illegible]ن سے بعض بعض پر مرکب ہو اٰتُوۡنِیۡ لاؤ میرے واسطے زُبَرَ الۡحَدِيۡدِ ٹکڑے لوہے کے لکھا ہے کہ
سکندر کے حکم سے لوہے کی اینٹین بنائی گئین بیت بہ فارغ دلی جا بجا تن زدند ✱ ہمہ روز وشب خشت آہن زدند ✱
جب اینٹین بن چکین تو حکم کیا کہ دو پہاڑون کے درمیان کہ چار ہزار قدم کا فاصلہ ہو اوسمین پیشتیس گز چوڑی نیو کھودو چنانچہ اتنی گہری
نیو کھودی کہ پانی نکل آیا پھر زمین کی تہ مین پانی پر پتھر کی چٹانین رکھی اور اوسپر لوہے کی اینٹین بچھائین حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى
یہانتک کہ جب برابر ہوگیا یعنی بھر گیا بَيۡنَ الصَّدَفَيۡنِ درمیان دونون پہاڑون کے تو سکندر کے حکم سے جلانے کی
بہت سی لکڑیان اوسپر چاکر کھینچے گئے اور دھونکنے کی راہین ادھر ادھر بنائین اور قَالَ انۡفُخُوۡا کہا سکندر نے اپنے کاریگرون کو
پھونکو لوہے کی بھٹیون مین حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ یہانتک کہ جب کر دیا اون لوہے کی اینٹون کو نَارًا آگ کے مثل تو قَالَ
اٰتُوۡنِیۡۤ کہا کہ لاؤ اُفۡرِغۡ عَلَيۡهِ تاکہ ڈالدون مین اس گرم لوہے پر قِطۡرًا ۝ تانبا گلا ہوا فرو سہروردی فرماتے ہین کہ تقدیر
مزدورون سے حل کرو مہر تختہ ہا اور اسی طرح ڈیڑھ سو گز اونچی ایک دیوار پہاڑ کے مثل جلتی برابر ایک ڈال بن گئی فَمَا اسۡطَاعُوۡۤا
پھر نہ سکے یاجوج ماجوج اَنۡ يَّظۡهَرُوۡهُ یہ کہ چڑھین اوس سد پر اوسکی بلندی اور چکنے پن سے وَمَا اسۡتَطَاعُوۡا اور نہ سکے
لَهٗ نَقۡبًا ۝ اوسمین سوراخ کرنا اوسکی سختی کے سبب قَالَ کہا ذوالقرنین نے وہ دیوار بنانے کے بعد هٰذَا یہ
دیوار اوسے پورا کرنے کی قدرت رَحۡمَةٌ رحمت ہے مِّنۡ رَّبِّیۡ میرے رب کی طرف سے اون لوگون پر جو یاجوج ماجوج کے
فتنہ سے ڈرتے تھے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا وَعۡدُ رَبِّیۡ وعدہ میرے رب کا یاجوج ماجوج کے نکلنے کی بابت تو جَعَلَهٗ
کردیگا اس سد کو دَكَّآءَ زمین برابر یعنی حق تعالی اوس سد کو یاجوج ماجوج کی راہ مین سے اوٹھالیگا وَكَانَ وَعۡدُ رَبِّیۡ
اور ہے وعدہ میرے رب کا حَقًّا ۝ صحیح اور درست سد کے ادھر سے یاجوج ماجوج کے گروہ کا نکلنا قیامت کی نشانیون
مین سے ایک نشانی ہے اور سورۂ انبیاء کے آخر مین انشاء اللہ تعالی اوسکا ذکر آئیگا وَتَرَكۡنَا اور چھوڑا ہوگا ہمنے بَعۡضَهُمۡ
بعض کو گروہ یاجوج ماجوج مین سے يَوۡمَئِذٍ اوس دن یعنی جس دن وہ نکلینگے کہ ازدحام کرکے يَّمُوۡجُ فِىۡ بَعۡضٍ
اضطراب کرینگے اور داخل ہونگے بعض مین اور بعضون نے کہا ہے کہ قیامت کے دن تحیر اور اضطراب کی وجہ سے آدمی اور جنات
ہم بجائینگے وَّنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ اور پھونکا جائیگا صور مین قیامت قائم ہونے کے واسطے فَجَمَعۡنٰهُمۡ پھر جمع کرینگے ہم
تمام خلق کو جَمۡعًا ۝ جمع کرنا حساب اور جزا کے واسطے میدان حشر مین وَّعَرَضۡنَا جَهَنَّمَ اور ظاہر کردینگے ہم جہنم کو
اوسدن لِّلۡكٰفِرِيۡنَ کافرون کے واسطے عَرۡضًا ۝ ظاہر کرنا اور کافرون پر قبل دخول دوزخ دوزخ کو ظاہر کرنا ڈرانے اور ہول دلانے کے
واسطے ہوگا الَّذِيۡنَ وہ کافر جو غفلت کی زیادتی کے سبب كَانَتۡ تھین اَعۡيُنُهُمۡ آنکھین اونکے دل کی فِىۡ غِطَآءٍ
پردے مین عَنۡ ذِكۡرِىۡ میری یاد سے یعنی وہ آیتین مشاہدہ کرنے سے جنکے سبب ایمان لاوین اون کے نزدیک توحید اور تعظیم کے
ساتھ مین یاد کیا جاتا ہون وَكَانُوۡا اور تھے وہ کافر حق بات نہ سننے کے سبب لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نہین سکتے تھے سمعاً

ع ١٩

سنتا ہے اور نہ کلام الہی کو جیسا کہ سننا چاہیے قرآن سننے سے اونپر پردہ پڑا ہوا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ
وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۔ نظم ۔ چون تو قرآن خوانی ای صدر امم ۔ گوش شان را پردہ سازیم از ستم ۔ چشم شان را
پردہ سازیم چشم بند ۔ تا نبینند و کلامت نشنوند ۔ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا کیا گمان کرتے ہیں وے لوگ جنہوں نے کفر کیا
اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ یہ کہ بنا لیں میرے بندوں کو کہ عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام ہیں مِنْ دُوْنِيْٓ میرے سوا
اَوْلِيَاۗءَ دوست یعنی معبود خلاصہ کلام یہ ہے کہ کافروں نے جو میرے بندوں کو خدا ٹھہرا لیا ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ بندے اونکو
نفع پہونچاوینگے یہ استفہام انکار ہے یعنی یوں نہیں ہے یعنی ایک گروہ کو جو انھوں نے خدا بنایا اوس سے اونھیں کچھ فائدہ نہوگا اِنَّآ اَعْتَدْنَا
جَهَنَّمَ بیشک ہم نے تیار کیا ہے دوزخ کو لِلْكٰفِرِيْنَ کافروں کے واسطے نُزُلًا اوترنے اور پہلی منزل کی جگہ یا ماحضر
جاری ہیں مہمانوں کے واسطے لاتے ہیں اور اس معنی میں اس بات کی تشبیہ ہے کہ کافروں کے لیے عذاب ہوگا اور
دوزخ حضر ہوگی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا خبر دوں میں تمکو بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا
بڑا نقصان پانے والے لوگوں کے اعمال کی رو سے اَلَّذِيْنَ ضَلَّ جو لوگ کہ گم ہوا اور ضائع گیا سَعْيُهُمْ اونکا دوڑنا
ظاہر میں نیک کاموں کی طرف فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا دنیا کی زندگی میں جیسے یہود و نصاریٰ کے عابد اور راہب لوگ کہ اپنا
اپنے معبدوں میں روزہ نماز کرتے تھے اور کفر کے سبب اونکے سب اعمال باطل ہیں اور اونکا کچھ ثواب نہ ملیگا اور بعضوں نے
کہا ہے کہ اس گروہ سے رافضی یا خارجی یا بدعتی یا نیک کام میں ریاکرنے والے مراد ہیں اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہے
کہ کافر اپنے رشتہ داروں سے میل رکھتے فقیروں کو کھانا کھلاتے لونڈی غلام آزاد کرتے حق تعالیٰ نے ان کاموں کے باطل ہونے کا
حکم کیا اور فرمایا کہ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اور وہ گمان کرتے ہیں اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ یہ کہ وہ اچھا کرتے ہیں صُنْعًا
کام اُولٰۗىِٕكَ وہ گروہ جسکا ذکر کیا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ ہیں جو کافر ہوئے بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی
آیتوں کے ساتھ کہ قرآن ہے یا توحید کی دلیلوں کے ساتھ وَلِقَاۗىِٕهٖ اور اوسکے دیدار کے ساتھ یعنی بعث و نشر کے ساتھ یا اوس دیدار کے
اہل جنت کو دیدار میسر ہوگا فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ تو حبط اور ضائع ہو گئے اونکے کام جو ظاہر میں نیک معلوم ہوتے تھے اور اون کاموں
کی جزا نہ پاوینگے فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ پس نہ کھڑی کرینگے ہم اونکے اعمال کے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وَزْنًا ترازو
کہ اونکے وہ عمل تولیں اس واسطے کہ وہ عمل تو سب نیست و نابود ہو گئے یا اونکے واسطے ہم کچھ وزن نہ رکھینگے یعنی وہ کافر خوار
اور بے اعتبار رہینگے بلکہ ذلیل اور رسوا ہونگے ذٰلِكَ یہی کام ہے جو کہا گیا کہ اونکے عمل باطل ہونگے اور اونکی کچھ قدر نہوگی جَزَاۗؤُهُمْ
جَهَنَّمُ جزا اونکی جہنم ہے بِمَا كَفَرُوْا بسبب اوسکے کہ انھوں نے کفر کیا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ اور ٹھہرا لیا
اونھوں نے میری کتاب کی آیتوں وَرُسُلِيْ اور میرے رسولوں کو هُزُوًا ہنسی کیے گئے یعنی کتاب اور پیغمبر کے
ساتھ مسخراپن کرتے تھے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو لوگ ایمان لائے کتاب اور رسول کو وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کام کیے اونھوں نے اچھے كَانَتْ لَهُمْ ہیں اونکے واسطے خدا کے حکم سے جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ جنتیں فردوس

پس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکا قصہ پڑھو اور یاد کرو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا جبکہ پکارا اپنے رب کو
بیت المقدس کی محراب مین قربانی سے تقرب حاصل کرنے کے بعد پکارنا پوشیدہ کہ یہ پکارنا ہمارے تعلق بہت قریب ہی یا آواز بلند
دعا کرتے تھے اور قوم سے پوشیدہ تھے اسواسطے کہ اس بات سے شرم کرتے تھے کہ خود ننانوے برس کے بوڑھے اور بی بی صاحبہ
بانجھ ہو [illegible] بال مین لوگون کے سامنے فرزند پیدا ہونے کی کیا دعا کرون یا بوڑھاپے کے سبب اونکی آواز ایسی ضعیف
ہوگئی تھی کہ نکلتی مگر کوئی بھی نہ سنتا اور اونکی دعا یہ تھی کہ کمال آرزو کے ساتھ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ
الْعَظْمُ مِنِّیْ کہا کہ اے میرے پروردگار سست ہوگئی ہے میری ہڈی اور جب ہڈی جو تمام بدن کے اجزا مین سب سے
زیادہ سخت ہے سست اور کمزور ہوگئی تو تمام بدن بطریق اولی کمزور ہوگا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا اور سفید
ہوا سر بڑھاپے سے اور بعضون نے کہا ہے کہ حق تعالی نے سفیدی کو روشنی مین آگ سے تشبیہ دی ہے اور بال سفید ہونے کو
آگ کے پھیلنے سے تشبیہ دی ہے یعنی بوڑھاپے کے سبب سر روشن اور چمکدار ہوگیا وَلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ
شَقِیًّا ○ اور نہ تھا مین تجھے پکارنے سے اے میرے رب بے نصیب اور نا امید یعنی ہمیشہ جب مانگی تونے قبول فرمائی
اور مجھے دعا کرنے کی عادت ہوگئی وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ اور بیشک مین ڈرتا ہون اپنے چچا زاد
بھائیون سے کہ یہ میرے بعد اپنا کام کرینگے اور دین قائم رکھنے کے کام مین سستی کرینگے اور میری امت مین میری خلافت
بھی طرح نکرین تو میرے بعد کوئی میرا خلیفہ چاہیے وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور حال یہ ہے کہ میری عورت بانجھ اور اٹھانوے
برس کی بوڑھیا ہے فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ○ تو دے ڈال مجھے اپنے پاس سے ایک فرزند کہ امور دین کا
متولی ہو اور استحقاق کی رو سے یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ جو میراث لے مجھ سے امامت اور نیکوکاری اور
میراث لے علم اور حکمت یعقوب بن اسحاق کی یا یعقوب بن ماثان برادر عمران جو مریم کے باپ تھے اونکی اولاد سے وَاجْعَلْهُ رَبِّ
رَضِیًّا ○ اور کر میرے فرزند کو اے میرے رب پسندیدہ اور شائستہ کہ اوسکے قول فعل سے تو راضی ہو یہ دعا کرنے کے بعد سجدہ مین
عاجزی اور زاری کرتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے کرم سے اونکی دعا قبول فرمائی اور یہ ندا آئی کہ یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
اے زکریا ہم خوشخبری دیتے ہین تجھے بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ یَحْیٰی لا ایک بیٹے کی کہ اوسکا نام یحیی ہے لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ
سَمِیًّا ○ نہین پیدا کیا ہمنے اوسکے واسطے اوس سے پہلے کوئی ہمنام زاد المسیر مین لکھا ہے کہ یحیی علیہ السلام کی فضیلت کا بیان
یہ نہین ہے کہ اونسے پہلے کوئی اونکا ہمنام نہ تھا اسواسطے کہ بہتیرے آدمی ایسے پیدا ہوئے ہونگے کہ اونسے قبل اونکا ہمنام نہین پیدا
ہوا ہو بلکہ اونکی فضیلت یہ ہے کہ حق تعالی نے اونکا نام رکھنا اپنے ذمے لیا اور اونکے ماں باپ پر حوالہ نہین کیا امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ
پہلے کا ذکر اس سبب فرمایا کہ اونکے بعد ایسے کسیکو پیدا کرے کہ اوسے کئی نامون کے ساتھ خاص کرے اور اوسکا اسم شریف اپنے
نام مبارک سے مشتق فرمائے وہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جامع الکمالات ہے شعر وشق لہ من
اسمہ لیجلہ فذو العرش محمود وہذا محمد بیت خواجہ کہ عاقبت کار است محمود از ان شد است کہ نامت محمد است اور بعضون نے لکھا ہے

بِوَالِدَيْهِ اور بھلائی کرنے والا اپنے ماں باپ کے ساتھ یا اونکا فرمانبردار اور خدمتگذار وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ○ اور نہ تھا سرکش یعنی اپنے ماں باپ کو ایذا دینے والا اور اونکا حکم نہ ماننے والا اور خدا کا گناہگار نہ تھا وَسَلَامٌ عَلَيْهِ اور سلام ہے ہماری طرف سے يَوْمَ وُلِدَ جس دن وہ پیدا ہوا وَيَوْمَ يَمُوتُ اور جس دن مرتا تھا وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ○ اور جس دن وہ اوٹھایا جائیگا زندہ آخرت میں اور بعضے کہتے ہیں کہ جس دن یحیی علیہ السلام پیدا ہوے اوس دن شیطان کے چھونے سے سلامتی مراد ہے اور جس دن کہ وفات کی اوس دن عذاب قبر سے اور قیامت کے دن اوسکے ہول سے اور یحیی علیہ السلام کے ولادت کا قصہ بہت مشہور ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اور یاد کر قرآن میں قصہ مریم کا جو عمران کی بیٹی تھیں اور بیت المقدس کی مسجد میں رہتی تھیں جب عذر واقع ہوتا تو اپنی خالہ کے گھر جاتیں اور پاک ہونے کے بعد مسجد میں پھر آتیں ایک دفعہ اپنی خالہ کے گھر میں تھیں اور اونھیں غسل کی حاجت ہوئی غسل کرنے کو ایک جگہ ڈھونڈھی حق تعالی اوس سے خبر دیتا ہے کہ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا جب دور ہو گئی مریم یا کنارہ کیا اپنے لوگوں یعنی اپنی خالہ اور اونکے لوگوں سے مَكَانًا شَرْقِيًّا ○ مکان میں پورب کی طرف بیت المقدس سے یا اپنی خالہ کے گھر سے نہانے کے واسطے جا بیٹھی کہ وہ دن جاڑے کا تھا اور وہ مکان کا مشرق آفتاب کی طرف تھا فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا پھر کر لیا مریم نے اونکے سامنے پردہ یعنی اونکی طرف سے ایسا پردہ کر لیا کہ اوسکی آڑ میں نہائیں اور کوئی اونھیں دیکھ نہ سکے جب نہا چکیں اور کپڑے پہنے فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا تو بھیجا ہم نے اونکی طرف اپنی روح کو یعنی جبرئیل علیہ السلام ہیں اپنی ذات مقدس کی طرف روح کی اضافت اونکی بزرگی ظاہر کرنے کو اور تخصیص کے واسطے ہے فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ پھر صورت پکڑ گئے جبرئیل مریم کے واسطے آدمی پورے یعنی جبرئیل نے آدمی کی صورت پکڑ کے اپنے کو حضرت مریم پر ظاہر کیا حضرت مریم نے اپنے غسلخانہ میں ایک بیگانہ مرد کو دیکھا تو قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ کہا مریم نے کہ بیشک میں پناہ مانگتی ہوں بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ○ خدا بخشش کرنے والے کی تیرے شر سے اگر ہے تو پرہیزگار اپنی پاکدامنی میں کمال درجہ کا مبالغہ ہے یعنی اگر تو متقی اور پرہیزگار ہے تو بھی میں تجھسے پرہیز کرتی ہوں اور خدا کی پناہ مانگتی ہوں پھر اگر تو ایسا نہو تو کیونکر پرہیز کروں اور پناہ نہ مانگوں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوس زمانہ میں ایک شریر عورتوں سے متعرض ہوا کرتا اوسکا نام تقی تھا اور حضرت مریم نے اوسکا قصہ سنا تھا تو گمان کیا کہ یہی شریر ہے اور حق تعالی کی پناہ مانگی جب جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا اضطراب دیکھا تو قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ تو کہا کہ سوا اسکے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا جس سے تم پناہ مانگتی ہو مجھے اسواسطے یہاں بھیجا لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ○ کہ بخشوں تجھے خدا کے حکم سے بیٹا پاک اور اچھا قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ کہا مریم نے کیونکر ہوگا میرے بیٹا اور مجھے نہیں چھوا ہے آدمی نے یعنی مباشرت کے طور پر اب تک کسیکا ہاتھ مجھ تک نہیں پہونچا وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ○ اور نہ تھی میں بدکار اور خرابی اور برائی ڈھونڈھنے والی قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ ایسا ہی ہے تم کہتی ہو کہ کسی نے نکاح یا سفاح کے طور پر تمھیں ہاتھ نہیں لگایا مگر قَالَ رَبُّكِ فرمایا ہے رب تیرے نے هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

یہ کام یعنی بے باپ کے بیٹا دینا مجھپر آسان ہے ہم تجھے بیٹا دینگے بغیر باپ کے تاکہ اوسکے سبب سے ہم اپنی قدرت ظاہر کریں وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً
لِّلنَّاسِ اور تاکہ کریں ہم اوسے نشانی لوگوں کے واسطے کہ اوسکے حال میں غور کریں کہ میری قدرت ہے ایسی وَرَحْمَةً مِّنَّا اور
کریں اوسے رحمت اپنی طرف سے اون لوگوں کے واسطے جو اونکا ایمان لائیں وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ اور ہے یہ بے باپ کے بیٹا
کا کام حکم کیا گیا یعنی مقدر اور مقرر ہے اور لوح محفوظ میں تحریر ہو چکا ہے پھر جبرئیل نے حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آکے اونکے
گریبان میں پھونکا فَحَمَلَتْهُ تو مریم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں اور وہی عیسیٰ علیہ السلام اونکے حمل میں آئے فَانْتَبَذَتْ
بِهٖ پھر باہر ہوئی اور دور ہو گئی شہر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں لیکر مَكَانًا قَصِيًّا ۝ ایک مکان دور میں اور
بعضوں نے کہا ہے پورب کی طرف پہاڑ پر گئیں یا بیت لحم کے میدان میں کہ شہر ایلیا سے چھ میل دور تھا اور نو یا آٹھ مہینے کے بعد
یعنی عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حمل رہنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا پیدا ہونا ایک ہی ساعت میں واقع ہوا اور زاد میں
لکھا ہے کہ نو ساعت میں اور مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ایک ساعت میں نطفہ ٹھہرا اور ایک ساعت میں صورت بنی اور ایک ساعت میں پیدا
پھر جب وضع حمل کا وقت قریب ہوا تو حضرت مریم نے کھجور کا ایک خشک درخت دیکھا اور اوسکی شاخیں [illegible] فَاَجَآءَهَا
الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ پھر لایا اوسے درد زہ کھجور کے تنے کی طرف تھی کہ اوس سے پیٹھ لگا کر قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ
مِتُّ قَبْلَ هٰذَا کہا مریم علیہا السلام نے کہ کاش میں مرجاتی اس حال سے پہلے وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝
میں چھوڑی اور بھولی ہوئی یعنی کوئی مجھے نہ جانتا اور مجھے حساب میں نہ لاتا اور حال یہ ہے کہ بیت المقدس کے عابد لوگ سب جانتے
ہیں اسواسطے کہ اونکے امام کی لڑکی ہوں اور حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت میں ہوں اور اب تک کنواری ہوں شوہر نہیں رکھتی ہوں
اور لڑکا جنتی ہوں اور اس امر کی ندامت سے نہیں جانتی کہ کیا کرونگی [illegible]
فَنَادٰىهَا پھر آواز دی مریم کو مِنْ تَحْتِهَآ اونکے نیچے سے عیسیٰ علیہ السلام نے یا فرشتہ نے کھجور کے درخت کے نیچے سے اور بعضوں نے
پڑھا ہے یعنی آواز دی اوسنے جو اونکے نیچے یعنی اونکے پیٹ میں تھا اس سے عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں کہ اونہوں نے اپنی ماں کو
آواز دی اَلَّا تَحْزَنِيْ یہ کہ غمگین نہو اور موت کی تمنا نکرو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ بیشک پیدا کی اور جاری کردی تیرے رب نے
تَحْتَكِ تیرے قدم کے نیچے سے سَرِيًّا ۝ نہر پانی کی کہ اوس میں سے پیو اور اوسکے پانی سے طہارت کرو وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ
بِجِذْعِ النَّخْلَةِ اور ہلا اور جھکا اپنی طرف خرمے کے سوکھے درخت کے ٹھونٹھ کو تُسٰقِطْ عَلَيْكِ تاکہ گرادے وہ درخت
تسّاقط پڑھا ہے یعنی تاکہ گر پڑیں تجھپر رُطَبًا جَنِيًّا ۝ خرمے تر و تازہ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ پھر کھا خرمے اور پی پانی وَقَرِّيْ
عَيْنًا اور روشن کر آنکھ فرزند سے یا خوش ہو درخت ہرا ہونے اور پھل دینے سے کہ تیرے حال سے مناسبت رکھتا ہے اسواسطے
اس بات پر قادر ہے کہ خشک درخت سے خرمے پیدا کرے وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ ماں سے بے باپ لڑکا پیدا کردے پھر حق تعالیٰ
ملائکہ کو بھیجا اور وہ حضرت مریم کے گرد آئے اور جب عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ملائکہ نے اونہیں اوٹھا لیا اور نہلایا اور
حریر میں لپیٹکر مریم علیہا السلام کی گود میں دیدیا اور آواز آئی کہ فَاِمَّا تَرَيِنَّ پھر اگر دیکھے تو مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا

عیسیٰ بیٹا مریم کا بیٹا خدا نہیں ہے جیسے نصارا خدا کا بیٹا کہتے ہیں قَوْلَ الْحَقِّ میں کہتا ہوں صحیح اور درست بات الَّذِي فِيهِ
يَمْتَرُونَ ○ ایسا کہنا جسمیں ہیں شک کرتے ہیں یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ کہ یہود اوسکا شبہ باتوں میں جھگڑا و
نصارا کہ اونمیں جھگڑا کرتے ہیں ایک گروہ تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتا ہے اور بعضے خدا کا بیٹا مَا كَانَ لِلَّهِ نہیں لائق خدا کو
أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ یہ کہ پیدا کرے فرزند اسواسطے کہ بیٹا باپ کے ہمجنس ہونا چاہیے اور ممکنات کے ساتھ
ہونے سے حق تعالیٰ منزہ ہے سُبْحَانَهُ پاک ہے وہ بیٹے سے إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا جب حکم کرتا ہے اور کوئی کام کیا چاہتا ہے
کہ چیز پیدا کیا چاہتا ہے فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ سوا اسکے نہیں کہ فرماتا ہے کہ كُنْ فَيَكُونُ ○ اوس چیز کو کہ ہو تو وہ ہو
جاتا ہے وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ اور بیشک خدا رب ہے میرا اور رب ہے تمہارا فَاعْبُدُوهُ تو عبادت کرو اوسکی اور او
سکی عبادت میں مشغول ہو هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ○ یہی سیدھی راہ کہ جنت میں پہنچا دے فَاخْتَلَفَ
الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ پھر اختلاف کیا گروہوں نے آپس میں یعنی یہود و نصارا نے عیسیٰ علیہ السلام کے
اختلاف کیا یہود نے اونمیں حد سے زیادہ گھٹایا اور نصارا نے حد سے زیادہ بڑھایا یہ مراد ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں
تین گروہ ہوگئے نسطوریہ نے تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا اور یعقوبیہ نے اللہ کہا اور ملکانیہ نے تین خداؤں میں
خدا کہا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا تو واسطے برحال اونکے جو کافر ہوئے او تعجب میں ہے مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ
حاضر ہونے سے بڑے دن میں کہ وہ قیامت کا دن ہے یا اوسدن کی ہولیں مشاہدہ کرنے سے أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ کیا
ہی سننے والے اور کیا دیکھنے والے يَوْمَ يَأْتُونَنَا اوس دن جب آئینگے ہمارے پاس اور دیکھنے سننے سے اونہیں کچھ فائدہ نہوگا یعنی
کہ وعدے دیکھینگے اور یقین کرینگے مگر یہ دیکھنا اور یقین کرنا اونہیں کچھ فائدہ نہ پہونچائیگا اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ یہ بات
دہمکی کے طور پر ہے یعنی اوسدن کیا وحشت دلانے والی باتیں سنینگے اور ہولوں کے سبب کیا سختیاں دیکھینگے لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ
الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○ لیکن ظالم لوگ آج کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اور ڈراؤ انکو یعنی مکہ کے کافروں
کو اوس دن سے کہ برے آدمی حسرت کرینگے کہ ہمنے کیوں برا کیا اور نیک لوگ حسرت کرینگے کہ ہمنے نیکی زیادہ کیوں کی إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ
پورا کیا جائیگا اور کر ڈالا جائیگا حساب اور حکم ہوگا کہ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ پس ایسا دن تو سامنے ہے وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ
اور اوسدن سے بیخبر ہیں وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ اور وہ نہیں ایمان لاتے آخرت کا اور ان چیزوں کا جو آخرت سے متعلق
إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا بیشک ہم میراث لینے والے ہیں زمین کو اور اوسے جو زمین پر ہیں یعنی سب فنا
اور ہم باقی رہینگے وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ○ اور ہماری ہی طرف پھیرے جائینگے مرنے کے بعد کشف الاسرار میں
یہ اشارہ ہے بقائے احدیت او فنائے خلقیت کی طرف یعنی سطوت ازلی ہیبت لم یزلی کی وجہ سے جب موہوم ہستی
نقوش بے نیازی کی آگ سے جلا دیگا اور اغیار کا غبار قدرت کے دامن سے اوڑا دیگا تو حضرت کبریا سے ندا ہوگی کہ لمن الملک
الیوم اور چونکہ ماسوا معدوم ہونگے تو خود ہی کمال جلال کے ساتھ جواب دیگا کہ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

وقف لازم

ع ۲۵

بے دود خس و خاشاک نیستی ہمہ را با وجود وہ ہر چہ در حد امکان بوجود آمد و بود و نبود سبیل غیرت ہمہ را با عدم با وجود کہ واذکر
فی الکتب ابرہیم اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے واسطے قرآن میں قصہ ابراہیم کا کہ سب ملتوں والے
ان کی بزرگی کے معتقد ہیں اور عرب کے مشرک ان کی اولاد میں ہونے کے سبب فخر کرتے تھے تو ابراہیم کے موحد ہونے سے ان مشرکوں کو
خبردار کر انہ کان صدیقا نبیا ○ بیشک ابراہیم تھا سچ بولنے والا اور توحید میں مبالغہ کرنے والا یا درست کام کرنے والا
یا سچی بات کہنے والا پیغمبر خبر دینے والا یا عالی قدر اذ قال لابیہ یاد کر اوس وقت کو کہ کہا اوس نے اپنے باپ آزر بت تراش کو کہ
یابت لم تعبد ما لا یسمع اے میرے باپ کیوں عبادت کرتا ہے تو اوس کی جو نہیں سنتا تیری دعا اور زاری ولا یبصر
اور نہیں دیکھتا تیری عاجزی اور فروتنی جو اوس کے ساتھ تو نے کی ہے ولا یغنی عنک شیئا ○ اور نہیں دفع کرتا
تجھ سے کوئی چیز یا نہ دفع کرتا ہے بلکہ نفع بھی نہیں پہنچاتا یابت انی قد جاءنی اے میرے باپ بیشک
آیا ہے مجھے وحی کی راہ سے من العلم ما لم یاتک وہ جو نہیں آیا تجھ کو فاتبعنی اہدک صراطا
سویا ○ تو پیروی کر میری تاکہ دکھاؤں تجھ کو راہ سیدھی کہ چلنے والے کو منزل مقصود پر پہنچاوے یابت لا تعبد الشیطن اے میرے
باپ مت پوج شیطان کو اور اوس کی فرمانبرداری نہ کر جو خدا کی نافرمانی کرے ان الشیطن کان للرحمن عصیا ○ بیشک
شیطان ہے خدا کا گناہگار اور نافرمان اور اوس کے گناہوں میں سے ایک گناہ یہ ہے کہ اوس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا یابت
انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن اے میرے باپ بیشک میں ڈرتا ہوں اس سے کہ پہنچے تجھے عذاب خدا کی طرف
سے شیطان کی متابعت کے باعث اور جب تجھ کو خدا کا عذاب پہونچے فتکون للشیطن ولیا ○ تو ہو جاوے گا تو شیطان کا
دوست یعنی لعنت میں اوس کا شریک اور عذاب میں اوس کا ساتھی قال اراغب انت عن الہتی یابرہیم
کہا ابراہیم کے باپ نے ابراہیم سے کیا منھ پھیرنے والا ہے تو میرے معبودوں کی پرستش سے اے ابراہیم اور اون کو چھوڑ دینے والا
لئن لم تنتہ اگر باز نہ رہے گا تو مخالفت سے اور عیب کرنے سے لارجمنک ضرور گالی دوں گا میں یا
سنگسار کروں گا میں تجھے واہجرنی ملیا ○ اور جدا رہ مجھ سے بہت مدت تک تاکہ میری ضرب سے بچو رہے قال
سلم علیک کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سلام تجھ پر یعنی جاتا ہوں اور رخصت کرتا ہوں اور بعضے مفسرون نے کہا ہے کہ نیکی
اور ملاطفت کے جواب میں حضرت ابراہیم نے اوسے سلام کیا تاکہ اوس کے دل میں اثر ہو اور وہ ایمان لاوے اور لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب
... کا قصد کیا تو اون کے باپ نے کہا کہ جانے سے غمگین ہوں کہ تو خوب خدا رکھتا ہے جس نے تجھے پیدا کیا وہ چھوڑ دیگا ابراہیم
علیہ السلام کو اوسکے ایمان کی امید ہوئی اس سبب اوسپر سلام کیا اور فرمایا کہ ساستغفر لک ربی قریب ہے کہ میں مغفرت چاہوں
تیرے واسطے اپنے رب کا کروں تیرے واسطے استغفار یہ کہ خدا سے دعا کروں تاکہ تجھے ایمان کی توفیق دے اس واسطے کہ ایمان ہی مغفرت کا
سبب ہے انہ کان بی حفیا ○ بیشک خدا ہے میرے ساتھ مہربان اور میری دعا قبول کرنے کا مجھ سے وعدہ کر لیا ہے و
اعتزلکم اور کنارہ کرتا ہوں تم سے مراد آزر ہے اور جو بت پرست لوگ اوس کے مثل تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں تم سے

بہر پایہ پیش انعام سلطانست این ✿ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اور عطا کی ہمنے موسیٰ کو اپنی رحمت اور مہربانی سے اَخَاهُ
هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ مراد اوسکے بھائی ہارون کی وزارت اور مہمات کی تدبیر کے سبب اوس حال مین کہ پیغمبر تھا وَاذْكُرْ
فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اور یاد کر قرآن مین اسماعیل کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ بیشک وہ تھا سچا وعدے کا
وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور تھا خدا کا بھیجا ہوا اوسکی طرف خلق کو خبر دینے والا کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے
کسی سے وعدہ کیا کہ جب تک تو نہ آئیگا مین اسی جگہ کھڑا رہونگا اپنا وعدہ وفا کرنیکو وہین اور ایک قول کے موافق سال بھر تک
وہین کھڑے رہے یہانتک کہ وہ شخص آیا اور اس مدت مین درخت کی چھال کے سوا اور کچھ کھانے کو نہ تھا نظم کرا این پایۂ وفا نیست
کم ست ✿ آن مہر و وفا کہ دیدیم دم ست ✿ نیست بہر دم صاحب نظر ✿ صورت صدق و وفا خوب تر ✿ پھر دوبارہ حضرت اسماعیل
کی صفت مین فرمایا ہے وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ اور تھا حکم کرتا اپنے لوگون کو اور بعضون نے کہا ہے کہ اپنی تمام امت کو بِالصَّلٰوةِ
نماز کا کہ سب بدنی عبادتون مین افضل ہے وَالزَّكٰوةِ اور زکوٰۃ کا کہ سب مالی عبادتون مین افضل ہے وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ
مَرْضِيًّا ۝ اور تھا اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ اقوال اور افعال پر استقامت کے سبب سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ
اور یاد کر قرآن مین ادریس کا قصہ حضرت ادریس حضرت شیث کے پوتے اور حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا اونکا نام اخنوخ تھا
تعلیم کا درس دینے کی وجہ سے ادریس لقب ہوگیا قلم سے پہلے خط اونھی نے لکھا نجوم کا حال پہلے اونھی نے بیان کیا سینا پہلے اونھی نے
کیا اونپر تیس صحیفے نازل ہوئے اور جامع الاصول مین لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کی وفات سے سو برس کے بعد پیدا ہوے اِنَّهٗ
كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ بیشک وہ تھا سچا خلق کو حق تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور
اوٹھایا ہم نے اوسے بلند مکان مین کہ وہ شرف نبوت اور درجۂ قرب ہے یا اوسے جنت مین پہونچا دیا یا چوتھے آسمان پر اوٹھا لیا جیسا کہ
معراج کی حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا سے اور حضرت ادریس سے چوتھے آسمان پر ملاقات ہوئی
اور حضرت ادریس کے اوٹھ جانے کے باب مین مختلف خبرین ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ایکدن ادریس علیہ السلام کو آفتاب کی
بڑی تیزی اور گرمی معلوم ہوئی تو مناجات کی کہ الٰہی آفتاب مجھسے اسقدر دور ہے اور مین اوسکی گرمی اور تیزی سے قریب ہے کہ جل جاؤن تو جو فرشتہ
آفتاب کو اوٹھائے ہوئے ہے اوسکا کیا حال ہوگا خدایا اوس فرشتے پر آفتاب کا بوجھ اور تیزی سبک کردے اور اوسے آفتاب کی حرارت سے اپنی
عنایت کے سایے مین محفوظ رکھ ✿ بیت ✿ از تاب آفتاب حوادث چہ غم خورد ✿ آنرا کہ سائبان عنایت پناہ اوست ✿ حق تعالیٰ نے اونکی دعا
قبول فرمائی جو فرشتہ آفتاب اوٹھائے ہوئے تھا اوسنے دوسرے دن اپنا بوجھ ہلکا پایا اور آفتاب کی حرارت کا اثر اپنے مین نہ دیکھا تو حق تعالیٰ
سے اوسکا سبب پوچھا جواب ملا کہ میرے بندے ادریس پیغمبر نے تیرے حق مین دعا کی اور مین نے قبول کر لی اوس فرشتے نے ادریس علیہ السلام کی زیارت
کے واسطے آنیکی درخواست کی اجازت ہوئی زمین پر آیا ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی اور اونکی التماس کے موافق اونھین اپنے پرون کے اوپر
بٹھا کر آسمان پر لیگیا اور مطلع آفتاب کے قریب پہونچا دیا پھر حضرت ادریس کی استدعا کے بموجب ملک الموت سے پوچھا کہ اونکی عمر کسقدر
ہے اور موت کیونکر ہے حضرت عزرائیل نے عمر اونکا دفتر دیکھا اور آفتاب کے فرشتے سے یہ بات کہی کہ تو جسکا حال پوچھتا ہے اوسکی نسبت یہ حکم ہے کہ اونکی موت مطلع

آفتاب کے قریب ذرات پایا انکا جیسے وہ آفتاب کا فرشتہ پھر کر آیا تو ادریس علیہ السلام کو دروہ پایا آخر ایک دن فرشتہ نے کہا ادریس علیہ السلام
کثرت سے کرتے تھے تو ایک ملک الموت اونکی زیارت کے مشتاق ہوئے اور حق تعالی کے اذن سے زمین پر آئے اور ادریس علیہ السلام کو
التماس کی کہ جب حق تعالی کے حکم سے اونکی روح قبض کرلی اور پھر دوبارہ حق تعالی نے اونہیں جان عطا کی اور حضرت عزرائیل اونکو
لیگئے اور اونہیں دوزخ دکھلائی پھر وہاں سے جنت میں گئے اور وہاں سے نہ نکلے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
یہ کہ وہ انبیا علیہم السلام جو مذکور ہوئے زکریا اور ادریس علیہما السلام وہ وہ لوگ ہیں جنپر نعمتیں بھیجی ہیں اللہ نے دینی و دنیوی ظاہری و
باطنی مِّنَ النَّبِيّٖنَ پیغمبروں میں سے ہیں یہ موصول کا بیان ہے یعنی وہ لوگ پیغمبر ہیں مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ اولاد آدم
علیہ السلام میں سے کہ وہ ادریس ہیں فقط اور باقی وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ذریت میں سے ہیں اونکی جنہیں ہمنے اٹھایا
کشتی میں نوح کے ساتھ اور وہ ادریس علیہ السلام کے سوا ہیں وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اور اولاد ابراہیم سے وَاِسْرَآءِيْلَ
اور ذریت یعقوب میں سے وَمِمَّنْ هَدَيْنَا اور اونہیں سے جنہیں ہمنے راہ حق دکھلائی وَاجْتَبَيْنَا اور برگزیدہ کیا
لوگوں میں نبوت کے سبب اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ جب پڑھی جاتی ہیں اونپر خدا کی آیتیں اوتاری ہوئی
خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝ منھ کے بل گرنے والے سجدہ کرنے والے ہیں خدا کو اور رونے والے ہیں اوسکے خوف سے

سجدہ

تلاوت کلام ربانی سننے کے ساتھ رونے کو ایک خاص نسبت ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ قرآن پڑھو اور رو اور اگر رونا نہ آئے تو
تکلف کے ساتھ رو لاو ایک مرد صالح نے کہا ہے کہ خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے میں نے قرآن پڑھا آپ نے فرمایا الا یہ صالح
قرأت ہے رونا کہاں ہے دوست کا کلام شوق بڑھاتا ہے جب شوق کی آگ دل میں بھڑکتی ہے تو آنکھ کے آنسو آنکھ سے بہتے ہیں وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ
اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ نظم اے دریغا اشک من دریا بدے ۞ تا نثار دلبر زیبا بدے ۞ اشک کان از بہر او بارند خلق ۞ گوہر است
اشک پندارند خلق ۞ قرآنی سجدوں میں سے یہ پانچواں سجدہ ہے حضرت شیخ مولی قدس سرہ نے فاتحہ میں لکھا ہے کہ سجدہ والا انعام عام کرتا ہے اسواسطے کہ
آیات رحمانی کی تلاوت کے سبب سے واقع ہوتا ہے اور اس سجدہ پر رونا آنے کے وہ خوشی اور فرحت کا رونا ہے اسواسطے کہ رحمانیت کی رحمت لطف
اور مہربانی چاہتی ہے اور فرحت اور مسرت کا سبب ہے تو اوسکا نتیجہ خوشی ہے رنج و تعب نہیں فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پھر آئے
اونکے پیچھے سے فرزند برے کہ وہ غفلت کے سبب اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ ضائع کی نماز یعنی ترک کردی وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ اور
پیروی کی اونہوں نے نفس کی خواہشوں کی اور گناہ کرنے لگے جیسے شرابخواری زناکاری اور اسکے مثل فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝
تو قریب ہے کہ دیکھیں گمراہی اور تباہ کاری کی جزا یا عذاب اور نقصان اور بعضے کہتے ہیں کہ غی ایک کنواں ہے دوزخ میں کہ دوزخی لوگ اس
کنوے والوں کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگینگے اور بعض کا قول یہ ہے کہ غی ایک میدان ہے جہنم میں اوسکی آگ بہت تیز ہے اور اوسکا عذاب
بڑا سخت ہے کہ بے نمازوں اور نفس کی آرزوؤں کی پیروی کرنے والوں کو وہاں لیجائینگے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ مگر وہ جو پھر
ہو گناہوں سے اور ایمان لایا ہو دل و زبان سے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کئے ہوں کام اچھے فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ تو وہ گروہ توبہ کرنے والا ایمان لانے والا داخل ہوگا بہشت میں یہ ترجمہ حفص کی قرأت کے موافق ہے اور بکر نے

یدخلون بہ عمل کا صحیفہ پڑھا ہو یعنی وہ داخل کیا جائیگا جنت مین ولا یظلمون شیئا ○ اور نہ ظلم کیے جاینگے کسی چیز کا
اپنی جزون مین سے یعنی اونکے اجر مین سے کچھ کم نہ کیے جاینگے اور وہ بہشت جسمین وہ داخل ہونگے وہ جنت عدن التی
وعد الرحمن عبادہ باغ ہین اونکی اقامت کے کہ وعدہ دیا ہی خدا نے اونکا اپنے بندون کو بالغیب پوشیدگی کے
ساتھ یعنی اونسے بہشت کا وعدہ کیا اور وہ بہشت اونسے غائب ہی یا اوس سے غائب ہین اور چونکہ وعدہ ہو تو اس غائب
ہونے سے کچھ باک نہین انہ کان وعدہ ماتیا ○ بیشک ہی وعدہ خدا کا آنے والا یعنی اوسکی وعدہ کی ہوئی بہشت
سامنے آنے والی ہی اور ایمان والون کو اوسمین داخل ہونا ہی لا یسمعون فیہا لغوا نہ سنینگے جنتی جنتون مین بات بیہودہ
اور خراب الا سلاما مگر سنینگے سلام حق تعالی سے یا فرشتون سے یا آپس مین ایک دوسرے سے ولہم رزقہم اور اونکے واسطے ہی
اونکی روزی جنت کی نعمت مین سے فیہا جنت مین بکرۃ وعشیا ○ صبح اور شام یعنی اونہین جنت کی نعمتین یا کہ دونون
دو وقت یعنی ابتدا انتہا کی قدر فاصلہ پر کھلائینگے جیسے امیرون کی عادت ہی کہ دن بھر مین دو بار کھانا کھاتے ہین یا ہمیشہ اور یہہ ہم
روزی دینا مراد ہی اور جنت مین اگرچہ دن ہوگا نہ رات مگر علامتین ہونگی کہ اونسے دن رات کی مقدار پہچانینگے حسن المعانی مین لکھا ہی
کہ پردے چھوڑنے اور دروازے بند کرنے سے رات کا وقت معلوم ہوگا اور پردے اوٹھنے اور دروازے کھلنے سے دن اور تبیان مین
لکھا ہی کہ شب کو حورین مسلمانون کی خدمت کرینگی اور دن کو غلمان تلک الجنۃ التی نورث من عبادنا وہ بہشت
جسکا ذکر کیا وہ ہی کہ ہم میراث دینگے اپنے بندون مین سے من کان تقیا ○ اوسے جو ہوگا پرہیزگار لکھا ہی کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب کہف اور ذوالقرنین اور روح کا حال پوچھا تو آپنے فرمایا کل آنا تو مین جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالی
آپنے نہین فرمایا تو بارہ یا پندرہ یا چالیس دن تک جبرئیل علیہ السلام آپ پر نازل نہین ہوئے جب نازل ہوئے تو آپنے فرمایا کہ بڑی بہت
دیر کے بعد آئے ہو مین تو تمہارا منتظر تھا جبرئیل علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ وما نتنزل اور نہین نازل ہوتے ہین ہم فرشتے الا
بامر ربک مگر تیرے رب کے حکم سے لہ ما بین ایدینا اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہمارے آگے ہی آنے والے کامون مین سے
وما خلفنا اور جو کچھ ہمارے پیچھے چھوڑا ہی یعنی گذرے ہوئے امور وما بین ذلک اور جو کچھ درمیان مین ہی اوسکے جو
ہوگیا اور ہوگا یعنی جو حال مین ہوتا ہی یا اوسی کے واسطے حکم ہی ہماری ابتدا خلقت مین اور ہماری انتہا مدت مین اور ہماری زندگی مین
وما کان ربک اور نہین تھا نہ ہوگا تیرا رب نسیا ○ بھولنے والا یعنی یا رسول اللہ آپکے حال سے وہ آگاہ ہی جب چاہتا ہی
ہمین آپکے پاس بھیجتا ہی رب السموت والارض وہ ہی رب آسمانون اور زمین کا وما بینہما اور اوسکا جو کچھ اونکے
درمیان مین ہی تو زمین آسمان پیدا کرنے والا اور اونکے درمیان جو کچھ ہی اوسکا پرورش کرنے والا نہ چاہیے کہ بھولنے والا ہو فاعبدہ
تو اوسکی عبادت کر واصطبر اور صبر کر یارہ لعبادتہ اوسکی عبادت کے واسطے یعنی یا رسول اللہ جب آپنے یہ بات جان لی
کہ وہ آپکو بھولا نہین تو عبادت پر ثابت رہیے اور وحی دیر کر آنے مین تنگ نہو جیے هل تعلم لہ سمیا ○ کیا جانتا ہی
خدا کے واسطے کوئی مثل کہ اوسے معبود کہہ سکین یا ہمنام یعنی یا رسول اللہ کیا آپ جانتے ہین کہ اللہ کسیکا نام ہوا ہو ایک قادر غالب الٰہی

ہوگئی تھی اور اسی قول کی تائید کرتا ہے جو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ثُمَّ نُنَجِّي پھر نجات دینگے ہم الَّذِينَ اتَّقَوْا اونکو جنھون نے پرہیز کیا
شرک سے یعنی نکال لینگے اونکو وہان دوزخ سے وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو فِيهَا اوس مین جِثِيًّا ۝
زانو کے بل گرے ہوئے وَإِذَا تُتْلَىٰ اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ مشرکون پر آيَاتُنَا ہماری آیتین بَيِّنَاتٍ
کھلی ہوئی اور ظاہر ہین اوسکے معنی یا قدرت کی دلیلین یا معجزے قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا کہتے ہین وہ لوگ جو نہ ایمان لائے
قریش کے سردارون مین سے لِلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین فقیرون مین سے یعنی امیر لوگ فقیرون
کہتے ہین کہ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ کون ان دونون گروہ مومن یا کافرون مین سے خَيْرٌ بہتر ہے مَقَامًا مکان اور جگہ کی رو سے یعنی
ہمارے مکانات عمدہ عمدہ ہین اور عیش کا سب اسباب وہان مہیا ہے اور تمھارے پاس بیٹھنے کو جھوپڑا ہے منھ کو کوڑا اور حقیقت مین
مقام کی بہتری سے خوشحالی اور وسعت معاش مراد ہے حاصل کلام یہ ہے کہ مشرک لوگ مومنون سے کہتے تھے کہ ہم تم دو گروہون مین کون
بہت خوشحال ہے وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ اور بہتر مجلس کی رو سے یعنی کسکی مجلس بہت آراستہ اور رونق کی ہے اسواسطے کہ ہمارے
مجمع مین سب سردار اور اشراف ہین اور تمھاری مجلس مین غلام ناتوان ہین حق تعالیٰ ہے اونکی دو رنگی اور افتخار کی جڑ اوکھاڑ کر فرماتا ہے
وَكَمْ أَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہین ہم نے قَبْلَهُم پہلے مشرکان عرب سے مِّن قَرْنٍ ہر ایک گروہ سے جو ایک قبیلہ ہو ایک
زمانہ مین مجتمع تھے اور واقع مین تھے هُمْ وہ جو ہلاک کیے گئے اون سے أَحْسَنُ أَثَاثًا بہتر گھر کے اسباب کی رو سے جیسے گھر کی
آرائش ہوتی ہے وَرِئْيًا ۝ اور بہتر ہیئت اور صورت مین اونکے مال نے اونکی ہلاکت منع کی نہ اونکے جمال نے اور نہ عذاب کا
بلیت بمال و جمال خویشتن تکیہ مکن کہ کار بشیشہ بند و این راہ سے قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مال اور جمال پر
بھروسا کیے ہین کہ گھمنڈ کرو اسواسطے مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ جو کوئی گمراہی اور دوری مین پڑا ہو فَلْيَمْدُدْ
تو چاہیے کہ مدد کرے یہ خبر امر کی صورت مین یعنی مدد کرتا ہے لَهُ الرَّحْمَٰنُ اوسکی خدا اور کھینچتا ہے اوسکی عمر مَدًّا کھینچنا یعنی اوسے
مہلت دیتا ہے اور پے در پے نعمت پہونچاتا ہے حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا اسوقت تک کہ وہ دیکھتے ہین مَا يُوعَدُونَ وہ چیز جسکا وعدہ
دیا گیا تھا اونسے إِمَّا الْعَذَابَ یا تو عذاب دنیا مین قتل اور قید کے سبب وَإِمَّا السَّاعَةَ یا قیامت مین انواع و اقسام کی رسوائی
اور خرابی دیکھکر فَسَيَعْلَمُونَ تو قریب ہے کہ جانین مَنْ هُوَ شَرٌّ اوسے جو بدتر ہے اون دو گروہ مین سے مَّكَانًا مکان کی راہ سے
کہ ایمان والون کے لیے جنتون کے درجے ہین اور کافرون کے واسطے دوزخ کے درکے وَأَضْعَفُ اور جانین اوسے جو بہت ضعیف ہے
جُندًا ۝ سپاہ کی رو سے یعنی دوستون اور مددگارون کی راہ سے اسلیے کہ ایمان والون کو خدا و ملائکہ و انبیا علیہم السلام کی طرف سے
یاری اور مددگاری پہونچیگی اور مشرکون کا مطلق کوئی یار و مددگار نہوگا وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ وَيَزِيدُ اللَّهُ اور زیادہ کرتا ہے خدا
دنیا مین الَّذِينَ اهْتَدَوْا اون لوگون کو جنھون نے ہدایت پائی اوسکی کتاب کے سبب هُدًى ہدایت یعنی جسقدر قرآن
نازل ہوا اوسپر ایمان لائے اور جو نازل ہوتا ہے اوسکی تصدیق کرتے چلے جاتے ہین اور اونکی ہدایت خدا زیادہ کرتا ہے وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ
اور نیک کام باقی پانچون نماز یا چارون کلمے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خَيْرٌ بہتر ہین عِندَ

سطر ۵ اور بعضی ... کافرون کے واسطے کہی ... ۱۲

آتا ہی یہ بات ہو کہ کسی مشرک نے اپنے معبود باطل کو اللہ نہیں کہا بلکہ الٰہ کہتے تھے اور شہرت الوہیت نے اس شرک کا نام
کافرون کے تصرف سے اور بتون کا یہ نام رکھنے سے محفوظ رہا اور یہان تک ان کی زبان پر نہ چڑھ سکا اور ویقول الانسان
چہار طرفہ نام ست این ہمہ زجان و دل تمام ست این ہا بس بود نزد صاحب معنی ءاذا ما مت
اور کہتا ہی آدمی یعنی ایک ... کہتا ہی یا ابی بن خلف ہڈیان چور چور کرکے اور ... کہتا ہی کہ اذا ما
کیا جب میں مرونگا تو لسوف اخرج حیا ۞ ضرور جلد ہی نکالا جاونگا خاک سے زندہ استفہام انکار کے معنی میں
یعنی کیونکر ہو سکتا ہی کہ مردہ زندہ ہو اور خاک قبر سے نکلے تو حق تعالیٰ اوسکے جواب میں فرماتا ہی کہ اولا یذکر الانسان
نہیں یاد کرتا وہ آدمی انا خلقناہ یہ بات کہ پیدا کیا ہمنے اوسے من قبل پہلے اس سے ولم یک شیئا ۞ اور نہ تھا
وہ کچھ بلکہ عدم محض تھا یعنی آدمی کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ معدوم کو موجود کرنا پراگندہ ہوئی چیز کو جمع کرنے کی نسبت بہت عجیب ہی
فوربک لنحشرنہم تو قسم ہی تیرے رب کی کہ قیامت کے دن ہم ضرور حشر کرینگے اونھین یعنی کافرون کو والشیاطین
شیطانون کے ساتھ یعنی اونکے قرین کے شیطانون کے ساتھ جو دنیا میں رکھتے تھے اور اوسکے ساتھ بہت ... زنجیر میں بندھے ثم
لنحضرنہم پھر حاضر کرینگے ہم اونھین اور بعض نے کہا ہی کہ سب آدمیون کو حول جہنم جثیا ۞ گرد
دوزخ کے سب زانو کے بل پڑے ہونگے حساب کے ہول سے اور دوزخ کے گرد اونکا حاضر کرنا اس ... ہوگا تاکہ نیک لوگ جان لین
کہ کن بلاؤن سے اونھون نے نجات پائی ہی اور اونکی خوشی زیادہ ہو اور برے لوگ دوزخ میں اپنے مکان دیکھین اور اونکا ملال بڑھے
ثم لننزعن پھر ہم نکالینگے دوزخ میں ڈالنے کو پہلے من کل شیعۃ ہر ایک گروہ سے اوسے ایہم جو ہوگا اونمین سے
اشد بہت سخت اور بہت زیادہ علی الرحمن عتیا ۞ خدا پر سرکشی اور جرأت کی راہ سے یعنی ہر ایک گروہ میں جو بڑا کافر
بہت نافرمان ہوگا پہلے ہم اوسی کو جدا کرینگے ثم لنحن اعلم پھر بیشک ہم خوب جاننے والے ہیں بالذین ہم اون لوگون کو جو اولیٰ
بہت لائق ہیں بہا آتش دوزخ کے ساتھ صلیا ۞ ڈالے جانے کی راہ سے یعنی میں جانتا ہون کہ کون پہلے آتش دوزخ میں ڈالے جانے کے
قابل ہی وان منکم اور نہیں کوئی تم آدمیون میں سے الا واردہا مگر پہونچنے والا اور گذر کرنے والا دوزخ پر لیکن جب مومن
دوزخ پر گذرینگے تو آگ بجھ جائیگی اور ٹھنڈی ہو جائیگی اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہی کہ بعضے جنتی لوگ ایک دوسرے سے پوچھینگے کہ کیا حق تعالیٰ نے
ہمسے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تم سب دوزخ پر گذرو گے تو یہ کیا ماجرا ہی کہ ہمنے تو آگ دیکھی ہی نہیں فرشتے کہینگے کہ تمنے تو دوزخ پر سے گذر کیا مگر
اوسکی آگ تمہارے ایمان کے نور کے سبب سے بجھ گئی تھی مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی بیت مومن فسون بخواند بر آتش ... روشن
و درون شما ند گرد و چو نور روشن کان ہو دوزخ پر گذرنا علی ربک تیرے رب پر حتما لازم اور قطعی مقضیا ۞ حکم
کیا ہوا یعنی ایسا وعدہ ہی کہ ضرور واقع ہوگا اور اوسمین ہرگز خلاف نہیں اور کچھ مفسر اس بات پر ہیں کہ ورود دخول کے معنی میں ہی اسواسطے
کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ورود دخول ہی یعنی سب کو دوزخ میں جانا
ہوگا کوئی نیک اور بد ایسا نہ ہوگا جو دوزخ میں داخل نہ ہو مگر ایمان والون پر آگ اسطرح گل ہو جائیگی جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گل

ہوگی یعنی اور اسی قول کی تائید کرتا ہے جو حق تعالی نے فرمایا کہ ثُمَّ نُنَجِّي پھر نجات دینگے ہم الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اونھیں جنھوں نے پرہیز کیا
شرک سے یعنی نکال لینگے اونھیں دوزخ سے وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ اور چھوڑ دینگے ہم ظالموں کو فِيْهَا اوس میں جِثِيًّا ۝
زانو کے بل گرے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہیں عَلَيْهِمْ مشرکوں پر اٰيٰتُنَا ہماری آیتیں بَيِّنٰتٍ
کھلی ہوئی اور ظاہر ہیں اوسکے معنی یا قدرت کی دلیلیں یا معجزے تو قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہیں وہ لوگ جو نہ ایمان لائے
قریش کے سرداروں میں سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اون لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں فقیروں میں سے یعنی امیر لوگ فقیروں
کہتے ہیں کہ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ کون ان دونوں گروہ مومن یا کافروں میں سے خَيْرٌ بہتر ہے مَّقَامًا مکان اور جگہ کی رو سے یعنی
ہمارے مکانات عمدہ عمدہ ہیں اور عیش کا اسباب بالا ہمیں مہیا ہے اور تمھارے پاس بیٹھنے کو ٹھور نہیں منھ کو کوڑا اور حقیقت میں
مقام کی بہتری سے خوشحالی اور وسعت معاش مراد ہے حاصل کلام یہ کہ مشرک لوگ مومنوں سے کہتے تھے کہ ہم تم دو گروہوں میں کون
بہت خوشحال ہے وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ اور بہتر مجلس کی رو سے یعنی کسکی مجلس بہت آراستہ اور رونق کی ہے اسواسطے کہ ہمارے
مجمع میں سب سردار اور اشراف ہیں اور تمھاری مجلس میں غلام ناتوان ہیں حق تعالی نے اونکی دینداری اور افتخار کی جڑ اوکھاڑ کر فرمایا کہ
وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہیں ہم نے قَبْلَهُمْ پہلے مشرکان عرب سے مِّنْ قَرْنٍ ہر ایک گروہ سے اور ہر ایک قبیلہ سے کہ ایک
زمانہ میں مجتمع تھے اور واقع میں تھے هُمْ وہ بہت کافروں سے اَحْسَنُ اَثَاثًا بہتر گھر کے اسباب کی رو سے جیسے گھر کی
آرایش ہوتی ہے وَّرِءْيًا ۝ اور بہتر اونسے ہیئت اور صورت میں تو اونکے مال نے اونکی ہلاکت دفع کی نہ اونکے جمال نے اونسے عذاب کا
ہیبت مال و جمال پوشیدہ نہ رکھا کہ تم اسپر مغرور ہو اب پیغمبر قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنھوں نے مال اور جمال پر
بھروسا کیے ہیں کہ گھمنڈ کرو اسواسطے کہ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ جو کوئی گمراہی اور دوری میں ہے راہ حق سے فَلْيَمْدُدْ
تو چاہیے کہ مدد کرے یہ خبر امر کی صورت میں یعنی مدد کرتا ہے لَهُ الرَّحْمٰنُ اوسکی خدا اور کھینچتا ہے اوسکی عمر مَدًّا کھینچنا یعنی او
مہلت دیتا ہے اور پے در پے نعمت پہونچاتا ہے حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا اوس وقت تک کہ وہ دیکھتے ہیں مَا يُوْعَدُوْنَ وہ چیز جس سے
ڈرائے گئے تھے اِمَّا الْعَذَابَ یا تو عذاب دنیا میں قتل اور قید کے سبب سے وَاِمَّا السَّاعَةَ یا قیامت میں انواع و اقسام کی رسوائی
اور خرابی دیکھیں فَسَيَعْلَمُوْنَ تو قریب ہے کہ جانیں مَنْ هُوَ شَرٌّ اوسے جو بدتر ہے اون دو گروہ میں سے مَّكَانًا مکان کی راہ سے
کہ ایمان والوں کے لیے بہشتوں کے درجے ہیں اور اون کافروں کے واسطے دوزخوں کے درکے وَّاَضْعَفُ اور جانیں اوسے جو بہت ضعیف
جُنْدًا ۝ سپاہ کی رو سے یعنی دوستوں اور مددگاروں کی طرف سے کہ ایمان والوں کو خدا اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے
یاری اور مددگاری پہونچیگی اور مشرکوں کا اصلا کوئی یار مددگار نہ ہوگا وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ اور زیادہ کرتا ہے خدا
دنیا میں الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اون لوگوں کو جنھوں نے ہدایت پائی اوسکی کتاب کے سبب سے هُدًى ہدایت یعنی جب قرآن
نازل ہوا اوسکا ایمان لائے اور جو نازل ہوتا ہے اوسکی تصدیق کرتے جاتے ہیں اور اونکی ہدایت خدا زیادہ کرتا ہے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ
اور نیک کام باقی پانچوں نماز یا چاروں کلمے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وغیرہ اونکے واسطے خَيْرٌ بہتر ہیں عِنْدَ

ملہ اور زمین کے کافروں کے واسطے کھودی ہوئی درکے ۱۲

رَبِّكَ تیرے رب کے پاس ثَوَابًا ثواب کی روسے وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور بہتر ہو بازگشت کی راہ سے یعنی دنیا مین اگر کافرون کے
واسطے جاہ و مال ہی تو آخرت مین وبال و نکال ہوگا اور مومن دنیا مین ہدایت بھی رکھتا ہی اور حمایت بھی اور آخرت مین ثواب بھی پاینگا
حسن مآب بھی یعنی پھرنے کی اچھی جگہ بہشت بدنیا سرفراز و نامدار اور عقبیٰ کا مدار و کامگار ۔ نقل ہی کہ خباب بن ارت رضی اللہ
عنہ کا قرض عاص بن وائل سہمی پر تھا ایکدن اونھون نے اوس سے تقاضا کیا کہ ہمارا قرض ادا کر وہ بولا کہ جبتک تم محمدی دین
چھوڑ کر کافر نہ ہوگے ہرگز تمہارا قرض ادا نہ کرونگا خباب رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ مین تو آنحضرت کے دین ہی پر ہونگا ہرگز کفر اختیار نہ کرونگا
یہانتک کہ مرونگا اور مرکے اوٹھایا جاؤنگا عاص بولا کہ اچھا جسدن پھر اوٹھایا جائیگا اوسدن آنا اور اپنا قرض مجھ سے لیلینا اسواسطے
کہ جو تم کہتے ہو اگر حق ہی تو وہان بھی مین تم سے افضل ہونگا میرا مال اور میری اولاد وہان ہی تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ
كَفَرَ کیا دیکھا تمنے اوسے جو نہین ایمان لایا بِاٰيٰتِنَا میری آیتونکا یعنی قرآن کا یا میری وحدت کی نشانیون کا وَقَالَ اور بولا
یعنی عاص کہ قسم خدا کی کل قیامت کو لَاُوْتَيَنَّ البتہ دیا جاؤنگا یعنی اوسدن مجھے ضرور دینگے مَالًا وَّوَلَدًا ۝ مال اور
اولاد اَطَّلَعَ الْغَيْبَ کیا اطلاع ہو گیا غیب پر اور لوح محفوظ کا مطالعہ کر کے یہ بات وہان سے کہتا ہی اَمِ اتَّخَذَ یا لیلیا
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ خدا کے پاس سے کوئی عہد و پیمان اس صورت پر كَلَّا ایسا نہین ہی جو وہ کہتا ہی سَنَكْتُبُ
قریب ہی کہ لکھ لین ہم یا نگاہ رکھین ہم مَا يَقُوْلُ وہ بات جو وہ کہتا ہی تاکہ اوس بات کے سبب اوسے ہم جزا دین یا نامہ اعمال لکھنے
والے فرشتون کو ہم حکم کر دین تاکہ وہ لکھ لین وَنَمُدُّ لَهٗ اور کھینچین ہم اوسکے واسطے مِنَ الْعَذَابِ عذاب مین سے
مَدًّا ۝ کھینچنا یعنی بڑا اور بلا ہوا کر دین ہم اوسکے واسطے عذاب کو اسطرح کہ عذاب پر عذاب اوسے ہم پہونچائین وَّنَرِثُهٗ اور میراث لین
یعنی پھیر لین ہم موت کے سبب مَا يَقُوْلُ جو کچھ وہ کہتا ہی کہ کل مجھے دینگے یعنی مال اور اولاد وَيَاْتِيْنَا اور آئیگا ہمارے پاس موت کے وقت
یا قیامت کے روز فَرْدًا ۝ اکیلا نہ مال ہوگا اوسکے ساتھ نہ اولاد ہوگی وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرا لیے قریش کے مشرکون نے مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اٰلِهَةً جھوٹے خدا جیسے بت اور فرشتے لِّيَكُوْنُوْا تاکہ ہون یہ معبود لَهُمْ عِزًّا ۝ اونکے واسطے عزت کے
سبب یعنی مشرک اون معبودون کی شفاعت کی بدولت خدا کے سامنے عزت پائین كَلَّا ایسا نہین کہ وہ عزت پائین بلکہ سَيَكْفُرُوْنَ
قریب ہی کہ کافر ہو جائین یعنی اونکے معبود انکار کرین اور اقرار نہ کرین بِعِبَادَتِهِمْ اپنی عبادت کا یا کافرون کو جب حال قیامت معلوم ہو
تو بتون کی پرستش سے انکار کرین وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ اور ہون اپنے معبودون پر ضِدًّا ۝ دشمن یا اونکے معبود اونکے دشمن ہو جائینگے
اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تمنے اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اسے کہ ہمنے بھیجا شیطانون کو عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
کافرون پر یعنی اونپر ہمنے مسلط کر دیا یا اونکا ساتھی اور رفیق کر دیا تَؤُزُّهُمْ ہلاتے ہین وہ انھین اَزًّا ۝ ہلانا یعنی گناہ کرنے پر اونھین آمادہ
کرتے ہین اور وسوسے دیکر اونھین اونکی جگہ سے لیجاتے ہین فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ تو جلدی نہ کر اونپر یعنی اونپر عذاب نازل ہونے کی جلدی نہ کر
اِنَّمَا نَعُدُّ اسکے سوا نہین کہ گنتے ہین ہم لَهُمْ اونکے واسطے اونکی عمرون کے دن عَدًّا ۝ ایسا گننا کہ اوسمین غلطی نہین ہی جب ایام تمام
ہو جائینگے تو نازل ہوگا جو کچھ مقرر ہوا ہی يَوْمَ یاد کرو وہ دن کہ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اکٹھا کرینگے ہم پرہیزگارون کو اِلَى الرَّحْمٰنِ خدا کی بہشت کی طرف

ع ۵

وُدًّا ۝ دوستی خلق کے دلون مین یعنی اونکی محبت لوگون کے دلون مین ڈالدیگا چنانچہ حدیث مین ہے کہ حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے حکم کردیتا ہے کہ مین فلان بندہ کو دوست رکھتا ہون تو بھی اوسے دوست رکھ پس جبریل علیہ السلام بھی اوسکو دوست رکھتے ہین اور اہل آسمان مین منادی کردیتے ہین کہ حق تعالیٰ فلان بندہ کو دوست رکھتا ہے تم بھی اوسے دوست رکھو پس آسمان کے رہنے والے اوسے دوست رکھتے ہین پھر اوس بندہ کی محبت زمین پر ڈالتے ہین یہانتک کہ زمین کے رہنے والے بھی اوسے دوست رکھ لیتے ہین فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ سو اسکے سوا نہین کہ آسان کردیا ہمنے قرآن یا آیۃ کو اوتارا ہمنے قرآن بِلِسَانِكَ تمہاری زبان مین یعنی عربی زبان مین یا اوسکا پڑھنا تمہاری زبان پر ہمنے آسان کردیا ہے لِتُبَشِّرَ بِهِ تاکہ خوشخبری دو تم بہ الْمُتَّقِيْنَ اونکو جو پرہیزگار ہین کفر و شرک سے کنارہ کیا ہے وَتُنْذِرَ بِهٖ اور ڈراؤ اوسکے سبب قَوْمًا لُّدًّا ۝ گروہ جھگڑنے والے سخت عداوت رکھنے والا کو وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کرڈالے ہمنے قَبْلَهُمْ تمہاری قوم سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ زمانے والون مین سے ہر ایک قرن اور قوم مین مشرکون مین سے ہمنے ہلاک کیے ہین هَلْ تُحِسُّ کیا پاتے اور دیکھتے ہو تم مِنْهُمْ اون ہلاک ہوون مین مِّنْ اَحَدٍ کسی کو اَوْ تَسْمَعُ یا سنتے ہو تم لَهُمْ اونکی رِكْزًا ۝ آواز پوشیدہ یعنی اونپر جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو سب نابود ہوگئے نہ اون مین سے کوئی شخص باقی رہا کہ کوئی دیکھے نہ آواز آتی ہے کہ کوئی سنے بلکہ قہر الٰہی نے کچھ بھی نہ چھوڑا سب کو ایسا فنا کردیا کہ گویا پیدا ہی نہوئے تھے نظم کو اشتر از سروران تاج بخش ۔ کو نشان از خسروان تاجدار ۔ سوخت و بیم شہان کا جوڑ خاک شد ۔ ...

سورۂ طٰہٰ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	مائۃ و خمس و ثلثون آیۃ
سورۂ طٰہٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیتین ہین

طٰهٰ ۝ حروف مقطعہ جو سورتون کے شروع مین ہین و نہین کسی مین اسقدر اختلاف نہین جتنا طٰہٰ مین ہے بعضے اسے حروف مقطعہ جانتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن کا نام ہے یا سورت کا یا اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہے یا اسم طاہر اور اسم ہادی کی ابتدا کے دو حرف ہین اور ایک گروہ اس بات پر ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامون مین سے ایک نام ہے جیسے مزمل مدثر یٰس اور کہتے ہین کہ طٰہٰ منادیٰ ہے اور حرف ندا اوسپر سے گرادیا گیا ہے یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام ایک طالب دوسرے ہادی کی طرف اشارہ ہے یعنی شفاعت کے طالب شریعت کے ہادی یا گناہون سے طاہر خدا کی معرفت کے ہادی یا اونکا دل غیر خدا سے طاہر ہے اور قرب خدا کی طرف ہادی ہین حقائق سلمی مین لکھا ہے کہ طٰہٰ سے اس طرف اشارہ ہے کہ سر محمدی کے صفحے سے کائنات کے نقوش طے کردیے گئے اور ہے سے مراد ہے اس طرف کہ ہدایت مبدء کائنات کے قرب کی طرف پائی اور بعض کے قول کے موافق یہ بات ہے کہ ان دونون حرفون کی قسم کھائی ہے اور ہر ایک ایک چیز کی طرف اشارہ ہے تبیان مین کہا ہے کہ قسم طول یعنی بخشش اور ہدایت الٰہی کی یا قسم طینت پاک اور ہمت عالی حضرت رسالت پناہی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تفسیر مین امام جعفر صادق علیہ السلام وعلی آبائہ الکرام سے نقل ہے کہ طٰہٰ یعنی طہارت اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم ہے جو اللہ نے فرمایا ہے کہ و یطہرکم تطہیرا اور ایک قول یہ ہے کہ قسم طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ جنت اور دوزخ کی طرف اشارہ ہے اور زاد المسیر مین لکھا ہے کہ طٰہٰ سے مدینہ طیبہ کی

اور یہ ہے کہ مشغلہ کافران ان دو حرفون سے حق تعالیٰ حرمین شریفین یعنی مدینۂ طیبہ اور مکۂ معظمہ کی قسم کھاتا ہے یا ط طلب طالبان کی ہے اور
ہ سے ہرب کافران کی یا ط طوبیٰ اہل جنت کی ہے اور ہ سے ہوان اہل دوزخ کی ایک گروہ اس طرف ہے کہ یہ لفظ حروف مقطعہ میں نہین
بلکہ یا رجل کے معنی میں موضوع ہے عکّی یا حبشی یا نبطی یا سریانی زبان میں اور اس قول پر حضرت رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم منادیٰ یعنی پکارا
گئے ہونگے اور بعضی تفسیرون میں لکھا ہے کہ حساب ابجد سے ط نو کے ہیں اور ہ پانچ کے مجموع چودہ ہوئے اور اکثر یہ ہے کہ چودھوین تک
چاند پورا ہوتا ہے تو اس میں یہ بات نکلی کہ اے چودھوین رات کے چاند اور یہ خطاب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے اور پورا چاند ہونا
آپکے مرتبہ جامعیت کے کمال کی طرف اشارہ ہے اور یہ بات عارفون پر پوشیدہ نہین نظم ماہ چون کامل شود انور بود لاجرم آن ماہ او بدر بود
گاہ ماہ بدری و گہ شاہ بدر صدر تو شرح و کار تو شرح صدر مہ شب تاریکی کفر و ضلال از رخت روشن شد انوار جلال اور بعضے
کہتے ہیں کہ طٰہٰ اصل میں طاہا تھا ہمزہ کو الف سے بدل ڈالا طا امر ہے وطا یطا سے اور ہا کنایہ زمین سے ہے اور زمین کا ذکر نہیں آیا اسلئے کہ جب
جناب رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم تہجد کے واسطے اوٹھتے تو ایک پانون پر آپ کھڑے ہوتے اس سبب سے پاے مبارک کی پشت پر ورم
کر جاتی تو یہ سورت نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حکم کر دیا کہ طاہا یعنی اپنے دونون پانون زمین پر رکھو اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک دن
ابوجہل اور اوسکے لوگون نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم نے ہمارا دین چھوڑ کر اپنے کو رنج و تکلیف میں ڈالا
یا طعن کرتے تھے کہ محمد پر قرآن اسیواسطے اوترا ہے کہ اوسکو رنج و مصیبت میں ڈالے تو یہ آیہ نازل ہوئی کہ طٰہٰ یعنی اے مرد کہ
تیری طرح کسی نے میدان مردی میں قدم نہین رکھا ما انزلنا نہین نازل کیا ہمنے علیک القرآن تجھپر قرآن
لتشقیٰ ۝ اسواسطے کہ تو رنج کھینچے اور رات کو نہ سوئے اور نماز میں کھڑے رہنے کے سبب تمہارے پانون ورم کر جائین الا
تذکرۃ مگر نازل کیا ہمنے تجھپر قرآن نصیحت کرنے کے واسطے لمن یخشیٰ ۝ اوس شخص کے جو ڈرتا ہے یا وجود اسکے کہ یہ دعوت
عام ہے مگر ڈرنے والے کی تخصیص اسواسطے ہے کہ وہ نصیحت سے فائدہ پاتا ہے تنزیلا اوتارا گیا اوتارنا ممن خلق
الارض اوسکی طرف سے جسنے پیدا کی زمین والسموات العلیٰ ۝ اور آسمان اونچے الرحمٰن وہ بڑی بخشش
کرنے والا علی العرش استویٰ ۝ عرش پر غالب ہوا اوسکا حکم اور باوجود اسکے کہ حق تعالیٰ سب موجودات پر غالب اور
مستولی ہے مگر یہ استیلا کی اضافت خاص عرش کے ساتھ اس جہت سے ہوسکتی ہے کہ وہ سب مخلوقات میں بڑا ہے تاویلات میں امام ماتریدی نے
فرمایا ہے کہ عرش ملک کے معنی میں آتا ہے اور حق تعالیٰ اپنے ملک پر مستولی اور غالب ہے فتوحات میں ہے کہ شیخ قدس سرہ اس آیت میں لفظ عرش پر
وقف کرتے اور استویٰ لہ ما فی السموات الآیۃ پڑھتے یعنی ثابت ہے اوسکے واسطے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں شیخ الاسلام قدس سرہ نے
فرمایا کہ عرش پر خدا کا استوا یعنی قرار پکڑنا قرآن میں ہے اور مجھے اس بات کا ایمان ہے میں تاویل نہیں ڈھونڈھتا اسلیے کہ اس باب میں
تاویل کرنا طغیان ہے ظاہر میں قبول کرتا ہوں اور باطن میں مان لیتا ہوں اسواسطے کہ سنیون کا یہی اعتقاد ہے بلکہ میں یہ
جانتا ہوں کہ وہ نہ مکان کا محتاج ہے نہ عرش اوسکو اوٹھائے ہوئے ہے اسواسطے کہ وہ اپنی قدرت سے عرش کو اوٹھانے والا
اور اوسکا نگہبان ہے نظم نی مکان و یافت سوی عرش از دان نی بیان وا د خبر بود از عیان این همه مخلوق حکم اوست

ذات پاک عالم پر متصرف ہے لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسیکے واسطے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے مبدعات علویہ سے وَمَا فِي الْاَرْضِ
اور جو کچھ زمینوں میں ہے مخترعات سفلیہ سے وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ دونوں کے درمیان ہے مولدات اور آثار اور مواد کے طبقے سے وَمَا تَحْتَ
الثَّرٰى ○ اور جو کچھ گیلی مٹی کے طبقے کے نیچے ہے ثری زمین کے سب طبقوں سے نیچے والا طبقہ ہے اور وہ دو جگہ ہے تیسیر میں یعنی تفسیر
تفاسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مذکور ہے کہ زمین کے ساتوں طبقے ایک فرشتے کے کاندھے پر ہیں اور اوس فرشتے کے
دونوں پاؤں ایک پتھر پر ہیں اور پتھر ایک جنت کی گائے کے سینگ پر اور گائے کے پاؤں حوت کی ایک مچھلی کی پیٹھ پر ہیں اور مچھلی دریا پر
ثابت ہے اور دریا جہنم پر اور جہنم ہوا پر اور ہوا ایک حجاب ظلمت پر اور وہ حجاب ثری پر اور زمین آسمان والوں کا علم ثری سے آگے
نہیں پہونچتا اور ثری کے نیچے جو کچھ ہے اوسے حق تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ اور اگر آشکارا کہو
تم بات فَاِنَّهٗ تو بیشک وہ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ○ جانتا ہے پوشیدہ اور جو کچھ پوشیدہ سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے کہتے ہیں
کہ سر وہ ہے جو بندہ کرتا ہے اور جانتا ہے اور چھپاتا ہے اور اخفی وہ ہے کہ جانتا ہی نہیں کہ کیا کریگا یا سر وہ ہے جو کسی سے کہیں اور اخفی
جو اپنے دل میں چھپائیں اَللّٰهُ وہی خدا ہے برحق لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود پرستش کے لائق مگر وہ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ
الْحُسْنٰى ○ اوسکے واسطے ہیں نام نیک یا صفتیں اچھی وَهَلْ اَتٰىكَ اور کیا آئی تمہارے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم حَدِيْثُ مُوْسٰى ○ خبر موسی بن عمران کی اور اونکا قصہ کہیں معلوم ہوا تو سختیوں پر صبر کریں ہیں اور اونکا قصہ کر ادا
یاد کرو جب دیکھی موسی علیہ السلام نے نَارًا آگ لکھا ہے کہ جب حضرت موسی نے شعیب علیہما السلام سے اپنی ماں یا اپنے بھائی کو
دیکھنے کے واسطے مصر میں جانے کی اجازت چاہی تو شعیب علیہ السلام نے اونھیں اجازت دی اور اونکی بی بی کو اونکے ساتھ کردیا وہ رات
بڑی اندھیری اور بہت سردی تھی برف پڑ رہی تھی وہ راہ بھول گئے اور وادی ایمن کے پاس پہونچے اور حضرت صفورا حضرت شعیب کی
بیٹی جو موسی علیہ السلام کی منکوحہ تھیں اونکو درد زہ شروع ہوا آگ کی حاجت پڑی موسی علیہ السلام نے ہر چند کوشش کی چقماق
سے آگ نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ دیکھی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا تو کہا اپنے اہل و عیال اور خادموں سے کہ ٹھہرو اسی جگہ اِنِّیْٓ
اٰنَسْتُ نَارًا بیشک میں نے دیکھی ہے آگ لَّعَلِّیْٓ اٰتِيْكُمْ شاید لاؤں تمہارے واسطے مِّنْهَا بِقَبَسٍ اوس آگ میں سے کوئی
جسکا کنارہ سلگتا ہو یا انچی بتی روشن کرلاؤں یا کوئی لکڑی جلالاؤں یا انگارا لے آؤں اَوْ اَجِدُ یا پاؤں عَلَى النَّارِ هُدًى
آگ پر راہ کہ مجھے ڈھیرے پر لگادے تو اپنے لوگوں کو چھوڑ کر اکیلے آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے اوس آگ کے پاس دیکھا
آگ سبز درخت میں جلتی دیکھی کہ وہ درخت عناب یا عوسج کا تھا اور اوسکے گرد کوئی نہ تھا تو متحیر ہوئے اور آگ کی روشنی اور درخت کی
سبزی سے متعجب تھے کہ ناگاہ نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ○ ندا کی گئی کہ اے موسی اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ میں ہوں میں تیرا رب پھر متکلم کی ضمیر کا مکرر لانا
تاکید اور تحقیق کے واسطے ہے یعنی کچھ شک نکر اور یقین جان کہ میں تیرا رب ہوں فَاخْلَعْ پھر اوتار ڈال اپنے پاؤں سے نَعْلَيْكَ
اپنی دونوں جوتیاں بعضوں نے کہا ہے کہ وہ جوتیاں نجس تھیں کہ مردہ گدھے کے چمڑے کی دباغت کیے ہوئے تھیں اور یہ صحیح روایت ہے
جوتیاں گائے کے چمڑے کی پاک تھیں مگر حق تعالی نے اونھیں اوتارنے کا حکم دیا تاکہ حضرت موسی علیہ السلام کا قدم ارض مقدس کو لگے

وقف لازم

اور اوسکی برکت اونکے پاؤن مین پہونچے اور محققون نے کہا ہے کہ یہ تواضع اور ادب کی تعلیم ہے اسواسطے کہ بادشاہون کے فرش پر جوتا پہنے
نہین جاسکتے اور اسیواسطے اگلے بزرگون کے ایک گروہ نے مثل حضرت بشر حافی وغیرہ قدس سرہم کے ننگے پانون سیر کی ہے نظم
گہ زمین گہ آسمان طالب دوست ہے چون در نگری برہنہ پایان دانند اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ جو حکم ہوا کہ جوتیان اوتار اسکے یہ معنی ہین
کہ اپنا دل جورو لڑکون کی فکر سے فارغ رکھ امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ دونون جوتے اوتار ڈال یہ اس طرف اشارہ ہے کہ دنیا
اور آخرت کی فکر اپنے دل سے نکال ڈال یعنی عالم تفرید مین دونون جہان [illegible] اِنَّكَ بیشک تو بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ○
میدان پاکیزہ وبرکت والے مین اوترے ہوئے ہین ہو وَاَنَا اخْتَرْتُكَ اور مین نے برگزیدہ کر لیا تجھے نبوت کے واسطے
فَاسْتَمِعْ تو سن لِمَا يُوحٰى ○ وہ چیز جو وحی کیجاتی ہے تجھپر اور وحی یہ ہے کہ اِنَّنِىْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک مین ہون خدا
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا نہین ہے خدا سوا میرے فَاعْبُدْنِىْ تو میری عبادت کر اور یہ وحی مقصود تھی توحید مقرر کرنے پر کہ منتہا ہے
علم ہے اور عبادت کے حکم پر کہ کمال عمل ہے پھر اقسام عبادت مین سے نماز کی تخصیص کرکے فرمایا کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھ نماز
لِذِكْرِىْ ○ اسواسطے کہ تو اوسمین مجھے یاد کیا کرے یا مین تجھے نماز کے ساتھ یاد کرون اِنَّ السَّاعَةَ بیشک قیامت اٰتِيَةٌ آنے
والی ہے اَكَادُ اُخْفِيْهَا چاہتا ہون کہ چھپاؤن اوسکا وقت اسواسطے کہ اوس عذاب سے ڈرنا بہت سخت ہوتا ہے جسکا وقت معلوم
نہین اور اگر اخفا کو سلب خفا یعنی پوشیدگی اوٹھا لینے کے معنی مین رکھین تو یہ معنی ہین کہ قریب ہے کہ ظاہر کرون مین اوسے لِتُجْزٰى
آتیہ کا تعلق ہے یعنی قیامت بیشک آنے والی ہے تاکہ بدلا دیا جائے كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک بِمَا تَسْعٰى ○ ساتھ اوس کام کے کہ دوڑتا ہے
اوسکی طرف اور کرتا ہے فَلَا يَصُدَّنَّكَ تو چاہیے کہ تجھے باز نہ رکھے عَنْهَا قیامت پر ایمان لانے سے مَنْ لَّا يُؤْمِنُ وہ شخص جو نہین
ایمان لاتا بِهَا اوسکے واقع ہونے کا وَاتَّبَعَ اور پیروی کی ہے جسنے هَوٰىهُ اپنے نفس کی خواہش کی تو ایسے شخص کے [illegible]
کے سبب سے راہ چھوڑکر فَتَرْدٰى ○ پھر تو ہلاک ہوجائے یہ خطاب تو موسی علیہ السلام سے ہے اور مراد اونکی امت ہے امام علم الہدی
اور فقیہ ابو اللیث رحمہما اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ سے یہانتک ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہین اور
اس تقدیر پر امت محمدی مراد ہے غرضکہ حضرت موسی علیہ السلام نے جب دونون جوتے پانون سے اوتارے اور وادی مقدس مین
ٹھہرے تو خطاب پہونچا کہ وَمَا تِلْكَ اور یہ کیا چیز ہے بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ○ تیرے داہنے ہاتھ مین اے موسی حضرت موسی کو
انس حاصل ہونے اور اونکی ہیبت دور ہونے کے واسطے حق تعالی نے اونسے کلام کیا اور یہ بات پوچھی کہ تمھارے ہاتھ مین کیا ہے
استفہام یعنی پوچھنا تنبیہ یعنی ہوشیار کرنے کو شامل ہے یعنی حاضر رہ تاکہ عجائب دیکھے قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے کہ هِيَ عَصَايَ
یہ میرا عصا ہے اور وہ جنت کے درخت کی لکڑی کا تھا دس گز لمبا اور اوسکے اوپر والے سرے پر دو شاخین نکلی ہوئی تھین اور اوسکے نیچے
لمبی نوک دار شام لگی تھی اوسکا نام علیق تھا یا نبعہ حضرت آدم سے حضرت شعیب کو میراث مین پہونچا تھا اونھون نے حضرت موسی علیہ السلام کو
دیا تھا غرضکہ حضرت موسی نے جواب دیا اور خدا کی نعمتین شمار کرنے کو جواب پر بہت باتین زیادہ کین اور کہا کہ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا تکیہ کرتا ہون اوسپر
اس عصے پر جب تھکجاتا ہون راہ مین یا جب بکریان چرتی ہوتی ہین اور مین اونکے پاس ہوتا ہون وَاَهُشُّ اور جھاڑتا ہون [illegible]

یہاں اس عصے کے سبب سے عَلٰی غَنَمِیْ اپنی بکریوں پر وَلِیَ فِیْهَا اور میرے واسطے اس عصے میں مَاٰرِبُ اُخْرٰی ○ کام اور ہین
لکھا ہے کہ عصا راہ میں موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کرتا اور درندے اور موذی جانوروں سے اونکی حفاظت کرتا اور جس کوئیں پر موسیٰ علیہ السلام
پہونچتے اوسکی لکڑی رسی اور دونوں شاخیں ڈول بنجاتیں اور زمین میں گاڑتے تو سایہ دار درخت ہوجاتا اور جو میوہ موسیٰ علیہ السلام کو
مرغوب ہوتا وہ اوس میں پیدا ہوجاتا اور اندھیری رات میں شمع اور چراغ کی طرح روشنی دیتا اور چونکہ موسیٰ علیہ السلام نے مجملا کہا کہ مجھے
اس سے بہت کام ہیں تو قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰی ○ ڈال دے اسے اے موسیٰ تو حضرت موسیٰ سمجھے کہ جوتوں کی طرح
اس عصے کو بھی دور کرنا چاہیے فَاَلْقٰهَا تو پھینک دیا اوسے اپنے پیچھے فورًا ایک بہت بڑی آواز سنی پھر کر دیکھا فَاِذَا هِیَ
تو وہیں وہ عصا حَیَّةٌ سانپ تھا تَسْعٰی ○ دوڑتا ہوا طرف لکھا ہے کہ پہلے تو وہ ازدہا سانپ ہوگیا عصے کی موٹائی کے برابر پھر بڑھا
بڑا سا اونٹ کے برابر اور لمبا ہوگیا اور چھوٹے چار پیروں پر کھڑا ہوکر چلنے لگا اوسکے دونوں کلپھڑوں کے درمیان بیس ہاتھ کا فاصلہ کا
فرق تھا اور منہ میں بڑے بڑے دانت اور دونوں آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی تھیں بڑے بڑے پتھر جب سامنے پڑتے تو اوسکا لقمہ
کرجاتا بڑے بڑے درخت جڑ سے اوکھاڑ کر کھا جاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوسے دیکھا تو ڈر کر بھاگنے لگے تو قَالَ خُذْهَا
فرمایا خدا نے پکڑ لے اوسے وَلَا تَخَفْ اور نہ ڈر اوس سے سَنُعِیْدُهَا جلدی پھیر دینگے اوسے ہم سِیْرَتَهَا اپنی حالت
الْاُوْلٰی ○ پہلی ہیئت پر جو وہ رکھتا تھا یعنی اوسے ہم پھر عصا بنا دینگے جب یہ خطاب الٰہی موسیٰ علیہ السلام کو پہونچا تو اژدہے
کی طرف منہ کرکے دوڑے اور اپنا ہاتھ اوسکے منہ میں کردیا اور اوسکے دونوں کلپھڑے پکڑے وہی عصے کا عصا ہوگیا اور دونوں شاخیں
ہاتھ میں آئیں تو موسیٰ علیہ السلام کا دل ٹھہرا پھر ندا آئی کہ وَاضْمُمْ یَدَكَ اور ملا اور لیجا اپنا ہاتھ اِلٰی جَنَاحِكَ اپنے
پہلو کی طرف بغل کے نیچے تَخْرُجْ تا کہ نکلے بَیْضَآءَ سفید روشن مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ بغیر کسی عیب اور بیماری کے یعنی سفید
برص کی بیماری نہو گی بلکہ سفید چمکتا ہوگا بجلی کی طرح اوسکی شعاع پڑیگی اٰیَةً اُخْرٰی ○ یہ معجزہ اور نشانی دوسری اپنی نبوت کا
لِنُرِیَكَ ایسا ہمنے اسواسطے کیا تاکہ دکھائیں ہم تجھے مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ○ بعضی اپنی بڑی نشانیاں اِذْهَبْ
اِلٰی فِرْعَوْنَ جا یہ دونوں معجزے لیکر فرعون کی طرف اور بلا اوسے میری عبادت کی طرف اِنَّهٗ طَغٰی ○ بیشک وہ حد
سے گذر گیا ہے اور خدائی کا دعویٰ کرتا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو دعوت کرنے پر مامور ہوئے تو اپنے دل میں سوچے کہ
میں اکیلا فرعون اور اوسکے لشکر کے ساتھ کیونکر مقابلہ کرونگا تو حق تعالیٰ سے تقویت چاہی اور دعا شروع کی اور عاجزی کی راہ سے
قَالَ کہا کہ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ اے میرے رب کھولدے میرے واسطے صَدْرِیْ ○ میرا سینہ تاکہ جو مجھ پر وحی نازل
فرما وے اوسے میں سمائے یا یہ کہ مجھے متحمل اور بردبار کردے تاکہ ہر بات سے دلتنگ نہوں وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○ اور آسان کردے
میرے لیے میرا کام کہ تبلیغ رسالت ہے وَاحْلُلْ اور کھولدے عُقْدَةً گرہ مِّنْ لِّسَانِیْ ○ میری زبان سے تاکہ یَفْقَهُوْا
قَوْلِیْ ○ سمجھیں لوگ میری بات لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بچے تھے تو فرعون ایک دن اونھیں گود میں لیے تھا
موسیٰ علیہ السلام نے اوسکی ڈاڑھی پر ہاتھ مارا اور کچھ نوچ لی اور کیفیت یہ تھی کہ اوسکی ڈاڑھی میں موتی وغیرہ جواہر گندھے تھے

۲۴ ع

فرعون کو غصہ آیا اور موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا بی بی آسیہ خاتون نے عذر خواہی شروع کی اور یہ بات کہی کہ اس بچے نے جواہر چمکتے ہوئے
دیکھے اسوجہ سے داڑھی پر ہاتھ مارا اگر آگ کا انگارا دیکھے تو بھی اوسپر ہاتھ ڈالدے اس امتحان کے واسطے ایک طباق میں آگ
ایک میں یاقوت بھر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے لائے اور جبرئیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کے انگاروں کی طرف
بڑھا دیا پس موسیٰ علیہ السلام نے ایک انگارا اوٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لیا تو اونکی زبان جل گئی اور اوسمیں گرہ لگی اونکی بات خوب سمجھ میں
نہ آتی تھی تو اس جگہ درخواست کی کہ یا اللہ وہ گرہ کھلجائے اور یہ بھی عرض کی کہ وَاجْعَلْ لِّیْ اور کر دے میرے واسطے یعنی مقرر کر
وَزِیْرًا مدد دینے والا یا بوجھ بانٹنے والا مِّنْ اَهْلِیْ ○ میرے لوگوں میں سے هٰرُوْنَ اَخِی ○ ہارون میرا بھائی اشْدُدْ
بِهٖ مضبوط کر اوسکے سبب اَزْرِیْ ○ میری پیٹھ وَاَشْرِكْهُ اور شریک کر اوسے فِیْۤ اَمْرِیْ ○ میرے کام میں یعنی وحی و
نبوت میں میرا شریک کر دے كَیْ نُسَبِّحَكَ تاکہ پاکی بیان کیا کریں ہم تیری پاکی سے واسطے نماز پڑھا کریں ہم كَثِیْرًا ○
بہت وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ○ اور یاد کریں تجھے ہم ذکر اور دعا کے ساتھ بہت اِنَّكَ كُنْتَ بیشک تو ہے بِنَا
بَصِیْرًا ○ ہمارا حال دیکھتا یا تو جانتا ہے وہ بات جسمیں ہماری بھلائی ہو قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ فرمایا حق تعالیٰ نے تحقیق
دیا گیا ہے تو سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی ○ اپنی مانگی مراد اے موسیٰ یعنی جو تجھے درخواست کی وہ میں نے تجکو عطا فرمائی وَلَقَدْ مَنَنَّا
اور بیشک احسان رکھا ہم نے عَلَیْكَ تجپر اور نعمت دی ہم نے تجکو مَرَّةً اُخْرٰۤی ○ دوسرے وقت اِذْ اَوْحَیْنَآ جب وحی کی
ہم نے اِلٰۤى اُمِّكَ تیری ماں کی طرف مَا یُوْحٰۤی ○ وہ جو نہیں معلوم ہو سکتی مگر وحی سے یعنی اوسے ہم نے الہام کیا اور سمجھا دیا
جو ضروری تھی اور فرعون کے لوگ لڑکوں کی تلاش میں تھے کہ جہاں پائیں قتل کر ڈالیں اور وہ تمہارے باب میں عاجز تھی تو ہم نے ایک فرشتہ
کی زبانی اوسے الہام کیا نبوت کے طور پر نہیں اور ہم نے یہ پیغام بھیجا اَنِ اقْذِفِیْهِ یہ کہ ڈالدے موسیٰ کو فِی التَّابُوْتِ
صندوق میں روئی رکھکر اور اوسکا منہ رال لگا کر خوب بند کر دے فَاقْذِفِیْهِ پھر ڈالدے وہ صندوق فِی الْیَمِّ دریا
نیل میں فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ پھر چاہیے کہ ڈالدے دریا یعنی دریا اوسے ڈالدیگا بِالسَّاحِلِ کنارے پر یَاْخُذْهُ تا کہ لیلے اوسکو
اوسمیں سے عَدُوٌّ لِّیْ دشمن جو میرا ہو وَعَدُوٌّ لَّهٗ اور دشمن جو اسکا بھی ہو یعنی فرعون عدو کا لفظ مکرر لانا کمال عداوت کی وجہ سے
لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ کو صندوق میں رکھکر دریائے نیل میں ڈالدیا اوس دریا میں سے ایک نہر
فرعون کے گھر میں جاری تھی اوس نہر کی راہ صندوق فرعون کے باغ میں آیا فرعون اپنی جورو کو ساتھ لیے ہوئے نہر کے کنارے پر بیٹھا
جب صندوق اون دونوں کے سامنے گیا تو اونھوں نے نکال لیا کھولا تو اوسمیں ایک لڑکا چاند کی صورت سیاہ چشم نکلا بیت
ماہ زیبا ست وصل روے تو زیبا تراز وست ٭ چشم نرگس چہ گویم چشم تو رعنا تراز وست ٭ قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام
کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی کہ جو اونھیں دیکھتا محبت کرنے لگتا آسیہ اور فرعون نے جو اونھیں دیکھا تو دونوں کے دل میں اونکی محبت
پیدا ہو گئی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ اور ڈالدی میں نے تجپر مَحَبَّةً مِّنِّیْ محبت اپنی طرف سے
یعنی تمہاری محبت کا بیج دلوں میں میں نے بو دیا تاکہ تجپر مہربان ہو جائیں وَلِتُصْنَعَ اور پرورش کیا جائے تو عَلٰی عَیْنِیْ ○ میری

دیکھنے پر یعنی میرے علم اور ارادے کے ساتھ لکھا ہے کہ فرعون اور اوسکی جورو آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنا لیا اور ہنڈولا تیار کیا
اناؤں مقرر کرنے میں مشغول ہوئے ہر چند انائیں لائے موسیٰ علیہ السلام کسیکا دودھ نہ لیتے موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اپنی بیٹی
مریم سے کہا تھا کہ دریائے نیل کے کنارے کنارے دیکھتی رہ کہ یہ صندوق کہاں جاتا ہے جب صندوق فرعون کے باغ میں گیا تو مریم بھی
اوس باغ میں چلی گئیں اور یہ حال وہاں دیکھا کہ اونکا بھائی کسی انا کا دودھ نہیں لیتا ہے پس مریم نے اپنے تئیں آسیہ کے پاس پہنچایا
اِذْ تَمْشِیْٓ یاد کر جب جاتی تھی اُخْتُکَ تیری بہن فَتَقُوْلُ پھر بولی کہ هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا بتاؤں تمکو اوس لوگوں عَلٰی
مَنْ یَّکْفُلُهٗ یا اوس عورت پر جو اس لڑکے کا تکفل کرے اور اسے دودھ پلائے آسیہ بولیں کہ اگر ایسا ہو تو بہتر ہے ساتھ احسان
کروں مریم باہر آئیں اور اوسیوقت اپنی ماں کو بلا لائیں پس موسیٰ علیہ السلام کو اونکی گود میں دیا فَرَجَعْنٰكَ پھر پھیر دیا ہمنے تجھکو
اِلٰٓی اُمِّكَ تیری ماں کی طرف اور وعدہ پورا کیا ہمنے کَیْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَیْنُهَا ماں کی آنکھ تیرے دیدار سے وَلَا
تَحْزَنَ اور تاکہ غمگین نہو تیری جدائی میں وَقَتَلْتَ نَفْسًا اور مار ڈالا تو نے ایک جی یعنی اوس قبطی کو جسکی لاش سے
بنی اسرائیل سے گئی اور فرعون کے لوگوں کو معلوم ہوا اور اونھوں نے تمہارے قتل کا ارادہ کیا فَنَجَّیْنٰكَ پھر نجات دی ہمنے تجھکو
مِنَ الْغَمِّ مار ڈالے جانے کے غم سے اور ہمنے حکم کر دیا کہ مدین میں پہونچ گیا وَفَتَنّٰكَ اور آزمایا ہمنے تجھکو فُتُوْنًا
آزمانا یعنی ہمنے تجھکو بلا میں ڈالا اور صاف نجات دیدی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور قبطی کے قتل اور مدین کی طرف ہجرت کرنا کا
قصہ سورۂ قصص میں مفصل آئیگا فَلَبِثْتَ پھر دیر کی تو نے سِنِیْنَ برسوں فِیْٓ اَهْلِ مَدْیَنَ دس برس اہل مدین کے درمیان
اور وہ اٹھارہ یا اٹھائیس برس تھے ثُمَّ جِئْتَ پھر آیا تو اس میدان میں عَلٰی قَدَرٍ یّٰمُوْسٰی اوس اندازہ پر جو مقرر
کیا تھا ہمنے اے موسیٰ اور یہاں تجھسے ہمنے کلام کیا وَاصْطَنَعْتُكَ اور تجھے برگزیدہ اور خاص کر لیا میں نے لِنَفْسِیْ اپنی
محبت کے واسطے یعنی دوست بنا لیا اِذْهَبْ اَنْتَ جا تو وَاَخُوْكَ اور تیرا بھائی بِاٰیٰتِیْ میرے معجزوں سمیت
وَلَا تَنِیَا اور سستی نکرو فِیْ ذِكْرِیْ میرا ذکر پہونچانے میں توحید اور عبادت کے ساتھ اِذْهَبَآ جاؤ تم دونوں اِلٰی
فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف اِنَّهٗ طَغٰی بیشک گناہ میں حد سے گذر گیا ہے فَقُوْلَا لَهٗ پھر بات کہو اوس سے قَوْلًا
لَّیِّنًا بات کہنا نرم یعنی اوسکے ساتھ مدارا کرکے اوسے دعوت کرو مشورہ کی صورت جیسے هَلْ لَّكَ اِلٰٓی اَنْ تَزَكّٰی ایسا نہو کہ تم سختی کرو
تو وہ تجپر غصہ کرے یا یہ کہ نرمی کے ساتھ بات کرکے اوسکی پرورش کے حق کی رعایت رکھو اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوسے کنیت کے ساتھ
پکارا کرو جیسے ابو العباس اور ایک قول میں ابو الولید اور ابو مرہ بھی اوسکی کنیت کہی ہے بہر تقدیر اوسکے ساتھ سخت کلامی نکرو لَعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ
شاید کہ وہ نصیحت مانے تمہاری بات سے اَوْ یَخْشٰی یا ڈرے خدا کے عذاب سے تذکرہ نصیبہ محقق ہو اور خشیہ حکم متوہم پھر موسیٰ
علیہ السلام اسی جگہ سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر کر اپنے لوگوں کے پاس نہ گئے تیسیر میں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے لوگ رات بھر
منتظر رہے اور وہ نہ آئے اور دن کو بھی اونکی کچھ خبر نملی وہ لوگ اوس میدان میں متحیر رہے اتفاقا اہل مدین کے لوگوں کی ایک جماعت ان
پہونچی اور حضرت صفورا کو پہچان کر اونکے باپ پاس لیگئی جب فرعون غرق ہو لیا تو موسیٰ علیہ السلام کی خبر اونہیں ملی غرضکہ موسیٰ علیہ السلام

جب مصر کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ہارون پر وحی آئی کہ اپنے بھائی کے استقبال کے واسطے مدین کی راہ پر جا پھر دونوں سے اثنا راہ میں
ملاقات ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام نے تمام حال وحی کا مفصل کہہ سنایا کہ ہمیں تمہیں متفق ہو کر فرعون کے پاس جانا چاہیے اور اوسے حق کی
طرف بلانا چاہیے ہارون علیہ السلام بولے کہ اے موسیٰ فرعون کی شوکت اور ہیبت جتنی دیکھی تھی اوس سے اب زیادہ ہو گئی ہے اور اوسنے
بادشاہت کا تخت سنبھالا اور بیٹوں کے قتل کا حکم کر دیتا ہے یہ سن موسیٰ علیہ السلام کو اندیشہ ہوا اور دونوں بھائیوں نے بالاتفاق قالا ربنا
کہا اے پروردگار ہمارے اننا نخاف بیشک ہم ڈرتے ہیں ان یفرط علینا اس بات سے کہ فرعون زیادتی کرے ہم پر یعنی ہم پر
سختی کرنے میں جلدی کرے اور اپنی تمام باتیں [illegible] سے نہ سنے کہ ہم اوسے سمجھا دیں او ان یطغیٰ یا یہ کہ زیادہ کرے اپنے
طغیان اور سرکشی میں [illegible] ادنیٰ جیسا اولیٰ کی بات کہے قال فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اے موسیٰ اور اے ہارون لا تخافا مت ڈرو تم دونوں
فرعون اوسکی [illegible] اننی معکما بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں حفاظت و نصرت کو اسمع سنتا ہوں جو کچھ تمہاری
وہ بات جو وہ تمہاری نسبت کہیگا و اریٰ اور دیکھتا ہوں جو کچھ وہ تمہارے ساتھ کریگا [illegible]
سننے والا ہوں [illegible] پہونچانے کو فاتیاہ تو جاؤ تم دونوں اوسکے پاس فقولا پھر کہو انا رسولا
ربک ہم دونوں تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں فارسل معنا تو بھیج ہمارے ساتھ بنی اسرائیل اولاد
یعقوب علیہ السلام کو [illegible] ولا تعذبھم اور [illegible]
[illegible] کا حکم کرے اور [illegible] اولاد قتل کرے قد جئناک بآیۃ بیشک لائے ہیں ہم تیرے پاس معجزہ
من ربک تیرے رب کے پاس سے والسلام اور سلام فرشتوں یعنی جنت کے خازنوں کا علیٰ من اتبع الھدیٰ
اوسپر جو پیروی کرے ایمان کی اور سیدھی راہ چلے یا دونوں جہان میں سلامتی اوسی کے واسطے ہے انا قد اوحی الینا
بیشک وحی کی گئی ہے ہماری طرف یعنی ہمارے پروردگار نے حکم فرمایا ہے ان العذاب یہ کہ عذاب دنیا اور آخرت علیٰ
من کذب اوسپر ہی جو اسکی تکذیب کرے جو میں لایا ہوں وتولیٰ اور اوسکی طرف پیٹھ پھیرے اور اوس سے منہ
موڑے پس موسیٰ اور ہارون علیہما السلام خدا کے حکم سے فرعون کی ڈیوڑھی پر آئے اور مدت کے بعد جب اوسکی ملاقات میسر ہوئی
تو اوس سے یہ بات کہی کہ ہم خدا کے رسول ہیں اور تجھے اوسکی عبادت کی طرف بلاتے ہیں اور جو کلمات حق تعالیٰ نے تعلیم فرمائے تھے
کہے قال بولا فرعون فمن ربکما یا موسیٰ پھر کون ہے تمہارا رب اے موسیٰ کہ مجھے اوسکی عبادت کی طرف بلاتے
ہو وجود اسکے کہ خطاب دونوں بھائیوں سے تھا پھر خاص کر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام ہی کو پکار کر جواب چاہا اسمیں نکتہ یہ ہے
کہ فرعون جانتا تھا کہ اونکی زبان پر گرہ ہے اور وہ صاف بات نہیں کر سکتے تو اوسنے چاہا کہ انسے کلام کروں یہ جواب صاف نہ دے
سکینگے اور انکی بات خوب سمجھ میں نہ آئیگی تو حاضرین کے سامنے انہیں ندامت ہوگی اور اوسے اسکی خبر ہی نہ تھی کہ وہ گرہ کھل گئی ہے
پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بزبان فصیح قال کہا ربنا الذی ہمارا رب وہ ہے جسنے محض رحمت سے اعطیٰ دیا کل
شیء ہر چیز کو [illegible] مخلوقات میں سے خلقہ اوسکی صورت شکل اوسکے حال کے لائق اور موافق [illegible]

ہر ایک کو وہ چیز کہ ہستی اور معاش مین ہے یا اوسکا قیام اور مستقل ہونا اوس چیز کے سبب سے ہو ثُمَّ هَدٰى ۝ پھر راہ بتائی اوسے یعنی
چیز کی اپنی پہچان ویسی ہی کہ اوس سے اس طرح فائدہ حاصل کرنا چاہیے یا ہر جاندار کو اوسکی روزی دی اوسی کے مثل منقول ہے اور
اور جنت مین جانے کی راہ اوسے بتادی اور بعضون نے کہا ہے کہ خلقہ پہلا مفعول ہے اور تقدیر کلام یہ ہے کہ دی اپنے پیدا کیے ہوئون کو
وہ چیز جسکی اونھین حاجت تھی اور چونکہ عطا کی ہوئی چیز کا بیان مقصود ہے تو اوسے مقدم کیا فرعون نے جو یہ کلام سنا تو ڈرا کہ ایسا
نہو کہ اوسکی قوم اپنے معبود کی عبادت کی بابت مجھسے طرح طرح کے توہمات کا انکار اور یہی ذکر چھیڑا اور موسیٰ علیہ السلام کو عاجز کرنے کے واسطے
قَالَ کہا فرعون نے فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ پھر کیا حال ہے اگلے زمانے کے لوگون کا جیسے نوح علیہ السلام عاد و ثمود
کی قوم کہ اونھون نے تو اس خدا کی پرستش نہین کی اب وہ سعادت اور دولت مین ہین یا شقاوت اور بدنصیبی مین ہین قَالَ کہا موسیٰ
علیہ السلام نے کہ عِلْمُهَا علم اوس گروہ کے حال اور مآل کا عِنْدَ رَبِّيْ میرے رب کے پاس ہے فِيْ كِتٰبٍ لوح محفوظ مین لکھا
ہوا لَا يَضِلُّ رَبِّيْ خطا نہین کرتا اور نہین چھوڑتا کوئی میرا رب کسی چیز کو وَلَا يَنْسٰى ۝ اور نہین بھولتا بلکہ اوسکا علم سب کو
گھیرے ہوئے ہے اور مین تمہاری طرح بندہ ہون غیب کی باتین نہین جانتا ہون جسکی خبر خدا مجھکو دیوے اور بعضون نے کہا ہے کہ فرعون کو قیامت کا
حال پوچھنا مقصود تھا تو بولا کہ اگلے لوگون کا کیا حال ہوگا اور تم اسے نہین جانتے تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اوسے سوا خدا کے
اور کوئی نہین جانتا اور پھر اوسی پہلی بات کی طرف حضرت موسیٰ پھرے کہ حق تعالیٰ کی صفت کرنے لگے اور بولے کہ میرا رب الَّذِيْ جَعَلَ
وہ ہے جس نے کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین کو مَهْدًا فرش بچھا ہوا کہ اوس پر بیٹھتے اور گھر بناتے ہو وَّسَلَكَ
لَكُمْ اور کھولدین تمہارے واسطے فِيْهَا زمین مین سُبُلًا راہین کہ اوس پر آتے جاتے ہین ایک زمین سے دوسری زمین پر جاتے ہو اور اپنی
مصلحتون پر قیام کرتے ہو وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً اور نازل کیا آسمان سے پانی کہ مینھ ہے فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا ہمنے
اوس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف التفات فرمانا کمال قدرت اور کمال حکمت پر آگاہ کردینا ہے یعنی بجز میرے سوا اور کسیکا نکالنا ہرگز
میسر نہین مین ہی نکالتا ہون مینھ کے پانی سے اَزْوَاجًا اقسام رنگا رنگ مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ اوگنے والی پراگندہ
چیزون مین سے کہ باوصف اسکے کہ زمین ایک پانی ایک مگر ہر ایک کا مزہ رنگ بو دوسرے کے مخالف ہے كُلُوْا پھر ہمنے کہدیا کہ کھاؤ
اوس مین سے جو ہمنے نکالا ہے جو کھانے کی چیزین پھل دانے وَارْعَوْا اور چراؤ اَنْعَامَكُمْ اپنے چارپائے چراگاہون مین تاکہ
وہ گھاس چرین جو چرنے کے لائق ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین دکھاتی ہین خدا کی قدرت
اور وحدت کی لِّاُولِي النُّهٰى ۝ عقل والون کے واسطے اسلیے کہ اونکی عقلین باطل کی اتباع اور بُری باتین کرنے سے منع
کرتی ہین مِنْهَا زمین سے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہے ہمنے تمہین یعنی تمہارے باپ آدم علیہ السلام کی اصل خلقت اور تمہارے
بدنون کا پہلا مادہ زمین کی خاک ہی ہے تبیان مین لکھا ہے کہ حق تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ جہان بندہ دفن ہوگا اوس جگہ کی تھوڑی سی
خاک وہ اوٹھا لاوے وہ اوٹھا لاتا ہے اور نطفہ ہوا اوسکے وجود اور ہستی کا مادہ ہے اوسپر وہ خاک ڈالدیتا ہے اور وہ شخص نطفہ اور مٹی سے پیدا ہوتا ہے اور
پھر اوسی خاک مین دفن ہوتا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمکو زمین سے پیدا کیا ہے وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور اوسی مین پھر لیجاینگے ہم

مرنے کے بعد وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ اور اوسی زمین سے نکالینگے ہم تم کو تَارَةً أُخۡرَىٰ ۝ دوسری بار حساب و جزا کے واسطے
حکیم فردوسی کہتے ہیں قطعہ زخاکت برآورد خداوند پاک ۝ دگر رہ برون آرد از تیرہ خاک ۝ بیان حال کائی بخاک اندرون ۝ بیان گونہ
خاک آئی برون ۝ اگر پاک رفتی بخاک گیری مقام ۝ برائی ازان پاک و پاکیزہ نام ۝ پھر فرعون نے معجزہ طلب کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے
عصا زمین پر ڈالا وہ اژدہا ہو گیا پھر اوٹھا لیا تو وہی عصا تھا اور ید بیضا بھی اوسے دکھایا اور نشانیوں میں سے ایک کے بعد ایک معجزہ دیکھتا
تھا اور ایمان نہ لاتا تھا چنانچہ حق تعالیٰ اوسکے فرمایا کہ وَلَقَدۡ أَرَيۡنَٰهُ اور بیشک دکھلائیں ہم نے یعنی دکھائے فرعون کو ءَايَٰتِنَا
كُلَّهَا اپنے سب معجزے جو ہم نے موسیٰ کو دیئے تھے فَكَذَّبَ پھر جھوٹا بتایا موسیٰ کو وَأَبَىٰ ۝ اور انکار کیا ان باتونکے
کہ ایمان لائے اور فرمانبرداری کرے اور ہٹ دھرمی کی راہ سے قَالَ کہا فرعون نے أَجِئۡتَنَا کیا آیا ہے تو ہماری طرف لِتُخۡرِجَنَا
تاکہ نکال دے تو ہمیں مِنۡ أَرۡضِنَا ہماری زمین سے کہ مصر ہے بِسِحۡرِكَ يَٰمُوسَىٰ ۝ اپنے جادو سے اے موسیٰ یعنی
ہم جان گئے کہ تو ساحر ہے اور چاہتا ہے کہ جادو کے زور سے ہمیں مصر سے نکال دے اور بنی اسرائیل کو یہان بسا کر پھر تو بادشاہی کرے
فَلَنَأۡتِيَنَّكَ بِسِحۡرٖ مِّثۡلِهِۦ تو ضرور لاوینگے ہم تیرے واسطے کوئی جادو مثل تیرے جادو کے اور اوس جادو کے سبب سے
تیرے ساتھ ہم مقابلہ کرینگے تاکہ لوگ جان لیں کہ پیغمبری میں جادوگر ہی تھا فَٱجۡعَلۡ پس مقرر کر بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكَ ہمارے اور اپنے
درمیان مَوۡعِدٗا کوئی وعدہ مقابلہ کے واسطے ایسا وعدہ کہ کسی جہت سے لَّا نُخۡلِفُهُۥ خلاف کرین ہم اوس کا نَحۡنُ وَلَآ أَنتَ
ہم اور نہ تو بلکہ جب وعدہ آئے تو ہم حاضر ہوں مَكَانٗا سُوٗى ۝ ایسی جگہ کہ وہاں ہماری اور تیری قوم برابر ہو یا مکان ہموار
یعنی برابر اور ہموار میں جہان دیکھنا آسان ہو تاکہ سب لوگ دیکھ سکیں قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے مَوۡعِدُكُمۡ تمہارے
وعدے کا زمانہ يَوۡمُ ٱلزِّينَةِ قبطیوں کی زینت کا روز ہے اور وہ مصر والوں کی عید کا دن تھا کہ اوس دن آراستہ ہو کر ایک جگہ
حاضر ہوتے تھے اور تماشا دیکھتے تھے یا نوروز یا عاشورا کا دن تھا وَأَن يُحۡشَرَ ٱلنَّاسُ اور یہ کہ جمع کیے جائیں لوگ
ضُحٗى ۝ کچھ دن چڑھے کہ اوس وقت بہت روشنی ہوتی ہے یعنی ہمارا اور تمہارا وعدہ لوگوں کے جمع ہونے کے دن چاشت کے وقت کا ہے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ دن اس واسطے مقرر کیا تاکہ سب لوگوں کے سامنے حق ظاہر ہو اور باطل چھپ جائے اور اسکی خبر تمام
عالم میں ظاہر ہو پھیل جائے فَتَوَلَّىٰ فِرۡعَوۡنُ پھر پھرا فرعون مجلس سے اور خلوت میں آیا اور ساحروں کے جمع کرنے کے باب میں
اپنے قرابتیوں لوگوں کو بھیجا فَجَمَعَ كَيۡدَهُۥ پھر جمع کیا اوس چیز کو جس کے سبب سے کید یعنی مکر کرے یعنی ساحروں کو اور سحر کا سامان
ثُمَّ أَتَىٰ ۝ پھر آیا وعدہ کی جگہ پر ساحروں کے ساتھ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ کہا موسیٰ نے جادوگروں سے جب اونسے ملاقات
ہوئی کہ اے لوگو وَيۡلَكُمۡ وائے تم پر لَا تَفۡتَرُواْ افترا نہ کرو اور نہ باندھو عَلَى ٱللَّهِ كَذِبٗا خدا پر جھوٹ کہ اوسکے معجزے
معجزے کو سحر کہتے ہو اور چاہتے ہو کہ اوسکا مقابلہ کرو یا خدا پر جھوٹ نہ باندھو اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک کر کے فَيُسۡحِتَكُم
پھر مٹا دیگا اور جڑ سے اوکھاڑ ڈالیگا تمکو بِعَذَابٖ اوس عذاب کے سبب جو تم پر نازل کریگا وَقَدۡ خَابَ اور بیشک
بے نصیب اور ناامید ہوا مَنِ ٱفۡتَرَىٰ ۝ جس نے افترا کیا خدا پر فَتَنَٰزَعُوٓاْ أَمۡرَهُم پھر گفتگو کی جادوگروں نے

اسکی پیچھے متوجہ ہوگا انک انت الاعلیٰ ○ بیشک تو ہی ہوگا اونچا اور اونپر غالب ہو والق اور ڈالدے ما فی یمینک
جو کچھ تیرے داہنے ہاتھ مین ہی حق تعالیٰ عصے کی تحقیر فرماتا ہی کہ اے موسیٰ انکی رسیان اور عصے بہت سے ہین اسے کچھ پاک نکر اور
یہ لکڑی جو تیرے ہاتھ مین ہی ڈالدے تلقف تا نگل جائے ما صنعوا جو کچھ بنایا ہی اونھون نے انما صنعوا
بیشک جو کچھ اونھون نے بنایا ہی کید سٰحر فریب ہی جادوگر کا ولا یفلح الساحر اور نہ چھٹکارا پائیگا اور نہ فتحمند ہوگا
حیث اتیٰ ○ جہان سے آوے اور جہان جاوے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالدیا فورا وہ بڑا اژدہا ہوگیا اور اپنا
منہ پھیلا کر جادوگرون کا سب اسباب نگل گیا اور لوگ اوسکے ڈر کے مارے بھاگنے لگے اور کئی ہزار آدمی اوس بھاگنے مین کچلکر مرگئے
پس موسیٰ علیہ السلام نے اوس اژدہے کو پکڑ لیا اژدہا ویسا ہی عصا ہوگیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہ سحر نہین ہی اسواسطے کہ ایک سحر
دوسرے سحر کو باطل نہین کرسکتا ہی بلکہ سمجھے کہ یہ خدا کی قدرت اور موسیٰ کا معجزہ ہی فالقی السحرۃ پھر گرا دیے گئے یعنی بانیاز
جادوگرون نے خود ڈالدیا اوپنے اونھین سجدہ یعنی گرا دیا سجدا حال ہی یعنی وہ سجدہ کرنے والے تھے خدا کو اور صدق اور
سچائی کی راہ سے قالوا بولے امنا برب ہرون و موسیٰ ○ ایمان لائے ہم ہارون اور موسیٰ کے رب کا
اس آیت مین ہارون علیہ السلام کا نام پہلی آیتون کے فاصلون کے لحاظ اور رعایت کے سبب مقدم ہی فرعون نے جب یہ حال
دیکھا تو قال امنتم لہ بولا کہ تم ایمان لائے موسیٰ کا اور اوسکی تصدیق کی حفص کی قرات کے موافق خبریہ ہی
اور بعضے ءامنتم ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی یعنی کیا تم ایمان لائے ہارون اور موسیٰ کے رب کا قبل ان اذن لکم
قبل اسکے کہ اجازت دون مین تمکو اور اونپر ایمان لانے کا حکم کرون انہ بیشک موسیٰ لکبیرکم البتہ بزرگ ہی تمہارا
الذی علمکم السحر وہ کہ سکھایا ہی اوسنے تمکو سحر یعنی استاد اور معلم اور سردار جادوگرون کا ہی تم نے باہم سازش
کرلی ہی چاہتے ہو کہ میرا ملک چھین لو فلاقطعن تو ضرور کاٹ ڈالونگا مین ایدیکم وارجلکم ہاتھ اور پاؤن
تمہارے من خلاف مخالف ایک دوسرے کے یعنی ایک ہاتھ داہنا ایک پاؤن بایان ولاصلبنکم اور ضرور سولی پر چڑھاؤنگا
تمکو فی جذوع النخل درخت خرما کے تنون پر اسواسطے کہ یہ درخت بہت لمبا ہوتا ہی تاکہ سب لوگ تمہین دیکھین
اور عبرت پکڑین ولتعلمن اینا تا کہ جان لو تم کہ کون ہم مین سے ہی یعنی مین یا موسیٰ کا خدا جسکا تم ایمان لائے ہو
اشد عذابا بہت سخت عذاب کی رو سے وابقی ○ اور بہت باقی رہنے والا ہی سختی کی راہ سے چونکہ جادوگر
جذبۂ حقانی کے جام سے مست تھے اور انوار ربانی جو مشاہدہ اونکے دلون پر پڑتے تھے اوسکے سبب بے اختیار نظم
خوردہ یک جرعہ از کف ساقی ہمہ جہ فانی ست کردہ در باقی ہودہ من از فکر بیفشاندہ لیس فی الدار غیرہ خواندہ تو خواہ مخواہ
فرعون کے جواب مین قالوا لن نؤثرک بولے کہ ہم تجھے نہین برگزیدہ کرینگے اور سچا نہین اختیار کرینگے علیٰ
ما جاءنا اوس چیز پر جو آئی ہی ہمارے پاس من البینات کھلے ہوئے معجزات مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ سجدہ کی حالت
مین اونکو جنت اور اوسکی نعمتین دکھا دی تھین تو وہ فرعون سے بولے کہ ہمنے جو کچھ نشانیان الٰہی دیکھی ہین اور جنت کی نعمت

اور قوم سے وعدہ کر لیا کہ چالیس دن گذرنے کے بعد میں آؤنگا اور ایک کتاب لاؤنگا جب کوہ طور کے پاس پہونچے تو ستر شخصون کو پیچھے چھوڑ دیا اور کلام و پیام الٰہی کا شوق جو نہایت درجہ رکھتے تھے اوسکے سبب جھٹ پٹ پہاڑ کے نیچے پہونچے تو خطاب ربانی پہونچا کہ وَمَا أَعْجَلَكَ اور کس چیز نے جلد باز کر دیا تجھے کہ تو نے جلدی کی اور پہلے آیا عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ اپنے گروہ اوس سے قَالَ هُمْ أُولَاءِ موسیٰ بولے کہ اون مردون کا گروہ بھی ابھی آتا ہو عَلَىٰ أَثَرِي میرے قدمون کے نشان پر اور ساعت بساعت پہونچتے ہیں وَعَجِلْتُ اور دوڑا میں إِلَيْكَ رَبِّ تیری طرف اے میرے رب لِتَرْضَىٰ تاکہ خوش ہو تو مجھسے اسواسطے کہ حکم کے موافق عمل کرنا حاکم کی خوشنودی کا باعث ہوتی ہیں جو قوم سے پہلے آیا اوس سے میرا مقصود نہیں کہ میں اونسے بڑا اور بزرگ ہوں بلکہ تیری خوشنودی ہی مین نے طلب کی قَالَ فَإِنَّا فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پس بیشک تحقیق قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ یقینی ڈالدیا ہم نے تیری قوم کو اور مبتلا کیا ہے بچھڑے کی پرستش میں اونھیں مِنْ بَعْدِكَ تیرے چلے آنے کے بعد وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ اور گمراہ کر دیا یعنی اونکی گمراہی کا سبب ہوا سامری اور وہ ایک مرد تھا قبیلہ سامرہ کی طرف منسوب بنی اسرائیل کے بڑے آدمیون میں سے اور بعضے کہتے ہیں کہ کرمان کا رہنے والا تھا یا جرما کا کہ ایک موضع ہی عراق عرب میں اور سامری اسرائیلیون میں سے ہی قوم بنی اسرائیل سے نہیں بلکہ بچھڑا پوجنے والون کی جماعت سے تھا اور اوسے موسیٰ بن ظفر کہتے تھے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ وہ بنی اسرائیل ہی میں سے تھا جب فرعون اونکے لڑکون کو قتل کرتا تھا تو یہ پیدا ہوا اور پیدا ہونے کے بعد اسکی ماں نے اوسے دریاے نیل کے کنارہ ایک جزیرہ میں ڈالدیا تھا اور حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اوسے پرورش کرو اور اوسکا کھانا پینا پہونچاؤ اور اسی سبب سے وہ جبرئیل علیہ السلام کو پہچانتا تھا جس روز فرعون کے لوگ غرق ہوئے اوس دن جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اوسنے مٹھی بھر خاک اوٹھا کر حفاظت سے اپنے پاس رکھی اب جو موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے تو سامری ہارون علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تھوڑا سا زیور قبطیون سے بنی عاریت لیا وہ ہمارے پاس ہی ہیں اوسمیں تصرف کرنا درست نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل بیچتے اور مول لیتے ہیں آپ حکم کر دیجیے کہ جمع کر کے جلا دیں ہارون علیہ السلام نے حکم کر دیا اور سب زیور لا کر گڑھے میں بھر کر آگ دیدی اور سامری چالاک سنار تھا جب یہی وہ سونا چاندی پگھلا اوسنے سانچا بنا کر وہ پگھلا ہوا سونا چاندی اوسمیں ڈالدیا بچھڑے کی صورت ایک چیز اوسمیں سے نکلی حضرت جبرئیل کا گھوڑا جسکو فرس الحیاۃ کہتے ہیں اوسکے سم کے نیچے کی خاک جو اوسنے اوٹھا رکھی تھی اوس بچھڑے کی ڈھلی ہوئی صورت میں ڈالدی فوراً وہ زندہ ہوگیا اور گوشت پوست اوسپر پیدا ہوگیا اور بولنے لگا اور بعضے کہتے ہیں کہ زندہ نہیں ہوا مگر جس وضع پر خاک ڈالی تھی اوسی وضع پر اوسنے ایک آواز کی کہ تمام قوم بنی اسرائیل نے اوسے سجدہ کیا اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ تمھاری قوم نے تمھارے چلے آنے کے بعد بچھڑے کی پرستش اختیار کرلی فَرَجَعَ مُوسَىٰ تو پھرے موسیٰ مقام مناجات سے چالیس دن کے بعد إِلَىٰ قَوْمِهِ اپنی قوم کی طرف غَضْبَانَ غصہ میں اور أَسِفًا غمگین اونکے اس کام کے سبب سے اور جب قوم میں پہونچے تو اونکا شور و غل سنا کہ بچھڑے کے گرد دف بجاتے ہیں اور ناچتے گاتے ہیں تو خفا ہونا شروع کیا اور ملامت کی راہ سے

جیسے قیدی اسیر چاکون کے ہاتھ مین یا اور بعضے کہتے ہین کہ مشرک اور مجرم لوگ مراد ہین یعنی یہی ذلیل ہونگے وَقَدْ خَابَ اور بے نصیبی
بے نصیب ہوا اور نا امیدی کو پہنچی مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ جسنے اوٹھایا ظلم یعنی جو شرک کا بوجھ لیکر میدان حشر مین آیا وَمَنْ
يَّعْمَلْ اور جو کوئی کرے مِنَ الصّٰلِحٰتِ بعضے کام اچھے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ مومن ہو اسواسطے کہ اعمال کی صحت اور
خیرات کی قبولیت مین ایمان شرط ہے تو ضرور ہے کہ جو مومن نیک کام کرے فَلَا يَخٰفُ تو نہ ڈرے قیامت کے دن ظُلْمًا ظلم او
بیداد سے کہ سیاست کی زیادتی ہو وَّلَا هَضْمًا ○ اور نہ لوٹ چھوٹ سے کہ نیکیون کا نقصان ہو یعنی حق تعالیٰ مسلمان کی
نیکیون مین سے کچھ کم کریگا نہ برائیون مین کچھ زیادہ کریگا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح نازل کین ہمنے آیتین جنمین وعید ہے اسی طرح
اَنْزَلْنٰهُ نازل کی ہمنے کتاب قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن زبان عرب مین وَّصَرَّفْنَا اور مکرر کین ہمنے فِيْهِ مِنَ
الْوَعِيْدِ اوسمین وعید کی آیتون مین جیسے طوفان زلزلہ ہلاک دھنس جانا صورتین بگڑ جانا لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ شاید
پرہیز کرین مشرک اور ڈرین اس بات سے کہ مبادا ایسا ہی عذاب اونپر نازل ہو اَوْ يُحْدِثُ یا پیدا کرے قرآن لَهُمْ ذِكْرًا ○
اونکے واسطے کوئی نصیحت جسکے وہ اوسے سنین فَتَعٰلَى اللّٰهُ تو برتر ہے خدا مخلوقات کی صفتون سے یا بزرگ ہے ملحدون کے
الحاد سے یا پاک ہے مشرکون کے قول سے الْمَلِكُ بادشاہ جسکا حکم نافذ ہے الْحَقُّ ثابت اپنی ذات اور صفات مین یا اوصاف
کمال کے لائق لکھا ہے کہ جب جبرئیل امین وحی لاکر کوئی آیت حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے سامنے پڑھتے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوف سے کہ مبادا کچھ فوت ہو جائے یا بھول جائے وہ آیت تمام کرنے سے پہلے حضرت جبرئیل کے ساتھ ساتھ پڑھتے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ اور نہ جلدی کر واسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْقُرْاٰنِ قرآن پڑھنے مین مِنْ قَبْلِ
اَنْ يُّقْضٰٓى قبل اسکے کہ ادا کیجائے اِلَيْكَ وَحْيُهٗ تمھاری طرف اوسکی وحی یا ادا کرے وحی یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکے
معنی یہ ہین کہ یا رسول اللہ وحی نازل ہونے کے قبل قرآن نازل کرنے کا سوال نہ کرو اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہے کہ جبتک بیان
واضح نازل نہ ہو تب مجمل قرآن خلق کو نہ پہونچاؤ اور زاد المسیر مین امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہے کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو
طمانچہ مارا وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر قصاص کی طالب ہوئی حضرت نے چاہا کہ قصاص لینے کا
حکم فرمائین تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت نے وہ حکم جاری کرنے مین توقف فرمایا یہانتک کہ آیہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ نازل ہوئی
تو اس آیت کے معنی ہوئے کہ قرآن کے موافق جب حکم کیا کرو جب وہ نازل ہوچکے وَقُلْ رَّبِّ اور کہو کہ اے میرے رب زِدْنِيْ
عِلْمًا ○ زیادہ دے مجھکو علم احکام شرع کا یا قرآن اور اوسکے معانی کا یا میرا حفظ زیادہ کر تا کہ مین نہ بھول جاؤن وہ جو تو میری طرف
وحی کرتا ہے یا دے مجھکو ایک علم کے بعد دوسرا علم لطائف قشیری مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبکہ علم کی زیادتی طلب کی
تو حق تعالیٰ نے حضرت خضر پر حوالہ فرمایا اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبکہ طلب علم زیادہ ہونے کی دعا تعلیم فرمائی اور اپنے
سوا کسی پر حوالہ نہ فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ جیسے اَدَّبَنِيْ رَبِّيْ فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبِيْ کے مکتب ادب مین قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کا سبق پڑھا ہو وہ
البتہ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کے مدرسہ مین عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ مستفیدون کے گوش ہوش مین پہونچا سکتا ہے قطعہ

عظمائے انبیا و اولیا ہو وے دلش خرسند و چون شمس الضحیٰ ہو عالی کا سوز کار شرح ہو وے علم اوسکا کامل مطلق ہو وے ولقد
عہدنا اور بیشک ہمنے وحی بھیجی الیٰ آدم آدم صفی کی طرف من قبل اس زمانے سے پہلے اور حکم کر دیا تھا کہ ہرگز
ہمنے جسکو منع کر دیا ہے اوسکے گرد نہ جانا اور اوسے نہ کھانا فنسی پھر بھول گیا وہ اوس حکم کو ولم نجد لہ اور نہیں پایا ہمنے
اوسکے واسطے عزما قصد گناہ یعنی قصداً اوسے وہ صورت نہیں واقع ہوئی بلکہ خطا یا بہتمتی ہی ہوئی کہ وجہ ہمنے ممانعت
کر دی تھی اوس پیر آدم کو صبر تھا واذ قلنا اور یاد کر وائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہمنے للملائکۃ اسجدوا
فرشتوں کو کہ سجدہ کرو لآدم آدم کو سجدہ تحیت اور کرامت کا فسجدوا تو سجدہ کیا سب نے الا ابلیس مگر شیطان
دور ہا ہوا ہی رحمت سے اوسنے ابیٰ انکار کیا سجدہ سے فقلنا تو کہا ہمنے کہ یا آدم ان ہذا اے آدم یقینی یہ
شیطان عدو لک دشمن ہے تیرا ولزوجک اور تیری جورو کا کہ حوا ہی فلا یخرجنکما تو چاہیئے کہ نہ نکالے تم دونوں کو
یعنی تمہارے نکلنے کا سبب نہو من الجنۃ جنت سے فتشقیٰ پھر تو رنج میں پڑے یعنی جب جنت سے تو باہر جائیگا
تو محنت اور مشقت سے اسباب معاش مہیا کرنے ہونگے ان لک یقینی تیرے واسطے ہی بہشت الا تجوع فیہا کہ بھوکا
نہیں ہوتا ہی تو اوسمیں اسواسطے کہ سب نعمتیں مہیا ہیں ولا تعریٰ اور نہ تو ننگا ہوتا ہی اسلیے کہ جو لباس چاہیئے موجود ہی وانک
لا تظمؤا اور بیشک تو پیاسا نہیں ہوتا فیہا اوسمیں اسواسطے کہ چشمے اور نہریں برابر جاری ہیں ولا تضحیٰ اور نہ دھوپ
میں ہی تو اسواسطے کہ بہشت کا سایا ہمیشہ پھیلا ہوا ہی بہشت کے باہر یہ صورتیں میسر نہیں ہیں فوسوس الیہ الشیطان پھر
وسوسہ ڈالا اوسکی طرف شیطان نے بعد اسکے کہ بہشت میں آیا اور حضرت حوا علیہا السلام کو دیکھا اور موت سے اونہیں ڈرایا اور حضرت
حوا نے آدم علیہما السلام سے کہا وہ بھی موت سے ڈرے اور ابلیس جو بوڑھی صورت پر ظاہر ہوا تھا اوس سے موت کا علاج پوچھا تو ابلیس نے
قال یا آدم کہا کہ اے آدم شجرۃ الخلد کا میوہ کھانا اس مرض کا علاج ہی ہل ادلک کیا دلالت کروں تجھے علیٰ شجرۃ الخلد
ہمیشگی کے درخت پر کہ جو کوئی اوسمیں سے کھائے ہرگز مرے ہی نہ وملک لا یبلیٰ اور راہ بتاؤں تجکو ایسی بادشاہی کی جو پرانی
نہو یعنی زوال اوسے نہ پہونچے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ہاں بتادے ابلیس نے یہ راہ بتائی کہ جس درخت سے کھانے کی ممانعت تھی وہی
بتا دیا فاکلا منہا پھر کھا لیا آدم اور حوا نے اوس درخت میں سے فبدت لہما تو کھل گئیں اون دونوں کے واسطے
سوآتہما شرمگاہیں اونکی یعنی بہشت کا لباس اونپر سے اوتر گیا اور دونوں برہنہ ہوگئے وطفقا یخصفٰن اور لگے
ہوے تھے اور چپکاتے تھے علیہما اپنی شرمگاہوں پر من ورق الجنۃ بہشت کے درختوں کے پتوں میں سے
وعصیٰ آدم اور خلاف کیا آدم نے ربہ اپنے رب کے حکم کو درخت کا میوہ کھا لینے میں فغویٰ تو نہ نصیب ہوا اوسے
مطلوب کہ ہمیشہ کی زندگی تھی پھر توبہ اور استغفار کرتے رہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ گردانا ثم
اجتبٰہ ربہ پھر برگزیدہ کر لیا اوسے اوسکے رب نے فتاب علیہ پھر قبول کی توبہ اوسکی وہدیٰ
اور ہدایت کی اوسے توبہ پر ثابت رہنے کی قال اہبطا فرمایا حق تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام کو کہ اوتر جاؤ تم دونوں

مِنْهَا جَمِيْعًا بہشت سے سب باہم بَعْضُكُمْ بعضے تمہاری اولاد سے لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج واسطے بعض کے دشمن ہونگے
جیسا کہ اب عداوت اور لڑائیاں ظاہر ہیں اور اگر آدم علیہ السلام اور ابلیس علیہ اللعن مخاطب ہیں تو دونوں کی ذریت میں جو عداوت ہی
وہ ظاہر ہی فَاِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ پھر اگر آئے تمہارے پاس جبکہ تم زمین پر ہو مِّنِّيْ میرے پاس سے هُدًى لا ہدایت کرنے والا
یا وہ چیز جو ہدایت کی سبب ہو یعنی کتاب اور رسول فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ تو جو کوئی پیروی کریگا میری ہدایت کی فَلَا يَضِلُّ
تو وہ نہ گمراہ ہوگا دنیا میں وَلَا يَشْقٰى ○ اور نہ رنج میں پڑیگا آخرت میں یعنی شقی اور عذاب میں نہ مبتلا ہوگا وَمَنْ اَعْرَضَ
اور جو کوئی منہ پھیریگا عَنْ ذِكْرِيْ ہدایت کرنے والے سے جو میری یاد کا سبب ہو یا منہ پھیریگا میری کتاب سے فَاِنَّ لَهٗ
تو بیشک اوسکے واسطے مَعِيْشَةً ضَنْكًا معیشت تنگ ہی اور سخت دنیا میں یعنی حرام کمائی میں پڑجائیگا یا برے
کام میں مبتلا ہو جائیگا یا قناعت اوس سے جاتی رہیگی اور وہ حرص کے پھندے میں پھنسیگا اور بعضوں نے کہا ہی کہ تنگ معیشت
عذاب قبر ہی یا زقوم دوزخ وَّنَحْشُرُهٗ اور حشر کرینگے ہم اوس منہ پھیرنے والے کو يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ○ قیامت کے
دن اندھا کہ کچھ دیکھے ہی نہ مگر جہنم کو اور اوسمیں جو طرح طرح کے عذاب ہیں اور قَالَ رَبِّ وہ کہیگا اے میرے رب لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ
اَعْمٰى کیوں حشر کیا تونے مجھے اندھا یعنی کس سبب سے تونے مجکو اندھا حشر کیا فعل ماضی لانے میں اسطرف اشارہ ہی کہ یہ امر
یقینی واقع ہوگا وَّقَدْ كُنْتُ اور حال یہ ہی کہ بیشک تھا میں بَصِيْرًا ○ بینا جبکہ قبر سے میں نے سر نکالا تھا قَالَ فرمائیگا
حق تعالی کہ كَذٰلِكَ کام ایسا ہی ہی جیسا تونے جانا اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا آئی تھیں تیرے پاس ہماری کتاب کی یا ہماری
قدرت کی دلیلیں اور ہماری وحدت کی نشانیاں فَنَسِيْتَهَا ج تو تونے آنکھ بند کرلی اوس سے اور اوسے ترک کردیا وَكَذٰلِكَ
اور جسطرح تونے اونھیں دنیا میں ترک کردیا تھا اوسیطرح اَلْيَوْمَ تُنْسٰى ○ آج تو ترک کردیا گیا اور عذاب میں پھینکا گیا وَكَذٰلِكَ
جسطرح اپنی کتاب سے منہ پھیرنے والے کو ہمنے جزا دی اسیطرح نَجْزِيْ جزا دیتے ہیں ہم مَنْ اَسْرَفَ اوسے جو حد سے گذرا یعنی
مشرک ہوگیا وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ط اور نہ ایمان لایا اپنے رب کی آیتوں کا بلکہ تکذیب کی وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ
عذاب آخرت کا اَشَدُّ بہت سخت ہی اس جہان میں تنگ عیش رہنے سے وَاَبْقٰى ○ اور بہت باقی رہنے والا ہی اس جہت سے
کہ منقطع ہونے ہی کا نہیں اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ کیا ہدایت نہ کی قریش کے مشرکوں کو اور عبرت پکڑنے کی راہ اونپر ظاہر نہ کی اس بات نے
كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہی ہلاک کردیے ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے اونسے مِّنَ الْقُرُوْنِ گذرے زمانوں کے لوگ جیسے قوم عاد
قوم ثمود نمرود يَمْشُوْنَ چلتے تھے تجارت کے وقت فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ط اپنے رہنے کی جگہوں میں جیسے احقاف یا حجر اور
ہلاکت اور عذاب کی علامت دیکھتے تھے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اوس ہلاک کرنے میں لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں عبرت لینے کو
یا دلیلیں ہیں منکروں کے عذاب پر لِّاُولِي النُّهٰى ○ اون لوگوں کے واسطے جنکی عقلیں منع کرنے والی ہیں یعنی ایسی عقلیں کہ
جنکو وہ عقلیں ہیں اونکو تغافل سے منع کرتی ہیں وَلَوْلَا كَلِمَةٌ اور اگر نہ ایک بات سَبَقَتْ پہلے ہو چکی ہوتی مِنْ
رَّبِّكَ تمہارے رب سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منکروں کے عذاب کو آخرت پر پھینکا یا اونکی نسل سے مومن پیدا کریگا تو لَكَانَ

البتہ ہوتا عذاب لِزَامًا لازم اور پیر جب تک فنا نہ کر دیتا کسی طرح سے نہ چھوڑتا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ اور وقت نام رکھا گیا یعنی کلمہ پر عطف ہے
یعنی اگر تاخیر عذاب اور اجل مسمٰی کا حکم نہو چکا ہوتا تو جو کچھ عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا وہ سب کافرون پر نازل ہوتا فَاصْبِرْ پھر صبر کر
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو کہتے ہین مشرک تمھاری تکذیب اور قرآن پہ طعن تاوقتیکہ حکم
آلہی پہونچے اور یہ آیت صبر آیت سیف سے منسوخ ہو وَسَبِّحْ اور نماز ادا کر بِحَمْدِ رَبِّكَ نماز ملی ہوئی اپنے رب کی
حمد سے یعنی فجر کی نماز پڑھو کر اوسوقت حمد کرو خدا کی توفیق اور ہدایت پر قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا اور قبل آفتاب ڈوبنے کے یعنی عصر کی نماز وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ اور رات کی بعضی ساعتون مین فَسَبِّحْ
پھر نماز پڑھو یعنی مغرب او عشا وَاَطْرَافَ النَّهَارِ اور دن کے کنارون مین یعنی ظہر کی نماز اسواسطے اوسکا وقت زوال کے
قریب ہی اور پہلے آدھے دن کا پچھلا کنارہ اور پچھلے آدھے دن کا پہلا کنارہ ہی اور لفظ اطراف کا جمع ہونا اسواسطے ہی کہ دو
وقت کے شبہہ سے امن ہوجائے یا دو نصفون کے اعتبار سے تو اسوقت نماز ادا کر لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ شاید کہ خوش ہو
یہ ترجمہ قرأت حفص کے موافق ہی اور بکر نے تُرْضٰى مجہول کا صیغہ پڑھا یعنی شاید کہ راضی کیے جاؤ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اصح اقوال یہ ہی خوشنودی ایسی چیز کی کے سبب سے ہوگی جو حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائیگا اور وہ بڑی شفاعت ہی
اور وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى کا نکتہ اس قول کی تقویت کرتا ہی نظم امت ہمہ جسم اند و توئی جان ہمہ ایشان ہمہ تن و تو آن ہمہ
خوشنودی تو جست خداوند بحشر خوشنود نگردی بغفران ہمہ تا ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور گھر مین ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے مہمان کی صلاح ہو پس حضرت نے مجھے ایک یہودی پاس بھیجا
اور فرمایا کہ اوس سے کہنا کہ محمد رسول اللہ کہتے ہین کہ ایک مہمان ہمارے گھر مین اوترا ہی اور مین اپنے گھر مین کوئی ایسی چیز نہین پاتا
جسکے سبب سے اوسکی مہمانداری کرون اسقدر آٹا ہمین قرض دے اور رجب کا چاند دیکھنے تک کا وعدہ کرلے جب وہ وقت آئیگا ہم قیمت
بھیجدینگے جب یہ پیام مین یہودی کے پاس لیگیا تو وہ بولا کہ مین یہ معاملہ نہین کرتا اور آٹا قرض نہین دیتا مگر ہان کوئی چیز میرے پاس رہن رکھے
مین پھرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ قسم خدا کی مین آسمان مین بھی امین ہون اور زمین مین بھی
امین ہون اگر وہ مجھسے معاملہ کرتا تو مین ضرور اوسکا حق ادا کر دیتا پھر آپنے اپنی زرہ مجکو دی مین یہودی پاس گرو رکھ آیا اور یہ آیت حضرت کے
دل مبارک کی تسلی کے واسطے نازل ہوئی کہ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اور ہرگز نہ پھیلاؤ نظر اپنی آنکھون کی یعنی نہ دیکھو اِلٰى
مَا مَتَّعْنَا اوس چیز کی طرف کہ فائدہ مند کیا ہمنے بِهٖٓ اوس چیز کے سبب سے اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ قسمون کو کافرون مین جیسے بت پرست
اور اہل کتاب وغیرہ یعنی اونھین زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زینت زندگی دنیا کی کہ مال و منال ہی لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تا کہ آزمائین ہم اونکو
اوسمین یا اوسسے اونکے حق مین ہم فتنہ اور بلا کردین یا قیامت کے دن اوسکے سبب سے اونپر ہم عذاب کرین وَرِزْقُ رَبِّكَ اور روزی دینا
تمھارے رب کا تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز روز یا یہ کہ نبوت اور ہدایت مین جو تمکو روزی دی خَيْرٌ بہتر ہی اونکے فانی ہے اعتبار مال
وَّاَبْقٰى ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ زہرہ در حقیقت پھول کی کلی ہی حق تعالیٰ نے دنیا کو کلی فرمایا اسواسطے کہ اوسکی ہری

اور تازگی دو تین دن سے زیادہ نہین ہوتی تھوڑی سی مدت مین پژمردہ اور فنا ہو جاتی ہے **نظم** ای جہان چون باغ نعم شگفتہ بیست٭ کا اول بہار و ثانی
بہار او پیدا اہل حال چو یک ہفتہ نگذرد کہ فرو ریزد از درخت٭ بر خاک شود چو حسن و خاک پائمال٭ اہل کمال در دل خود جا چرا دہند٭ آنرا
کہ دم بدم ہی ست آفت و زوال٭ وَأْمُرْ أَهْلَكَ اور حکم کر اپنے لوگون کو بِالصَّلٰوةِ نماز کا وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور صبر کر اوسپر یعنی ہمیشہ پڑھتا اور حکم کرتے رہو لَا نَسْأَلُكَ نہین چاہتے ہم تجھسے رِزْقًا روزی دینے کو یعنی ہم نہین
کہتا کہ تم اپنے تئین اور اپنے لوگون کو روزی دو نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہم روزی دیتے ہین تجھے اور اونھین تو نماز کے واسطے اور
اسباب نماز مہیا کرنے کو تم فارغ البال رہو وَالْعَاقِبَةُ اور انجام کار بہتر ہی لِلتَّقْوٰى ۝ متقیون کو تبیان مین حضرت
ابن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعضے لوگون کو تکلیف پہنچتی تو آپ اونکو نماز
پڑھنے کا حکم فرماتے اور اونکے سامنے یہ آیت پڑھتے وَقَالُوا اور کہا مشرکون نے کہ لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ کیون
نہین لاتا ہمارے لیے کوئی آیت مِنْ رَبِّهِ اپنے رب کے پاس سے یعنی جو کچھ ہم طلب کرتے ہین وہ معجزہ نہین ظاہر کرتا أَوَلَمْ
تَأْتِهِمْ کیا نہین آئی اونکے پاس بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولٰى ۝ خبر اون چیزون کی جو اگلی کتابون مین ہی یعنی انبیا
علیہم السلام کی تکذیب کے سبب سے عذاب آنا اور معجزے ظاہر ہونے کے بعد جن لوگون نے اپنی خواہش کے موافق معجزون کی فرمائش کی
اونکا ہلاک ہو جانا کیا یہ نہین آئی اونکے پاس یعنی توریت اور انجیل مین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور
اونکے قدوم کی بشارت جو انکو یہود اہل کتاب نے کیا اونھون نے نہین سنی اور حقیقت یہ ہی کہ جیسا اونھون نے سمجھ کر طلب کیا اوس حق تعالیٰ
نے ویسے معجزے یعنی قرآن کے سبب سے اونکو الزام دیا اور دکھا دیا کہ اونکے پاس کیا کھلا ہوا بیان نہین آیا ہی جو اون سب باتون کا خلاصہ ہی جو
آسمانی کتابون مین تھین اور یہ کھلا ہوا بیان یعنی قرآن ہی جو محمد اونکے پاس لایا وہ امّی ہی جسنے کتابین نہین دیکھین نہ کسی سے تعلیم کیا
اور یہ سب کے سب فصیح اوسکی ایک سورت کے مثل بنانے مین عاجز ہین تو ایسا کھلا ہوا معجزہ موجود ہونے پر اور نشانی طلب کرنا
عین عناد اور انکار ہی وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُمْ اور اگر ہم ہلاک کر دیتے اون کافرون کو بِعَذَابٍ کسی عذاب کے سبب سے
اونکے کفر کے باعث اونکے پاس بھیجنے مِنْ قَبْلِهِ محمد کو مبعوث کرنے سے پہلے یا قرآن نازل کرنے سے قبل لَقَالُوا رَبَّنَا
البتہ کہتے کہ اے ہمارے رب لَوْلَا أَرْسَلْتَ کیون نہ بھیجا تونے إِلَيْنَا رَسُولًا ہماری طرف رسول کہ ہمین تیری باتون
کی طرف بلاتا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ پھر ہم پیروی کرتے تیری آیتون کی جو اوس رسول کے ساتھ تو بھیجتا مِنْ قَبْلِ أَنْ نَذِلَّ
پہلے اوس سے کہ ذلیل ہوتے ہم دنیا مین قتل اور قید ہو کر وَنَخْزٰى ۝ اور رسوا ہوتے ہم قیامت کے دن آگ مین جانے کے
سبب سے تو تونے حجت تمام کرنے کو اونکے پاس پیغمبر اور قرآن بھیجا کہ وہ ایمان لاوین اور وہ ایمان لائے قُلْ کہہ کہ ہر ایک ہم مین اور تم مین
مُتَرَبِّصٌ منتظر ہی کہ انجام مین دیکھین کس کا کیا حال ہوتا ہی تم ہماری خرابی کے امیدوار ہو اور ہم تمہارے مستحق ہونے کے منتظر ہین
فَتَرَبَّصُوا تم امیدوار رہو اور انتظار کھینچو فَسَتَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جان لوگے یعنی قیامت مین معلوم ہو جائیگا کہ
حقیقت مین مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ کون لوگ ہین سیدھی راہ والے وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ اور کون ہی پایا راہ

حق کی طرف ہدایت ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین کہ راہ پائے ہوئے بھی ہین اور راہ دکھانے والے بھی بہ ثبت راہ داران و راہ بین و رہبر اور حقیقت طیبت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ بعدد ما فی جمیع القرآن حرفا حرفا وبعدد کل حرف الفا الفا

سورة الانبیاء مکیة	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وهی مائة واثنا عشر آیة
سورہ انبیا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ایک سو بارہ آیتین ہین

اقترب للناس حسابهم قریب آگیا لوگون کے واسطے اونکے اعمال کے محاسبے کا وقت یعنی قیامت کا دن اور بعضون نے کہا ہی کہ لوگون سے مراد مکے کے کافر ہین یعنی نزدیک ہی اونکے مواخذہ اور سزا کا وقت کہ وہ جنگ بدر کے دن قتل اور گرفتاری وهم فی غفلة اور وہ غفلت مین ہین حساب اور مواخذہ سے معرضون ○ انکار کرنیوالے اور اوسمین فکر کرنے سے یا منہ پھیرنے والے ہین توبہ کرنے اور آگاہ ہونے کی راہ سے ما یاتیهم نہین آتی اونکے پاس من ذکر کوئی نصیحت من ربهم اونکے رب کے پاس سے محدث نئی بھیجی ہوئی الا استمعوه مگر سنتے ہین اوسے پیغمبر سے وهم یلعبون حالانکہ وہ کھیل کرتے ہین اوسکے ساتھ اور ہنسی اوس نصیحت کو سنکر لاهیة قلوبهم اوس حال مین کہ اونکے دل مشغول ہین اور بیہودہ چیز کے ساتھ یعنی قرآن کے معنی اور حقائق مین غور اور فکر کرنے سے غافل ہین سلمی نے ابوبکر وراق رحمہما اللہ تعالی سے نقل کیا ہی کہ قلب لاہی وہ دل ہی جو دنیا کے مال سے مشغول اور عقبی کے احوال سے غافل ہو واسروا النجوی اور پوشیدہ رکھتے ہین کافر اپنا بھید کہنا الذین ظلموا جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر شرک اور گناہ کرکے هل هذا کیا ہی یہ شخص جو دعوی کرتا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا بشر مگر آدمی مثلکم مثل تمھارے کھاتے پیتے آتے جاتے ہین اور رسول ہونا چاہیے بلکہ فرشتہ رسول ہو افتاتون السحر کیا لاتے ہو تم جادو یعنی اوسکا سحر تم مان لیتے ہو کافرون کا اعتقاد یہ تھا کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کلام اللہ اونپر پڑھتے ہین وہ سحر ہی تو اونھون نے چھپا کر باہم مشورہ کیا اور ایک دوسرے سے کہا کہ تم جانتے ہو جو کچھ وہ پڑھتا ہی وہ سحر ہی وانتم تبصرون ○ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہی تمھارے مثل اور فرشتہ نہین ہی تو کیا انکار کرتے ہو جس سے اوسکا کام بگڑے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو اوس مشورہ سے خبر دی اور فرمایا کہ قل کہا پیغمبر نے کافرون کے جواب مین اور بکر نے قل امر کا صیغہ پڑھا ہی یعنی حق تعالی نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ کافرون کے جواب مین کہہ کہ ربی یعلم القول میرا رب جانتا ہی بات ہر بات کرنے والے کی فی السماء والارض آسمان اور زمین مین علانیہ کہین یا چھپا کر وهو السمیع اور وہ ہی سننے والا کافرون کی بات العلیم ○ جاننے والا اونکے دلون کی بات بل قالوا بلکہ کہا کافرون نے کہ قرآن اضغاث احلام باتین ہین جیسے خواب پریشان یعنی ہر جگہ سے پراگندہ اور وہ ایسا بھی نہین بل افتراه بلکہ بندش کر لیا ہی اپنی طرف سے اور افترا کیا ہی خدا پر اور وہ ایسا بھی نہین بل هو شاعر بلکہ وہ شاعر ہی شعر کہتا ہی اور سننے والے کے خیال مین خوش مضمون جماتا ہی حاصل یہ کہ کافر لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین مضطرب اور متحیر ہوکر کبھی تو آپکو ساحر کہتے کبھی شاعر

کبھی منتری کبھی اوکٹری ہوئی پریشان باتین کرنے والا اور پھر یہ بھی کہتے کہ جیسا ہم کہتے ہین اگر ایسا نہین فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ تو چاہیے
کہ لاوے ہمارے واسطے کوئی درست معجزہ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ○ جیسا معجزہ دیکر بھیجے گئے تھے اگلے پیغمبر جیسا اونٹنی
عصا ید بیضا مردے جلانا تو حق تعالی نے فرمایا کہ مَا آمَنَتْ نہین ایمان لائے کھلے ہوئے معجزون پر اونکی فرمائش کرنے کے بعد
قَبْلَهُمْ کفر والون سے پہلے مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا کسی شہر والے کہ ہلاک کردیا ہمنے اونھین یعنی اگلی امتون نے معجزے
مانگے اور وہ معجزے ظاہر ہونے کے بعد ایمان نہ لائے تو انکار اور تکذیب کے سبب ہلاک ہوگئے أَفَهُمْ کیا مکہ کے کافر يُؤْمِنُونَ ○
ایمان لاوینگے اگر ہم وہ معجزے ظاہر کرین یعنی ہوا اگلے منکرون کی نسبت یہ بڑے سخت اور جھگڑالو ہین تو معجزے دیکھکر
بھی ہرگز ایمان نہ لاوینگے وَمَا أَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے قَبْلَكَ پہلے تجھسے کوئی پیغمبر إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ مگر اون
مردون کو کہ وحی بھیجی ہمنے اور بعضے نے نوحی پڑھا ہے یعنی وحی بھیجی گئی إِلَيْهِمْ اونکی طرف یعنی کوئی پیغمبر فرشتہ نہ تھا اسی سے آدمی
ہی تھے تاکہ ہمجنس ہونے کے سبب سے اونھین اور اونکی امتون مین فائدہ لینا اور فائدہ دینا ظاہر ہو فَاسْأَلُوا تو پوچھ لو یہ بات کہ
انبیا آدمی تھے یا فرشتہ أَهْلَ الذِّكْرِ اہل کتاب سے جو انبیا کا حال جانتے ہین إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ اگر تم نہین
جانتے کہ رسول آدمی ہونا چاہیے اور تمنے اعتقاد کیا ہے کہ پیغمبر کے واسطے کھانا پینا کیونکر ہوگا وَمَا جَعَلْنَاهُمْ اور ہمنے نہین کیا
پیغمبرون کو جَسَدًا ایسے جسم والا کہ لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ نہ کھاوین کھانا وَمَا كَانُوا اور نہ تھے خَالِدِينَ ○
باقی رہنے والے دنیا مین کہ مرین ہی نہ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ پھر سچ کردیا ہمنے اونکا وعدہ یعنی یہ وعدہ جو ہمنے اونسے کیا تھا
کہ تم غالب ہوگے اور مشرک مغلوب فَأَنْجَيْنَاهُمْ تو پھر نجات دی ہمنے انبیا کو وَمَنْ نَشَاءُ اور جسے ہمنے چاہا مومنون مین
یا اون لوگون کو جنھین باقی رکھنے مین کچھ حکمت تھی وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ○ اور ہلاک کیا ہمنے فضول کام کرنے والون
اور فضول بات کہنے والون کو لَقَدْ أَنْزَلْنَا بیشک بھیجی ہے ہمنے إِلَيْكُمْ تمھاری طرف اے گروہ قریش كِتَابًا فِيهِ ایسی کتاب
جسمین ہے ذِكْرُكُمْ تمھارا شرف نامہ اور تمھارا آوازہ اور شہرہ یا تمھارے واسطے نصیحت أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ کیا تم نہین
دریافت کرلیتے یا تم یہ نہین سمجھتے کہ اوسکا ایمان لاؤ اور یہ آیت قرآن والون کو بڑی بزرگی کی بات ہے اور یہ خبر کہ اشراف امتی حملۃ القرآن
اس بات کی تائید کرتی ہے مثنوی اہل قرآنند اہل اللہ بس ⁂ اندر ایشان کرسیار بلہوس ⁂ اہل شند جنس و جنس این کلام ⁂ نیست جز هم
کہ بہر پر ز دام ⁂ ہر کہ اندر دام نفس ست و ہوا ⁂ اہل شیطان ست نی اہل خدا ⁂ لکھا ہے کہ ملک شام مین ایک گانون تھا کہ اوسے حضور یا حضورا
کہتے تھے حق تعالی نے وہان ایک پیغمبر بھیجا اون گانون والون نے سرکشی اور عداوت کی راہ سے اوسے قتل کرڈالا اسکے بعد غضب سے
بخت نصر کو اونپر پادشاہ مقرر کیا یہانتک کہ اوسنے اون لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے ندا آئی کہ اے انبیا کے قصاص لینے والو
اور کہ اب تمھارا وقت آگیا تو وہ لوگ نادم ہوئے لیکن وقت ندامت سے کچھ فائدہ نہ دیکھا یا سب ہلاک ہوگئے جیسا حق تعالی فرماتا ہے وَكَمْ
قَصَمْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ گانون اور شہر جو تھے ظَالِمَةً ظالم یعنی ہمنے ہلاک کردیے اور عذاب مین
گرفتار کیے شہر اور گانون والے جو شرک کے سبب ظالم تھے وَأَنْشَأْنَا اور پیدا کیے ہمنے بَعْدَهَا اوس جنس کو تباہ و ہلاک کرنے کے بعد

ربع

قَوْمًا آخَرِيْنَ ○ ایک گروہ اوروں میں سے اونکی جگہہ پر جیسا بیان فرمایا حق تعالیٰ کفار عرب کو تہدید کرتا ہے کہ جیسا اونکو ہلاک کر دینے پر
عاجز نہ تھا ویسے ہی پیچھے آئے ہوؤں کو ہلاک کر ڈالنے کی بھی قدرت رکھتا ہے فَلَمَّآ اَحَسُّوْا پھر جس وقت کہ اون گانوں والوں یعنی حضوریوں نے
دریافت کیا اور پایا بَاْسَنَآ ہمارا عذاب اور آنکھوں سے دیکھ لیا کہ بخت نصر کے لشکر نے اونھیں گھیر لیا تو اِذَا هُمْ ناگاہ وے مِّنْهَا اوس
گانوں سے يَرْكُضُوْنَ ○ بھاگتے تھے اور اپنے چارپائے پر جلدی ہانکتے ایسے بھاگے جاتے تھے تو فرشتوں نے ہنسی کے طور پر کہا کہ لَا
تَرْكُضُوْا نہ بھاگو اور قدم نہ اٹھاؤ اور خدا کے عذاب سے بھاگو وَارْجِعُوْٓا اور پھر جاؤ اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ اوس چیز کی طرف کہ نعمت
اور راحت دیے گئے اوس چیز میں وَمَسٰكِنِكُمْ اور پھر آؤ اپنے گھروں میں لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ○ شاید تم پوچھے جاؤ یعنی
تمہارے پیغمبر کے قتل کی کیفیت تم سے پوچھیں جب حضور کے رہنے والوں نے عذاب کے آثار دیکھے اور نجات کی کوئی راہ نہ پائی تو قَالُوْا
بولے کہ يٰوَيْلَنَآ اے واے ہم پر اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے ظٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والے اپنی جانوں پر کہ پیغمبر کو اپنے قتل کر ڈالا
فَمَا زَالَتْ تو ہمیشہ تھا تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ یہ پکارنا اونکا یعنی یاویلنا کہنے سے حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ یہانتک کہ کر دیا [illegible]
ہمنے اونھیں حَصِيْدًا گھاس چھیلی ہوئی یعنی جس طرح کھرپی سے گھاس کاٹتے ہیں اوسی طرح اونھیں تلوار سے کاٹ ڈالا اور کر دیا
ہمنے اونھیں خٰمِدِيْنَ ○ مرے مرجھائے ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اور نہیں پیدا کیا ہمنے آسمان اور
زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسے جو کچھ اون دونوں میں ہے لٰعِبِيْنَ ○ اوس حال میں کہ ہم کھیلنے والے تھے یعنی یہ چیزیں کھیل کے
طور پر نہیں پیدا کیں بلکہ نگاہ والوں کی بصیرت اور سمجھ والوں کے دھیان کے واسطے انواع و اقسام کے عجائب [illegible] پیدا
کیا ہے بیت ہر چشم فکر کہ از عرش تا بفرش ہیچ ذرہ نیست کہ سری عجیب نیست لَوْ اَرَدْنَآ اگر چاہتے ہم اَنْ نَّتَّخِذَ یہ کہ اختیار کریں
ہم لَهْوًا وہ چیز جس سے کھیلتے ہیں اور جسے دیکھنے سے خوش ہوتے ہیں جیسے جورو اور لڑکے لَّاتَّخَذْنٰهُ تو اختیار کر لیتے ہم مِنْ لَّدُنَّآ اپنے
قدرت کی جہت سے یا اپنے پاس سے یعنی ایسے طور پر جو ہماری شان کے لائق ہوتا اختیار کر لیتے ہم اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اگر ہوتے ہم
کرنے والے اس کام کو بَلْ بلکہ ہم کھیل اختیار کرنے سے اور منزہ ہیں جورو اور لڑکے سے یعنی ہم لہو و لعب ہرگز نہیں اختیار کرتے نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
ڈالتے ہیں ہم حق کو کہ خیر ہے عَلَى الْبَاطِلِ باطل پر یعنی لہو و لعب پر یا اسلام کو ہم کفر پر مسلط کرتے ہیں فَيَدْمَغُهٗ پھر توڑ ڈالتا ہے حق
باطل کو فَاِذَا هُوَ تو وہ ہی لہو و لعب یا کفر زَاهِقٌ محو اور زائل ہو گیا ہوتا ہے وَلَكُمُ الْوَيْلُ اور تمہارے واسطے ہے ویل جسے
اور ندامت کا کلمہ ہے یا تمہارے واسطے ہے عذاب کی شدت مِمَّا تَصِفُوْنَ ○ اوس چیز کے سبب سے کہ وصف کرتے ہو خدا کو اوس
وصف کے ساتھ جو نہ چاہیے کہ وہ جورو اور لڑکے اختیار کر لیتا ہے وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہے مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ جو کوئی آسمانوں میں ہے
روحانیات وَالْاَرْضِ اور جو کوئی زمین میں ہے جسمانیات یعنی آسمان اور زمین والے سب اوسی کے مخلوق اور مملوک ہیں وَمَنْ عِنْدَهٗ
اور جو لوگ اوسکے پاس ہیں یعنی ملائکہ آسمانوں والوں کو الگ کرکے ذکر کرنا اونکی تعظیم کی جہت سے ہے یعنی فرشتے جو درگاہ الٰہی کے مقرب
ہیں اور جنکو تم پوجتے ہو لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ نہیں سرکشی کرتے عَنْ عِبَادَتِهٖ اوسکی بندگی سے وَلَا
يَسْتَحْسِرُوْنَ ○ اور کچھ تھکتے بھی نہیں اور عبادت سے کبھی باز نہیں رہتے يُسَبِّحُوْنَ پاکی بیان کرتے ہیں

حق تعالیٰ کی پاکی یاد کرتے ہیں یا حمد کرتے ہیں الَّیْلَ وَالنَّهَارَ رات دن یعنی امر الٰہی کی تعظیم میں برابر گذارتے ہیں لَا یَفْتُرُوْنَ ○
سستی اور ضعیف نہیں ہو جاتے اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً کیا ٹھہرالیے کافروں نے جھوٹے خدا مِّنَ الْاَرْضِ
زمین سے یعنی وہ خدا جو زمین کے اجزا سے بنائے گئے ہیں جیسے سونے چاندی لکڑی پتھر کے یعنی انھوں نے جو خدا ٹھہرائے ہیں
کیا قدرت سے هُمْ یُنْشِرُوْنَ ○ وہ زندہ کرتے ہیں مردے حق تعالیٰ مشرکوں کی نادانی بیان فرماتا ہے یعنی تم بتوں کو
خدا کہتے ہو اور خدائی کو یہ بات لازم ہے کہ مردوں کو جلانا اس پر قدرت رکھتا ہو اور تم جانتے ہو کہ بتوں کو قدرت نہیں ہے تو باوصف اونکی عاجزی
کے تم اونکی پرستش سے ہاتھ نہیں کھینچتے لَوْ كَانَ اگر ہوں فِیْهِمَآ زمین آسمان میں اٰلِهَةٌ بہت سے
خدا جو اونکے کاموں کی تدبیر کریں اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا لَفَسَدَتَا ضرور تباہ ہو جاتے آسمان و زمین اور کام خراب
ہو جاتے اس واسطے کہ اگر سب خدا آپس میں موافق ہوتے تو ایک مقدور پر بہت سی قدرتیں جاری ہو جاتیں اور اگر کسی کام
میں مخالفت کرتے تو وہ کام توقف میں رہ جاتا پس ثابت ہوا تمام عالم کا تدبیر کرنے والا ایک ہی چاہیے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے سو نہیں الٰہ
در دو جہان قادر و یکتا تو ئی [illegible] انا الحق زندہ [illegible] فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ
تو پاکی بیان کرو پاکی بیان کرنا خدا کے واسطے رَبِّ الْعَرْشِ رب ہے عرش کا عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ اوس چیز سے جو وہ صفت
کرتے ہیں جورو بیٹے کے اختیار کر لینے سے لَا یُسْئَلُ نہ پوچھا جائیگا خدا عَمَّا یَفْعَلُ اوس چیز سے جو وہ کرتا ہے اپنی عظمت کے سبب
اور اس وجہ سے کہ خدائی میں اکیلا ہے یا اس باعث سے کہ جو کچھ وہ کرتا ہے اوس میں حکمت و صواب ہے وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ ○ اور وہ یعنی سب بندے
پوچھے جائینگے یعنی وہ کام جو وہ کرتے ہیں اس وجہ سے پوچھے جائینگے کہ مملوک ہیں اور مالک کو ضرور ہے کہ اپنی باتوں اور کاموں کا حساب
مالک کے ساتھ درست کرے اَمِ اتَّخَذُوْا کیا ٹھہرالیے انھوں نے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اٰلِهَةً بہت سے خدا [illegible]
حکم ہی کہ فقط اللہ کو خدا کہیں قُلْ هَاتُوْا کہہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ اپنی دلیل اس کے سوا اور بہت سے خدا ٹھہرانے پر عقلی یا نقلی
هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ یاد کرنے کی چیز اون لوگوں کی ہے جو میرے ساتھ ہیں میری امت میں سے یعنی قرآن وَذِكْرُ مَنْ
قَبْلِیْ اور یاد کرنے کی چیز اون لوگوں کی جو مجھ سے پہلے تھے یعنی توریت انجیل اور سب آسمانی کتابیں تھا او جو لوگ کہ اگلی کتابیں
جانتے ہیں اونسے پوچھو کہ جتنی کتابیں نازل ہوئیں اون سب میں توحید کا حکم اور شرک کی ممانعت ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے کافر یعنی وہ
سب کے سب لَا یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ نہیں جانتے حق کو اور حق و باطل میں تمیز نہیں کرسکتے فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ تو وہ انکار کرنے
والے ہیں خدا پر ایمان لانے اور اوسکے رسول کی متابعت کرنے سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے
تجھ سے مِنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ مگر وحی کی ہم نے اوسکی جانب [illegible] پڑھا یعنی وحی کی گئی
اوسکی طرف کہ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ بیشک نہیں ہے کوئی خدا یعنی اِلَّآ اَنَا مگر میں فَاعْبُدُوْنِ ○ تو میری ہی عبادت کرو
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ اور کہا [illegible] نے کہ [illegible] لیے خدا نے جو بڑا مہربان ہے وَلَدًا فرزند یعنی [illegible] اسکی اولاد ہے
سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ اس بات سے بَلْ عِبَادٌ بلکہ فرشتے بندے ہیں مُّكْرَمُوْنَ ○ بزرگی دیے گئے اور نزدیک [illegible]

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ نہین پیشی کرتے خدا پر بِالْقَوْلِ بات کہنے یعنی اوسکی بے اجازت بات نہ کہوین کلام سے یہ مراد ہی کہ کافر ہمیشہ منتظر
رہین کہ فرشتے اونکی شفاعت کرینگے یعنی خدا کے بے اذن فرشتے ہرگز شفاعت نہین کر سکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ اور وہ خدا کے حکم سے
يَعْمَلُوْنَ ۝ کام کرتے ہین يَعْلَمُ جانتا ہے خدا مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جو کچھ اس سے پہلے وہ کر چکے ہین وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو
کچھ اسکے بعد کرینگے وَلَا يَشْفَعُوْنَ اور درخواست نہین کرتے اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى مگر اوس شخص کے واسطے جسکے لیے
خدا پسند کرے شفاعت یا اوسکے واسطے جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ شفاعت کرنے والے
اوسی کی شفاعت کرینگے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے یعنی جسنے دنیا مین کلمہ طیب زبان سے کہا اور دل سے اوسکی تصدیق کی اونکی
شفاعت واجب ہوگی وَهُمْ اور فرشتے مِّنْ خَشْيَتِهٖ خوف سے عذاب الٰہی کے مُشْفِقُوْنَ ۝ ڈرتے ہین یا خدا کی ہیبت
اور عظمت سے ڈرتے ہین وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اور جو کوئی کہے اونمین سے یا تمام مخلوقات مین سے اِنِّىْۤ اِلٰهٌ بیشک مین خدا ہون
مِّنْ دُوْنِهٖ اوسکے سوا فَذٰلِكَ تو وہ کہنے والا نَجْزِيْهِ جزا دینگے ہم اوسے جَهَنَّمَ دوزخ كَذٰلِكَ جسطرح
خدائی کے دعوی کرنے والے کو ہم جزا دیتے ہین اوسی طرح نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ۝ جزا دینگے ہم ظالمین کو جنہون نے اون دعوی
کرنے والون کی پیروی کرکے اپنے اوپر ظلم کیا اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا کیا نہین دیکھا یعنی نہین جانا اونہون نے جو ایمان نہین
لائے اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہ آسمان اور زمین كَانَتَا رَتْقًا دونون تھے بند ہوے یعنی ملے ہوے مراد یہ ہی کہ ایک حقیقت
تھے فَفَتَقْنٰهُمَا پھر کھولدیا ہمنے اونھین ایک سے دوسرے کو قسم کرکے اور تمیز دیکر یا سب آسمان ایک ہی آسمان تھا اور سب ملے ہوے تھے
دیکھئے آسمان ہمنے بنا دیے اور ایک زمین کو بھی طبقون کی کیفیتین اور حال مختلف ہونے کے سبب سے کئی قسم کی ہمنے کر دی یا زمین آسمان ایک مین
چپکے اور جمے تھے اور اونکے بیچ مین فرق نہ تھا ہم درمیان مین ہوا لائے اور اونھین ایک کو دوسرے سے ہمنے الگ کر دیا یا تاسیر مین یعنی لکھے
ہین کہ ایک زمین سے ہمنے چھ طبقے نکالے تو سات طبقے ہوگئے اور ایک آسمان سے چھ نکالے تو سات ہوگئے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ آسمان
بند ہا تھا اور اوس سے پانی نہ برستا تھا اور زمین بندھی تھی اور اوس پر گھاس نہ اوگتی تھی ہمنے اوسے مینھ کے سبب اور اسے گھاس کے سبب
کھولدیا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ اور کیا ہے ہمنے پانی سے كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ہر چیز کو جو زندہ ہے یعنی سب جیوانون کو ہمنے پانی سے بنایا
ہی اسواسطے کہ جن چیزون سے یہ بنے اونمین سب سے زیادہ پانی ہی ہی اور اونکا پانی سے احتیاج رکھنا اور پانی سے نفع لینا سب پر ظاہر ہی
یا ہمنے نطفہ سے پیدا کیا یا ہمنے پانی کو ہر زندے کی زندگی کا سبب کر دیا اور کل کا لفظ یہان اکثر کے معنی مین ہی عموم کے واسطے نہین
اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ کیا پھر نہین ایمان لاتے مشرک باوجود ان کھلی ہوئی نشانیون کے وَجَعَلْنَا فِى الْاَرْضِ اور پیدا کیے ہمنے زمین مین
رَوَاسِىَ پہاڑ اونچے اونچے اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ تا کہ نہ ہلے زمین اور آدمیون کو تباہ اور ہلاک کرے وَجَعَلْنَا فِيْهَا اور بنائین ہمنے
زمین مین یا پہاڑون کے درمیان فِجَاجًا سُبُلًا راہین کشادہ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ تا کہ وہ راہ پائین سفرون مین اور اپنی
منزلون پر پہونچین وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ اور کر دیا ہمنے آسمان کو سَقْفًا مَّحْفُوْظًا چھت حفاظت کی ہوئی گر پڑنے سے
یا ہمت معلوم یا شکست اور نابود ہوجانے سے یا شیطانون سے محفوظ وَّهُمْ اور کافر عَنْ اٰيٰتِهَا ہماری نشانیون سے جو آسمان مین ہین

ع ۱۹

اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ بنانے والا موجود ہی اور ایک ہی ہی اور اوسکی قدرت کاملہ کھلی ہوئی ہی مُعْرِضُوْنَ ○ منھ پھیرنے والے
ہین یعنی جسقدر ہماری نشانیان دیکھتے ہین انکار ونکا بڑھتا جاتا ہی وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہ ہی جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ
الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پیدا کی رات اندھیری تاکہ اوسمین آرام پاوین اور دن روشن تاکہ اوسمین کمائی کرنے کو چلین پھرین وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اور پیدا کیے آفتاب و ماہتاب كُلٌّ ہر ایک ونمین سے فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○ ایک آسمان مین تیرتے ہین یعنی آسمان پر اسطرح دوڑتے ہین
جیسے پیراک پانی پر دوڑتا ہی اور کشف الاسرار مین ہی کہ اہل اشارت کے نزدیک رات دن عارفون کا قبض اور بسط ہی کبھی تو کسیکو قبض کے
قبضہ مین لے لیتا ہی تو جلال کے سبب اوسے جوش آتا ہی اور کبھی کسیکو بسط کے فرش پر بٹھاتا ہی تو جمال کی بدولت وہ اقبال پاتا ہی اور آفتاب
صاحب توحید کا نشان ہی کہ ایک حال پر روشن ہی نہ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ہی اور ماہتاب اہل تلوین کا نشان ہی کبھی گھٹتا ہی کبھی بڑھتا ہی
کبھی قدرت کا نور ظاہر ہونے سے غائب ہو جاتا ہی اور کبھی جاذبیت کے رخ کے کھلنے سے بدر کامل ہو جاتا ہی گویا حضرت شاہ قاسم انوار قدس سرہ کے
کلام حقائق انجام مین اسی بات کی طرف اشارہ ہی فرد [illegible] و جمال کرد ان فرمہ اور حضرت
مولانا روم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین شعر [illegible] نقصان شود هم
[illegible] حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دشمن گمراہی کی وجہ سے کہتے تھے کہ نَتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ یعنی ہم انتظار کرتے ہین کہ حوادث کی آندھی آئے اور محمد کے یارون کو
متفرق کرکے اوسے ہلاک کر ڈالے تو اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے حق تعالی فرماتا ہی وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ اور نہین کیا ہم نے کسی
آدمی کو مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ تجھسے پہلے ہمیشہ رہنا دنیا مین اَفَاۡئِنْ مِّتَّ کیا اگر تم اے محمد مر جاؤ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○
تو وہ یعنی جو تمہاری موت کے منتظر ہین ہمیشہ رہینگے اور موت سے نجات پاوینگے ایسا نہین كُلُّ نَفْسٍ ہر جی دنیا مین ذَآئِقَةُ
الْمَوْتِ چکھنے والا ہی موت جو پیدا ہوا وہ ضرور فنا ہوگا بیت هر کہ آمد بجهان اهل فنا خواهد بود آنکہ پاینده و باقیست خدا خواهد بود
وَنَبْلُوْكُمْ اور ہم آزماتے ہین تمہین بِالشَّرِّ برائی کے ساتھ یعنی بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار کرکے وَالْخَيْرِ اور بھلائی کے
ساتھ یعنی نعمتین اور بخششین دیکر فِتْنَةً واسطے آزمانے کے مفعول مطلق لفظا فعل کے خلاف ہی اور اسکے معنی یہ ہین کہ ہم تمہارے ساتھ آزمائش
کرنے والون کا معاملہ کرتے ہین سختی اور آسانی مفلسی اور تونگری مین تاکہ صبر اور بے صبری اور شکر اور ناشکری مین ہر ایک کا مرتبہ اہل عالم کو
معلوم ہو جائے وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○ اور ہماری طرف پھیرے جاؤگے اور اعمال کے موافق جزا پاؤگے لکھا ہی کہ ایک دن حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے سردارون کی ایک جماعت کے سامنے سے گذرے اونمین سے ابو جہل نے بے ادبی کی راہ سے
اور بولا کہ یہی عبد مناف کا بیٹا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جب دیکھتے ہین تمہین اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہ لوگ جو نہین ایمان لائے ہین تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین لیتے تمہین اِلَّا هُزُوًا مگر استہزا کیا یعنی وہ ہنسی کی
راہ سے تمکو نہین دیکھتے ہین اور آپسمین کہتے ہین کہ اَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہی ہی جو ہمیشہ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ یاد کرتا ہی تمہارے خداؤن کا
برائی اور بدی کے ساتھ وَهُمْ اور حال یہ ہی کہ کافر بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ خدا کا یاد کرنے اور اوسے ایک جاننے پر اوس کے ساتھ انکار کے

نام پر هُمْ کٰفِرُوْنَ ○ وہ نہین ایمان لاتے ہین تو ہنسے جانے اور مسخرے بننے کے لائق وہی ہین خُلِقَ الْاِنْسَانُ پیدا کیا گیا ہے
انسان مِنْ عَجَلٍ جلدی سے یہ کمال درجہ کا مبالغہ ہے یعنی کامون مین بہت جلدی کرنے اور دیر کم کرنے سے گویا کہ جلدی ہی سے انسان
پیدا ہوا ہے اور اوسکی جلدبازیون مین سے ایک یہ بات ہے کہ عذاب الٰہی بھی جلدی چاہتا ہے جیسے نضر بن حارث عذاب کی جلدی کرتا تھا تو
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سَاُورِیْكُمْ قریب ہے کہ دکھا دین ہم تمکو اٰیٰتِیْ نشانیان اپنے عذاب کی دنیا مین کہ بدر کا واقعہ تھا اور آخرت
کا عذاب دوزخ ہوگا فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ○ تو جلدی نہ کرو مجھسے عذاب مانگنے مین اور بعضون نے کہا ہے کہ انسان سے حضرت
آدم علیہ السلام مراد ہین اونکی جلدی یہ تھی کہ جب اونکے سر اور آنکھون مین روح آئی تو اونھون نے دیکھا کہ آفتاب ڈوبا چاہتا ہے تو بولے
کہ یارب آفتاب ڈوبنے سے پہلے میری خلقت پوری کر دے وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ کب ہوگا یہ وعدہ
عذاب کا یا قیامت کا وعدہ ہمین بتاؤ تو اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِیْنَ ○ سچے خطاب ہے حضرت رسول خدا اور اونکے صحابہ
کبار صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہین تو حق تعالیٰ نے اونکی بات کے جواب مین فرمایا کہ لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اگر جانین وہ
لوگ جو کافر ہین حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ اوس وقت کو جب کہ باز نہ رکھینگے یعنی باز نہ رکھ سکینگے عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ اپنے
مونہون سے دوزخ کی آگ کو وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ اور نہ اپنی پیٹھون سے اسواسطے کہ آگ اونکے بدن کو گھیرے ہوگی
وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مدد دیے جاوینگے یعنی ایسا کوئی یار و مددگار نہ پاوینگے جو عذاب کو اونسے روکے شرط
محذوف کا جواب ہے اسکے معنی یہ ہین کہ اگر کافر لوگ ایسے عذاب کو جانین تو اسکے نازل ہونے کی جلدی نہ کرین یا اگر پیغمبر کی سچائی اور اپنی
غلطی جانین بَلْ تَاْتِیْهِمْ بلکہ آجائیگی اونپر قیامت بَغْتَةً اچانک فَتَبْهَتُهُمْ تو مبہوت اور حیران کریگی اونھین فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
تو نہ سکینگے رَدَّهَا باز رکھنا اوسکی ہولون کو اپنے سے وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مہلت دیے جاوین توبہ یا
معذرت کے واسطے یا یہ کہ نظر نہ ڈالی جائیگی اونپر اونکی گنہگاری پر وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ اور بیشک ہنسے ہین بِرُسُلٍ مِّنْ
قَبْلِكَ رسولون کے ساتھ تجھسے پہلے حق تعالیٰ جناب حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل کو تسلی دینے کے واسطے اگلے انبیا
علیہم السلام کا حال اور اونکے ساتھ دشمنون کے ہنسنے کی خبر دیتا ہے اور جناب سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو کافر
ہنسی کرتے تھے اونکو تہدید کرتا ہے فَحَاقَ تو عذاب نے گھیر لیا بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا اون لوگون کو جنھون نے مسخراپن کیا تھا مِنْهُمْ
پیغمبرون سے یعنی جو لوگ انبیا علیہم السلام کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے اونھین پہونچی مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اوسکی کہ تھے وہ اوسکے
سبب سے یَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے تو یا رسول اللہ جو لوگ تمہارے ساتھ ہنسی کرتے ہین اونکے ساتھ بھی یہی صورت
واقع ہوگی قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے والون کو کہ مَنْ یَّكْلَؤُكُمْ کون ہے جو نگاہ رکھتا ہے تمہین بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن مِنَ الرَّحْمٰنِ خدا کے عذاب سے اگر وہ تمہین بلا لیا چاہے بَلْ هُمْ بلکہ وہ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی یاد سے یا قرآن
یا اوسکی نصیحت سے مُّعْرِضُوْنَ ○ منہ پھیرنے والے ہین کہ ہرگز اونکے دل مین قرآن یا نصیحت نہین گذرتی تو عذاب الٰہی سے
کیا ڈرین اور اپنے نگہبان کو کیونکر پہچانین اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ کیا اونکے واسطے بہت سے خدا ہین کہ قدرت کی راہ سے تَمْنَعُهُمْ

ع ۱۲

بازرکھین اونسے مِّنْ دُوْنِنَا ہمارے سوا اوس عذاب کو جو ہمارے پاس سے اونپر نازل ہو اور بعضون نے کہا کہ اس آیت مین الفاظ
مقدم موخر ہین اصل مین یون ہی کہ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ مِّنْ دُوْنِنَا تَمْنَعُهُمْ پھر اونکے جھوٹے خداؤن کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
نہین سکتے ہین بت جو اونکے زعم مین خدا ہین نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ مدد کرنا اپنی ذاتون کی یعنی اگر کوئی اونکے ساتھ خرابی چاہے
جیسے توڑ ڈالنا نجاست پھر دینا تو اس خرابی کو اپنے سے دفع نہین کرسکتے تو جو اونکی پرستش کرتے ہین اونکی نگہبانی کیونکر کرسکینگے
وَلَا هُمْ اور نہ بت یا بت پرست ایک دوسرے کی مدد کرکے مِّنَّا ہمارے عذاب سے يُصْحَبُوْنَ ○ نگاہ رکھے گئے اور پناہ دیے
گئے ہین بَلْ مَتَّعْنَا بلکہ فائدہ دیا ہمنے هٰٓؤُلَاۗءِ اوس مکہ مین رہنے والے گروہ کو وسعت عیش اور امنی اور سلامتی کے ساتھ
وَاٰبَاۗءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو حَتّٰى طَالَ یہانتک کہ دراز ہوئی عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اونپر زندگی اور اوسکے سبب مغرور
ہوکر سمجھے کہ ہمیشہ یون ہی رہینگے اور یہ نہ سمجھے کہ عیش اور زندگی دمبدم گھٹتی ہے بیت مغرور مشو کہ دمبدم دست اجل بر ہم زند
این بنا کہ افراشتہ اند آفَلَا يَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے کافر اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ یہ بات کہ آتا ہی ہمارا حکم اونکی زمین پر اور
نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا گھٹاتے ہین ہم اوسے اوسکے کنارون سے یعنی مسلمانون کے واسطے وہ ملک زبردستی فتح کیے
دیتے ہین کہ ہر روز ایک قلعہ لے لیتے ہین اور ایک جگہ اپنے قبضہ مین لاتے ہین اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ کیا وہ غالب ہین یا پیغمبر
یا مسلمان قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ کہہ اسکے سوا نہین کہ مین ڈراتا ہون تمہین بِالْوَحْيِ اوس چیز کے سبب سے جو وحی بھیجی گئی
میری طرف یعنی مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا ہون اور تمہین اوسکے ذریعے سے ڈراتا ہون وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاۗءَ اور نہین
سنتے بہرے پکارنا اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ○ جب ڈرائے جاتے ہین یعنی جو بات سنتے ہین اوس سے فائدہ حاصل نہین کرتے پھر وہ
مثل ہین جو کچھ سنتے ہی نہین وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ اور اگر چھو جائے کافرون کو نَفْحَةٌ ذرہ بھی مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ تیرے
رب کے عذاب مین سے یعنی یا رسول اللہ تم جس عذاب سے اونہین ڈراتے ہو اوس سے ذلیل اور عاجز ہوکر کمال اضطراب اور حسرت سے
لَيَقُوْلُنَّ ضرور کہینگے کہ يٰوَيْلَنَآ ای وای ہمپر اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ بیشک تھے ہم اپنی جانون پر ظلم کرنے والے شرک اور
تکذیب کے سبب سے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ اور رکھینگے ہم ترازوئین عدل کی لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن ترازو سے مراد
صاحب لباب اور بعضے مفسرون کے نزدیک یہ ہین کہ ترازو عبارت ہی عدل سے یعنی ترازو مین تمثیل ہی ٹھیک ٹھیک حساب اور پوری جزا
اعمال کے واسطے اور اکثر مفسرین کے نزدیک یہ ہین کہ ایک میزان مراد ہی کہ اوسکی ایک ڈنڈی اور دو پلڑے ترازو کی طرح ہونگے اور اوسمین اعمال تولے جائینگے
تیسیر مین لکھا ہی کہ میزان کو جمع کے لفظ سے لانا اوسکی شان بڑھانے کو ہی یٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
جمع کے لفظ کے ساتھ فرمایا تو آپکی تعظیم شان کی وجہ سے فرمایا یا یہ بات ہی کہ ہر ایک مکلف کے اعمال اوس ترازو مین تولے جائینگے تو ہر ایک کے واسطے ایک
ترازو ہوگی یعنی نیک بد عمل جو اوسمین تولینگے فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ تو ظلم نہ کیا جائیگا کسی نفس پر شَيْـًٔا کچھ اپنے حق مین یعنی کوئی نیک
عمل بے تولے نہ چھوڑینگے وَاِنْ كَانَ اور اگر ہو عمل مِثْقَالَ حَبَّةٍ برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی مین سے کہ سب دانون مین چھوٹا
ہوتا ہی اَتَيْنَا بِهَا لائینگے ہم اوسے اور ترازو کے پاس حاضر کرینگے وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○ اور بس ہین ہم حساب کرنے والے بندون کے

اعمال کو واسطے کے علم اور عدل کا کمال ہم ہی کو ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک ہی ہمنے مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ موسیٰ اور
ہارون کو ایک کتاب روشن حق اور باطل کو جدا کرنے والی یا دشمنوں پر فتح یا دریا کا پھٹ جانا وَضِيَاۤءً اور دی ہمنے اونہیں یعنی
ایک روشن کتاب کہ اوسکی متابعت کرنے والے حیرت اور جہالت کی تاریکی سے چھوٹ جائیں وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اور نصیحت
پرہیزگاروں کو الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ جو ڈرتے ہیں رَبَّهُمْ اپنے رب سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خدا کو دیکھا نہیں اور
اوس سے ڈرتے ہیں اور عذاب دیکھا نہیں اور اوس سے خوف کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جو کوئی خدا کی وحدانیت اور
جنت حشر حساب میزان کا ایمان رکھتا ہو وہ بیشک خدا سے پوشیدہ ڈرتا ہو وَهُمْ اور وہ یعنی پرہیزگار مِّنَ السَّاعَةِ قیامت کے
ہولوں سے مُشْفِقُوْنَ ○ ڈرنے والے ہیں وَهٰذَا اور یہ قرآن ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ کلام ہے بہت برکت اور منفعت والا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہمنے اوسے اور اونھوں نے خود نہیں بنالیا اَفَاَنْتُمْ کیا تم لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○ اوسکے منکر ہو

ع ۹

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک ہمنے دی اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ ابراہیم کو ہدایت اوسکی صلاحیت موجود ہونے کے باعث مِنْ
قَبْلُ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے قبل یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل یا نبی ہونے کے پہلے ہمنے ابراہیم کو پہچاننے کی توفیق
دی تھی وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ○ اور تھے ہم جاننے والے یہ بات کہ وہ بخشش ہی دینے کا مستحق ہے تو اوسکے استحقاق کے موافق ہمنے اوسے
نوازا اِذْ قَالَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ابراہیم نے کہا لِاَبِيْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنی قوم سے یعنی بابل والون
کہ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا کیا ہیں یہ شکلیں اور صورتیں کہ برابر تم اونپر یعنی اونکی پرستش پر عٰكِفُوْنَ ○ مجاور
اور وہ بہتر مورتیں تھیں اور تفسیر میں لکھا ہے کہ نوے بت تھے سب سے جو بڑا تھا اوسے آزر نے بنایا تھا اور بہانطہ سحرہ وہ موتی اوسکی آنکھوں کی
جگہ جڑے تھے تبیان میں لکھا ہے کہ درند پرند چارپایے آدمیوں کی وہ صورتیں تھیں اور بعضوں کا قول ہے کہ تاروں کی شکلیں تھیں تا بہر تقدیر
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کیا صورتیں ہیں جنکو تم پوجتے ہو تو قَالُوْا وَجَدْنَآ وہ بولے کہ
ہمنے پایا اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو لَهَا عٰبِدِيْنَ ○ انکے واسطے پوجا کرنے والے تو ہمنے بھی اونکی تقلید کی قَالَ کہا ابراہیم نے کہ
لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ قسم خدا کی تھے تم وَاٰبَآؤُكُمْ اور تمہارے باپ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی گمراہی و خطا میں تو قَالُوْٓا بولے
نمرود کے لوگ تعجب کی راہ سے کہ اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ کیا لایا ہی تو یہ بات سچی اور پکی اَمْ اَنْتَ یا تو ہے مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ کھیلنے والوں
میں سے کہ ہنسی اور دل لگی سے بات کرتا ہی تو اونھوں نے اپنی گمراہی اور اپنے باپ دادا کی نادانی پر تعجب کیا قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ
بَلْ نہ میں کھیل کرنے والا نہیں ہوں بلکہ رَبُّكُمْ تمہارا رب رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا
الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ وہ جسنے پیدا کیے آسمان و زمین یا تمہاری مورتیں وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ اور میں اس بات پر کہ وہ میرا اور
تمہارا پروردگار ہے مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ گواہوں میں سے ہوں یعنی تحقیق کی رو سے گواہی دیتا ہوں لکھا ہے کہ نمرودیوں کی عید کا ایک
دن تھا اوس دن وہ میدان میں جاتے اور شام تک سیر کرتے پھرتے وقت بتخانہ میں آتے اور بتوں کو بناسنوار کر اونکے سامنے گاتے بجاتے
پھر پرستش کی رسمیں ادا کرکے اپنے گھروں میں پھر آتے جب ابراہیم علیہ السلام نے اونمیں سے کچھ لوگوں سے اون مورتوں کے باب میں

مناظرہ کیا تو وہ بولے کہ اچھا کل ہماری عید کا دن ہی شہر سے باہر آ کر دیکھنا کہ ہمارے دین اور آئین مین کسقدر زیبائش ہی ابراہیم علیہ السلام نے
ہان نہین کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن جب وہ صحرا کو جانے لگے تو ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لیجانا چاہا ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کا
بہانہ کیا اور فرمایا کہ انی سقیم مین بیمار ہون وہ لوگ انھین چھوڑ کر چلے گئے ابراہیم علیہ السلام نے اونسے پوشیدہ یہ بات فرمائی کہ وتاللہ اور قسم خدا کی
کہ مین لاکیدن ضرور تدبیر اور کوشش کرونگا کہ توڑ ڈالون اصنامکم تمہارے بت بعد ان تولوا بعد اسکے کہ
منھ پھیرو اونکی طرف سے اور عیدگاہ چلے جاؤ اور رہو تم مدبرین ○ پیٹھ کرنے والے اونکی طرف یعنی جب بتون کو چھوڑ کر اپنی سیرگاہ مین
جا رہے اون لوگون مین سے ایک نے یہ بات سن لی اور کسی سے نہین کہی اور جب وہ لوگ چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر
اوٹھا لیا اور بتخانہ مین گئے فجعلھم پھر کر دیا بتون کو ٹکڑے جذاذا ٹکڑے ٹکڑے الا کبیرا لھم مگر ایک بڑے بت کو
جو اونہین تھا یعنی بڑے بت کو نہین توڑا بلکہ اوسکی گردن پر تبر رکھکر چلے آئے لعلھم الیہ شاید نمرود کے لوگ اوس بڑے بت کیطرف
یرجعون ○ پھر آئین اور اوس سے پوچھین کہ انھین کسنے توڑ ڈالا اسواسطے کہ معبود کی شان سے یہ بات ہی کہ مشکلین حل کرے مین
اوسکی طرف رجوع کرین اور اس کام سے ابراہیم علیہ السلام کی غرض یہ تھی کہ قوم کو الزام دیجیے اور بعضون نے کہا ہی کہ الیہ کی ضمیر ابراہیم علیہ السلام
کی طرف پھرتی ہی یعنی اونھون نے اسواسطے بت توڑے کہ شاید وہ بت پرست اونکی طرف رجوع کرین اور وہ دلیل قاطع سے بتون کی عاجزی ثابت
کردین غرضکہ نمرودی جب شام کو بتخانہ مین آئے تو وہ حال دیکھکر متحیر ہوئے اور قالوا من فعل بولے کسنے کیا ہی ھذا یہ کام بآلھتنا
ہمارے خداؤن کے ساتھ اور اونھین توڑ پھوڑ ڈالا انہ یقینی وہ لمن الظلمین ○ ضرور ظالمون مین سے ہی اپنی جان پر یہ کام
کر کے اپنے کو ہلاکت مین ڈالا نمرود اور اوسکے لوگ اوس شخص کی کھوج مین پڑے اور چاہا کہ بت توڑنے والے کو پیدا کرین وہ شخص جسنے
تاللہ لاکیدن اصنامکم کا کلمہ ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے سنا تھا اوسنے دوسرے سے کہا ایک سے دوسرے کی زبان پر یہ بات آئی
یہانتک کہ نمرود کے مصاحبون کو خبر پہونچی قالوا سمعنا اونھون نے نمرود سے کہا کہ ہمنے قوم سے سنا ہی کہ وہ کہتے ہین فتی ایک
جوان کو کہ برائی سے یذکرھم یاد کرتا ہی بتون کو یقال لہ ابراہیم ○ کہتے ہین اوسے ابراہیم یعنی اوسکا نام ابراہیم ہی
قالوا بولے نمرود اور اوسکے امیر کہ فاتوا بہ پھر لاؤ اوسے علی اعین الناس لوگون کی آنکھون کے سامنے یعنی ایسا کرو
کہ لوگ اوسے دیکھین لعلھم یشھدون ○ شاید گواہی دین کہ ہان یہی بتون کی مذمت کرتا ہی تب ابراہیم علیہ السلام کو
پکڑ کر نمرود کے سامنے حاضر کیا تو قالوا ءانت اونھون نے کہا کہ کیا تو نے فعلت ھذا کی یہ جو ہم دیکھتے ہین توڑ پھوڑ
بآلھتنا یابرھیم ○ ہمارے خداؤن کے ساتھ اے ابراہیم قال ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین نے تو نہین کیا بل
فعلہ بلکہ کیا ہی یہ کبیرھم ھذا بڑے انکے نے کہ یہی اپنے غصہ کی راہ سے کہ میرے ہوتے ہوئے لوگون نے انھین کیون پوجا
فسئلوھم تو پوچھو تم انسے کہ تمھین کسنے توڑا ان کانوا ینطقون ○ اگر ہین بات کرتے فرجعوا الی انفسھم
تو پھرے وہ اپنی عقلون کی طرف یا ایک دوسرے کی جانب فقالوا پھر کہا بعض نے بعض سے کہ انکم انتم الظلمون ○
بیشک تم ہی تو ظالم ہو ایسی چیز کو پوجنے کے سبب جو نہ سنے نہ بولے ثم نکسوا پھر جھکائے گئے علی رءوسھم اپنے سرون کے بل

اپنی خجالت سے سر جھکا لیا اور حیرت سے بولے کہ لَقَدْ عَلِمْتَ بیشک تو نے جانا ہے کہ مَا هٰٓؤُلَاۤءِ يَنْطِقُوْنَ ○ یہ بت بات نہیں
کرتے پھر جان بوجھکر یہ بات کیوں کہتا ہے کہ انسے پوچھو پھر جب ان بت پرستوں نے اپنے خداؤں کی عاجزی کا اقرار کر لیا تو قَالَ کہا
ابراہیم علیہ السلام نے کہ اَفَتَعْبُدُوْنَ کیا پوجتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وے
چیزیں نفع پہونچاتا تمکو کچھ بھی اگر تم اوسے پوجو وَّلَا يَضُرُّكُمْ ○ اور ضرر نہیں پہونچاتا تمھیں کچھ اگر اوسکی پرستش چھوڑ دو
اُفٍّ لَّكُمْ برائی اور خرابی ہو تمپر یعنی تمھاری ہے وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ اور اوس چیز کو جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کیا پس تم دریافت نہیں کرتے ہو اپنے کام کی برائی کو جب نمرود کی قوم نے یہ بات سنی تو عاجز ہو
سے مضرت پہونچانے کی طرف پھر سکا اور قَالُوْا حَرِّقُوْهُ بولے کہ جلا دو اسے کہ آگ کا عذاب بہت ہولناک ہے وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ
اور مدد کرو اپنے خداؤں کی اس سے بدلا لیکر اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم فٰعِلِيْنَ ○ کرنے والے مدد یعنی اگر بتوں کی مدد کرنے والے
ہو پھر نمرود نے حکم کیا تو ایک پہاڑ کے سامنے ایک حظیرہ بنایا گیا اوسکی دیوار ساٹھ گز بلند تھی اور مہینا بھر تک لکڑیاں جمع کر کے
اوس حظیرہ کو بھر دیا اور بہت سا تیل تمام اسمین چھڑکا کر اوسمین آگ دی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام
کی گردن مبارک میں طوق ہاتھ میں ہتھکڑیاں پانوں میں بیڑیاں ڈالکر منجنیق سے آگ میں ڈالدیا پس جبرئیل علیہ السلام ہوا سے اونکے
پاس پہونچے اور پوچھا کہ تمکو کچھ حاجت ہے ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ تمسے تو کچھ بھی حاجت نہیں جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ جس سے حاجت رکھتے ہو اوس سے مانگو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ خود جانتا ہے مانگنے کی حاجت نہیں ہے جبکہ خدا
جلیل پر ابراہیم خلیل کا توکل پکا اور ماسوی اللہ سے انقطاع پورا تھا تو قُلْنَا يٰنَارُ ہمنے کہدیا کہ اے آگ كُوْنِيْ ہو جا بَرْدًا
وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ اگر یہ نہ کہا جاتا کہ سلامتی
ساتھ ٹھنڈی ہو تو ممکن تھا کہ ابراہیم علیہ السلام سردی کے مارے اٹھ جاتے وَاَرَادُوْا اور چاہا نمرودیوں نے بِهٖ كَيْدًا ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھ مکر اونکے جلانے میں فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ○ تو کر دیا ہمنے اونکو بڑے نقصان والے اسواسطے کہ اونکی
کوشش ابراہیم علیہ السلام کی حقیت اور اونکے فعل کے باطل ہونے پر دلیل روشن ہو گئی لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں گرے تو
فورًا اونکا طوق اور بیڑی اور ہتھکڑی جل گئی اور اونکے گرد پھول کھل گئے اور میٹھے پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا سات دن تک آگ کے
حظیرہ میں رہے نمرود نے بلندی پر سے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام نہایت دلچسپ باغ میں بیٹھے ہوئے ملک الظل سے باتیں کر رہے ہیں
اور اونکے گرداگرد آگ شعلے مارتی ہے تو نمرود نے پکار کر کہا کہ اے ابراہیم تیرا خدا جسکی اتنی بڑی قدرت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں بڑا خدا ہے میں اوسکے واسطے
قربانی کروں ابراہیم علیہ السلام بولے کہ جبتک تو اپنے طریقہ پر ہے میرا خدا تیری قربانی قبول نہیں کرتا لکھا ہے کہ نمرود نے چار ہزار گائیں قربانی
کیں اور ابراہیم علیہ السلام کو ایذا دینا چھوڑ دیا کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ محققوں نے کہا ہے کہ یا نار کونی خطاب اوس آگ سے ہے جو ابراہیم علیہ الصلوۃ
والتسلیم کے دل میں تھی یعنی شوق محبت کا شعلہ بیت آتش دارد دل من آتش دارد ﴿ وان آتش دل ما خوش دارد ﴾ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے
نمرود کی آگ کے قریب پہونچکر چاہا کہ شہود عشق کے سوز کے ساتھ آہ کریں اور نمرود کی آگ کو تباہ کریں ندا پہونچی کہ آتش شہود کی ٹھنڈی ہو جا

نمرود کی آگ پر اور ابراہیم پر سلامتی کے ساتھ رہا اسواسطے کہ ہم حکم کر چکے ہین کہ اوس آگ ہین اپنے خلیل کے معجزے سے ایک بات ہم ظاہر کرینگے اگر تو نمرود کی آگ پر اپنا تسلط کریگی یہانتک کہ وہ سرد ہو جائے تو بکلی نہ پیدا ہوگا اور معجزہ نہ ہویدا ہوگا اور اگر تو ابراہیم پر سلامتی سے ٹھنڈی نہ رہیگی تو نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ کے شعلے سے وہ جل جائیگا اور دعوت کا قاعدہ بگڑ جائیگا اور یہانسے معلوم ہوتا ہے کہ عشق کی آگ سب چیزون پر غلبہ کرتی ہے اور اوسپر کوئی چیز غالب نہین ہوتی بیت عشق کان شعلہ ست کوچون بر فروخت ٭ ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت ٭ وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے کہ نمرود اور اوسکی قوم کی جگہ تھی وَلُوْطًا اور اوسکے بھتیجے لوط بن ہارون کو بھی اور پہونچا دیا ہمنے اونکو اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا اوس زمین کی طرف کہ ہمنے برکت دی اور زیادتی کی فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ اوسمین اہل عالم کے واسطے یعنی ولایت شام مین اور وہان انبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونے سے برکت اور نعمت و رحمت کی کثرت تھی لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین مین اوترے اور لوط علیہ السلام موتفکات مین اور ان دونون مقامون مین ایک دن رات کی راہ تھی وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اور عطا کیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو سارہ سے جو اونکے چچا کی بیٹی تھین ایک بیٹا اِسْحٰقَ ط اسحاق نام وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ط اور دیا ہمنے اوسے یعقوب مانگنے سے زیادہ یعنی اوسنے ہمسے ایک بیٹا مانگا تھا ہمنے اوسے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی وَكُلًّا جَعَلْنَا اور چارون کو کردیا ہمنے یعنی ابراہیم لوط اسحاق یعقوب علیہم السلام کو صٰلِحِيْنَ ۝ نیک و شایستہ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً اور کیا ہمنے اون سب کو پیشوا خلق کو يَّهْدُوْنَ راہ دکھاتے ہین ہماری طرف بِاَمْرِنَا ہمارے حکم سے وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ اور وحی کی ہمنے اونکی طرف فِعْلَ الْخَيْرٰتِ بھلائیان کرنے کی یعنی نیک کام کہ خلق کو اونکی نعمت دلائین وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ اور نماز قائم رکھنے کی وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ج اور زکوٰۃ دینے کی نماز اور زکوٰۃ کی تخصیص تفضیل کی جہت سے ہے وَكَانُوْا لَنَا اور تھے ہمارے واسطے عٰبِدِيْنَ ۝ عبادت کرنے والے اخلاص کے ساتھ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ اور دی ہمنے لوط کو حُكْمًا حکمت یا نبوت یا جھگڑنے والون مین فیصلہ کرنا وَّعِلْمًا اور علم جو پیغمبرون کو چاہیے شریعت اور ملت کے قواعد وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اوسے مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ اوس گانون سے كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ط کہ تھا کرتا تھا وہ گانون یعنی اوس گانون کے لوگ کرتے تھے کام ناپاک اور وہ گانون سدوم تھا موتفکات مین کہ اوسکے لوگ لواطت مین مشغول تھے اور رہزنی کرتے تھے ہمنے اونھین ہلاک کر دیا اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق تھے وہ قَوْمَ سَوْءٍ بُرے لوگ فٰسِقِيْنَ ۝ فرمان سے نکلجانے والے وَاَدْخَلْنٰهُ اور داخل کیا ہمنے لوط علیہ السلام کو فِيْ رَحْمَتِنَا ط اپنی رحمت مین یعنی رحمت والون مین یا جنت مین کہ رحمت کی جگہہ ہے اِنَّهٗ بیشک لوط مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ نیکون اور شایستہ لوگون مین سے ہے اور اس سے قبل لوط علیہ السلام کا قصہ تفصیل کے ساتھ گذرا ہے وَنُوْحًا اور یاد کر نوح علیہ السلام کو اِذْ نَادٰى جب پکارا اوسنے اپنے رب کو مِنْ قَبْلُ قبل لوط اور ابراہیم علیہما السلام سے یعنی اپنی قوم کے ہلاک ہونے کو دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کرلی ہمنے اوسکی دعا فَنَجَّيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗ اور اوسکے گھر والون کو اوسکے فرزندون اور عورتون مین سے مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ بڑے غم یعنی طوفان کی مصیبت سے وَنَصَرْنٰهُ اور مدد کی ہمنے اوسکی مِنَ الْقَوْمِ اوسکی قوم پر

ع ٢٥

یعنی منکرون پر ہمنے اوسے غالب کردیا اَلَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا وہ جنھون نے تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا ہماری آیتون کی اِنَّهُمۡ بیشک وہ
قوم نوح کے لوگ كَانُوۡا تھے قَوۡمَ سَوۡءٍ ایک بری قوم یعنی کافر تھے اسواسطے کہ کفر سبب ہے برائیون کا مراد یہی فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ
اَجۡمَعِیۡنَ○ تو غرق کردیا ہمنے اون سب کو وَدَاوٗدَ وَسُلَیۡمٰنَ اور یاد کر داؤد اور اوسکے بیٹے سلیمان کا قصہ
اِذۡ يَحۡكُمٰنِ جب حکم کیا اون دونون نے فِی الۡحَرۡثِ کھیت مین لکھا ہے کہ جب داؤد علیہ السلام محکمہ مین بیٹھتے تو سلیمان علیہ السلام
دروازہ پر بیٹھے رہتے جو باہر نکلتا اوس سے اوسکا مقدمہ اور اپنے والد کا فیصلہ پوچھ لیتے ایکدن دو آدمی محکمہ مین آئے ایک کسان کہ اوسے
ایلیا کہتے تھے اور ایک بکریون والا کہ اوسے یوحنا کہتے تھے ایلیا نے اظہار کیا کہ یا خلیفۃ اللہ میرے پڑوسی یوحنا رات کو اپنی بکریان چراتا تھا
میرے کھیت مین پڑین اور سب کھیت چرگئین اور ایک قول یہ ہے کہ ایلیا کے باغ مین جاکر بکریان انگور کے خوشے کھاگئی تھین اور تلف
کرڈالے تھے داؤد علیہ السلام نے یوحنا سے پوچھا اوسنے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہوا ہے داؤد علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ اپنی بکریان
ایلیا کو دیدے اور داؤد علیہ السلام کی شریعت مین اسی طرح حکم تھا جب وہ دونون محکمہ کے باہر آئے اور اس قصہ کا حال سلیمان علیہ السلام کو
معلوم ہوا تو وہ محکمہ کے اندر چلے آئے انھین تیرھوان برس تھا اور اپنے والد سے عرض کی کہ اگر اسکے سوا اور کچھ حکم ہوتا تو اولی اور انسب تھا
داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ کسطرح حکم کرنا چاہیے سلیمان علیہ السلام نے عرض کی کہ بکریان ایلیا کو سپرد کرنا چاہیے کہ اونسے نفع
حاصل کرے دودھ گھی بالون کے سبب سے اور باغ یا کھیت یوحنا کو دینا چاہیے کہ محنت کرکے جیسا پہلے تھا ویسا ہی تیار کرے جب
انگور کے خوشے لگین یا کھیت تیار ہو تو ایلیا کو سپرد کرکے اپنی بکریان لیلے تاکہ دونون مین کوئی بے نصیب نہ رہے داؤد علیہ السلام نے
اسی طرح حکم فرمایا تو حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی کہ اس قوم پر داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ پڑھیں جب
حکم کیا کھیت یا باغ کے مقدمہ مین اِذۡ نَفَشَتۡ فِیۡهِ جب رات کو گھس گئی تھی اوس کھیت یا باغ مین غَنَمُ الۡقَوۡمِ
بکری ایک قوم کی وَكُنَّا اور تھے ہم لِحُكۡمِهِمۡ حکم حاکم کو جو فریقین پر اونھون نے نافذ کیا تھا شٰهِدِیۡنَ○ جاننے والے
یعنی ہمنے جانا کہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام نے ایلیا اور یوحنا پر کیا حکم جاری کیا فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَیۡمٰنَ پھر تعلیم کی ہمنے حکومت
سلیمان کو اور اوسے سکھادی اور اوسکے فہم مین پہونچادی یہانتک کہ اوسنے حکم کیا کہ بکریان باغ والے کو دین کہ وہ اونسے نفع لے اور
اوسکے سبب سے اپنے روزگار کا عوض اور تلافی کرے اور باغ بکری والے کو دیا جاوے کہ محنت کرکے پہلا سا تیار کرے تاکہ پھر کبھی بکریون
کے گلہ سے غافل نہو جاوے اور حقیقت امر یہی ہے کہ اوس زمانہ مین حکم اوسی طرح تھا جو داؤد علیہ السلام نے دیا تھا حق تعالیٰ نے حضرت سلیمان پر
وحی بھیجی کہ اس وحی نے وہ حکم منسوخ کردیا اور حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام پہلا حکم منسوخ ہوجانے پر جب مطلع ہوے تو یہ دوسرا
حکم اونھون نے نافذ فرمایا وَكُلًّا اٰتَیۡنَا اور ہر ایک کو باپ بیٹے مین دیا ہمنے حُكۡمًا حکم کرنا یا پیغمبری وَّعِلۡمًا اور علم
دین کے امور کا وَّسَخَّرۡنَا اور مسخر کردیے ہمنے مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ یُسَبِّحۡنَ داؤد کے ساتھ پہاڑ کہ تسبیح کرتے تھے
خدا کی اونکے ساتھ تبیان مین لکھا ہے کہ جسطرح داؤد علیہ السلام سے لوگ ذکر الٰہی سنتے تھے اوسی طرح پہاڑون سے بھی سنتے تھے
اور یہ اونکا معجزہ تھا وَالطَّیۡرَ اور مسخر کردیے ہمنے داؤد علیہ السلام کے واسطے پرندے کہ خدا کی تسبیح و تقدیس کرنے مین اونکا ساتھ دیتے

وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اور ہین ہم کرنے والے ایسی باتین اور ہماری قدرت مین یہ اچنبے کی بات نہین اگرچہ تمہارے نزدیک عجیب بات ہو صاحب انوار نے کہا ہو کہ بعضون نے تسبیح کو سیاحت کے معنی مین کہا ہو یعنی جہان داؤد علیہ السلام چلتے پہاڑ بھی اونکے ساتھ چلتے فوائد مین لکھا ہو کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑون کا سیر کرنا قرآن مین مذکور نہین ہو تو تسبیح سے سیر مراد لینے کی کچھ ضرورت نہین بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ پرند اور پہاڑون کی تسبیح زبان حال سے تھی اس تقدیر پر عجب کہ سب چیزین زبان حال سے تسبیح الٰہی مین گویا ہین تو حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ کیا خصوصیت ہو سکتی ہو یقین کرنے والے مسلمان کو اعتقاد رکھنا چاہیے کہ پہاڑ اور پرند حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ اسی طرح تسبیح کرتے تھے کہ سب سننے والے اونکے حروف اور کلمے سمجھتے تھے اور قدرت الٰہی سے یہ بات کچھ عجب کی نہین ہو نظم ہر کجا قدرتش علم افراخت ٭ زغرائب ہر آنچہ خواست بساخت ٭ قدرتے را کہ نیست نقصانش ٭ کار ہا جملہ ہست آسانش ٭ وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہمنے داؤد علیہ السلام کو صَنْعَةَ لَبُوْسٍ بنانا زرہ کا لَّكُمْ تمہارے واسطے لِتُحْصِنَكُمْ تاکہ بچاوے زرہ تمہین اور بکرے لنحصنکم نون کے ساتھ متکلم کا صیغہ پڑھا ہو یعنی بچائین ہم تمکو مِّنْۢ بَاْسِكُمْ تمہاری لڑائی سے یعنی لڑائی کے میدان مین قتل اور زخم سے فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم شٰكِرُوْنَ ○ شکر کرنے والے اس نعمت کے حکم ہو استفہام کی صورت پر یعنی ایسے لباس پر خدا کا شکر کرو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کردی ہمنے سلیمان کے واسطے ہوا عَاصِفَةً سخت اور تیز چلنے والی اور اوسکی تیزی یہ تھی کہ سلیمان علیہ السلام کا تخت اوٹھا لیجاتی تھی اور ایک دن مین ایک مہینے کی راہ پر پہونچاتی تھی تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ تھی چلتی حکم سے سلیمان کے یعنی اونکی خواہش کے ساتھ اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف الَّتِيْ بٰرَكْنَا ایسی زمین کہ برکت دی ہو ہمنے فِيْهَا اوسمین یعنی ولایت شام مین تلخیص مین لکھا ہو کہ ملک شام مین ایک شہر تھا تدمر نام دیوون نے سلیمان علیہ السلام کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے حضرت سلیمان نکلتے اور تمام عالم کے گرد پھرتے مغرب کی نماز کے وقت ہوا اونہین وہین لے آتی مختار القصص مین لکھا ہو کہ صبح کو تدمر سے حضرت سلیمان نکلتے اور اصطخر فارس مین استراحت کرتے رات کو بابل مین جا دوسرے دن بابل سے نکل کر چاشت کے وقت اصطخر مین ہوتے اور شام کے وقت تدمر مین پھر آتے وَكُنَّا اور ہین ہم بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ○ سب چیزین جاننے والے وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ اور مسخر کر دیے ہمنے سلیمان کے واسطے دیوون مین سے بعضی مَنْ يَّغُوْصُوْنَ وہ لوگ جو غوطے لگاتے دریاؤن مین لَهٗ اوسکے واسطے نفیس چیزین نکالنے کو وَيَعْمَلُوْنَ اور کرتے عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ اور کام بھی غوطہ لگانے کے سوا جیسے مکان بنانا اور سب عجیب کام وَكُنَّا لَهُمْ اور تھے ہم دیوون کے واسطے حٰفِظِيْنَ ○ نگہبان تاکہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے باہر نہو جائین وَاَيُّوْبَ اور یاد کر ایوب کو اور وہ اموص کے بیٹے ہین اموص رازخ کے رازخ روم کے روم عیص کے عیص حضرت اسحاق کے اسحاق حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام کے بیٹے ہین حق نے اونہین مال بہت سا دیا تھا اور نبوت کا خلعت عطا فرما کر ولایت بثنیہ مین بھیجا تھا وہان شام کی زمین پر دن رات وہ عبادت مین مشغول رہتے اور خیرات کرنے کی رسمین کما حقہ ادا کرتے ابلیس ملعون نے اوپر حسد کر کے حق تعالیٰ سے مناجات کی کہ یا الٰہی تیرا یہ بندہ عیش مین خیر و عافیت سے ہو اور مال بہت رکھتا ہو اور اوسکی نیک اولاد بھی کثرت سے ہو اگر مال اور اولاد چھین

اپنے کی بلائین تو اوسے مبتلا کرے تو بہت جلد تیری راہ سے پھر جائے اور ناشکری کی راہ اختیار کرلے حق تعالی نے فرمایا کہ تو جو
کہتا ہے ایسا نہین ہے وہ میرا پسند کیا ہوا بندہ ہے اگر اوسے ہزار بار بلا مین مبتلا کرون تو بھی امتحان مین پورا ہی اوتریگا بیت چنان
در عشق یکی دیدم کہ گر تیغ ہر روز بر سرش بر امتحان باشم چو شمع استادہ پا برجا بہت سی تفسیرون مین لکھا ہے کہ ابلیس ملعون نے
حق تعالی سے درخواست کی کہ تو مجھے ایوب کے مال اولاد جسم پر مسلط کردے تا اونکی حقیقت حال کھلجائے حق تعالی نے ابلیس کو
اونکے ظاہر پر مسلط کردیا اوسنے شیطانون کو مقرر کردیا یہانتک کہ وہ اونکی ہلاکت مین مشغول ہوے حقائق مین لکھا ہے کہ اس بات پہ
قرآن اور حدیث مین کوئی دلیل نہین بلکہ یہود کی دی ہوئی خبر ہے کہ کعب [illegible] رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے حقیقت یہ ہے کہ حق تعالی نے
انواع واقسام کی مصیبتین اونپر مقرر فرمائین تو بلائین اونپر ٹوٹ پڑین [illegible] اونٹ بجلی گرنے سے ہلاک ہوے اور بکریان
پہاڑ آنے سے ڈوبین اور کھیتی کو آندھی نے پراگندہ کردیا اور سات بیٹے تین بیٹیان دیوار کے نیچے دبکر مرگئے اور اونکے جسم مبارک پہ
زخم پڑگئے اور متعفن ہوے اور اونمین کیڑے پڑگئے جو لوگ اونپر ایمان لائے تھے مرتد ہوگئے جس گانون اور مقام مین حضرت ایوب
علیہ السلام جاتے وہان سے وہ مرتد اونہین نکالدیتے اونکی بی بی رحیمہ نام افرائیم بن یوسف کی بیٹی یا ماجر نام منشا بن یوسف کی
بیٹی تھین یا حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت مین رہین سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت ایوب علیہ السلام
اس بلا مین مبتلا رہے اور بعضون نے تیرہ یا اٹھارہ برس بھی کہے ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوب علیہ السلام کا
قصہ یاد کرو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ جب پکارا اوسنے اپنے رب کو اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ یہ کہ مجکو پہونچی ہے مضرت اور سختی
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ اور تو بڑا رحم کرنے والا ہے رحم کرنے والون مین سے کہتے ہین کہ حق تعالی نے ایوب علیہ السلام کی
شان مین فرمایا کہ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اور اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کا نکتہ اوسکے منافی ہے اسواسطے کہ رنج ومصیبت کی شکایت بے صبری کی
علامت ہے اسکا جواب اسطرح دیتے ہین کہ شیطان کے طعن سے اونہین بڑا رنج پہونچا اسواسطے کہ شیطان نے اونکے پاس آکر کہا تھا کہ تم میرا
سجدہ کرو تو تمہین بلا سے نکالدون اوسوقت حضرت ایوب علیہ السلام نے حق تعالی سے شیطان کی ضررسانی کی شکایت کی اپنے رنج ومصیبت
کی شکایت نہین کی عشرات حمیدی مین لکھا ہے کہ جو لوگ ایوب علیہ السلام کا ایمان لائے تھے اونمین سے بعض نے کہا کہ اگر اونمین کچھ
بھی بھلائی ہوتی تو اس بلا مین نہ مبتلا ہوتے اس سخت کلام نے اونکے دل مبارک کو زخمی کردیا اور اونھون نے جناب الٰہی مین اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ
عرض کیا یا اسقدر ضعیف اور ناتوان ہوگئے تھے کہ فرض نماز اور عرض نیاز کے واسطے کھڑے نہو سکتے تھے تو یہ بات اونکی زبان پر آئی یا کیڑون نے
دل وزبان مین نقصان پہونچانے کا ارادہ کیا اور یہ دونون عضو توحید اور تمجید کے محل ہین انکے ضائع ہونے سے ڈر کر یہ کلمہ زبان مبارک پہ
لائے یا اونکی بی بی کمال تہیدستی اور بیچارگی کی وجہ سے اپنا گیسو بیچکر اونکے واسطے کھانا لائین ایوب علیہ السلام نے اس حال سے مطلع ہوکر
اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کی آواز نکالی حقائق سلمی مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ چالیس دن تک حضرت ایوب پر وحی آئی
اس جہت سے اونھون نے یہ شکایت فرمائی اور بعضون نے کہا ہے کہ اونکے جسم مبارک مین جو کیڑے پڑے تھے اونمین سے ایک کیڑا زمین پر
گرا اور جلتی ہوئی خاک پر تڑپنے لگا تو ایوب علیہ السلام نے اوسے اوٹھا کر پھر اوسی جگہ پر رکھدیا چونکہ یہ کام اختیار سے واقع ہوا

تو اوسنے ایسا کہا کہ ایوب علیہ السلام تاب لا سکے اور یہ کلمہ اونکی زبان مبارک پر جاری ہوا اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ہر صبح کو بے واسطہ کسی
فرشتہ یا انسان کے بارگاہ کبریا سے یہ خطاب مستطاب ایوب کو یعنی ایوب علیہ السلام کو پہونچتا تھا کہ اے ہمارے بیمار کیسا ہے اور ایوب علیہ السلام
اس پرسش کے ذوق و شوق مین وبلا کا پہاڑ جان پر اوٹھائے ہوئے تھے اور اوس بیماری مین خوش رہتے تھے بیت گر بسر بیمار خود
آئی بعیادت ٭ صد سال بامید تو بیمار توان بود ٭ جس دن صحت ہونے لگی اوس صبح کو اس خطاب کے تحفہ سے سرفراز نہین ہوئے
تو فریاد کی کہ اِنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خدا سے شکایت تھی خدا کی شکایت نہ تھی بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ ایوب علیہ السلام
کی بشریت ضرر جسمانی سے نالہ کرتی تھی مگر اونکی روحانیت توجہ اور میلان الٰہی کے جمال کا نظارہ کرتی تھی اور اوس بلا مین کمال عنایت
دیکھتی تھی تو خواہ نخواہ اونکی زبان بشریت سے اِنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ کہا اور لسان روحانیت سے اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کی بشارت سے ترنم ہوئی لطائف قشیری
مین مذکور ہے کہ یہ بات اس طور پر نہین کہ قضا و قدر پر اعتراض ہو یا ضعف اور عجز بشریت کی روشنی ہو اسواسطے کہ منقول ہے کہ جبرئیل
امین ایوب علیہ السلام کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیون چپ بیٹھے ہو وہ بولے کہ چپ بیٹھا ہون اور صبر کرون تو کیا کرون جبرئیل علیہ السلام
نے فرمایا کہ خدا کے خزانون مین بلائین بہت ہین تم اونکی طاقت نہین رکھتے خدا سے عافیت اور صحت چاہو تو ایوب علیہ السلام
نے دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کی ہمنے اونکی دعا فَكَشَفْنَا پس کھولدی ہمنے مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ جو چیز اونپر تھی رنج
اور بیماری اوسکی یعنی اوسے ہمنے شفا دیدی اور اسکی شرح سورۂ صاد مین آئیگی وَاٰتَيْنٰهُ اور عطا کیے ہمنے اوسے اَهْلَهٗ فرزند
اوسکے کہ بعینہ اونھی کو ہمنے زندہ کردیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ اور اونکے مثل اونکے ساتھ یعنی سات بیٹے اور تین بیٹیان اور بھی پیدا ہوئے مگر
مشابہ وہین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ اولاد اور مال اور مواشی پہلے سے دونے اونھین حق تعالیٰ نے دیے اور ایک ابر سرخ
یا سفید بھیجا کہ اوس سے سونے کی ٹڈیان اونپر برسین اور احقاف مین آیا ہے کہ تین دن رات اونکے گھر کے گرد سونے کی ٹڈیان برسین
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا یہ کام ایوب کے ساتھ جو ہمنے کیے تو اپنی طرف سے اوسکو رحمت اور انعام پہونچانے کے واسطے کیے
وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ○ اور عبادت کرنے والون کو نصیحت کے واسطے تاکہ جسطرح ایوب نے صبر کیا یہ بھی صبر کرین اور جس طور
اوسنے بدلا پایا یہ بھی پائین نظم ہر کہ او در راہ حق صابر بود ٭ بہر او خوشتر ز قادر بود ٭ صبر باید تا شود کسب چو زر ٭ زانکہ گفتہ اند الصبر
مِفْتَاحُ الْفَرَجِ ٭ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمٰعیل اور ادریس علیہما السلام کو وَذَا الْكِفْلِ
اور صاحب نصیب کو کہ الیاس ہے یا یوشع یا زکریا علیہم السلام اور یہ نام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے بہرہ مند تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ
کفل ضعف کے معنی مین ہے یعنی اون نبی کے عمل اون انبیا علیہم السلام کے عمل سے دونے تھے جو اونکے زمانہ مین تھے امام محی السنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ
اور صاحب تیسیر نے لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل مین سے ایک نبی پر وحی آئی کہ مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون تو اپنا ملک بنی اسرائیل کے
پیش کر کہ جو کوئی اسکا پابند ہو کہ رات کو نماز پڑھے اور سستی نہ کرے دن کو روزہ رکھے افطار نہ کرے لوگون مین حکم جاری کرے غصہ نہ کرے جو کوئی
ایسا کرے اوسے تو اپنی پادشاہی سپرد کر جب وہ پیغمبر صاحب نے یہ بات بنی اسرائیل پر ظاہر کی تو ایک جوان اوس قوم مین سے اوٹھا اور بولا کہ انا
اتکفل لک بہذا اون پیغمبر علیہ السلام نے ملک اوس جوان کو سپرد کردیا اور اوسنے وعدہ وفا کیا پیغمبری کا خلعت پایا تو حق تعالیٰ نے اوسے

یعنی مین کفالت کرتا ہون تیرے واسطے اس بات کی ۱۲

وَذَا الْكِفْلِ کو كُلٌّ سب پیغمبر اسماعیل ادریس و ذوالکفل علیہم السلام مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ صبر کرنے والون مین سے تھے مشقت تکلیف پر
زمانہ کی شدتون پر اسماعیل علیہ السلام نے تو مکہ مین رہنے پر صبر کیا کہ وہ ایک میدان بے کھیت کا تھا اور ادریس علیہ السلام نے عداوت اپنی
قوم کی بلا او مصیبت پر صبر کیا اور لوگ اونکا ایمان نہ لائے اور ذوالکفل نے اون کامون پر صبر کیا جسکے متکفل ہوئے تھے وَاَدْخَلْنٰهُمْ
اور داخل کیا ہمنے فِيْ رَحْمَتِنَا اپنی رحمت مین کہ نبوت ہی یا آخرت کی نعمت اِنَّهُمْ بیشک وہ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝
نیکون مین سے ہین وَذَا النُّوْنِ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مچھلی والے کو یعنی یونس علیہ السلام کو اِذْ ذَّهَبَ
جب چلا گیا مُغَاضِبًا غصہ کرتا ہوا اپنی قوم پر اسواسطے کہ قوم نے اونکی دعوت قبول نہین کی تھی اور جنید قدس سرہ نے کہا ہے
کہ بلا نے مین اپنے نفس پر اونھون نے غصہ کیا اسواسطے کہ اونکے جانے کے واسطے حکم الٰہی نہین صادر ہوا تھا اور بعضون نے کہا ہے
کہ اونھون نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا جب وعدہ کا وقت آیا تو عذاب آنے مین دیر ہوئی سمجھے کہ قوم کے لوگ اونھین جھوٹا جانینگے
تو اپنی امت مین سے نکل گئے فَظَنَّ پھر گمان کیا یعنی اونسے اوس شخص کا سا کام صادر ہوا جو گمان کرتا ہے اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ
کہ ہرگز تنگی نکرینگے ہم عَلَيْهِ اوسپر راہ چلنا تو یونس کو ہم دریا مین لیگئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید کر دیا فَنَادٰى تو وہ پکارا
فِي الظُّلُمٰتِ تاریکیون مین یعنی ایک دریا دوسرے مچھلی کے پیٹ تیسرے رات کی تاریکی مین اسطرح یونس علیہ السلام پکارے
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ کہ کوئی معبود نہین مگر تو سُبْحٰنَكَ پاک ہی تو اس سے کہ کسی چیز مین تو عاجز ہو اِنِّىْ كُنْتُ
بیشک ہون مین تھا مین مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اپنی جان پر ظلم کرنے والون مین سے کہ جدا ہوئے بن اذن جلدی کی اور انوار مین حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو کوئی سختی اور کرب مین پھنسا ہو اور خدا کو اس دعا کے ساتھ پکارے تو خدا اوسکی دعا قبول کرتا ہے
فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو ہمنے قبول کر لی یونس کی دعا وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اوسکو مِنَ الْغَمِّ اوس غم و رنج سے
اور مچھلی کے نگلجانے سے یعنی ہمنے مچھلی کو حکم کیا اور اوسنے دریا کے کنارے اونکو اگل دیا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح اوسے ہمنے غم سے
نجات دی اسی طرح نُـنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ نجات دیتے ہین ہم ایمان والون کو مچھلی اور دریا کا قصہ سورۂ صافات مین مفصل آتا ہے
وَزَكَرِيَّآ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زکریا بن آزر کو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ جب پکارا اسنے اپنے رب کو اور کہا کہ رَبِّ
لَا تَذَرْنِىْ اے میرے رب نہ چھوڑ مجھکو فَرْدًا اکیلا یعنی لاولد اور مجھے بیٹا دے کہ وہ مجھ سے میراث لیوے وَاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ
اور تو بہتر وارثون کا ہی تو اگر تو مجھے وارث نہ دیگا تو کچھ پروا نہین فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى تو قبول کی ہمنے اوسکی دعا
اور عطا کیا ہمنے اوسکو یحییٰ نام بیٹا اور اسکے سبب سے وارث زندہ ہوگیا وَاَصْلَحْنَا لَهٗ اور صلاحیت پیدا کی ہمنے اوسکے واسطے زَوْجَهٗ
اوسکی عورت ایشاع عمران کی بیٹی کو کہ پہلے بانجھ تھین پھر لڑکا جننے کی صلاحیت ہمنے اونھین دی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ ہمنے
زکریا کی عورت کو خوش اخلاق کر دیا زکریا کے واسطے اور پہلے وہ بد خلق تھین اِنَّهُمْ بیشک سب پیغمبر جنکا ذکر ہوا كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ
تھے جلدی کرتے فِي الْخَيْرٰتِ نیکیون مین وَيَدْعُوْنَنَا اور پکارتے تھے ہمکو رَغَبًا رغبت کرکے ثواب کی طرف وَّرَهَبًا
اور ڈر کر عذاب سے وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝ اور تھے ہمارے واسطے فروتنی اور حکم ماننے والے یا نیاز مند محققون نے کہا ہے کہ نیاز

انہی کے واسطے چاہیے اور نازا وسی پر لائق ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ جو کوئی نیاز اوسکے سامنے بیچتا ہی وہ اوس نیازمند کو تونگر کردیتا ہی
اور جو کوئی اوس پر ناز کرتا ہی وہ اوس ناز کرنے والے کو عزتدار بنا تا ہی کانوا لنا خاشعین بیان نیاز ہی اور من یقل منہم انی الٰہ العرش معبودی نشان
ناز ہی بیت گدا ئے سیکدہ ام لیک وقت مستی بین ، کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم ؛ **وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ** اور یاد کر واے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوس عورت کو جسنے بچائی **فَرْجَهَا** اپنی فرج حلال اور حرام سے اس سے حضرت مریم عمران کی بیٹی مراد ہین کہ اونھون نے اپنے کو
پاک رکھا اور اونکے دامن عصمت تک کسی کا ہاتھ نہین پہونچا **فَنَفَخْنَا** پھر پھونکدی یعنی ہمنے جبریل کو حکم کیا اور اونھون نے پھونکدی
فِیْهَا اوسکے پیراہن مین یا پیٹ مین **مِنْ رُّوْحِنَا** اوس روح مین سے جو ہمارے حکم سے ہی حاصل یہ ہی کہ جاری کردی ہمنے اوسمین
مسیح علیہ السلام کی روح **وَجَعَلْنٰهَا** اور کردیا ہمنے اوس عصمت کو **وَابْنَهَآ** اور اوسکے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے حال کو **اٰیَةً**
دلیل اور علامت **لِّلْعٰلَمِیْنَ** ○ اہل عالم کے واسطے یعنی جب اونکے حال مین اہل عالم غور اور فکر کرین تو اون پر یہ بات صاف
کھل جاوے کہ فقط روح پھونکنے کے باعث بغیر رگ پاک دامن عورت سے بے باپ کے بیٹا پیدا ہونا صانع حکیم قدیم جل جلالہ کے کمال قدرت پر
دلالت کرتا ہی **اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ** اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ملت توحید اور دین اسلام جسپر تمام استقامت واجب ہی **اُمَّةً**
وَّاحِدَةً ملت ایکہی ہی یعنی اوسمین کچھ اختلاف نہین بلکہ سب انبیا علیہم السلام اسی ملت اور دین پر تھے اور اصل توحید مین
سب کو اتفاق ہی **وَّاَنَا رَبُّكُمْ** اور مین تمھارا رب ہون **فَاعْبُدُوْنِ** ○ تو میری ہی عبادت کرو میرے سوا اور کسی کی عبادت نکرو
وَتَقَطَّعُوْٓا اور کاٹ دیا اگلی امتون نے **اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ** اپنے دین کا کام آپسمین یعنی فرقہ فرقہ ہوگئے جیسے یہود و نصاریٰ اور ایک دوسرے کو کافر
ہی جانتے تھے **كُلٌّ** یہ سب فرقے **اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ** ○ ہماری طرف پھرنے والے ہین اور ہم اونھین اونکے اعمال کے موافق جزا دینگے
فَمَنْ یَّعْمَلْ پھر جو کوئی کرے **مِنَ الصّٰلِحٰتِ** نیک کامون مین سے **وَهُوَ مُؤْمِنٌ** حال آنکہ وہ ایمان لایا ہو خدا اور رسول کا
فَلَا كُفْرَانَ تو ناشکری نہین ہی **لِسَعْیِهٖ** اوسکے دوڑنے کے واسطے نیک کام کی طرف یعنی ہم اوسکے اعمال ضائع نہ کرینگے **وَاِنَّا**
لَهٗ اور ہم اوسکے دوڑنے کو **كٰتِبُوْنَ** ○ لکھنے والے ہین یعنی اوسکے نامہ اعمال مین ہم ثبت کرنے والے ہین مراد یہ ہی کہ اوسکا کام کسی
وجہ سے ضائع نجائیگا بیت مرد کار نیکوان ضائع نباشد بر حق ، لا یضیع اللّٰہ فی الدارین اجر المحسنین ؛ **وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ**
اور حرام اور ممتنع ہی اوس گانون والون پر کہ **اَهْلَكْنٰهَآ** ہلاک کردیا ہی ہمنے اونکو **اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ** ○ یہ کہ پھر آئینگے دنیا
مین یعنی جو لوگ ہلاک ہوگئے اپنے اعمال کی درستی کے واسطے دنیا مین پھر آنا اونپر حرام ہی اور بعضے مفسر لا کو اصلی جانتے ہین اور نہین جانتے اور
کہتے ہین کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ ہلاک ہوجانے والون پر یہ بات حرام اور ممتنع ہی کہ حساب کے واسطے محشر کی طرف رجوع نکرین بلکہ
ضرور آئینگے اور اونکا حساب کیا جائیگا اور پہلا قول یعنی لا کا زائد ہونا بہت مشہور ہی اسواسطے کہ اس عالم کی طرف اونھین رجوع نہوگی اور
اون شقیون پر قبرون ہی مین عذاب ہوتا رہیگا **حَتّٰٓی اِذَا فُتِحَتْ** یہانتک کہ کھول دیجائے **یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ** یاجوج اور ماجوج
کی آڑ یعنی قیامت تک اسواسطے کہ یاجوج ماجوج کی آڑ کا کھلنا قیامت کی علامت ہی **وَهُمْ** اور یاجوج ماجوج **مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ** بلندی
یَّنْسِلُوْنَ ○ جھپٹتے اور دوڑتے ہین تاکہ تمام عالم کو لیلین اور سب دریاؤن کا پانی پیجائین اور خشک تر جو کچھ پائین کھاجائین صاحب

مفسر رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میں جہاں قیامت کی علامتیں بیان کی ہین وہان لکھا ہی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال اور
اوسکے تابع لوگ ہلاک ہو جائینگے تو یاجوج ماجوج نکل آئینگے اور اونکی آمد کہل جائیگی اور ایمان والون کو لیکر عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر آ رہ
رہینگے اور بعضی حدیثون میں وارد ہوا ہی کہ یاجوج ماجوج جبل الخمر تک جائینگے اور جبل الخمر بیت المقدس کا پہاڑ ہی اور کہینگے کہ زمین والون کو
تو ہم قتل کر چکے اب اونکو جو آسمان پر ہین قتل کر ڈالین اور آسمان کی طرف تیر مارینگے اور تیر خون مین ڈوبے ہوئے پہر آئینگے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے ساتھیون کو دشواری ہوگی تو وہ دعا کرینگے اور حق تعالیٰ دفعۃً یاجوج ماجوج کو ہلاک کر دیگا واقترب
الوعد الحق اور قریب آپہونچا وعدہ سچا کہ قیامت کا آنا ہی فاذا ھی تو وہان قصہ یہ ہوگا کہ شاخصۃ دہشت سے کہلی ہوئی
قیامت کے ابصار الذین کفروا آنکہیں ان لوگون کی جو نہین ایمان لائے اور وہ کہتے ہونگے یاویلنا کمبختی ہے ہمپر کہ
قد کنا تھے ہم دنیا مین فی غفلۃ بیخبر من ھذا اس دن اور اس حال سے بل کنا بلکہ تھے ہم ظالمین ۝
ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبرون کی بات ہنسی ٹھٹھے مین اور اونکے ساتھ تکبر اور جھگڑا کرتے رہے انکم بیشک تم اے مشرکو وما تعبدون
اور وہ چیز جسکو تم پوجتے ہو من دون اللہ سوا خدا کے بت اور شیطان حصب جہنم ہو آگ جہنم کا ایندہن
ہین انتم لہا واردون ۝ تم تینون سب دوزخ پر گذرنے والے اور داخل ہونے والے ہو تفسیر بیان مین ہی کہ بت جو دوزخ مین
لائے جائینگے اسمین یہ حکمت ہی کہ بت پرستون پر اور زیادہ عذاب ہو اسواسطے کہ بتون سے اور بھی زیادہ آگ تیز ہو جائیگی اور بت پرست
زیادہ جلنے لگینگے اور بت پرستون کی نادانی کھلجائیگی دیکھینگے کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ اونکے ساتھ آگ مین جلتے ہین لو کان
ھؤلاء اگر ہوتے وہ بت الھۃ خدا جیسا کہ وہ گمان کرتے تھے تو ما وردوھا نہ داخل ہوتے دوزخ مین اسواسطے کہ خدا
تو اورون پر عذاب کرتا ہی خود عذاب مین نہین ڈالا جاتا وکل اور سب بت اور بت پرست فیہا دوزخ مین خالدون ۝ ہمیشہ
رہنے والے ہین کہ اونکو وہان سے کسی طرح خلاصی نہین ہی لہم اونکے واسطے ہی فیہا دوزخ مین زفیر چلانا وھم فیہا
اور وہ اوس آگ مین لا یسمعون ۝ نہ سنینگے ایسی کوئی بات جس سے خوش ہون لکھا ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی انکم وما تعبدون
من دون اللہ تو عرب کے مشرک خصم کی آگ مین جلنے لگے ابن الزبعری نے مشرکون کو جب پریشان دیکھا تو بولا کہ غم نکرو اور مضطرب نہو مین محمد
سے مباحثہ کرتا ہون پہر بولا کہ اے محمد تم کہتے ہو کہ خدا کے سوا جن جھوٹے معبودون کی عبادت کیجاتی ہی وہ سب دوزخ مین ہونگے حالانکہ
عزیر اور عیسیٰ اور فرشتے یہود و نصارا اور بنو ملیح کے معبود ہین جب یہ معبود دوزخ کے ایندہن ہونگے تو ہم بھی راضی ہین تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ ان الذین سبقت لہم بیشک وہ لوگ جنکے واسطے آگے بڑہ چکی ہی منا ہماری طرف سے الحسنیٰ نیکی کہ سعادت اور توفیق
طاعت ہی یا جنت کی بشارت اور وہ لوگ عزیر اور عیسیٰ اور ملائکہ علیہم السلام ہین اولئک وہ لوگ جو ہماری اگلی عنایت کے ساتھ خاص کیے
گئے ہین عنہا مبعدون ۝ دوزخ سے دور کیے گئے ہین صاحب بحر نے کہا ہی کہ ابتدا مین عنایت کی بخشش سبب ظہور تجلی اور انتہا مین
دوستی ہوگی بیت ہر تخم کہ در ازل بکشتند نہان شود بفرع ابد پدید بیان ہی لا یسمعون نہ سنینگے وہ لوگ جو دوزخ سے دور رکھے گئے ہین
حسیسہا آواز اوسکی آواز اس سبب سے کہ وہ اعلیٰ علیین مین ہین اور دوزخ اسفل السافلین مین ہی وھم فی ما اشتہت اور ا

جس چیز مین آرزو کرینگے اَنْفُسُهُمْ اونکے دل خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہینگے یعنی اپنی خواہش کی چیزین ہمیشہ پاتے رہینگے
لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ نہ غمگین کریگا اونھین فزع اکبر یعنی فرشتون کا قول جو فرشتے کہینگے کہ لا بشری اسواسطے کہ
وہ لوگ یہ کلمہ سنینگے جبتک کہ کہین وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اور وہ لوگ غمگین ہونگے اسواسطے کہ داہنے ہاتھ کی طرف بہشت کی جانب
متوجہ ہونگے اور بعضون نے کہا ہی کہ فزع اکبر اوسوقت ہوگا جبکہ موت کو بھیڑی کی صورت بناکر بلندی پر کھڑی کرکے ذبح کرینگے اور ندا آئیگی کہ ای
دوزخیو تمھین دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی اور ای جنتیو تمکو جنت مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی تو دوزخی بے صبری
اور شور کرینگے اور جنتی خوشی کے ساتھ رہینگے وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور سامنے آئینگے اونکے فرشتے قبرون سے نکلتے وقت
اور کہینگے کہ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ یہ وہ دن ہی کہ دنیا مین كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ تھے اسکا وعدہ کیے گئے یعنی یہی
تمہارے ثواب اور بزرگی کا دن ہی کافرون کو عذاب پہونچیگا کہ یہ دن تمہارے تماشے کا ہی فظلم نگردان [illegible] عشق
حصہ آنہا [illegible] اپنا اپنا حال [illegible] يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن کہ ہم لپیٹینگے ہم
اور لپیٹ لینگے آسمانون کو كَطَيِّ السِّجِلِّ طومار لپیٹنے کی طرح لِلْكُتُبِ رقعون پر یعنی جسطرح رقعون پر طومار لپیٹ لیا
جاتا ہی اوسطرح ہم آسمانون کو لپیٹ لینگے اور کہتے ہین للکتاب پڑھا ہی یعنی کتاب کے واسطے اور سجل حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کاتب کا نام تھا اور بعضے کہتے ہین کہ سجل ایک فرشتہ ہی کراما کاتبین نامہ اعمال [illegible] دیتے ہین تو وہ لپیٹ لیتا ہی كَمَا
بَدَاْنَآ جسطرح ابتدا کی تھی ہمنے اَوَّلَ خَلْقٍ پہلی بار پیدا کرنے کو [illegible] نُعِيْدُهٗ پھیر دینگے ہم اوسے یعنی جیسا پیدا کیا ہی
پھر ویسا ہی ہوگا جیسا معدوم سے موجود کرتے وقت ہمنے بنایا پیدا کیا تھا دونون باتین ہماری قدرت کے نزدیک آسان ہین وَعْدًا
وعدہ کیا ہی ہمنے پھیرنے کا وعدہ کیے عَلَيْنَا ہم پر اوسکا وفا کرنا ہی اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ بیشک ہم کرنے والے ہین یعنی جسطرح
پہلے ہمنے معرفت کے واسطے موجود کیا دوبارہ مکافات کے لیے موجود کرینگے وَلَقَدْ كَتَبْنَا اور یقینی ہمنے لکھا ہی فِي الزَّبُوْرِ
داؤد کی کتاب مین مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ توریت کے بعد یعنی توریت مین لکھنے کے بعد زبور مین بھی ہمنے لکھا اَنَّ الْاَرْضَ یہ کہ زمین
بہشت کی يَرِثُهَا میراث لینگے اوسے عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ میرے نیک بندے یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لوگ اور بعضون نے کہا ہی کہ نیک بندون سے تمام ایمان دار مراد ہین اِنَّ فِيْ هٰذَا بیشک جو ہمنے خبرین بھیجین ہین وعدے وعیدین
بیان کین اونمین لَبَلٰغًا البتہ کفایت ہی لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ گروہ عبادت کرنے والے کو اونسے حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوة
والثنا کی امت مراد ہی کہ قرآن کی دی ہوئی خبر اونکی ہوئی نصیحت مقصود کو پہونچنے کے واسطے اونھین بس ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا رَحْمَةً مگر رحمت لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے واسطے جناب رسول کریم علیہ افضل الصلوة
والتسلیم کی ذات بابرکات مومنون کے واسطے رحمت ہی اسواسطے کہ آپ ہی کی بدولت ایمان والون نے ہدایت پائی اِنَّمَآ اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ اور
آپ کافرون کے واسطے بھی رحمت ہین اسلیے کہ آپکے قدمون کی برکت سے کافر عذاب ہلاکت سے محفوظ ہوگئے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ
اَنْتَ فِيْهِمْ کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ آپکی رحمت مین سے یہ بات بھی ہی کہ اپنی امت کو آپ کہین نہین بھولے اگرچہ کہ مشغول ہین تھے اور اگر

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

مدینہ منورہ مین ہے مسجد مکرم مین بھی اور حجرہ طاہرہ مین بھی عرش پر مقام قاب قوسین پر یاد فرمایا کہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کل قیامت کے دن شفاعت کا فرش بچھا کر فرمائینگے امتی امتی **نظم** عاصیان پرگنہ در دامن آخر زمان ❊ دست در دامان تو دارند وجان در آستین ❊ نا امید از حضرت بانصرت نتوان شدن ❊ چون توئی در ہر دو عالم رحمۃ للعالمین ❊ **قُلْ** کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو **اِنَّمَا يُوحٰى اِلَيَّ** سوا اسکے نہین کہ وحی بھیجی جاتی ہے میری طرف **اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ** یہ کہ نہین ہے خدا تمہارا مگر **اِلٰهٌ وَّاحِدٌ** خدا ایک اور یکتا **فَهَلْ اَنْتُمْ** تو کیا ہو تم **مُّسْلِمُوْنَ** ○ ماننے والے وہ بات جو وحی چاہتی ہے **فَاِنْ تَوَلَّوْا** پھر اگر وہ برگشتہ ہو جاوین توحید سے **فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ** تو کہہ آگاہ کر دیا مین نے تمہین **عَلٰى سَوَآءٍ** برابری پر یعنی جو کچھ مین نے اعلام کر دیا اوسمین مین اور تم برابر ہو موضح مین لکھا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ جو کچھ مجھ پر وحی آئی وہ مین نے صاف تمہین پہونچا دی اور مسلمان و کافر اسکے جاننے مین برابر ہو **وَاِنْ اَدْرِيْٓ** اور مین نہین جانتا کہ **اَقَرِيْبٌ** آیا نزدیک ہے **اَمْ بَعِيْدٌ** یا دور ہے **مَّا تُوْعَدُوْنَ** ○ وہ چیز جو تم وعدہ دیے گئے ہو حشر یا مسلمانون کا غلبہ **اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ** بیشک خدا جانتا ہے **مِنَ الْقَوْلِ** کافرون کی بات جو اسلام پر وہ طعن کرتے ہین **وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ** ○ اور جانتا ہے وہ جو تم چھپاتے ہو حسد پیغمبر اور مسلمانون پر **وَاِنْ اَدْرِيْ** اور مین نہین جانتا **لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ** شاید کہ اوس وعدہ کیے ہوئے امر کی تاخیر یا تمکو اعمال کی مکافات دیر کو پانا آزمایش ہو **لَّكُمْ** تمہارے واسطے یعنی استدراج کی راہ سے تاخیر مین ڈالتا ہے **وَمَتَاعٌ** اور شاید فائدہ ہو تمہارے واسطے **اِلٰى حِيْنٍ** ○ یہانتک کہ وقت مقرر آ پہونچے **قٰلَ رَبِّ احْكُمْ** کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ای میرے رب حکم کر دے اور بعضے نے قل پڑھا ہے امر کا صیغہ یعنی کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای میرے رب حکم کر دے میرے اور مکہ والون کے درمیان **بِالْحَقِّ** راستی کے ساتھ **وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ** اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے اپنے بندون پر **الْمُسْتَعَانُ** مدد چاہا گیا یعنی اوس سے مدد چاہتے ہین **عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ** ○ اوس چیز پر جو تم صفت کرتے ہو کہ وعدہ کیا ہوا عذاب اگر حق ہے تو ہمپر کیون نہین نازل ہوتا یا یہ جو تم کہتے ہو کہ اسلام دمبدم ضعیف ہوتا جائیگا یعنی تم نالائق باتین کہتے ہو اور وہ باتین رد کرنے کو ہم خدا سے مدد چاہتے ہین **بیت** مراد خویش ز درگاہ بادشاہی خواہ ❊ کہ ہیچکس نشود نا امید ازان درگاہ ❊

سورۃ الحج مدنیۃ وقیل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی ثمان وسبعون اٰیۃ
سورہ حج مدینہ مین نازل ہوئی اور بقول بعض مکہ مین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھتر آیتین ہین

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ای لوگو یہ خطاب عموما اون سب لوگون کو ہے جو مکلف ہین حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ **اتَّقُوْا رَبَّكُمْ** ڈرتے رہو اپنے رب کے عذاب سے **اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ** بیشک ہلا دینا قیامت کا زمین کو **شَيْءٌ عَظِيْمٌ** ○ چیز بڑی ہول والی ہے ہلا دینے کی نسبت قیامت کی طرف مجازا ہے اور یہ زلزلہ قیامت کی نشانیون مین سے ہوگا اور آفتاب نکلنے کے قبل مغرب کی طرف سے ہوگا اور تفسیر مین لکھا ہے کہ پہلے نفخہ کے قبل زمین کو زلزلہ ہوگا اور آسمان سے آواز آئیگی کہ ای لوگو خدا کا حکم آ پہونچا پس مخلوق مین بڑا تہلکہ اور کہرام پڑ جائیگا **بیت** در طبقات زمین افگندہ ہم ❊ زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم ❊ **يَوْمَ تَرَوْنَهَا** جس دن دیکھوگے اوس زلزلہ کو تو **تَذْهَلُ كُلُّ** غافل

نصف ع

ہوجائیگی اور بھولیگی كُلُّ مُرْضِعَةٍ ہر دودھ پلانے والی عَمَّآ اَرْضَعَتْ اوس لڑکے کو جسے دودھ پلاتی ہے باوجودیکہ دودھ پلانے والی کو
اوس بچہ پر شفقت ہوتی ہے جسے وہ دودھ پلاتی ہے وَتَضَعُ اور رکھدیگی كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ ہر حمل والی یعنی گرادیگی ہر حاملہ حَمْلَهَا
حمل اپنا وَتَرَى النَّاسَ اور دیکھیگا تو لوگون کو کمال دہشت کی وجہ سے اوس وقت سُكٰرٰى مست یعنی ایسے مست کہ عقل اور تمیز زائل
ہوگئی ہے وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى اور نہونگے وہ حقیقت مین مست اسواسطے کہ خوف و حیرت سے عقل جاتی رہنا مستی نہین ہوتی اگرچہ
دیکھنے مین مست کے مانند آدمی دکھائی دے تو وہ لوگ حقیقت مین مست نہونگے وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ اور لیکن خدا کا
عذاب سخت ہے اوسکے ہول کے مارے لوگ بیہوش نظر آئینگے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے
فِي اللّٰهِ اللہ کی کتاب مین جیسے نضر بن حارث کہ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتا ہے یا خدا کی قدرت مین بحث کرتا ہے جیسے ابی بن خلف
کہ حشر کا منکر ہے بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے بوجھے اور بے دلیل کے وَّيَتَّبِعُ اور پیروی کرتا ہے جھگڑے مین اپنے سب احوال مین كُلَّ
شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ ہر شیطان سرکش گمراہ کی ازل مین كُتِبَ عَلَيْهِ لکھا گیا ہے اوس شیطان پر لوح محفوظ مین اَنَّهٗ
مَنْ تَوَلَّاهُ یہ کہ جو کوئی اوسے دوست رکھیگا اور اوسکی متابعت کریگا فَاَنَّهٗ تو بیشک وہ شیطان يُضِلُّهٗ گمراہ کریگا اپنے تابع کو
وَيَهْدِيْهِ اور راہ بتادیگا اوسے اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ جلتی آگ کے عذاب کی طرف یعنی اپنے دوست کو ایسے کام مین لگادیگا
جسکی جزا دوزخ ہو احقاف مین لکھا ہے کہ السعیر کی ضمیر مجادل یعنی جھگڑے کی طرف پھرتی ہے یعنی خدانے حکم کردیا ہے کہ جو جھگڑے والا شیطان کی
پیروی کریگا وہ دوزخ مین جائیگا يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ خطاب کفار سے ہے حشر کے منکرون سے فرماتا ہے کہ اِنْ كُنْتُمْ اگر تم ہو
فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ شک مین اوٹھنے سے خلق کے اور کہتے ہو کہ مردے دوبارہ اوٹھنا ممکن ہے نہ مقدور ہے تو اپنے پیدا ہونیکا حال نظر کرو
فَاِنَّا کہ بیشک ہمنے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہمنے تمھارے باپ کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے اور تم اونکی نسل ہو ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر منی سے
ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر ذرا سے خون کے ٹکڑے سے ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ پھر گوشت کے ایک ٹکڑے سے کہ تم اوسے چبا جاؤ مُّخَلَّقَةٍ
پوری خلقت کا اوسمین کچھ عیب اور نقصان نہو وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اور ادھوری کہ اوسکے بعضے اجزا مین نقصان ہو یا صورت بنایا گیا اور صورت
نہ بنایا گیا وسیط مین لکھا ہے کہ یہ بات اوس بچے مین ہے جو مدت حمل پوری ہونے سے قبل ساقط ہو جاوے اوسمین سے بعض کی صورت بنی ہوتی
بعض کی نہین خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمکو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ہمنے منتقل کیا ہے لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ تاکہ بیان کرین ہم تمھاری خلقت
کی ابتدا کہ بسبب اسکے معاد پر دلیل پکڑو اور غور کرو کہ جو چیز تغیر اور تکون کے قابل ہے وہ دوسری بار بھی اوسے قبول کرسکتی ہے وَنُقِرُّ اور
قرار دیتے ہین فِي الْاَرْحَامِ رحمون مین مَا نَشَآءُ جسے چاہتے ہین ہم قرار دین یعنی گر نہ جاوے اور رحم مین رہے اِلٰۤى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ایک وقت تک جو نام رکھا گیا ہے کہ وہ لڑکا پیدا ہونے کا زمانہ ہے ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا پھر باہر نکالتے ہین ہم ماؤن کے
پیٹ سے بچہ کر کمال ضعف کی وجہ سے اپنے کامون پر قیام نہ کرسکے ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ پھر تربیت کرتے ہین ہم تمکو تاکہ پہونچو
قوت اور فہم کے کمال کو کہ یہ کمال تیس اور چالیس برس کے درمیان مین ہے وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى اور تم مین سے کوئی ہے کہ وفات پاتا ہے
جوانی کے قریب پہونچکر یا اوس سے قبل وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اور کوئی تم مین ہوتا ہے کہ پھیرا جاتا ہے اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ بہت نکمی عمر کی

نصف

کہ وہ خرف ہو جانے کی عمر ہو لِكَيْلَا يَعْلَمَ تاکہ نہ جانے وہ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ جاننے کے بعد شَيْئًا کچھ یعنی پھر بچپنے کی حالت کی طرف
پھر جاوے اور جو کچھ جانتا ہو بھول جاوے اور جو انتہا سے بہت قریب ہو اوسکا ابتدا کی طرف پھرنا اسراف اشارہ ہی کہ قدرت کاملہ پھیرنے مین عاجز
نہین جیسے پیدا کرنے مین عاجز نہ تھی پھر دوسری بار قیامت کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑنے کے واسطے فرماتا ہی کہ وَتَرَى الْأَرْضَ اور
دیکھتا ہی تو اے آدمی زمین کو هَامِدَةً خشک اور بے رونق جیسے مردہ فَإِذَا أَنْزَلْنَا پھر جب نازل کرتے ہین ہم اوپر
عَلَيْهَا الْمَاءَ اوس زمین پر مینھ کا پانی تو اهْتَزَّتْ ہلتی ہی وہ زمین گھاس کے سبب سے وَرَبَتْ اور بڑھتی اور پھولتی ہی
وَأَنْبَتَتْ اور اگاتی ہی مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم سے اوگنے والی چیزین بَهِيجٍ ترو تازہ اور اچھی اور خوشی زیادہ کرنے والی تو جو
قادر مری ہوئی زمین کو پانی سے زندہ کرتا ہی وہ اس بات پر بھی قادر ہی کہ مردون کے اجزا جمع کرکے اوسی حال پر لے آوے جس حال پر
وہ تھے قطعہ آنکہ بے دانہ نہال افروخت ز دانہ اہم شجر تواند ساخت کہ کردہ نابود را بقدرت باز دہد چہ عجب گر دہد بہ بود وجود ذٰلِكَ
یہ جو بیان کیا گیا مختلف طورون مین آدمی کا پیدا ہونا اور قسم قسم کے حالون مین اوسکا پھرنا اور موت کے بعد زمین کا زندہ ہونا
بِأَنَّ اللَّهَ اس سبب سے ہی کہ خدا هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہی اپنی ذات مین اور صفات کمال کا مستحق ہی وَأَنَّهُ اور اس جہت سے ہی کہ وہ
يُحْيِي الْمَوْتَى زندہ کرتا ہی مُردون کو ورنہ موئے ہوئے نطفے کو زندہ اور سوکھی ہوئی زمین کو ترو تازہ نہ کرتا وَأَنَّهُ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اسواسطے کہ وہ سب چیزون پر قادر ہی اسواسطے کہ قدرت صفات ذاتیہ مین سے ہی اوسکی نسبت سب چیزون کی
برابر ہی تو جب بعضے مردے زندہ کرنے کی قدرت دیکھی گئی تو یہ بات لازم آئی کہ وہ سب مردون کو زندہ کرنے پر قادر ہی وَأَنَّ السَّاعَةَ
آتِيَةٌ اور یہ دلیلین لانا اسواسطے ہی تا کہ لوگ جان لین کہ قیامت آنے والی ہی لَا رَيْبَ کچھ شبہہ نہین ہی فِيهَا اوسکے آنے مین
وَأَنَّ اللَّهَ اور جان لین یہ بات بھی کہ بیشک خدا يَبْعَثُ اوٹھائیگا مَنْ فِي الْقُبُورِ اون لوگون کو جو قبرون مین ہین اپنے
وعدے کے موافق حساب لینے اور جزا دینے کے واسطے اوٹھائیگا وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يُجَادِلُ کوئی ہی
تکبر کی راہ سے جھگڑتا ہی فِي اللَّهِ خدا کے کلام مین یا اوسکی قدرت مین یہ مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یعنی یہ مضمون اسکے قبل بھی الفاظ سے
مذکور ہو چکا ہی یا پہلے جو جھگڑنے والے مذکور ہوئے اونسے کافرون کے رئیس مراد ہین جیسے نضر اور ابی اور اوسکے مثل اور یہان جو جھگڑنے والون کا
ذکر ہی انسے اونکے تابع اور مقلد لوگ مراد ہین کہ انمین سے بھی ہر ایک جھگڑا اوٹھاتا تھا بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے یعنی وسیلہ علم نہین اور وہ جھگڑتا ہی
وَلَا هُدًى اور بے کسی دلیل کے جو اوسے مقصد کی راہ دکھائے وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ اور بے کتاب روشن کے کہ اوس سے صواب اور
خطا مین تمیز کیجائے یعنی جھگڑتا ہی اور یہ نہین کہ جھگڑے پر کوئی دلیل لائے یا وحی سنائے بلکہ جھگڑے کے درپے محض تقلید کی وجہ سے ہی
ثَانِيَ عِطْفِهِ اوس حال مین کہ اپنا دامن لپیٹنے والا ہی اور یہ تکبر سے کنایہ ہی اسواسطے کہ متکبر ہر چیز سے دامن سمیٹتا ہی تو یہ مقلد متکبر جھگڑتا ہی
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ تاکہ گمراہ کرے لوگون کو خدا کی راہ سے یعنی فرمانبرداری سے لَهُ فِي الدُّنْيَا اوسکے واسطے ہی
دنیا مین خِزْيٌ رسوائی قتل کے سبب سے جیسے بدر مین ہوئی وَنُذِيقُهُ اور چکھائینگے ہم اوسے يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قیامت کے دن عَذَابَ الْحَرِيقِ عذاب جلنے والی آگ کا اور یہین کہونگا کہ ذٰلِكَ یہ رسوائی اور عذاب یا قد

بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ اوس چیز کے سبب سے ہی جو پہلے سے بھیجی ہی تیرے ہاتھون نے یعنی وہ جو تو نے کمائی کی ہی کفر اور معصیت وَاَنَّ اللّٰهَ اور اس سبب سے ہی کہ اللہ لَيْسَ بِظَلَّامٍ نہین ہی ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ۝ اپنے بندون پر ظلام صیغہ مبالغہ ہی یہ صیغہ لانا بندون کی کثرت کی وجہ سے ہی لکھا ہی کہ اعرابیون کا ایک گروہ مدینہ منورہ مین حضرت پاس اسلام لایا پھر اونمین سے جس کسی کو بیماری نہوئی اور اوسکی عورت بیٹا جنی اور اوسکی گھوڑی کے بچھیرا پیدا ہوا اور اوسکے مویشی نے خوب فائدہ دیا اوسنے تو کہا کہ اسلام خوب دین ہی جب سے ہم نے قبول کیا تو اوسکی برکت سے بہت سی بھلائیان پہنچی ہین اوسکے دل نے تو اسلام کے ساتھ آرام پایا اور اگر اسکے برعکس امور پیش آئے تو دین سے برگشتہ ہو کر کہا کہ اسلام تو ہمکو سازوار نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ کوئی ہی کہ عبادت کرتا ہی خدا کو عَلٰى حَرْفٍ انحراف اور اضطراب پر یا ہر طرف یعنی کنارہ پکڑا ہو کر اپنے کام مین نہ جمے ہوئے اور بعضون نے اسکی تفسیر یون کی ہی کہ عبادت کرتا ہی خدا کی نعمت اور راحت مین سوا عسرت اور کلفت کے فَاِنْ اَصَابَهٗ پھر اگر پہونچے اوسے خَيْرُ بھلائی جیسے صحت اور مالداری تو اِطْمَاَنَّ بِهٖ آرام لیتا ہی دین سے اور اوس بھلائی کے سبب دین پر ثابت ہو جاتا ہی وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اور اگر پہونچے اوسے آزمایش جیسے بیماری اور فقیری تو اِنْقَلَبَ پھر جاتا ہی عَلٰى وَجْهِهٖ اپنے منھ پر یعنی جس طرف سے آیا تھا پھر اوسی طرف پھر جاتا ہی مراد یہ ہی کہ مرتد ہو جاتا ہی اور دین اسلام سے ہاتھ اوٹھاتا ہی ایک قول ہی کہ ایک یہودی ایمان لایا اور اندھا ہو گیا اور بہت سی بلائین اوسے پیش آئین اوسنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے دین اسلام کو منحوس ٹھہرایا مجھے بیعت سے رہائی دیجیے حضرت نے فرمایا کہ اسلام سے نہین چھوڑا جاتا پس یہودی مرتد ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی دین سے پھرا خَسِرَ الدُّنْيَا اوسنے نقصان کیا دنیا مین کہ مراد کو نہ پہونچا وَالْاٰخِرَةَ اور نقصان رکھتا ہی آخرت مین اسواسطے کہ اوسکے اعمال نیست و نابود ہو گئے ذٰلِكَ وہ دو جہان کا نقصان هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ وہ تو ہی کھلا ہوا زیان اسواسطے کہ سب عقلمندون پر ظاہر ہی کہ اوس سے بڑھکر کوئی نقصان نہین نظم نہ باغ اعمال نہ دنیا نہ دین نہ لامعہ صدق نہ انوار یقین ہر دو جہان منفعل و خوار و خزین ہا الحق نہ باشد نہ بود بدتر ازین يَدْعُوْا پکارتا ہی اور پوجتا ہی مرتد یا مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَضُرُّهٗ اوس چیز کو جو نہ ضرر پہونچاتی ہی اوسے اگر نہ پوجے وہ اوس چیز کو وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ اور نہ نفع دیتی ہی اوسے اگر وہ اوس چیز کی پرستش کرتا ہی ذٰلِكَ یہ پرستش هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ وہی تو گمراہی ہی دور مقصد سے يَدْعُوْا پوجتا ہی لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اوسے جسکو پوجنے کا ضرر کہ دنیا مین قتل آخرت مین عذاب ہی اَقْرَبُ بہت نزدیک ہی مِنْ نَّفْعِهٖ اوسکے نفع سے کہ شفاعت کی توقع ہی اور درگاہ الٰہی مین توسل لَبِئْسَ الْمَوْلٰى البتہ برا یار ہی بت وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝ اور برا ساتھی اور ملنے والا اِنَّ اللّٰهَ بیشک خدا يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہی اونھین جنھون نے خدا رسول کی تصدیق کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین آور باغ کی نہایت تر و تازگی بہتے پانی ہی سے ہی اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ بیشک اللہ کرتا ہی مَا يُرِيْدُ ۝ جو چاہتا ہی بدلا موحد اور مشرک کے ساتھ لکھا ہی کہ غطفان کے ایک گروہ نے اسلام

قبول کرنے مین کچھ توقف کیا اور یون کہا کہ شاید محمد کی مہم پیش جائے تو جو ہمارے اور یہود کے درمیان دوستی ہی منقطع ہو جائیگی اور اونکی
مدد پھر ہم تک نہ پہونچیگی حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَنْ كَانَ يَظُنُّ جو کوئی ہو کہ گمان کرے اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ یہ کہ ہرگز مدد
نہ دیگا اللہ اپنے پیغمبر کو فِي الدُّنْيَا دنیا مین کلمہ بلند کر کے اور دلیل ظاہر کر کے اور دشمنون پر غلبہ دیکر وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین درجے
کی بلندی اور شفاعت اور قرب اور بزرگی کے ساتھ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ تو اوسے چاہیے کہ لٹکا دے ایک رسی اِلَى السَّمَآءِ
گھر کی چھت کی طرف یعنی چھت مین رسی لٹکا کر گلے مین باندھ لے ثُمَّ لْيَقْطَعْ پھر کاٹ ڈالے وہ رسی تاکہ زمین پر گر پڑے اور مر جائے
یا گردن مین رسی باندھکر پھانسی دے لے اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان دنیا مین رسی لٹکائے اور اوسے پکڑ کر آسمان پر چڑھ جائے
اور پیغمبر کی مدد دفع کرنے مین کمال درجہ کوشش کرے فَلْيَنْظُرْ پھر دیکھے تامل سے کہ باوجود ان تکلفون کے هَلْ يُذْهِبَنَّ
کیا لیجاتا ہی كَيْدُهٗ مکر اوسکا جو بیجا ہے مَا يَغِيْظُ وہ چیز جو اوسے غصہ مین لاتی ہے یعنی پیغمبر کا کام اور یہ گمان
کرنیوالا [illegible] غصہ ہوتا وَكَذٰلِكَ اور جس طرح ہمنے یہ امر بیان کیا اور ظاہر کر دیا اسی طرح اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہمنے قرآن کو اٰيٰتٍ
بَيِّنٰتٍ آیتین کھلی ہوئی حکمون اور خبرون مین تاکہ سب پر ظاہر ہو جائے وَّاَنَّ اللّٰهَ اور اسواسطے کہ اللہ يَهْدِيْ ہدایت کرے
اون آیتون کے سبب سے یا ہدایت پر ثابت رکھے مَنْ يُّرِيْدُ جسے چاہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو ایمان لائے وَ
الَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ یہودی ہوئے وَالصّٰبِـِٕيْنَ اور ستارے پوجنے والے وَالنَّصٰرٰى اور نصارا وَالْمَجُوْسَ
اور مجوس وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اور جو مشرک ہوئے یعنی بت پرست اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بیشک اللہ جدا کریگا بَيْنَهُمْ اونکے
درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن حکم محکم اور قضا [illegible] کے ساتھ تاکہ جو کوئی حق پر ہی وہ اوس سے تمیز ہو جائے جو باطل پر ہی
اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ہر چیز پر گواہ ہی اور سب کے حال سے آگاہ ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتے ہو تم یعنی نہین
جانتے ہو تم اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ خدا يَسْجُدُ لَهٗ کو سجدہ کرتا ہی مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہی آسمانون مین فرشتے اطاعت کا سجدہ
اور باقی مسخر ہونے کا سجدہ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہی زمین مین مومن طاعت کا سجدہ اور دوسرے ذلت کا سجدہ
وَالشَّمْسُ اور آفتاب طلوع اور غروب ہو کر وَالْقَمَرُ اور ماہتاب گھٹکر بڑھکر وَالنُّجُوْمُ اور تارے آنے جانے سے وَالْجِبَالُ
اور پہاڑ چشمے جاری اور کھانون کی پرورش کرنے کے ساتھ وَالشَّجَرُ اور درخت سایہ کے ساتھ وَالدَّوَآبُّ اور چارپائے عجیب
عجیب ترکیبون کے ساتھ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اور بہتیرے لوگون مین سے سجدہ کرتے ہین اوسے طاعت کا وَكَثِيْرٌ اور
بہتیرے اونہین سے جنہون نے سجدہ سے انکار کیا حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ حکم ہوا ہی اونپر عذاب کا حقائق مین لکھا ہی کہ حقیقت
ماتھا زمین پر ٹیکنے کا نام سجدہ نہین ہی اسواسطے کہ اگر کوئی کسیکے سامنے ہنسی سے زمین پر ماتھا لگائے تو اوسے سجدہ نہین گنتے بلکہ سجدہ
دلی فروتنی کا نشان اور نہایت درجہ عاجزی اور فروتنی کی علامت اور کمال مرتبہ تعظیم و تکریم کی دلیل ہی اور عالم مین جتنے ذرے ہین
سب خدا کے سامنے عاجز اور فروتن ہین اور انکا حال دلالت کرتا ہی اور یہ دلالت بہت صادق ہی دلالت مقال سے بیت [illegible] گر بابینی از
ہیچ مسجود [illegible] جہان را سجود سب عالمون کا اس بات پر اتفاق ہی کہ قرآن کے سجدون مین یہ چوتھا سجدہ ہی فتوحات مین لکھا ہی مشاہد

اور عبرت لینے کا سجدہ کہا ہی اور فرمایا ہی کہ آدمیون کے سوا اور کسیکو حق تعالی نے یہ نہین فرمایا کہ بعضے اونمین سے سجدہ کرتے ہین تو بندہ کو
چاہیے کہ سجدہ کرنے مین جلدی کرے تا کہ اون بہتون مین سے ہو جائے جنکو حق تعالی نے فرمایا کہ سجدہ کرتے ہین اور نزدیکی ڈھونڈھنے
والے ہین اور دوسری قسم کے بہتون مین سے نہو جو عذاب کے مستحق ہین وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ اور جسکو ذلیل کرے اللہ
شقاوت کے سبب سے یا گمراہ کرنے کی وجہ سے یا بدنصیبی کے باعث یا دوزخ مین داخل ہونے کے سبب فَمَا لَهٗ تو نہین اوسکے
واسطے مِنْ مُّكْرِمٍ کوئی بزرگ کرنے والا اور نوازنے والا اور عزت دینے والا سعادت دیکر یا ہدایت کرکے یا توفیق دیکر یا جنت مین
پہونچا کے اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ بیشک اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی ذلیل کرنا یا عزت دینا لکھا ہی کہ اہل کتاب حضرات اصحاب
رضی اللہ عنہم کے ساتھ جھگڑتے تھے کہ ہمارا پیغمبر مقدم اور ہمارا دین قدیم ہی ہم تمسے زیادہ حق پر ہونے کے لائق ہین مسلمان جواب دیتے کہ
ہم اپنے پیغمبر کی بھی تصدیق کرتے ہین اور تمہارے پیغمبر کی بھی اپنی کتاب کا ایمان رکھتے ہین تمہاری کتاب کا بھی اور تم باوجود اسکے
کہ ہمارے پیغمبر کو پہچانتے ہو مگر حسد کی وجہ سے اونکا ایمان نہین لاتے تو ہم ہی حق پر ہین تم نہین ہو تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی
هٰذٰنِ خَصْمٰنِ یہ دو گروہ دشمن آپس مین اخْتَصَمُوْا لڑے اور جھگڑے فِيْ رَبِّهِمْ اپنے رب کے دین مین ابو ذر غفاری رضی اللہ
عنہ سے منقول ہی کہ مین خدا کی قسم کہتا ہون کہ یہ آیت چھ آدمیون کی شان مین ہی جنھون نے جنگ بدر کے دن پیشی کی کافرون کی
طرف سے عتبہ شیبہ ولید اور تین جنھون نے پیشقدمی کی مومنون کی جانب سے سید الشہدا حضرت حمزہ اور امیر المومنین حضرت علی اور
حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم اور تبیان مین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی جب ہم لوگون نے
جنگ بدر کے دن کافرون پر جرأت کی وسیط مین لکھا ہی کہ پانچون فرقہ مذکور یعنی یہود ستارہ پرست نصارا مجوسی مشرک ایک گروہ مسلمانون کا
دشمن ہی اور مسلمان علیحدہ ایک گروہ اون پانچون گروہ کے دشمن اور یہ دونون گروہ برابر خدا کی ذات اور صفات مین لڑتے جھگڑتے
رہتے ہین فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا تو جو لوگ کافر ہین قُطِّعَتْ لَهُمْ کاٹینگے اونکے واسطے اونکے قد کی مقدار ثِيَابٌ
مِّنْ نَّارٍ کپڑے آگ سے کہ اونکے بدن کو اسطرح گھیر لین جیسے کپڑا بدن سے لپٹا ہوتا ہی يُصَبُّ ڈالا جاتا ہوگا مِنْ فَوْقِ
رُءُوْسِهِمُ اونکے سرون پر سے یعنی اونکے سرون پر ڈالینگے الْحَمِيْمُ ۝ گرم پانی کہ خوب کھولنے کے باعث يُصْهَرُ بِهٖ گلایا جائیگا
اوسکے سبب سے مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ جو کچھ اونکے پیٹون مین ہی انتڑیان وغیرہ وَالْجُلُوْدُ ۝ اور گلائی جائینگی اونکی کھالین یعنی اوس
گرمی کا اثر اونکے باطن مین بھی پہونچیگا اور ظاہر مین بھی وَلَهُمْ اور اون لوگون کے واسطے جنپر عذاب کیا جائیگا مَّقَامِعُ گرز
ہونگے مِنْ حَدِيْدٍ ۝ لوہے کے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا جب کافر چاہینگے اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا یہ کہ نکلین آگ سے مِنْ
غَمٍّ اوس غم کے مارے جسنے اونھین گھیر لیا ہوگا تو اُعِيْدُوْا پھیرے جائینگے اون گرزون کے سبب سے فِيْهَا دوزخ مین یعنی
جب دوزخ کے کنارے آکر نکلنے کے قریب ہونگے تو اونکے سر پر مارینگے اور دوزخ کے اندر پھیر لیجا کر کہینگے کہ وَذُوْقُوْا اور چکھو
عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ عذاب جلانے والی آگ کا اِنَّ اللّٰهَ بیشک حق تعالی يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل
کریگا اون لوگون کو جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے نیک کام جَنّٰتٍ

سجدہ فرض

ع ۲ ۱۲

تجری جنتون مین کہ جاری ہین من تحتہا الانہار اونکے مکانون کے نیچے سے نہرین یحلّون آراستہ کرینگے اونہین
زیور پہنائینگے اونہین فیہا بہشت مین من اساور کنگن من ذہب سونے کے ولؤلؤا اور آراستہ کرینگے
اونہین موتی سے ولباسہم فیہا اور پوشاک اونکی جنت مین حریر خالص ریشمی ہو حدیث مین آیا ہو کہ جو کوئی
دنیا مین ریشمی لباس پہنتا ہو وہ آخرت مین اوس سے محروم رہیگا اس سے امت کے مرد مراد ہین اسواسطے کہ اونہین ریشمی لباس
پہننا حرام ہو وہدوا اور ہدایت کیے گئے ہین الی الطیب من القول پاکیزہ کی طرف بات مین سے یعنی اچھی باتون کی طرف
اور آخرت مین بھی اونہین یہ ہدایت کرینگے اور یہ بات ایسے طور پر ہو کہ جب اونکی نگاہ جنت پر پڑیگی تو کہینگے کہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا
اور جب بہشت مین داخل ہونگے تو بول اوٹھینگے کہ الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور جب مکانون مین ٹھہرینگے تو کہینگے کہ
الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ یا جنت مین پاکیزہ بات یہ ہوگی کہ لغو فحش جھوٹ کچھ نہ کہینگے نہ سنینگے اسواسطے کہ حق تعالی فرماتا ہو لا یسمعون
فیہا لغوا ولا تاثیما اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ دنیا مین اچھی بات کی ہدایت یہ پائی ہو کہ کلمہ شہادت کہا ہو یا قرآن پڑھا ہو یا استغفار
کیا ہو سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہو کہ پاکیزہ بات اللہ کا ذکر ہو یا مسلمانون کو نصیحت اور بعضون نے کہا ہو کہ مریدون کو تعلیم کرنا یا موعظہ کی
دعا یا امر معروف اور نہی منکر اور لطائف قشیری مین مذکور ہو کہ پاکیزہ بات وہ ہو جو خالص اول سے سادہ ہو اور خدا کی جناب [illegible]
ہو کشف الاسرار مین کہا ہو کہ پاکیزہ بات وہی ہو جو دعوے سے پاک اور تکبر سے دور اور عجز و نیاز سے نزدیک ہو سہل تستری رحمہ اللہ تعالی
نے کہا ہو کہ مین نے اس کام کو غور سے دیکھا نیاز سے زیادہ کوئی راہ خدا سے قریب نہین دیکھی اور کوئی آڑ دعوے سے بڑھکر نہین سے
نہ پائی قطعہ این آباد ست این راہ نیاز ✿ ترک نازش گیر و با این رہ بساز ✿ رو بترک دعوی و دعوت بگو ✿ تا رہ حق از کبر و از نخوت
مجو ✿ وہدوا اور ہدایت کیے گئے ایمان والے الی صراط الحمید ○ خدا کی راہ کی طرف جو تعریف کیا ہوا ہو وہ
راہ دین اسلام ہو ان الذین کفروا بیشک جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول کا ویصدون اور باز رکھتے ہین عن
سبیل اللہ خدا کی راہ سے یعنی طاعت سے لوگون کو منع کرتے ہین والمسجد الحرام اور مسجد حرام کے طواف سے
بہت مشہور قول کے موافق اس سے جنگ حدیبیہ کا دن مراد ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافرون نے
خانہ کعبہ اور مسجد حرام کے طواف سے اوس دن روکا تھا الذی جعلنہ وہ مسجد کہ کر دیا ہمنے اوسے للناس سب لوگون کے واسطے
اور یہ نہین کہ کسیکے واسطے خاص کر دیا ہو کسیکے واسطے نہین سواء یکسان ہین العاکف فیہ رہنے والے اوسمین والباد
اور آنے والے یعنی مسافر اور اوس شہر کے رہنے والے ارکان حج ادا کرنے اور خانہ خدا کی تعظیم بجالانے مین برابر ہین یا قبلہ مین برابر ہین یا
وہان داخل ہو کر امن پا جاتے ہین اور اس قول پر مسجد سے فقط مسجد ہی مراد ہو اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہو اور حضرت امام اعظم
اور امام احمد حنبل کے قول پر مسجد سے تمام حرم مراد ہو اور مکہ معظمہ کے گھرون اور اونمین اوترنے کے واسطے مسافر اور مجاور سب یکسان ہین
یعنی حج کرنے والے عمرہ بجالانے والے اور وہان کے مقیم لوگ جس گھر مین چاہین اوتر پڑین مگر اون گھرون مین رہنے والون کو نکال دین
امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ اونھون نے حج کے موسم مین منادی فرمائی کہ مکہ معظمہ مین گھرون کے دروازے

لوگ بند کرین تاکہ آنے والے جہان چاہین اوترین وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ اور جو کوئی چاہے حرم مین بِإِلْحَادٍ حق سے پھرنا یعنی
جو کوئی سیدھی راہ سے پھرنے کا ارادہ کرے بِظُلْمٍ ظلم کے ساتھ نُذِقْهُ تو چکھاینگے ہم مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ دکھ
دینے والے عذاب مین سے اور ایک قول کے موافق حرم مین الحاد حرام کو حلال کیا چاہنے کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ
جس چیز کی ممانعت ہی حرم مین اوسے حلال کیا چاہنا الحاد ہی حتی کہ خدمتگار کو گالی دینا بھی اور تیسیر مین کہا ہی کہ گرانی مین بیچنے کی
امید پر غلہ جمع کرنا الحاد ہی اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ حرم مین گناہ کا ارادہ کرنے سے بھی آدمی عذاب کا مستحق ہوجاتا ہی اور جو
کوئی حرم کے باہر گناہ کا قصد کرے اور اوسکا مرتکب بھی ہو جاوے تو اوسکے نام گناہ لکھتے ہین اور اگر فقط قصد ہی کیا تو گناہ نہین لکھتے
مگر حرم مین اگر گناہ کا خیال ہی کرے اور اوسکا مرتکب نہو تو بھی اوسکے نام گناہ لکھ لیتے ہین ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہا ہی کہ اگر کسی نے عدن مین یہ ارادہ کیا کہ مکہ معظمہ مین کسیکو قتل کرونگا تو وہ بھی عذاب الیم چکھیگا امام علم الہدی رحمہ اللہ تعالی نے
کہا ہی کہ مکہ معظمہ چونکہ نیکیان زیادہ ہونے کے واسطے مخصوص ہی اسواسطے کہ اوسمین ایک نماز پڑھنے کا ثواب اوسکے سوا اور جگہون
دونی نمازین پڑھنے کے ثواب برابر ہی تو وہان گناہ کرنا بھی اور جگہ گناہ کرنے سے بہت بڑھکر ہی إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اول آیت مین
فرمایا اوسکی خبر محذوف ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ وہ لوگ ہلاک ہونگے یا نقصان پانے والے ہوئے وَإِذْ بَوَّأْنَا اور یاد کر اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معین اور ظاہر کر دیا ہمنے لِإِبْرَاهِيمَ ابراہیم خلیل اللہ کے واسطے مَكَانَ الْبَيْتِ جگہ خانہ کعبہ کی
جب وہ بنانے لگے اسطرح کہ ہمنے ابر کا ایک ٹکڑا بھیجا اور اوسنے اوس مقدار زمین پر سایہ کر لیا جہان کعبہ بننے کو تھا یا ہمنے ہوا چلائی
اور اوسنے اوسی قدر زمین کو گھیر لیا اور ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنا دیا اور ہمنے اوسکی طرف وحی بھیجی أَنْ لَا تُشْرِكْ کہ شریک نکر
اور شریک ٹھہرا بِي شَيْئًا میرے ساتھ کسی چیز کو اسواسطے کہ مین شریک سے پاک اور منزہ ہون وَطَهِّرْ بَيْتِيَ اور پاک کر
میرے گھر کو بتون اور ناشایستہ چیزون سے لِلطَّائِفِينَ طواف کرنے والون کے واسطے جو اور شہرون سے آکر اوسکے گرد
طواف کرین وَالْقَائِمِينَ اور کھڑے ہونے والون کے لیے یعنی شہر مکہ کے رہنے والون کے واسطے اور بعضون نے قائمین کی تفسیر
یہ کی ہی کہ نماز پر کھڑے ہونے والون کے واسطے وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ اور رکوع اور سجدے کرنے والون کے لیے یعنی خانہ کعبہ
گندگی اور پلیدی سے پاک کرتا کہ لوگ اوسکا طواف کرین اور اوسمین نماز پڑھین یہ قول تو اہل علم کی زبانی ہی مگر ارباب اشارہ کی
زبانی فرمایا ہی کہ تمھارا دل جو میری کبریائی کا دار السلطنت ہی اوسے سب چیزون سے پاک کرو اور کسی غیر کو اوسمین راہ ندو اسواسطے
کہ ہماری محبت کی شراب کا پیمانہ ہی حضرت داود علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے لیے گھر صاف کر کہ میری نظر عظمت اوسپر پڑے
حضرت داود علیہ السلام نے عرض کی کہ کون سا مکان تیری گنجایش رکھتا ہی یعنی تیرے جلال اور عظمت کے لائق ہی ارشاد ہوا کہ مومن بندہ کا
دل داود علیہ السلام نے پوچھا کہ اوسے کیونکر صاف کرون حکم ہوا کہ عشق کی آگ اوسمین لگا دے تاکہ جو کچھ میرے سوا ہی سب کو جلا دے
بیت خوش آن آتش کہ اندر دل فروزد ۞ بجز حق ہر چہ پیش آید بسوزد ۞ جیسا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے خانہ کعبہ بنا لیا
تو وحی آئی کہ اس گھر کی زیارت کے واسطے لوگون کو آواز دے ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی میری آواز کہانتک پہونچیگی

حکم پہونچا اے ابراہیم تیرا کام آواز دینا ہے اور پہونچانا ہمارا کام ہے تو ابراہیم علیہ السلام مقام پر یا کوہ صفا پر آئے اور پکار کر کہا اے لوگو خدا نے
اپنے گھر کا حج تمہارے اوپر فرض کیا اور مکہ کی طرف بلایا ہے اوسکا حکم قبول کرو حق تعالیٰ نے اونکی آواز تمام مردوں اور زنوں کو پہنچا
اور سب نے اونکی پکار کی آواز سنا اور جو اللہ کے علم میں حج کرنے والا تھا اوس نے لبیک اللہم لبیک جواب میں کہا اور ابراہیم علیہ السلام
ندا کرنے کا قصہ یہ ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَأَذِّنْ اور ندا دے اے ابراہیم فِي النَّاسِ لوگوں میں اور اونہیں پکار بِالْحَجِّ
خانہ خدا کے حج کی طرف اور عین المعانی میں کہا ہے کہ پکارنے کا حکم ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو حج فرض ہونے کی خبر دو يَأْتُوكَ تاکہ آئیں تمہارے پاس رِجَالًا پیدل وَعَلَىٰ كُلِّ
ضَامِرٍ اور سوار ہوکر ایک دبلے اونٹ پر یا اور کوئی سواری پر کہ يَأْتِينَ آتے ہیں وہ اونٹ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ہر راہ دور سے یعنی تم پکارو
کہ سوار اور پیدل لوگ حج کو آئینگے لِيَشْهَدُوا تاکہ حاضر ہوں مَنَافِعَ لَهُمْ منفعتوں کے پاس جو اونکے واسطے ہیں یعنی
دینی ودنیوی منفعتوں کو پہونچیں وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ اور یاد کریں اللہ کے نام کو یعنی لبیک کہیں فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ
جانے ہوئے دنوں میں کہ ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہیں اور فقہا کا یہ قول ہے کہ نحر اور تشریق کے دنوں میں خدا کا نام لیں عَلَىٰ
مَا رَزَقَهُم ذبح پر اوس چیز کے جو روزی دی اونہیں مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ بے زبان چارپایوں میں سے یعنی اونٹ
گائے بکرا اس سے قربانی مراد ہے کہ خدا کے نام پر ذبح کریں کافر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے اور قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے حق تعالیٰ
مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ خدا کے نام پر قربانی کرو فَكُلُوا مِنْهَا پھر کھاؤ اوسکا گوشت یہ اباحت ہے تطوع کی قربانی میں اور یہ
اسواسطے کہ اگر کسی کفارہ میں قربانی ہو یا کسی جبر نقصان میں تو صاحب قربانی کو اوسکا گوشت کھانا جائز نہیں وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ
الْفَقِيرَ اور کھلاؤ اوس قربانی میں سے عاجز مصیبت کے مارے محتاج فقیر کو ثُمَّ لْيَقْضُوا پھر تاکہ ادا کریں یہ لوگ تَفَثَهُمْ
یعنی حج کو آئیں تاکہ خدا کو یاد کریں اور ادا کریں تَفَثَهُمْ اپنی حاجتیں یا مناسک حج بجا لائیں یا زائل کریں اپنے میل
سو جیسے کہ ناخن کٹواکے بغلوں وغیرہ کے بال لیکر وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ اور تاکہ وفا کریں اپنی نذریں جو مانی ہیں وَلْيَطَّوَّفُوا
اور تاکہ طواف کریں زیارت کا کہ رکن ہے یا طواف وداع بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ گھر کا جو آزاد ہے لوگوں کی ملک ہونے سے
یا ظالموں کے تسلط سے یا قدیم گھر اسواسطے کہ پہلا عبادتخانہ وہی ہے اس سے خانہ کعبہ مراد ہے ذَٰلِكَ یہ جو کہا گیا اعمال اور احکام حج
میں سے دین خدا ہے وَمَن يُعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے حُرُمَاتِ اللَّهِ احکام الٰہی کی کہ اوسکی ہتک حرمت روا نہیں ہے
فَهُوَ تو وہ تعظیم کرنا خَيْرٌ لَّهُ بہتر ہے اوسکے واسطے عِندَ رَبِّهِ اوسکے رب کے پاس ثواب کی راہ سے وَأُحِلَّتْ اور حلال کیے گئے
لَكُمُ الْأَنْعَامُ تمہارے واسطے چارپائے إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ مگر وہ کہ پڑھی گئی ہے تم پر حرمت اوسکی کہ وہ مردار ہے اور سور کا گوشت
اور اسکے سوا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ تو الگ ہو ناپاکی سے مِنَ الْأَوْثَانِ بتوں سے کہ وہ عین ناپاکی ہے وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ
اور الگ ہو جھوٹ بات سے کہ خدا کا شریک ٹھہرانا ہے یا جھوٹی گواہی دینے سے یا اوس بات سے جو زبان پر آئے دل میں نہ ہو حُنَفَاءَ لِلَّهِ
اوس حال میں خلوص رکھنے والے رہو خدا کے ساتھ اور اوسکے دین کی طرف مائل ہو کہ وہ دین اسلام ہے غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ط

مشرک کرنیوالے اوسکے ساتھ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی شرک کرے خدا کے ساتھ فَكَاَنَّمَا خَرَّ تو گویا ایسا ہے کہ گر پڑا
مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے نیچے اور ہلاک ہو گیا فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ پھر نوچ لیے جاتے ہیں اوسے پرندے مردار خوار بدن پر
اور اوسکے اجزا متفرق کیے دیتے ہیں اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ یا گرا دے اوسے ہوا او نیچے پست فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○
ایسی جگہ جو دور ہو فریاد رس اور دستگیر سے یہ کلمات تشبیہات مرکبہ ہیں یعنی جو کوئی ایمان کی بلندی سے کفر کی پستی میں
گرے نفس کی خواہشیں اوسے پریشان اور پامال کرتی ہیں یا وسوسہ شیطانی کی ہوائیں اوسے گمراہی کے جنگل میں ڈالتی ہیں
خلاصہ کلام مشرکون کی ہلاکت ہے ذٰلِكَ یہی کام ہے جو حکم فرمایا بتون سے الگ رہنا اور جھوٹی بات سے بچنے کا وَمَنْ
يُّعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے شَعَآئِرَ اللّٰهِ خدا کے نشانون کی یعنی حج کے مناسک یا ہدی اور ہدیون کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ
بیش قیمت ہون فَاِنَّهَا پھر اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اوس کی تعظیم مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○ دلون کی پرہیزگاری سے ہے یعنی
اون لوگون کا کام ہے جنکے دل پرہیزگار ہیں اور یہ باتیں عذاب الٰہی کا سبب ہیں اونسے ڈرنا دلون کی پرہیزگاری ہے لَكُمْ فِيْهَا
تمھارے واسطے چارپایون میں مَنَافِعُ فایدے ہیں کہ دودھ اون کا بال سواری بوجھ لادنا اور بچہ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام
رکھے ہوئے تک کہ وہ قربانی کا وقت ہے ثُمَّ مَحِلُّهَآ پھر اوسکے ذبح کی جگہ یا اوسے ذبح کرنے کا واجب ہونا منتہی ہوتا ہے اِلَى الْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ ○ ایسے گھر تک جو آزاد ہے طوفان میں غرق ہونے سے یا بزرگ گھر ہو وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور ہر گروہ کے واسطے دینی امتون میں
جو تم سے قبل تھے جَعَلْنَا مَنْسَكًا دی ہے قربانی یعنی قربانی کا حکم دیا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تا کہ یاد کرین خدا کا نام عَلٰى
مَا رَزَقَهُمْ اوس چیز کے ذبح پر جو دیا اونھیں مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ بے زبان چارپایون میں سے یعنی ہر گروہ کے واسطے یہی
یہ بات مقرر کر دی تھی کہ ہمارے نام پر قربانی کیا کرین فَاِلٰهُكُمْ تو تمھارا خدا اور اونکا خدا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ایک خدا ہے فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا
تو اوسی کے مطیع ہو اور قربانی کو شرک سے نہ ملاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ○ اور خوشخبری دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاجزی کرنیوالون کو
اوس عالم میں بزرگی اور عظمت کی یا ڈرنے والون کو جنت بے غایت کی اور سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہیں کہ مشتاقون کو دیدار
الٰہی کی خوشخبری دو واسطے کہ کوئی خوشخبری اس سے بڑھکر نہیں پھر عاجزون کی صفت میں فرماتا ہے کہ وہ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وہ لوگ ہیں کہ جب یاد کیا جاتا ہے خدا اونکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈرتے ہیں اونکے دل جلال ربانی کی ہیبت اور انوار جمال
کی عظمت سے چاہتے ہیں کہ شمع جمال کے شعلہ میں اپنے کو پروانہ کی طرح جلا دین اور اپنی ہمت کی آنکھ حضرت قدیم کے وجہ مقدس کے
سوا اور کی طرف سے بند کر لین بیت دیدہ از غیر تماشائے تو بر دوختہ باد ٭ آتش عشق تو جان و دل ما سوختہ باد ٭ تو مطلب
پر آنے کی خوشخبری اونھیں دو وَالصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنیوالون کو عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ اوس پر جو اونھیں پہونچی اور
پہونچتی ہے تکلیف اور مصیبت وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ اور نماز قائم رکھنے والون کو یعنی وقت پر نماز ادا کرنے والون کو
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اوس چیز میں جو کہ روزی دی ہے ہم نے اونھیں يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہیں نیک وجہون میں
اور صرف کرتے ہیں اچھے مصرفون میں وَالْبُدْنَ اور اونٹ گائین جو قربانی کے واسطے مکہ لیجاتے ہیں جَعَلْنٰهَا لَكُمْ

کر دیا ہمنے اونہیں یعنی اونکے ذبح کو تمہارے واسطے مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ دین الٰہی کے نشانوں میں سے لَكُمْ تمہارے واسطے فِيْهَا
خَيْرٌ اونمیں بھلائی ہے یعنی دینی و دنیوی منفعتیں ہیں سے فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تو یاد کرو اللہ کا نام عَلَيْهَا اونکے ذبح پر صَوَآفَّ صف بستہ کھڑے
اوس حال میں کہ وہ کھڑے ہوں اور اونٹ کو کھڑے کھڑے ہی نحر کرنا سنت ہے اور بعضے نحر کے وقت اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
اللّٰھم منک و الیک کہتے ہیں فَاِذَا وَجَبَتْ پھر جب گر پڑیں زمین پر جُنُوْبُهَا پسلیاں اون ذبح کیے ہوئے جانوروں کی
اور اونکی روح نکل جائے فَكُلُوْا مِنْهَا تو کھاؤ اونکے گوشت میں سے اور یہ کھانا سنت ہے وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ اور کھلاؤ
فقیر قناعت والے کو جو سوال نہیں کرتا وَالْمُعْتَرَّ اور سائل خواہش کرنے والے کو اور المسیر میں لکھا ہے کہ قانع سے مکہ کے فقیر مراد
ہیں اور معتر سے آفاقی فقیر كَذٰلِكَ جسطرح ہمنے انکی نحر کی کیفیت بیان کی اسی طرح سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ مسخر کر دیا ہمنے اونہیں
تمہارے واسطے باوجود اسکے کہ اونکی قوت زیادہ و جثہ بڑا ہے اور تم اونہیں پکڑ لیتے ہو لدتے باندھتے ہو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
شاید تم شکر کرو خدا کا اوسکی نعمتوں پر لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ قربانیوں کا خون کعبہ شریف کی دیواروں پر ملتے تھے اور اسے
تقرب کا سبب جانتے تھے ابتدائے اسلام میں اوسی اگلے قاعدہ کے موافق کعبہ معظم کی دیوار محترم کو خون آلود کرنے کا ارادہ کیا
حق تعالیٰ نے اس بات سے منع کر کے فرمایا کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ نہیں پہونچتے ہیں خدا کو لُحُوْمُهَا گوشت قربانی کے جو تم
صدقہ دیتے ہو وَلَا دِمَآؤُهَا اور نہ اونکے خون جو قربانی کے وقت گراتے ہو وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ اور لیکن پہونچتی ہے محل قبولیت پر
اوسکی جناب میں التَّقْوٰى مِنْكُمْ وہ چیز جسکے ساتھ ملی ہے پرہیزگاری تمسے کہ وہ حکم الٰہی کی تعظیم ہے اور اچھی طرح قربانی
کر کے اوسکا قرب حاصل کرنا ہے كَذٰلِكَ جسطرح ذکر کیا گیا اسی طرح سَخَّرَهَا لَكُمْ مسخر کر دیے تمہارے واسطے چارپائے
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ تاکہ تکبیر کہو ذبح کے وقت خدا کی یا بڑائی کے ساتھ یاد کرو خدا کو عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ اوس چیز پر کہ راہ بتایا
اوسنے تمکو قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنا اور خدا سے قرب ڈھونڈھنا وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ اور خوشخبری دے نیک کام
کرنے والوں کو جنت کی یا قبول طاعت کی اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ بیشک اللہ باز رکھتا ہے مشرکوں کے فتنے کو عَنِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اون لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں یعنی اونہیں دشمنوں پر فتح دیتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ بیشک اللہ دوست
نہیں رکھتا كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ہر خیانت کرنے والے کو جو دین کی امانت میں خیانت کرتا ہے خدا کی نعمت پر ناشکرا
کہ حق تعالیٰ تو محض نعمت عطا فرمانے کی راہ سے چارپائے عطا کرتا ہے اور مشرک لوگ بتوں کے نام پر قربان کرتے ہیں اگلی آیت کا
شان نزول یوں لکھا ہے کہ مکہ کے کافر ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو ایذا دینے میں کوشش کرتے تھے اور اصحاب میں ہر گھڑی ایک
نہ ایک سر پھٹا ہاتھ بندھا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور میں آتا اور کفار کی شکایت زبان پر لاتا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے
کہ صبر کرو اونکے ساتھ قتال کرنے کا ابھی مجھے حکم نہیں جب ہجرت کر کے آپ مدینہ منورہ میں تشریف لیگئے تو قتال کا حکم آگیا اور اس
باب میں پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ ہے کہ اُذِنَ اجازت دیا گیا قتال کرنا لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ اون لوگوں کو کہ قتال کرتے ہیں
کافر اونکے ساتھ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا اس سبب سے کہ وہ ظلم کیے گئے اور دشمنوں کی جفائیں بہت سہہ چکے ہیں یا کہ یقاتلون کی

ع ۵

ستے کو نیر پڑھا ہی یعنی جو لوگ کافرون کے ساتھ قتال کیا چاہین اونھین ہمنے اجازت دی کہ قتال کرین وَاِنَّ اللّٰہَ اور بیشک
اللہ تعالیٰ عَلٰی نَصْرِهِمْ مظلومون کی مدد پر کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار ہین لَقَدِیْرُ ۨ البتہ قادر ہی اَلَّذِیْنَ
اُخْرِجُوْا وہ لوگ جو نکال دیے گئے ہین مِنْ دِیَارِهِمْ اپنے گھرون سے جو کہ ہین تھے بِغَیْرِ حَقٍّ ناحق یعنی
حقیقت مین نکالدینے کے مستحق نہ تھے اور اونسے ایسا کوئی کام سرزد نہوا تھا جو اونکے نکالدیے جانے کا سبب ہوتا اِلَّآ
اَنْ یَّقُوْلُوْا مگر یہ کہ کہتے تھے رَبُّنَا اللّٰہُ کہ ہمارا رب اللہ ہی اور اوسکی وحدانیت کا اقرار کرتے تھے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ
النَّاسَ اور اگر نہ دور کرنا خدا کا ہوتا لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ اونکے بعض کو بعض سے یعنی کافرون پر مومنون کو غالب
کرکے تو لَّهُدِّمَتْ البتہ ویران کیے جاتے اور ملت والون پر کافرون کے غالب ہو جانے کے سبب صَوَامِعُ صومعے
راہبون کے یعنی خلوتخانے درویشون کے وَبِیَعٌ اور گرجے نصاریٰ کے وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ اور عبادتخانے یہود کے اور مسجدین
مسلمانون کی کہ برابر یُذْکَرُ فِیْهَا ذکر کیا جاتا ہی اون مسجدون مین اور بعضون نے کہا ہی کہ اون سب جگہون مین اسْمُ اللّٰہِ كَثِیْرًا نام
اللہ کا بہت وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ اور ضرور مدد کریگا اللہ مَنْ یَّنْصُرُهٗ جو اوسکی مدد کرتا ہی اوسکے دین کی مدد کرتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ
بیشک اللہ قادر ہی مومنون کی مدد پر عَزِیْزٌ غالب ہی سب لوگون پر اور سب چیزون پر خدا جسے چاہے غالب کردے اور اس
آیت مین حق تعالیٰ نے مظلوم صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور وہ وعدہ پورا بھی کیا کہ روم اور ایران کے بادشاہون کا ملک و مال
اونھین عطا فرمایا پھر دوبارہ اون لوگون کی صفت مین فرماتا ہی جنھین قتال کی اجازت دی ہی کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ کہ ہم جب اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ
اگر جگہ دین ہم اونھین فِی الْاَرْضِ زمین مین اور قدرت اور اختیار پائین تو اَقَامُوا الصَّلٰوةَ قائم رکھین نماز میری تعظیم کے
واسطے وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دین زکوٰۃ مال کی میرے بندون کی مدد خرچ کرنے کے لیے وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرین بھلائی کے
ساتھ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھین برائی سے یعنی اوس بات سے جسے عالم فاضل برا جانتے ہین وَلِلّٰہِ اور خدا کے واسطے ہی
عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ نہایت کامون کی یعنی سب کامون کا انجام وہی ہوتا ہی جو وہ چاہے رباعی این دولت و مالہا [illegible]
وان گلشن و باغ و حوض و جو خواهد بود از حق همه کس جان نکو خواهد بود آنست سر انجام که او خواهد بود وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور اگر
تکذیب کرین تمہاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے مشرک تو تم رنج نکرو اسواسطے کہ قوم کا تکذیب کرنا کچھ تمہارے ہی ساتھ خاص
نہین ہی اور اگر تمکو یہ مشرک جھٹلاتے ہین فَقَدْ كَذَّبَتْ تو بیشک جھٹلایا ہی قَبْلَهُمْ پہلے اونکے یعنی سرداران مکہ کے قبل قَوْمُ
نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو وَّعَادٌ اور گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو وَّثَمُوْدُ ۙ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو
وَقَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ اور گروہ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کو وَقَوْمُ لُوْطٍ ۙ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ
اور اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو وَكُذِّبَ مُوْسٰی اور جھٹلایا گیا موسیٰ یعنی قبطیون نے موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی
اونکی قوم یعنی بنی اسرائیل نے نہین فَاَمْلَیْتُ پھر مہلت دی مین نے لِلْكٰفِرِیْنَ کافرون کو یہانتک کہ اونکے وقت مقرر کی
پہونچے ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ تو لے لیا مین نے اونھین طوفان آندھی کڑک چنگھاڑ کے لشکر دھنسنے پتھر برسنے و [illegible]

ثلثة

عذاب مین فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا نَكِيْرِ ○ ناپسند کرنا میرا اونھین یعنی اونکا کام مین نے ناپسند کیا نعمت کو محنت سے
زندگی کو ہلاکت سے عمارت کو خرابی سے مین نے بدل دیا فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ پھر کتنے ہی ہین اور شہرون مین سے اَهْلَكْنٰهَا
ہلاک کر دیا ہمنے اونھین اونکے رہنے والون کو ہلاک کرکے وَهِيَ حالانکہ وہ ظَالِمَةٌ ظالم تھے یعنی ان کے رہنے والے
مشرک اور ظالم تھے فَهِيَ پھر وہ خَاوِيَةٌ گر پڑے ہین عَلٰى عُرُوْشِهَا اپنی چھتون پر یعنی پہلے اون مکانون کی
چھتین گرین پھر اونپر دیوارین گر پڑین وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ اور بہت کنوے بیکار پڑے ہوے کہ اوس سے پانی لینے والے ہلاک
ہوگئے ہین اور کوئی نہین کہ اونکا پانی لیکے نعمت حاصل کرے وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ○ اور بہت سے اونچے محل گچکاری کیے ہوے
کہ اونھین اونکے رہنے والون سے ہمنے خالی کر دیا اکثر معتبر تفسیرون مین ہے کہ یہ کنوے ایک پہاڑ کے نیچے حضرموت مین تھے اور محل
اوس پہاڑ کی چوٹی پر اور لباب مین ہے کہ عاد ثانی کا بیٹا اوس محل کا بانی تھا اور اوسے سندر کہتے ہین اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ قوم
ثمود کے لوگ جب ہلاک ہوے تو صالح علیہ السلام چار ہزار مومنون سمیت دیار یمن مین آئے اور اوس ملک کے بعضے مکانون مین صالح
علیہ السلام پر موت حاضر ہوئی اس وجہ سے حضرموت اوسکا نام رکھا بعد ازان اونکے ساتھیون نے جلاس بن سوید یا جلیس بن
جلاس کو اپنا حاکم کر لیا اور سنحاریب بن سوادہ کو اونکی وزارت دی اور اس کنوے پر کہ بیر معطلہ کہکر جسکی طرف حق تعالی نے اشارہ فرمایا ہے وہ
ٹھہرے اور قصر مشید تیار کیا اور ایک مدت کے بعد اونکی اولاد نے بت پرستی شروع کی اور اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گئے اور حنظلہ بن صفوان
ایک پیغمبر ہوا وہ اونکے پاس آئے تھے اونھین بڑی ذلت اور خواری کے ساتھ قتل کیا اور حق تعالی نے اون لوگون کو ہلاک کیا اور اونکا
کنوا بیکار اور محل خالی پڑا رہا اور تیسیر مین لکھا ہے کہ ایک کافر بادشاہ نے مسلمان وزیر پر غصہ کیا اور اوسے قتل کیا چاہتا تھا وزیر چار ہزار
مسلمانون کو ساتھ لیکر بھاگا اور حضرموت پہاڑ کے نیچے مقام کیا کہ وہان کی ہوا اچھی تھی ہر چند کنوا کھودا کھاری ہی پانی نکلا جان تعجب
مین ہے ایک مرد وہان پہونچا اور کنوا کھودنے کے واسطے ایک جگہ نشان کر دیا جب وہان کنوا کھودا تو نہایت صاف لطیف ہلکا میٹھا
پانی نکلا بیت ور قرہ چون شیرہ شاخ نبات ۞ در خوشی ہمشیرہ آب حیات ۞ انھون نے اوس کنوے کو کشادہ کر کے نیچے سے
اوپر تک سونے چاندی کی اینٹون سے پختہ بنایا اور وہان اپنے رب کی عبادت مین وہ لوگ مشغول ہوئے بہت مدت کے بعد شیطان
ایک بدبخت بڑھیا کی صورت پر ظاہر ہوا اور عورتون کو اوسنے بتائی کہ جب تمہارے شوہر نہون تو پیٹھی املا کرو اور پھر ایک ابلیس بڑھے کی صورت
ظاہر ہوکر مردون کو ترکیب بتائی کہ جب تمہاری جورو مین غائب ہون تو چار پایون سے جماع کر لیا کرو اور یہ دونون برے کام اون عورتون
اور مردون مین شائع ہوئے تو حق تعالی نے حنظلہ یا قحافہ بن صفوان کو پیغمبر کر کے اونھین بھیجا وہ لوگ اونکا ایمان نہ لائے اونکا پانی
غائب ہوگیا تو اونھون نے ایمان لانے کا وعدہ کیا اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی پانی پھر ظاہر ہوگیا تو پھر اونھون نے حکم نہ مانا حق تعالی نے
فرمایا کہ سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت کے بعد اونپر ہم عذاب بھیجینگے تو اونھون نے قصر مشید یعنی اونچا محل سونے چاندی کی
اینٹون سے بنا کر اوسمین یاقوت اور جواہر جڑے جب وہ مہلت کا زمانہ گذر گیا تو اوس محل کی طرف اونھون نے رجوع کی اور اوسمین داخل ہوکر
دروازے بند کر لیے حضرت جبریل علیہ السلام نے اوتر کر اونکا وہ اونچا محل زمین پر گرا دیا اور اونھین اوسی مین دبا دیا اونکا کنوا بیکار

پڑا ہی اور دھوان سیاہ متعفن وہان سے نکلتا ہی اور اوس نواح مین اون لوگون کی آواز سنائی دیتی ہی جو ہلاک ہوگئے تھے أَفَلَمْ
يَسِيرُوا کیا نہین گئے اور نہین چلتے ہین ساری قوم کے لوگ اور سیر نہین کرتے فِي الْأَرْضِ زمین مین یمن اور شام کی
تاکہ عذاب کی نشانیان سنکر و دیکھے دروازون مین مشاہدہ کرکے عبرت پکڑین فَتَكُونَ لَهُمْ تو ہوون اونکے واسطے قُلُوبٌ
يَعْقِلُونَ بِهَا دل کہ سمجھین ساتھ اونکے سبب ایسی چیز جو بصیرت حاصل ہونے یا عبرت پکڑنے کی سبب ہو أَوْ آذَانٌ
يَسْمَعُونَ بِهَا یا ہوون اونکے واسطے کان کہ سنین ساتھ اونکے سبب اگلی امتون کی خبرین اور اونکے واقعے فَإِنَّهَا تو قصہ یہ ہی کہ
لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ اندھے نہین ہوتے دیدے ساتھ کے یعنی اونکی آنکھون مین کچھ خلل نہین سب چیزین دیکھتے ہین
وَلَٰكِنْ تَعْمَى اور لیکن اندھے ہوتے ہین عبرت کی نظر کرنے سے الْقُلُوبُ الَّتِي وہ دل جو ہین فِي الصُّدُورِ ۝ سینون مین
یعنی اونکے دل کی آنکھین اگلی قومون کا حال دیکھنے سے بند ہین تو کسی طرح اونکے حال سے عبرت نہین لیتے نظم چشم دل باز کن
ببین بے انتظار ہر طرف آیات قدرت آشکار چشم سر خود بیست خود چیز سے غیب بین چشم سر در غیر ہر چیز سے سیہ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ
اور جلدی چاہتے ہین تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کافر جیسے نضر بن حارث وغیرہ یعنی جلدی کرتے ہین بِالْعَذَابِ وہ
عذاب نازل ہونے کی جسکا وعدہ کیا ہوا ہی وَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ اور خلاف نہ کریگا خدا وَعْدَهُ اپنا وعدہ جو اونپر عذاب نازل کرنے کا بات مین
فرمایا ہی وَإِنَّ يَوْمًا اور بیشک ایک دن تمہارے دنون مین سے عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے پاس كَأَلْفِ سَنَةٍ مثل ہزار برس کے ہی
مِمَّا تَعُدُّونَ ۝ اوس چیز مین سے جو تم گنتے ہو یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اور ہزار برس برابر ہی اسواسطے کہ زمانہ کا حکم اوسپر
جاری نہین تو اوسکا ہونا نہ ہونا کمی زیادتی اوسکے نزدیک یکسان ہی جب چاہے عذاب بھیجے اور یہ جلدی کرنے سے کہ عذاب کا زمانہ
جلدی آجاوے کچھ فائدہ نہوگا فرد تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ہر چند کنی جہد بجائے نرسد وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ
اور کتنے گانون مین سے یعنی کتنے گانون والون کو کہ محض رحمت کی راہ سے أَمْلَيْتُ لَهَا مہلت دی مین نے اون گانون
والون کو عذاب مین تاخیر کرکے وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور حال یہ ہی کہ وہ گانون یعنی اون گانون کے رہنے والے ظالم اور کافر تھے اور مہلت
اس جہت سے تھی کہ توبہ کرین اور حق کی طرف پھرین ثُمَّ أَخَذْتُهَا پھر لیلیا مینے اونھین جب اونھون نے توبہ نکی سخت عذاب
دنیوی مین وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ اور میری ہی طرف پھرنا ہی آخرت مین اور وہان بھی جزا کو پہونچینگے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای آدمیو إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ سوا اسکے نہین کہ مین تمہارے واسطے نَذِيرٌ ڈرانے والا ہون
مُبِينٌ ۝ ظاہر یا جس چیز سے ڈراتا ہون اوسے ظاہر کرتا ہون فَالَّذِينَ آمَنُوا تو جو لوگ ایمان لائے اوس چیز کا جسکا
ایمان لانا واجب ہی وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے کام نیک لَهُمْ مَغْفِرَةٌ اونکے واسطے بخشش ہی بدرستے
گناہون سے وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ اور روزی اچھی یعنی رزق بے منت اور بے رنج یا بہشت آخرت مین وَالَّذِينَ سَعَوْا
فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ اور وہ لوگ جو دوڑے ہماری آیتین باطل کرنے مین یعنی قرآن کو باطل کرنے مین سعی کرتے ہین اوس حال مین کہ عاجز کرنے
والے ہین ہمکو اپنے گمان مین یعنی چاہتے ہین کہ ہمسے درگذرین اور سبقت لیجائین اور ہمارا عذاب اونسے فوت ہوجائے أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

ع ۱۰

الجحیم ○ وہ گروہ رہنے والے ہین دوزخ جحیم مین ہمیشہ جلتی ہوئی آگ مین رہینگے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکبار مسلمانون کو
قرآن شریف سناتے تھے آپکی آواز سے اپنی آواز ملا کر شیطان نے دو فقرے درمیان مین پڑھدیئے یہ قصہ بعضی تفسیرون مین اسطرح پر
لکھا ہے کہ اہل سنت اوسے اچھا نہین جانتے اور ہم تاویلات علم الہدیٰ اور تیسیر اور اور معتبر کتابون سے جیسے معتمد فی المعتقد اور روضۃ الاحباب
ہے اوس قصے کو بیان اسطرح بیان کرتے ہین جو اہل سنت کے نزدیک مستحسن ہے لکھا ہے کہ جب سورۂ نجم نازل ہوئی تو حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام کے اندر قریش کے مجمع مین یہ سورت پڑھتے تھے اور آیتون کے درمیان مین توقف فرماتے تھے تاکہ
لوگ غور سے سنکر یاد کرلین جب یہ آیت کہ افرأیتم اللات والعزیٰ ومنات الثالثۃ الاخریٰ پڑھکر آپ ٹھہرے تو شیطان نے موقع
پاکر مشرکون کے کان مین پہونچادیا کہ تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجی یعنی لات عزیٰ منات قوم کے بزرگ ہین
یا اونچے اوڑنے والے مرغ ہین اور انسے شفاعت کی امید رکھنا چاہیے کافر لوگ یہ فقرے سنکر بہت خوش ہوئے اور سمجھے کہ حضرت
رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ نے یہ کلمات بھی پڑھے اور اونکے بتون کی تعریف کی تو سورت کے آخر مین سجدہ کی آیت پڑھکر جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سمیت سجدہ کیا تو خواہ مخواہ اکثر مشرک بھی یہ سجدہ کرنے مین شریک ہوئے اسی حضرت
جبرئیل امین علیہ السلام نے نازل ہوکر یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اور یہ ماجرا سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
دل مبارک نہایت غمگین ہوا تو حق تعالیٰ نے آپکے دل کو تسلی دینے کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ وما ارسلنا اور نہین
بھیجا ہمنے من قبلک من رسول تمہین بھیجنے کے قبل کوئی رسول ولا نبی اور نہ کوئی نبی رسول اور نبی مین فرق
یہ ہے کہ رسول صاحب شریعت ہو اور نبی اوسکا تابع ہو اوس شریعت مین جسطرح حضرت لوط کہ حضرت ابراہیم علیہما السلام کی شریعت کی طرف
لوگون کو دعوت کرتے تھے اور جیسے حضرت یوشع اور موسیٰ علیہما السلام اور شمعون اور عیسیٰ علیہما السلام یا رسول پکارنے والا ہے
خاص شریعت کی طرف اور نبی عام ہے اور شامل ہے اوسے بھی اور دوسرے کو بھی جو پہلی شریعت مقرر کرنے والا ہو تو نبی بہت عام ہے
رسول سے اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول وہ ہے کہ معجزہ کو اوس کتاب کے ساتھ جمع کرے جو اوسپر نازل کیگئی ہو اور نبی کہ غیر رسول ہو
وہ ہے جسپر کتاب نازل نہو اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے جسکے پاس فرشتہ وحی لیکر آئے اور نبی وہ ہے جو آواز سنے یا اوسے الہام ہو یا
خواب دیکھے سو بہر تقدیر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کوئی رسول اور نبی نہین بھیجا الا اذا تمنیٰ القی الشیطن مگر جب
تلاوت کی اوسنے توڑالدیا شیطان نے فی امنیتہ اوسکی تلاوت کے وقت جو کچھ چاہا اسطرح پر کہ لوگون کو شبہہ ہوا کہ پیغمبر
ہی نے پڑھا جیسے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو اوس شیطان نے جسے ابیض کہتے ہین آپکی آواز
بنا کر یہ کلمات پڑھدیے شعر تلک الغرانیق العلیٰ ۞ وان شفاعتھن لترتجی ۞ اوسوقت جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ نجم پڑھتے
تھے اور یہانتک پہونچے کہ ومنات الثالثۃ الاخریٰ اور ایک جماعت نے یہ گمان کیا کہ یہ کلمات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے پڑھے
فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن پھر باطل اور زائل کردیتا ہے اللہ وہ چیز جو ڈالدی ہے شیطان نے کلمات کفر مین سے ثم یحکم اللہ
آیاتہ پھر ثابت کرتا ہے اللہ اپنی آیتین جو اوسکا پیغمبر پڑھتا ہے واللہ علیم اور اللہ جاننے والا ہے لوگون کا احوال حکیم ○

ستے کوئی بیر پہلو ہی یعنی جو لوگ کہ کافرون کے ساتھ قتال کیا چاہیں اونھیں ہمنے اجازت دی کہ قتال کریں وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک
اللہ تعالیٰ عَلٰی نَصْرِهِمْ مظلومون کی مدد پر کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار ہیں لَقَدِیْرٌ ۝ البتہ قادر ہے اَلَّذِیْنَ
اُخْرِجُوْا وہ لوگ جو نکال دیے گئے ہیں مِنْ دِیَارِهِمْ اپنے گھرون سے جو مکہ میں تھے بِغَیْرِ حَقٍّ ناحق یعنی
حقیقت میں نکالے جانیکے مستحق نہ تھے اور اونسے ایسا کوئی کام سرزد نہوا تھا جو اونکے نکالدیے جانیکا سبب ہوتا اِلَّا
اَنْ یَّقُوْلُوْا مگر یہ کہ کہتے تھے رَبُّنَا اللّٰهُ کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اوسکی وحدانیت کا اقرار کرتے تھے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ
النَّاسَ اور اگر نہ دور کرنا خدا کا ہوتا لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ اونکے بعض کو بعض سے یعنی کافرون پر مومنون کو غالب
کرکے تو لَهُدِّمَتْ البتہ ویران کیے جاتے اور ملت والون پر کافرون کے غالب ہوجانے کے سبب صَوَامِعُ صومعے
راہبون کے یعنی خلوتخانے درویشون کے وَبِیَعٌ اور گرجے نصاریٰ کے وَصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ اور عبادتخانے یہود کے اور مسجدیں
مسلمانون کی کہ یُذْکَرُ فِیْهَا ذکر کیا جاتا ہے اون مسجدون میں اور بعضون نے کہا ہے کہ اون سب جگہون میں اسْمُ اللّٰهِ کَثِیْرًا نام
اللہ کا بہت وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ اور ضرور مدد کریگا اللہ مَنْ یَّنْصُرُهٗ اوسکی جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ
بیشک اللہ قادر ہے مومنون کی مدد پر عَزِیْزٌ ۝ غالب ہے سب لوگون پر اور سب چیزون پر جسکو چاہے غالب کردے اور اس
آیت میں حق تعالیٰ نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور وعدہ پورا بھی کیا کہ روم اور ایران کے بادشاہون کا ملک و مال
اونھیں عطا فرمایا پھر دوبارہ اون لوگون کی صفت میں فرمایا جنھیں قتال کی اجازت دی کہ اَلَّذِیْنَ وہ لوگ کہ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ
اگر جگہ دین ہم اونھیں فِی الْاَرْضِ زمین میں اور قدرت و اختیار پائیں تو اَقَامُوا الصَّلٰوةَ قائم رکھین نماز اپنی نفع کے
واسطے وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ اور دین زکوٰۃ مال کی جو بندون کی مدد خرچ کرنے کے لیے وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرین نیکی کے
ساتھ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ اور باز رکھین برائی سے یعنی اوس بات سے جسے عالم فاضل برا جانتے ہیں وَلِلّٰهِ اور خدا ہی کے لیے ہے
عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ نہایت کامون کی یعنی سب کامون کا انجام وہی ہوتا ہے جو وہ چاہے رباعی اپنی ولایت والی ہے
وان گلشن و باغ و حوض و جو خواہد ۔ از حق ہمہ کس جان نکو خواہد ۔ آنست سرانجام کہ او خواہد ۔ وَاِنْ یُّکَذِّبُوْكَ اور اگر
تکذیب کرین تمھاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے مشرک تو تم رنج نکرو اسواسطے کہ قوم کا تکذیب کرنا تمھارے ہی ساتھ خاص
نہین ہے اور اگر یہ مشرک جھٹلاتے ہیں فَقَدْ کَذَّبَتْ تو بیشک جھٹلایا ہے قَبْلَهُمْ پہلے اونکے یعنی ہر والوں کے قبل قَوْمُ
نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو وَّعَادٌ اور گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو وَّثَمُوْدُ ۝ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو
وَقَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ اور گروہ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کو وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ
اور اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو وَکُذِّبَ مُوْسٰی اور جھٹلایا گیا موسیٰ یعنی قبطیون نے موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی
اونکی قوم یعنی بنی اسرائیل نے نہیں فَاَمْلَیْتُ پھر مہلت دی مین نے لِلْکٰفِرِیْنَ کافرون کو یہانتک کہ اونکے وقت مقرری
آپہنچے ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ پھر لے لیا مین نے اونھیں طوفان آندھی کڑک چیخ پتھرون کے لشکر پھنسنے پتھر برسنے

ثلثہ

عذاب مین فکیف کان پھر کیسا تھا نکیر ناپسند کرنا میرا اونھین یعنی اونکا کام مین نے ناپسند کیا نعمت کو محنت سے
زندگی کو ہلاکت سے عمارت کو خرابی سے مین نے بدل دیا فکاین من قریۃ پھر کتنے ہی دیہ اور شہرون مین کہ اہلکنٰہا
ہلاک کر دیا ہمنے اونھین اونکے رہنے والون کو ہلاک کرکے وھی حال یہہ ہے کہ وہ دیہ ظالمۃ ظالم تھے یعنی ان کے رہنے والے
مشرک اور ظالم تھے فھی پھر وہ دیہ خاویۃ گر پڑے ہین علیٰ عروشہا اپنی چھتون پر یعنی پہلے اون مکانون کی
چھتین گرین پھر اونپر دیوارین گر پڑین وبئر معطلۃ اور بہت کنوے بیکار پڑے ہوے کہ اوس سے پانی لینے والے ہلاک
ہو گئے ہین اور کوئی نہین کہ اونکا پانی لیکر نعمت حاصل کرے وقصر مشید اور بہت سے اونچے محل گچکاری کیے ہو
کہ اونھین اونکے رہنے والون سے ہمنے خالی کر دیا اکثر معتبر تفسیرون مین ہے کہ یہ کنوے ایک پہاڑ کے نیچے حضر موت مین تھے اور محل
اوس پہاڑ کی چوٹی پر اور لباب مین ہے کہ عاد ثانی کا بیٹا اوس محل کا بانی تھا اور اوسے مندر کہتے ہین اور بہت صحیح یہہ بات ہے کہ قوم
ثمود کے لوگ جب ہلاک ہوئے تو صالح علیہ السلام چار ہزار مومنون سمیت دیارین مین آئے اور اوس ملک کے بعضے مکانون مین صالح
علیہ السلام پر موت حاضر ہوئی اس وجہ سے حضر موت اوسکا نام رکھا بعد ازان اونکے ساتھیون نے جا ... مین سویدا بنایا جلیس بن
جلاس کو اپنے اوپر حاکم کر لیا اور سنجاریب بن سوادہ کو اونکی وزارت دی اور اس کنوے پر کہ بیر معطلہ کہکر جسکی طرف ... ال نے اشارہ فرمایا ہے وہ
ٹھہرے اور قصر مشید تیار کیا اور ایک مدت کے بعد اونکی اولاد نے بت پرستی شروع کی اور اپنے باپ ... قصر ... ٹھہر گئے اور حنظلہ بن صفوان
ایک پیغمبر جو اونکے پاس آئے تھے اونھین بڑی ذلت اور خواری کے ساتھ قتل کیا اور حق تعالیٰ ... اونکے بدن کو ہلاک کیا اور اونکا
کنوا بیکار اور محل خالی پڑا رہا اور تیسیر مین لکھا ہے کہ ایک کافر بادشاہ نے مسلمانون پر غصہ کیا اور اونھین قتل کیا چاہتا تھا عزیر چار ہزار
مسلمانون کو ساتھ لیکر بھاگا اور حضر موت پہاڑ کے نیچے مقام کیا کہ وہان کی ہوا اچھی تھی ہر چند کنوا کھودا کھاری ہی پانی نکلا حال انکہ
بین ہے ایک مرد وہان پہونچا اور کنوا کھودنے کے واسطے ایک جگہ نشان کر دیا جب وہان کنوا کھودا تو نہایت صاف لطیف ہلکا میٹھا
پانی نکلا بیت در مزہ چون شیرۂ شاخ نبات ۞ در خوشی ہمشیرۂ آب حیات ۞ انھون نے اوس کنوے کو کشادہ کرکے نیچے سے
اوپر تک سونے چاندی کی اینٹون سے پختہ بنایا اور وہان اپنے رب کی عبادت مین وہ لوگ مشغول ہوئے بہت مدت کے بعد شیطان
ایک نیکبخت بڑھیا کی صورت پر ظاہر ہوا اور عورتون کو راہ بتائی کہ جب تمہارے شوہر سوئین تو چٹکی لیا کرو اور پھر ایک بوڑھے کی صورت
ظاہر ہو کر مردون کو ترکیب بتائی کہ جب تمہاری جوروین غائب ہون تو چارپایون سے جماع کر لیا کرو اور یہ دونون برے کام عورتون
اور مردون مین شائع ہوئے تو حق تعالیٰ نے حنظلہ یا قحافہ بن صفوان کو پیغمبر کرکے اونکی طرف بھیجا وہ لوگ انکا ایمان نہ لائے اونکا پانی
غائب ہو گیا تو اونھون نے ایمان لانے کا وعدہ کیا اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی پانی پھر ظاہر ہو گیا تو پھر اونھون نے حکم نہ مانا حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت کے بعد اونپر ہم عذاب بھیجینگے تو اونھون نے قصر مشید یعنی اونچا محل سونے چاندی کی
اینٹون سے بنا کر اوسمین یاقوت اور جواہر جڑے جب وہ مہلت کا زمانہ گذر گیا تو اوس محل کی طرف اونھون نے رجوع کی اور اوسمین داخل ہو کر
دروازے بند کر لیے حضرت جبریل علیہ السلام نے اوتر کر اونکا وہ اونچا محل زمین پر گرا دیا اور اونھین اوسی مین دبا دیا اور اونکا کنوا بیکار

پڑا ہی اور دھوان سیاہ متعفن وہان سے نکلتا ہی اور اوس نواح مین اون لوگون کی آواز سنائی دیتی ہی جو ہلاک ہو گئے تھے اَفَلَمْ
يَسِيرُوا کیا نہین گئے اور نہین جاتے ہین تمھاری قوم کے لوگ اور سیر نہین کرتے فِي الْأَرْضِ زمین مین یمن اور شام کی
تاکہ عذاب کی نشانیان شہرون کے دروازون مین مشاہدہ کرکے عبرت پکڑین فَتَكُونَ لَهُمْ تو ہون اونکے واسطے قُلُوبٌ
يَعْقِلُونَ دل کہ سمجھین بِهَا اونکے سبب سے ایسی چیز جو بصیرت حاصل ہونے یا عبرت پکڑنے کی سبب ہو أَوْ آذَانٌ یا
يَسْمَعُونَ یا ہون اونکے واسطے کان کہ سنین بِهَا اونکے سبب سے اگلی امتون کی خبرین اور اونکے واقعے فَإِنَّهَا تو قصہ یہ ہی کہ
لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ اندھے نہین ہوتے دیدے سامنے کے یعنی اونکی آنکھون مین کچھ خلل نہین سب چیزین دیکھتے ہین
وَلَكِنْ تَعْمَى اور لیکن اندھے ہوتے ہین عبرت کی نظر کرنے سے الْقُلُوبُ الَّتِي وہ دل جو ہین فِي الصُّدُورِ سینون مین
یعنی اونکے دل کی آنکھین اگلی قومون کا حال دیکھنے سے بند ہین تو کسی طرح اونکے حال سے عبرت نہین لیتے نظم چشم دل باز
بین بے انتظار ہر طرف آیات قدرت آشکار ٭ چشم سر جز پوست خود چیزے ندید ٭ چشم سر در مغز ہر چیزے رسید وَيَسْتَعْجِلُونَكَ
اور جلدی چاہتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے کافر جیسے نضر بن حارث وغیرہ یعنی جلدی کرتے ہین بِالْعَذَابِ وہ
عذاب نازل ہونے کی جسکا وعدہ کیا ہوا ہی وَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ اور خلاف نہ کریگا خدا وَعْدَهُ اپنا وعدہ جو اوپر عذاب نازل کرنے کے بابت ہین
فرمایا ہی وَإِنَّ يَوْمًا اور بیشک ایکدن تمہارے دنون مین سے عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے پاس كَأَلْفِ سَنَةٍ مثل ہزار برس کے
مِمَّا تَعُدُّونَ ۝ اوس چیز مین سے جو تم گنتے ہو یعنی خدا کے نزدیک ایکدن اور ہزار برس برابر ہی اسواسطے کہ زمانہ کا حکم اوسپر
جاری نہین تو اوسکا ہونا نہونا کمی زیادتی اوسکے نزدیک یکسان ہی جب چاہے عذاب بھیجے اور یہ جلدی کرنے سے کہ عذاب کا زمانہ
جلدی آجائے کچھ فائدہ نہوگا فرد تا نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ٭ ہر چند کنی جہد بجائے نرسد ٭ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ
اور کتنے گانون مین سے یعنی کتنے گانون والون کو کہ محض رحمت کی راہ سے أَمْلَيْتُ لَهَا مہلت دی ہی مین نے اون گانون
والون کو عذاب مین تاخیر کرکے وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور حال یہ ہی کہ وہ گانون یعنی اون گانون کے رہنے والے ظالم اور کافر تھے اور مہلت
اس جہت سے تھی کہ توبہ کرین اور حق کی طرف پھرین ثُمَّ أَخَذْتُهَا پھر لیلیا ہمنے اونھین جب اونھون نے توبہ نکی سخت عذاب
دنیوی مین وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ اور میری ہی طرف پھرنا ہی آخرت مین اور وہان بھی جزا کو پہونچینگے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

ع ۱۰

کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے آدمیو إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ سوا اسکے نہین کہ مین تمہارے واسطے نَذِيرٌ ڈرانے والا ہون
مُبِينٌ ۝ ظاہر یا جس چیز سے ڈراتا ہون اوسے ظاہر کرتا ہون فَالَّذِينَ آمَنُوا تو جو لوگ ایمان لائے اوس چیز کا جسکا
ایمان لانا واجب ہی وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے کام نیک لَهُمْ مَغْفِرَةٌ اونکے واسطے ہی بخشش گذرے ہوئے
گناہون سے وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ اور روزی اچھی یعنی رزق بے منت اور بے رنج یا بہشت آخرت مین وَالَّذِينَ سَعَوْا
فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ اور وہ لوگ جو دوڑے ہماری آیتون کے باطل کرنے مین یعنی قرآن کو باطل کرنے مین سعی کرتے ہین اوس حال مین کہ پیشی لیجانے
والے ہین ہمپر اپنے گمان مین یعنی چاہتے ہین کہ ہمسے درگذرین اور سبقت لیجائین اور ہمارا عذاب اونسے فوت ہوجائے أُولَئِكَ أَصْحَابُ

الجحیم ۝ وہ گروہ رہنے والے ہین دوزخ کہ جہنم مین ہمیشہ جلتی ہوئی آگ ہین منقولہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار مسلمانون کو
قرآن شریف سناتے تھے آپکی آواز سے اپنی آواز ملاکر شیطان نے دو فقرے درمیان مین پڑھ دیے قصہ بعضی تفسیرون مین اوسطرح پر
لکہا ہے کہ اہل سنت اوسے اچھا نہین جانتے اور ہم تاویلات علم الہدی اور تفسیر اور معتبر کتابون سے جیسے تفسیر فی الاتقان اور روضۃ الاحباب
کے اوس قصے کو اوسطرح بیان کرتے ہین جو اہل سنت کے نزدیک مستحسن ہے لکہا ہے کہ جب سورہ نجم نازل ہوئی تو حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام کے اندر قریش کے مجمع مین یہ سورت پڑھتے تھے اور آیتون کے درمیان مین توقف فرماتے تھے تاکہ
لوگ غور سے سنکر یاد کرلین جب یہ آیت کہ افرایتم اللات والعزی ومنوۃ الثالثۃ الاخری پڑھکر آپ ٹھہرے تو شیطان نے موقع
پاکر مشرکون کے کان مین پہونچادیا کہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی یعنی لات عزی منات قوم کے بزرگ ہین
یا اونچے اوڑنے والے مرغ ہین اور انسے شفاعت کی امید رکھنا چاہیے کافر لوگ یہ فقرے سنکر بہت خوش ہوئے اور یہ سمجھے کہ حضرت
رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ نے یہ کلمات بھی پڑھے اور انکے بتون کی تعریف کی تو سورت کے آخر مین سجدہ کی آیت پڑھکر جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سمیت سجدہ کیا تو خواہ مخواہ اکثر مشرک بھی سجدہ کرنے مین شریک ہوئے پس حضرت
جبریل امین علیہ السلام نے نازل ہوکر یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اور یہ ماجرا سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
دل مبارک نہایت غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکے دل کو تسلی دینے کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین
بھیجا ہمنے مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ تمہین بھیجنے کے قبل کوئی رسول وَّلَا نَبِيٍّ اور نہ کوئی نبی رسول اور نبی مین فرق
یہ ہے کہ رسول صاحب شریعت ہے اور نبی اوسکا تابع ہے اوس شریعت مین جسطرح حضرت لوط کہ حضرت ابراہیم علیہما السلام کی شریعت کی طرف
لوگون کو دعوت کرتے تھے اور جیسے حضرت یوشع اور موسی علیہما السلام اور شمعون اور عیسی علیہما السلام یا رسول پکارنے والا ہے
خاص شریعت کی طرف اور نبی عام ہے اور شامل ہے اوسے بھی اور دوسرے کو بھی جو پہلی شریعت مقرر کرنیوالا ہو تو نبی بہت عام ہے
رسول سے اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول وہ ہے کہ معجزہ کو اوس کتاب کے ساتھ جمع کرے جو اوسپر نازل کیگئی ہے اور نبی کہ غیر رسول ہے
وہ ہے جسپر کتاب نازل نہو اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے جسکے پاس فرشتہ وحی لیکر آئے اور نبی وہ ہے جو آواز سنے یا اوسے الہام ہو
خواب دیکھے بہر تقدیر حق تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے کوئی رسول اور نبی نہین بھیجا اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ مگر جب
تلاوت کی اوسنے تو ڈالدیا شیطان نے فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ اوسکی تلاوت کے وقت جو کچھ چاہا اسطرح پر لوگون کو شبہہ ہوا کہ پیغمبر
ہی نے پڑھا جیسے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو اوس شیطان نے جسے ابیض کہتے ہین آپکا
بناکر یہ کلمات پڑھدیے شعر تلک الغرانیق العلی ۞ وان شفاعتھن لترتجی ۞ اوس وقت جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ نجم
پڑھتے تھے اور یہانتک پہونچے کہ ومنوۃ الثالثۃ الاخری اور ایک جماعت نے یہ گمان کیا کہ یہ کلمات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے پڑھے
فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ پھر باطل اور زائل کردیتا ہے اللہ جو چیز جو ڈالدی ہے شیطان نے کلمات کفر مین سے ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ
اٰيٰتِهٖ پھر ثابت کرتا ہے اللہ اپنی آیتین جو اوسکا پیغمبر پڑھتا ہے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے لوگون کا احوال حَكِيْمٌ

حکم کرنیوالا ہے حق حکم اونپر لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً القا کیا شیطان نے انبیا علیہم السلام کی تلاوت کے وقت تاکہ
کردے حق تعالی اوس چیز کو جو القا کیا ہے شیطان نے آزمایش لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اون لوگون کے واسطے جنکے
دلون مین کفر کی بیماری ہے یعنی منافق لوگ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ اور سخت ہین اونکے دل اور تاریک و اوندھے ہوگئے ہین یعنی
اور مشرک شیطان کے القا سے شک اور حیرت مین پڑجاتے ہین وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور بیشک ظالم لوگ یعنی یہ دونون گروہ
اسم ظاہر کا ضمیر کی جگہ پر رکھنا اونپر ظلم کا حکم کرنا ہے یعنی کافر اور منافقون کا فرقہ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ البتہ خلاف دور دراز
اور تکبر اور عناد بے پایان مین ہین وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور القا سو واسطے ہے تاکہ جانین وہ لوگ جو دیے گئے ہین
علم یعنی قرآن اَنَّهُ الْحَقُّ یہ کہ قرآن حق ہے مِنْ رَّبِّكَ نازل تیرے رب کی طرف سے اور شیطان کو اوس مین تصرف کی مجال
نہین فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ پھر ایمان لاوین قرآن کا فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ پھر نرم ہوجاوین قرآن کے واسطے اونکے دل اور
اوسکے احکام و ہدایت مین وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اور بیشک اللہ البتہ ہدایت کرنیوالا ہے اونکو جو ایمان
لائے ہین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف سیدھی راہ کے یعنی جو بات مومنون پر مشکل ہوتی ہے تو حق تعالی اونکو
راہ دکھا دیتا ہے نظر صحیح اور فکر سلیم کے ساتھ تاکہ جلدی اپنے مقصود کو پہنچ جاوین وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور ہمیشہ
رہینگے وہ لوگ جو ایمان نہین لائے فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ شک مین قرآن سے یا رسول سے یا القائے شیطان سے تو وہ کہتے ہین کہ
کافر کہتے تھے کہ محمد کو کیا ہوگیا جو ہمارے بتون کی تعریف سے پشیمان ہوا تو وہ ہمیشہ شک ہی مین ہین حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ یہانتک
کہ آوے اونپر قیامت یا موت کہ قیامت صغری ہے یا آوین اونکے سامنے علامات قیامت بَغْتَةً ناگہان اَوْ يَاْتِيَهُمْ یا آوے
اونپر عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ عذاب اوسدن کا کہ اونکی نسل کٹ جاوے جیسے جنگ بدر کا دن اور بعضون نے کہا ہے کہ روز عقیم
قیامت کا دن ہے کہ اوسکے بعد کوئی دن نہوگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اوسدن بادشاہی اور حکومت خدا ہی کے واسطے ہے
بے کسی مدعی اور جھگڑنے والے کے یعنی آج تو بادشاہون کو سلطنت اور ملکداری کا دعوی ہے اور اوسدن متکبرون کی کمر سے تکبر کا پٹکا
کھول لینگے اور بادشاہون کے سر سے زبردستی کا تاج اوتار لینگے اونکے دعوے اور گمان جاتے رہینگے مالک الملک اون بادشاہون کے
تصورات اور تخیلات مٹا دیگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ کے صدمے سے سلاطین کے توہمات اور تفکرات توڑ دیگا سب کو بندگی کے اظہار
اور بیچارگی کے اقرار کے سوا کچھ چارہ نہوگا بیت آن سر کہ هست افسرش از چرخ برگذشت ٭ هر روز بر در آستانہ او خاک در شود ہے اور
بادشاہ حقیقی کی حکومت ظاہر ہوجاویگی يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ حکم کریگا بغیر کسیکی شرکت کے مومن اور کافر بندون مین فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پھر جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ باغون مین ہونگے
ناز و نعمت کے بے رنج و محنت وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور تکذیب کی اونھون نے ہماری
آیتون کی فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ تو وہ گروہ اونھین کے واسطے ہے عذاب رسوا اور ذلیل کرنیوالا وَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا اور جن لوگون نے ہجرت کی اپنے گھر سے نکل کر فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین یعنی خدا کی اطاعت واسطے

ع ۹

اوسی کی رضا کے واسطے ثُمَّ قُتِلُوْٓا پھر قتل کیے گئے جہاد کرکے دین کے دشمنون کے ہاتھ سے اَوْ مَاتُوْا یا مر گئے اپنی موت سے
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ ضرور روزی دیگا اونھین اللہ رِزْقًا حَسَنًا روزی اچھی کہ جنت کی نعمت ہے نہ وہ روزی حاصل
کرتے مین کچھ محنت ہوگی نہ اوسکے کھانے سے کچھ بیماری اور علالت ہوگی نہ وہ روزی کٹنے کا کچھ دغدغہ ہوگا لکھا ہے کہ بعضے صحابہ رضی اللہ
عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم دینی بھائیون کے ایک گروہ کے ساتھ جہاد کو جاتے ہین اور وہ شہید ہوکر خدا کے عطیون سے
مشرف ہوتے ہین اگر ہم شہید نہون اپنی موت سے مرین تو ہمارا کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب سب جہاد کی نیت مین متفق
ہین تو سب کو ہم نیک روزی دینگے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور بیشک اللہ البتہ وہی تو بہتر ہے روزی
دینے والون سے اسواسطے کہ بے حساب دیتا ہے لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ تا کہ داخل کرے اونھین بہشت مین
ایسا داخل کرنا جو اوسنے پسند کیا یعنی فرشتون کو جنتیون کے استقبال کے واسطے بھیجیگا اور بڑی تعظیم کے ساتھ اونھین جنت مین
داخل کریگا اور جو نعمتین نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنین نہ کسی بشر کے دل مین گذرین وہ اونھین دیگا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ اور
بیشک اللہ اونکا حال جانتا ہے اور اونکے دشمنون کے ساتھ حَلِيْمٌ ۝ بردبار ہے کہ دشمنون پر عذاب نازل کرنے مین جلدی نہین کرتا
تبیان مین لکھا ہے کہ مشرکون مین سے ایک قوم نے محرم کے آخر مہینے مین چاہا کہ مسلمانون کے ساتھ قتال کرین مسلمانون نے محرم کے مہینے مین
قتال سے پرہیز کرکے کہا کہ صبر کرو محرم کا مہینا گذر جانے دو کافر راضی نہوے مسلمان اونسے لڑکر فتحمند ہوے اس آیت مین اوسکی خبر دیتا ہے
ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ یہ حکم الٰہی جو کہا گیا مومن اور کافر کے باب مین کہ جو کوئی عقوبت کرے یعنی مشرکون کے ساتھ مقابلہ کرے
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ جیسے اوسکے ساتھ عقوبت کیگئی یعنی قتال کیا گیا جزا کو عقوبت کے جوڑ کے واسطے کہتا ہے یعنی ظالم کو
ویسی جزا دیگا جیسا اوسنے ظلم کیا ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ پھر ظلم کیا جائے اوسپر یعنی وہ شخص جو پہلی دوسری بار عقوبت کرکے مظلوم نے اپنا
بدلا لیا وہ پھر مظلوم پر ظلم کرے تو لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ضرور مدد کریگا اللہ اوس مظلوم کی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَعَفُوٌّ البتہ
عفو کرنے والا ہے غَفُوْرٌ ۝ بخشنے والا ہے بدلا لینے والے کو یہ اشارہ ہے اسطرف کہ معاف کرنا بدلا لینے سے بہتر ہے وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ صاحب موضح نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا حکم زخمون کے باب مین ہے یعنی کسی نے دوسرے کو زخمی کیا زخمی نے اپنے برابری
اوسے بھی زخمی کر لیا پھر اوسنے زخمی کو ان زخمون کے مقابلہ مین اور زخم پہونچائے تو حق تعالیٰ مجروح مظلوم کی مدد کرتا ہے ذٰلِكَ یہ مظلوم
کی مدد بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہے کہ حق تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ ایک چیز کو ایک چیز پر غالب کردے اور از انجملہ ہے کہ يُوْلِجُ الَّيْلَ
فِي النَّهَارِ پیٹھالتا ہے رات کو دن مین اور دن کی گھڑیان زیادہ کر دیتا ہے یا رات کی تاریکی کو دن کی روشنی کی جگہ رکھدیتا ہے وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور پیٹھالتا ہے دن کو رات مین اور رات کی ساعتین بڑھا دیتا ہے یا دن کی روشنی کو رات کی تاریکی کی جگہ پر
لاتا ہے وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ اور سبب یہ ہے کہ حق تعالیٰ سننے والا ہے عقوبت کرنے والے کی بات بَصِيْرٌ ۝ دیکھنے والا ہے بدلا لینے
والے کا احوال ذٰلِكَ یہ وصف جو حق تعالیٰ کے واسطے کمال قدرت کے ساتھ کیا گیا بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ بسبب اسکے ہے
کہ حق تعالیٰ وہ تو ثابت ہے اپنے نفس مین اور واجب ہے ذات قدیم مین وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ

اور بیشک وہ جو چیز جسے کافر پوجتے اور پکارتے ہیں خدا کے سوا وہ ہی باطل اور معدوم اپنی ذات کی حد مین آخفاف مین لکھا ہی کہ خدا تو اپنی
ذات سے موجود ہی اور دوسرے اگرچہ موجود ہین مگر انکا وجود اوسی کے سبب سے ہی تو اپنی ذات سے باطل ہین اسواسطے کہ باطل وہ ہی جو
موجود نہو جیسے باطل وعوے اسی سبب سے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے اشعار مین لبید کی یہ بیت بہت سچی ہی
مصرع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ٭ مولانا نے مثنوی معنوی مین فرمایا ہی ابیات این وی اوصاف دیدہ احول ست ٭ در تا اول
آخر آخر اول ست ٭ کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ٭ اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ غَیْمٌ ہَاطِلٌ ٭ ملک ملک اوست او خود مالک ست ٭ غیر ذاتش کُلُّ شَیْءٍ
ہالک ست ٭ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ۝ اور اس سبب سے کہ خدا وہ تو برتر ہی سب چیزون سے اور بہت بڑا ہی
شریک اور بیوی سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے یہ استفہام مقرر
کرنے کے واسطے ہی یعنی جانا ہی تو نے یہ کہ خدا نے بھیجا ابر سے یا آسمان کی طرف سے پانی فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ تو ہو گئی زمین پانی کا لا یا
مضارع کے لفظ کے ساتھ فائدہ دیتا ہی کہ مینہ کا اثر بہت مدت تک باقی رہتا ہی یعنی زمین ہمیشہ ہی اوس پانی کے سبب سے مُخْضَرَّۃً
سبز ہری گھاس کے سبب سے پژمردہ اور خشک ہو جانے کے بعد اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝ یقینی اللہ مہربانی کرنے والا ہی
بندون پر گھاس اوگانے کے سبب سے تا بندون کو اوسکے سبب سے روزی دے جاننے والا روزی اور روزی پانے والون کا حال
لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون میں اور سب کا خالق اور مالک وہی ہی
وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ اور اسمین کچھ شک نہین کہ اللہ البتہ وہ تو ہی بے نیاز اپنی ذات مین سب چیزون سے
تعریف کیا ہوا اور تعریف کرنے والا یا تعریف اور عبادت کے لائق اپنی صفتون اور احوال کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ
کیا نہین دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے مسخر کر دیا تمہارے واسطے مَّا فِی الْاَرْضِ جو کچھ زمین مین ہی حیوانات وغیرہ یعنی وہ سب چیزین
جنسے آدمی نفع پاتا ہی وَالْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ ط اور مسخر کر دی تمہارے واسطے کشتی کہ دریا مین اوسکے حکم سے
چلتی ہی وَیُمْسِکُ السَّمَآءَ اور نگاہ رکھتا ہی آسمان کو اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط اس بات سے کہ گر پڑے
زمین پر مگر اوسکے اذن سے یعنی جب خدا چاہے کہ آسمان زمین پر گرے تو گر ہی پڑے اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ۝ بیشک اللہ لوگون پر مہربان اور بخشش کرنے والا ہی کہ منفعتون کے دروازے اونکے واسطے کھولدیے ہین اور انواع
و اقسام کی مضرتین اونسے دفع کر دین وَھُوَ الَّذِیْٓ اَحْیَاکُمْ ز اور وہی ہی وہ جسنے زندہ کیا تمھین بعد اسکے کہ تم مردہ نطفہ تھے
ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو جب اجل آئیگی ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ پھر زندہ کریگا تمھین قیامت مین اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَکَفُوْرٌ ۝ بیشک آدمی البتہ ناشکر ہی کہ باوصف اتنی نعمتون کے نعمت دینے والے کی عبادت چھوڑ دیتا ہی لِکُلِّ اُمَّۃٍ
ہر ایک گروہ کے واسطے ملت والون مین سے جَعَلْنَا مَنْسَکًا معین کیا ہمنے ایک دین اور ایک شریعت کہ ہمارے حکم سے
ھُمْ نَاسِکُوْہُ وہ قبول کرنے والے اوس دین کے ہین فَلَا یُنَازِعُنَّکَ تو چاہیے کہ نزاع نکرین سب تجھ سے
فِی الْاَمْرِ دین کے امر مین اسواسطے کہ تمہارا دین تو ایسا روشن اور ظاہر ہی کہ اوسمین نزاع کر ہی نہین سکتے مصرع در نور آفتاب چہ جا

قائم ست۔ وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ اور پکارو اے محمد لوگون کو اپنے رب کی توحید اور عبادت کی طرف اِنَّکَ لَعَلٰی ھُدًی
مُّسْتَقِیْمٍ ۝ یقینی تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھی راہ پر ہو وَاِنْ جٰدَلُوْکَ اور اگر خصومت اختیار کرین تیرے
ساتھ اور جھگڑا کرین حالانکہ حق ظاہر ہوگیا اور دلیل لازم ہو چکی فَقُلِ تو کہہ کہ اَللّٰہُ خدا اَعْلَمُ خوب جانتا ہے بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو عناد اور جھگڑا اور اوسپر تمھین جزا دیگا اَللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خدا
حکم کریگا تمہارے درمیان قیامت کے دن فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ اوس چیز مین کہ تھے تم اوسمین اختلاف کرتے
دین کے امر مین اور حکم یہ ہوگا کہ مومن کو ثواب کے درجون پر بلند کریگا اور مشرک کو عذاب کے گڑھون مین ڈالیگا اور زاد المسیر مین کہا کہ
یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ کیا نہین جانا تو نے یعنی جانا ہے تو نے
یہ کہ خدا جانتا ہے جو کچھ آسمانون مین ہے عجائب علویات وَالْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہے عجائب سفلیات اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ
نہین اِنَّ ذٰلِکَ فِیْ کِتٰبٍ یقینی جو چیز آسمان و زمین مین ہے وہ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین اور لوح محفوظ اوسکے نزدیک ہے
اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ۝ بتحقیق کہ علم سب چیزون کا اللہ پر آسان ہے واسطے اسکے کہ تمام معلومات کے ساتھ اوسکے
علم کا تعلق یکسان ہے وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور پوجتے ہین مکے کے کافر خدا کے سوا مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا
اوس چیز کو کہ نہین اوتاری ہے اللہ نے اوسکی عبادت پر کوئی دلیل وَّمَا لَیْسَ لَہُمْ بِہٖ عِلْمٌ اور عبادت کرتے ہین اوس چیز کی
جسکا نہین ہے اونکو کچھ علم یعنی اوسکی عبادت پر کوئی دلیل نہین لا سکتے بلکہ محض جہالت اور تقلید کی رو سے پوجتے ہین وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ
مِنْ نَّصِیْرٍ ۝ اور نہین ہے مشرکون کے واسطے کوئی مددگار جو اونپر سے عذاب دفع کرے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر ہماری آیتین یعنی قرآن اوس حال مین کہ وہ آیتین روشن اور کھلی ہوئی ہین یعنی اونکا حق ہونا ظاہر ہے اور اونمین کسی قسم کے
برعکس یعنی اختلاف نہ خلل تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الْمُنْکَرَ پہچانتے ہو تم اے محمد اون لوگون کے چہرون مین جو کافر ہین
انکار کو کمال عداوت کی وجہ سے یعنی کافرون کے سامنے قرآن پڑھو تو اونکے چہرے مین کراہت اور نفرت کا اثر دیکھو اوس عداوت کی وجہ
جو کمال مرتبہ حق تعالی کے ساتھ رکھتے ہین یَکَادُوْنَ یَسْطُوْنَ قریب ہے کہ گرفتار کرین غضب مین اور حملہ کرین یا کھولین ہاتھ
بِالَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ عَلَیْہِمْ اٰیٰتِنَا اون لوگون کے ساتھ جو پڑھتے ہین اونپر ہماری آیتین قُلْ اَفَاُنَبِّئُکُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ذٰلِکُمْ کہہ اے محمد کہ کیا خبر کرون تمھین اوس سے بدتر حال کی جو وہ قرآن پڑھنے والون کے ساتھ چاہتے ہین اَلنَّارُ آگ دوزخ کی ہے
کہ تم جو غصہ کرتے ہو قرآن پڑھنے والون پر اوس سے بہت زیادہ بری اور مکروہ ہے وَعَدَهَا اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وعدہ دیا ہے
خدا نے اوس آگ کا اون لوگون کو جو کافر ہین یہ وعدہ کہ اون کافرون کو اوس آگ مین جگہ دیگا وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اور بری جگہ
پھر جانے کی ہے آگ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ اے لوگو دیگئی ہے مثل اوسکی جو کافر غیرون کی عبادت کرتے ہین اور سورہ
عنکبوت مین وہ مثل اسطرح بیان کیگئی کہ مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ
تو وہ مثل کان کھولکر سنو اور اوسمین غور کرو اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یہ امر یقینی ہے کہ جو لوگ پکارتے ہین

ع ۸

بتون کو اور وہ تین سو ساٹھ بت خانہ کعبہ کے گرد رکھے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ بیشک جنھین تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کہ وہ اللہ ہین ہون
لن یخلقوا ذبابا وہ بت نہ پیدا کرسکینگے ایک مکھی اور جو اس بات کے کہ وہ بت ویسی ہون ہی ولو اجتمعوا لہ اگرچہ
جمع اور متفق ہون اوسکے پیدا کرنے کے واسطے وان یسلبھم الذباب شیئا اور اگر اوڑا لیجائے مکھی اون سے کوئی چیز
یعنی کہ اونمین آلودہ ہین تو لا یستنقذوہ منہ نہین چھوڑا لے سکتے یعنی اوس مکھی سے وہ چیز پھیر نہین لے سکتے
بت پرستون کی رسم یہ تھی کہ بتون مین شہد اور خوشبو لتھیڑتے اور پھر بتخانے کے دروازے بند کردیتے مکھیان بتخانہ کے روزن سے گھس کے
وہ شہد اور خوشبو چاٹ جاتین جب چند روز کے بعد شہد اور خوشبو کا نشان بتون مین نہ پاتے تو خوشی کرتے کہ ہمارے خدا شہد اور خوشبو
چاٹ گئے تو حق تعالی نے بتون کے عجز اور ضعف سے خبر دی کہ وہ نہ مکھی پیدا کرنے کی قوت رکھتے ہین نہ اپنے اوپر سے اونھین اوڑا سکتے ہین
ضعف الطالب والمطلوب ۝ سست ہے وہ ڈھونڈھنے والا یعنی بت جو کچھ مکھی اوسپر سے اوڑا لیگئی وہ پھیر نہین لے سکتا
اور سست ہوا مطلوب یعنی مکھی اسواسطے کہ جو کچھ وہ اوڑا لیگئی چاہتے ہین کہ اوس سے پھیر لین یا سست اور عاجز ہین پوجنے والے
اور جنھین پوجتے ہین یعنی بت پرست اور بت نظم عاجزان کہ عاجزان را بندہ اند چون فتد کار ہے ہم شرمندہ اند عجز و امکان
لازم یکدیگر اند پس ہمہ خلقان ہم عاجز تر اند قوت از حق ست قوت حق او ست زانکہ او منزہ ست و فاعل ہست پوستہ ان
لکھا ہے کہ مالک بن ضیف اور کعب بن اشرف یہودی اور جماعت نے کہا کہ حق تعالی عالم کو چھ دن مین پیدا کرکے ماندہ ہو گیا تو ہفتہ کو
آرام لینے کو لیٹ رہا معاذ اللہ اونکے منہ مین خاک تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ ما قدروا اللہ حق قدرہ نہ پہچانا
یہودیون نے خدا کو اوسکے پہچاننے کا جو حق ہے یا خدا کی تعظیم نہ کی جو اوسکی تعظیم کا حق تھا کہ ماندگی اور تھکن کو اوسکی طرف منسوب کیا اور ایک قول
یہ ہے کہ یہ آیت مشرکون کی شان مین فرمایا ہے کہ خدا کو جاننے کا جو حق تھا مشرکون نے وہ نہ جانا کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک بنایا اور پتھر کا نام خدا رکھ لیا
محقق لوگ اس بات پر ہین کہ حق تعالی کو پہچاننے کا جو حق ہے مشرکون کو تو وہ نہ حاصل ہوا علاوہ اون کے بھی اوسکی حقیقت معرفت کی طرف راہ
نہین پائی اسواسطے کہ لا یحیطون بہ علما کی دور باش نے نگاہ کبریا کے گرد کسیکو آنے نہین دیتی اور اپنی ہویت کے غیب کی طرف کسی سہما کو
راہ نہین دیتا شیخ ابو بکر واسطی قدس سرہ نے کہا ہے کہ لا یعرف حق قدرہ الا ہو جو اوسکے پہچاننے کا حق ہے اوس طرح اوسے اوسکے سوا اور کوئی
نہین پہچانتا اونمین اور اوسکے ماسوی مین کسی طرح کی نسبت نہین کہ اوسکی معرفت کی راہ چل سکین اور معرفت نے مناسبت قبیل
محالات سے ہے ما للطین و رب العالمین مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ان اللہ لقوی عزیز ۝ بیشک اللہ قادر ہے
اونھین پیدا کرنے پر غالب ہے سب چیزون پر اللہ یصطفی اللہ برگزیدہ کرلیتا ہے من الملئکۃ رسلا و من الناس
فرشتون مین سے رسولون کو کہ اونمین اور اوسکے پیغمبرون مین واسطہ ہوتے ہین وحی پہونچانے کے سبب سے جیسے جبرئیل علیہ السلام و
آدمیون مین سے بھی رسولون کو برگزیدہ کرلیتا ہے تا کہ خلق کو حق کی طرف بلائین ان اللہ سمیع بصیر ۝ بیشک اللہ تعالی سننے
والا ہے پیغمبرون کی بات جو حکم پہونچاتے اور خدا کی طرف بلانے کے وقت کہتے ہین دیکھنے والا ہے امت کا حال کہ رسول کی بات مانی
یا نہین یعلم ما بین ایدیھم جانتا ہے جو کچھ آدمیون کے آگے ہے یعنی وہ عمل جو اونھون نے کیے ہین وما خلفھم

اور جو کچھ اونکے پیچھے ہے یعنی وہ کام جو وہ کرینگے وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہیں کام
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اور رکوع کرو وَاسْجُدُوْا اور سجدے کرو نماز میں شروع اسلام کی ابتدا میں
تو نماز میں فقط کھڑا ہونا اور بیٹھنا تھا اس آیت کے سبب سے رکوع سجود بھی داخل ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ نماز پڑھو اور
نماز کو رکوع سجود کے ساتھ تعبیر کیا ہے اس واسطے کہ نماز کے یہ دونوں رکن اعظم ہیں اور اسی واسطے حضرت امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ
تعالی اس آیت میں سجدہ نہیں کرتے اس واسطے کہ رکوع و سجود کا باہم ذکر یہ اشارہ کرتا ہے کہ اس سے نماز مراد ہے اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ
تعالی سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ظاہر سجدہ ہی کرنے کا حکم ہے اور ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ سورۂ حج کی فضیلت دو سجدوں کے سبب سے ہے
جو دو دونوں سجدے نہ کرے وہ دونوں نہ پڑھے بھی تو اس سجدہ میں اختلاف ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک قرآنی سجدوں
میں سے ساتواں سجدہ ہے حضرت قدس سرہ نے اس سجدہ کو سجدۃ الفلاح کہا ہے اور نیک کام جو اسکے بعد مذکور ہے اوسے سجدہ کرنیکے بعد
جاری کرنے پر عمل کرتے ہیں وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ اور عبادت کرو اپنے رب کی وَافْعَلُوا الْخَیْرَ اور کرو نیک کام یعنی جو کام شرع میں
اچھا ہے لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ شاید تم چھٹکارا پاؤ یا مطلب اور مقصود کو پہنچو وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ
اور جہاد کرو خدا کی راہ میں جو حق ہے جہاد کرنے کا یعنی صاف دل اور خالص نیت سے اور جہاد دو ہیں ایک تو ظاہر دشمن یعنی مشرکوں
اور باغیوں کے ساتھ اور دوسرا باطنی دشمن جیسے نفس اور خواہشوں کے ساتھ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک
سے پھرنے کے بعد فرمایا کہ رَجَعْنَا مِنَ الْجِہَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِہَادِ الْاَکْبَرِ نظم اے شہاں کشتیم ما خصم برون ٭ ماند خصمی زو بتر در اندرون ٭ کشتن این کار
عقل و ہوش نیست ٭ شیر باطن سخرۂ خرگوش نیست ٭ اور اسی سبب سے امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ جہاد کرنے کا حق یہ ہے کہ حظ نفسی بہ
بالکل مارے میں ہوتی ہے اتنی دیر بھی مجاہدہ نفس سے باز رہنا چاہیے اسواسطے کہ اوس سے بے خوف ہو سکنا ممکن ہی نہیں اور اعادی کی
نصرت الہی میں جہنیک اسی طرف اشارہ ہے ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وہ جو خداوند ہے اوس نے برگزیدہ کیا تمکو اپنے دین کی مدد کرنے کے
واسطے وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ اور نہ کی اور نہ ٹھہرائی تمپر دین میں کچھ تنگی یعنی احکام دین میں تمکو
تنگ نہیں پکڑا اور جس کام کرنے کی تم طاقت نہیں رکھتے اوسکا حکم نہیں فرمایا اور ضرورت کے وقت تمکو رخصتیں دیں جیسے بیماری میں
قصر کرنا اور دو نمازیں اکٹھا پڑھنا اور تیمم کرنا اور روزہ نہ رکھنا بیماری اور سفر میں تو پیروی کرو مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ اپنے
باپ ابراہیم کی ملت کی چونکہ اکثر اہل عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں تھے تو حق تعالی نے تمام امت پر اونکی تغلیب کی اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تغلیبًا تمام امت کا باپ فرمایا یا یہ سبب ہے کہ حضرت ابراہیم ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ
ہیں اور رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم تمام امت کے باپ ہیں اور باپ کا باپ باپ ہی کا حکم رکھتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی
تمام امت کے باپ ہوئے ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ خدا نے نام رکھا تمہارا سب کا مسلمان پہلے سے قرآن
نازل ہونے کے اگلی آسمانی کتابوں میں وَفِیْ ھٰذَا اور اس قرآن میں بھی یا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تمہارا نام مسلمان رکھا اپنے
زمانہ میں اور اس زمانہ میں بھی تمکو اسلام کے ساتھ یاد فرمایا جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے کہ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ تو چاہیے کہ تم اوسکے

دین کو لازم پکڑو لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ تاکہ ہو پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن گواہ تم پر کہ تم نے
دعوت قبول کر لی اور ملت ابراہیمی کی متابعت کی وَتَكُوْنُوْا اور تاکہ تم ہو شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ گواہ لوگوں پر کہ انبیا
علیہم السلام نے لوگوں کو دعوت حق پہونچا دی فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ تو چاہیے کہ قائم رکھو نماز امر الٰہی کی تعظیم کے واسطے
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ بندگان خدا پر مہربانی کی راہ سے وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ اور ہاتھ مارو خدا کے فضل یعنی اپنے
سب کاموں میں اوسی پر بھروسا کرو اور اوسی سے مدد چاہو اور قرآن اور حدیث کو مضبوط پکڑ لیے۔ سُلَمی قدس سرہ نے کہا ہے کہ اعتصام
بحبل اللہ یعنی خدا کی رسی کو مضبوط پکڑنا عوام کو حکم ہے اور اعتصام باللہ یعنی خدا کو مضبوط پکڑنا خواص کا کام ہے اعتصام بحبل اللہ تو اوامر
اور نواہی پر ٹھہرنا ہے اور اعتصام باللہ غیر خدا سے دل کو خالی رکھنا ہے هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ وہی بندوں کا یار اور سب عاجز اور درماندوں کا
مددگار ہے فَنِعْمَ الْمَوْلٰى پھر وہ کیا خوب یار ہے وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ اور وہ کیا اچھا مددگار ہے یاری کر کے عیب چھپاتا ہے اور مددگاری
فرما کر گناہوں کی بخشش فرماتا ہے یاری اوسی سے ڈھونڈھو جو یاری کرنے میں نہ جائے اور مددگاری اوسی سے چاہو جو مدد کرنے سے
عاجز نہ آئے قطعہ از یاری خلق بگذر ای مرد خدا ۔ یاری ز کسی طلب کہ از روی وفا ۔ کار تو تواند کہ بسازد ہمہ عمر ۔ دستت تواند کہ بگیرد ہمہ جا

وهی مائة وثمانی عشرة آية	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	سورۃ المؤمنون مکیۃ
اور وہ ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ مومنون کہ معظمہ میں نازل ہوئی

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک چھٹکارا پایا اور اپنے مقصد کو پہونچے ایمان والے الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ
خٰشِعُوْنَ ۝ وہ جو اپنی نماز میں ڈرنے والے ہیں آنکھ تو سجدہ کی جگہ سے لڑائے ہیں اور دل سے درگاہ الٰہی میں حاضر و بینا جانا
کرتے ہیں لکھا ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پہلے جب نماز پڑھتے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے جب یہ آیت نازل ہوئی
تو سجدہ کی جگہ پہ نظر رکھنے لگے لباب میں لکھا ہے کہ نماز میں جب قیام کرے تو سجدہ کی جگہ کو دیکھتا رہے مگر مکہ معظمہ میں خانہ خدا کو دیکھنا چاہیے
اور کہا ہے کہ خشوع یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا یہ نہ جانے کہ اوسکے داہنے بائیں کون ہے واسطی قدس سرہ نے کہا ہے کہ خشوع للہ فی اللہ نماز
پڑھنا ہے کہ کوئی غرض نہو اور کچھ عوض کی خواہش نہ رکھے اور بحر الحقائق میں ہے کہ ظاہر میں خشوع اسکا نام ہے کہ نماز پڑھنے والا سر جھکائے
اور اپنے بائیں نظر نہ کرے اور داہنا ہاتھ بائیں پر رکھکر حضوری کے ساتھ قرأت کرے اور باطن میں خشوع اسکا نام ہے کہ خطرے
اور وسوسے روکے اور دل سے مراقب حق رہے اور شہود کے دریا میں مستغرق ہو کر انوار جلال و جمال کے آثار ظہور کی شعاعوں سے گداختہ
ہو ایک محقق نے فرمایا ہے کہ نماز میں پہلے تو اپنے سے بیزار ہونا چاہیے پھر قرب یار کو پہونچنے کا خواستگار ہونا چاہیے قطعہ بیزار
از تو تا توئی ۔ اول از خود خویش را بیزار کن ۔ ور گر تو یک ذرہ باقی ماندہ است ۔ خرقہ و تسبیح را زنار کن ۔ خوش چہ ترک ہر دو عالم گیر
رو ۔ ذرہ مندیش چون عطار کن ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہیں جو عَنِ اللَّغْوِ لغویات سے اور ناشائستہ
کام سے مُعْرِضُوْنَ ۝ انکار کرنے والے ہیں امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جو کچھ خدا کے واسطے ہے

خشوع ہوا اور جو کچھ تجکو خدا سے باز رکھے باطل اور بھول اور سہو ہی اور جس بات مین نہ ہی کوئی غرض ہو کھیل اور لہو ہی اور جو کچھ خدا سے نہو
لغو ہی اور حقیقت یہ ہی کہ لغو اوس قول اور فعل کو کہتے ہین جو کچھ کام نہ آئے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ
زکوٰۃ واجب اپنے مال مین سے ادا کرنے والے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ فرض زکوٰۃ یا نفل صدقے ادا کرنے والے ہین وَالَّذِينَ هُمْ
لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ○ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی فرجون کو حرام سے بچانے والے ہین إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی
جورؤون سے أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ یا اونسے کہ مالک ہوئے ہین جن عورتون کے ہاتھ اون مردون کے یعنی عورتین جو
مملوک ہین فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ○ تو بیشک اپنی فرجون کو بچانے والے ملامت کیے گئے نہین ہین اپنی جورؤون اور
لونڈیون سے مجامعت کرنے مین بشرطیکہ وہ حیض و نفاس مین نہون اور روزہ فرض سے ہو اور احرام اونمین نہو اور دخول بے محل نہو یعنی پیشاب
ہی کے مقام مین ہوا اور جورو اور لونڈی کے علاوہ اور عورت کے ساتھ کسی طرح جماع درست نہین فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ
پھر جو کوئی ڈھونڈھے مجامعت کے واسطے اپنی جورو اور لونڈی کے سوا اور کسیکو فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ○ تو وہ ڈھونڈھنے والے
لوگ وہ تو گذرنے والے ہین حلال سے حرام کی طرف یا ستمگاری مین کامل ہین اور جو لوگ جلق لگاتے ہین وہ بھی انھین لوگون مین سے ہین
وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی امانتون کی یعنی اون چیزون کی جنپر اونھین امین کیا ہو وہ چیزین خلق کی
امانتین اور دھروہر ہون یا خدا کی امانتین جیسے نماز روزہ غسل جنابت وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ○ اور اپنے عہدون کی جو عہد خلق
ساتھ کرتے ہین یا حق تعالی کے ساتھ سب امانتون اور عہدون کی رعایت کرنے والے ہین یعنی اون امانتون اور عہدون کی حفاظت پر قائم
رہتے ہین وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی نمازون پر يُحَافِظُونَ ○ محافظت کرتے ہین یعنی نماز کی
ثابت قدم رہتے ہین شرائط و آداب کے ساتھ وقت پر ادا کرتے ہین ان سب صفتون کے اول اور آخر نماز کا ذکر اسواسطے ہی کہ نماز مین مومنون کی
نجات اور فلاح ہوا اور یہ بات ظاہر کرنے کے واسطے کہ نماز کی بڑی شان ہی أُولَٰئِكَ وہ مومن لوگ جنمین یہ صفتین جمع ہین هُمُ الْوَارِثُونَ ○ یہی
وہ وارث ہین یعنی اس لائق ہین کہ وراثت کا لفظ اونکی نسبت بولا جائے الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ وہ جو استحقاق کی وجہ
میراث لینگے فردوس کو جو جنت کے سب درجون مین بلند ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بہشت مین جو کافرون کی جگہین ہین اونھین میراث
لینگے اسواسطے کہ بہشت اور دوزخ مین ہر ایک مومن اور کافر کی ایک ایک جگہ ہی دوزخ مین مومنون کی جو جگہین ہین وہ کافرون کی جگہون
اضافہ کردی جائینگی اور بہشت مین کافرون کے جو مقام ہین وہ مومنون کے مقامات پر زیادہ کردیے جائینگے اور زاد المسیر مین لکھا ہی
کہ کافرون کو بہشت دکھائینگے اور اگر وہ ایمان لاتے تو جن مقامون مین داخل ہوتے وہ مقام اونھین بتائینگے تاکہ اونکی حسرت بڑھے
اور حسرت پر حسرت زیادہ ہو بیت نظر از دور در جانان بدان ماند کہ کافر را ۞ بہشت از دور بنمایند کان سوزد گر پاشد ۞
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ وہ لوگ جو فردوس کے وارث ہین بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا
الْإِنسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو مِن سُلَالَةٍ چنی اور چھٹی ہوئی سے جو نکالی ہی مِّن طِينٍ ○
مٹی سے یا پیدا کیا ہمنے آدمیون کو منی سے جو نکلی مٹی سے کہ وہ مٹی آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً

قف لازم

پھر کی ہمنے اوسکی نسل یعنی پیدا کیا ہمنے نطفہ سے اور دوسری تفسیر کے موافق یہ معنی ہین کہ کیا ہمنے اوسکو باہر نکلا ہوا جوہر کو جگہ پکڑنے والا
فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ○ قرارگاہ مضبوط ہین یعنی رحم مین اور چالیس دن ہمنے اوسے سفید رکھا ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً پھر کردیا ہمنے سفید نطفہ کو لال خون کا ٹکڑا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً پھر کردیا ہمنے اوس
خون کو گوشت کا ٹکڑا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا پھر بنایا ہمنے اوس گوشت کو ہڈی یا یہ کہ محکم کردیا ہمنے
اوسے تین چلون کے بعد فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا پھر پہنایا ہمنے ہڈی کو گوشت یعنی ہڈی پر گوشت چڑھایا جسکہ رگ پٹھا وغیرہ
اوسپر پیدا ہو چکا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ پھر پیدا کیا ہمنے اوسے خَلْقًا اٰخَرَ پیدا کرنا دوسرا ان کے پیٹ مین یعنی اوسکی جان
روح پھونکدی تو زندہ ہوگیا بعد اسکے کہ مردہ تھا یا پیٹ سے نکلنے کے بعد ہمنے اوسکا منہ اور دانت دیے اور چھاتی کی راہ اوسپر کھولدی اور
دودھ پینے کے حال سے کھانا پینے کی حالت پر پہونچایا اور انواع انواع غذاؤن سے پرورش کیا اور جب حد بلوغ کو پہونچا تو ہمنے اوسپر
احکام جاری کیے اور جوانی اور ادھیڑپن سے بوڑھاپے کے مرتبون پر پہنچے پہونچایا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ○
تو بزرگ ہے خدا بہت خوب پیدا کرنے والا پیدا کرنے والون کا آپ عزیز حق تعالی نے عرش کرسی لوح قلم فرشتے تارے آسمان زمین
پیدا کیے اور اپنی ذات مقدس کی ایسی تعریف نہین کی جیسی انسان کو پیدا کرنے کے بعد کی اور یہ بات انسان کی تعظیم
و تکریم پر دلیل ہے لطیفہ [illegible] آیت احسن سے کہ تحریر کرد مثنوی معنوی [illegible]
حسن الصفہا [illegible] رنگ و گل [illegible] تاج کرمنا [illegible] طوق فضلنا [illegible] تاج کرمنا [illegible]
آسمان [illegible] آدمی پر [illegible] احسن التقویم در [illegible]
[illegible] بعضے اہل وجدان کہتے ہین کہ حق تعالی نے اس آیت مین جو کہ بنی آدم کا حال اور
ایک مقام سے دوسرے مقام پر اوسکی ترقی بیان فرمائی تو جانا کہ اوسکو وہ گویائی ہوگی جس سے ایسی حمد و ثنا کرے جو بارگاہ قدیم
لائق ہو تو اپنی ذات مقدس کی تعریف کرتے ہین اوسکی طرف سے نیابت کرکے فرمایا کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ثُمَّ اِنَّكُمْ
بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ ○ پھر تم بعد اسکے کہ جو تمہاری پیدائش کا حال ہمنے بیان کیا البتہ تم مردے ہو یعنی تمہارا انجام کار
موت ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ پھر بیشک تم قیامت کے دن تُبْعَثُوْنَ ○ اوٹھائے جاؤگے حساب دینے اور جزا
پانے کو وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ اور بیشک پیدا کیے ہمنے تمہارے اوپر سَبْعَ طَرَآئِقَ سات آسمان ایک طبقہ
دوسرا طبقہ اور اونمین سے ہر طبقہ تک فرشتون کی راہون مین سے ایک راہ ہے وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ ○ اور نہین
ہم اس مخلوق سے کہ آسمان ہے بیخبر کہ ہم اوسے مہمل چھوڑ دین بلکہ وقت معلوم تک اوسے خلل سے ہم بچاتے ہین یا سب مخلوقات سے ہم غافل
نہین ہین اونکی بھلائی برائی فائدے نقصان کفر و ایمان پر ہم مطلع ہین وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ اور اوتارا
ہمنے آسمان سے پانی مقدار اور اندازے پر جتنے مین بندون کی مصلحت ہے ہمنے جانی فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ پھر ٹھہرایا ہمنے
اوس پانی کو زمین مین اور تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے بہشت کے چشمون مین پانی کی

پانچ نہرین جبرئیل علیہ السلام کے بازو پر رکھکر آسمان سے اوتارین ایک سیحون کہ ہند کی نہر ہی دوسری جیحون کہ بلخ کی نہر ہی تیسری فرات
چوتھی دجلہ کہ عراق کی دو نہرین ہین پانچوین نیل کہ مصر کی نہر ہی اور نہرین جو پہاڑون مین بانٹ دین اور مصلحت کی قدر خلق کی منفعت
واسطے جاری کرتا ہی اور یہی ہی جو فرماتا ہی کہ پانی کو زمین مین ہمنے ثابت اور ساکن کیا وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ
اور بیشک ہم وہ پانی لیجانے اور زائل کر دینے پر قادر ہین جس طرح اوسکے نازل کرنے پر قادر تھے اور لکھا ہی کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد
جبرئیل علیہ السلام اوترینگے اور قرآن شریف اور رکن حجر اسود و مقام ابراہیم تابوت سکینہ اور پانچون نہرین آسمان پر لیجائینگے اوسکے بعد دنیا مین
کچھ خیر و برکت نہ رہیگی فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ پھر پیدا کیے ہمنے تمہارے واسطے اوس پانی کے سبب سے باغ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجور اور انگور کے اور ان دونون درختون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ خرما مدینہ منورہ کے لوگون کے لیے خاص ہی
اور انگور اہل طائف کے واسطے اور کھجور اور انگور زمین حجاز مین ہر سب شہرون سے زیادہ ہوتے ہین لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ
تمہارے واسطے اون باغون مین بہت میوے ہین کھجور اور انگور کے علاوہ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور اون باغون مین سے یعنی اونکے
پھل کھاتے ہو اور ضروری معاش اونسے حاصل کرتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ اور پیدا کیا تمہارے لیے
وہ درخت زیتون جو نکلتا ہی کوہ سینا سے کہ موسی علیہ السلام کا پہاڑ ہی مصر اور ایلہ کے درمیان اور کہتے ہین کہ طوفان کے بعد پہلا
درخت جو اوگا وہ یہی درخت تھا یعنی زیتون کا درخت تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ اوگتا ہی روغن کے ساتھ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ
اور روٹی کے ہمراہ کھانے والی چیز کے ساتھ کھانے والون کے واسطے یعنی درخت زیتون ایسی چیز کے ساتھ اوگتا ہی جسمین چکنائی ہی
اور روٹی سے کھانے والی چیز بھی اوسی تیل سے چراغ جلا سکتے ہین اور اوسی سے روٹی بھی کھا سکتے ہین وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ
لَعِبْرَةً اور بیشک تمہارے واسطے ہی چارپایون یعنی اونٹ گائے بکری مین ایسی چیز جسکے سبب سے تم عبرت کرو اور خدا کی قدرت
دلیل پکڑو نُسْقِيْكُمْ پلاتے ہین ہم تمہین مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا اوسمین سے جو اونکے پیٹون مین ہی یعنی خالص دودھ وَلَكُمْ
فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ اور تمہارے واسطے ہین اونمین فائدے بہت کہ بعضے چارپایون پر سوار ہوتے ہو اور بعض پر بوجھ
لادتے ہو اور بعض سے کھینچ لیتے ہو اور اونکے روئون اور بالون سے فائدہ حاصل کرتے ہو وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور اونمین سے
کھاتے ہو یعنی اونکا گوشت چکھتے ہو یا اونکے سبب سے روزی کھاتے ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ اور

ع ۲۲

یعنی اونمین سے اونٹون پر خشکی مین اور کشتیون پر تری مین اوٹھائے جاتے ہو یعنی اونٹ اور کشتی تمہین اوٹھاتی ہی اور ایک جگہ
دوسری جگہ پہونچاتی ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ اور بیشک بھیجا ہمنے تمسے پہلے نوح کو اوسکے گروہ کی طرف
فَقَالَ تو کہا نوح نے دعوت کی راہ سے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم عبادت کرو خدا کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ نہین ہی تمہارے واسطے کوئی معبود اوسکے سوا جو لائق عبادت کا مستحق ہو اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو اوسکے
عذاب سے یعنی ڈرو اور اوسکے سوا اور کسیکی عبادت کی طرف میل نہ کرو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر کہا اون بڑے آدمیون نے
جو نہ ایمان لائے مِنْ قَوْمِهٖ اوسکی قوم مین سے فقیرون اور عوام لوگون سے یعنی جب قوم کے بڑے آدمیون نے

نوح علیہ السلام کی دعوت اور دین کی طرف مائل دیکھا تو اونھیں نفرت دلانے کے واسطے کہا کہ مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ نہیں ہے
یہ شخص جو توحید کی طرف بلاتا ہی مگر آدمی مثل تمہارے کھانے پینے وغیرہ میں يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ چاہتا ہی کہ زیادتی
اور بڑائی ڈھونڈھے اور سردار بنکے تمکو اپنا تابع اور محکوم بنالے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً اور اگر چاہتا
اللہ تعالی کہ آدمیوں پر رسول بھیجے تو ضرور بھیجتا فرشتے تا کہ بھیجا ہوا ایسے ممتاز ہوتا جنکی طرف بھیجا ہی مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا
ہمنے یہ نہیں سنا کہ آدمی خدا کا رسول ہو سکتا ہی مخلوق کی طرف فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ اپنے باپ دادا اگلے کے درمیان جو
تھے یہ بات شدت عداوت کی وجہ سے کہتے تھے اسواسطے کہ حضرت ادریس علیہ السلام سے اون لوگون تک بہت مدت نہیں گذری
تھی اور اونھوں نے سنا تھا کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں ایک پیغمبر ہوا تھا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ نہیں ہو وہ مگر ایک مرد
کہ اوسے جنون ہی اسواسطے کہ اگر جنون نہوتا تو جانتا کہ آدمی رسول ہونے کے لائق نہیں فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝
تو انتظار کرو اور دیکھتے رہو ایک وقت تک یعنی صبر کرو یہ شخص تھوڑی ہی مدت میں مرجائیگا اور یا اوس سے چھٹکارا پاجائینگے یا جنون
ہوش میں آجائیگا اور ایسی باتیں کہنا چھوڑ کر اپنے کام میں لگیگا قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا نوح علیہ السلام
اونکے ایمان سے نا امید ہو کر مناجات کے طور پر کہ اے ہمارے رب مدد دے مجھے اور ایسے میرا انتقام لے اس سبب سے کہ اونھوں نے میری
تکذیب کی فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ پھر ہمنے وحی کی نوح علیہ السلام کو کہ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا کہ بنا کشتی ہماری
نگاہداشت کے ساتھ کہ ہم تیری محافظت کرین کہ تو خطا نہ کرے وَوَحْيِنَا اور ہمارے حکم اور تعلیم سے یعنی ہم بتاوینگے کہ
اسطرح کشتی بنا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا پھر جب آئے ہمارا حکم کشتی پر سوار ہونے کے واسطے یا ہمارا عذاب نازل ہو وَفَارَ التَّنُّوْرُ
اور جوش مارے تنور یعنی اے نوح جب تمہاری عورت روٹی پکاتی ہو اور آگ میں سے پانی نکلے فَاسْلُكْ فِيْهَا تو بٹھا لینا
تو کشتی میں مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ دونوں قسم کے حیوانات کہ ایک دوسرے کا جوڑا ہیں اثْنَيْنِ دو یعنی نر اور مادہ تفسیر میں
لکھا ہی کہ نوح علیہ السلام نے اونھیں جانورون کے جوڑے کشتی میں داخل کیے جو انڈا یا بچہ دیتے ہیں وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ
سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ اور سوار کر کشتی میں اپنے لوگوں کو یعنی گھر والوں ایمانداروں کو مگر اوسے جسپر گذر چکی ہی بات ازل میں
یعنی لوح محفوظ میں جسکی ہلاکت لکھی گئی ہی مِنْهُمْ اونمیں سے جو تیری قوم کے لوگ ہیں یعنی ایک تیرا بیٹا کنعان اور دوسری تیری
جورو واہلہ نام کہ یہ دونوں کافر تھے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ اور خطاب کر میرے ساتھ یعنی دعا نہ کرنا فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون
لوگون کے حق میں جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر اور ایمان قبول نہ کیا اور تجھے ایذا دی اور تمہارے ساتھ مسخرا پن کیا تو تم عذاب سے
اونکی نجات کے واسطے دعا نہ کرنا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ بیشک وہ سب ڈوبے جائینگے فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ
وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ پھر جب عذاب ظاہر ہونے کے وقت تم نکلو اور تمہارے ساتھ جو ایمان لائے ہیں اونکا
سوار ہو بیٹھو فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ تو کہہ سب تعریف خدا کے
ہیں نجات دی ظالموں کی قوم سے یعنی مشرکوں سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ اور کہہ کشتی پر بیٹھتے وقت کا

اوتار مجھے مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا اوتارنا برکت کا اور یکبارگی منزلا پڑھا ہے یعنی اوتار ایسی اوترنے کی جگہ جو برکت والی ہو اور جہان مسلمانون کی
نجات اور سلامتی ہو وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○ اور تو بہتر اوتارنے والون کا ہے برکت والی جگہون مین اور بعضون کا قول ہے
کہ یہ دعا کرنے کا حکم کشتی سے اوترتے وقت ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ کشتی پر چڑھتے وقت بھی اور اوترتے وقت بھی حضرت
نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی سلمی ابن عطا قدس سرہا سے نقل کرتے ہین کہ برکت والی وہ جگہین ہین جنمین نفسانی خطرون اور شیطانی
وسوسون سے آدمی بچ رہے اور مقامات قدس سے قریب ہونے کے آثار وہان ظاہر ہون اور جہان پہنچ کے وصال الٰہی ہو
اوس جگہ کی کچھ اور جگہون سے زیادہ شہرت ہیبت درنہ کہ جانان وزی رسیدہ باشد باد زہا بے خاکش وارہم چہ جائے اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ بیشک نوح علیہ السلام کے قصہ مین اور اوس فعل مین جو اونکی قوم کے ساتھ کیا گیا البتہ نشانیان ہین عبرت
والون کو وَاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ○ اور بیشک تھے ہم آزمانے والے اوس قوم کو اور مبتلا کرنے والے بڑی بلا مین یا ان
نشانیون سے ہم سب بندون کا امتحان کرنے والے ہین تا کہ تصدیق کرنے والے اور تکذیب کرنے والے کھل جائین ثُمَّ اَنْشَاْنَا
مِنْۢ بَعْدِهِمْ پھر پیدا کیا ہمنے نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ○ گروہ دوسرا یعنی قوم عاد کو اور بعضے کہتے ہین کہ قوم
ثمود کو فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پھر بھیجا ہمنے اونمین رسول اونہین سے کہ وہ ہود علیہ السلام تھے یا صالح
علیہ السلام اور کہا ہمنے اوس قوم سے اوسکے رسول کی زبانی اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ کہ عبادت کرو اسکی مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہین ہے تمھارے واسطے کوئی معبود جو عبادت کا مستحق ہو سوا اوسکے اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہین بچتے ہو اوسکے
عذاب سے یعنی اوسکے عذاب سے بچو اور اوسکے سوا کسی اور کی عبادت مین مشغول نہو وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور کہا سردارون نے ایک گروہ نے اوس رسول کی قوم مین سے جو نہ ایمان لائے وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ اور جھوٹ سمجھے ہوئے
قیامت کا دیکھنا یعنی بعث و حشر کا ایمان نلائے وَاَتْرَفْنٰهُمْ اور نعمت دی ہمنے اونھین فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین
مال و اولاد کی کثرت کے سبب سے یعنی جو کافر ناز و نعمت مین پرورش ہوئے اور خوب عیش اور ناز و نعمت مین جن کافرون نے بسر کی تھی
اونمین سے بعضے بعضون سے بولے کہ مَا هٰذَآ نہین ہے یہ رسول جو حق کی طرف بلاتا ہے اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ مگر آدمی
مثل تمھارے بشریت کی صفتون اور حالون مین يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ کھاتا ہے اوسمین سے جسمین سے تم کھاتے ہو وَ
يَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ○ اور پیتا ہے اوسمین سے جسمین سے تم پیتے ہو یعنی تمھاری ہی طرح وہ بھی غذا کا محتاج ہے اگر نبی ہوتا تو
چاہیے تھا کہ اوسمین فرشتون کی صفتین پائی جاتین نہ کھاتا نہ پیتا وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اور اگر فرمانبرداری کرو
تم اوامر اور نواہی مین آدمی کی جو تمھارے مانند ہے تو اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ بیشک تم اوسی وقت ضرور نقصان اوٹھانے
والے ہو کہ اپنے کو اپنے مثل کا فرمانبردار اور تابع کروگے اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا کیا وعدہ دیتا ہے
تمھین یہ پیغمبر کہ یقینی تم جب مروگے اور ہو جاؤگے خاک اور ہڈیان بوسیدہ تو اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○ بیشک تم باہر لائے جاؤگے
قبرون سے زندہ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ○ بعید ہی بعید جو کچھ تم وعدہ دیے جاتے ہو بعث اور جزا کا

یعنی ہرگز ایسا نہوگا کافر اونکے منھ مین اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نہین ہی یہ زندگی ہماری مگر زندگی دنیا مین نَمُوْتُ
وَنَحْيَا مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم یعنی ہم مین سے اگر ایک مرتا ہی تو ایک پیدا ہوتا ہی وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○ اور نہین ہم
اوٹھائے گئے اور زندہ ہونے والے موت کے بعد اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا نہین ہی ہود یا صالح
علیہما السلام مگر ایک مرد کہ باندھتا ہی خدا پر جھوٹ اور کہتا ہی کہ مجھے خدا نے تمھاری طرف رسول کیا ہی اور تمکو بعد مرگ خدا زندہ کریگا
وَمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ اور ہم تو نہین ہین اوسکا ایمان لانے والے اوس بات پر جو وہ خبر دیتا ہی قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
بِمَا كَذَّبُوْنِ ○ کہا پیغمبر نے یہ بات سنکر اور اپنی قوم کے ایمان سے مایوس ہو کر اوے میرے رب میری مدد کر مجھے غالب کرکے
اور اونھین مغلوب کر عذاب کرکے اس سبب سے کہ اونھون نے میری تکذیب کی قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ کہا خدا نے کہ زمانے سے یعنی تھوڑی
دیر کہ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ○ ہوجائینگے کافر اور تکذیب کرنے والے پشیمان اپنی تکذیب پر فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
پھر لے لیا اونھین صیحہ نے یعنی جبریل علیہ السلام نے اتنی بڑی آواز کی کہ اونکے دل پھٹ گئے اور وہ مر گئے اور مفسرون کی ایک جماعت کا
یہ قول ہی کہ اس قوم کو ثمود کہتے ہین انکی دلیل یہ ہی کہ عذاب صیحہ ثمود پر ہوا تھا اور جو مفسر کہتے ہین کہ یہ قوم عاد تھی وہ دلیل رکھتے ہین کہ
سورۂ اعراف سورۂ ہود سورۂ شعرا مین نوح علیہ السلام کے قصے کے بعد قوم عاد کا قصہ ہی تو اوسی ترتیب سے یہان بھی عاد ہی مراد ہی اور اس
قول کے موافق یہ بات ہی کہ جس عذاب سے ہلاکت ہو اوسے صیحہ کہہ سکتے ہین اور بہر تقدیر لے لیا اونھین صیحہ نے بِالْحَقِّ حکم قضا کے
سبب یا سچے وعدے کے باعث یا اسوجہ سے کہ وہ عذاب کے مستحق تھے فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَاۤءً پھر کردیا اونھین جیسے تنکے پانی
بہائے ہوے یعنی ہمنے اونھین اسطرح ہلاک اور نیست و نابود کردیا جیسے تنکون کو بہا کنارے پھینکدیتی ہی اور وہ سیاہ و سوکھا ہو جاتے ہین
فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے ظالمون کے گروہ کو ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ
پھر پیدا کیے ہمنے اونکے بعد قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ○ قرن اور یعنی ہمنے پیدا کیا اور قرنون والے جیسے شعیب اور لوط علیہما السلام
مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا نہین آگے نکل سکتا کوئی گروہ اوس وقت سے جو ہمنے اونکے عذاب کے واسطے مقرر کیا تھا وَ
مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ○ اور نہ پیچھے رہینگے کسی گروہ کے لوگ اوس وقت ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا پھر بھیجا ہمنے اپنے
رسولون کو تَتْرَا پے در پے یعنی ایک کے پیچھے ایک كُلَّمَا جَاۤءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ جب آیا کسی گروہ کی طرف
پیغمبر اوس گروہ کا تو تکذیب کی اوس گروہ نے اوس پیغمبر کی اور اوسنے جو کچھ توحید نبوت بعث حشر کا حال کہا اوسے اونھون نے
جھوٹ جانا اور اپنے باپ دادا کی پیروی اور اونکی بری عادتین اختیار کرنے کے سبب سے تصدیق کی دولت سے محروم رہے فَاَتْبَعْنَا
بَعْضَهُمْ بَعْضًا پھر پیچھے لائے ہم اونکے بعض سے بعض کو ہلاک کرنے مین یعنی کسی کو ہمنے مہلت دی اور کسی کو [illegible]
طرح ہمنے عذاب مین ڈالا وَجَعَلْنٰهُمْ اور کردیا ہمنے اونھین اَحَادِيْثَ باتین یعنی اونھین خلائق کے [illegible]
کہ ہمیشہ اونکا عذاب یاد کرین اور اوسکی مثال دیوین خلاصہ یہ ہی کہ اونکی فقط حکایت ہی باقی رہگئی کہ لوگ اوسے کہانی
اور اگر اونکا ذکر خیر اور اچھی باتین رہتین تو خوب ہوتا شعر [illegible] تو این کہ این چون فسانہ خواہد ماند [illegible] دران بکوش کہ نیکی

شعر سعدیا مرد نکونام نمیرد ہرگز مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نبرند فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ تو دوری ہو خدا کی رحمت
اوس گروہ کو جو انبیا کا ایمان نہیں لاتے اور اونکی تصدیق نہیں کرتے ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ پھر بھیجا ہمنے موسی کو وَأَخَاهُ
هٰرُونَ اور اوسکے بھائی ہارون کو بِآيَاتِنَا اپنے معجزے اور پیغاموں کے ساتھ وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ اور کھلی
ہوئی دلیل یعنی عصا کے ساتھ عصا کی تخصیص اسواسطے فرمائی کہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کو سب معجزوں سے پہلے معجزہ
عصا عطا ہوا تھا اور چند معجزے جیسے جادوون کو نگل جانا دریا کا پھٹنا ید بیضا پتھر سے پانی جاری ہو جانا اوسی سے تعلق رکھتا تھا
تو موسی اور اوسکے بھائی کو ہمنے معجزوں کے ساتھ بھیجا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فرعون اور اوسکی قوم کی طرف اور اونکو
ہمارا پیغام پہنچادیا فَاسْتَكْبَرُوا تو تکبر کیا قبطیوں نے پیغمبروں کے ایمان اور متابعت سے وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ۝
اور تھے گروہ سرکش اور قہر اور غلبہ کے سبب سے لوگوں پر زبردست فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا پھر کہا اونھوں نے
کہ کیا ایمان لاویں ہم یعنی ایمان نہ لاوینگے اور تصدیق نہ کرینگے دو آدمیوں کی جو ہمارے مانند ہیں بشریت کی صفتوں میں وَقَوْمُهُمَا لَنَا
عَابِدُونَ ۝ اور حال یہ ہے کہ اونکے گروہ یعنی بنی اسرائیل ہماری پوجا کرنے والے ہیں یعنی اسطرح ہمارے حکم میں ہیں جیسے غلام
مالکوں کے حکم میں ہیں اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کی پرستش کرتے تھے اور فرعون بت پوجتا تھا یا بچھڑا
فَكَذَّبُوهُمَا پھر تکذیب کی فرعون اور اوسکی قوم نے موسی اور ہارون علیہما السلام کی فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۝ تو ہوئے گروہ
اوس تکذیب کے سبب سے ہلاک کئے گیوں میں سے یعنی بحر قلزم میں غرق ہو گئے وَلَقَدْ آتَيْنَا اور بیشک دی ہمنے مُوسَى الْكِتَابَ
موسی کو توریت جب فرعون اور اوسکی قوم ہلاک ہو چکی لَعَلَّهُمْ شاید بنی اسرائیل اوسکی سبب يَهْتَدُونَ ۝ راہ پاویں
احکام شریعت کی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً اور کردیا ہمنے ابن مریم یعنی عیسی علیہ السلام اور اونکی ماں کے
قصہ کو ایک دلیل اپنی قدرت پر یا ہر ایک کو دلیل پکڑنے پر ہمنے نشانی بنایا بیٹے کو تو اسطرح کہ اوسنے اپنی ماں کی گود میں اوسی دن بات
جسدن پیدا ہوا اور ماں کو اسطرح کہ بے کسی مرد کے ہاتھ لگائے وہ ایسا بیٹا جنی وَآوَيْنَاهُمَا اور جگہ دی ہمنے ماں بیٹے کو جب وہ
یہود سے بھاگے اور پھیر لائے ہم إِلَىٰ رَبْوَةٍ ربوہ کی طرف یعنی بیت المقدس کے ٹیکرے کی جانب یا دمشق یا رملہ یا فلسطین یا مصر کی
طرف اور ربوہ ایک موضع تھا ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۝ قرار والا یعنی ٹھہرنے کی جگہ کہ وہاں آرام لیں اور پانی والا کہ وہ پانی
کھلا ہوا پاک جاری تھا کشاف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس بلد فلسطین کو لازم پکڑو کہ یہ وہ ربوہ ہے جسکا ذکر خدا نے قرآن میں
کیا ہے لکھا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام اپنے بیٹے اور چچیرے بھائی یوسف بن ماثان کے ساتھ بارہ برس اوس موضع میں رہیں اور رسی بٹکر
بیچتیں اور اوسکی قیمت سے کھانا مول لیکر حضرت عیسی کو کھانا کھلاتیں يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ اے رسولو یہ خطاب حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف ہے
تعظیم کی راہ سے جمع کے صیغہ کے ساتھ حق تعالی فرماتا ہے کہ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ کھاؤ پاک اور حلال کھانوں میں سے
وَاعْمَلُوا صَالِحًا اور کرو کام اچھے قوت القلوب میں لکھا ہے کہ حق تعالی نے حلال پاکیزہ کھانے کو نیک کام کرنے پر مقدم رکھا اسواسطے کہ نیک کام
اوس کھانے کا نتیجہ ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ لقمہ عمل کا بیج ہے اور عمل اوسکا پھل ہے جسقدر بیج پاکیزہ ہوگا

ع ۱۸

اوسی قدر پھل بہتر ہوگا اسنا پیچ مین لکھا ہی کہ جس غذا کو شرع نے حلال کہا ہی اوسمین شرع کی عدالت اور استقامت کا حکم اپنے پیکے
اور وہ میزان وحدت ہی جو شخص وہ غذا کہاتا ہی تو وہ عدالت جو حکم شرع سے اوس غذا کے ساتھ ہی کہانے والے کے نفس اور سب اعضا
ظاہر ہو جاتی ہی اور اوسوقت نفس اور اعضا ادائے عبادت مین نرم اور مطیع ہو جاتے ہین ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
اسی طرف اشارہ ہی اور جس چیز کو شرع نے حرام کیا یا اوسکے حلال ہونے کی وجہ مشتبہ اور پوشیدہ ہی اوس غذا کے ساتھ انحراف اور
مخالفت شرع کا حکم لگا ہوتا ہی اگرچہ وہ غذا ایک ہی لقمہ ہو اور اوسی وقت اوس غذا کے انحراف کا حکم نفس اور اعضا مین سرایت کر جاتا
اور حد سے گذر نے گناہ کرنے بری باتون کا مرتکب ہونے برے اخلاق پیدا ہونے کے آثار ظاہر ہوتے ہین حدیث مین آیا ہی کہ اللہ پاک ہی
اور نہین قبول فرماتا مگر پاک کو صاحب منہۃ الانوار نے فرمایا ہی نظم دست دل از لقمہ زر کوثر بشوی ٭ ور است سر چشمہ تقوی بجو ٭
لقمہ کہ در حل نباشد حلال ٭ رو بہ قند مرد گر در ضلال ٭ قطرہ باران تو چون صاف نیست ٭ گوہر دریاے تو شفاف نیست ٭ اور
بعضون نے کہا ہی کہ یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ سب انبیا کی طرف خطاب ایکسہی دفعہ نہین ہی اسواسطے کہ وہ مختلف زمانون مین تھے بلکہ یہ معنی ہین کہ
اپنے اپنے زمانہ مین ہر ایک کی طرف یہ خطاب ہوا ہی تو سب اس خطاب کے تحت مین داخل ہین اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ہمارے سلطان الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب ہی حق تعالی نے آپکو سب پیغمبرونکے پکارا اسواسطے کہ آپ سب پیغمبرون کے سردار ہین اور
آپکی ذات مین وے سب کمالات جمع ہین جو اور تمام انبیا علیہم السلام مین تھے مصرع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ٭ موضح مین لکھا ہی
کہ حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہی کہ اپنی امت عالی ہمت کو حکم کرو کہ حلال کہاؤ اور نیک کام کرو اِنِّیْ بیشک مین کہ خدا
ہون بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؕ جو کچھ تم کرتے ہو جانتا ہون وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ بیشک یہ ملت تمہاری ای رسولوا
اُمَّةً وَّاحِدَةً ملت ایک عقائد اور اصول احکام مین یا اے امت محمد تمہاری جماعت ایک جماعت ہی ایمان اور توحید مین متحد
اور متفق وَّاَنَا رَبُّكُمْ اور مین رب تمہارا ہون فَاتَّقُوْنِ ۝ تو ڈرو مجھسے کہ توحید مین مخالفت کرنے سے فَتَقَطَّعُوْۤا
اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ پھر کاٹ ڈالا اور کر دیا اہل کتاب نے اپنے دین کے کام کو آپس مین ٹکڑے یعنی گروہ گروہ ہو گئے اور باہم
اختلاف کیا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ اونمین سے ہر ایک گروہ اوس چیز کے سبب سے جو اونکے پاس ہی دین کی
بات خوش ہین اور ناز کرتے ہین اور اعتقاد جمائے ہوے ہین کہ یہی حق ہی فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ تو چھوڑ دو تم ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مکہ کے کافرون کو اونکی غفلت اور گمراہی مین حَتّٰى حِیْنٍ ۝ اوسوقت تک کہ وہ مار ڈالے جائین یا مر جائین
اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ کیا گمان کرتے ہین مشرک کہ جو کچھ عطا کرتے ہین ہم اونھین اور مدد کرتے ہین ہم جس چیز کے سبب سے
مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ ۝ کہ وہ مال اور زینت دنیا اور اولاد کثیر ہی نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ جلدی کرتے ہین ہم
سبب سے بھلائیون مین یعنی وہ گمان کرتے ہین کہ مال عطا اور اولاد دے کر جو ہمنے اونھین دی تو یہ ہماری طرف سے اونکے واسطے
جلدی ہی اور اونکے اعمال اس لائق ہین کہ ہم اون اعمال کے عوض اون لوگون کے ساتھ بھلائی کرین بَلْ ایسا نہین
کرتے ہین بلکہ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ وہ نہین جانتے کہ یہ مدد دینا آہستہ آہستہ اونکو عذاب کی طرف کھینچنا ہی بھلائی

اِنَّ الَّذِیۡنَ هُمۡ مِّنۡ خَشۡیَةِ رَبِّهِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ ۙ بیشک جو لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہین عذاب کو خشیہ یعنی ڈر کہا اسواسطے کہ عذاب ڈر کا سبب ہی وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمۡ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتون کا کہ وہ قرآن یا قدرت کی دلیلین ہین یُؤۡمِنُوۡنَ ۙ ایمان لاتے ہین وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ بِرَبِّهِمۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ ۙ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ شرک نہین کرتے نہ شرک جلی نہ شرک خفی وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا اور وہ لوگ جو دیتے ہین کچھ دیتے ہین صدقے اور زکوۃ اور انواع و اقسام کی خیرات مبرات کے سبب سے درگاہ آلہی مین وسیلہ پکڑتے ہین وَّ قُلُوۡبُهُمۡ وَجِلَةٌ اور اونکے دل ڈرتے ہین کہ کہین اونکی خیرات مردود نہو جائے اور جانتے ہین اَنَّهُمۡ اِلٰی رَبِّهِمۡ رٰجِعُوۡنَ ۙ یہ کہ بیشک وہ اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہین اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوۡنَ وہ لوگ جو ان صفتون سے موصوف ہین جلدی کرتے ہین فِی الۡخَیۡرٰتِ طاعتون مین یا دنیوی بھلائیان حاصل کرنے مین کہ نیک کامون کی شاخین ہین جیسا حق تعالی نے فرمایا ہی کہ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡیَا وَ هُمۡ لَهَا اور وہ لوگ بھلائیون کی طرف سٰبِقُوۡنَ ۙ پیشی کرنے والے ہین یا سب مومنون پر پیشی کرنے والے ہین کثرت عبادات کے سبب سے یا ثواب حاصل ہونے کے باعث یا جنت مین داخل ہونے کی وجہ سے وَ لَا نُکَلِّفُ نَفۡسًا اور تکلیف نہین دیتے ہین ہم کسی کو اِلَّا وُسۡعَهَا مگر اوسکی گنجایش کے موافق یعنی اوسی کام کا ہم حکم کرتے ہین جسکی وہ قدرت اور طاقت رکھتا ہی وَ لَدَیۡنَا کِتٰبٌ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہی یعنی لوح محفوظ کہ یَّنۡطِقُ بِالۡحَقِّ بات کرتی ہی سچائی کے ساتھ یعنی خلاف واقع اوسمین کچھ نہین لکھا ہی یا ہمارے پاس ہر شخص کا نامہ اعمال ہی کہ اوسکے کردار کی گواہی دیتا ہی وَ هُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ۝ اور وہ لوگ جو عمل کرنے والے ہین ظلم نہ کیے جائینگے عذاب بڑھنے اور ثواب گھٹنے کے سبب سے بَلۡ قُلُوۡبُهُمۡ بلکہ دل کافرون کے فِیۡ غَمۡرَةٍ غفلت اور حیرت مین ہین مِّنۡ هٰذَا اس بات سے جو کہی گئی یا فرشتون کے لکھے ہوے اعمالنامہ سے یا قرآن سے وَ لَهُمۡ اَعۡمَالٌ اور اونکے واسطے ہین عمل ناپاک اور خطائین بیباک مِّنۡ دُوۡنِ ذٰلِکَ سوا اس بڑی خطا کے جسپر وہ اڑے ہوے ہین یعنی شرک اور تبرون سے اونکے وغیرہ کا انکار مراد یہ ہی کہ شرک کے سوا اور بھی گناہ ہین کہ هُمۡ لَهَا وہ ان گناہون کو عٰمِلُوۡنَ ۝ کرنے والے ہین حکم قضا کے موافق اور قضاے آلہی کا کوئی رد کرنے والا نہین اور وہ اسی غفلت اور معصیت مین رہینگے حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذۡنَا یہانتک کہ لے لینگے ہم مُتۡرَفِیۡهِمۡ اونکے مالدارون کو بِالۡعَذَابِ عذاب مین فاقہ یا قتل کے اِذَا هُمۡ یَجۡـَٔرُوۡنَ ؕ اوسوقت وہ شور و فریاد کرینگے اور چاہینگے کہ کوئی فریاد کو پہونچے اور ہم کہینگے کہ لَا تَجۡـَٔرُوا الۡیَوۡمَ تم نہ فریاد کرو آج اور یہ آرزو نہ رکھو کہ کوئی فریاد کو پہونچیگا اِنَّکُمۡ مِّنَّا اسمین کچھ شک نہین کہ تم میری طرف سے لَا تُنۡصَرُوۡنَ ۝ نہ مدد دیے جاؤگے یا ہمارے عذاب سے نہ بچوگے قَدۡ کَانَتۡ اٰیٰتِیۡ بیشک ہین میری آیتین یعنی قرآن کہ ہر وقت تُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ پڑھا جاتا ہی تمپر فَکُنۡتُمۡ پھر ہو تم اوسکے سننے سے عَلٰۤی اَعۡقَابِکُمۡ اپنی ایڑیون پر یعنی اولٹے پاؤن تَنۡکِصُوۡنَ ۙ پھرتے ہو اور میرا کلام سننا ہی نہین مُسۡتَکۡبِرِیۡنَ ۖ اس حالت مین کہ سربلندی رکھتے ہو لوگون پر اور بڑائی دکھاتے ہو بِهٖ حرم مکہ کے سبب سے اور کہتے ہو کہ ہم اہل حرم ہین یا تکبر کرنے والے قرآن کی تکذیب کے سبب سٰمِرًا رات کو باتین کرنے والے ہو رات کو تَهۡجُرُوۡنَ ۝ بیہودہ بکتے ہو یا قرآن کو چھوڑتے ہو دستے ہو یا پیغمبر کو

پھر دیا اونکو اللہ نے ثواب دنیا کا

یا خانۂ خدا کو کہ اوسکے گرد کہانی کہتے ہو اور نماز کرتے ہو اور طواف نہین کرتے اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ کیا غور نہین کرتے قرآن مین
تا کہ لفظ کے اعجاز اور معنی کے واضح ہونے سے جان لو کہ کلام حق ہی اَمْ جَآءَهُمْ کیا آیا اونکے پاس کتاب اور رسول مین سے
مَّا لَمْ یَاْتِ جو کچھ نہ آیا تھا اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِیْنَ ○ اونکے اگلے باپون پر تا کہ عذر کرین کہ ہمین کتاب اور پیغمبر کی کچھ خبر ہی نہین
یعنی جسطرح نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو اونکے باپ دادا کی طرف ہمنے بھیجا تھا اوسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی انکے
واسطے پیدا کیا تا کہ عذر نہ کرین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا کیا نہین پہچانا اونھون نے
رَسُوْلَهُمْ اپنے رسول کو امانت سچائی تحمل وفا کرم مروت خوشخلقی اور کمال علم کے ساتھ باوصف اسکے کہ اونھون نے علم حاصل
نہین کیا فَهُمْ لَهٗ تو وہ کافر اوس رسول کے مُنْكِرُوْنَ ○ منکر اور نہ پہچاننے والے ہوں یعنی ایسا نہین کہ رسول کو
پہچانتے ہی نہون تا کہ انکار کرین اور کہین کہ یہ شخص بیگانہ ہی ہم اسکا حال نہین جانتے اَمْ یَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہین کہ یہ حضرت
اوسکو جنون ہی کہ اوسکی بات شمار مین نہین لاتے بَلْ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ جَآءَهُمْ آئے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
اونکے پاس بِالْحَقِّ حق دین کے ساتھ یعنی اسلام کے ساتھ یا سچ بات کے ساتھ کہ وہ قرآن ہی وَاَكْثَرُهُمْ اور اکثر کافر لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ○
حق سے کراہت رکھتے ہین اسواسطے کہ حق اونکی طبیعت اور آرزو کے مخالف ہی اکثر کی تخصیص اسواسطے ہی کہ بعضے کافر حق سے کراہت
نہ کرتے تھے بلکہ شرم اور عار کے مارے ایمان نہ لاتے تھے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اور اگر پیروی کرتا حق تعالی اَهْوَآءَهُمْ کافرون کی
خواہشون کی بہت سے معبود موجود ہونے کے بابمین یعنی اگر بالفرض بہت سے خدا ہوتے تو لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَ
مَنْ فِیْهِنَّ تو ضرور تباہ اور ناچیز ہوجاتے آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین آسمان مین ہی فرشتے آدمی جن وغیرہ جیسا کہ آیہ کریمہ لَوْ كَانَ فِیْهِمَا
اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا مین گذر چکا اور کہا ہی کہ حق سے دین اسلام مراد ہی اگر کافرون کی آرزو کی متابعت کرتا یعنی شرک سے بدل جاتا تو
حق تعالی قیامت ظاہر کر دیتا اور زمین آسمان اور اوسمین رہنے والے تباہ اور ہلاک ہوجاتے بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ بلکہ لائے
ہم اونکے پاس ایک کتاب جو اونکے واسطے وعظ اور نصیحت ہی یا اونکی عزت اور شرافت اوسی مین ہی فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ تو وہ لوگ اپنی
نصیحت سے یا اوس چیز سے جو دنیا اور آخرت مین اونکی بزرگی کا سبب ہی مُّعْرِضُوْنَ ○ منہ پھیرنے والے ہین اَمْ تَسْئَلُهُمْ کیا تم
مانگتے ہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حکم پہونچانے پر خَرْجًا خرچ اور اجرت کہ مال کی طمع کے سبب سے وہ رسالت مین تہمت
رکھتے ہین فَخَرَاجُ رَبِّكَ تو اجر تمہارے رب کا کہ دنیا کی روزی اور عقبی کا ثواب ہی خَیْرٌ بہتر ہی تمہارے واسطے اونکے اجر سے
وَّهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○ اور وہ یعنی حق تعالی بہتر ہی روزی پہونچانے والون کا وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اور بیشک
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین بلاتے ہین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام ہی وَاِنَّ الَّذِیْنَ لَا
اور بیشک وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا یا قیامت کا اور اون باتون کا جو قیامت سے علاقہ رکھتی ہین عَنِ
اوس سیدھی راہ سے لَنٰكِبُوْنَ ○ پھرنے والے ہین اور جھکنے والے ہین گمراہی کے میدان کی طرف وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ
ہم اونپر وَكَشَفْنَا اور اوٹھالین ہم مَا بِهِمْ وہ جو اونپر پڑی ہی مِّنْ ضُرٍّ سختی یعنی قحط اور تنگی جو اونپر غالب ہی تو لَلَجُّوا

فی طغیانہم اپنی سرکشی میں یعمہون ۞ سرگشتہ پھرتے ہیں اور تردد کرتے ہیں یعنی اگر بلا انپر سے ہم دفع کر دین تو بھی اوسی طرح جھگڑین
اور عناد کی راہ سے اپنی تکذیب اور کفر پر ثابت رہین بسبب سنگدلی کے اور ... سنگدلی اور شقاوت کے
قصہ کا مختصر یہ ہے کہ ... کو پہنچ گیا اور مکہ کے لوگ مردار کھانے لگے تو ابو سفیان مدینہ میں آیا اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے بولا
کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم اہل عالم کے واسطے رحمت ہو اور یہ کہ لوگ تمہاری دعا کے سبب سے مارے گئے ہین باپون کو تمنے تلوار سے قتل کیا
اور بیٹون کو بھوک کے مارے الحق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ ولقد اخذنٰہم اور بیشک ہمنے لیلیا اونکو بالعذاب عذاب سے
قتل ہین جنگ بدر کے دن فما استکانوا تو فروتنی نکی اونہون نے لربہم اپنے رب کے سامنے وما یتضرعون ۞ اور عاجزی
اور زاری کی بلا اوسی طرح سرکشی اور نافرمانی پر اڑے رہے حتی اذا فتحنا یہانتک کہ جب کھولدیا ہمنے علیہم اونپر بابا ایک دروازہ
ذا عذاب شدید سخت عذاب کا اور وہ عذاب بھوک ہے اور بھوک کی سختی قتل اور قید ہونے سے بڑھکر ہے اذا ہم وہان وہ لوگ
فیہ اوس عذاب مین مبلسون ۞ نا امید رنجیدہ عاجز سرگردان ہین یہانتک کہ اونمین جو غنی اور مالدار ہین تھے یا رسول اللہ
مہربانی اور بخشش چاہتے ہین وھو الذی انشا اور وہ ہی جسنے پیدا کیا لکم السمع تمہارے واسطے کان تاکہ اوس سے سنو
سننے کی چیزین والابصار اور آنکھیں تاکہ دیکھو دیکھنے کی چیزین والافئدۃ اور دل تاکہ فکر اور غور کرو اوسکے سبب سے اور سنی
اور دیکھی چیزون سے خالق برحق کی قدرت پر دلیل پکڑو اور تم قلیلا ما تشکرون ۞ تھوڑا سا شکر کرتے ہو اوسکے واسطے اور شکر گزاری
عمدہ یہ بات ہے کہ اور آلہ کے ان آلون کو اوس چیز مین استعمال کرو جو خالق کی شناخت کی طرف پہنچا دے وھو الذی ذرأکم
اور وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو اور منتشر کر دیا فی الارض زمین مین والیہ تحشرون ۞ اور اوسکی طرف جمع کیے جاؤگے قیامت کے دن
اجزا اور اعضا متفرق ہو چکنے کے بعد وھو الذی یحیی ویمیت اور وہ ہی جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے ولہ اختلاف الیل و
النہار اور اوسکے واسطے ہے مخالفت رات دن کی زیادتی اور کمی میں یا اوسکے واسطے ہے دن رات کا آگے پیچھے آنا افلا تعقلون ۞ کیا تم
نہین سمجھتے کہ ہماری قدرت نے کل کائنات کو معدوم سے موجود کیا اور اونکے اجزا کو ذرون سے دوبارہ اوٹھانا بھی ہے اسواسطے کہ مر جانے کے بعد
سب کو ہم زندہ کرینگے پھر تم اوسکا انکار کیون کرتے ہو مکہ کے کافر یہ بات نہ سمجھے بل قالوا بلکہ کہی اونہون نے بے سوچے سمجھے ویسی ہی
بات مثل ما قال الاولون ۞ جیسے کہی تھی اگلے کافرون نے قالوا بولے ءاذا متنا کیا جب مر جائینگے ہم وکنا
ترابا اور ہونگے ہم خاک وعظاما اور ہڈیان خالی بوسیدہ تو ءانا لمبعوثون ۞ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے استفہام
انکار کی راہ سے ہے اور مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یعنی جب ہم خاک ہو جائینگے تو ہمارا اکٹھا کرنا اور اوٹھانا کیونکر ہو سکتا ہے لقد وعدنا
البتہ وعدہ کیے گئے ہین ہم نحن وآباؤنا ہم اور ہمارے باپ ھذا اس بات کا من قبل پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
سے یعنی ہمین اور ہمارے باپ دادا کو حشر نشر کا وعدہ کرکے اگلے رسولون نے دھمکایا تھا اور یہ وعدہ پورا نہوا ان ھذا
نہین ہے یہ بات الا اساطیر الاولین ۞ مگر کہانی اگلون کی اور اونکی جھوٹی باتین کہ کتابون مین لکھکر چھوڑ گئے
ہین قل کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان منکرون سے کہ بتاؤ تو لمن الارض کسکی ہے یہ زمین ومن فیہا

اور جو اوس مین ہین مخلوقات یعنی زمین کا مالک اور خالق کون ہی مجھے اسکا جواب دو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہو تم جانتے
سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہ کہین وہ تمہارے سوال کے جواب مین کہ زمین اور جو کچھ زمین مین ہی لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی کیونکہ مشرک لوگ
اس بات کے مقر تھے کہ زمین اور اہل زمین کا خالق اللہ ہی تو جب کہین یہ جواب دین تو قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ کہو کیا نصیحت نہین
مانتے ہو اور یہ بات نہین سمجھتے ہو کہ جو ذات پاک پہلی بار اہل زمین کو پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوسری بار بھی اونکو موجود کرنے مین عاجز نہو گی
قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری بار کہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ کون ہی پیدا کرنے والا ساتون آسمانون کا اس لمبائی
اور اونچائی اور عجیب غریب صورت اور ہیئت کے ساتھ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اور کون ہی پروردگار عرش عظیم کا جو
سب مخلوقات مین بڑا ہی سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قریب ہی کہ کہین کہ آسمان بلند اور عرش عظیم لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی اور سب کا رب وہی ہی
قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پرہیز نہین کرتے ہو ایسے خالق کی نسبت شرک کرنے سے اور اوسکے
مخلوق مین سے اوسکا شریک ٹھہرانے سے قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہی وہ جسکے ہاتھ مین ہی یعنی کسکے قبضہ
قدرت مین ہی مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ بادشاہی سب چیزون کی موضح مین کہا ہی کہ سب چیزون کی سلطنت اور نفقیت یا اونکے خزانے
وَّهُوَ يُجِيْرُ اور وہ پناہ دیتا ہی اور پناہ کو پہونچتا ہی اور نگہبانی کرتا ہی اور بیخوف کر دیتا ہی اپنے عذاب سے جسے چاہتا ہی وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ
اور نہین پناہ دیجاتی ہی اوسپر یعنی کوئی کسی کو اوسکے عذاب سے بیخوف نہین کرسکتا اور پناہ نہین دے سکتا ای مشرکو جواب دو اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہو تم جانتے سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہ کہین مشرک کہ یقینًا جو تمنے کہین ہی تو لِلّٰهِ خاص خدا ہی کے واسطے ہی
جو ملکوت کا مالک اور بندون کو پناہ دینے والا ہی قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کہان سے فریب کھاجاتے ہو
اور کیونکر راہ حق سے پھر لیے ہو باوجود نور توحید ظاہر ہونے اور خدا ے مجید کی وحدت پر دلیلین موجود ہونے کے حق کی راہ چھوڑ کر
کہان جاتے ہو قطعہ ای کہ پے نفس و ہوا میروی ہان راہ این سست خطا میروی ہان راہروان ان دگر روند بس بدین راہ چرا میروی ہان منزل
مقصود وران جانب است پس تو ازین سوے کجا میروی بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ بلکہ لائے ہم اونکے سامنے راستی کی راہ توحید
اور وعدہ حشر و نشر وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور بیشک وے جھوٹے ہین اس بات مین کہ ایسی حق بات کی تکذیب کرتے ہین یا اسبات مین
کہ خدا کو صاحب اولاد کہتے ہین اور اوسکا شریک ٹھہراتے ہین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ نہین پیدا کیا خدا نے کوئی بیٹا وَّمَا كَانَ
مَعَهٗ اور نہین ہی اوسکے ساتھ مِنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ خدائی مین اوسکا شریک ہو اسواسطے کہ اگر خدائی مین کوئی اوسکا شریک ہو تو
وہ شریک بھی خدا ہو اور خدا کو چاہیے کہ خالق ہو تو اوس دوسرے خدا کے بھی چند مخلوق ہون تو اِذًا اوسوقت لَّذَهَبَ كُلُّ
اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ البتہ لیجاتا ہر ایک اوسے جسکو اوس خدا نے پیدا کیا ہی اور اوس مخلوق مین استقلال کے ساتھ ہمیشہ تصرف کرتا
جسکے سبب فرق معلوم ہوتا کہ یہ اوس خدا کا مخلوق ہی اور وہ اوس خدا کا اور سب سمجھتے ہین کہ تمام مخلوقات مین کوئی علا[مت]
تو ثابت ہوا کہ خدا ایک ہی اور اوسکے ساتھ کوئی خدا نہین اور دوسری بات یہ ہی کہ اگر اوس خدا ے برحق کے ساتھ کوئی او[ر]
گیا تو وہ دوسرا خدا اپنے مخلوق کو جدا کرتا اور اوسکا ملک اس خدا کے ملک سے جدا ہوتا تو ان دونون خداؤن مین لڑا[ئی]

دنیا کے بادشاہون کے حال سے معلوم ہی وَلَعَلَا اور بعضے بعضون پر فوقیت ڈھونڈتے اور غلبہ چاہتے بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعضے خدا بعضون پر
اور سب کو یہ بات معلوم ہی کہ لڑائی جھگڑا واقع نہین ہی تو اوس خدائے واحد کا کوئی شریک نہین سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہی خدا سے وحدہ
لا شریک عَمَّا يَصِفُوْنَ اوس چیز سے جو کہ تہمت رکھتے ہین مشرک اوس پر وہ صاحب اولاد ہی اور دوسرے خدا اوسکے شریک ہین
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وہ ہی جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا فَتَعٰلٰى تو بہت برتر اور برتر ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اوس چیز
ع ۵ / ۱۵
جسے اوسکا شریک ٹھہراتے ہین پھر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دل خوش کرنے کو مشرکون پر عذاب نازل کرنے کی حق تعالیٰ خبر
دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے طور پر کہ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ ای میرے رب اگر دکھا تو مجکو اور بیشبہہ تو
دکھاتا ہی مَا يُوْعَدُوْنَ وہ جو وعدہ دیے گئے ہین کافر دنیا اور آخرت کے عذاب کا رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ تو ای میرے رب نہ کر
مجکو فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ظالمون کی قوم مین یعنی عذاب مین مجکو اونکا شریک کر یہ بات فروتنی اور کسر نفس کے واسطے ہی یا
اس بات پر آگاہ کرنے کے لیے کہ ظلم کی نحوست ممکن ہی کہ بیگناہ کو بھی پہونچے اور ظلم سے یہان شرک مراد ہی وَاِنَّا اور بیشک ہم کہ خدا ہین عَلٰٓى
اَنْ نُّرِيَكَ اس بات پر کہ دکھا دین ہم تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا نَعِدُهُمْ وہ وعدہ جو دیا ہی ہمنے اونکو عذاب کا لَقٰدِرُوْنَ
البتہ قادر ہین ہم اور یہ جو اوسمین دیر ہوتی ہی اسکا یہ سبب ہی کہ اون کافرون مین سے بعضے ایمان لاوینگے یا اونکی اولاد اسلام قبول کریگی
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ دفع کر ایسی خصلت کے ساتھ کہ ہر حال مین هِيَ اَحْسَنُ وہ بہت اچھی ہی السَّيِّئَةَ برائی کو حضرت رب العزت
جل جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مکارم بہت پورے اور کامل اور بزرگ اور خوب مکارم اخلاق کا حکم فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ دفع کرو
برائی کو اوس خصلت کے ساتھ جو بہت خوب ہی یعنی عفو اور رحمت کے ساتھ مجرمون کے گناہ سے درگذرو اسطرح کہ کسی طور سے دین کی اہانت نہو
پائے یا نادانون سے جہالت دور کرو اپنے حلم کی بدولت یا لوگون کو گناہون سے باز رکھو طاعت کا حکم کرکے یا شرک کا شر دفع کرو کلمۂ توحید کے
سبب سے یا مٹا دو برائی امر معروف کرکے امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر مین فرمایا ہی کہ دفع کرو جفا کو وفا سے یا نفس کے اشارہ کو دل کی بشارت سے
یا خلائق کی ظلمت کو حقائق کے نور سے یا اپنے حظون کو خدا کے حقوق سے یا حوادث کا میدان طی کرو معرفت قدم کی راہ مین سلوک کا قدم مار کر
نظم چو طی گشت راہ حوادث ازانجا ÷ بسالک قدم ران بیک حملہ محمل ÷ دران قلزم نور شو غوطہ زن ÷ فرو شو ازین شیئتن ظلمت حل ÷ یکے
خوان یکے دان یکی جو یکے گو ÷ سوی اللہ واللہ زور است و باطل ÷ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جاننے والے ہین بِمَا يَصِفُوْنَ وہ جسکے
ساتھ صفت کرتے ہین تمھاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم شاعر اور ساحر ہو یا وہ بات جو میری صفت مین کہتے ہین کہ صاحب اولاد ہی اور
میرا شریک ٹھہراتے ہین وَقُلْ رَّبِّ اور کہو ای میرے رب اَعُوْذُ بِكَ پناہ لیتا ہون تیری مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وسوسون سے
شیطانون کے جو ضلالت اور معصیت کی طرف بلاتے ہین یا لوگون کو فریب اور غرور کے سبب سے ہلاکت مین جو وہ ڈالتے ہین وَاَعُوْذُ بِكَ
اور پناہ مانگتا ہون تیری ای میرے رب اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اس بات سے کہ وہ حاضر ہون میرے پاس نماز یا تلاوت کے
[illegible] یا اس بات سے کہ کسی وقت میرے گرد وہ پھرین یا اس بات سے کہ وہ مجکو رنج دین حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ یہ متعلق ہی یَصِفُوْنَ کا یعنی
کافر برا کہتے تمھین اور رہین برائی کے ساتھ وصف کرتے ہین یہانتک کہ آوے اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ایک کو اون مین سے موت اور

اپنی گمراہی پر وہ واقف ہو جائے اور موت کو دیکھ لے اور عذاب کے آثار اوسے نظر آئین تو قَالَ کہے حسرت کی راہ سے کہ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝
اے میرے رب پھیر دے مجھے دنیا مین جمع کا صیغہ مخاطب کی تعظیم کے واسطے ہے امام ثعلبی مفسرین کے ایک گروہ سمیت اس بات پر ہین کہ
یہ خطاب ملک الموت اور اونکے مددگار فرشتون سے ہے کہ پہلے وہ کافر کلمہ رب کہکر استغاثہ کرتا ہے خدا سے اور کلمہ ارجعون کہکر ملائکہ کی طرف
رجوع کرتا ہے کہ تم مجھے پھیر دو لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ شاید مین کرون صَالِحًا کوئی نیک کام فِیْمَا تَرَكْتُ اوس چیز مین جو مین نے
چھوڑ دی ہے کہ وہ ایمان ہے یعنی ایمان لاؤن اور اوسمین نیک کام کرون كَلَّا رجوع طلب کرنے سے جھڑکی اور انکار ہے یعنی حاشا کہ
اوسے پھیرین اِنَّهَا بیشک وہ درخواست كَلِمَةٌ ایک بات ہے کہ اوس پر حسرت غالب ہونے کے سبب هُوَ قَآئِلُهَا وہ کہنے والا ہے
اوس بات کو وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ اور سامنے سے مشرکون کے بَرْزَخٌ مانع ہے رجعت اور اونکے درمیان یعنی قبر جسمین وہ رہینگے اِلٰى یَوْمِ
یُبْعَثُوْنَ ۝ اوس دن تک کہ اوٹھائے جائینگے قبر سے فَاِذَا نُفِخَ پھر جب پھونکا جائیگا فِی الصُّوْرِ صور مین یعنی دوسرا پھیرا
نفخہ کہ اوسکے سبب مردے زندہ ہو جائینگے اور قیامت قائم ہو جائیگی فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ تو نسب نہونگے اونکے درمیان
یَوْمَئِذٍ اوس دن یعنی نسب کا علاقہ منقطع ہو جائیگا اور کسی قسم کو کسی بچے پر رحم نہوگا یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ یا یہ
نسب کے سبب آج باہم فخر کرتے ہین کل قیامت کو اوسکے سبب نفع نہوگا اسواسطے کہ اوس روز نسب صحیح چاہیے نسب ظاہری اور صحیح
نہین اور نسب صحیح یہ ہے کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ وَلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ اور نہ پوچھینگے ایک دوسرے سے نسب یا کوئی کسیکو
نہ پوچھیگا اپنے حال مین مبتلا ہونے کے سبب سے اور یہ حال حساب کے قبل ہوگا اور اوسکے بعد ایک دوسرے کا حال پوچھیگا جیسا خود حق تعالیٰ نے
فرمایا ہے کہ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ پھر جو کوئی کہ بھاری ہونگی مَوَازِیْنُهٗ ترازوین اوسکی نیک کامون کے
سبب سے جیسے مومن لوگ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ تو چھٹکارا پانے والے ہین دوزخ کے درکون سے اور پہونچنے
والے ہین جنت کے درجون پر وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ اور جو کوئی کہ ہلکی ہونگی اوسکی ترازوین نیک کام کرنے کے سبب جیسے مشرک او منافق
لوگ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا تو وہ گروہ وہ لوگ ہین جنھون نے نقصان کیا ہے اَنْفُسَهُمْ اپنی جانون کا یعنی اپنی عمر کی
پونجی غفلت مین برباد کی اور کمال حاصل ہونے کی استعداد مین نفس کی آرزوین ڈھونڈھنے اور خواہشون کی متابعت کرنے مین
اونھون نے ضائع کین اور وہ لوگ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ دوزخ مین ہمیشہ رہنے والے ہین تَلْفَحُ جلاتی ہے وُجُوْهَهُمُ النَّارُ
اونکے مونہون کو آگ وَهُمْ فِیْهَا اور وہ اوس آگ مین كٰلِحُوْنَ ۝ تیوری چڑھائے ہین یا جلن کی شدت کے مارے اونکے منہ بگڑ گئے ہین
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین روایت کرتے ہین کہ دوزخ کی آگ کافرون کے
منہ بھون دیگی تو اونکا اوپر والا ہونٹھ آدھے سر تک چڑھ جائیگا اور نیچے والا ہونٹھ ناف تک لٹک آئیگا اور موضح مین لکھا
ہونٹھون مین چالیس گز کا فاصلہ ہوگا تو حق تعالیٰ اونسے فرمائیگا کہ اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ کیا تھین میری آیتین یعنی
تُتْلٰى عَلَیْكُمْ پڑھا جاتا تمہارے فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ تو تھے تم کہ اوسکی تکذیب کرتے تھے یہانتک
مستحق ہو گئے قَالُوْا رَبَّنَا کہینگے وہ کہ اے ہمارے رب غَلَبَتْ عَلَیْنَا غالب ہو گئی ہم پر شِقْوَتُنَا ہماری بدبختی

ہم پر غالب ہوگئی وہ جو شقاوت کا سبب ہین یعنی ہمارے گناہ جو تونے حکم کردیا ہے اوسکا یا جو تونے ہمارے واسطے لکھدی تھی لوح محفوظ مین وَكُنَّا قَوْمًا
اور تھے ہم ایک قوم ضَالِّيْنَ ○ گمراہ حق سے رَبَّنَا أَخْرِجْنَا اے ہمارے رب نکال ہمین مِنْهَا دوزخ کی آگ سے تاکہ ہم اپنے
سال کا تدارک کرین اور اپنے کام کی درستی کرین فَإِنْ عُدْنَا پھر اگر پھر جائین ہم کفر اور تکذیب کی طرف فَإِنَّا ظَالِمُوْنَ ○ تو بیشک
ہم ظلم کرنے والے ہونگے اپنے نفس پر دوزخیون کا یہ اخیر کلام ہوگا قَالَ اخْسَئُوْا کہیگا خدا کہ چپ ہو فِيْهَا دوزخ مین
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ○ اور نہ کلام کرو مجھسے اپنے نکلنے یا عذاب دفع ہونے کے باب مین اسواسطے کہ نہین تمکو دوزخ سے نکالتا ہون عذاب
سے بچاتا ہون إِنَّهُ كَانَ فَرِيْقٌ بیشک تھا ایک گروہ مِّنْ عِبَادِيْ میرے بندون مین سے یعنی فقیر صحابہ جیسے حضرت عمار
و بلال اور خباب اور انکے مثل رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا کہتے تھے کہ اے ہمارے رب آمَنَّا ہم ایمان لائے تیرا
فَاغْفِرْ لَنَا تو بخشدے ہمکو وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہمپر وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ اور تو اچھا ہے بخشنے والا فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ
پھر بنالیا تمنے اون فقیرون کو سِخْرِيًّا مسخر یعنی تم اونپر ہنستے تھے حَتّٰى أَنْسَوْكُمْ یہانتک کہ بھلا دیا اونھون نے یعنی تم
اونکے ساتھ مسخراپن کرنے مین ایسے مشغول ہوئے کہ تم بھول گئے ذِكْرِيْ میری یاد وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ اور تھے تم کہ اونسے
تَضْحَكُوْنَ ○ ہنستے تھے تکبر کی راہ سے کہ اپنے کو بڑا جانتے تھے اور اونکو حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے إِنِّيْ بیشک مین جَزَيْتُهُمُ
الْيَوْمَ جزا دیتا ہون اونھین آج بِمَا صَبَرُوْا اس سبب سے کہ صبر کیا اونھون نے تمھارے مسخرے پن کے رنج وایذا پر أَنَّهُمْ
هُمُ الْفَائِزُوْنَ ○ بیشک وہی ہین مراد کو پہونچنے والے یعنی اپنے مطلب کو پہونچنا اونکے صبر کی جزا ہے قٰلَ کہیگا خدا یا فرشتہ
خدا کے حکم سے کافرون کو کہ كَمْ لَبِثْتُمْ کتنا ٹھہرے تم فِي الْأَرْضِ زمین مین [illegible] اور بڑی امید [illegible] سے کافر کہتے تھے
کہ دنیا مین ہم ہمیشہ رہینگے نیست و نابود ہونگے تو غصے کے طور پر اونسے پوچھینگے کہ تم کتنا ٹھہرے عَدَدَ سِنِيْنَ ○ برسون کے
شمار سے یعنی دنیا مین یا زمین پر کہ برس زندہ رہے اور قبر مین کے برس مردہ رہے قَالُوْا کہینگے کافر لَبِثْنَا يَوْمًا ٹھہرے
ہم ایک دن أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا ایک دن سے بھی کم دوزخ مین ہمیشہ رہنے کو خیال کرکے دنیا اور قبر مین اپنے ٹھہرنے کو بہت تھوڑا سمجھینگے
یا آتش دوزخ کے ہول سے بھول جائینگے اور کہینگے کہ دنیا مین ہمارا رہنا ایک دن یا ایک دن مین سے کسیقدر تھا اور اس سے زیادہ ہم
نہین جانتے فَسْئَلِ الْعَادِّيْنَ ○ پھر پوچھ اے پوچھنے والے ہمارے ٹھہرنے کا زمانہ شمار کرنے والون سے یعنی اون ملائکہ سے جو ہماری
عمرون اور دمون کے محافظ تھے قٰلَ کہیگا خدا کہ إِنْ لَّبِثْتُمْ نہین دیر کی تمنے دنیا مین إِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑی سی
آخرت کے دنون کی نسبت لَّوْ أَنَّكُمْ اگر یقینی تم كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ جانتے ہو کہ تمام دنیا آخرت کے مقابلہ مین تھوڑی
ہے أَفَحَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم شدت غفلت کے سبب سے أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ یہ کہ ہمنے تمکو پیدا کیا ہے عَبَثًا کھیل کود
کھیل کے واسطے وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا اور یہ گمان ہے کہ تم ہماری طرف لَا تُرْجَعُوْنَ ○ نہ پھیرے جاؤگے اعمال کی جزا پانے کو یعنی
ہمنے تمکو عبادت کے واسطے پیدا کیا اور تمہارے کامون کا بدلا مقرر رکھا ہے لطائف قشیری مین مذکور ہے کہ ایسی چیز کے ساتھ مشغول ہونا جو
حق تعالی سے باز رکھے اسکا نام عبث ہے خدا نے ہمین الشیء عولی کے واسطے پیدا کیا نہ اوسکا حکم فرمایا شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ ایکدن

یہ آیت پڑھتے تھے فرمایا کہ نہیں نہیں خدا نے خلق کو عبث نہیں پیدا کیا بلکہ چاہا کہ اوسکی ہستی ظاہر ہو اور اوسکی مصنوعات سے اوسکی صفات کمالیہ کی طرف راہ پائیں اور بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ ای لوگو مین نے تمکو کھیل کے طور پر نہیں پیدا کیا بلکہ نور محمدی کے ظہور کے واسطے پیدا کیا ہی اسواسطے کہ ازل مین یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ وہ نور انسان کی جنس سے پیدا ہوگا تو وہ اصل ہی اور تم سب اوسکی فرع ہو۔ **نظم** صفت او نچہ کہ پرداختند ÷ خاص پئے مرکب او ساختند ÷ اوست شہ و آدمیان جملہ خیل ÷ اصل وی و جملہ عالم طفیل ÷ بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مین نے تمکو اسواسطے پیدا کیا ہی کہ تم مجھسے فائدہ لو اسواسطے نہیں کہ مین تمسے فائدہ لون اور کہتے ہین کہ ملائکہ کو خدا نے اسواسطے پیدا کیا کہ قدرت کے مظہر ہون اور آدمیون کو اسلیے پیدا فرمایا کہ مجھکے مخزن ہون بعضی یہان کہتا ہین کہ ای آدمیو مین نے سب چیزین تمہارے واسطے پیدا کین اور تمکو اپنے واسطے پیدا کیا کنت کنزا مخفیا کا بھید یہان خوب کھلتا ہی جیسا کہ حضرت مولوی معنوی نے اشارہ فرمایا ہی **مثنوی** از ظہور تو تجلی نور شد ÷ گنج مخفی از تو آمد در ظہور ÷ گنج مخفی بد ز پر چاک کرد ÷ خاک را تابان تر از افلاک کرد ÷ گنج مخفی بد ز پری جوش کرد ÷ خاک را سلطان اطلس پوش کرد ÷ خویش را نشناخت مسکین آدمی ÷ از فزونی آمد و شد در کمی ÷ خویشتن را آدمی ارزان فروخت ÷ بود اطلس خویش را بر دلق دوخت ÷ ای غلام است عقل و تدبیرات و هوش ÷ تو چرا خود را بارزان فروش ÷ **فتعلی اللہ** تو بزرگ ہی اللہ تعالی اور برتر اس بات کہ عبث پیدا کرے **الْمَلِكُ الْحَقُّ** بادشاہ حق **لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ** نہین کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ **رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ۝** پیدا کرنے والا عرش بزرگ کا یا ایسے عرش کا جو کریم ہی کہ بھلائیان اور برکتین اوس سے نازل ہوتی ہین **وَمَن يَدْعُ** اور جو کوئی پکارتا ہی یعنی پرستش کرتا ہی **مَعَ اللَّهِ** خدا برحق کے ساتھ **إِلَٰهًا آخَرَ** دوسرا خدا کہ **لَا بُرْهَانَ** کوئی دلیل نہیں ہی **لَهُ بِهِ** پرستش کرنے والے کو یا اوس دوسرے خدا کی پرستش پر **فَإِنَّمَا حِسَابُهُ** تو سوا اسکے نہیں کہ اوسکے عمل کی جزا اور اوسکے کام کا بدلا **عِندَ رَبِّهِ** اوسکے رب کے پاس ہی اور استحقاق کے موافق اوسے بدلا دیگا **إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝** تحقیق کہ نجات نپاوینگے اور نہ چھوٹینگے کافر **وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ** اور کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای میرے رب بخشدے مجھے اور میری امت کو **وَارْحَمْ** اور رحم کر مجھپر اور اونپر **وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝** اور تو بہتر ہی سب رحم کرنے والون سے حدیث مین ہی کہ سورہ قد افلح کا اول اور آخر ایک خزانہ ہی عرش الہی کے خزانون مین سے

سورة النور مدنية وهي	بسم الله الرحمن الرحيم ۝	اربع وستون آية
سورہ نور مدینہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چونسٹھ آیتین ہین

سُورَةٌ یہ سورت ہی عالم قدس سے **أَنزَلْنَاهَا** اوتاری ہمنے وہ سورت جبرئیل کی وساطت سے **وَفَرَضْنَاهَا** اور فرض کیا ہمنے تمپر وہ احکام جو اوسمین ہین **وَأَنزَلْنَا فِيهَا** اور نازل کین ہمنے اوسمین **آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ** آیتین ظاہر اور محکم **لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝** شاید تم نصیحت پاؤ اور حرام کامون سے بچو اور ان حکمون مین سے **الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي** زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد جب غیر محصن ہو **فَاجْلِدُوا** تو مارو ای ایل

کُلَّ وَاحِدٍ ہر ایک کو مِّنْهُمَا اون دونون مین سے مِائَةَ جَلْدَةٍ سو کوڑے یہ حکم اوس زنا کرنے والے کے ساتھ خاص ہے
جو محصن نہو اسواسطے کہ محصن کی حد رجم ہی جیساکہ ہم لکھا ہے کہ محصن ہونے کی شرطین یہ ہین آزادی بلوغ عقل اسلام نکاح صحیح کے طور پر
جوڑ لگنا دخول سمیت اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی شرط نہین لگاتے اور جو غیر محصن کہ آزاد ہو اوسے سو کوڑے مارنے کے ساتھ سال بھر کے
واسطے شہر بدر کردینے کو فرماتے ہین اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالی شہر بدر کردینے مین امام شافعی کے ساتھ متفق ہین اسواسطے
کہ اس باب مین ایک حدیث وارد ہوئی ہے کہ مائۃ جلدۃ و تغریب عام اور صاحب کشاف رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ سال بھر کے واسطے
شہر بدر کردینا امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک اسی آیت سے منسوخ ہے وَّلَا تَاْخُذْكُمْ اور نہ لیلے تمہین بِهِمَا اون دونو
زناکارون کے ساتھ رَاْفَةٌ مہربانی فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ خدا کی فرمانبرداری مین یعنی اونپر رحم نہ کرو حد مارنا نہ چھوڑدو کوڑے مارنے مین
سستی نہ کرو اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اللہ کا اور روز قیامت کا اسواسطے
کہ خدا پر ایمان چاہتا ہے کہ حدین قائم کرنے مین کوشش کیجائے وَلْيَشْهَدْ اور چاہیے کہ حاضر ہون عَذَابَهُمَا اون دونون پر عذاب
کرنے وقت یعنی جب اونھین حد ماری جائے تو دیکھے طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ایک گروہ ایمان والون مین سے تاکہ اونکی تشہیر
ہوجائے اور اوس فضیحت کے سبب [illegible]
اسواسطے کہ زنا کے [illegible] تہا اور لوگون نے بھی اور مفسرون سے ایک گروہ نے عویمر کی جگہ ہلال بن امیہ کا ذکر کیا ہے وَلَوْلَا فَضْلُ
رضی اللہ عنہ [illegible] اللہ کا عَلَيْكُمْ تم پر وَرَحْمَتُهٗ اور اوسکی رحمت وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ کہ خدا تَوَّابٌ توبہ قبول کرنے والا
کہ جو مرد [illegible] حَكِيْمٌ حکم کرنے والا حدون کا اور حکمون مین تو تم ورثہ تمکو فضیحت کرتا اور جھوٹے کو عذاب مین مبتلا کرتا [illegible]
حق تعالی [illegible] کی تاخیر کرکے فضل و رحمت نہ فرماتا تو تم ہلاک ہوجاتے یا اگر سزائین مقرر نہ فرماتا اور تمہی ہاتون سے منع کرنے [illegible]
آدمی [illegible] تو تمہاری نسل منقطع ہوجاتی اور لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کرڈالتے یا توبہ قبول کرکے اگر تم خدا رحم نہ کرتا تو تم نا امید ہی ہین
[illegible] تمکو توبہ کی توفیق دیکر امیدوار کیا نظم گر توبہ ندہد گناہ گار [illegible]
اور زنا [illegible] شود [illegible] ز ننگ [illegible] عاصی گرد [illegible] اسکے بعد ام المؤمنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
[illegible] ہونے کے باب مین آیتین ہین اور وہ قصہ طولانی ہے اور رعایت ادب اس بات کو مقتضی ہے کہ اوس قصے کی چھوٹی چھوٹی
باتین لکھنے سے قلم روک کر بڑی بات مجمل لکھی جائے وہ یہ بات ہے کہ ہجرت کے پانچوین برس جب جنگ مریسیع کا اتفاق ہوا تو جناب صدیقہ
اوس سفر مین ساتھ تھین اور ایک منزل مین کجاوے سے اوتری اور اونکا ہار کھو گیا اوسے ڈھونڈھنے کو ٹھہرنے کی جگہ سے دور تشریف
لیگئیں ذرا دیر ہوئی فورا خادمون نے کجاوہ اوٹھا کر اونٹ پر رکھدیا یہ نہ دیکھا کہ کجاوہ خالی ہے یا جناب صدیقہ اوسمین بیٹھی ہین اور وہ لوگ آگے
چل نکلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب پھر کر وہان تشریف لائین اور دیکھا کہ وہان کوئی نہین تو اوسی جگہ ٹھہر گئیں یہانتک کہ صفوان
[illegible] جو حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حکم سے لشکر کے پیچھے پیچھے آیا کرتے وہ وہان پہونچے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا
کو اونٹ پر سوار کرکے لشکر مین لائے [illegible] ابن ابی ابن سلول نے صفوان کے اونٹ پر اونھین سوار دیکھکر وہ بات کہی جو حضرت سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حرم محترم کی نسبت کہنا لائق نہ تھا اور جب مدینہ منورہ مین سب پہونچے تو یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
عرض کیگئی اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئی تھین اونھین اس بات کی خبر نہوئی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے

شُهَدَآءَ چار گواہ عادل کے ساتھ یعنی چار مرد آزاد و بالغ مسلمان وہ بات ثابت کرتے کو نہ لائیں جو خود اونھون نے کالی تھی فَاجْلِدُوْهُمْ
تو مارو انھیں ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً اسی کوڑے اور زنا کے سوا اور تہمت لگانے یا غیر محصن کو زنا کی تہمت لگانے مین تعزیر ہے جو
اور یہ تہمت لگانے کی حد زنا اور شراب کی حد سے بہت ہلکی ہے اسواسطے کہ زنا کی حد قرآن سے ثابت ہے جیسا کہ گذرا اور شراب کی
حد کا ثبوت صحابہ کے قول سے ہے اور جس سبب سے حد قذف جاری ہوا ہے اوسمین احتمال ہے کہ شاید سچ ہو وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ اور قبول نہ کرو
جنھون نے تہمت لگائی اور گواہ نہ لائے اور کوڑے کھائے شَهَادَةً گواہی کسی حکم مین اَبَدًا ہمیشہ یعنی عمر بھر اور بعضون نے
کہا ہے کہ جب تک توبہ نہ کرین وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ تہمت لگانے والون کا هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وہ تو فاسق ہین یعنی
اونکو فسق کا حکم کیا گیا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جنھون نے توبہ کی ہے مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اس تہمت لگانے کے اور
پھر تہمت نہ لگائیں وَاَصْلَحُوْا اور نیک کرین اپنی نیتین مسلمانون پر تہمت لگانا چھوڑ دیتے ہین کہ فسق کا نام اون پر سے اوٹھ جا
مگر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب مین اوسکی گواہی ہمیشہ مردود ہے اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے مذہب مین
جو لائے ہین بڑا جھوٹ عائیشہ کی شان مین عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ایک گروہ ہین تم مین سے اور وہ پانچ ہین عبد اللہ بن ابی
منافقون کا پیشوا اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح بن اثاثہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ کا بیٹا اور حمنہ
بنت جحش ام المؤمنین حضرت زینب کی بہن لَا تَحْسَبُوْهُ نہ سمجھو اوس جھوٹے کو شَرًّا لَّكُمْ برا اپنے واسطے اے پیغمبر
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی بی عائیشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ عنہ جنکے ساتھ تہمت لگائی تھی حق تعالی نے اونکا
جھوٹ کو اپنی نسبت برا نہ سمجھو بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ بلکہ وہ بہتر ہی تمھارے واسطے ہے اسواسطے کہ تمھین بڑا ثواب ہے ظاہر ہوا کہ تم
اور پاکی مین آیتین نازل ہوئین اور تمھاری بزرگی اور عظمت شان سب پر ظاہر ہو گئی اور جھوٹ باندھنے والون پر بہتان باندھنے کا
باب مین وعید ہو گئی لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ہر شخص کے واسطے اون مین سے جو بڑا جھوٹ بولنے والے ہین مَّا اكْتَسَبَ جو کچھ
جنکی ہے جھوٹ کمائی کی اونھون نے مِنَ الْاِثْمِ گناہ مین سے اوسقدر جتنا اونھون نے خوض کیا اسواسطے کہ بعضے منسے بانی ہوئی اور
بُری باتین کہی تھین اور بعضے چپ رہے اور منع نہ کیا وَالَّذِیْ تَوَلّٰى اور جس شخص نے کہی كِبْرَهٗ بڑی بات اور بہت بدتر مِنْهُمْ
اوس گروہ مین سے اوس شخص سے ابن ابی لعنۃ اللہ علیہ مراد ہے لَهٗ عَذَابٌ اوسکے واسطے ہے عذاب عَظِیْمٌ ۝ بڑا آخرت مین یا دنیا
اس سبب سے کہ قذف کی حد اوس پر جاری ہوئی اور ذلیل و رسوا ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ حسان تھے اسواسطے کہ آخر عمر مین اندھے ہو گئے یا مسطح
اسواسطے کہ اونکے ہاتھ شل ہو گئے لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ کیون نہ اوسوقت جب سنی تمنے یہ بات ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
گمان کرتے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین بِاَنْفُسِهِمْ اپنے دینی لوگون کی طرف خَيْرًا نیک جیسا کہ اپنی نفس کے
کرتے ہین خطاب سے غیبت اور مضمر سے مظہر کی طرف پھرنا مبالغہ ہے ملامت کرنے مین اور آگاہ کرنا ہے اس بات پر کہ مومنون
کرنا ایمان کا مقتضا ہے یعنی مسلمانون کو چاہیے تھا کہ یہ جھوٹی بات سنکر حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفوان کی
وَّقَالُوْا اور کہتے جسطرح کہ یقین کرنے والا کوئی مرد کسی حال پر مطلع ہوا اور کہے کہ هٰذَآ یہ بات اِفْكٌ مُّبِیْنٌ

صحابہ میں سے ہو اوسپر بھی یہ تہمت نہیں کہہ سکتے لَهُمْ اونکے واسطے ہے مَّغْفِرَةٌ بخشش خدا سے وَرِزْقٌ كَرِيمٌ اور روزی اچھی
یعنی بے محنت اور بے زوال اس سے جنت کی نعمت مراد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کر
لَا تَدْخُلُوا نہ داخل ہو بُيُوتًا گھروں میں غَيْرَ بُيُوتِكُمْ اپنے گھروں کے سوا جنہیں تم رہتے ہو یعنی کسی غیر گھر میں چلے جا
حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا یہانتک خبر لو اور اجازت چاہو وَتُسَلِّمُوا اور سلام کرو عَلَىٰ أَهْلِهَا اوس گھر والے پر ایک روایت میں
آیا ہے کہ کہو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہے کہ ایک عورت انصاریہ نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی خدمت میں
حاضر ہو کر یہ بات عرض کی کہ ہم اپنے گھروں میں ایسی حالت پر ہوتے ہیں کہ یہ نہیں چاہتے کہ اوس حال میں ہمیں کوئی دیکھے
اور ہمارے لوگوں میں سے اتفاقا ایک جانب ہمارے گھروں میں چلا آتا ہے اور جس حال میں دیکھنا نہ چاہیے ہمیں دیکھ لیتا ہے تو حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی اور حکم ہوگیا کہ لوگوں کے گھر میں بے اجازت نہ چلے جایا کرو ذَٰلِكُمْ وہ سلام کرنا اور اذن چاہنا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے
تمہارے واسطے اس بات سے کہ بے اجازت چلے جاؤ اور بعضوں نے کہا ہے کہ جاہلیت کے لوگوں میں آتے تھے اوس سے بھی بہتر ہے کہ بات با جاب
یا کسی کے گھر میں آکے سیدھے آگاہ کرے تا گھر والے ستر عورت کر لیں بری بات دیکھنے میں نہ آئے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ شاید تم
نصیحت پاؤ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا پھر اگر نہ پاؤ اوس گھر میں أَحَدًا کسی کو فَلَا تَدْخُلُوهَا تو نہ داخل ہو ان گھروں میں
حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ یہانتک کہ اجازت دی جائے تمکو یعنی کوئی تمکو اجازت دے اسواسطے کہ کسی خالی گھر میں جانا اون
چلے جانے میں چوری کی تہمت کا محل ہے وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا اور اگر کہیں تم سے اجازت مانگنے کے بعد پھر جاؤ فَارْجِعُوا
تو پھر آؤ وہاں نہ ٹھہرو منتظر ہوکے دروازہ پر بیٹھو اسواسطے کہ اس میں گھر والے کی مضرت ہے هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ پھر آنا بہت پاکیزہ بات
اور بہت خوب کام ہے تمہارے واسطے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ اوس چیز کو جو تم کرتے ہو اجازت مانگنا اور نہ مانگنا عَلِيمٌ
جاننے والا ہے اور اوسپر بدلا دیگا یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
ملک شام اور عراق کی راہ میں تاجروں کو اتفاق پڑتا ہے کہ خالی گھروں اور سرایوں میں ٹھہرتے ہیں چونکہ کوئی وہاں مقیم نہیں ہے تو کس سے اجازت
مانگیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ نہیں ہے تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ أَن تَدْخُلُوا یہ کہ داخل ہو بے اجازت
بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ اون گھروں میں جو مسکون نہیں ہیں یعنی وہاں کوئی نہیں رہتا بلکہ آکے اوترتے ہیں اور چلے جاتے ہیں
جیسے قافلہ اوترنے کی جگہ اور سرائے فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ اون خالی گھروں میں ہے فائدہ تمکو گرمی سردی سے وہاں بچاؤ ہے اپنے اور
مال اور جانور تمہارے وہاں محفوظ رہتے ہیں وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے مَا تُبْدُونَ جو کچھ ظاہر کرتے ہو وَ
مَا تَكْتُمُونَ ۝ اور جو چھپاتے ہو گھروں میں بے اجازت داخل ہوتے قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلْمُؤْمِنِينَ
ایمان والے مردوں سے کہ پست کریں اور چھپاویں مِنْ أَبْصَارِهِمْ اپنی آنکھوں سے نامحرم کو دیکھنا اسواسطے کہ
ذخیرۃ الملوک میں لکھا ہے کہ آدمی کے دل میں شیطان کا بہت تیر فاسد آنکھ سے اسواسطے کہ اور دل میں پہنچتا ہے
اون تک نہیں پہونچتا اوسے دریافت کرنے میں مشغول نہیں ہو سکتے مگر وہ ایسا جاسوس ہے کہ دل اور دیکھ لیتا ہے

این ہمہ آفت کہ بتن میرسد ٭ از نظر تیرہ شکن میرسد ٭ دیدہ فروپوش چو دُر در صدف ٭ تا نشوی تیر بلا را ہدف ٭ نفحات مین حضرت شبلی قدس
سرہ سے منقول ہوا کہ اونھون نے اس آیت کے معنی کیے ہین کہ سامنے کی آنکھیں اپنی طرف سے بند کرین جنپر نظر ڈالنا حرام ہوا اور دل کی
آنکھ ماسوی اللہ کی طرف سے بند کرین وَيَحْفَظُوا اور بچائین فُرُوجَهُمْ اپنی فرجون کو حرام سے یا چھپائین اپنی شرمگاہین ناف
گھٹنے کے نیچے تک ذٰلِكَ یہ آنکھ بند کرنا اور فرج بچانا أَزْكَىٰ بہت پاکیزہ اور فائدے کی بات ہے لَهُمْ اونکے واسطے دنیا اور آخرت مین
إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بیشک اللہ جاننے والا ہے بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وہ جو کرتے ہین نگاہ حلال و حرام سے اور ہاتھ پاؤن سے جو بنا
اور گناہ کرتے ہین وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ اور کہو ایمان والی عورتون کو کہ باز اسی کی راہ سے يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
بند کرین اپنی آنکھین اور نامحرم مردون کو نہ دیکھین وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ اور بچائین اپنی فرجین زنا سے وَلَا يُبْدِينَ
اور نہ ظاہر کرین زِينَتَهُنَّ اپنا سنگار زیور لباس رنگ وغیرہ سے کر کے إِلَّا مَا ظَهَرَ مگر وہ جو کھل جائے مِنْهَا اوس مین کام کے
وقت جیسے انگوٹھی اور کپڑے کے کنارے اور سرمہ آنکھ مین اور رنگ ہاتھ مین اور بعضون نے کہا ہے کہ زینت کے مقام مراد ہین تو منھ
اور ہتھیلیان مستثنی ہین وَلْيَضْرِبْنَ اور چاہیے کہ ڈالین بِخُمُرِهِنَّ اپنی اوڑھنیان عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ اپنے گریبانون پر یعنی
اپنی گردن اوڑھنی سے چھپالین تاکہ اونکے بال اور کان اور گردن اور سینے چھپے رہین وَلَا يُبْدِينَ اور نہ کھولین زِينَتَهُنَّ
اپنی زینت کی جگہین جیسے سر بازو سینہ پنڈلی کہ جھمکے بازوبند چنپاکلی پازیب کی جگہ ہے إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ مگر اپنے شوہرون کے
واسطے اسلیے کہ سنگار اونھی کے واسطے ہے أَوْ آبَائِهِنَّ یا اپنے باپون کے واسطے اور دادا پردادا باپ کے حکم مین ہے أَوْ آبَاءِ
بُعُولَتِهِنَّ یا اپنے شوہرون کے باپون کے واسطے کہ وہ عورت کے واسطے باپ کے حکم مین ہین أَوْ أَبْنَائِهِنَّ یا اپنے بیٹون کے
لیے یا بیٹون کے بیٹون یعنی پوتون کے واسطے اسی طرح پوتون کے بیٹے جتنے ہون بیٹون کے حکم مین داخل ہین أَوْ أَبْنَاءِ
بُعُولَتِهِنَّ یا اپنے شوہرون کے بیٹون کے واسطے اسواسطے کہ یہ عورتون کے واسطے بیٹون کے حکم مین ہین أَوْ إِخْوَانِهِنَّ
یا اپنے بھائیون کے لیے أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیون کے بیٹون کے واسطے کہ وہ بھائیون کا حکم رکھتے ہین أَوْ
بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ یا اپنی بہنون کے بیٹون کے لیے اور یہ سب ایک ایسی جماعت ہین کہ انکے ساتھ عورت کا نکاح درست نہین اور
رضاعی محرمون مین بھی یہی حکم ثابت ہے اور حق تعالی نے چچاؤن اور ماموون کا ذکر نہ کیا اسواسطے کہ وہ بھائیون کے حکم مین ہین
انوار مین لکھا ہے کہ بہت احتیاط یہ ہے کہ زینت کی جگہین چچا اور ماموون کے سامنے بھی عورت نہ کھولے کہ شاید وہ اپنے بیٹون کے سامنے
تعریف کرین اور اس سبب سے کوئی فتنہ پیدا ہو أَوْ نِسَائِهِنَّ یا اپنے دین کی عورتون کے واسطے یعنی زینت کے مقام ایمان
والیون کو دکھائین تبیان مین لکھا ہے کہ یہودی نصرانی مجوسی بت پرست عورتین غیر مرد کا حکم رکھتی ہین اور مسلمان عورت کو اونکے سامنے
زینت ظاہر کرنا درست نہین اسواسطے کہ دین کے حکم نے مسلمانون اور کافرون مین آشنائی اور دوستی کی رسم مٹادی اور پاکدامن
بیبیون کو بدکار عورتون کی ملاقات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ نسائهن کے لفظ سے سب عورتین مراد ہین اور اونسے
پرہیز کرنا چاہیے أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ یا وہ جسکے مالک ہوے ہین اونکے ہاتھ یعنی عورتین اونسے پرہیز کرین جو اونکے ہاتھ کا مال ہون

لونڈیان خواہ ایمان والی خواہ کافرہ یا یہ کہ وہ لونڈیان عورتون مین داخل ہین اونکو بیان فرکر دیا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ اوس لونڈی سے بھی
پردہ لازم نہین جو ایمان والی نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ ما ملکت ایمانھن سے لونڈی بھی مراد ہی اور غلام بھی اور بعضے اس بات پر ہین کہ
اگر غلام نیک نیت اور پاکدامن ہو تو اوسے اپنی مالک بی بی پر نظر ڈالنا چاہیے اور اگر ایسا نہو تو نہین اور احتقاف مین لکھا ہی کہ ابن المسیح
رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ او ما ملکت ایمانھن کا لفظ تمکو کہین دھوکے مین نہ ڈالدے اسواسطے کہ لونڈیون ہی کے باب مین ہی غلام کے
باب مین نہین اسواسطے کہ عورتین اکثر لونڈیان ہی مول لیتی ہین غلام نہین اور عورت کا غلام غیر مرد کے حکم مین ہی اوسے ندا نہی مالکہ بیبیون پر
نظر ڈالنا درست ہی نہ اونکی زینت کی جگہون مین سے کسی جگہ او التابعین یا پیروی کرنے والے غیر اولی الاربۃ بے شہوت
والے من الرجال مردون مین سے یعنی وہ مرد جو کھانا مانگنے گھرون مین آتے ہین اور عورتون سے کچھ حاجت ہی نہین
رکھتے یعنی اونسے شہوت کا دغدغہ نہین جیسے بہت بوڑھا اور نامرد یا وہ احمق لوگ جو مباشرت سے بالکل خبر ہی نہین رکھتے
اور اونکی نیت کھانے ہی مین لگی ہوتی ہی اور مذہب حنفی کے اکثر امام اس بات پر ہین کہ ہیجڑے زنانے نامرد نگاہ ڈالنے کی حرمت مین غیر
مردون کا حکم رکھتے ہین اسواسطے کہ اونکو مباشرت کی خواہش تو ہی زیادہ ہین نسبت کہ اوسکی قوت نہین رکھتے او الطفل
الذین یا لڑکے جو لم یظھروا آگاہ نہین علی عورات النساء عورتون سے یعنی اونکو کچھ خبر ہی نہ عورتون کے
ساتھ مباشرت کرنا جانتے ہین یا یہ کہ عورتون پر آنے کی قدرت ہی نہین رکھتے یعنی بالغ نہین ہوئے اور اونکو شہوت نہین ہوتی
ولا یضربن بارجلھن اور نہ مارین عورتین اپنے پانون گھنگرون پہنے ہوئے زمین پر چلتے وقت لیعلم تاکہ جانا جائے
ما یخفین جو چھپائے رکھتی ہین من زینتھن اپنا زیور کہ وہ پائل چھاگل پازیب ہی یعنی ان زیورون کی آواز بھی مردون کے
کان تک نہ پہونچائین کہ آواز سنکر مردون کو اونکی طرف رغبت ہو وتوبوا الی اللہ اور پھر و خدا کی طرف جمیعا تم سب ایہ
المؤمنون ای ایمان والو لعلکم شاید تم تفلحون ○ چھٹکارا پاؤ توبہ کے سبب سے حق تعالی نے سب کو توبہ کا حکم فرمایا اسواسطے
کہ کوئی آدمی خطا اور گناہ سے خالی نہین [illegible] اوسے توبہ کی حاجت ہی جو اپنے کو توبہ کا محتاج
نہین جانتا کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے [illegible] اسواسطے فرمایا [illegible]
یون فرمایا کہ ای گناہگارو تم توبہ کرو تو اونکی رسوائی ہوتی حق تعالی گناہگارون کی رسوائی [illegible]
بھی اونکو فضیحت نکرے نظم جو رسوا نکرد بچندین خطا ❊ درین عالم پیش شاہ و گدا ❊ ور ان عالم ہم بر خاص و عام ❊ بیا مرزو رسوا
مکن والسلام ❊ وانکحوا الایامی اور نکاح کر دو بے شوہر والی عورتون کو منکم اپنے سے یعنی جس مرد کی جورو نہو اوسکا نکاح
کر دو اور جس عورت کے شوہر نہو اوسے شوہر والی کرو والصلحین من عبادکم اور نکاح کر دو اپنے نیک پاک
اور اپنی لونڈیون کا صالح کی تخصیص اونکے اہتمام شان کے واسطے ہی اور اسلیے ہی کہ نکاح کے سبب سے اپنی نیکی پاکی
اگر ہونگی وہ عورتین جو بے شوہر ہین اور صالح لونڈی غلام فقراء فقیر اور محتاج یغنھم اللہ تو غنی کر دیگا اونھین اللہ
اپنے فضل سے بسبب صبر کے یا بیچ اجتماع روزی کے ایک گھر مین جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طعام الواحد

واللہ واسع اور خدا بڑی بخشش والا ہے فراخی معاش ہی بنانا ہے علیم جاننے والا ہے او موافق استحقاق فقیر کے روزی عنایت
کرتا ہے ولیستعفف الذین اور لازم ہے کہ الگ رہیں حرام سے اور پرہیزگاری اختیار کریں وہ لوگ جو لا یجدون نہیں پاتے
ہیں نکاحا اسباب نکاح کو مثل ادائے مہر اور نان و نفقہ کے حتی یغنیہم اللہ اوس وقت تک کہ حق تعالی تونگر کر دے اون لوگوں کو
من فضلہ اپنے کرم کی زیادتی سے یعنی اوس اسباب پر وہ قادر ہو جائیں جسکے سبب سے وہ کد خدا ہو سکیں والذین اور جو لوگ
یبتغون الکتب مانگتے ہیں مکاتبہ مما ملکت ایمانکم اوس میں سے جسکے مالک ہوئے تمہارے ہاتھ یعنی وہ
جو تمہارے لونڈی غلاموں سے مکاتبہ مانگیں فکاتبوہم تو مکاتب کر دو اونہیں یہ امر مستحب ہے اور مکاتبہ یہ ہے کہ آقا اپنے لونڈی
غلام سے کہے کہ میں نے تجھے مکاتب کیا اتنا مال ادا کر اور آزاد ہو جا لکھا ہے کہ حویطب ابن عبد العزی کے غلام صبیح نام نے اوس سے مکاتبت
چاہی اوس نے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ اگر تمہارے لونڈی غلام مکاتبہ چاہیں تو اونہیں مکاتب کر دو ان
علمتم اگر جان چکے ہو فیہم خیرا اونمیں نیکی او صلاحیت او امانت یا کمائی کرکے مال ادا کر دینے کی قوت یا یہ کہ قسط
کتابت کا لوگوں سے سوال نہ کرے اسواسطے کہ یہ بات بہت مکروہ ہے کہ لونڈی غلام بھیک مانگ کر کتابت کا مال ادا کرے سلمان فارسی رضی اللہ
عنہ کے ایک غلام نے مکاتب ہونا چاہا حضرت سلمان نے پوچھا کہ تو کچھ مال رکھتا ہے وہ بولا نہیں پوچھا کہ تجھے کمائی کرنے کی قوت ہے بولا نہ
پس سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو کیا یہ بات چاہتا ہے کہ مجھے لوگوں کا میل کچیل کھلائے میں تجھے ہرگز مکاتب نہ کرونگا واتوہم اور دو
مکاتب بندوں کو من مال اللہ کچھ اللہ کے مال میں سے الذی اتکم جو اوس نے تمکو دیا ہے حویطب نے اپنے صبیح غلام کو
سو دینار پر مکاتب کر دیا تھا یہ آیت سنکر بیس دینار اوسے بخشدیے امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اتوہم مولاؤں سے
خطاب ہے تو مال کتابت میں سے کچھ مکاتب کو بخشدینا واجب ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں
کہ مال دینا واجب نہیں اسواسطے کہ واتوہم کا حکم سب مسلمانوں کو ہے کہ مکاتب کی اعانت کرو اور اوسے زکوۃ دو تاکہ مال کتابت ادا کر
اور مخلوق کے بندہ ہونے سے اپنی گردن خلاص کرے اور اسی سبب سے اس کار خیر کو فک رقبہ کہتے ہیں اور اوسکی وساطت عقوبت کی گھاٹی سے
گذر جانا ممکن ہے نظم بشنو از من نکتۂ ای زندہ دل ٭ وز پس مرگم بہ نیکی یاد کن ٭ گر بلطف آزادۂ را بندہ ساز ٭ گر باحسان بندۂ
آزاد کن ٭ لکھا ہے کہ عبد اللہ بن ابی سلول کہ منافقوں کا پیشوا تھا چھ خوبصورت لونڈیاں رکھتا تھا اور زبردستی اونسے زنا کرواکے
مقاطعے کے طور پر اونسے کچھ لیا کرتا تھا اونمیں سے معاذہ اور مسیکہ نام دو لونڈیوں نے آپس میں کہا کہ یہ کام جو ہم کرتے ہیں اگر بہتر ہے تو
بہت کیا اور اگر برا ہے تو اب وقت یہی ہے کہ اوسے ہم ترک کریں پھر جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حضور میں حاضر ہو کر کیفیت
عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ولا تکرہوا اور زبردستی نہ کرو فتیتکم اپنی لونڈیوں کو علی البغاء زنا اور بدکاری پر
ان اردن تحصنا اگر چاہیں پھر کر رہنا پرہیزگاری پر یا نہ چاہیں ارادہ تحصن کا ذکر حال کے موافق ہے ورنہ زبردستی
ہر حال میں منع ہے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ زبردستی نہ کرو لتبتغوا تاکہ لیو عرض الحیوۃ الدنیا مال زندگی
دنیا کا اونکی کمائی سے اور اونکی اولاد کو بیچکر اور تبیان میں لکھا ہے کہ جس مرد کے نطفہ سے بطور زنا لڑکا پیدا ہوتا وہ سو اونٹ

دیکر وہ لڑکا لے لینا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ اور جو کوئی جبر کریگا لونڈیون پر زنا کے واسطے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ مِنْۢ بَعْدِ
اِكْرَاهِهِنَّ بعد اسکے کہ اونکے آقا اونپر جبر کرین غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اونکے گنا یعنی مجبور لونڈیون کو بخشدیگا رَّحِيْمٌ ۝
مہربان ہی اونپر اوس برے کام کا وبال جبر کرنے والون ہی پر ہی وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اور بیشک نازل کین ہمنے اِلَيْكُمْ تمہاری
طرف اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ آیتین ظاہر کرنے والی حلال اور حرام اور حدود اور احکام کی اور بکسرے مُبَيِّنَاتٍ پڑھا ہی یعنی آیتین
روشن اور کھلی ہوئین وَّمَثَلًا اور بھیجی ہمنے ایک مثل مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا اون لوگون کی مثلون مین سے جو گذر گئے ہین مِنْ
قَبْلِكُمْ تمسے پہلے یعنی عجیب قصہ اگلے لوگون کے قصے کے مانند اور وہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا قصہ ہی کہ تہمت
واقع ہونے مین حضرت مریم علیہا السلام کے قصے سے بہت مشابہت رکھتا ہی اور بری الذمہ ہوجانے مین حضرت یوسف علیہ السلام
کے قصے کے مثل ہی وَّمَوْعِظَةً اور بھیجی ہمنے نصیحت ان آیتون مین لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے متقیون کی تخصیص
اسواسطے ہی کہ وہ قرآن کی نصیحتون سے فائدہ اوٹھاتے ہین اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ نور ہی آسمانون اور
زمین کا اللہ کے نامون مین سے ایک نام نور ہی امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ کو نور کہہ سکتے ہین مگر فارسی مین روشن نہ کہنا
چاہیے اسواسطے کہ روشنی تاریکی کی ضد ہی اور حق تعالی ان دونون ضدون کا خالق ہی جاننا چاہیے کہ نور مشہور کیفیت ہی کہ باصرہ یعنی
نگاہ پہلے اوسے پاتی ہی اور اوسکے واسطے سے دوسری بار دیکھنے کی چیزون کا ادراک کرتی ہی جیسے وہ کیفیت جو آفتاب سے اون کثیف
چیزون پر پڑتی ہی جو آفتاب کے محاذی واقع ہون اور ان معنون پر نور کا لفظ حق تعالی کی نسبت بولنا درست نہین اور چونکہ اوسنے
اپنا یہ نام رکھا تو ایک مضاف مقدر ماننا ضرور ہی اور اسی سبب سے صاحب کشاف کہتے ہین کہ ذو نور السموات والارض یعنی آسمانون
اور زمین کا جو نور ہی حق تعالی اوس نور کا خداوند ہی یا نور ہی آسمانون اور زمین کے رہنے والون کا یعنی عالم ہستی کے اجزا جو کچھ بلندی
اور پستی مین نور رکھتے ہین ذاتی یا عرضی سب اللہ کے فیض کا عطیہ ہی کیونکہ ظلمت عدم ہمہ بود ہیچ ہیچ با نور وجود ہستی ہود از نور
یافتیم ہی یا مصدر کو اسم فاعل کے معنی پر لینا چاہیے جیسے زید عدل عدل مصدر عادل اسم فاعل کے معنی مین ہی یعنی زید عادل ہی تو کلام کا
مضمون یہ ہوا کہ اللہ منور السموات والارض اللہ روشن کرنے والا ہی آسمانون کا ملائکہ مقربین کے سبب سے اور نور دینے والا ہی زمین کو
انبیاے مرسلین علیہم السلام کی بدولت یا آسمانون اور زمین پر جو رہنے والے ہین اونکے دلون کو معرفت اور توحید کے نور سے روشنی
بخشتا ہی تیسیر مین لکھا ہی کہ آراستہ کرنے والا ہی آسمان اور زمین کا اور وہ جو امام یعقوب چرخی قدس سرہ نے اسماء حسنی کی شرح مین
نور کے معنی اسطور پہ لکھے ہین کہ جہان کا آراستہ کرنے والا اور دل کھولدینے والا اسی قول کی تائید کرتا ہی [illegible]
تعالی آسمان اور زمین کی آرایش کے باب مین کہتے ہین کہ آسمانون کو آراستہ کیا صوامع قدس سے کہ فرشتون کے
مکان ہین اور زمین کو آراستہ کیا مساجد انس سے کہ اہل اسلام کے عبادت خانے ہین یا آسمانون کو آفتاب
ستارون سے روشن کیا اور زمین کو انبیا علما مومنون سے منور کردیا یا آسمانون کو تسبیح اور تقدیس کرنے
ور تقدیس سے اور زمین کو حاجیون کے لبیک اور غازیون کے اللہ اکبر کہنے سے یا آسمان کو بیت معمور

سرانجام ہوتے ہیں اور بعضون نے کہا ہی کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی مُدَبِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہین یعنی اہل آسمان اور اہل زمین کے امور
جیسے چاہیے تھے ویسے ہی بنا کر اوسکی تدبیر ہین ہر چند جیسے قوم یا شہر کے کام انجام اور اوسکی مہم کی تدبیر کرے اوسے اوس قوم اور
شہر کا نور کہتے ہین جیسا کسی شاعر نے کہا ہی کہ مصرع نور القبائل سائک ابن مُحَلّم ؎ اور اس تقدیر پر یہ معنی ہوئے کہ وہی سب
آسمان اور زمین والون کے کام بناتا ہی اور سب کو جو کچھ اوسکے لایق ہی عطا کر کے خوش فرماتا ہی شعر از نہانخانۂ احسان تو ہر جا ہمہ کس
شکل حرب فرخوشند ز بے لطف عمیم ؎ اور تفسیر تبیان مین لکھا ہی کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی مَدْلُوْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ
اوسکی قدرت کے دلائل اور اوسکی حکمت کے عجائب جو آسمان و زمین مین ہین وہ اوسکی قدرت علم حکمت پر کھلی ہوئی دلالت رکھتے
ہین تو ہر چیز مین ایک نشانی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ اللہ ایک ہی شعر ہر گیا ہیکہ از زمین رویدہ وحدہ لا شریک لہ گوید مصرع
وجود جملۂ اشیا دلیل قدرت اوست ؎ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی یہ ہین کہ اہل آسمان اور
اہل زمین کو ہدایت کرنے والا اسواسطے کہ سب اوسی کی ہدایت سے اپنی ہستی کی طرف راہ پاتے ہین اور اوسی کے راہ بتانے سے اپنے
دین دنیا کی مصلحتین پہچانتے ہین لطایف قشیری مین خواجہ ابو سہل انصاری رحمہ اللہ تعالی سے نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر یون
منقول ہی کہ سُرُوْرُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ تاریکی مین رنج و ملال اور خوف و وحشت ہوتی ہی اور جب کوئی تاریکی کی مصیبت سے
روشنی کی راحت مین پہونچتا ہی تو اوسے فرحت و مسرت زیادہ ہوتی ہی تو زمین آسمان مین بھی تجلیات جمال الہی کے انوار کے آثار
بے انتہا خوشی اور مسرت کے سبب ہین بیت چو تو پنہان شوی از من ہمہ تاریکی و کفرم ؛ چو تو پیدا شوی بر من مسلمانم بجان تو ؎
بعضے علما کہتے ہین کہ نور وہ ہی جو چیزون کو روشن کر دے تاکہ وہ چیزین نظر آئین اور چونکہ حق تعالی نے ہمارے واسطے وہ چیزین بیان
فرمائین جو دنیا آخرت مین ہمارے کام آئین اور یہین وہ چیزین خدا ہی کے سبب سے سوجھین تو خدا کو نور کہہ سکتے ہین صاحب احقاف
رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب اندھیرا ہوتا ہی تو کوئی نہ ساکن کو جانتا ہی نہ متحرک کو نہ اونچے کو پہچانتا ہی نہ نیچے کو نہ اچھے کو تمیز کرتا ہی نہ برے کو
جب نور پھیلتا ہی تو اندھیرا دور ہو جاتا ہی اور سب کیفیتین کھل جاتی ہین صاف اور میلے اچھے اور برے جوہر اور عرض مین تمیز ہو جاتی ہی
انسان یہ تو جانتا ہی کہ نور کے سبب سے یہ سمجھ اور بوجھ آئی مگر نور کو پہچاننے مین متحیر رہتا ہی اسواسطے کہ جانتا ہی کہ عالم نور سے بھرا ہوا ہی اور
نور پوشیدہ ہی اور چیزون کا حال کھول دینے کے سبب سے ظاہر ہی اور خود پوشیدہ ہی تو حق سبحانہ تعالی کہ جسکے بدولت ہمین ادراک آئی اور
چیزون کی پہچان ہوئی اس بات کے سزاوار ہی کہ اوسے نور کہین اور محققون کے نزدیک نور حقیقی حق تعالی ہی کی ہستی ہی کہ سب
موجودات اوسی کے سبب سے ظاہر ہین اور وہ سب سے پوشیدہ ہی اور حضرت ولایت رتبت نے رباعیات کی شرح مین فرمایا ہی کہ تو جو کچھ ادراک
کرتا ہی تو پہلے ہستی ہی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے ادراک سے غافل ہو اور وہ ہستی بکمال ظہور کی وجہ سے مخفی رہتی جیسے رنگون
شکلون کا ادراک اوس روشنی کے ادراک کے سبب سے ہی جو اونھین گھیرے ہوئے ہی اور جب اون رنگون و شکلون کا دیکھنا موقوف ہی اور باوصف
اسکے دیکھنے والا جب رنگون اور شکلون کو ادراک کرتا ہی تو روشنی کے ادراک سے غافل ہوتا ہی اور جب روشنی غائب ہو جاتی ہی تو اوسے معلوم ہوتا ہی
کہ اون رنگون اور شکلون کے علاوہ اور کسی چیز کا بھی ادراک تھا کہ وہ روشنی ہی اسی طرح ہستی حقیقی کا نور جو روشنی اور رنگون اور شکلون اور دیکھنے والے

اور سب موجودات ذہنی و خارجی کو گھیرے اور سب کو قایم رکھنے والا ہی اور ہر چیز کا ادراک بے اوس نور کے ادراک کے محال ہی اگرچہ تو اوس
نور کے ادراک سے غافل ہے اور یہ غفلت اس سبب سے ہی کہ اوس نور کو ہمیشہ ظہور ہی اگر یہ نور بھی اوس روشنی کی طرح غائب ہوجاتا تو یہ بات
ظاہر ہوجاتی کہ موجودات کو ادراک کرنے کے وقت اور ایک امر بھی مدرک تھا کہ وہ وجود حق تعالی کا نور ہی ٭نظم٭ ہستی کہ بذات خود ہویداست
جز نور بہ ذرات مکونات ازو یافت ظہور ٭ ہر چیز کہ از فروغ او افتد دور ٭ در ظلمت نیستی بماند مستور ٭ اور رسالہ حق الیقین مین لکہا ہی کہ خدا
کی ہستی سب ہستیون سے زیادہ ظاہر ہی اسواسطے کہ وہ آپ سے آپ ظاہر ہی اور سب ہستیون کا ظہور اوسی کے سبب سے ہی اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ سب چیزین اوسکی ہستی کے بغیر عدم محض ہین اور سب ہستیون کا ادراک اوسی سے پیدا ہوتا ہی ادراک کرنے والے کی طرف سے
اور اوس چیز کی جانب سے بھی جو ادراک مین آئی اور جو کچھ تو ادراک کرتا ہی تو پہلے یہی ہستی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے
ادراک سے غافل ہے اور شدت ظہور کی وجہ سے یہ ہستی مخفی معلوم ہوتی ہی ٭نظم٭ ہمہ عالم بنور اوست پیدا ٭ کجا او گردد از عالم ہویدا ٭
زہے نادان کہ او خورشید تابان ٭ بنور شمع جوید در بیابان ٭ مَثَلُ نُوْرِهٖ جو نور اوسکی طرف منسوب ہی اوسکی صفت كَمِشْكٰوةٍ
مثل روشن دان کے جو دیوار کے پار نہ ہو طاق کی طرح فِيْهَا مِصْبَاحٌ اوس طاق مین ایک چراغ جلتا ہو خوب روشن اور بعضون نے
کہا ہی کہ مشکوۃ لوہے کی چھوٹی چھڑی ہی جو لالٹین کے بیچ مین ہوتی ہی اور اس قول کے موافق مصباح بتی ہوگی جو اوس چھڑی مین جاتی ہی
اَلْمِصْبَاحُ وہ جلتی ہوئی بتی فِيْ زُجَاجَةٍ لالٹین مین اَلزُّجَاجَةُ وہ لالٹین نہایت صفائی اور لطافت کی وجہ سے
كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ گویا ستارہ ہی دُرِّيٌّ چمکتا جیسے زہرہ مشتری اور وہ لالٹین یعنی اوس مین جو بتی ہی يُّوْقَدُ روشن ہوتی ہی
پہلے پہل مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ بڑی برکت والے درخت کے تیل سے زَيْتُوْنَةٍ کہ وہ درخت زیتون ہی زمین مقدس مین اگا ہوا
اور بکثرت پیغمبرون نے اوسکے حق مین دعا سے برکت کی ہی اونمین سے ایک حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہین
لَّا شَرْقِيَّةٍ نہ جانب شرق مین ہی آبادی سے جیسے گنگ دژ شہر چین ختا مین ہی وَّلَا غَرْبِيَّةٍ اور نہ جانب غرب مین
اوس سے جیسے طنجہ اور طرسوس ولایت قیروان مین بلکہ وہ درخت ملک شام کی زمین اور پہاڑون مین اگتا ہی یا یہ کہ نہ آفتاب سے
ملا ہوا ہی کہ جل جاوے نہ ہمیشہ سایہ مین رہتا ہی کہ اوسکا میوہ کچا رہے بلکہ آفتاب کی گرمی سے بھی بہرہ مند ہی اور سایہ کی پناہ مین بھی
محفوظ ہی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اس درخت کی اصل بہشت سے ہی دنیا مین لائے ہین تو وہ اس عالم کے درختون
مین نہین ہی کہ اوسے شرقی اور غربی کہ سکین يَكَادُ زَيْتُهَا قریب ہی کہ اوس درخت کا روغن يُضِيْٓءُ روشنی دے
اپنی ذات سے وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ اگرچہ نہ چھو گئی ہو اوسے نَارٌ آگ یعنی اوس مین ایسی چمک اور صفائی
ہی کہ بے آگ روشنی دے نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ روشنی پر روشنی یعنی زیتون کی صفائی بتی کی لو سے ملی اور لالٹین کی
لطافت مزید بران ہوئی اوس چھڑی مین جو شعاعون کو تھامے اور نورون کو جمع کیے ہوئے ہی يَهْدِي اللّٰهُ
دکھاتا ہی اللہ لِنُوْرِهٖ اپنے نور معرفت کی طرف مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
دیتا ہی اللہ مثالین یعنی معقل مین آنے والی باتون کو حواس مین آنے والی چیزون کی صورت پر بیان فرماتا ہی لِلنَّاسِ

لوگون کے واسطے تاکہ جلدی سمجھ لین اور بات کا مطلب کھل جائے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزین معقولات و محسوسات کے
و دقائق جلیات اور خفیات کے حقائق عَلِيْمٌ جاننے والا ہی اس تمثیل کے باب مین عالمون کو بہت کلام ہی امام فخر الدین
رازی رحمہ اللہ تعالی نے اسرار التنزیل مین فرمایا کہ اس نور سے نور ایمان مراد ہی کہ حق تعالی نے مومن کے سینہ کو اوس طاق سے تشبیہ دی
جسمین لالٹین روشن ہو اور اوسکے دل کو لالٹین سے کہ طاق سینہ مین ہی اور ایمان کو شمع سے مثال دی کہ دل کی لالٹین مین روشن ہی اور لالٹین کو ستارہ روشن
سا تشبیہ دی اور کلمہ اخلاص کو برکت والے درخت کے ساتھ کہ آفتاب جنوب کی نیز شمال کی سایہ جسکی ٹھنڈک سے سرد و تند ہی اور قریب ہی کہ کلمہ کا فیض بیان کئے
کہ مومن کی بات سے آگے عالم کو منور ہو جاوے بے تعب یا اون اوسکا اقرار جاری ہوا اور دل مین اوسکی تصدیق اقرار زبانی کے ساتھ ملی تو نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہو گیا اور امام
امام جعفر رضی اللہ عنہ کا کلام ہی کہ نور ایمان کو چراغ کے ساتھ تشبیہ اسواسطے دی کہ جس گھر مین چراغ روشن ہوتا ہی چور اوسکے گرد نہین جاتا اسی طرح جس
دل مین نور ایمان ہوتا ہی شیطان اوسکی راہ نہین پاتا اور یہ کہ چراغ سے گھر کا اندر روشن ہوتا ہی اور روشندانون سے اوسکا پرتو باہر
پڑتا ہی اور باہر کی طرف بھی روشنی ہو جاتی ہی اسی طرح نور ایمان دل کو روشن کرتا ہی اور وہان سے حواسون کے روشندانون مین
کی شعاعین پڑتی ہین اور اعضا اور جوارح پر طاعتون کا نور ظاہر ہوتا ہی سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مصرع سیماے ہر کسرا ز دل و میدہ
خبر ہا اور مومن کے دل کو شیشہ سے اسواسطے تشبیہ دی کہ اوسے ظلم کے پتھر سے خوف ہی اسواسطے کہ ٹوٹا ہوا شیشہ جہان لگ جاتا ہی
کاٹ دیتا ہی اور ٹوٹے ہوئے دل سے جہان زخم لگا اوسکی کچھ دوا ہی نہین بیت چون آبگینہ این دل مجروح نازکم ہا ہر چند شیشہ
تیز تر شود ہا اور بعضون نے کہا ہی کہ نور اسرار الہی کی معرفت کا نور ہی اور زجاجہ عارف کا دل اور مشکوٰۃ اوسکا سینہ ہی اور زیتون سے شجرہ
مبارک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی چراغ معرفت عارف کے دل اور سینہ مین برکت ہدایت اور تلقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سے روشن ہی کہ وہ ذات جامع الکمالات نہ شرقی ہی نہ غربی بلکہ مکی ہی اور مرکز ناف عالم ہی اور عارف جب وہ اسرار حضرت سید
کی تعلیم سے حاصل کرتا ہی تو نُورٌ عَلٰی نُورٍ کا بھید معلوم ہو سکتا ہی اور ایک قول یہ ہی کہ وہ نور قرآن ہی اور مسلمان کا دل زجاجہ اور اوسکی زبان
مشکوٰۃ اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی حق تعالی کہ نہ پیدا کیگئی ہی نہ پیدا ہونے والی قریب ہی کہ ابھی قرآن نہ پڑھا گیا اور اوسکی دلیلین
سب پر کھل گئین ہون پھر جب اوسکی قرات کرین تو نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہو جاوے اور روح الارواح مین لکھا ہی کہ نور نور محمدی ہی اور
مشکوٰۃ حضرت آدم اور زجاجہ حضرت نوح اور زیتون حضرت ابراہیم علیہم السلام کہ نہ دین یہود کی طرف مائل ہین کہ یہود نے جانب
غرب کو قبلہ بنایا اور نہ دین نصارا کی جانب ابراہیم علیہ السلام مائل ہین کہ نصارا جانب مشرق متوجہ ہین اور مصباح ہمارے حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا مشکوٰۃ حضرت ابراہیم اور زجاجہ حضرت اسماعیل اور مصباح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جھوٹ بات ہی نہ از قسم ہزلیات یا مشکوٰۃ حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ
کھلا ہوا اور زجاجہ آپکا دل پاک صاف اور مصباح آپکا علم کامل اور شجرہ آپکا خلق شامل کہ نہ زیادتی اور افراط کی طرف مائل ہی نہ کمی
اور تفریط کی جانب بلکہ طریق اعتدال پر ہی کہ خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا واقع ہوا اور صراط سوی اوسی سے عبارت ہی اور عین المعانی
کہا ہی کہ محبت حبیب کا نور خلت خلیل کے نور کے ساتھ نُورٌ عَلٰی نُورٍ ہی بیت پدر نور و پسر نور است مشہور است از اینجا فہم کن نُورٌ عَلٰی

باقی نکتے جو اس آیت نور سے متعلق ہین جواہر التفسیر مین مفصل و مشرح لکھے ہین فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ تسبیح کرتے ہین اللہ کی
اون گھرون مین کہ اذن دیا اور حکم کیا ہے اللہ نے جنکی نسبت أَنْ تُرْفَعَ یہ کہ بلند کیجاے اونکی قدر تعظیم کے ساتھ یعنی اونکی قدر بلند
اور مرتبہ بزرگ جانین یا اون گھرون مین آوازین بلند کرین یا اون گھرون مین حق تعالی کی طرف لیکے دست دعا اوٹھائین
اور حاجتین مانگین وَيُذْكَرَ فِيهَا اور یاد کیا جاے اون گھرون مین اسْمُهُ نام اوسکا نام گھرون سے مسجدین مراد ہین
کہ سب مکانون سے عالیقدر اور بزرگ رتبہ ہین وہان یاد الہی اور نماز مین مشغول ہونا چاہیے اور دنیا کے کلام اور بے معنی باتون سے
پرہیز کرنا چاہیے یا انبیا علیہم السلام کے گھر مراد ہین یا شہر مدینہ منورہ کے مکانات یا ازواج طاہرات کے حجرے اور بعضون نے
رفع سے بنانا اور اونچا کرنا مراد لیا ہے جیسا حق تعالی نے دوسرے مقام پر فرمایا کہ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ اور
بعضون نے کہا ہے کہ گھرون سے وہ چار گھر مراد ہین جو حکم الہی کے موافق پیغمبرون کے ہاتھ سے تعمیر ہوے ایک کعبہ شریف کہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کی کوشش اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مدد سے پورا ہوا دوسرا بیت المقدس کہ اوسکی بنا حضرت
داؤد علیہ السلام کے عہد خلافت مین اوٹھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین پورا ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد قبا کہ
جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے تعمیر ہوئین يُسَبِّحُ لَهُ تسبیح کیجاتی ہے یا نماز
پڑھی جاتی ہے خدا کے واسطے فِيهَا اون گھرون مین بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ صبح شام رِجَالٌ وہ تسبیح
کرنے والے اور نماز پڑھنے والے مرد ہین کہ کمال استغراق کی وجہ سے مقام شہود مین لَا تُلْهِيهِمْ مشغول نہین کرتے
اور باز نہین رکھتی اونھین تِجَارَةٌ تجارت یعنی ایسی پونجی مول لینا جس سے نفع کی توقع ہو وَلَا بَيْعٌ اور نہ بیچنا اوسکا
یعنی لینا دینا بیچنا مول لینا اونھین مانع نہین ہوتا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الہی سے وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ اور نماز قائم
کرنے سے وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ اور زکوۃ دینے سے محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خرید فروخت جو دنیا کے بڑے شغل ہین جب
وہ یاد الہی سے اونھین نہین مانع ہوتے تو چھوٹے چھوٹے کام بطریق اولی مانع نہونگے صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے
کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اونکا ظاہر تو خلق کے ساتھ ہے اور اونکا باطن اسما اور صفات الہی کے مشاہدہ مین ہے اور حقیقت مین خواجگان
ماوراء النہر کی یہی روش ہے لکھا ہے کہ ملک حسین گرد والی ہرات نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے
پوچھا کہ آپکے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہوتا ہے اونھون نے فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ آپکے طریقہ کی بنا کاہے پر ہے فرمایا کہ
خلوت در انجمن یہ کہ ظاہر مین تو خلق کے ساتھ ہین اور باطن مین حق کے ساتھ بیت از درون شو آشنا و از برون بیگانہ
وش ❊ این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہان ❊ وہ جو حق تعالی فرماتا ہے کہ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
طرف اشارہ ہے اور حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے اس طریقہ عمدہ کے بیان مین فرمایا ہے رباعی سر رشتۂ
بکف آر ❊ وین عمر گرامی بخسارت مگذار ❊ دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال ❊ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار ❊
ڈرتے ہین یہ لوگ باوصف اس توجہ اور استغراق کے يَوْمًا تَتَقَلَّبُ اوس روز کو کہ اولٹ جائینگے

الْقُلُوبُ اوس دن دل یعنی ہول کے مارے متغیر ہو جاینگے اور آرام کی صفت اضطراب سے بدل جاینگی وَالْأَبْصَارُ ○ اور پھیر جاینگی آنکھین اور بہ حیرت دیکھینگی کہ اونکا نامۂ اعمال کدھر سے اونکے پاس پہونچتا ہی لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ یہ متعلق یخافون کا ہی یعنی ڈرتے ہین تاکہ جزا دے اونکو خدا اونھین اوس خوف کے سبب سے أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا بہت خوب جزا اوسکی جو اونھون نے کیا ہی یعنی بہشت جو وعدہ کی ہوئی ہی وَيَزِيدَهُم اور زیادہ کردیگا اونکی نیک جزائین مِّن فَضْلِهِ ط اپنے فضل سے یعنی وعدہ کی ہوئی جزا کے علاوہ اونھین ایسے عطیے مرحمت فرمائیگا جنکا ہرگز اونکے دلون مین بھی گمان نہ آیا ہوگا وَاللَّهُ يَرْزُقُ اور حق تعالیٰ روزی دیتا ہی دنیا مین مَن يَشَاءُ جسے چاہتا ہی بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ بے حساب یعنی اوس روزی کا حساب نہ کریگا یا اوس مقدار سے زیادہ عقبی مین مرحمت فرمائیگا جو شمار مین آئے وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جنھون نے چھپایا حق اور نہ موافق ہوئے اوسکے أَعْمَالُهُمْ اونکے اعمال کہ اچھے معلوم ہون جیسے رشتہ دارون سے میل کرنا لونڈی غلام آزاد کرنا فقیرون کو کھانا کھلانا اور ایسی باتین كَسَرَابٍ مثل سراب کے ہی بِقِيعَةٍ برابر زمین مین سراب وہ ہی کہ آفتاب کی شعاع دوپہر کو برابر زمین پر پڑے اور اوسکی چمک موج مارتے ہوئے پانی کی طرح دکھائی دے يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ سمجھتا ہی اوسے پیاسا مَاءً پانی صاف اور اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ یہانتک کہ جب پہونچتا ہی وہان پانی کا گمان کرکے تو لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا نہین پاتا اپنے اوس گمان اور تصور کی ہوئی کوئی چیز وَوَجَدَ اللَّهَ اور پاتا ہی خدا کے غضب کو عِندَهُ اپنے کام کے پاس یا خدا کو اپنا حساب کرنے والا پاتا ہی فَوَفَّاهُ پھر پوری دیگا اللہ اوسے حِسَابَهُ ط جزا اوسکے کام کی حساب کے موافق وَاللَّهُ اور اللہ سَرِيعُ الْحِسَابِ ○ جلدی حساب کرنے والا ہی ایک کا حساب اوسے دوسرے کے حساب سے باز نہ رکھیگا اور مثال دی اللہ نے کافرون کے اعمال کو چمکتی ریت کے ساتھ جیسے پانی کا دھوکا ہوتا ہی اور کافرون کو پیاسون کے ساتھ تو جسطرح پیاسا چمکتی ریت سے ناامید ہوا ہو تو پیاس کی شدت اور زیادہ ہوتی ہی کافر جو اپنے اعمال کے ثواب کی امید رکھتے ہین جب وہ امید نہ پوری ہوگی تو اونکی حسرت زیادہ ہوگی أَوْ كَظُلُمَاتٍ یا کافرون کے عمل مثل تاریکیون کے ہین جو ہونگے فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ دریاے عمیق مین کہ دم بدم يَغْشَاهُ مَوْجٌ چھپا لیتی ہی اوس دریا کو ایک موج کہ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ اوسکے اوپر دوسری موج ہی مِّن فَوْقِهِ اوس دوسری موج پر سَحَابٌ ط ابر ہی کہ تارون کی روشنی چھپائے ہی ظُلُمَاتٌ یہ تاریکیان بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط ایک دوسری پر تہ بہ تہ ہین یعنی ایک تو دریا کی تاریکی اوسپر اول موج کی تاریکی اوسپر دوسری موج کی تاریکی اوسپر ابر کا اندھیرا إِذَا أَخْرَجَ جب نکالے کوئی يَدَهُ اپنا ہاتھ جو اون سب اعضا کی نسبت آنکھ سے قریب ہی جو دکھائی دیتے ہین لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ط نہین قریب ہی کہ وہ دیکھے اوسے تاریکیون کی شدت کی تاکید کا بیان ہی یعنی آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہین آتا اور قریب ہی کہ نظر آئے وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ اور جسکے لیے نہ کی اور مقرر اور مقدر نہ کی خدا نے لَهُ نُورًا اوسکے واسطے روشنی قسمت ازلی مین فَمَا لَهُ تو نہین اوسکے واسطے مِن نُّورٍ ○ کچھ نور کافرون کے عمل کی یہ دوسری تمثیل ہی ظلمات تو اوسکے تاریک عمل ہین اور بحر لجی دریاے عمیق اوسکا دل ہی اور موج وہ جہل اور شک ہی جو اوسکے دل کو چھپا لیتا ہی اور اوسپر مہر کیسی کا ابر ہی کافر کا کام اور بات ظلمت ہی اور اوسکا آنا جانا ظلمت ہی اور قیامت کے دن اوسکی رجوع بھی ظلمت کی طرف ہی بخلاف مومن کے کہ اوسکے واسطے

نور پر نور ہی اور کافر کے واسطے ظلمتون پر ظلمتین نظم مومنان از تیرگی دور آمدند ٭ لاجرم نور علی نور آمدند ٭ کافر تاریک دل را اگر ست ٭ حال وگفتار ظلمت اندر ظلمت ست ٭ اَلَمۡ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تمنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ یہ کہ اللہ تسبیح کرتا ہی اوسکی اور پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہی اوسے زبان قال سے یا دلالت حال سے مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جو کوئی ہی آسمانون اور زمینون مین وَالطَّیۡرُ صٰٓفّٰتٍ اور چڑیان بھی اوسکی تسبیح کرتی ہین جب پر کھولے قطار باندھے ہوا مین اوڑتی ہین چڑیون کو خاص کرکے بیان فرمایا اسلیے ہی کہ وہ زمین آسمان کے درمیان مین ہین یا خدا کی صنعت کی دلیلین اونمین بہت کھلی ہوئی ہین اسواسطے کہ بھاری جسم جوانکی اصل مین مرکز یعنی نیچے کی طرف مائل ہین اونکو محیط یعنی اوپر کی طرف میل کرنے کی قوت اور ہوا مین ٹھہرنے کی قدرت عطا فرمانا اور غول باندھنے مین باوصف اسکے کہ اونکے بازوون مین سمیٹنے کی بھی قوت ہی پیدا کرنا اونکا طریقہ اونھین الہام فرمانا کمال قدرت صانع پر یقینی دلیل ہی کُلٌّ ہر ایک اہل آسمان اور اہل زمین یا چڑیون یا سب سے قَدۡ عَلِمَ بیشک جانی ہی صَلَاتَهٗ اپنی دعا وَتَسۡبِیۡحَهٗ اور اپنی تسبیح یا خدا کی دعا و تسبیح یا خدا جانتا ہی سب کی نماز اور نیاز وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌۢ اور اللہ جانتا ہی بِمَا یَفۡعَلُوۡنَ ○ جو کچھ کرتے ہین سب طاعت اور عبادت وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہی مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی اسواسطے کہ اون سب کا خالق وہی ہی وَاِلَی اللّٰهِ الۡمَصِیۡرُ ○ اور اللہ کی طرف ہی سب کی بازگشت اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ اللہ یُزۡجِیۡ سَحَابًا چلاتا ہی ابر کو اور اوٹھاتا ہی اوسکے ٹکڑے ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیۡنَهٗ پھر تالیف کرتا ہی اونکے درمیان یعنی بعض کو بعض سے ملا دیتا ہی ثُمَّ یَجۡعَلُهٗ رُکَامًا پھر کر دیتا ہی اوسے باہم ملا ہوا اور تلے اوپر جما ہوا فَتَرَی الۡوَدۡقَ پھر دیکھتا ہی تو مینہ کو کہ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِهٖ نکلتا ہی اوسکے درمیان سے وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ اور برساتا ہی ابر سے یا آسمان سے مِنۡ جِبَالٍ فِیۡهَا پہاڑون سے جو اوسمین ہین یعنی ابر کے بڑے بڑے ٹکڑے جو پہاڑون کے برابر ہین مِنۡۢ بَرَدٍ اولے سے جو ہوتا ہی اوس ابر مین مفعول محذوف ہی تقدیر اوسکی یون ہی کہ برساتا ہی اوس اولے مین سے جو ابر مین ہی اولے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان سما سے آسمان مراد ہی ابر نہین اور آسمان مین اولے کے پہاڑ ہین جسطرح زمین پر پتھر کے پہاڑ ہین حق تعالی اون سمانی پہاڑون سے اولے برساتا ہی فَیُصِیۡبُ بِهٖ تو پہونچاتا ہی اوس اولے کو کھیت اور باغ مین مَنۡ یَّشَآءُ جسکے چاہتا ہی وَیَصۡرِفُهٗ اور باز رکھتا ہی سوے اور حاصلات سے عَنۡ مَّنۡ یَّشَآءُ جس کسیکے کہ چاہتا ہی یَکَادُ سَنَا بَرۡقِهٖ قریب ہی کہ چمک اوس بجلی کی یَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصَارِ ○ لیجاوے نگاہین اور چمک کے سبب سے اندھا کر دیوے اور یہ اوسکے کمال قدرت پر بڑی قوی دلیل ہی کہ پانی برسانے والے ابر مین سے یُقَلِّبُ اللّٰهُ پھیرتا ہی اللہ الَّیۡلَ وَالنَّهَارَ دن رات کو ایک دوسرے کے بعد آنے جانے سے یا ایک کے گھٹنے اور دوسرے کے بڑھنے سے یا بدلتا ہی اونکے احوال گرمی سردی یا اجالے اندھیرے کے سبب سے اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمین لَعِبۡرَةً البتہ عبرت لینا ہی لِّاُولِی الۡاَبۡصَارِ ○ سوجھ بوجھ والون کو وَاللّٰهُ خَلَقَ اور اللہ نے پیدا کیا كُلَّ دَآبَّةٍ ہر چلنے والے کو کہ زمین مین ہی مِّنۡ مَّآءٍ پانی سے کہ اوسکا خمیر اور مادہ ہی یا مخصوص پانی یعنی نطفہ سے اور یہ تغلیب

اسواسطے کہ بعضے حیوانات نطفہ سے مخلوق نہین ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کرکے اوسے نظر ہیبت سے دیکھا تو وہ پگھل کر پانی ہوگیا اوسمین کچھ پانی کو آگ کردیا اور اوس سے جن پیدا کیے اور کچھ پانی کو ہوا کرکے اوس سے فرشتے پیدا کیے پھر کچھ پانی کو خاک کرکے اوس سے آدمی اور سب حیوانات پیدا کیے اور سب کی اصل پانی ہی ہے فَمِنْهُمْ پھر ان جنبش کرنے والون مین سے مَّن يَمْشِي کوئی ہے کہ چلتا ہے عَلَىٰ بَطْنِهِ اپنے پیٹ کے بل جیسے سانپ مچھلی وغیرہ وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي اور اونمین سے کوئی ہے کہ چلتا ہے عَلَىٰ رِجْلَيْنِ دونون پانٔون پر جیسے آدمی اور پرند جانور وَمِنْهُم مَّن يَمْشِي اور اونمین سے کوئی چلتا ہے عَلَىٰ أَرْبَعٍ چار پانٔون پر جیسے درندے چرندے حق تعالیٰ نے اون جانورون کو پہلے بیان کیا جنمین اوسکی قدرت بہت ظاہر ہے اور وہ وہ جانور ہین جو بے پیرون کے چلتے ہین پھر اونھین بیان فرمایا جو دو پانٔون سے چلتے ہین پھر چار پانٔون کو اور جن حیوانات کے چار پانٔون سے زیادہ پیر ہوتے ہین وہ بھی چار ہی پانٔون پر زور دیکر چلتے ہین يَخْلُقُ اللَّهُ پیدا کرتا ہے اللہ مَا يَشَاءُ جو کچھ چاہتا ہے اون چیزون مین سے جو ذکر کین اور جنکا ذکر نہین فرمایا مختلف صورتون اور اعضا اور ہیئتون اور حرکتون اور قوتون اور افعال پر باوجود اسکے کہ عنصر ایک ہی ہے نظم اوست قادر بہر چہ خواہد وخواست ٭ ہر چہ خواہد کند کہ حکم او راست ٭ نقشبندی برون گلہا اوست ٭ نقش دران درون دلہا اوست ٭ إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ہر چیز پیدا کرنے پر قادر ہے تو جو کچھ چاہے پیدا کرے لَّقَدْ أَنزَلْنَا تحقیق کہ ہمنے اوتارین آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ آیتین کھلی ہوئین وَاللَّهُ يَهْدِي اور اللہ ہدایت کرتا ہے مَن يَشَاءُ جسے چاہتا ہے اون آیتون مین غور اور فکر کرنے کے سبب سے إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ سیدھی ٹھیک راہ کی طرف کہ وہ جنت کی راہ ہے لکھا ہے کہ بشر منافق اور ایک یہودی مین جھگڑا پڑا یہودی بولا کہ آؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محکمہ مین اپنا فیصلہ کرائین منافق کہنے لگا کہ کعب بن اشرف کے سامنے یہ مقدمہ پیش کرین تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَيَقُولُونَ کہتے ہین منافق کہ ہم آمَنَّا بِاللَّهِ ایمان لائے ہین خدا کا وَبِالرَّسُولِ اور اوسکے رسول کا وَأَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے دونون کی ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ پھر پھرتا ہے فَرِيقٌ مِّنْهُم ایک گروہ اونمین سے اور حکم ماننے کو منع کرتے ہین مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ بعد اسکے کہ ایمان اور اطاعت کا اقرار کر چکے ہین وَمَا أُولَٰئِكَ اور نہین ہین اوس گروہ کے لوگ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ ایمان والے دل سے یا ایمان پر ثابت اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اور مغیرہ بن وائل مین پانی اور زمین کی بابت جھگڑا پڑا تھا ہر چند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اوسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لائین مگر یہ بات ممکن نہوئی مغیرہ بولا کہ وہ تمہارا حق ثابت کرینگے اسواسطے کہ اونکے چچا زاد بھائی ہو اور اصل بات یہ ہے کہ وہ خوب جانتا تھا کہ معاملہ مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق حق فیصلہ کرینگے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ منافق لوگ ایمان اور فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہین اور خدا اور رسول کے حکم سے انکار کرتے ہین وَإِذَا دُعُوا اور جب بلائے جاتے ہین إِلَى اللَّهِ اللہ کی کتاب کی طرف وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کے حکم کی جانب لِيَحْكُمَ تاکہ حکم کرین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستی کے ساتھ بَيْنَهُمْ اونکے درمیان إِذَا فَرِيقٌ تو اوسوقت ایک گروہ مِّنْهُم اونمین سے کہ بشر یہودی

مُّعْرِضُوْنَ ○ انکار کرنے والے ہین محاکمہ عالیہ نبویہ سے وَاِنْ يَّكُنْ اور اگر ہو لَّهُمُ الْحَقُّ اونکے واسطے حکم یعنی اونکی
مرضی کے موافق تو يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ آئین پیغمبر کی طرف مُذْعِنِيْنَ ○ حکم مانتے اور اطاعت کرتے ہوے یعنی اگر جانین کہ اونھین کا
حق ثابت ہوگا تو فرمانبردار اور مطیع ہین اور اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا حق ثابت ہوگا تو منکر ہین اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ کیا اونکے دلون
مَّرَضٌ بیماری ہے یعنی کفر اور ظلم کی طرف میلان اَمِ ارْتَابُوْۤا یا شک مین پڑے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اور
اونسے نا انصافی دیکھی ہے کہ اونپر اعتماد باقی نہین رہا اَمْ يَخَافُوْنَ یا ڈرتے ہین اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ یہ کہ حیف کریگا حق تعالی کہ کوئی
حکم نازل فرماتے ہین اور ظلم کریگا عَلَيْهِمْ اونپر وَرَسُوْلُهٗ اور میل کریگا اوسکا رسول حکم دینے مین بَلْ ایسا نہین کہ رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل تہمت ہو یا خدا اور اوسکا رسول ظلم کرے بلکہ اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہی ہین ظلم
کرنے والے ہین اپنے دوسرے فریق پر یا اپنی جانون پر انکار کے سبب سے یا خدا اور رسول کے حکم سے باز رہکر اِنَّمَا كَانَ اسکے سوا
نہین کہ ہے قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ بات ایمان والون کی اِذَا دُعُوْۤا جب پکارے جاتے ہین اِلَى اللّٰهِ اللہ کی کتاب
کی طرف وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کی جانب لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ تاکہ حکم کرے اونکے درمیان جھگڑے کے وقت اَنْ
يَّقُوْلُوْا یہ کہ کہین کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے آپکا کلام وَاَطَعْنَا اور فرمانبردار ہین آپکے حکم کے مطیع ہین جو حکم کرین درمیان ہمارے
وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ جو ایسا کہتے ہین هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی چھٹکارا پانے والے ہین عذاب الٰہی سے اور کونین مین اور پہونچنے
والے ہین رضاے سبحانی کے درجون پر وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی حکم مانے خدا کا فرائض مین وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی
اطاعت کرے سنتون مین یا ہر ایک بات مین جو وہ فرمائین وَيَخْشَ اللّٰهَ اور ڈرے عذاب الٰہی سے گذرے ہوے گناہون پر
وَيَتَّقْهِ اور بچے اوسکے غصے سے اور گناہ نہ کرے آیندہ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ وہی ہین مراد کو پہونچنے
والے جنت کی نعمتون کے ساتھ کشاف مین لکھا ہے کہ ایک بادشاہ نے علماے التماس کیا کہ ایک ہی آیت ایسی بتائیے کہ اوسپر عمل
کرنا کافی ہو اور پھر دوسری آیت کی احتیاج نہ باقی رہے تو علما نے اس آیت پر اتفاق کیا اسواسطے کہ فوز و فلاح کا حصول سوا فرمانبرداری
اور خوف اور پرہیزگاری کے متصور ہی نہین بیت اینست اگر مقصد اقصی طلبی ہو و اینک عمل از رضاے مولی طلبی ہو وَاَقْسَمُوْا
بِاللّٰهِ اور قسم کھائی منافقون نے اللہ تعالی کی جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسمون مین سے کہ وہ ایسے فرمانبردار ہین کہ
بے شبہہ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ اگر حکم کرو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین اپنا گھر بار مال متاع چھوڑ کر نکل آنے کا تو لَيَخْرُجُنَّ ؕ
ضرور وہ نکل آئین اور لحظہ بھر بھی توقف نہ کرین قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا کہو کہ قسم نہ کھاو جھوٹی طَاعَةٌ
ہے مَّعْرُوْفَةٌ ؕ پہچانی ہوئی اخلاص اور سچی نیت کے ساتھ نہ کہ جھوٹی قسم نفاق اور جھوٹی طاعت پر اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ
خدا جانتا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تم کرتے ہو نفاق وغیرہ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَطِيْعُوا اللّٰهَ
خدا کی خلوص نیت کے ساتھ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج اور فرمانبرداری کرو رسول کی صداقت دلی کے ساتھ فَاِنْ تَوَلَّوْا
اور انکار کروگے تم ای لوگو فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ تو اسکے سوا نہین کہ پیغمبر پر وہی ہے جو اوسپر بوجھ رکھا

احکام کا وَعَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ اور تمپر ہی جو کچھ تم سے بوجھ اوٹھوایا گیا ہی اطاعت اور فرمانبرداری کا وَاِنْ تُطِیْعُوْہُ
اور اگر اطاعت کروگے رسول کی اونکے حکم مین تو تَهْتَدُوْا سیدھی راہ پاؤگے وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اور نہین ہی رسول پر
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور دعوت اسلام کرنا صاف صاف اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کچھ
لازم تھا وہ اونھون نے ادا کیا اور جو تمہارا کاروبار ہی وہ باقی رہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وعدہ دیا اون لوگون کو جو ایمان
لائے ہین مِنْکُمْ تم مین سے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے بہت مشہور یہ بات ہی کہ ان ایمان لانیوالے لوگ
غریب مہاجر اور ہین جنھون نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ مین انصار کے گھرون مین قیام کیا اور اکثر قبائل عرب جو مکہ اور یثرب مین
تھے قریش او نسے ملکر ان غریبون کے ساتھ لڑنے پر متفق ہوے اور دن رات دھمکیان دیتے اور سخت پیغام کہلا بھیجتے تھے [illegible]
مہاجر اکثر ہتھیار اپنے پاس رکھتے اور خوف و ہراس مین بسر کرتے ایکدن آپس مین کہنے لگے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ ہم لوگ اپنے کو
مطمئن اور بیخوف دیکھین اور فراغت سے خیر و عافیت کے ساتھ بیٹھین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور وعدہ کرکے قسم کھائی کہ
لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ ضرور اونکو خلیفہ کریگا فِی الْاَرْضِ کافرون کی سرزمین پر [illegible] جیسے کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ
جسطرح خلیفہ کیا خدا نے اون لوگون کو جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے اور بکر نے اُسْتُخْلِفَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جسطرح
خلیفہ کیے گئے وہ لوگ جو اونکے قبل تھے یعنی بنی اسرائیل کہ اونھین مصر اور شام کی زمین عطا فرمائی یہانتک کہ اونھون نے وہان
ایسا تصرف کیا جیسا بادشاہ اپنے ملکون مین کرتے ہین اور تھوڑی ہی مدت مین مومنون سے اپنا وعدہ وفا کیا عرب کے جزیرے اور
کسری کے شہر اور روم کے شہر اونھین عطا فرمائے اور امید ہی کہ حکم لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ کے موافق تمام مشارق و مغارب کے اطراف
و اکناف ملازمان شرع نبوی اور متابعان احکام ملت مصطفوی کی تسخیر اور تصرف مین آجائین نظم و سہ دم صحبت کمال دولت خادم
او بود عرصہ روے زمین را سراسر خواہد گرفت ؛ شاہباز ہمتش چون برکشاید بال قدرت ؛ از ثریا تا ثری و از زبر خواہد گرفت ؛ یہ آیت
اعجاز قرآن اور صحت نبوت اور خلفاء راشدین کی خلافت پر دلیل ہی اور فرمایا کہ وَلَیُمَکِّنَنَّ اور ضرور قوت کے ساتھ متمکن اور ثابت
کریگا لَهُمْ دِیْنَهُمُ اونکے واسطے اونکے دین کو الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وہ دین کہ پسندیدہ ہی اونکے واسطے یعنی دین
اسلام مراد یہ ہی کہ اوس دین کو سب دینون پر غالب کردیگا وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ اور ضرور بدل دیگا اونھین مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اونکے ڈر کے بعد کہ دشمنون سے ہی اَمْنًا بیخوفی دشمنون سے یَعْبُدُوْنَنِیْ عبادت کرینگے یعنی زمانہ خلافت مین لَا یُشْرِکُوْنَ
نہ شریک کرینگے بِیْ شَیْئًا میرے ساتھ کسی چیز کو یعنی جاہ و دولت اختیار و قدرت اونھین توحید اور عبادت سے باز رکھیگی
وَمَنْ کَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کریگا اس نعمت مین بَعْدَ ذٰلِکَ یہ وعدہ سچ ہونے کے بعد فَاُولٰٓئِکَ تو وہ گروہ ناشکرا
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وہ لوگ تو پورے فاسق ہین ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قتلۂ ذوالنورین مین پہلا گروہ تھا کہ
اونھون نے اس نعمت کی ناشکری کی وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور قائم رکھو نماز جو فرض ہی وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دو
زکوۃ جو واجب ہی وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی جو کچھ وہ حکم فرمائین لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

شاید کہ تم رحمت کیے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ ہرگز نہ گمان کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الَّذِينَ كَفَرُوا اون لوگون کو جو ایمان
نہ لائے مُعْجِزِينَ عاجز کرنے والے خدا کو عذاب کرنے سے فِي الْأَرْضِ زمین مین یعنی پیچھا نہ چھوڑنے والے اوسکے یعنی حق سبحانہ
تعالی پیچھا نہ چھوڑیگا انکا اور اوسکا عذاب اونپر سے نہ دور کر سکینگے وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ اور بازگشت انکی آتش دوزخ
ہے وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بری بازگشت ہے آتش دوزخ لکھا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ایک غلام انصاری کو ع
کہ مدلج بن عمرو اوسکا نام تھا دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو بلانے بھیجا غلام بے اجازت اونکے گھر مین چلا گیا
حضرت فاروق سوتے تھے اور اونکے بعضے اعضا پر سے کپڑا ہٹ گیا تھا اور بعضی روایت مین ہے کہ جاگتے تھے اور بی بی کے ساتھ
اختلاط کی باتین کرتے تھے پس غلام کا بے اجازت گھر مین چلا آنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت برا معلوم ہوا اور بے اختیار
اونکی زبان مبارک پر یہ بات آئی کہ کیا خوب ہوتا جو حق تعالی منع فرما دیتا کہ ماں باپ بیٹی بیٹے اور چاکر بھی ایسے وقت ہم لوگون کے
گھرون مین بے اجازت نہ چلے آیا کرین کہ ہمارے پوشیدہ کام دیکھ لین پھر جب حضرت فاروق جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی
خدمت مین حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہو چکی تھی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ
چاہیے کہ اجازت مانگین تم سے وہ لوگ جنکے مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مالک ہین تمہارے ہاتھ یعنی غلام یا لونڈی غلام
وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ اور وہ لڑکے بھی جو نہین پہونچے ہین حد بلوغ کو مِنْكُمْ تمہاری قوم سے یعنی غلام اور لڑکون کو
چاہیے کہ تمہارے گھرون مین آنیکے واسطے پہلے اجازت چاہین ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تین بار ان اوقات مین مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ
ایک تو فجر کی نماز کے قبل کہ آدمی سوا وقت کے کپڑا پہنتا ہے کہ خلوت کے کپڑے اوتارے اور لوگون سے ملاقات کرنے کا لباس پہنے وَحِينَ
تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ اور دوسری بار اوس وقت جب تم اوتارتے ہو اپنے کپڑے مِنَ الظَّهِيرَةِ دوپہر کے وقت یعنی قیلولہ کے
وقت وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اور تیسری بار بعد نماز عشا کے کہ وہ کپڑے اوتار کر تہمد پہن کر لیٹنے کا وقت ہے ثَلَاثُ
عَوْرَاتٍ لَكُمْ یہ تین وقت پردے کے تمہارے واسطے ہین لَيْسَ عَلَيْكُمْ نہین ہے تم پر وَلَا عَلَيْهِمْ اور نہ
غلامون اور لڑکون پر جُنَاحٌ کچھ گناہ اجازت نہ مانگنے مین بَعْدَهُنَّ بعد ان تین وقتون کے طَوَّافُونَ غلام طواف کرنے
یعنی آنے والے ہین عَلَيْكُمْ تم پر یعنی تمہارے کام پر تو ہر وقت تمہین اجازت مانگ سکتے بَعْضُكُمْ آتے ہین بعض تم مین سے
عَلَى بَعْضٍ بعض پر یعنی مالک لوگ آقاؤن کے کام پر كَذَلِكَ اسی بیان کی طرح يُبَيِّنُ اللَّهُ بیان کرتا ہے اللہ لَكُمُ
الْآيَاتِ تمہارے واسطے حق بات کی دلیلین اور شرع کے احکام وَاللَّهُ عَلِيمٌ اور اللہ جانتا ہے بندون کی مصلحت حَكِيمٌ
حکم کرنے والا ہے مراسم آداب کی رعایت کے ساتھ بعضے علما کے نزدیک اس آیت کا حکم منسوخ ہے اور ایک جماعت کے نزدیک [illegible]
تعالی عنہ سے پوچھا کہ یہ آیت منسوخ ہونے کے باب مین لوگ کلام کرتے ہین [illegible]
اس حکم کی تعمیل مین سستی کرتے ہین وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ اور جب پہونچین لڑکے مِنْكُمُ الْحُلُمَ
یعنی اونھین احتلام ہونے لگے مراد یہ ہے کہ جوان ہو جائین اور احتلام جوانی کی نشانی ہوئی دلیل ہے فَلْيَسْتَأْذِنُوا

اور جب ہوتے ہیں مَعَهٗ اوسکے رسول کے ساتھ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ جمع کرنے والے کسی کام پر یعنی ایسی کسی مہم پر کہ شرع کی رو سے
اونکا اوسپر جمع ہونا چاہیے جیسے جمعے عیدین جہاد مشورے نماز استسقا ان نیک کاموں کے واسطے جمع ہوتے ہیں لَّمْ يَذْهَبُوْا
نہیں چلے رسول کے پاس سے حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ جب تک اذن نہ مانگیں رسول سے اور وہ اذن نہ دیوے فرماتا ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ بیشک جو لوگ اذن مانگیں تم سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہیں جو
سچے دل سے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہیں بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا کا اور اوسکے رسول کا اور تصدیق کرتے ہیں منافقون کے
اوس ایک گروہ پر طعن اور تعریض ہے جیسے جنگ تبوک سے پھر جانے کے واسطے اجازت مانگی اور اونکی شان میں آیہ انما یستاذنک
الذین لا یؤمنون باللہ نازل ہوئی فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ پھر جب یہ مومن مخلص تم سے اذن مانگیں لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
اپنے بعض کام بنانے اور پورے کام کرنے کے واسطے فَاْذَنْ تو تم اذن دیدو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّمَنْ شِئْتَ جس کو
چاہو مِنْهُمْ اونمیں سے جو کھلا ہوا عذر رکھتا ہو وَاسْتَغْفِرْ اور باوجود اجازت دینے کے مغفرت چاہو لَهُمُ اللّٰهَ اونکے
واسطے اللہ سے اسلیے کہ ضرورت دین پر دنیا کے کام مقدم کرنا اگرچہ عذر کے سبب ہو تو بھی خلل سے خالی نہیں اور گویا کہ جماعت سے
نکل جانے کے باعث گنہگار ہیں تو تم اونکے واسطے مغفرت چاہو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے بندوں کی تقصیرین
رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے اونپر تکلیفین میں تخفیف فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوْا نہ کرو اور نہ جانو دُعَآءَ الرَّسُوْلِ رسول کے پکارنے کو
کہ وہ تمکو پکارتے ہیں بَيْنَكُمْ اپنے درمیان كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ ویسا پکارنا جیسا تم میں سے بعض پکارتے ہیں بَعْضًا اوروں کو
یعنی تم جو ایک دوسرے کو پکارتے ہو اوس پکارنے پر رسول کے پکارنے کو بھی قیاس کرکے منہ پھیر سکو یا جواب میں سستی کرسکو اسواسطے کہ رسول کا
حکم بجالانے میں جلدی کرنا واجب لازم ہے اور اونکے اذن کے بغیر مراجعت حرام اور نادرست ہے یا آپنے اوپر رسول کی بددعا یا اپنے حق میں
اونکی دعا خیر کو ویسی ہی مانند جانو جیسی عام تم ایک دوسرے کے حق میں کرتے ہو اسواسطے کہ رسول کی دعا بیشک قبول ہے خدا کی درگاہ میں
یا تم رسول کو اسطرح نہ پکارا کرو جسطرح ایک دوسرے کو فقط نام لیکر پکارتے ہو بلکہ چاہیے کہ تعظیم کے ساتھ پکارا کرو جیسے یا رسول اللہ یا نبی اللہ
اسواسطے کہ حق تعالی نے سب انبیا علیہم السلام کو قرآن میں نام لیکر پکارا اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بزرگی کے ساتھ خطاب
کیا ہیبت یا آدم سے یا [illegible] انبیا خطاب ہے یا اَيُّهَا النَّبِيُّ خطاب محمد سے ہے لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے
منافق تنگ کر ایک دوسرے کی آڑ ہو جاتے اور مسجد کے باہر چل دیتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ بیشک جانتا ہے
اللہ اون لوگوں کو جو کراہت کی راہ سے يَتَسَلَّلُوْنَ نکل جاتے ہیں تھوڑے تھوڑے مِنْكُمْ تمہارے درمیان سے لِوَاذًا
ایک دوسرے کی آڑ میں ہوکر اور چھپکر فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ تو چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو يُخَالِفُوْنَ مخالفت کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں
عَنْ اَمْرِهٖٓ حکم سے خدا اور رسول کے اَنْ تُصِيْبَهُمْ اس بات سے کہ پہونچے اونمیں فِتْنَةٌ کوئی آزمایش حق تعالی کی طرف سے
کہ ظاہری ہے یا جان و مال اولاد میں تکلیف یا بادشاہ ظالم کا تسلط یا دل پر غفلت کی مہر یا توبہ کا رد ہونا حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ
فتنہ دل کی سختی ہے اور معرفت الہی سے دل کا اثر نہ قبول کرنا اَوْ يُصِيْبَهُمْ یا پہونچے اونمیں عَذَابٌ اَلِيْمٌ

عذاب دردناک آخرت مین اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ جان لو کہ بیشک خدا کے واسطے ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین یعنی سب اوسی کی ملک ہین اور وہی سب کا مالک ہی اسواسطے کہ سب کا خالق وہی ہی قَدْ یَعْلَمُ بیشک جانتا ہی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ وہ بات جسپر تم ہو اے مکلف لوگو موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت اور معصیت یا جس صفت پر تم ہو وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اور جانتا ہی اوس دن کو کہ پھیرے جاوینگے منافق اِلَیْہِ اوسکی جزا کی طرف فَیُنَبِّئُہُمْ پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی جو کچھ کیا ہی اونھون نے برے کامون مین سے اور اوسکی سزا دیگا وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ اور اللہ سب چیزین عَلِیْمٌ ۝ جانتا ہی اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین بیت آنکس کہ بیافرید پیدا و نہان ہیچون نشناسد نہان پیدا و نہان

ع ٣ ٩

سورۃ الفرقان مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی سبع وسبعون آیۃ
سورۂ فرقان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ستتر آیتین ہین

تَبٰرَکَ مفسرون نے اس لفظ کے جو معنی کہے ہین اونمین سے صاحب کشف الاسرار نے تین معنی اختیار کیے ہین ایک یہ کہ برکت اوس سے ہی اور یہ حق تعالی کی کارسازی اور بندہ نوازی کی طرف اشارہ ہی دوسرے یہ کہ بزرگ اور بہتر ہی اور یہ صفت سرمدی کا بیان اور نعت ازلی وابدی کا نشان ہی تیسرے یہ کہ دائم اور ثابت ہی اور یہ اوسکے دوام ذات سے عبارت ہی کہ نہ زائل تھا اور نہ زائل ہوگا الَّذِیْ وہ جسنے نَزَّلَ الْفُرْقَانَ اوتارا قرآن جو حق اور باطل حلال اور حرام مین فرق کرنے والا ہی عَلٰی عَبْدِہٖ اپنے بندہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لِیَکُوْنَ تاکہ ہو وہ بندہ لِلْعٰلَمِیْنَ آدمیون اور جنون کو نَذِیْرًا ۝ ڈرانے والا یعنی آنحضرت یا قرآن ہر زمانہ مین ہر قرن والے کو ان باتون سے ڈرانے والا ہی جو خدا کی ناراضی اور غصہ کی سبب ہین الَّذِیْ لَہٗ وہ جسکے واسطے ہی مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی اسواسطے کہ اکیلے اوسی نے اونکو پیدا کیا تو اوسی کو اونمین تصرف پہونچتا ہی وَلَمْ یَتَّخِذْ اور نہین پیدا کر لیا خدا نے وَلَدًا کوئی فرزند جیسا یہود ونصارا کو زعم ہی وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ اور نہین ہی اوسکا شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ کوئی شریک بادشاہی مین جیسا کہ ثنویہ وثنیہ کہتے ہین یعنی اوسکے واسطے بادشاہی ہی نہ فرزند کہ اوسکا قائم مقام ہوسکے یا نہ شریک کہ اوسکا مقابلہ کرسکے وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ اور پیدا کیا اوسنے سب چیزون کو مخصوص مادّون مختلف ہیئتون اور انواع واقسام کی شکلون پر فَقَدَّرَہٗ پھر اندازہ کر لیا اوس چیز کو تَقْدِیْرًا ۝ اندازہ کرنا یعنی جو خصائص اور افعال کہ اوس سے چاہے اوسکے واسطے مہیا کر دیا یا وقت معلوم تک اوسکی بقا کا اندازہ کر دیا وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرا لیے کافرون نے مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِہَۃً لَّا یَخْلُقُوْنَ بہت سے خدا جنھون نے نہین پیدا کی شَیْـًٔا کوئی چیز اور نہ کوئی چیز پیدا کر سکتے ہین وَّہُمْ یُخْلَقُوْنَ اور حال یہ ہی کہ وہ پیدا کیے گئے ہین اور ہر مخلوق ہستی مین خالق کا محتاج ہی الوہیت کے لائق نہین تو جن بتون کو بندے تراشتے ہین اور جیسی چاہتے ہین اونکی صورت بنا لیتے ہین وہ بت کیا

وَلَا يَمْلِكُونَ اور باوجود مخلوق ہونے کے توانائی اور استطاعت نہین رکھتے لِاَنْفُسِهِمْ اپنی جانون کے واسطے
ضَرًّا ضرر دور کرنیکی وَلَا نَفْعًا اور نہ نفع حاصل کرنیکی یعنی نہ اپنے کو کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین نہ اپنے سے کچھ نقصان روک سکتے
ہین حالانکہ خدا ضار اور نافع چاہیے وَلَا يَمْلِكُونَ اور نہین سکت رکھتے ہین اله باطل اور قادر نہین ہین مَوْتًا کسی کو
مار ڈالنے پر وَلَا حَيٰوةً اور نہ کسی کو زندہ کرنے پر پہلے پہل یا اوسکی زندگی باقی رکھنے پر وَلَا نُشُوْرًا ۝ اور نہ اوسکے
بعث و حشر پر دوبارہ اور خدا تعالی جلانے والا مار ڈالنے والا اوٹھانے والا چاہیے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور بولے
کافر اِنْ هٰذَآ نہین ہے یہ قرآن جو محمد ہمارے پاس لائے ہین اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ مگر جھوٹ کہ جو باندھ لیا ہے اوسے
وَاَعَانَهٗ اور مدد دی ہے اوسے عَلَيْهِ وہ جھوٹ بنانے پر قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ایک اور قوم نے جیسے جبر اور یسار
یا عداس یا فکیہ رومی یعنی یہ لوگ اگلی خبرین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیان کرتے ہین اور وہ عربی عبارت مین ہمکو سناتا ہے فَقَدْ جَآءُوْ
تو بیشک آئے ہین اوس قوم کے لوگ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ ظلم اور جھوٹ پر یعنی مدد کر دینے والے لوگ اور اس تقدیر پر یہ کفار کے
کلام کا تقیہ ہے اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ حق تعالی کا کلام ہے وہ فرماتا ہے کہ جو کفار یہ کہتے ہین کہ قرآن جھوٹ ہے اور ایک قوم کی مدد سے بنایا جاتا ہے
وہ شرک اور ظلم اور بہتان ہے وَقَالُوْٓا اور بولے کافر کہ محمد عربی کا کلام تو اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہانیان ہین اگلوں کی
جو کتابوں مین لکھی ہین اكْتَتَبَهَا لکھوا لیتا ہے اوسے اس واسطے کہ آپ تو لکھ ہی نہین سکتا فَهِيَ تو وہ نوشتے تُمْلٰى عَلَيْهِ
املا کیے جاتے ہین اوسپر بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ صبح شام یعنی دونون وقت دن کو یا دن رات محمد عربی کے سامنے پڑھے جاتے ہین
یہانتک کہ وہ یاد کر لیتا ہے اس واسطے کہ خود تو پڑھ ہی نہین سکتا اور جب یاد کر لیا تو ہمارے سامنے پڑھ کر کہتا ہے کہ وحی ہے منجملہ ہین
خیال اون کافرون کے قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی بات رد کرنے کو کہ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ اوتارا ہے قرآن اوسنے جو کہ
يَعْلَمُ السِّرَّ جانتا ہے پوشیدہ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین مین اوسپر دلیل یہ ہے کہ یہ کلام شامل ہے
غیب کی خبرون پر اور علم غیب حق تعالی ہی کا خاصہ ہے دوسرے یہ کہ نہایت فصیح لوگ اسکے مثل لانے سے عاجز ہین تو ایسا
کلام ملک علام کے سوا اور کسیکے پاس سے نہونا چاہیے اِنَّهٗ بیشک وہ كَانَ غَفُوْرًا ہے بخشنے والا کہ بندون کے گناہون پر
اپنے کرم کا پردہ ڈالتا ہے رَّحِيْمًا ۝ مہربان کہ گنہگارون پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا وَقَالُوْا اور کہا سرداران قریش
جیسے ابو جہل عتبہ امیہ عاص وغیرہ نے کہ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ کیا ہے اس پیغمبر کو یہ بات ہنسی کے طور پر کہی کہ کیا ہو گیا ہے اوسے
کہ رسالت کا دعوی کرتا ہے اور لوگون کی طرح يَاْكُلُ الطَّعَامَ کھاتا ہے کھانا وَيَمْشِيْ اور چلتا پھرتا ہے طلب معاش کے واسطے
اورون کی طرح فِي الْاَسْوَاقِ بازارون مین اگر اوسکا دعوی صحیح اور درست ہو تو چاہیے کہ اوسکا حال اورون کے حال کے مخالف ہو
چونکہ وہ کافر تیرہ محسوسات ہی مین اٹکے ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال سے غافل ہو کر سمجھے کہ رسولون کی تمیز اونکے غیر سے
امور جسمانی ہی کے سبب سے ہوتی ہے اور یہ نہ سمجھے کہ نبوت بشریت کے منافی نہین ہے بلکہ اوسکی مقتضی ہے تا کہ مناسبت اور مجانست جو فائدہ دینے اور
فائدہ لینے کا سبب ہے حاصل ہو بیت جنس با جنس آمیزد جنس ہم انس گیرد با جن جنس انس ہم غرض کہ مشرک کہتے تھے کہ چاہیے تھا کہ وہ خود

ہوتا اگر فرشتہ نہیں ہے تو لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہ بھیجا گیا اِلَیْهِ مَلَكٌ اوسکی طرف کوئی فرشتہ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ
کہ ہوتا اوسکے ساتھ نَذِیْرًا ڈرانے والا اور ڈرانے مین مدد دینے والا اَوْ یُلْقٰۤى اِلَیْهِ یا یہ کہ ڈالدیا جاوے اوسکی طرف
كَنْزٌ خزانہ آسمان سے تاکہ اوسکے سبب سے مطمئن ہوکر بازارون مین تحصیل معاش سے مستغنی ہو جاوے اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ یا ہووے اوسکے
واسطے جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَا باغ کہ کھاوے اوسکا میوہ اور آدمی اور یہ اوسکی وجہ معاش ہو وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اور کہا
ظالمون نے ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کا لانا اونکے ظلم کا حکم فرمانا ہے یعنی مشرک اس بات مین ظالم ہین جو مومنون کو کہی کہ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ
پیروی نہین کرتے ہو تم اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ مگر ایک مرد جادو کیے ہوئے کی مسحور اوسے کہتے ہین جسپر کسی نے جادو کیا ہو
اور اوسکی عقل جاتی رہی ہو اور تفسیر ماوردی مین مسحور کو ساحر کے معنی مین کہا ہے یعنی تم لوگ ایک جادوگر کی پیروی کرتے ہو کہ تمکو بات مین
پھسلا لیتا ہے اُنْظُرْ دیکھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشم بصیرت سے تاکہ سمجھ لو کہ مانند کَیْفَ ضَرَبُوْا کیونکر بنا لین لَكَ
الْاَمْثَالَ تیرے واسطے مثلین یعنی تمکو عجیب باتین کہین اور سحر کے ساتھ تشبیہ دی اور تمکو مفتری اور سکھایا پڑھایا ہوا کہا
فَضَلُّوْا تو گمراہ ہو گئے اوس راہ سے جس سے انبیا کی پہچان حاصل ہو اور غیر انبیا سے انبیا علیہم السلام کی تمیز ہو جاوے فَلَا
یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝ع تو استطاعت نہین رکھتے اور جو بات کہتے ہین اوسپر دلیل کی راہ نہین پاسکتے تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ
بزرگ ہے وہ جو کثیر فضل ہے اِنْ شَآءَ جَعَلَ اگر چاہے تو بناوے اور بخشے لَكَ تجھے دنیا مین خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ
بہتر اوس خزانے اور باغ سے جو وہ کہتے ہین اور وہ بہتر کیا چیز ہے کہ جَنّٰتٍ بہتیرے باغ کہ جاری ہون تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین وَیَجْعَلْ لَّكَ اور دے تجھے اون باغون مین قُصُوْرًا ۝ محل اونچے اور
مکانات بلند اسباب نزول مین مذکور ہے کہ جب قریش کے مالدارون نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقر و فاقہ کے
سبب سے ملامت کی تو رضوان داروغہ جنت یہ آیت لیکر نازل ہوئے اور نور کا ایک ڈبا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے
رکھکر عرض کی کہ آپکا پروردگار فرماتا ہے کہ اسمین دنیا کے خزانون کی بیحساب کنجیان ہین وہ سب تمھارے قبضۂ تصرف مین دیتا ہون
اور اسکے سبب سے اوس کرامت اور نعمت مین سے بھی ایک پر پشہ کے برابر کچھ کم نہ ہوگا جو آخرت مین ہم تمھارے نامزد کر چکے ہین
پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای رضوان مجھے تو دنیا کی کچھ حاجت نہین مین فقیری کو بہت دوست رکھتا ہون اور
چاہتا ہون کہ شکر اور صبر کرنے والا بندہ رہون رضوان بولے آپنے بڑی مضبوطی کی اللہ آپکو مضبوط رکھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی علو ہمت کی کچھ یہی علامت نہین ہے کہ باوجود تنگدستی اور احتیاج کے روے زمین کے خزانون پر نگاہ نہ کی
بلکہ یہ بات ملاحظہ کرنا چاہیے کہ شب معراج مین غیر خدا کی طرف مطلق نظر نہ کی اور عجائب ملکوت اور غرائب جبروت مین کسی چیز کی
جانب التفات نہ فرمایا کہ اوس حال کا اس آیت مین بیان ہے کہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ؎ ز رنگ آمیزی ریحان آن باغ
خود دور مہر مازاغ ٭ نظر چون برگرفت از نقش کونین ٭ قدم زد در حریم قاب قوسین ٭ بَلْ تمھاری فقیری اور محتاجی
بات کی مانع نہین ہے کہ وہ تمھارا ایمان لائین بلکہ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ تکذیب کرتے ہین قیامت کی اور انکار

ع ۹

بہشت و حشر کے منکر ہیں یا ہمارا عذاب دیکھنے سے نہیں ڈرتے مراد اہل مکہ ہیں کہتے تھے لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نازل نہیں کیے جاتے
عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَۃُ ہمپر فرشتے رسول کر کے یا یہ خبر دینے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں اَوْ نَرٰی رَبَّنَا یا کیون نہیں
دیکھتے ہم لوگ ظاہر میں اپنے رب کو کہ ہمسے بات کرے اور تصدیق اور اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم فرمائے لَقَدِ اسْتَکْبَرُوْا
بیشک و شبہہ تکبر کیا اونھون نے فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ اپنے جیون میں یعنی تکبر کیا اور اس تحکم پر جرات کی وَعَتَوْ اور گذرے
بہت عُتُوًّا کَبِیْرًا ○ گذرنا بڑا کہ معجزے دیکھنے کے بعد فرشتون کو دیکھنے اور خدا سے ملاقات کرنے کی فرمائش کی اور
غمگین ہونگے یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَۃَ اوسدن جسدن دیکھینگے فرشتون کو وہ موت کا دن ہوگا یا حشر کا دن لَا بُشْرٰی
کچھ خوشخبری نہیں ہے یَوْمَئِذٍ اوس دن لِّلْمُجْرِمِیْنَ کافرون کو مکے کے لوگ دو چیزین طلب کرتے تھے ایک تو فرشتون کی
ملاقات دوسرے خدا کا دیدار تو حق تعالی نے خبر دیدی کہ فرشتون کو دیکھینگے اور لا بشری کی وعید سنینگے وَیَقُوْلُوْنَ اور فرشتے
کہینگے کہ خدا کا دیدار تمپر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ○ حرام اور باز رکھا گیا ہے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ قول کفار کا ہے جب فرشتے کافرون کو
ظاہر ہونگے تو کافر یہ کلمہ کہکر فرشتون کی ملاقات سے خدا کی پناہ مانگینگے زاد المسیر میں لکھا ہے کہ کافر حرمت والے مہینے میں جب کسی کو دیکھتے
تو اوس سے ڈر کر کہتے حجرا محجورا یہانتک کہ اوسکے شر سے بیخوف ہو جاتے تو وہان بہی خیال کرینگے کہ اس کلمہ کے سبب سے شدائد
یا ہول قیامت سے نجات پائینگے وَقَدِمْنَآ اور قصد کیا ہمنے اِلٰی مَا عَمِلُوْا اوس چیز کی طرف جو کیا کافرون نے مِنْ عَمَلٍ اوس
کام میں سے جو ظاہر میں اچھا معلوم ہوتا ہے جیسے قرابت والون سے میل اور مہمانداری اور بھوکون کو کھانا دینا یتیمون کو کھلانا اور اونکی
تعظیم اور خاطرداری کرنا مظلومون کی فریادرسی اور ایسے کام فَجَعَلْنٰہُ تو کر دیا ہمنے اوس کام کو ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا ○ جیسے
ذرے پراگندہ ہوا میں یا غبار پھیلا ہوا یا خاک برباد یعنی اونکے ان اعمال کو ہم حبط اور بیکار کر دینگے اسواسطے کہ قبول اعمال میں ایمان شرط ہے
اور ایمان اونکو نصیب نتھا اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ جنت کے رہنے والے یَوْمَئِذٍ اوسدن یعنی قیامت کے روز خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا
بہتر ہیں ٹھکانے میں یعنی آخرت میں جنتیون کے مقامات بہتر ہیں کافرون کے ان مکانون سے جو دنیا میں ہیں وَّاَحْسَنُ
مَقِیْلًا ○ اور بہت اچھے ہیں آرام کرنے میں قیلولے سے یہان استراحت مراد ہے اسواسطے کہ بہشت میں نیند اور سونا نہوگا و نیز
اور یاد کر اوسدن کو جسدن کہ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ پھٹ جائیگا آسمان بِالْغَمَامِ ابر سفید کے سبب جو آسمان کے ساتون طبقے
اوپر ہے اور مثل اوس بادل کا سب آسمانون کے برابر ہے اور وہ سب آسمانون سے زیادہ بھاری ہے حق تعالی نے ابھی اوسے اپنی قدرت کاملہ سے
روک رکھا ہے قیامت کے دن اوسے آسمانون پر ڈالدیگا جس آسمان پر وہ بادل گریگا تو وہ آسمان پھٹ جائیگا وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَۃُ
اور اوتارے جائینگے فرشتے اوس جگہہ سے زمین پر تَنْزِیْلًا ○ اوتارے جانے کر یہانتک کہ تمام روئے زمین فرشتون سے بھر جائیگی
موضح میں ہے کہ فرشتے سات صفین باندھ کر عالم کے گرد آئینگے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ بالغمام میں بے عن کے معنی میں ہے یعنی آسمان
پھٹجائیگا ابر سے اور دور ہو جائیگا تا کہ بادل ونزا ئے اور یہ غمام یعنی بادل وہ ہے جو حق تعالی نے فرمایا کہ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ عین المعانی میں لکھا
کہ یہ وہ ابر ہے جو تیہ میں بنی اسرائیل پر سایہ کیے تھا اَلْمُلْکُ بادشاہی یَوْمَئِذِ اوس روز اَلْحَقُّ ثابت ہے لِلرَّحْمٰنِ خدا کے واسطے

جو بخشنے والا ہی اسواسطے کہ مدعیون نے مالکیت کے دعوے سے زبان بند کرلی ہوگی **وَكَانَ** اور ہوگا وہ دن **يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ**
ایک دن کافرون پر **عَسِيْرًا** سخت ہولون کی شدت سے **وَيَوْمَ** اور یاد کرو وہ دن کہ کمال حسرت کی وجہ سے **يَعَضُّ الظَّالِمُ**
کاٹ کاٹ کھائیگا ظالم **عَلٰى يَدَيْهِ** اپنے ہاتھون پر یعنی دانتون سے اپنے ہاتھ نوچیگا جیسے حسرت کرنے والے کرتے ہین ظالم سے
جنس ظالم مراد ہی اور بعض مفسرون نے کہا ہی کہ عقبہ بن ابی معیط ایکبار سفر سے پھر کر اپنے گھر آیا تو لوگون کی ضیافت کی اور سب کیسے
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بلایا تھا آپ نے فرمایا کہ تو جبتک کلمہ شہادت نہ کہیگا تیرے یہان کھانا نہ کھاؤنگا عقبہ نے
کلمہ پڑھ لیا یہ بات ابی بن خلف نے سنی اور یہ کافر عقبہ کا بڑا دوست تھا اوسکے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تو محمد عربی کی بات
سنتا ہی اور اونکا کلمہ پڑھتا ہی تو معلوم ہوا کہ اپنے دین سے پھر گیا عقبہ بولا کہ نہین مگر ہان مجھے شرم آئی کہ مہمان میرے گھر آئے اور
بغیر کھانا کھائے چلا جاے اسلیے اونکی خاطر سے مین نے کلمہ کہدیا ابی ملعون بولا کہ جبتک تو اونکے منھ پر نہ تھوکیگا مین تجھسے راضی
نہونگا عقبہ مردود حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے پاس آیا آپ دار الندوہ مین سر بسجود تھے اوس کافر ناپاک نے اپنا لعاب
دہن چہرہ مبارک کی طرف ڈالا ترجمہ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ اوسکا تھوک دو شعلے جانسوز ہوگیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پہونچا پھر کر اوسی کافر کے منھ پر پڑا اور اوسکے چہرے کے دونون کنارے جل گئے جبتک زندہ رہا وہ داغ دکھائی دیتے تھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عقبہ جب تجھے مکہ کے باہر دیکھ پاؤنگا تو تلوار سے تیرا سر اوڑا دونگا اور جنگ بدر مین اوسکے قتل کی نسبت حضرت کا حکم
[illegible] نے اوسے قتل کیا اور یہ آیت اوسکی شان مین نازل ہوئی مضمون اسکا یہ ہی کہ وہ ظالم قیامت
[illegible] نے فرمایا ہی کہ چار ہزار بار
[illegible]
[illegible]
يَقُوْلُ کہتا ہوگا کہ **يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ** کاش کہ لیا ہوتا مین [illegible]
جو رسول نے پکڑی اسواسطے کہ وہی راہ نجات ہی **يٰوَيْلَتٰى** اے وائے مجھکو **لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ** کاش کہ نہ بنایا ہوتا مین نے
فلان شخص کو یعنی ابی کو **خَلِيْلًا** دوست اور اوسسے نہ سنا ہوتا **لَقَدْ اَضَلَّنِيْ** بیشک وشبہ اوسنے مجھے گمراہ کردیا اور
باز رکھا **عَنِ الذِّكْرِ** یاد الٰہی سے یعنی کلمہ شہادت یا حضرت کی نصیحت سے **بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ** بعد اسکے کہ آچکی تھی میرے
پاس **وَكَانَ الشَّيْطٰنُ** اور ہی شیطان یعنی دوست گمراہ آدمی صورت شیطان ہی کہ شیطان الانس ہو **لِلْاِنْسَانِ**
آدمی کے واسطے **خَذُوْلًا** چھوڑ دینے والا یا ابلیس ملعون کہ حکم خدا ورسول کی مخالفت کرنے کے واسطے آدمی [illegible]
دیتا ہی جب آدمی ہلاکت کے پھندے مین پھنستے ہین تو شیطان چھوڑ دیتا ہی اور فائدہ نہین پہونچاتا بلکہ اوس سے بیزار ہی [illegible]
وَقَالَ الرَّسُوْلُ اور کہا رسول نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا مین یا آخرت مین کہینگے کہ **يٰرَبِّ** اے رب
اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا بیشک میری قوم کے لوگون نے ٹھہرالیا اور بنالیا **هٰذَا الْقُرْاٰنَ** اس قرآن کو **مَهْجُوْرًا**
ہذیان کے ساتھ یا چھوڑا ہوا کہ اوسپر ایمان نہین لاتے اور اوسکے سننے سے انکار کرتے ہین **وَكَذٰلِكَ** اور جسطرح

اور دشمن کرو یا اسی طرح جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ کیا ہمنے ہر پیغمبر کے واسطے عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ایک دشمن کافرون مین سے
جیسے نمرود کو حضرت ابراہیم کے واسطے اور فرعون کو حضرت موسی علیہما السلام کے لیے اونھون نے صبر کیا تم بھی صبر کرو وَكَفٰى بِرَبِّكَ
اور کافی ہے تیرا رب هَادِيًا ہدایت کرنے والا وَّنَصِيْرًا اور مدد دینے والا اونھون پر وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا
اونھون نے جو کافر ہوئے یہود و نصاری مین سے یا مشرکان عرب مین سے کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیون نہین نازل کیا جاتا عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن جُمْلَةً وَّاحِدَةً ج اکٹھا ایکبار توریت انجیل کی طرح كَذٰلِكَ ج اسی طرح اوتارا ہمنے متفرق
لِنُثَبِّتَ بِهٖ تاکہ ہم ثابت کرین اور قوت دین ہر وقت وحی بھیجکر فُؤَادَكَ تیرے دل کو تاکہ متفرق وحی کرکے تیرے دل مین حفظ کرو
وَرَتَّلْنٰهُ اور پڑھا ہمنے قرآن تھوڑا تھوڑا تَرْتِيْلًا مہلت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اسطرح کہ اوسکا نزول مدت مدید اور زمانہ بعید تک
منقطع ہوگیا ہو مشرکون کا یہ اعتراض محض بیجا ہے اسواسطے کہ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہو یا اکٹھا اوسکے اعجاز مین فرق نہین آتا
اور متفرق نازل کرنے مین بہت فائدے ہین ایک تو حفظ کرنے مین سہولت اسواسطے کہ حضرت موسی اور حضرت داؤد علیہما السلام پر کتاب
جو ایکبار اوتری تو وہ لکھتے پڑھتے تھے اور ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین امی تھے اگر اونکی کتاب ایک ہی بار نازل ہوتی
تو اوسکو یاد کرنا مشکل ہوتا دوسرے یہ کہ اوسکا نزول حسب ضرورت مزید بصیرت کا سبب ہے اور اسوجہ سے اوسکے معنی مین خوب غوض
کیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ جو آیت اوترتی غلبہ کھاتی اور قرآن کا اعجاز اور کافرون کا عجز ظاہر ہوتا چوتھے یہ کہ گھڑی گھڑی حضرت جبریل امین کے
نازل ہونے سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو تسکین اور تسلی ہوتی پانچوین یہ کہ قرآن مین ناسخ منسوخ آیتین ہین
اور وہ مختلف وقتون سے علاقہ رکھتی ہین اور ضروری ہے کہ ناسخ منسوخ کے بعد ہو ایک آن مین دونون کا اجتماع نہ چاہیے چھٹے یہ کہ قرآن مین سوال
جواب بھی ہین اور جواب سوال کے بعد چاہیے وَلَا يَأْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اور نہین لاتے مشرک لوگ تیرے واسطے کوئی مثل یعنی تمہاری
نبوت پر رد اور کتاب پر طعن کرنے کو کچھ بات نہین کہتے اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ مگر یہ کہ لاتے ہین ہم تیرے واسطے جواب صحیح اور درست
کہ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ اونکے قول کو رد کرے وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ط اور لاتے ہین ہم وہ چیز جو بہتر ہے بیان کی رو سے
اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ مشرک وہ لوگ ہین جو حشر کیے جاوینگے عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اپنے مونہون کے بل یعنی منھ زمین پر رکھکر چلینگے
اِلٰى جَهَنَّمَ لا دوزخ کی طرف اُولٰٓئِكَ وہ گروہ شَرٌّ مَّكَانًا بدتر ہین مکان کی وجہ سے یعنی اونکے مکان اون مکانون سے بھی بدتر ہین
جنمین مسلمان دنیا مین رہتے تھے اور یہ کافر طعن کرتے تھے کہ اَیُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ع اور بہت
گمراہ ہین اسی وجہ سے اسواسطے کہ اونکی راہ آتش دوزخ مین پہونچانے والی ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور البتہ دی ہمنے مُوْسَى الْكِتٰبَ
موسی کو توریت فرعون کے غرق ہونے کے بعد وَجَعَلْنَا اور کیا ہمنے اوس سے پہلے مَعَهٗٓ اوسکے ساتھ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
اوسکے بھائی ہارون کو وَزِيْرًا ج یار اور مددگار دعوت مین اور کلمہ بلند کرنے مین فَقُلْنَا اذْهَبَآ پھر کہا ہمنے کہ جاؤ تم دونون
اِلَى الْقَوْمِ قوم قبطی کی طرف یعنی فرعون اور فرعون والون کی طرف الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا وہ لوگ جنھون نے جھٹلایا ہین بِاٰيٰتِنَا ہماری
آیتین یعنی وہ ہمارے حکم سے پھر گئے اور اوس قوم کو دعوت اسلام کی اوس قوم کے لوگون نے اونکے ساتھ تکبر کیا فَدَمَّرْنٰهُمْ تو ہلاک کر دیا ہمنے اونکو

اونھین نابود کردیا تَدْمِیْرًا ۝ ہلاک کرنا اونھین نیست کر دینے کو دریائے قلزم مین غرق کرکے وَقَوْمَ نُوْحٍ اور گروہ نوح کے
لوگون نے لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ جب کہ تکذیب کی پیغمبرون کی یعنی حضرت نوح کی تکذیب کی اور پیغمبرون کی جو اونسے قبل تھے
جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس علیہما السلام یا یہی ایک نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی تکذیب ہے
یا مطلقا رسولون کی بعثت سے انکار کیا تو اَغْرَقْنٰهُمْ ڈبو دیا ہمنے اونھین طوفان کے عذاب مین وَجَعَلْنٰهُمْ اور کر دیا ہمنے
اونکے قصہ کو لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اٰيَةً نشان تا اوس سے عبرت لین وَاَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہمنے لِلظّٰلِمِيْنَ
ظالمون کے واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا وَّعَادًا اور ہلاک کر دیا ہمنے قوم عاد کو ہود علیہ السلام کی تکذیب کے سبب سے
وَّثَمُوْدَا اور قوم ثمود کو صالح علیہ السلام کی تکذیب کی وجہ سے وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ اور اصحاب رس کو رس ایک کنوے کا نام ہے
یمامہ یا آذربائیجان یا انطاکیہ مین کہ صاحب یاسین یعنی حبیب نجار کو اوسمین قتل کرکے ڈال دیا یا ایک چشمہ اور نخلستان تھا بنی اسد کا
یا وہی اخدود ہے جو سورۂ بروج مین مذکور ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک قریہ تھا یمن مین فلج پر والا ہیتے ہین اور اصحاب رس ثمود یون مین
ایک باقی جماعت تھی ایک پیغمبر علیہ السلام اوسمین مبعوث ہوا اوسکو جماعت کے لوگون نے قتل کر ڈالا اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ قتل کے بعد
اوسکا گوشت بھی کھا لیا اور اونپر عذاب آپہونچا یا بت پرستون کی ایک جماعت تھی کہ شعیب علیہ السلام اونکی طرف مبعوث ہوے اوس
جماعت نے انکی تکذیب کی اس جماعت کا ایک کنوا تھا ایک روز اوس کنوے پر جمع ہوکر حضرت شعیب علیہ السلام کو ایذا دے رہے تھے
کہ ناگاہ وہ کنوا بیٹھ گیا اور وہ سب گھر بار مویشی سمیت زمین مین دھنس گئے یا ایک قوم تھی کہ اوسکے لوگ صنوبر کا درخت یعنی کہتے تھے اور
شاہ درخت اوسکا نام رکھکر پوجتے تھے یہودا بن یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ایک پیغمبر اون لوگون کی طرف مبعوث ہوا اون لوگون نے
اس پیغمبر کی تکذیب کی اور قتل کر ڈالا اور کنوے مین پھینک دیا ایک ابر سیاہ اونکے اوپر آیا اور اوسمین سے بجلی گری اور سب کو سوخت کر گئی
یا بیر معطلہ کے لوگ تھے چنانچہ انکا قصہ مذکور ہوچکا اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ حنظلہ بن صفوان کے اصحاب ہین جب اونھون نے اپنے نبی کی
تکذیب کی تو حق تعالی نے لمبی گردن کا ایک پرندہ پیدا کیا کہ اوسکے بازو سے رنگ کے تھے اور گردن لمبی ہونے کی وجہ سے اوسے عنقا
کہتے تھے اور ایک پہاڑ فتح یا فتخ نام کی چوٹی پر وہ جانور رہتا اون لوگون پر خدا نے اوسے مسلط کر دیا پس وہ آتا اور اون لوگون کے
مویشی اور چھوٹے بچون کو اوٹھا لیجا کر نگل لیتا اسوجہ سے مغرب اوسکا لقب کیا تھا یعنی نگل جانے والا اور غائب کر لینے والا
ایک روز ایک نوجوان لڑکی کو اون لوگون مین سے اوٹھا لیگیا وہ لوگ پیغمبر وقت کے پاس شکایت کرنے لگے اور یہ شرط کر لی کہ اگر اس
جانور کا شر پوشیدہ ہو جائے تو ہم سب ایمان لائین اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ الٰہی اس جانور کو لیلے اور اسکی نسل قطع ...
پیغمبر صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ جانور غائب ہوگیا پھر اوسکا پتہ نہ لگا نام ہی نام باقی رہگیا انا یا جیسے کو اوس ...
کسی نے کہا ہے بیت منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا ۝ وز ہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا ۝ اور صاحب ... نے
اس طرح پریشان ہیتے ہین بیت عنقا شکار کس نشود دام باز چین ۝ کانجا ہمیشہ باد بدستست دام را ۝
اس قوم نے تمرد اور عناد بڑھایا اور حنظلہ علیہ السلام کو شہید کر ڈالا حق تعالی نے قہر کیا کہ اصحاب رس کو ہمنے ہلاک کیا و

جو تھے بَیْنَ ذٰلِكَ درمیان ان قبائل عاد و ثمود اور اصحاب رس کے كَثِيْرًا ۝ بہت قرن کہ خدا کے سوا کوئی انکو نہیں
نہیں جانتا وَكُلًّا اور ہر ایک انمین سے اور جو انکے مثل ہین ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ بیان کین ہمنے اونکے واسطے مثلین
یعنی اگلوں کے قصے الٹے اور اونکی امتون سے بیان کرکے ہمنے ڈرایا اور پیغمبر بھیجکر اونپر حجت تمام کرلی جب وعظ و نصیحت سنا اور انکار پر
مُصر ہوئے تو ہمنے عذاب بھیجا وَكُلًّا اور سب کو تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝ نیست کردیا ہمنے نیست کرکے وَلَقَدْ اَتَوْا
اور البتہ آئے یعنی گذرے قریش عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ اوس گانون پر کہ برسایا گیا اوسپر مَطَرَ السَّوْءِ مینہ برا
یعنی پتھر کا مینہ اس بستی سے سدوم مراد ہے کہ موتفکات مین سے ایک بہت بڑا شہر تھا اور حضرت لوط علیہ السلام وہان رہتے تھے اور اوسکے
اولٹ جانے کے بعد حق تعالی نے اوس شہر والون پر پتھر برسائے اور اوس راہ مین کفار قریش کا گذر ہوا اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا
کیا نہ تھے کہ اپنی گذرگاہ مین يَرَوْنَهَا دیکھتے اوسے اپنی آنکھون سے اور اوس عذاب کے آثار سے عبرت پکڑتے بَلْ كَانُوْا نہیں
کہ اونھون نے نہ دیکھا بلکہ ہین کفر کی راہ سے کہ لَا يَرْجُوْنَ امید نہیں رکھتے نُشُوْرًا ۝ اوٹھائے جانے کی یعنی حشر کا ایمان
نہیں رکھتے وَاِذَا رَاَوْكَ اور جب دیکھتے ہین تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین بناتے ہین تمکو
اِلَّا هُزُوًا مگر ہنسی کیا ہوا اور مسخرے پن کی راہ سے کہتے ہین کہ اَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہ وہی ہے جسکو بَعَثَ اللّٰهُ
رَسُوْلًا ۝ مبعوث کیا خدا نے اور بھیجا پیغمبر کرکے اِنْ كَادَ بیشک قریب تھا کہ وہ اپنی دلفریب باتون اور دعوت کرنے مین
بڑی کوشش سے اور اپنے مدعا پر دلیلین ظاہر کرکے لَيُضِلُّنَا البتہ گمراہ کردے اور باز رکھے ہمین عَنْ اٰلِهَتِنَا ہمارے خداؤن کی
پرستش سے لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا اگر نہوتا یہ جو کہ ہمنے صبر کیا عَلَيْهَا اونکی عبادت پر یعنی اگر ہم اپنے معبودون کی عبادت پر قائم نہ رہتے
تو یہ رسول ہمکو باز رکھتا اور گمراہ کردیتا تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ تم دیکھتے رہو وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اور قریب ہے کہ جانینگے حِيْنَ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ اوس وقت جب کہ دیکھینگے عذاب ایمان والون اور ان کافرون مین سے مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ کون تھا بڑا
گمراہ ہی ضلال سبیل یعنی راہ کی گمراہی مجہول ہے راہ والے کی گمراہی پر لکھا ہے کہ مشرک لوگ پتھر یا ڈھیلے یا لکڑی کو پوجتے یعنی اگر کوئی پتھر یا ڈھیلا یا
لکڑی کا ٹکڑا خوشنما اور خوبصورت دیکھتے تو اپنے معبود کو چھوڑکر اوسکی پرستش کرنے لگتے تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَرَءَيْتَ کیا نہیں
دیکھا تمنے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے بنالیا اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اپنی خواہش کو اپنا خدا یعنی اپنی آرزو کو پوجتے ہین دوسرے مفعول یعنی
لفظ الہ کو مقدم لانا اوسکے ساتھ کثرت اہتمام کی جہت سے ہے صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کہ جو کوئی خدا کے سوا اور کسی چیز کو دوست رکھے اور اوسکو
پوجے وہ حقیقت مین اپنی خواہش کو پوجتا ہے اسواسطے کہ اوسکی خواہش ہی تو غیر خدا کی محبت پر اوسے رکھتی ہے سید حسینی قدس سرہ نے طرب المجالس
لکھا ہے کہ جب آدم صفی اللہ نے حوا علیہا السلام کے ساتھ عقد کیا تو ابلیس اور دنیا کا بھی باہم پیوند اور جوڑا ہوا اور جس طرح اونکے باہم ملنے سے
آدمی پیدا ہوئے ان دونون کے باہم ملنے سے ہوا و ہوس پیدا ہوئی اور اخلاط اربعہ یعنی خون بلغم سودا صفرا کے جوش سے طبیعت کے گہوارہ مین
ہوا و ہوس نے پرورش پائی جتنے برے اوصاف بازار دنیا کی رونق ہین سب ہوا و ہوس سے مدد پاتے ہین اور جو برائیان عادتون و دینی و دنیوی اور
دینی امور مذاہب اوسی کی تاثیر سے ظاہر ہوتے ہین بیت غباریکہ خیزد میان رہ اوست تا چہ گویم کہ ہر پیشہ در رہ اوست اوسکا خلاصہ اور [illegible]

اسقدر بہکا کہ اوسکا قول الہۃ فی الارض کا کلمہ اوسکی شان مین ہے اور یہ آیۂ کریمہ اوسی کے بیان مین ہے کہ اَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ کیا دیکھا
کہ ہوا وہوس اصل ہے اور سب معبود باطل اوسکی فرع ہین اور اسی سبب سے ہوا وہوس کی مخالفت دخول جنت کا سبب ہے طبیعت
سے ہوا نافرمانی اسقدر ہی سست ہے ترک ہوا فوت پیغمبری ست اَفَاَنۡتَ تَکُوۡنُ کیا پس تم ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عَلَیۡہِ اوسپر جسنے اپنی ہوا وہوس کو اپنا خدا بنا لیا وَکِیۡلًا نگہبان کہ اوسے منع کرو یہ کلام آیت قتال سے منسوخ ہے
اَمۡ تَحۡسَبُ بلکہ گمان کرتے ہو تم اَنَّ اَکۡثَرَہُمۡ کہ بہت سے مشرک یَسۡمَعُوۡنَ سنتے ہین گوش ہوش سے اَوۡ یَعۡقِلُوۡنَ
یا سمجھتے ہین دل سے توحید کی دلیلین کثر کی قید مین مشرک معاند داخل ہین اور جو اخیر کو ایمان لائے وہ خارج ہین اِنۡ ہُمۡ نہین ہین
اِلَّا کَالۡاَنۡعَامِ مگر مانند چارپایون کے کلام سنکر فائدہ حاصل کرتے ہین اور خدا کی قدرت کی دلیلون کو دل مین جگہ دیتے ہین
بَلۡ ہُمۡ بلکہ وہ اَضَلُّ سَبِیۡلًا بہت گمراہ ہین چارپایون سے بھی اسواسطے کہ چارپائے اوسکی اطاعت
اور فرمانبرداری کرتے ہین جو اونسے اطاعت لے اور مشرک اپنے رب سے انکار کرتے ہین دوسرے یہ کہ چارپائے اوس
چیز کے طالب ہین جس سے اونکو فائدہ ہو اور اوس چیز سے بھاگتے ہین جس سے اونکو ضرر ہو اور مشرک ثواب سے بھاگتے ہین جو بڑی نعمت ہے اور
برے کامون سے پلٹتے ہین جسمین بڑی مضرت ہے اَلَمۡ تَرَ کیا نہین دیکھتے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلٰی رَبِّکَ اپنے رب کی
صنعت کو کہ محض قدرت سے کَیۡفَ مَدَّ الظِّلَّ کیسا کھینچا اور پھیلا دیا اوسنے سایہ کو صبح ظاہر ہونے سے آفتاب نکلنے تک اور
اوس سایہ کا زمانہ سب زمانون سے زیادہ بہتر ہے اسواسطے کہ خالص تاریکی سے طبیعت کو نفرت ہوتی ہے اور آنکھ کی روشنی بند ہی رہتی ہے اور
آفتاب کی شعاع سے ہوا گرم اور آنکھ کی روشنی پراگندہ ہو جاتی ہے اور ظہور صبح سے طلوع آفتاب تک دونون باتین نہین ہوتین اسیواسطے
جنت کی نعمتون مین سے ایک نعمت ظل ممدود بھی ہے وَلَوۡ شَآءَ اور اگر چاہتا خدا تعالی لَجَعَلَہٗ تو کر دیتا اوس سایہ کو سَاکِنًا
ثابت اور ایک انداز پر ٹھہرا ہوا ثُمَّ جَعَلۡنَا الشَّمۡسَ عَلَیۡہِ پھر کر دیا ہمنے آفتاب کو سایہ پہچاننے پر دَلِیۡلًا دلیل
اسواسطے کہ سایہ آفتاب ہی سے پہچانا جاتا ہے ثُمَّ قَبَضۡنٰہُ پھر لیلیا ہمنے سایہ کو اِلَیۡنَا اپنی طرف قَبۡضًا یَّسِیۡرًا
لینا آسان یعنی جسقدر تھوڑا تھوڑا آفتاب بلند ہوا اوسیقدر ذرا ذرا اوسکی شعاع کو سایہ کی جگہ پر ہم لائے اور سایہ کو ہمنے لیلیا اسواسطے
کہ اگر سایہ ایکبارہی لیلیا جاتا تو لوگون کے جو کام سایہ سے متعلق ہین معطل رہجاتے اور بعضے مفسرون کے نزدیک ظل سے زمین مراد ہے یعنی
رات کا اندھیرا اور قبضناہ کی ضمیر دلیل کی طرف پھرتی ہے اور معنی یہ ہین کہ خدا نے رات کے وقت زمین کا سایہ پھیلا دیا اور عالم کو تاریک کیا
اور اس تاریکی کو ہمیشگی نہین دی بلکہ آفتاب کو طلوع فرما کر اوسکی شناخت پر دلیل کیا اسواسطے کہ سب چیزین اپنے ضد سے پہچانی جاتی ہین مثلا
اچھے سے برے کی تمیز ہوتی ہے اور گورے سے کالے کی اور دن کو بھی ہمیشہ کے واسطے نہین بنایا بلکہ وہ دلیل جو آفتاب ہے اوسے
لیلیا یہانتک کہ پھر رات ہوئی اور یہ دونون وقت خلق کی آسایش اور آرایش کے واسطے معین فرمائے اور عین المعانی مین ہے
اشارہ ہے زمانہ فترت کی طرف کہ اوس زمانہ مین لوگ ظلمت حیرت مین تھے اور آفتاب اشارہ ہے نور اسلام کی طرف کہ آفتاب
سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے سبب سے یہ نور اسلام پھیلا اور یہ آفتاب اعزاز واکرام کے افق سے طالع ہوا اور اگر وہ سایہ

ہمیشہ رہتا تو خلق غفلت کی تاریکی میں چھپی رہتی اور نور آگاہی تک نہ پہونچتی ٭ بیت ٭ گر نہ خورشید جمال آگشتی شہمون ٭ تا ابد شب تاریک
غفلت کس نہ بردے رہ بیرون ٭ صاحب کشف الاسرار کہتے ہیں کہ یہ آیت ظاہر کے رو سے معجزہ نبوی ہے اور اہل تحقیق کی فہم کے موافق
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرب کرامت کی طرف اشارہ ہے معجزہ کا بیان اسطرح پر ہے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ ایک مرتبہ
سفر میں تھے قیلولہ کے وقت ایک درخت کے نیچے اوترے اصحاب بے شمار ساتھ اور درخت کا سایہ تھوڑا حق تعالی نے اپنی قدرت سے
اوس درخت کا سایہ پھیلا دیا چنانچہ تمام اہل اسلام کے لشکر نے اوس ایک درخت کے سایہ میں آسایش کی اور یہ آیت نازل ہوئی اور آپکی قربت
اور خصوصیت کی نشانی اس آیت میں یہ ہے کہ حق تعالی نے ارشاد فرمایا الم تر الی ربک یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تم اپنے رب کی طرف
نہیں دیکھتے حضرت موسی علیہ السلام کی زبان پر جب سوال ارنی آیا تو جواب لن ترانی سنکر دل پر داغ کہایا یعنی حضرت موسی علیہ السلام
عرض کی تھی کہ ای رب میں تیری رویت اور دید چاہتا ہوں جواب ملا کہ تم ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے اور ہمارے حضرت سلطان الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بے سوال اس آیت میں ارشاد ہوا کہ ای ہمارے حبیب تم میری طرف نہیں دیکھتے اور کیا چاہتے ہو ٭ بیت ٭
فرق ست میان آنکہ یارش در بر ٭ با آنکہ دو چشم انتظارش بر در ٭ اور حقائق سلمی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مد ظل سے حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم پر سایہ عصمت کا پھیلانا مراد ہے اور آفتاب معرفت جو آپکے دل منور کے مطلع سے طالع ہوا وہ اوسکی دلیل ہے اور بعض اشارہ ہے
رسموں اور واسطوں کے ساقط ہو جانے کی طرف لمعات میں مذکور ہے کہ جب آفتاب محبت مشرق غیب سے چمکا تو محبوب نے اپنے سایہ کا پردہ
صحرا کے ظہور میں کھینچ لیا اوس وقت محب سے کہا الم تر الی ربک کیف مد الظل مصرع آخر نظرے بسوے ما نہ کنی ٭ یعنی پردہ
کھینچنے میں تو میری طرف نہیں دیکھتا قل کل یعمل علی شاکلتہ مصرع در خانہ کدخداے ماند ہمہ چیز ٭ اور کیا تو اعتبار نہیں کرتا کہ اگر شخص
حرکت نہ ہو سایہ متحرک نہیں ہوتا ولو شاء لجعلہ ساکنا اور اگر ہماری احدیت کا آفتاب مطلع عزت سے چمکے تو سایہ کا اثر نہ رہے اسواسطے کہ
سایہ آفتاب کا ہمسایہ ہوتا ہے ثم قبضناہ الینا قبضا یسیرا کے حکم کے موافق آفتاب اوسے اپنے میں کھینچ لیتا ہے ٭ بیت ٭ وے صحرا چو ہمہ پر نور
خورشید گرفت ٭ نتواند نفسے سایہ بآن صحرا شد ٭ اس آیت کے دقائق اور حقائق بہت ہیں جواہر التفسیر میں بعض کا مطالعہ ہو سکتا ہے
وہو الذی جعل اور وہ خدا وہی ہے جسنے بنایا **لکم اللیل** تمہارے واسطے رات کو **لباسا** پوشش اور پردہ کہ اوس میں آرام
لیتے ہو **والنوم سباتا** اور نیند کو راحت کہ اوسکے سبب سے آسایش پاتے ہو **وجعل النہار** اور کر دیا دن کو **نشورا**
اوٹھنے کے واسطے اور طلب معیشت میں چلنے پھرنے کے لیے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نیند موت کی مشابہ ہے اور سو کر اوٹھنا ہے جیسے مردوں کا
مر کر قبر سے پھر اوٹھنا اور لقمان کی حکمتوں میں مذکور ہے کہ جسطرح تو سوتا ہے پھر اوٹھتا ہے اسیطرح مر کر پھر جیے گا اور منتشر ہوگا **وہو الذی**
ارسل الریح اور وہ خدا وہی ہے جسنے بھیجیں ہوائیں **بشرا** خوشخبری دینے والیاں **بین یدی رحمتہ** اوسکی رحمت نازل
ہونے کے آگے کہ وہ رحمت مینہ ہے یعنی برسات کے دنوں میں ہوا چلنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ غالبا مینہ برسیگا **وانزلنا** اور نازل کیا
ہمنے **من السماء** آسمان سے یا ابر سے **ماء طہورا** پانی پاک اور پاک کرنے والا **لنحیی بہ** تاکہ زندہ کر دیں ہم اوس
پانی کے سبب سے **بلدۃ میتا** شہر مرے ہوئے کو یعنی اوس موضع کو جسمیں خشکسالی تھی یا اوس مکان کو جو گرمی میں خشک

اور بے رونق پڑا تھا وَنُسْقِيَهُ اور پلائین ہم پانی مِمَّا خَلَقْنَا اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہمنے اَنْعَامًا چارپائون کو وَاَنَاسِيَّ
كَثِيرًا ۝ اور بہت لوگون کو جو جنگل مین رہتے ہین اسواسطے کہ گانوؤن اور شہروالون کے واسطے نہرین وغیرہ ہین کہ اوسکے
سبب وہ مینہ کے پانی کے محتاج نہین وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ اور بیشک مقرر کیا ہمنے مینہ کو بَيْنَهُمْ لوگون کے درمیان مختلف
شہرون اور وقتون مین طرح طرح پر کبھی بہت بڑے بڑے بوند برستے ہین کبھی پھوہار پڑتی ہے یا مکرر لائے ہم ابر وباران کا ذکر قرآن مین
لِيَذَّكَّرُوا تاکہ یاد کرین لوگ میری قدرت کو اور اوس نعمت مین فکر کرین اور اوسکا شکر بجالائین فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ
انکار کیا بہت لوگون نے اور قبول نکیا اِلَّا كُفُورًا ۝ مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا اور اگر ہم چاہتے تو
لَبَعَثْنَا البتہ ہم بھیجتے فِي كُلِّ قَرْيَةٍ ہر گانون اور بستی مین نَذِيرًا ۝ پیغمبر ڈرانے والا اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری
شان بڑی کرنے کیلئے اور رسالت تمہاری مخصوص کرنے کو ہمنے نبوت تمپر ختم کردی اور تمہیں کو سب مسلمانون اور سب لوگون پر قیامت تک ہمنے پیغمبر کیا
فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ تو تم کہنا نمانو کافرون کا جو تمکو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہین وَجَاهِدْهُمْ بِهِ اور
جھگڑا کرو اونکے ساتھ قرآن سے یا اسلام سے یا تلوار سے یا اونکی پیروی ترک کرکے جِهَادًا كَبِيرًا ۝ جھگڑا بڑا یعنی
اور بہت جھگڑا وَهُوَ الَّذِي اور وہ وہ ہے جسنے اپنی حکمت سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ملا دیے دو دریا یعنی اس طرح ملا کر بہایا
کہ ایک دوسرے سے مل نہین جاتے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ایک میٹھا پانی کا پیاس بجھانے والا وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ
اور ایک دوسرا کھاری پانی کا تلخی جتانا ہوا یعنی روم اور فارس کے دونون دریا وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا اور کردیا ان دونون دریاؤن کے درمیان
بَرْزَخًا پردہ اور مانع اپنی قدرت سے وَحِجْرًا مَحْجُورًا ۝ اور ایک بندھا ہوا یا یہ بات ہمنے حرام اور بند کردی کہ ایک دوسرے پر غلبہ کرے
لباب مین کہا ہے کہ عذب فرات بڑی بڑی نہرین ہین جیسے نیل سیحون جیحون دجلہ اور ملح اجاج سب دریا ہین جو پردہ اون بیابان اور شہر
واقع ہوئے ہین محقق لوگ اس بات پر ہین کہ دو دریا خوف اور رجا کے ہین کہ مسلمان کے دل مین کوئی دوسرے پر غلبہ نہین کرتا کہ اگر ایماندار
کے خوف اور رجا دونون تولے جائین تو برابر نکلین اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایت نا متناہی ہو وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اور وہ وہ ہے
جسنے پیدا کیا مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا پانی سے آدم علیہ السلام کو یعنی پانی سے اونکی مٹی کو خمیر کیا اور وہ پانی اونکے مادہ کا ایک جزو ہے یا پیدا
کیا آدمی کو آب منی سے فَجَعَلَهُ پھر کیا اوسے نَسَبًا وَصِهْرًا ناطے والے اور سسرال والے یعنی اونکو دو قسم کیا ایک وہ کہ نسب کی
نسبت اونکے سبب سے ہوتی ہے اور دوسرے عورتین کہ سسرال اونکے سبب سے ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ نسب وہ ہے جسکے ساتھ نکاح
درست نہو اور صہر وہ ہے جسکے ساتھ نکاح درست ہو وَكَانَ رَبُّكَ اور ہے تیرا رب قَدِيرًا ۝ قادر لڑکے اور لڑکیان پیدا کرنے
وَيَعْبُدُونَ اور پوجتے ہین مشرک مِنْ دُونِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُهُمْ اوس چیز کو جو اونہین نفع
نہ دے اگر اوسکو پوجتے ہین وَلَا يَضُرُّهُمْ اور نہ ضرر پہونچائے اونہین اگر اوسے نہ پوجین اس سے بت مراد ہین
معبود جو خدا کے سوا ہو وَكَانَ الْكَافِرُ اور ہے کافر عَلٰى رَبِّهِ اپنے رب کی نافرمانی پر ظَهِيرًا ۝ پشت پناہ
اور اوسکا مددگار وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھے اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا ایمان

ثواب الٰہی کی وَنَذِيرًا ۝ اور ڈرانے والا کافرون کو عذاب الٰہی سے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ کہہ نہین مانگتا ہون مین تمسے
عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ أَجْرٍ کچھ بدلا إِلَّا مَنْ شَاءَ مگر ایمان اوس شخص کا جو چاہے أَنْ يَتَّخِذَ یہ کہ پکڑے إِلَىٰ
رَبِّهِ اپنے رب کی رضامندی اور قربت کی طرف سَبِيلًا ۝ راہ یعنی مومنون کا ایمان اور طاعت میری اجرت ہے اسواسطے کہ
اس بات پر میرے واسطے خدا کے یہان اجر اور ثواب مقرر ہے اور یہ بات ثابت ہے کہ ہر پیغمبر کو اوسکی امت کے عابدون اور صالحون کے برابر
ثواب ملیگا وَتَوَكَّلْ اور بھروسا کر اپنی اجرت بھر پانے مین عَلَى الْحَيِّ الَّذِي اوس زندہ پر جو ہرگز لَا يَمُوتُ نہ مریگا اسواسطے
کہ جو شخص اور زندون پر بھروسا کرتا ہے تو جب وہ مرجاتے ہین تو یہ بھروسا کرنے والا بے نصیب رہجاتا ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ اور
پاکی کے ساتھ یاد کر خدا کو نقصان کی صفتون سے اوس حال مین کہ اوسکی تعریف کرنے والا ہو اوصاف کمال کے ساتھ وَكَفَىٰ بِهِ
اور بس ہے خدا بِذُنُوبِ عِبَادِهِ اپنے بندون کے پوشیدہ اور آشکار گناہون پر خَبِيرًا ۝ خبر رکھنے والا الَّذِي
وہ خداوند جسنے اپنی قدرت بے چون سے خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسے
جو کچھ اونکے درمیان مین ہے ہوا پانی آگ خاک نباتات جمادات حیوانات فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھ دنون کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے
ثُمَّ اسْتَوَىٰ پھر غالب ہوا اوسکا حکم عَلَى الْعَرْشِ عرش مجید پر جو سب مخلوقات مین بڑا ہے الرَّحْمَٰنُ وہ بڑا رحم کرنے والا
فَاسْأَلْ بِهِ تو پوچھ اوسکی ذات اور صفات خَبِيرًا ۝ خبر رکھنے والے سے یا اوسکے پیدا کرنے اور غالب آنے کا حال اوس سے پوچھ
جو جانتا ہو وَإِذَا قِيلَ اور جب کہا جاتا ہے لَهُمُ اسْجُدُوا مشرکون سے کہ سجدہ کرو لِلرَّحْمَٰنِ خدا کو جو رحمن یعنی بڑا رحم
کرنے والا ہے تو قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ کہتے ہین کہ کون ہے رحمن یعنی رحمن ایسا نام ہے کہ اس نام والے کو ہم نہین پہچانتے اسواسطے
کہ کافر لوگ خدا کا نام رحمن نہین کہتے تھے تو جب سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو بولے کہ ہم رحمن کو نہ جانتے ہین نہ پہچانتے ہین أَنَسْجُدُ کیا ہم
سجدہ کرین یعنی ہم سجدہ نہ کرینگے لِمَا تَأْمُرُنَا اوس چیز کو جسکے سجدہ کا تو ہمکو حکم کرتا ہے وَزَادَهُمْ اور زیادہ کرتا ہے رحمن
یا رحمن کو سجدہ کرنے کا حکم کافرون کو نُفُورًا ۝ بھاگنا ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے
قول پر یہ ساتوان سجدہ ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آٹھوان فتوحات مین لکھا ہے کہ یہ سجدہ نفور اور انکار کا سجدہ ہے اور
فرمایا ہے کہ مومن جب یہ آیت پڑھکر سجدہ کرتا ہے تو بھاگنے والون اور انکار کرنے والون سے ممتاز یعنی الگ ہوجاتا ہے تو اس سجدہ کو سجدہ امتیاز بھی
کہہ سکتے ہین تَبَارَكَ الَّذِي برکت ہے وہ خدا جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ فِي السَّمَاءِ پیدا کیے آسمان مین
بُرُوجًا برج بارہ یا مکان عالیشان کہ اونکی حقیقت اوسکے سوا اور کوئی نہین جانتا وَجَعَلَ فِيهَا اور پیدا کیا آسمانون یا
برجون مین سِرَاجًا چراغ کہ وہ آفتاب ہے وَقَمَرًا مُنِيرًا ۝ اور چاند روشن یا روشن کرنے والا وَهُوَ الَّذِي اور وہ وہ ہے
جسنے اپنی حکمت کاملہ سے جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ کیا رات اور دن کو خِلْفَةً اختلاف والا یعنی صفات اور احوال مین ایک دوسرے کے
مخالف یا آگے جانے مین ایک کو دوسرے کے پیچھے اور یہ ایک حال سے دوسرے حال پر پھرنا دلیل ہے لِمَنْ أَرَادَ اوس شخص کے واسطے جو چاہے
أَنْ يَذَّكَّرَ یہ کہ یاد کرے عجیب عجیب قدرتون اور طرفہ طرفہ خلقتون کو جو رات دن کے پیدا کرنے مین ہین أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۝ یا

شکر گزاری حضرت باری کی نعمتوں پر کرتے ہیں کا آگے پیچھے آنا بھی اون نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور بندے
یا عبادت کرنے والے خدا بڑی رحمت والے کے یہ اضافت فضیلت اور خصوصیت ظاہر کرنے کے واسطے ہی مخصوص ہیں جسطرح جنت
نام حق تعالیٰ کے واسطے خاص ہی اسی طرح یہ بندے بھی اوسکی بارگاہ قرب کے خاص لوگ ہیں اور یہ بندے الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ وہ لوگ
جو چلتے ہیں عَلَی الْاَرْضِ زمین پر ھَوْنًا فروتنی کی راہ سے یا وقار کے ساتھ یا چلتے ہیں بردباری اور نیکو کاری وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ اور جب مخاطب ہوتے ہیں اونسے نادان لوگ اور بے ادبانہ بات کرتے ہیں قَالُوْا کہتے ہیں وہ خاص بندے جواب میں
سَلٰمًا ○ بات سلامتی کے ساتھ یعنی ایسی بات کہتے ہیں جس میں گناہ سے سلامت رہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خاص بندے
احمقوں سے تعرض نہیں کرتے اور اونسے نہیں الجھتے جھگڑتے جیسا کہ حضرت مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہے نظم اگر گوید ترا
وسالوس ہا بگو ہستم و صد چندان شیرید وگر از خشم دشنامت دہد ہرمت بہ دعا کن خوشدل و خندان شیرید وہ خلق کے ساتھ اون
خاص بندوں کا سا حال تھا جو صحبت میں ہوتا ہے جب اوسکی خبر دیچکا تو اب حق تعالیٰ کے ساتھ حالت خلوت میں جو اونکو ہوتا
ہے اسکو دوسری آیت میں اوسکی خبر دیتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ اور وہ خاص بندے ایسے ہیں کہ شب بسر کرتے ہیں
لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے واسطے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے ایک وقت وَّقِیَامًا ○ اور کھڑے ہونے والے دوسرے وقت میں
نماز میں سجدہ کرنا اور کھڑا ہونا مراد ہے وَالَّذِیْنَ اور وہ خاص بندے وہ ہیں کہ باوجود اسکے کہ طاعت میں کوشش کرتے ہیں
اور دن بھی خشوع میں رات بھی خضوع میں رہتے ہیں پھر بھی یَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں خوف کی راہ سے رَبَّنَا اصْرِفْ اے رب ہمارے
پھیر دے عَنَّا ہمسے عَذَابَ جَهَنَّمَ عذاب دوزخ کو اِنَّ عَذَابَهَا بیشک عذاب دوزخ کا كَانَ غَرَامًا ○ ہے ہلاکت دائم
اور لازم یعنی ہمیشہ ہے اِنَّهَا تحقیق کہ دوزخ سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا بری قرارگاہ ہے وَّمُقَامًا ○ اور بری جگہ رہنے کی ہے وَ
الَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا اور وہ لوگ وہ ہیں کہ جب وے خرچ کیا تو لَمْ یُسْرِفُوْا اسراف کیا اور نہ حد سے بڑھایا یعنی گناہ اور
اور حرام کاموں میں صرف کیا وَلَمْ یَقْتُرُوْا اور نہ تنگ پکڑا اور بخل کیا یعنی اللہ کا مقرر کیا ہوا حق مستحق سے نہ روکا وَكَانَ
اور تھا خرچ کرنا اونکا بَیْنَ ذٰلِكَ اسراف اور بخل کے درمیان میں قَوَامًا ○ سیدھا مقرر یعنی اعتدال کی راہ چلے اور
دونوں طرف یعنی اسراف اور بخل سے کہ مذموم ہیں بچنے سے ملحت متوسط رکھی ہیں ہر گز نہ از کف دادہ کہ خیر الامور اوسطہا لکھا ہے کہ بعضے
مشرکوں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ہم نے ہمیشہ شرک کیا اور خون ناحق بہت کیے اور زنا اور
برے کام ہمسے صادر ہوئے جس خدا کی عبادت کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اگر وہ خدا ہمارے گناہوں سے درگزرے تو ہم ایمان لاسکتے ہیں
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ اور خاص بندگان رحمٰن وہ لوگ ہیں جو نہیں پکارتے اور نہیں پوجتے
خدا کے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ اور نہیں مار ڈالتے وہ جان
حَرَّمَ اللّٰهُ حرام کیا ہے اللہ نے مار ڈالنا اوسکا یعنی مومن یا ذمی کی جان اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق پر یعنی اون باتوں پر جنکے سبب
قتل کرنا شرعاً درست ہے جیسے مرتد ہوجانا اور زنا اور قتل ناحق اور زمین میں فساد کی کوشش کرنا وَلَا یَزْنُوْنَ ○

اور زنا نہیں کرتے اسواسطے کہ اور گناہوں کی اصل یہی تین گناہ کبیرہ ہیں صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نے رسول خدا
علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا سے پوچھا کہ کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ خدا کا تو شریک ٹھہراوے حالانکہ اوسنے تجھے پیدا کیا ہے مین نے
عرض کیا کہ پھر دوسرا بڑا گناہ کون ہے فرمایا یہ کہ روٹی دینے کے خوف سے اپنے فرزند کو تو قتل کرے پھر مین نے کہا اور بڑا گناہ کون ہے فرمایا
یہ کہ اپنی پڑوسی عورت سے تو گناہ کرے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی تصدیق کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی کہ نیک
بندے شرک نہیں کرتے اور قتل ناحق اور زنا کے مرتکب نہیں ہوتے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کریگا وہ گناہ کبیرہ جو مذکور ہوے
وہ يَلْقَ اَثَامًا دیکھیگا جزا اپنے گناہ کی بعضون نے کہا ہے کہ اثام ایک میدان ہے دوزخ مین کہ زناکارون پر اوس میدان مین عذاب
کرینگے یا اثام ایک چیز ہے کہ خون پیپ کی طرح دوزخیوں کے جسم سے بہتی ہے یا اثام اور غیّ دوزخ میں دو کنوین ہیں یا ایک گروہ مقرر ہے
عذاب کے واسطے يُّضٰعَفْ دونا کیا جائیگا لَهُ الْعَذَابُ یہ کام کرنے والے کے واسطے عذاب يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت
دن وَيَخْلُدْ اور ہمیشہ رہیگا فِيْهٖ عذاب مین مُهَانًا اوس حال مین کہ ذلیل اور بے اعتبار ہوگا اِلَّا مَنْ تَابَ
گروہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اور کرے کام اچھا یعنی ایمان
اسلام پر قائم ہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ يُبَدِّلُ اللّٰهُ بدلتا ہے خدا سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ اونکے گناہ نیکیون
یعنی اگلے گناہ توبہ کے سبب سے محو کرتا ہے اور نئی عبادتین اوسکی جگہ پر قائم کرتا ہے یا نفس میں جو گناہ کا ملکہ ہے اوسے عبادت کے ملکہ سے بدل
دیتا ہے یا پہلے جو برے کام اوس سے وقوع مین آئے اوسکے خلاف جو نیک کام ہیں اونکی توفیق دیتا ہے یا دنیا مین اوسکے کفر کو ایمان سے
بدل دیتا ہے اور آخرت مین اوسکے گناہ نیکیون سے بدل دیتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا گناہون کا توبہ کے سبب
رَّحِيْمًا مہربان اونپر اونکے دل مین توبہ ثابت رکھ کر وَمَنْ تَابَ اور جو کوئی توبہ کرے گناہون سے یعنی ان گناہون سے شرک اور قتل
اور زنا کے سوا اور گناہ مراد ہیں یعنی جو کوئی ان گناہون کے سوا اور گناہون سے بھی توبہ کرے اور ہاتھ کھینچے وَعَمِلَ صَالِحًا اور
کرے کام نیک یعنی جو کام فوت ہوے اوسکا بدلا کرے فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ تو بیشک وہ پھرتا ہے اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف مَتَابًا پھرنا
یا رجوع کرتا ہے خدا کی طرف اچھی رجوع وَالَّذِيْنَ اور خدا کے بندے وہ لوگ ہیں جو لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ حاضر نہیں ہوتے
مشرکون اور یہود و نصاریٰ کی عید گاہون مین یا اونکے میلون مین یا ناچ گانے کی محفلون مین یا بیٹھنون کی صحبت مین یا جھوٹی گواہی
نہین دیتے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ اور جب گذرتے ہین بری چیز کی طرف تو مَرُّوْا كِرَامًا گذرتے ہین بزرگون اور بے پروا نیکوکارون
کی طرح یا منع کرتے ہین اوس سے وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا اور برگزیدگان حق وہ لوگ ہین کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآنی نصیحتون سے تو لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا منہ کے بل نہین گر پڑتے اوسپر صُمًّا
بہرے کہ اوسکے اسرار نہ سنین وَّعُمْيَانًا اور اندھے کہ اوسکے انوار نہ دیکھین بلکہ اونھون نے گوش ہوش سے سنا اور چشم بصیرت سے
اوسکے جمال کے جلوے دیکھے حاصل یہ کہ آیات الٰہی سے غفلت نہین کی وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ اور وہ لوگ ہین جو کہتے ہین رَبَّنَا
هَبْ لَنَا اے رب ہمارے بخش ہمین مِنْ اَزْوَاجِنَا ہماری جورون سے وَذُرِّيّٰتِنَا اور ہماری اولاد سے قُرَّةَ اَعْيُنٍ

وہ جو ہماری آنکھون کی روشنی ہو اس سے اچھی اولاد اور نیک بیبیان مراد ہین جب مسلمان اپنے جورو لڑکون کو زندگی مین نیک پاک دیکھتا ہے تو اوسکا دل خوش اور آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین وَاجْعَلْنَا اور کر ہمین لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا پرہیزگارون کے واسطے پیشوا یعنی ہمین ایسا پرہیزگار کرے کہ پرہیزگارون کی امامت کے لائق ہو جائین اُولٰٓئِكَ یہ لوگ کہ ذکر ہوا يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بدلا دیے جائینگے غرفہ بہشت یعنی بہشت مین اونکو بلند مقام ملیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ غرفہ ایک نام ہے بہشت کے نامون مین سے فصول عبد الوہاب مین لکھا ہے کہ غرفہ کوٹھے ہین چار ستونون پر ٹکے ہوئے سونے چاندی موتی کے ہونگے اولیا مہمان اون لوگون کو دینگے بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ اونھون نے صبر کیا دنیا مین مشقت پر اور کافرون کی ایذا پر اور دنیا کی چیزین چھوڑ دینے پر یا فقیری اور محتاجی پر یا فرض ادا کرنے پر وَيُلَقَّوْنَ اور دیے جائینگے اور بکسر يَلْقَوْنَ صرف کا صیغہ ہے تشدید قاف پڑھا ہے یعنی پائینگے فِيْهَا بہشت مین تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا زندگی بے زوال اور آفتون سے سلامتی یا بندگی اور دائمی کی دعا سے نیک یا فرشتے اونپر تحیت اور سلام کہینگے یا تحیت فرشتون سے پائینگے اور سلام حق تعالیٰ سے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اوس حال مین کہ ہمیشہ رہینگے بہشت مین یا دائم رہینگے تحیت اور سلام مین حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا اچھی ٹھہرنے کی جگہ ہے بہشت وَّمُقَامًا اور رہنے کی جگہ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون سے مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ کیا پرواہ رکھے خدا تمکو یعنی خدا کے پاس تمہاری کیا قدر ہوتی لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اگر نہ ہوتا عبادت کرنا تمہارا اوسکو اسواسطے کہ آدمی کی خوبی معرفت اور عبادت مین ہے فَقَدْ كَذَّبْتُمْ پس تحقیق تمنے تکذیب کی پیغمبر کی اور تقصیر کی خدا کی عبادت مین فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا تو قریب ہے کہ تمہارا تکذیب کرنا تمکو لازم رہیگا اور ہرگز نہ چھوٹیگا یا تکذیب کا وبال اوس وقت لازم ہوگا جسوقت دوزخ مین تمکو نہ پہونچائے اور وہان بھی تمکو نہ چھوڑیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ لزام سے جنگ بدر مین قتل ہونا مراد ہے

ربع ۱۶ ع

سورۃ الشعراء مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	مائتان وسبع وعشرون آیۃ
سورہ شعرا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کا نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	دو سو ستائیس آیتین ہین

طٰسٓمّٓ معالم مین قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل ہے کہ حروف مقطعہ قرآن کے نام ہین اور ایسی ہی ہے سے اگر ان حروف کے بعد قرآن کا ذکر آتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہے یا ہر ایک حرف ایک ایک نام کی طرف اشارہ ہے چنانچہ طٰسٓمّٓ طاہر سامع مجید کی طرف اشارہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ ہے اور بحر الحقائق مین ہے کہ طو طائران مرغان ہواے وحدت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ طائر یعنی اوڑنے والے ہین اللہ کے ساتھ اور سین سیر وندگان طریق معرفت کی جانب یعنی سیر کرنے والے ہین اللہ کی طرف اور میم مشی سالکان سبیل عبودیت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ کی طرف اور اللہ مین چلتے ہین یا انفاس مبتدیان اور سرور متوسطان اور مشاہدہ منتہیان کی جانب صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ طہارت عزت و سنائے جبروت ابدی اور مجد جلال سرمدی کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ تِلْكَ یہ سورہ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ آیتین ہین

روشن یعنی قرآن کی کہ اوسمین حلال اور حرام کے احکام کھلے ہوئے ہین اور مبین ظاہر کرنے والے کے معنی مین بھی آیا ہی یعنی قرآن شریف
حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہی اور ہدایت کے مقصدون اور ضلالت کے نتیجون کو کھول دیتا ہی اور چونکہ قریش ایسی کتاب کی تکذیب
کرکے ایمان نہ لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے ایمان کا بہت لالچ رکھتے تھے تو اونکی یہ تکذیب آپکے دل مبارک پر
بہت گران گذری تو حق تعالی نے آپکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ لَعَلَّكَ مگر تو بَاخِعٌ نَّفْسَكَ ہلاک کرنے
اور مار ڈالنے والا ہی اپنے جی کو أَلَّا يَكُونُوا اس سبب سے کہ وہ نہین ہوتے مُؤْمِنِينَ ○ مومن قرآن کے ساتھ
إِن نَّشَأْ اگر چاہین ہم نُنَزِّلْ عَلَيْهِم تو اوتارین اونپر مِّنَ السَّمَاءِ آسمان سے آيَةً نشانی قیامت کی نشانیون مین سے
یا بلا قہر کی بلاؤن مین سے فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ پھر ہو جائین گردنین اونکی یعنی اون گردن کشون اور بزرگون کی گردنین
لَهَا اوس نشانی کے واسطے خَاضِعِينَ ○ نیچی یعنی وہ گردنین جھکا دین اور اوس نشانی کو مان لین وَمَا يَأْتِيهِم
اور نہین آتی ہی اونکے پاس مِّن ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّنَ الرَّحْمَٰنِ خدا کی طرف سے جو بڑا بخشنے والا ہی مُحْدَثٍ نئی بھیجی
ہوئی وحی کے ساتھ یعنی ایک کے بعد کوئی دوسری سورت قرآن مین نہین نازل ہوتی إِلَّا كَانُوا مگر یہ کہ ہوتے ہین
عَنْهُ مُعْرِضِينَ ○ اوس سے منہ پھیرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوا پھر بیشک تکذیب کی اونھون نے قرآن کی اور اونکی
تکذیب پر مصر ہین فَسَيَأْتِيهِمْ تو قریب ہی کہ آئین اونھین مرتے وقت یا قبر سے اوٹھتے وقت یا جنگ بدر کے دن أَنبَاءُ
مَا كَانُوا بِهِ خبرین اوسکی کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِئُونَ ○ ہنستے اور اوسے باور نہ کرتے تھے اور وہ خبرین آچکنے
کے بعد پشیمانی نفع نہ دیگی بیت امروز بدان مصلحت خویش کہ فردا چو دانی و پشیمان شوی سود ندارد أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے
تکذیب کرنے والے اور باور نہین کرتے دیکھکر إِلَى الْأَرْضِ زمین کی طرف کہ محض قدرت سے كَمْ أَنبَتْنَا کتنا اوگایا ہمنے
فِيهَا اوسمین مرجانے اور مرجھانے کے بعد مِن كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس مین سے كَرِيمٍ ○ اچھی اور بہت فائدے والی إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ بیشک اس اوگانے مین لَآيَةً البتہ نشانی ہی اوگانے والے کی کمال قدرت اور حکمت پر وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم اور نہین ہین
بہتیرے اونمین سے علم ازلی مین مُّؤْمِنِينَ ○ ایمان لانے والے باوجود اسکے کہ ایسی ایسی نشانیان دیکھتے ہین وَإِنَّ رَبَّكَ
اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ وہ غالب اور قادر ہی اس بات پر کہ کافرون پر بلا نازل کرے الرَّحِيمُ ○ مہربان ہی مومنون پر
بخشش کا فرش بچھا کر وَإِذْ نَادَىٰ اور یاد کر اوسے جبکہ پکارا رَبُّكَ مُوسَىٰ تیرے رب نے موسی کو أَنِ ائْتِ کہ آ
الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○ ظالمون کی قوم پاس قَوْمَ فِرْعَوْنَ یعنی قوم فرعون کے پاس کہ اونھون نے اپنے اوپر ظلم کیا
شرک کرکے اور بنی اسرائیل پر زیادتی کرکے اور کہہ اونکو کہ أَلَا يَتَّقُونَ ○ کیا نہین ڈرتے ہین یعنی چاہیے کہ عذاب الہی سے ڈرین اور
کفر سے پرہیز کرین اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دین قَالَ رَبِّ کہا موسی نے کہ ای میرے رب إِنِّي أَخَافُ تحقیق مین ڈرتا ہون
أَن يُكَذِّبُونِ ○ کہ وہ میری تکذیب کرین اور میرا رسول ہونا نہ مانین وَيَضِيقُ صَدْرِي اور تنگ ہو میرا دل تکذیب کے
انفعال سے وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِي اور نہ کھلے میری زبان اور گرہ جو میری زبان مین ہی زیادہ ہو جائے اور یہ دعا اوسوقت حضرت

موسی نے کی تھی جب اونکی زبان مبارک سے گرہ نہ رفع ہوئی تھی اور اوسکے رفع ہونے کی دعا بھی نہ کی تھی فَاَرْسِلْ تو تو بھیج جبرئیل کو
اِلٰی هٰرُوْنَ ○ ہارون کی طرف جو میرا بھائی ہے اور رسالت مین اوسے میرا شریک کر دے تاکہ اوسکی اعانت سے فرعون کے
لوگون کی طرف جاؤن وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ اور اونکو مجھپر ایک گناہ کا دعوی ہے جو مین نے کیا ہے اس گناہ سے قبطی کا قتل مراد
ہے اور اہل فرعون کے گمان کے موافق اس قتل کو گناہ کہکے کہا کہ فَاَخَافُ پھر مین ڈرتا ہون اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ○ اس بات سے
کہ مجھے قتل کر ڈالین قبطی کے عوض تبلیغ احکام کے قبل قَالَ کہا خدا نے کہ كَلَّا ہرگز نہین باز آ اس گمان سے اسواسطے کہ وہ لوگ تجھپر
قابو نہ پاوینگے فَاذْهَبَا تو جاؤ تم دونون ای موسی اور ہارون بِاٰيٰتِنَآ ہماری نشانیون سمیت یعنی اون معجزون کے ساتھ
جو میری قدرت اور تمھاری نبوت پر دلیل ہون اِنَّا مَعَكُمْ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہین مُّسْتَمِعُوْنَ ○ سننے والے وہ بات
جو تم مین اور فرعون والون مین ہوگی یعنی تم اور وہ جو کہوگے اور کروگے ہمپر کچھ پوشیدہ نہین فَاْتِيَا پھر آؤ تم دونون فِرْعَوْنَ فرعون
پاس فَقُوْلَآ پھر کہو کہ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ہم بھیجے ہوئے ہین اوسکے جو رب ہے سب عالمون کا اَنْ اَرْسِلْ
اور بات یہ کہ بھیجے مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو یعنی اونسے دست بردار ہو تاکہ ہمارے ساتھ
زمین شام مین جائین جہان اونکے باپ دادا رہتے تھے تو موسی علیہ السلام حکم الہی کے موافق اپنے بھائی ہارون کو ساتھ لیکر فرعون کی
ڈیوڑھی پر آئے ایک سال بھر کے بعد فرعون کی ملاقات میسر آئی جب فرعون نے حضرت موسی کو دیکھا تو پہچانا اور احسان جتا کے
طور پر فرعون قَالَ بولا کہ ای موسی اَلَمْ نُرَبِّكَ کیا ہمنے تجھے نہین پرورش کیا فِيْنَا اپنے درمیان وَلِيْدًا
اوس حال مین کہ تو بچہ تھا تازہ پیدا ہوا وَّلَبِثْتَ اور رہا تو فِيْنَا ہمارے بیچ مین مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ○ کئی برس اپنی عمر
مین سے یعنی تیس برس ہمارے پاس تونے اپنی عمر بسر کی وَفَعَلْتَ اور کیا تو نے فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ جو کام کہ تونے
کیا یعنی فاتون نام قبطی جو میرا باورچی تھا اوسے تو نے مار ڈالا وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ اور تو نا شکرا ہے کہ میرا احسان نہ مانا اور
میرے ایک خواص کو قتل کر ڈالا قَالَ فَعَلْتُهَآ کہا موسی علیہ السلام نے کہ کیا مین نے وہ کام اِذًا اوسوقت وَّاَنَا مِنَ
الضَّآلِّيْنَ ○ اور مین نا فہمون مین سے تھا یعنی یہ نہ جانتا تھا کہ مین ایک گھونسا مارونگا تو وہ مر ہی جائیگا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ
پھر بھاگا مین تم سے لَمَّا خِفْتُكُمْ جبکہ ڈرا مین کہ تم مجھے مار ڈالوگے اور مین مدین مین چلا فَوَهَبَ لِيْ پھر بخشا مجھے
رَبِّيْ میرے رب نے مدین سے پھرتے وقت حُكْمًا علم اور فہم یا نبوت وَّجَعَلَنِيْ اور کیا مجھے مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اپنے
رسولون مین سے یعنی جو رسول خلق کی طرف بھیجے اونکے زمرہ مین مجھے بھی داخل کیا وَتِلْكَ نِعْمَةٌ اور وہ نعمت جو تو مجھپر
احسان جتاتا ہے مجھپر اَنْ عَبَّدْتَّ یہ ہے کہ لونڈی غلام بنایا تو نے بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ اولاد یعقوب کو اور مجھے
فرزند [illegible] لیا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہان ہمزہ انکار کا پوشیدہ ہے اصل کلام یہ ہے کہ کیا وہ نعمت جسکا تو مجھپر احسان جتاتا ہے
یہی ہے کہ بنی اسرائیل کو تو نے لونڈی غلام بنایا یعنی اگر تو اونکو لونڈی غلام نہ بناتا تو میری مان مجھے دریا مین نہ ڈالتی بلکہ
میری قوم ہی کے لوگ مجھے پرورش کرتے اور مین تیرا محتاج نہوتا اور چونکہ فرعون سن چکا تھا کہ موسی علیہ السلام نے کہ

شروع اور ختم کلام پر دلالت کرتے ہین جیسے یہان طٰس سورۂ شعرا کا ختم اور سورۂ نمل کا شروع ہے یا طٰ اشارہ ہے طہارت قدس الٰہی کی طرف اور سین سنا ہے عز لامتناہی کی جانب یا راہ چلنے والون کی طلب کی طرف یا ماسوی اللہ سے انکے دلون کی سلامتی کی جانب تِلْکَ یہ سورہ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ آیتین ہین قرآن کی وَکِتَابٍ مُّبِیْنٍ۝ اور آیتین ہین ایسی کتاب کی جو حلال حرام کے احکام ظاہر کرنے والی ہے قرآن پر کتاب کا عطف ایک وصف کا عطف دوسرے پر ہے قرآن اس جہت سے کہا کہ اوسے پڑھتے ہین اور کتاب اسوجہ سے کہ اوسے لکھتے ہین هُدًی یہ کتاب راہ دکھانے والی ہے وَّبُشْرٰی اور خوشخبری دینے والی ہے لِلْمُؤْمِنِیْنَ۝ ایمان والون کے واسطے الَّذِیْنَ وہ لوگ جو یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ قائم رکھتے ہین نماز اوسکی حدون اور رکنون کے ساتھ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ اور دیتے ہین زکوٰة اپنے مالون کی مستحقون کو وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور حال یہ ہے کہ وہ لوگ آخرت کا هُمْ یُوْقِنُوْنَ۝ وہ تو یقین رکھتے ہین ضمیر کا مکرر لانا اشارہ اس طرف ہے کہ آخرت کی تصدیق اونھی کے ساتھ خاص ہے اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ نہین ایمان لاتے آخرت کا زَیَّنَّا لَهُمْ زینت دیدی ہے ہمنے اونکے واسطے اَعْمَالَهُمْ اونکے برے کامون کو یعنی اونکی طبیعت کا مرغوب اور اونکے نفس کا محبوب کر دیا ہے صاحب فوائد نے لکھا ہے کہ اونہین امیدون اور خواہشون کو ملا دیا ہے کہ برے کام اونھین اچھے نظر آتے ہین فَهُمْ یَعْمَهُوْنَ۝ تو وہ سرگردان ہوتے ہین اپنی گمراہی مین اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَهُمْ وہ لوگ ہین کہ انکے واسطے ہے سُوْٓءُ الْعَذَابِ برائی عذاب کی دنیا مین جیسے قتل اور قید ہونا جنگ بدر کے دن وَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اور وہ لوگ آخرت مین هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ۝ وہی بڑا نقصان اوٹھانے والے ہین ثواب فوت ہونے اور مستحق عذاب ہوجانے کے سبب سے وَاِنَّكَ اور بیشک تو لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ سکھلایا جاتا ہے قرآن یعنی یا رسول اللہ تم قرآن حاصل کرلیتے ہو جبریل کے سکھانے سے کہ وہ تمہارے پاس آتے ہین مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ پاس سے اوس خداوند کے جسکے کام راست اور درست ہین عَلِیْمٍ۝ اور جو جاننے والا ہے اِذْ قَالَ یاد کر جب کہا مُوْسٰی لِاَهْلِهٖٓ موسیٰ بن عمران نے اپنے لوگون سے جو انکے ساتھ تھے اوسوقت جب وہ مدین سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور راہ بھول گئے تھے اور اونکی بی بی کو درد زہ ہوا اور جاڑے نے شدت کی تھی کہ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ بیشک مین نے دیکھی ہے نَارًا آگ جلتی ہوئی سَاٰتِیْكُمْ جلد لاتا ہون مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس آگ سے کچھ خبر یعنی جو کوئی اوس آگ کے قریب ہو اوس سے راہ کی خبر پوچھون اَوْ اٰتِیْكُمْ یا لاؤن تمہارے واسطے بِشِهَابٍ قَبَسٍ شعلہ آگ کا لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ۝ شاید تم گرم ہوجاؤ اور آگ کے سبب سے فَلَمَّا جَآءَهَا پھر جب آئے موسیٰ علیہ السلام اوس آگ کے پاس تو ایک روشنی دیکھی بے گرمی کی سبز درخت مین اور بعضون نے کہا ہے کہ اور آگون کی طرح اوس آگ مین گرمی تھی بہر تقدیر جب موسیٰ علیہ السلام وہان پہونچے تو نُوْدِیَ ندا کی گئی اَنْۢ بُوْرِكَ یہ کہ برکت دیا گیا ہے جو مَنْ فِی النَّارِ وہ شخص جو آگ کے مقام پر ہے یعنی بقعۂ مبارک مین ہے یا آگ کی تلاش مین یعنی موسیٰ علیہ السلام وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی گرد اگرد آگ کے ہے یعنی فرشتے وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اور کہ پاک ہے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۝ پروردگار اہل عالم کا تشبیہ سے لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ ندا سنی تو کہا کہ کون

ثلثة

الدین سلیمٰن قائم مقام ہوا کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے انیس بیٹے تھے ہر ایک کو سلطنت کا دعویٰ تھا حق تعالیٰ نے ایک نامہ
مُہر کیا ہوا آسمان سے بھیجا اور اوس میں چند سوال لکھے تھے اور فرمایا کہ ای داؤد تمہارے بیٹوں میں سے جو کوئی ان سوالوں کا جواب دے
وہ تمہارے بعد سلطنت کا مالک ہوگا حضرت داؤد علیہ السلام نے بیٹوں کو جمع کیا اور علما اور شرفا کو بلا کر سوالات اپنے بیٹوں کے
سامنے پیش کیے کہ بتاؤ سب سے زیادہ نزدیک کیا چیز ہے اور سب سے دور کیا ہے اور کس چیز کے ساتھ سب سے زیادہ انس و محبت ہوتی ہے اور
کس چیز سے نفرت اور وحشت ہوتی ہے اور کون دو قائم اور دو مختلف اور دو دشمن اور کون کام ہے جسکا انجام بہتر ہے اور کس کام کا
انجام برا ہے پس داؤد علیہ السلام کے اور بیٹے اوسکے جواب سے عاجز آگئے مگر سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو میں جواب دوں
داؤد علیہ السلام نے اجازت دی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ نزدیک موت ہے اور سب سے زیادہ دور
وہ چیز ہے جو دنیا میں سے گذر گئی ہے اور انس و محبت جسکے ساتھ بہت ہے وہ انسان کا جسم ہے روح سمیت اور سب سے نفرت جسم کو روح کے
ساتھ ہوتی ہے اور دو قائم زمین آسمان ہیں اور دو مختلف دن رات ہیں اور دو دشمن موت اور زندگی ہے اور جس کام کا انجام بہتر ہے وہ
بردباری ہے غصہ کے وقت اور جس کام کا انجام برا ہے وہ تیزی ہے غصہ کی حالت میں اور چونکہ سوالات کے جواب وحی ہوئی کتاب کے
موافق تھے تو بنی اسرائیل کے بڑے بڑے علما اور شرفا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے فضل و کمال کا اقرار کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے
سلطنت انھیں سپرد کی اور دوسرے ہی دن وفات فرمائی اور سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے وَقَالَ اور کہا سلیمان علیہ السلام نے
کہ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ ای لوگو عُلِّمْنَا سکھلائے گئے ہیں ہم مَنْطِقَ الطَّیْرِ بولی چڑیوں کی چڑیوں کے ہر گروہ کی ایک آواز ہے کہ اوسی
قسم کی چڑیاں اوس آواز کے معنی اور غرض سمجھ لیتی ہیں اور جو سلیمان علیہ السلام کو سکھایا وہ یہی تھا جو چڑیاں آپس میں سمجھتی ہیں
لکھا ہے کہ ایک دن سلیمان علیہ السلام نے ایک بلبل دیکھا شاخ پر بیٹھا ہوا سر اور دم ہلاتا تھا اور بولتا تھا حضرت سلیمان نے اپنے یاروں سے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بلبل کیا کہتا ہے وہ بولے کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہے حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہ کہتا ہے کہ میں نے آج آدھا خرما
کھایا ہے خاک پڑے دنیا پر اور فاختہ نے آواز کی فرمایا کہ یہ کہتی ہے کہ کاشکے یہ خلائق پیدا نہ ہوتی اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے
کہ گھر میں پالا ہوا کبوتر کہتا ہے کہ جنو مرنے کے واسطے اور بناؤ گرنے کے لیے اور مور کہتا ہے جو کچھ کرو گے اوسکا بدلا پاؤ گے اور ہدہد کہتا ہے کہ جو
دوسرے پر رحم نہیں کرتا خدا اوس پر رحم نہیں کرتا اور ابابیل کہتی ہے کہ نیکی پہلے سے بھیجو کہ خدا کے پاس پاؤ اور کبوتر کہتا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
مِلْاَ سَمٰوٰتِہٖ وَاَرْضِہٖ اور سنگ خوار کہتا ہے کہ جو چپ رہیگا سلامت بچیگا اور طوطی کہتی ہے کہ افسوس اوس پر جسے دنیا مطلوب اور مقصود ہو اور
باز کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اور لطورا کہتا ہے کہ توبہ اور استغفار کرو ای گنہگارو اور زغن کہتی ہے کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ اور ہزار داستان
کہتا ہے سُبْحَانَ الْخَلَّاقِ الدَّائِمِ اور کوا نفرین کرتا ہے دہ یک لینے والے پر اور وسیط میں ہے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مرغا بانگ میں کیا کہتا ہے فرمایا کہ کہتا ہے اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلُوْنَ اور وسیط میں
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ چکاوک اپنی آواز میں کہتا ہے کہ بار خدایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے آل و اصحاب کے دشمنوں پر لعنت
اور شمار و کہتا ہے کہ بار خدایا تجھسے قوت اور رزق چاہتا ہوں یا رزاق اور تیتر کہتی ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی غرضکہ پرندوں کی زبان پہچاننا

حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ ہی اسی سبب سے فرمایا کہ منطق الطیر خدا نے مجھے سکھائی وَاُوْتِيْنَا اور دیا گیا ہوں یعنی مجھے عطا کیا ہے
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز میں سے جسکی مجکو حاجت تھی اِنَّ هٰذَا بیشک یہ عطا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ○ البتہ وہ تو
فضل ہے کھلا ہوا کہ کسی پر پوشیدہ نہیں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ایسا تھا کہ بادشاہوں میں سے کسی کا نتھا اور موضع تھا
تخت کے داہنی طرف دو لاکھ کرسیاں تھیں بڑے آدمیوں کے واسطے اور بائیں طرف دو لاکھ کرسیاں شرفا جن کے واسطے اور حضرت
سلیمان کے داہنی طرف پینتیس ۳۵ منبر رکھتے تھے اور عالم آدمی اوس پر بیٹھتے تھے اور بائیں طرف بھی اتنے ہی منبر ہوتے تھے اور عالم جن اوس پر
بیٹھتے تھے اور چڑیاں حضرت سلیمان کے سر پر پرے پر ملائے رہتی تھیں اور علما کلام حق کہتے تھے اور جن اور آدمی کرسیوں پر سنا کرتے
تھے اور سلیمان علیہ السلام تخت پر ہوتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ اور جمع کر دیے گئے سلیمان علیہ السلام کے واسطے جُنُوْدُهٗ
لشکر اونکے مِنَ الْجِنِّ جنوں سے وَالْاِنْسِ اور آدمیوں سے وَالطَّيْرِ اور چڑیوں سے فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○ تو وہ لشکر
ملائے جاتے تھے سیر کے وقت یا روکے جاتے تھے تاکہ باہم ملجائیں امام نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ باوجود اسکے شمار میں
وہ لشکر بڑا تھا اگر بے ترتیب ہوتا تھا بلکہ ایسی شکل سے رہتا تھا کہ لشکر والوں میں سے کوئی اپنے ٹھہرنے کی جگہ سے نہ دور آگے بڑھ سکتا تھا
نہ وہ کوئی پیچھے ہٹ سکتا تھا کشاف اور اکثر تفسیروں میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے لشکر ٹھہرنے کا میدان سو فرسخ یعنی تین سو
میل لمبا اور سو فرسخ چوڑا تھا پچیس فرسخ جنوں کے لشکر کے واسطے اور اسی قدر آدمیوں کے لشکر کے لیے اور اسی مقدار چڑیوں کے
واسطے اور اتنا ہی وحشی جانوروں کے لیے اور ایک ایک فرسخ کا ریشمی فرش بچھا کر بیچ میں تخت رکھا جاتا تھا اور رؤسا اور شرفا اون
کرسیوں پر بیٹھتے تھے جو تخت کے گرد اگرد تھیں ہوا اوس فرش کو اوٹھاتی دن بھر میں مہینا بھر کی راہ لیجاتی ایک دن ولایت شام سے
یمن کی طرف جاتے تھے حَتّٰی اِذَآ اَتَوْا یہاں تک کہ جب آئے عَلٰى وَادِ النَّمْلِ وادی نمل پر یعنی چیونٹی والی طائف میں جو وادی ہے
اسکے نیچے پہنچ گئے تھے کہ قَالَتْ نَمْلَةٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑی نے کہ اوسکا نام منذرہ یا طاخیہ یا جرمی تھا اور بعضی کہتے
کشف ثعلبی میں ہے کہ وہ چیونٹی مرغ کے برابر تھی اور زاد المسیر میں بکری کے برابر کہا ہے اور حقائق میں بھیڑیے کے برابر کہا ہے اور وہ اوس
نمل کی چیونٹیوں کی سردار تھی اوسنے جب حضرت سلیمان کا لشکر دیکھا تو اونچے پر آکر بولی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ اے چیونٹیو اُدْخُلُوْا
مَسٰكِنَكُمْ گھس جاؤ اپنے بلوں میں لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ تاکہ نہ روند ڈالیں تمکو سلیمان علیہ السلام وَجُنُوْدُهٗ
اور اونکے لشکر لشکر کے نہ روندنے سے مراد چیونٹیوں کا نہ ٹھہرنا ہے کہ تم نہ ٹھہر کر روندی جاؤ وَهُمْ اور سلیمان علیہ السلام کے لشکر والے
لَا يَشْعُرُوْنَ ○ نہ جانیں کہ تمکو روندے ڈالتے ہیں لکھا ہے کہ ہوا نے تین میل کے فاصلہ سے یہ بات سلیمان علیہ السلام کے کان میں پہنچا دی
فَتَبَسَّمَ تو مسکرایا ضَاحِكًا تعجب کرتا ہوا مِّنْ قَوْلِهَا اوس چیونٹی کی بات سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام چیونٹی کی بات سمجھے تو خوش ہو کر مسکرائے لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اوسے بلایا اور یہ بات کہی کہ اے چیونٹی تو نہیں جانتی کہ
لشکر ظلم نہیں کرتا وہ بولی کہ ہاں جانتی ہوں مگر میں گروہ کی سردار ہوں مجھے نصیحت کرنا ضرور ہے حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میرا لشکر تیرا کیا
گروہ کو کیونکر روندتا چیونٹی نے جواب دیا کہ میری غرض یہ نہیں تھی کہ یہ زمین میں روندی جائینگی بلکہ میرا مقصود یہ تھا کہ مبادا آپکا تجمل اور دبدبہ دیکھ کر

اور اپنا لشکر دیکھنے میں مشغول ہونے سے خدا کی یاد بھولیں اور غفلت کے میدان میں پامال نقصان ہو جائیں یا آپکی سلطنت دیکھیں اور دنیا کی آرزو دل میں پیدا ہو جائے حالانکہ دنیا خدا کی ملعون اور مبغوض ہے کشف الاسرار میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اوس چیونٹی سے پوچھا کہ تمہارا لشکر کسقدر ہے اوسنے کہا کہ چار ہزار سرہنگ کہتی ہون ہر سرہنگ کے زیر دست چالیس چالیس ہزار نقیب ہیں ہر نقیب کے زیر دست چالیس چیونٹیاں ہیں سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اپنے لشکر کو باہر کیون نہیں نکالتی چیونٹی نے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ہمین ہین کے اوپر رہنے کی اجازت ہے ہمکو خود اوپر رہنا اختیار نہیں کیا زمین کے اندر ہم رہتے ہین کہ خدا کے سوا اور کوئی ہمارا حال نہ جانے پھر چیونٹی بولی کہ ای پیغمبر خدا اون عطاؤن میں جو اللہ تعالی نے آپکو دی ہین کوئی بیان کیجیے فرمایا کہ ہوا میری سواری بنادی ہے کہ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ یعنی صبح کی سیر اوسکی ایک مہینا کی ہے اور شام کی سیر مہینا بھر کی چیونٹی بولی کہ آپ جانتے ہین اسکے کیا معنی ہین اسکے یہ معنی ہین کہ جو کچھ تمکو دنیا کی سلطنت دی ہے آئی بانہ آئے اور اسی معنی میں کسی نے کہا ہے نظم بر باد رفتے سحرگاہ و شام سریر سلیمان علیہ السلام ؛ بآخر ندیدی کہ بر باد رفت خنک آنکہ با دانش و داد رفت ؛ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سنکر جناب الٰہی میں مناجات شروع کی فَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي کہ ای میرے رب مجھے الہام دے أَنْ أَشْكُرَ یہ کہ میں شکر کرون نِعْمَتَكَ الَّتِي تیری اوس نعمت کا جو محض اپنے کرم سے أَنْعَمْتَ عَلَيَّ انعام کی تونے مجھ پر وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ اور میرے مان باپ پر اسواسطے کہ اون نعمتون کا نفع مان باپ کی طرف رجوع کرتا ہے وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا اور یہ کہ کرون میں کام اچھا تا کہ اپنے فضل سے تَرْضَاهُ پسند کرتو اوسے وَأَدْخِلْنِي اور داخل کر مجھے بِرَحْمَتِكَ اپنی رحمت سے فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۝ اپنے نیک بندون کے ساتھ بہشت میں بحر الحقائق میں ہے کہ تشبیہ دی ہے اوس شخص کی خواہش نفس کے ساتھ جو دنیا کا حریص ہو اور ڈرنے والی چیونٹی کو نفس لوامہ کے ساتھ اور سلیمان علیہ السلام کو دل کے ساتھ اور بلون کو حواس خمسہ کے ساتھ اور اس بات میں غور کرنے سے باقی قصہ اوس سالک سمجھدار پر ظاہر ہے جو عشق کی ہوا میں اوڑ کر پرندون کی بولیان پہچانتے ہین بیت چون ندیدی دمے سلیمان را ؛ تو چہ دانی زبان مرغان را ؛ لکھا ہے کہ اسی سفر میں سلیمان علیہ السلام کا لشکر ایک جنگل میں پہونچا کہ وہان پانی نہ تھا نماز کا وقت آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین وہان پانی ندارد اور لشکر کو پانی بتانے والا ہدہد تھا اوسے جو ڈھونڈھا تو نہ پایا اور بعضون نے کہا ہے کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے تھے چڑیان جو سایہ کیے تھین ناگاہ اوسمین فرا سی جگہ کھل گئی اور حضرت سلیمان پر دھوپ پڑی دیکھا تو ہدہد کی جگہ خالی تھی حضرت سلیمان نے اوسکی تلاش کی وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ اور خبر لی پرندون کو تو ہدہد اونمین نہ تھا فَقَالَ تو کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ مَا لِيَ کیا ہے مجھے کہ پرندون کے غول مین لَا أَرَى الْهُدْهُدَ نہیں دیکھتا ہون ہدہد کو کیا میری نگاہ اوسپر نہیں پڑتی أَمْ كَانَ یا ہے مِنَ الْغَائِبِينَ ۝ غائبون میں سے اس غول میں نہیں ہوا اور ضرور عذاب کرونگا اوسپر ادب دینے کو یا نصیحت کی نظر سے عَذَابًا شَدِيدًا عذاب سخت کہ اوسکے پر نوچکر اوسے دھوپ میں ڈالدونگا یا اوسکے جوڑے سے چھٹیل کر لینے کا حکم کرونگا یا اوسکے مخالف جانورون کے ساتھ اوسے بند کرونگا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ یا بیشک اوسے ذبح کر ڈالونگا اور پرندون کی عبرت کے واسطے أَوْ لَيَأْتِيَنِّي یا لاوے میرے پاس بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ کہ اوسکے غائب ہونے کا کیا سبب تھا فَمَكَثَ

[illegible] عزضکہ پرندون کی زبان پہچاننا

تو سلیمان علیہ السلام نے اوسپر غصہ کرنا شروع کیا فقال تو ہدہد بولا کہ اَحَطْتُّ دیکھا میں نے اور پہونچا میں بِمَا لَمْ تُحِطْ
بِهٖ اوسکو جسے آپ نہیں دیکھا اور اوس تک آپ نہیں پہونچے وَجِئْتُكَ اور میں آیا ہون آپ پاس مِنْ سَبَاٍۭ شہر سبا سے
کہ اوسے مارب کہتے ہیں بِنَبَاٍ خبر کے ساتھ یَّقِیْنٍ ○ یقینی یعنی شہر سبا سے آپ پاس ایک خبر لایا ہون وجہہ یہ ہوا میرا ایک ہُدہُد
مجہسے ملاقات ہوئی کہ اوس ملک کا تھا اوسنے اپنے بادشاہ کی عظمت اور وہان کی ہوا کی خوبی بیان کی اوسے دیکھنے کی آرزو کرکے میں گیا
اور دیکھ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ اونکا بادشاہ کون ہے اور دین کیا ہے اور رعیت کیسی ہے ہدہد نے کہا کہ اِنِّیْ وَجَدْتُّ
امْرَاَةً بیشک میں نے پائی ایک عورت بلقیس نام کہ قدرت کی راہ سے تَمْلِكُهُمْ بادشاہی کرتی ہے شہر سبا کے لوگون پر وَاُوْتِیَتْ
اور دی گئی ہے وہ عورت مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ہر چیز میں سے جو بادشاہون کے کام آتی ہیں وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ○ اور اوسکا ہے ایک
تخت بڑا اوسکی نسبت کہ کہا اور بادشاہون کے تختون کے لحاظ سے کہا ہے کہ تیس گز یا اسی گز سے اسی گز عرض اور بلندی اوس
تخت کی تھی سونے چاندی کا بنا جواہر سے جڑا وَجَدْتُّهَا پایا میں نے اوس عورت کو وَقَوْمَهَا اور اوسکے گروہ کو کہ پاؤن کی
وجہ سے یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ سجدہ کرتے ہیں آفتاب کو اور پوجتے ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَزَیَّنَ اور آراستہ
کیا ہے لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اونکے واسطے شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام آفتاب کی پرستش اور سب برے کام فَصَدَّهُمْ پھر باز
رکھا ہے شیطان نے اونہیں عَنِ السَّبِیْلِ سیدھی راہ سے فَهُمْ تو وہ لَا یَهْتَدُوْنَ ○ راہ نہیں پاتے طرف حق کی اور شیطان
اونہیں سیدھی راہ سے باز رکھتا ہے اَلَّا یَسْجُدُوْا کیا سجدہ نہیں کرتے لِلّٰهِ اللہ کے واسطے الَّذِیْ وہ اللہ جو اپنی
قدرت سے یُخْرِجُ الْخَبْءَ نکالتا ہے چھپی چیز فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین سے یعنی مینہہ کے قطرے آسمان سے
ظاہر کرتا ہے اور اوگنے والی چیز زمین سے نکالتا ہے وَیَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا تُخْفُوْنَ جو کچھ چھپاتے ہو اپنے دلون میں وَمَا تُعْلِنُوْنَ ○
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو زبانون پر اور بعضے نے مَا یُخْفُوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ پڑھا ہے یعنی دونون فعل غائب پڑھے ہیں یعنی اللہ جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ
اور ظاہر کرتی ہے مخلوقات اَللّٰهُ خدا ہے برحق لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود پرستش کے قابل مگر وہ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ ○ پیدا کرنے والا ہے عرش یعنی تخت بڑے کا وہ عرش جو کرسی کو گھیرے ہے اور کرسی نے گھیرا ہے آسمانون اور زمینون کو تو
بلقیس کے تخت کی بڑائی اس تخت کی بڑائی کے سامنے کیا حقیقت ہے یہ سجدہ آٹھوان ہے حضرت امام اعظم کے قول پر اور نوان ہے امام شافعی
رحمہم اللہ تعالی کے نزدیک فتوحات میں ہے کہ اس سجدہ کو سر خفی کا سجدہ کہتے ہیں اور سجدہ کرنے کی جگہہ میں اختلاف ہے بعضے مَا یُعْلِنُوْنَ کے
لفظ پر سجدہ کرتے ہیں اور بعضے رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پڑھ کر لکہا ہے کہ جب ہدہد اپنی بات پوری کر چکا تو قَالَ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ
سَنَنْظُرُ تو ہم دیکھینگے ہم اور اس بات میں غور کرینگے کہ اَصَدَقْتَ آیا سچ کہا تو نے اَمْ كُنْتَ یا تھا تو مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ○
پہر سلیمان علیہ السلام جھوٹی کی بات سنکے سلیمان علیہ السلام نے نامہ لکہا اور ہدہد سے کہا کہ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا لیجا میرا یہ نوشتہ فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ
اور اونکے لشکر کا ظلم نہیں کرتا ہدہد بولا کہ ہان جاتا ہون ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ پہر منہہ پھیر اونکی طرف سے ذرا اور دریافت کر فَانْظُرْ پھر دیکھ تو وہ اوس میں مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ○
کہ گروہ کو کیونکر رد یا تسلیم کی جواب دیتی ہے نامہ کے جواب میں باہم کیونکر رجوع کرتے ہیں اور کیا بات ٹھہراتے ہیں آگے باب قصص اس باب پر ہے بقیہ

سجدہ ۸

شراحیل یا شراحیل بن مالک کی بیٹی تھیں اور شراحیل کے باپ نے تیس برس ملک یمن میں بادشاہی کی تھی وہ جن سے ملا اور فارعہ جنیہ اوسکے نکاح میں
آئی اور عین المعانی میں ہے کہ بلقیس بنت شیصان کو اپنے تصرف میں لایا اور بلقیس اوس سے پیدا ہوئیں اور اپنے باپ کے بعد سلطنت لی اور اوسکے
ننھالی رشتہ دار جن مدد کرتے تھے اور اوسکے واسطے جنوں نے بڑا تخت بنایا اور وہ اپنے گروہ سمیت آفتاب پوجتی تھی جب ہدہد نے اوسکی
خبر سلیمان علیہ السلام کو پہونچائی تو اونہوں نے نامہ لکھا اور مہر کرکے ہدہد کو دیا کہ بلقیس پاس لیجا ہدہد نامہ چونچ میں لیکر آیا اور جس ساعت میں
بلقیس تخت پر بیٹھی تھیں اور ارکان سلطنت حاضر تھے تخت کے اوپر اوڑنے لگا لوگون نے اوسکی طرف دیکھا تو اوسنے نامہ ڈالدیا اور بہت مشہور
یہ بات ہے کہ بلقیس خلوتخانہ میں چیت لیٹی تھیں اور دروازے بند تھے ہدہد ایک روشندان میں سے اندر آیا اور نامہ اونکے سینہ پر ڈالدیا بلقیس اوٹھکر
بیٹھیں اور نامہ اوٹھاکر پڑھا اور حکم دیا کہ ارکان بارگاہ میں حاضر ہوں سب حاضر ہوئے نامہ ہاتھ سے پھینک کر اونکی طرف متوجہ ہوئیں اور قَالَتْ
بولیں بلقیس کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ تحقیق کہ ڈالدیا گیا میری طرف كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ○ نوشتہ بزرگی والا
نامہ کو بزرگ کہا بھیجنے والے کے اعتبار سے کہ وہ بزرگوار پیغمبر تھے یا اس سبب سے کہ وہ نوشتہ ایک پرندہ لایا تھا اور عجیب غریب بات تھی یا اس سبب سے
کہ نامہ پر مہر تھی امام قشیری نے فرمایا ہے کہ اوس نامہ کو بزرگی اسوجہ سے حاصل تھی کہ اوسمیں کچھ ملک و سلطنت کی طمع تو تھی نہیں بلکہ مالک الملک
جل شانہ کی طرف بلانے والا تھا بعض لوگوں نے کہا ہے چونکہ اس نامہ کا مضمون خدا کے نام کے ساتھ شروع تھا تو وہ نامہ سب نامون سے زیادہ بزرگ
ہوا نظم ای نام تو بہترین سرآغاز ۔ بے نام تو نامہ کی کنم باز ۔ آرایش نامہاست نامت ۔ آسایش سینہا کلامت ۔ نوشتہ کیا ہے بلقیس نے کہا کہ نامہ
میرے پاس آیا ہے ارکان سلطنت نے پوچھا کسکے پاس سے فرمایا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ یعنی یہ نامہ سلیمان کے پاس سے ہے وَاِنَّهٗ اور تحقیق
اوسکا مضمون یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ شروع ہے اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے نام کے
ساتھ مجھپر بڑائی نہ کرو اور گردن نہ اوٹھاؤ وَاْتُوْنِيْ اور آؤ میرے پاس مُسْلِمِيْنَ ○ ع گردن جھکائے ہوئے فرمانبردار وہ لوگ جب نامہ کے
مضمون سے مطلع ہوئے اور دیکھا کہ عبارت چست اور مختصر ہونے کے ساتھ بہت سے معنی پیدا کرتی ہے تو سب پریشان حال ہوئے اور گھبرا گئے
قَالَتْ بلقیس نے کہا کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اور وہ تین سو تیرہ بڑے آدمی ارکان سلطنت میں سے تھے ہر ایک دس دس ہزار آدمیوں کا
افسر اور حاکم بلقیس نے اون سب کو جمع کرکے حکم دیا کہ اَفْتُوْنِيْ مجھے جواب دو فِيْٓ اَمْرِيْ میرے کام میں اور جو بات میرے حق میں صلاح کی
ہو کہو مَا كُنْتُ نہیں ہوں میں قَاطِعَةً اَمْرًا قطع اور فیصل کرنے والی کسی کام کو حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ○ یہانتک کہ
حاضر ہو تم میرے پاس یعنی بے تمہارے حاضر ہوئے اور بغیر تمسے مشورہ کیے کوئی کام میں نہیں کرتی قَالُوْا بولے وہ لوگ کہ نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ
ہم قوت والے ہیں وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۵ اور سخت لڑائی لڑنے والے ہیں یعنی ہمیں قوت بھی حاصل ہے اور لشکر بھی بکثرت اور شجاعت
بھی وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ اور کام تیرے ہاتھ میں اور رائے وہی ہے جو آپکی رائے ہو فَانْظُرِيْ پھر دیکھ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ○ تو کیا حکم کرتی ہے
مقاتلہ یا مصالحہ کا نظم اگر جنگ خواہی برآوریم گرد ۔ ز دل دشمنان بابرد آوریم ۔ وگر صلح جوئی ترا بندہ ایم ۔ بفرمان و تدبیر حکمت سر افگندہ ایم ۔ جب
بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ لڑائی پر آمادہ ہیں تو یہ بات پسند نہ کی اور بولیں کہ لڑنا ہمکو مصلحت نہیں اسواسطے کہ جنگ میں سردار اگر وہ غالب آئے تو
ملک ویران تاخت ہوتا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قَالَتْ بلقیس نے کہا اِنَّ الْمُلُوْكَ یقینی بادشاہ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً

ع ۱۷

جب داخل ہوتے ہین کسی دیہہ یا شہر مین جسے فتح کرتے ہین تو اَفْسَدُوْهَا اوسے تباہ اور خراب کر دیتے ہین وَجَعَلُوْٓا اور
کر دیتے ہین اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اوس دیہہ کے عزت والون کو اَذِلَّةً ذلیل اور بیقدر یعنی بستی کو لوٹتے ہین رعایا کو قید کرتے ہین
وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ اور ایسا ہی کرتے ہین یہہ پہلے قول کی تاکید ہے وَاِنِّىْ مُرْسِلَةٌ اور بیشک مین بھیجنے والی ہون
اِلَيْهِمْ سلیمان اور اونکی قوم کی طرف بِهَدِيَّةٍ تحفہ کہ صلح کی ابتدا ہو فَنٰظِرَةٌۢ پھر دیکھنے والی ہون کہ وہان سے بِمَ يَرْجِعُ
الْمُرْسَلُوْنَ ۝ کیا چیز لیکر پھرتے ہین بھیجے ہوے لوگ اسواسطے کہ حضرت سلیمان نے اگر میرا ہدیہ قبول کر لیا تو وہ بادشاہ
ہین اور نہین تو پیغمبر کشاف مین ہے کہ بلقیس نے پانسو غلامون کو لونڈیون کے کپڑے اور زیور پہنائے اور پانسو لونڈیون کو غلامون کے
لباس اور زیور سے آراستہ کیا اور سونے کی ہزار اینٹین اور ایک تاج موتی اور یاقوت سے جڑا ہوا اور کسی قدر مشک و عنبر اور ڈبا اوسمین
موتی تو بے بدھے اور مہرہ جزع کج بدھا ہوا بھیجا اور منذر بن عمر کے ساتھہ ایک اور بڑے آدمی کو اپنی قوم مین سے جہان تک سمجھنے کے
واسطے مقرر کیا اور کہدیا کہ اے منذر جب تو پہونچے اگر حضرت سلیمان غصہ کی نظر سے تیری طرف دیکھین تو جان لینا کہ وہ بادشاہ ہین
اور اگر نرمی اور خوشخوی کے ساتھہ تحیات کرین تو جان لینا کہ پیغمبر ہین اور اونکی نبوت پہ دوسری دلیل یہہ ہے کہ غلامون اور لونڈیون مین
تمیز کر لینگے اور بے بدھے موتی کو بیدھ دینگے اور مہرے کے پیچ ہوے مین تاگا پرو دینگے وہ دونون آدمی تحفے لیکر چلے اور ہدہد نے سارا حال پہونچ کر
حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی حضرت سلیمان نے دیوون سے حکم فرمایا او نھون نے سونے چاندی کی اینٹین
بنائین اور سات فرسخ لیکر ایک میدان مین اوسکا فرش کر دیا منذر جس دن پہونچے اوس روز دریا اور خشکی کی سواریان میدان کے
کنارے لاکر ٹھہرائین اور آدمی اور پری و دیو و درندے اور وحشی جانور اور کیڑے مکوڑون نے جدا جدا صفین باندھین اور پرندے ہوا پر
پر سے پر جوڑ کر تھمے بیت با صد ہزار دیدہ فلک در ہزار قرن ؎ مجلس سلیمان بتکلف خوبی ندیدہ بود ؎ منذر میدان کے کنارے پہونچے
اور وہ فرش اور آرایش دیکھہ کر اپنے ہدیون سے شرمندہ ہوے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے کنارے پہونچے حضرت
سلیمان نے مسکرا کر اونکی احوال پرسی کی اور فرمایا کہ ڈبا لاؤ کہ اوسمین بے بدھا موتی اور مہرہ کج بدھا ہوا ہی پھر دیمک کو حکم فرمایا اوسنے بدھا
موتی بیدھ دیا اور کیڑے کو حکم کیا وہ تاگا منھہ مین دبا کر اوس مہرے کے سوراخ مین گیا اور تاگا اوسمین پرو دیا اور پانی منگا کر غلامون اور
لونڈیون کو حکم دیا کہ راہ کی گرد و غبار سے منھہ دھوئین مرد پانی اوٹھا کر فوراً منھہ دھونے لگے اور عورتون نے ایک ہاتھہ سے دوسرے ہاتھہ پر پانی
ڈالنا شروع کیا اور اس نکتہ کے باعث ایک کی دوسرے سے تمیز کر دی اور اونکا ہدیہ پھیر دیا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ فَلَمَّا جَآءَ
سُلَيْمٰنَ پھر جب بلقیس کا فرستادہ سلیمان علیہ السلام کے پاس اور تحفہ لایا تو قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ کہا سلیمان علیہ السلام نے
کیا مدد دیتے ہو مجھے مال سے یعنی مال کہ میرا مال سے زیادہ ہو فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ پس جو کچھ عطا کیا مجھے خدا نے ملک اور نبوت
اور علم خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بہتر ہے اوس سے جو کچھ تمھین دی دنیا کی پونجی بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝
اپنے ہدیے کے سبب خوش ہوتے ہو اور ناز کرتے ہو اسواسطے کہ تمہاری نظر حیات دنیا ہی پر ہے بیت آنکہ پرواز کند جانب علوی
چو مگس کی دنیا اندر نظر ہمت او مردار است ؎ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ بلقیس کے بھیجے ہوے پھر جا اِلَيْهِمْ بلقیس اور اوسکے گروہ کی طرف

اور کہا او اگر نہین آتے ہو فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ تو ضرور لاوینگے ہم اونپر لشکر کہ بکمال قوت اور کثرت کی وجہ سے لَا قِبَلَ لَهُمْ
بِهَا طاقت مقابلہ کی نہوگی اونکو اون لشکرون کے ساتھ وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ اور البتہ نکال دینگے ہم اونکو مِنْهَا اوس شہر سبا سے أَذِلَّةً
اوس حال مین کہ وہ بے عزت اور بے حرمت ہونگے وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ اور وہ ذلیل وخوار ہونگے اور قید کیے جاینگے منذر
پھر اور سب احوال بلقیس سے کہا بلقیس نے سامان سفر کیا اور اپنا تخت گھر مین خوب احتیاط سے رکھکر اوسپر نگہبان مقرر کردیا اور مکان
دروازہ مین قفل لگاکر کنجی اپنے پاس رکھی اور لشکر سمیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے تختگاہ کی طرف چلین اور جنون نے خبر پاکر خیال کیا
کہ جب حضرت سلیمان بلقیس کو دیکھینگے تو کمال حسن جمال وعقل کی وجہ سے اونکے ساتھ نکاح کی رغبت کرینگے اور وہ سلیمان علیہ السلام
کو جنون کے تحفون سے مطلع کریگی اور پھر کام سخت پڑیگا تو مصلحت یہ ہے کہ اونکے جمال وکمال پر ہم طعن کرین تاکہ اونکا عیب سلیمان علیہ السلام
کے دل مین جم جائے اور اونکی طرف توجہ نہ کرین تو بعضے سرداران جنون نے تخت کے سامنے آکے عرض کی کہ بلقیس کی عقل مین بڑا قصور اور
فتور ہے اور اونکی بات پکی نہین ہوتی اور اونکے پاؤن ایسے ہین جیسے گدھے کے سم اونگلیان بالکل نہین ہین سلیمان علیہ السلام کو سوچ
ہوا چاہا کہ پہلے بلقیس کی عقل ہی آزمایئے قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ ای سردارو أَيُّكُمْ تم مین سے
کون يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا لاتا ہے بلقیس کا تخت قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ قبل اسکے کہ آئین وہ میرے پاس
مسلمان اسواسطے کہ جب وے مسلمان ہوکر آئین تو پھر بے اونکی اجازت اونکا تخت لینا درست نہین اور غرض یہ تھی کہ تخت کو بدل دین
اور بلقیس سے پوچھین کہ یہ تمہارا تخت ہے یا نہین اور اونکے جواب سے اونکی عقل دریافت کرین قَالَ عِفْرِيتٌ ایک لمبے بڑے
دیو نے کہا مِنَ الْجِنِّ قوم جن مین سے کہ اوسکا نام ذکوان یا صخر تھا أَنَا آتِيكَ بِهِ مین لادونگا وہ آپکو قَبْلَ أَنْ تَقُومَ
قبل اسکے کہ اوٹھین آپ مِنْ مَقَامِكَ اپنی جگہ سے یعنی محکمے سے اور سلیمان علیہ السلام آدھے دن تک محکمہ مین بیٹھکر حکم جاری
کیا کرتے تھے وَإِنِّي عَلَيْهِ اور بیشک مین وہ تخت اوٹھا لانے پر لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝ البتہ قدرت رکھتا ہون اور امانتدار ہون
اوسکے جواہر مین یعنی اوسمین خیانت نہ کرونگا اور امانت کے ساتھ آپکے پاس پہونچادونگا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اس سے
بھی زیادہ جلدی چاہتا ہون قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ کہا اوسنے جسکے پاس تھا عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ کتاب آسمانی سے
یعنی خدا کی بھیجی ہوئی کتابین اوسنے پڑھی تھین وہ اسم اعظم جانتا تھا وہ خضر علیہ السلام تھے یا ضبہ کہ ابو القبیلہ تھے تیسیر مین لکھا ہے کہ ضبہ
کی اولاد کو یہ دعوی ہے کہ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ سے ہمارا دادا ہی مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ خود حضرت سلیمان تھے یا ایک مرد
مستجاب الدعوات کہ اوسے ملیخا کہتے تھے یا ذوالنون یا اسطوم یا وہ فرشتہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی تائید کرنے والا تھا یا وہ فرشتہ جسکے قبضہ
مقادیر کا دفتر ہے یا جبریل علیہ السلام اور اوس تقدیر پر کہ کوئی فرشتہ ہو کتاب سے لوح محفوظ مراد ہے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ وہ آصف بن برخیا
سلیمان کا وزیر تھا اوسنے کہا کہ أَنَا آتِيكَ بِهِ مین لاتا ہون آپکے پاس بلقیس کا تخت قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ پہلے اس سے کہ پھر آوے إِلَيْكَ
آپکی طرف طَرْفُكَ آنکھ آپکی یعنی جب آپ کسی چیز کی طرف دیکھین جب تک آپ اوسپر نگاہ اوٹھائین مین تخت حاضر کردونگا سلیمان
علیہ السلام نے اوسے اجازت دی اور سجدہ مین جاکر کہا یا حی یا قیوم کہ عبری زبان مین اسکا ترجمہ اہیا اشر اہیا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت

سلیمان علیہ السلام نے کہا یا ذا الجلال والاکرام اور پھر تقدیر جب دعا کی تو بلقیس کا تخت اپنی جگہ پر زمین مین دھنس گیا اور پلک مارنے نہی حضرت
سلیمان کے تخت کے سامنے زمین سے نکلا اور وسیط مین ہی کہ حق تعالی نے وہان تخت کو معدوم کیا اور سلیمان علیہ السلام کے پاس پھر
موجود کر دیا فَلَمَّا رَاٰهُ پھر جب سلیمان علیہ السلام نے دیکھا وہ تخت مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ ٹھہرا ہوا اپنے پاس تو قَالَ هٰذَا
کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ یہ عنایت مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ فضل سے ہی میرے رب کے لِيَبْلُوَنِيْ تا کہ آزمائے مجھے ایسے امور مین
ءَاَشْكُرُ آیا شکر کرتا ہون مین اَمْ اَكْفُرُ یا ناشکری وَمَنْ شَكَرَ اور جو کوئی شکر کرتا ہے خدا کی نعمت کا فَاِنَّمَا يَشْكُرُ
تو سوا اسکے نہین کہ وہ شکر کرتا ہے لِنَفْسِهٖ اپنی ذات کے واسطے یعنی واسطے نفع کے شکر کے سبب سے نعمت ہمیشہ رہتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے
وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے فَاِنَّ رَبِّيْ تو بیشک میرا رب غَنِيٌّ بے پرواہ ہے لوگون کے شکر اور ناشکری سے كَرِيْمٌ ۝
کرم کرنے والا ہے مستحقون کو نعمت دیکر قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ پھیر دو بلقیس کے واسطے عَرْشَهَا اوسکا تخت
یعنی اوسکی ہیئت اور شکل بدل دو اسطرح پر کہ اوپر کی چیز نیچے اور آگے کی پیچھے کر دو یا اوسکے جواہر بدل دو سبز کی جگہ سرخ سفید کے مقام پر زرد
نَنْظُرْ کہ ہم دیکھین تو کہ اوس سے پوچھنے کے بعد اَتَهْتَدِيْٓ آیا راہ پاتی ہے اوسکی طرف اور اپنا تخت پہچان لیتی ہے اَمْ تَكُوْنُ
یا ہوتی ہے مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اون لوگون مین سے جو راہ نہین پاتے چیزون کی طرف اور نہین پہچانتے فَلَمَّا
جَآءَتْ پھر جب آئین بلقیس سلیمان علیہ السلام کے پاس اور اوسکا تخت حضرت سلیمان کے تخت کے سامنے رکھا تھا قِيْلَ کہا گیا
اوسے کہ اَهٰكَذَا کیا ایسا ہی عَرْشُكِ تخت تمہارا قَالَتْ کہا بلقیس نے کہ كَاَنَّهٗ هُوَ گویا یہ تو وہی ہے یقین کے
ساتھ نکہا کہ یہ تو وہی ہے اس وجہ سے کہ ممکن ہے کہ کوئی تخت ہو مثل اوس تخت کے اور یہ کمال عقل کی وجہ سے تھا پھر کہا کہ وَاُوْتِيْنَا
الْعِلْمَ اور دیا گیا ہمین علم کمال قدرت الٰہی اور نبوت سلیمان علیہ السلام کی صحت پر مِنْ قَبْلِهَا پہلے سے اس معجزے کے
وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝ اور ہین ہم اونکا حکم ماننے والے وَصَدَّهَا اور باز رکھا حق تعالی نے اپنی توفیق مدد کی بدولت مَا كَانَتْ
تَّعْبُدُ اوس چیز سے کہ تھی اوسے پوجتی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی آفتاب کو اِنَّهَا كَانَتْ بیشک تھی بلقیس مِنْ
قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ کافرون کے گروہ مین سے لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اوسکے پانوؤن کے امتحان کے واسطے حکم فرمایا اور حکم کے موافق ایک
مکان عالیشان تیار کیا گیا اوسکی زمین سفید شفاف شیشہ کی بنائی اور اوسکے نیچے پانی بھر کر اوسمین مچھلیان چھوڑ دین چنانچہ اوس
مکان کے صحن مین پانی ہی پانی دکھائی دیتا تھا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت اوس مکان عالیشان کے بیچ مین بچھا کر بی بلقیس کو
بلایا جب مکان کے دروازہ پر پہونچین قِيْلَ لَهَا لوگون نے اونسے کہا ادْخُلِي الصَّرْحَ آئیے اس مکان عالیشان کے صحن مین
فَلَمَّا رَاَتْهُ پھر جب دیکھی بلقیس نے اوس مکان کی زمین حَسِبَتْهُ لُجَّةً تو گمان کیا اوسکو پانی بھرا وَّكَشَفَتْ
اور کھینچا اپنے کپڑے کا دامن عَنْ سَاقَيْهَا اپنی دونون پنڈلیون پر سے کہ پانی مین پانوؤن بھگے سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ اوسکے
پانوؤن تو آدمیون ہی کے سے ہین پریون کے مثل ہین قَالَ فرمایا سلیمان علیہ السلام نے کہ اے بلقیس مت کھینچ اِنَّهٗ بیشک جسے تم پانی سمجھی
یہ تو صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ صحن ہی صاف برابر مِّنْ قَوَارِيْرَ شیشون کا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ بولین بی بلقیس کہ اے میرے رب تحقیق مین

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظلم کیا اپنی ذات پر آفتاب پوج کر وَ اَسْلَمْتُ اور اسلام قبول کیا مین نے مَعَ سُلَیْمٰنَ سلیمان کے
ساتھ یعنی اونکی راہ مین مین نے اپنے کو سپرد کیا لِلّٰهِ خدا کے حکم کے واسطے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ جو پروردگار ہے سب عالم کا حضرت
سلیمان علیہ السلام کے ساتھ بلقیس کے نکاح اور اونکے انجام کار مین بڑی گفتگو ہے جواہر التفسیر مین اوسکی تفصیل مذکور ہے صاحب تاویلات نے
فرمایا ہے کیا خوب مشابہت ہے ہدہد کو قوت متفکرہ کے ساتھ اور شہر سبا کو جسم سے اور سلیمان کو دل کے ساتھ اور بلقیس کو نفس سے اور مَن
عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ کو قوت عاقلہ کے فعل سے اور تخت بلقیس کو طبیعت بدنیہ کے ساتھ اور باقی حکایت کو مطابق کرنا موقوف ہے فہم اور عقل پر
بیت آنکس کہ ز شہر آشنائی ست * داند کہ متاع ما کجائی ست * وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اور تحقیق کہ بھیجا ہمنے اِلٰی ثَمُوْدَ
قبیلہ ثمود کی طرف اَخَاهُمْ صٰلِحًا اونکے بھائی صالح کو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اس حکم کے ساتھ کہ عبادت کرو اللہ کی فَاِذَا هُمْ
پھر جب وہ فَرِیْقٰنِ دو گروہ ہو گئے مومن اور کافر یَخْتَصِمُوْنَ ○ لڑائی اور جھگڑے مین پڑ گئے باہم اور اونکا جھگڑا سورہ اعراف مین بیان
مذکور ہو چکا اور جب کافر جھگڑے کے وقت ملزم ہوے تو بولے کہ لاؤ اے صالح وہ عذاب جس سے تم ہمین ڈراتے ہو قَالَ یٰقَوْمِ
کہا صالح علیہ السلام نے کہ اے میرے گروہ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ کیون جلدی کرتے ہو عذاب نازل ہونے کی قَبْلَ الْحَسَنَةِ
توبہ کے پہلے یعنی توبہ مین دیر نہ کرو لکھا ہے کہ قوم ثمود کے لوگ کہتے تھے کہ جب ہم عذاب دیکھینگے تو توبہ کر لینگے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ کیون استغفار نہین کرتے اور ایمان لا کر توبہ کر کے خدا سے بخشش کیون نہین چاہتے لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ○ شاید تم رحم کیے جاؤ اور عذاب نازل نہو تو قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِكَ وہ لوگ بولے کہ ہمنے فال لی تیرے سبب سے
وَ بِمَنْ مَّعَكَ ط اور اوسکے سبب سے جو تیرے ساتھ ہین مومنون مین سے کہ اونھون نے تمھارے ساتھ اسلام کی طرف بلانا شروع کیا اور ہمکو
کلفت اور محنت ہوئی اور ہم مین جدائی پڑی قَالَ طٰٓئِرُكُمْ کہا صالح علیہ السلام نے کہ تمھاری فال نیک و بد عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے
پاس ہے یعنی تمھاری محنت کا سبب خدا کے پاس لکھا ہے حکم ازلی کے ساتھ اور میرے باعث سے بدل جائیگا بیت قلم بنیک و بد خلق
در ازل رفت ست * بہ گفتگوے خلائق دگر نخواہد شد * بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لوگ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ○ گروہ ہو آزمائے ہوے یعنی
دولت اور مفلسی اور سختی پیچھے لگا کر تمکو آزماتے ہین وَ كَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ اور تھے اوس شہر مین جسمین حضرت صالح علیہ السلام تھے
یعنی حجر مین سے تِسْعَةُ رَهْطٍ نو آدمی قوم کے اچھون بڑون مین سے اونہین سے قدار بن سالف اور مصدع بن دہر اور بعضے کہتے ہین
اوسکا نام مہرج تھا یہ لوگ اونٹنی کی کوچین کاٹنے مین شریک تھے یُّفْسِدُوْنَ فساد کرتے تھے فِی الْاَرْضِ زمین حجر مین وَلَا یُصْلِحُوْنَ
اور درستی پر نہین لاتے تھے اپنا کام یعنی فساد ہی فساد اونکے مزاج مین تھا اصلاح بالکل نتھی جب اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے بعد
عذاب کی وعید سنی قَالُوْا بولے آپس مین تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ اور حال یہ ہے کہ قسم کھائی تھی اونھون نے اوسکی یعنی قسم کھا کر
اونھون نے کہا کہ لَنُبَیِّتَنَّهٗ ضرور شبخون مارا چاہتے ہین ہم صالح پر وَ اَهْلَهٗ اور اوسکے لوگون پر ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّهٖ پھر کہینگے
ہم اوسکے ولی وارث سے جو خونبہا کا مدعی ہوگا یعنی اگر ولی ہمسے پوچھینگے کہ صالح کو کسنے قتل کر ڈالا تو ہم کہینگے کہ مَا شَهِدْنَا
حاضر نتھے ہم مَهْلِكَ اَهْلِهٖ اوس جگہ جہان اونہین ہلاک کیا اور کسرہ نے مہلک کے لام کو زیر پڑھا ہے یعنی ہم نہین دیکھا

اونکے لوگون کے ہلاک کرنے کو تو اونکے ہلاک ہونے کی جگہ کو کیا خبر وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ اور بیشک ہم سچون مین ہین وَمَكَرُوْا
مَكْرًا اور مکر کیا اونھون نے مکر کرنا اسطرح پر کہ صالح علیہ السلام کو قتل کرین اور اونکے ولی وارث سے کہدین کہ ہم نے قتل نہین کیا
اور ہمین تو خبر بھی نہین وَّمَكَرْنَا مَكْرًا اور مکر کیا ہمنے مکر کرنا یعنی ہمنے اونکے مکر کی جزا اونکو دی اسطرح پر کہ اونکے مکر کو اونکی ہلاکت کا
سبب کر دیا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ آگاہ نہ تھے اور شعور نہ رکھتے تھے لکھا ہے کہ صالح علیہ السلام نے ایک مسجد ایک غار مین
بنائی تھی راتون کو وہان نماز پڑھتے تھے وہ نو کون آدمی بولے کہ پھر عذاب آنے کا وعدہ تو تین دن کے بعد ہے تو ہم اوس سے پہلے ہی صالح کا
کام تمام کردین تو پہلی شب اوسکے اندر آکر گھات مین بیٹھے کہ جیسے ہی صالح آئین تو اونکو قتل کر ڈالین ناگاہ ایک پتھر اونپر پھٹ پڑا اور
اون سب کو دبا لیا اور غار کا منھ بند کر دیا وہ نو آدمی وہین ہلاک ہو گئے اور باقی کافر جبریل علیہ السلام کی چیخ سے مرے فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ پس دیکھ کیسا ہوا عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ انجام اونکے مکر کا اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ اور دیکھ کہ ہمنے ہلاک کر دیا ان
نو آدمیون کو غار مین وَقَوْمَهُمْ اور باقی اونکی قوم کو اَجْمَعِيْنَ ○ سب کو جبریل کی چیخ سے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ پس یہ ہین
اونکے گھر زمین حجر مین اونمین دیکھ خَاوِيَةً خالی اور خراب حال ہین بِمَا ظَلَمُوْا اس سبب سے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی شرک کا
شہر بستھرایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو کچھ ہمنے قوم ثمود کے ساتھ کیا اوسمین لَاٰيَةً البتہ عبرت ہے لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○
اوس قوم کے واسطے جو لوگ جانتے ہین اور اوسکے سبب سے نصیحت پاتے ہین وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اون
لوگون کو جو ایمان لائے صالح علیہ السلام پر وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ اور تھے پرہیز کرتے کفر اور گناہون سے اور اسی سبب سے اونھون نے
نجات پائی وَلُوْطًا اور یاد کر لوط بن ہارون کو اِذْ قَالَ جب اوسنے کہا لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم سے کہ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
آتے ہو تم برے کام کو یعنی لواطت کرتے ہو وَاَنْتُمْ حال آنکہ تم تُبْصِرُوْنَ ○ جانتے ہو اوسکی برائی یا دیکھتے ہو دوسرے کو یہ کام کرتے
ہوئے یعنی کھلم کھلا یہ گناہ کرتے ہو اور یہ بہت بری بات ہے اَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ آتے ہو مردون پر شَهْوَةً
شہوت کی راہ سے مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ سوا عورتون کے جو شہوت اوتارنے کے واسطے پیدا ہوئی ہین بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ○ ایسے گروہ کے لوگ ہو کہ اپنے کام کا انجام نہین جانتے فَمَا كَانَ پھر نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب قوم لوط کا
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اونھون نے آپس مین کہ اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ نکالدو لوط کے لوگون کو لوط سمیت مِّنْ قَرْيَتِكُمْ
اپنے گانون سے کہ اوسکا نام سدوم ہے اِنَّهُمْ بیشک وہ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○ لوگ ہین کہ پاکیزگی کرتے ہین یعنی اپنے کو پاکیزہ
جانتے ہین اور ہمکو ناپاک سمجھتے ہین فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے لوط علیہ السلام کو وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے لوگون یعنی اونکی بیٹیون کو
اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی جورو کو قَدَّرْنٰهَا مقرر کیا تھا اوسکا ہونا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ باقی رہنے والون مین جو عذاب مین مبتلا ہو
وَاَمْطَرْنَا اور برسایا ہمنے عَلَيْهِمْ اونپر بلا نازل ہونے اور مونہ لٹکانے اور الٹ پلٹ جانے کے بعد مَّطَرًا مینھ پتھر کا فَسَآءَ
پس برا ہے مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ ع مینھ ڈرائے ہوؤن کا جنھون نے ڈرانے کو سچ نہ جانا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا ہمنے لوط کو کہ حمد و شکر خدا
ہی کو کافرون کی ہلاکت پر وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ اور سلام ہے اوسکے اون بندون پر الَّذِيْنَ اصْطَفٰى جنھین اوسنے برگزیدہ کیا ہے معصوم

ع ۱۴

کرینگے اور بچایا ہی برے کاموں سے اور نجات دی ہی عذابوں سے اور صحیح بات یہ ہی کہ اس آیت میں حمد کرنے کا حکم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اسواسطے کہ جب حق تعالی نے اس سورت میں ایسے قصے بیان فرمائے جو کمال قدرت پر دلالت کرتے ہین جیسے حضرت موسی علیہ السلام کا قصہ اور جو بڑی نشانیان اور معجزے رسولون ہی کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت کرتا ہی جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ اور جسمین دشمنون کی ہلاکت اور دوستون کی فتح و نصرت کا ذکر ہی جیسے حضرت صالح اور حضرت لوط علیہما السلام کا قصہ اور ان قصون سے واقف ہونا بڑی نعمت ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کے حمد و شکر کا حکم فرمایا اور اسلام کا برگزیدہ بندون پر کہ انبیا علیہم السلام ہین یا آنحضرت کے صحابہ کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین یا اہل قرآن ہین یا سب مسلمان ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ سلام والے وہ لوگ ہین جنکے دل لوث علائق اور جنکا سر فکر خلائق سے خالی ہی وہ لوگ آج تو واسطے سے سلام سنتے ہین اور کل قیامت کے دن بے واسطہ سنینگے کہ سلام قولا من رب رحیم ؎ نظم ؎ ہر بندہ کہ او گشت مشرف بسلامت ؎ البتہ بود خاص بتشریف سلامت ؎ لطفی کن و بنواز دلم را بسلامی ؎ زیرا کہ سلامت ہمہ لطف ست و کرامت ؎ آللّٰہُ آیا خدائے برحق خَیْرٌ بہتر ہی اَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ یا وہ معبود باطل عاجز بہتر ہین جنھین شریک کرتے ہین فقط

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یا وہ جسنے پیدا کیے اپنی قدرت سے آسمان اور زمین کہ اس فنے بگڑنے والے عالم کے اصول ہین وَاَنْزَلَ لَکُمْ اور اوتارا تمھارے واسطے مِّنَ السَّمَآءِ آسمان یا ابر سے مَآءً پانی فَاَنْۢبَتْنَا پھر اوگایا ہمنے بِہٖ اوس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف پھرنا اوسکی ذات کے ساتھ فعل خاص ہونے کی تاکید کے واسطے ہی یعنی ہم پانی سے بس ہمہی اوگا سکتے ہین حَدَآئِقَ باغون کو جنکی چار دیواری کچی ہی ذَاتَ بَهْجَةٍ خوبی اور خوشنمائی والے یعنی زیبا اور آراستہ مَا کَانَ لَکُمْ نہین ہی اور نہین پہونچتا تمکو اَنْ تُنْۢبِتُوْا یہ کہ اوگاؤ شَجَرَهَا درخت اون باغون کے ءَاِلٰهٌ کیا ہی یعنی نہین ہی کوئی معبود مَّعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ کہ ان کامون مین اوسکی مدد کرے اسواسطے کہ وہ پیدا کرتے ہین اکیلا ہی بَلْ هُمْ بلکہ مشرک لوگ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ ۝ ایک گروہ ہین کہ پھرتے ہین توحید کی راہ سے یا شریک کرتے ہین خدا کے ساتھ اور اوسکا مثل ثابت کرتے ہین تو جیسے وہ مثل اور برابر ٹھہراتے ہین آیا وہ بہتر ہی اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ یا وہ جسنے کردیا زمین کو قَرَارًا قرارگاہ آدمیون اور چارپایون کی وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا اور پیدا کردین بیچ مین اسکے درمیان پانی کی نہرین وَّجَعَلَ لَهَا اور پیدا کیا زمین کی مضبوطی کے واسطے رَوَاسِیَ پہاڑ اونچے کہ اونمین کانین ہوتی ہین اور اونکے نیچے سے چشمے نکلتے ہین وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ اور کردیا دو دریاؤن کھاری اور میٹھے مین یا روم اور فارس کی دو نہرون مین حَاجِزًا مانع کہ ایک دوسرے مین مل نہین جاتے ءَاِلٰهٌ کیا ہی کوئی خدا یعنی نہین ہی مَّعَ اللّٰهِ برحق خدا کے ساتھ کہ یہ چیزین پیدا کرنے مین اوسکا مددگار ہو بَلْ اَکْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے مشرک لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے خدائے برحق کا اکیلا ہونا چیزین پیدا کرنے مین تو اوسکے شریک کے قائل ہین پھر آیا وہ شریک عاجز و ناتوان بہتر ہین اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ یا جو قبول کرتا ہی مضطر کو اِذَا دَعَاهُ جب کہ پکارتا ہی اوسکو مضطر اور مضطر اوسے کہتے ہین جسکا خدا کے سوا کوئی حیلہ اور وسیلہ نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ مضطر وہ ہی جسنے اپنی جان سے ہاتھ اوٹھایا ہو

جیسے دریا میں ڈوبتا ہوا آدمی یا بیابان بے پایان میں راہ بھولا ہوا یا وہ بیمار جو صحت سے نا امید ہو۔ شیخ داؤد دیبانی قدس سرہ ایک بیمار کو
دیکھنے گئے تھے اوس بیمار نے کہا کہ ای شیخ میری صحت کے واسطے دعا کر شیخ نے فرمایا کہ تو خود دعا کر کہ تو مضطر ہی اور قبولیت مضطر کی دعا سے
بندھی ہوئی ہی اسواسطے کہ اوسکی نیاز اور آرزو بہت زیادہ ہوتی ہی اور حق تعالی عاجزوں بیچاروں کی آرزو بر لانے کو دوست رکھتا ہی
نظم آن نیاز مریمی بود است و درد ۔ کہ چنان طفلی سخن آغاز کرد ۔ ہر کجا دردی دوا آنجا بود ۔ ہر کجا فقری نوا آنجا بود ۔ پیش حق
یک نالہ از روی نیاز ۔ بہ کہ عمری در سجود و در نماز ۔ پس جب نیازمند بیچارہ دعا کرتا ہی تو حق تعالی قبول فرماتا ہی وَيَكْشِفُ السُّوٓءَ
اور اوٹھا لیتا ہی برائی یعنی جو کچھ اوسے برا معلوم ہوتا ہی وہ اوس سے دفع کر دیتا ہی وَيَجْعَلُكُمْ اور آیا بت بہتر ہی یا وہ خدا جو
کرتا ہی تمکو خُلَفَآءَ الْاَرْضِ خلیفہ زمین میں یعنی تمکو اگلوں کا جانشین کرتا ہی اور زمین کو اونکے بعد تمہارے تصرف میں لاتا ہی
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ کیا خدا دوسرا ہی خدای برحق کے ساتھ کہ ان کاموں میں اوسکی اعانت کرے یعنی نہیں ہی اور نہ چاہیے
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تھوڑی سی نصیحت مانتے ہو یا خدا کو تھوڑا یاد کرتے ہو اور بعضوں نے کہا ہی کہ کبھی سے باطل کرنا اور یعنی یاد
نہیں کرتے ہو خدا کو اور بت پوجتے ہو آیا وہ بہتر ہیں اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ یا وہ جو راہ دکھاتا ہی تمہیں فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
اندھیروں میں بیابانوں اور دریاؤں کے وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ اور جو بھیجتا ہی ہوائیں بُشْرًا خوشخبری دینے والیاں بَيْنَ
يَدَيْ رَحْمَتِهٖ آگے اپنی رحمت کے کہ مینہ ہی ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ آیا ہی دوسرا خدا خدای برحق کے ساتھ یعنی نہیں ہو سکتا
تَعٰلَى اللّٰهُ بزرگ ہی خدا اور برتر ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے جسے شریک پکڑتے ہیں کافر اسواسطے کہ خالق قادر پاک ہی مخلوق
عاجز کی مشارکت سے آیا اپنا شریک بہتر ہی اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ یا وہ جو پیدا کرتا ہی خلق کو اور معدوم سے موجود کرتا ہی ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
پھر پھیر لائیگا اوسے معدوم ہو جانے کے بعد یعنی اوٹھائیگا قیامت میں وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ اور جو روزی دیتا ہی تمکو مِّنَ السَّمَآءِ
آسمان سے مینہ برسا کر وَالْاَرْضِ اور زمین سے اوگنے والی چیزوں کے باعث یا اسباب سماوی اور ارضی کے ساتھ تمکو رزق عطا کرتا ہی
ءَاِلٰهٌ کیا ہی کوئی خدا شریک مَّعَ اللّٰهِ اوس اللہ کے ساتھ جو یہ کام کرتا ہی قُلْ هَاتُوْا کہو لاؤ بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنی اس بات پر کہ
کوئی اللہ کے سوا ان کاموں پر قدرت رکھتا ہی اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ۝ سچے اس بات میں کہ دوسرا خدا ہی اسواسطے کہ
بکمال قدرت لوازم الوہیت سے ہی اور وہ بجز خدا کے واسطے ثابت نہیں قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَّا يَعْلَمُ نہیں جانتا مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہی الْغَيْبَ آئی ہوئی چیز اور پوشیدہ بات کو اِلَّا اللّٰهُ مگر اللہ سبحانہ یعنی
جسطرح قدرت کاملہ اوسیکے ساتھ مخصوص ہی اوسی طرح علم کامل بھی اوسی کے ساتھ خاص ہی وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ
يُبْعَثُوْنَ ۝ اور وہ نہیں جانتے کہ کب وہ اوٹھائے جائینگے بَلِ ادّٰرَكَ بل یہاں بل کے معنی میں ہی اور لباب میں کہا کہ ام کے
معنی میں ہی بہر تقدیر استفہام نفی کے معنی میں ہی یعنی نہیں پہونچا اور کامل نہیں ہوا عِلْمُهُمْ اونکا علم فِي الْاٰخِرَةِ آخرت
نفع ہونے میں یعنی جیسا چاہیے ویسا آخرت کو نہیں جانا بَلْ هُمْ بلکہ وہ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا شک میں ہیں امور آخرت سے
بَلْ هُمْ بلکہ وہ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ امر آخرت سے اندھے ہیں یعنی انکے دیدۂ دل حشر کی دلیلیں دیکھنے سے بند ہیں وَقَالَ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْٓا اور کہا اونھون نے جو کافر ہوے چشم بصیرت اندھی ہونے کے سبب سے ءَاِذَا كُنَّا کیا جب ہو جاینگے ہم تُرٰبًا خاک وَّاٰبَآؤُنَآ
اور باپ دادے ہمارے بھی خاک ہو گئے ہین اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ کیا ہم نکالے گئے ہونگے قبرون سے یا باہر نکلے ہوے تنگی فنا سے اندر کے
ہوے سعت حیات مین لَقَدْ وُعِدْنَا بیشک ہم وعدہ دیے گئے ہین هٰذَا اس حشر و نشر کا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا ہم اور ہمارے
باپ دادا مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد ہی کے وعدہ دینے سے یعنی سب انبیا ہی وعدہ دیا کیے اور اب تک تحقیق کو نہ پہونچا اِنْ هٰذَآ
نہین ہے یہ وعدہ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ مگر کہانیان اگلون کی یعنی بنائی ہوئی بے اصل کہانیون کے مثل قُلْ سِيْرُوْا
کہا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا او فِي الْاَرْضِ زمین مین تکذیب کرنے والون کی جیسے دیار حجر اور احقاف اور موتفکات فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ انجام کار گنہگارون کا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور رنجیدہ نہو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کی تکذیب اور انکار کے سبب سے وَلَا تَكُنْ اور نہ رہ فِيْ ضَيْقٍ تنگدلی مین مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○
اوس چیز سے کہ وہ مکر کرتے ہین اسواسطے کہ تم تو ہماری عصمت اور نگہبانی کی پناہ مین ہو اور تمہاری حفاظت کا کفیل تو مین ہون نظم
غم مخور آنرا کہ غمخوارت منم ؛ از ہمہ بدہا نگہدارت منم ؛ از تو گر اغیار بر گردند گو ؛ این جہان و آن جہان یارت منم ؛ وَيَقُوْلُوْنَ اور
کہتے ہین کافر کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کہان ہے اور کب ہوگا یہ وعدہ کیا ہوا عذاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے
مخاطبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم ہین کیونکہ برابر کافرون کو ڈراتے تھے قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ کہہ شاید کہ ہو حکم الٰہی
رَدِفَ لَكُمْ ملی ہوئی تمہارے واسطے اور تمہارے پیچھے پیچھے آجائے بَعْضُ الَّذِيْ تھوڑی اوس چیز مین سے کہ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○
جلدی کرتے ہو جسکے نزول او حلول کی اور وہ جنگ بدر کے دن کا عذاب تھا یا قحط یا گرانی وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ اور بیشک تیرا
فضل اور رحمت کرنے والا ہے عَلَى النَّاسِ لوگون پر کہ اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا گناہ کے بدلے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن
بہتیرے اونکے لَا يَشْكُرُوْنَ ○ شکر نہین کرتے اور تاخیر عذاب بھی ایک نعمت ہے اوسکا حق نہین پہچانتے وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ
اور یقینی تیرا رب البتہ جانتا ہے مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُوْرُهُمْ دل کافرون کے حسد تمپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین تمہاری تکذیب اور عداوت وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ اور نہین ہے کچھ پوشیدہ پیدا اور نازل
ہونے والی چیز فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین مین اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ مگر لکھی ہے کتاب ظاہر یعنی لوح محفوظ مین
اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ بیشک قرآن يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پڑھتا ہے بنی اسرائیل پر یعنی اونکے واسطے بیان کرتا ہے
اَكْثَرَ الَّذِيْ بہت وہ چیز کہ نادانی کی وجہ سے هُمْ فِيْهِ وہ اوس چیز مین يَخْتَلِفُوْنَ ○ اختلاف کرتے ہین اور ایک دوسرے کے
خلاف بات کہتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ اور نصارا کی تنزیہ اور معاد جسمانی اور روحانی کا احوال اور بہشت اور دوزخ کی صفت اور کیفیت
اور عزیر اور عیسی علیہما السلام کا قصہ وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَهُدًى البتہ ہدایت وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہے لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○
ایمان والون کے واسطے کہ وہ اوس سے فائدہ لیتے ہین اِنَّ رَبَّكَ یقینی تیرا رب يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ فیصلہ کرتا ہے اہل اختلاف
کے بنی اسرائیل مین سے ہین بِحُكْمِهٖ اپنے حکم صحیح اور درست سے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے

کہ اوسکا حکم رد نہین کر سکتے الْعَلِيمُ ۝ وہ جاننے والا ہی حقیقت اوس علم کی جسپر وہ کرتا ہی فَتَوَكَّلْ پس توکل کر عَلَى اللَّهِ
اللہ پر اور ہی ہمارے حبیب دشمنون کی دشمنی سے تم کچھ باک نہ کہو إِنَّكَ بیشک تم عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۝ حق ظاہر پر ہو یعنی
تمہاری راہ سیدھی ہی اور تمہارا کام درست ہی إِنَّكَ تحقیق کہ تم لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ بات نہین سنا سکتے مردون کو یعنی مردہ دل
کافر تمہاری بات سن نہین سکتے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ اور تم نہین سنا سکتے بہرون کو پکار إِذَا وَلَّوْا جب پھیرین
مُدْبِرِينَ ۝ پیٹھ پھیرے یعنی اونکے دلون کے کان بہرے ہین اور قرآن سننے سے انکار کرتے ہین اور منہ پھیرتے ہین تو بہرون کے
مشابہ ہین نہ سننے مین خصوصاً وہ بہرا جو پھر جائے اور اپنے پکارنے والے کی طرف پیٹھ پھیرے اس صورت مین اوسکو سنانا بہت مشکل ہی
اور اشارہ وکنایہ بھی وہ نہین دیکھتا کہ اشارے سے بات سمجھے وَمَا أَنْتَ اور نہین تو اے ہمارے حبیب بِهَادِي الْعُمْيِ راہ دکھانے
والا اندھون کو عَنْ ضَلَالَتِهِمْ اونکی گمراہی سے اسواسطے کہ ہدایت نہین حاصل ہوتی ہی مگر چشم بصیرت کی بدولت اور وہ آنکھ نہین
رکھتے إِنْ تُسْمِعُ نہین سناتا ہی تو إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ مگر اوسے جو ایمان لائے بِآيَاتِنَا ہماری باتون کا یعنی یا رسول بندہ تمہاری
بات نہین سنتے مگر ایمان والے فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝ تو وہ حکم ماننے والے اور تمہارا کہا یقینی جاننے والے ہین نظم گوش دل باید ہمہ مردان
دیدہ دل کشادہ بہر عرفان ٭ زندہ از نفحات گلشن قدس ٭ معتکف در فضاے عالم انس ٭ بردہ اندامضا فی الاشکر ٭ قل اللہ ثم ذرہم
کی ؎ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ اور جب پڑجائیگی بات یعنی عذاب واجب ہوجائیگا اور غضب رب الارباب کا قہر آئیگا عَلَيْهِمْ آدمیون پر وہ
ہمیشہ معروف تھا اور بھی منکر سے ہاتھ اوٹھائینگے تو أَخْرَجْنَا نکالینگے ہم لَهُمْ اونکے واسطے دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ جنبش
کرنے والا زمین سے تُكَلِّمُهُمْ بات کریگا اونسے أَنَّ النَّاسَ یہ کہ لوگ كَانُوا تھے بِآيَاتِنَا ہماری باتون کے ساتھ وعدہ و
وعید اور حشر نشر کی خبر ہو یا ہماری قدرت کی نشانیون اور حکمت کی دلیلون کے ساتھ لَا يُوقِنُونَ ۝ یقین نہین لاتے یعنی ان
باتون کا اونھین یقین نہین جاننا چاہیے کہ دابۃ الارض کا نکلنا قیامت کی علامتون مین سے ایک علامت ہی صاحب معتمد نے لکہا ہی
کہ جب دنیا کا زوال قریب پہونچیگا تو حق تعالی دابہ کو زمین سے نکالیگا جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے نکالی اور وہ دابہ
بولیگا اور حدیث مین ہی کہ زمین سے دابہ کا نکلنا اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا قریب ہوگا جو ایک ان مین سے پہلے ہوگا تو دوسرا اوسکے پیچھے ہی
ظاہر ہوجائیگا اور بعضے اماموں کی کتابون سے ثابت ہوتا ہی کہ قیامت کی علامتون مین پہلی آسمانی علامت مغرب کی طرف سے آفتاب
نکلنا ہی اور زمین کی پہلی علامت دابہ کا نکلنا ہی اور دابہ ایک جانور ہی ساٹھ گز لمبا چوپایا اوسکے زرد روئین ہونگے جیسے پرند کے بچے
ہوتے ہین اور اوسکے دو بازو ہونگے تیز رو ایسا کہ کوئی بھاگنے والا اوس سے نہ چھوٹے اور کوئی تلاش کرنے والا اوسے نہ پائے اوسکا
چہرہ آدمی کا سا مگر نہایت روشن اور چمکتا ہوا اور تفسیر مین ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اوسکا سر گائے کے سر کا سا ہوگا اور عین المعانی
مین ہی کہ اوسکی آنکھین سور کی آنکھون کے مثل ہونگی اور کان ہاتھی کے سے اور سینگ پہاڑی گائے کے مانند اور رنگ چیتے کا ایسا
اور گردن شتر مرغ کی سی اور اوسکا سینہ شیر کا سا اور پسلیان چیتے کی سی اور پاؤن اونٹ کے مثل اور دم مینڈھے کی سی دابۃ الارض نکلیگا کوہ
صفا سے یا صفا مروہ کے درمیان سے یا کوہ اجیاد سے یا تہامہ کے جنگلون مین کسی جنگل مین یا بحر سدوم مین اور حدیث مین ہی کہ اعظم مساجد

۶ ع ۱۷

یعنی مسجد حرام سے نکلیگا اور کتاب علامة الساعة مین لکھا ہے کہ خانۂ کعبہ کے کونے مین سے نکلیگا لوگ دیکھتے ہونگے اور وہ آفتاب کی طرح سیر کریگا اور بلند
ہو جائیگا تین دن کے بعد ایک تہائی باہر آئیگا اور بعضے اس بات پر ہین کہ اوسکا سر اور گردن ہی فقط زمین سے نکلیگی اور بہت مشہور یہ بات ہے
کہ تمام ڈیل سے زمین کے باہر آئیگا حضرت موسیٰ کا عصا حضرت سلیمان کی انگوٹھی اوسکے ساتھ ہوگی ایمان والون کے چہرے مین حضرت موسیٰ کا
عصا چھوئیگا بس چہرہ اونکا سفید ہو جائیگا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی کافرون کی دونون آنکھون کے درمیان مین ملدیگا اونکے چہرے
سیاہ ہو جائینگے دنیا مین کوئی سفید رو سیاہ رو ہونے کو نہ باقی رہیگا اور لوگ ایک دوسرے کو نام اور لقب سے نہ پکارینگے بلکہ سفید منہ والے کو
جنتی کہینگے اور سیاہ منہ والے کو دوزخی اور یہی ہے کہ بعضے مفسرین نے اس آیت کے معنی اس طور پر لکھے ہین کہ جب آپڑیگی ہماری بات
مومنون کو کافرون سے تمیز کرنے کے ساتھ تو ہم نکالینگے دابة الارض کو واللہ اعلم وَيَوْمَ نَحْشُرُ اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے ہم مِنْ
كُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک امت مین سے فَوْجًا ایک گروہ کہ وہ رؤسا اور اشراف ہونگے مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ اون لوگون مین سے جو تکذیب کرتے ہین
بِاٰيٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کی یا ہماری قدرت کی دلیلون کی فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○ پھر وہ روکے جائینگے تاکہ قوم کے رذیل اور کمینے اونکے
پاس پہونچین حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ یہانتک کہ جب آئینگے حشر کی جگہ پر قَالَ تو کہیگا خدا کہ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ کیا جھوٹا ناتھا تمنے
میری آیتون کو پہلے حال مین وَلَمْ تُحِيْطُوْا اور گھیر لیا تمنے بِهَا اون آیتون کو عِلْمًا علم کی راہ سے یعنی تمنے اون آیتون مین غور نہ کیا
اور اونکی تہ کو نہ پہونچے اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ یا وہ کیا چیز تھی جو تم تھے کرتے یعنی خدا رسول کا ایمان نہ لانے کے بعد تمنے کیا
کام کیا وَوَقَعَ الْقَوْلُ اور آپڑیگی بات یعنی نازل ہوگا عذاب عَلَيْهِمْ اونپر بِمَا ظَلَمُوْا بسبب اوسکے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی
تکذیب کی فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ پھر وہ بات نہ کہینگے یعنی مبتلاے عذاب ہو جائینگے اور عذر کرنے کی بھی مہلت نہ پائینگے
اَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھا اور نہ جانا حشر سے انکار کرنے والون نے اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ یہ کہ کی ہمنے رات اندھیری لِيَسْكُنُوْا
فِيْهِ تاکہ آرام لین اوسمین سونے اور استراحت کرنے سے وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اور کر دیا ہمنے دن کو روشن کہ اوسمین معاش
ڈھونڈھین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس اوجالے اندھیرے کے آگے پیچھے آنے مین ایک خاص صورت پر لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان
ہین حشر و نشر پر لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین یعنی یہ یقین رکھتے ہین کہ جو دن رات کو
بدلنے پر قادر ہے وہ البتہ مردون کے بدنون کے مادّے مین موت کو زندگی سے بدلنے کی بھی قدرت رکھتا ہے اور دن رات جو کہتے ہین
ایسے بھی دلیل پکڑ سکتے ہین زندگی اور موت پر وَيَوْمَ يُنْفَخُ اور یاد کرو وہ دن جب پھونکا جائیگا فِي الصُّوْرِ صور مین فَفَزِعَ
تو ڈر جائیگا اوسکی ہول اور ہیبت سے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہے آسمانون مین وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہے زمینون مین
فَزِعَ کا ماضی کے صیغہ پر لانا وقوع محقق ہونے کی جہت سے ہے یعنی صور پھونکنے کے وقت ضرور زمین اور آسمان کے رہنے والے
خوفناک ہونگے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ مگر جسے چاہیگا اللہ یعنی بہشت اور دوزخ کے فرشتے یا شہید لوگ یا اسرافیل علیہ السلام
کہ پھونکنے والے ہین یا چارون مقرب فرشتے کہ جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام ہین یا حضرت موسیٰ کہ اونکو طور پر غش تھا
بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ وہ اور سب علیہم السلام ہین وَكُلٌّ اور سب لوگ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ○ آئینگے میدان حشر مین خوار

اور حقیر اور بیکس ہونے اتوہ پڑھا ہی اسم فاعل جمع کا صیغہ کہ آنے والے ہین میدان حشر مین وَتَرَى الْجِبَالَ اور دیکھیگا تو پہاڑون کو
اوس دن تَحْسَبُهَا سمجھیگا تو جَامِدَةً جگہہ پر جمے ہوئے وَهِيَ تَمُرُّ حال آنکہ پہاڑ چلتے ہونگے مَرَّ السَّحَابِ چال بادل کی
جلدی ہین اور وہ حرکت ادراک مین نہ آئیگی اسواسطے کہ بڑے اجرام جب اسطرح پر حرکت کرتے ہین تو اونکی حرکت خوب ظاہر نہین
ہوتی جیسا کہ ابر کی سیر اور حرکت مین ہم دیکھتے ہین اور ایک محقق نے فرمایا ہی کہ اولیا بھی خلق مین رسوم کی حد پر ٹھہرے ہوئے ہین اور
خلق کو اونکے باطنون کی حرکت کی خبر نہین کہ وہ کیسے ہین ایک عالم طی کرتے ہین نظم تو مبین آن پاپیادہ بر زمین نہ زانکہ بدل می رود
عاشق یقین نہ از رہ و منزل کوتاہ و دراز نہ دل چہ سپاہ انکہ جست او و لنواز نہ آن ورا ز و کوتاہ اوصاف من ست نہ رفتن ارواح دیگر
رفتن ست نہ دست ز پا پی زونا قدم نہ آنچنانکہ تاخت جانہا از عدم نہ صُنْعَ اللَّهِ کیا اللہ نے کرنا الَّذِي أَتْقَنَ وہ اللہ جسنے
مضبوط کیا كُلَّ شَيْءٍ ہر چیز پیدا کرنا سب چیزون کا اور آراستہ کردیا جسطرح پر کہ چاہیے إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا بیشک وہ جاننے والا ہی جسے
تَفْعَلُونَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو مَنْ جَاءَ جو کوئی آئے بِالْحَسَنَةِ نیکی کے ساتھہ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا تو اوسکے واسطے
جزا ہی بہتر اوس سے اسواسطے کہ فانی کو دیتا ہی اور باقی کو لیتا ہی اور ایک کا بدلا دس ہوتا ہی اور اگر حسنہ سے کلمۂ شہادت مراد لیوین تو کلمہ
کہنے والے کو اوسکی برکت سے بہت بھلائیان حاصل ہین وَهُمْ اور نیکی کرنے والے مِنْ فَزَعٍ خوف اور ہول سے يَوْمَئِذٍ اوس دن
یعنی دن قیامت کے آمِنُونَ ○ بے ڈر ہین وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی آئے برائی کے ساتھہ وہ شرک ہی فَكُبَّتْ
تو اوندھے کیے جاوینگے وُجُوهُهُمْ منہہ اون مشرکون کے فِي النَّارِ آگ مین یعنی اونکو اوندھے منہہ دوزخ مین ڈالدینگے هَلْ تُجْزَوْنَ
اور کہینگے کہ بدلا دیے جاتے ہو یعنی تمکو نہین بدلا دیا جاتا إِلَّا مَا كُنْتُمْ مگر اوس چیز کا کہ تھے تم دنیا مین تَعْمَلُونَ ○ کرتے إِنَّمَا
أُمِرْتُ سوا اسکے نہین کہ مین حکم کیا گیا ہون أَنْ أَعْبُدَ یہ کہ عبادت کرون رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ اس شہر کے خداوند کی
کہ شہر مکہ ہی الَّذِي حَرَّمَهَا وہ خداوند جسنے حرمت اور عزت کی جہت سے حرام کردیا اس شہر کو یہانتک کہ اوسکا کانٹا نہین توڑتے
اور اوسکی گھاس تک نہین کاٹتے اور اوسکا شکار نہین ہنکاتے وَلَهُ اور اس شہر کے خداوند کے واسطے ہی كُلُّ شَيْءٍ ہر چیز
یعنی سب اوسی کے مخلوق اور مملوک ہین وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون أَنْ أَكُونَ یہ کہ مین ہون مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○
مسلمانون مین سے جو ملت اسلام پر ثابت قدم ہین وَ اور حکم کیا گیا ہون أَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ یہ کہ پڑھا کرون قرآن ہمیشہ تاکہ
اوسکے حقائق مجھپر کھلین فَمَنِ اهْتَدَىٰ پھر جو کوئی راہ پائے اُن حکمون مین میری متابعت کے سبب سے فَإِنَّمَا يَهْتَدِي تو سوا
نہین کہ وہ راہ پاتا ہی لِنَفْسِهِ اپنی ذات کے واسطے کہ راہ پانے کے فائدے اوسی کی طرف پھرتے ہین وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ
ہوجائے اُن امور مین مخالفت کے سبب سے فَقُلْ إِنَّمَا تو کہہ سوا اسکے نہین کہ أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ○ مین ڈرانے والون مین سے ہون اور
میرے ذمے فقط حکم پہونچا دینا ہی اور دوسرے کی گمراہی کا وبال مجھے نہین پہونچتا ہی وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور کہہ حمد و ثنا اللہ کے واسطے ہی
نعمت نبوت پر یا اس بات پر کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح اوسنے عطا کیا سَيُرِيكُمْ قریب ہی کہ دکھائے خدا تمکو آيَاتِهِ نشانیان
اپنی قدرت کی دابۃ الارض کا نکلنا وغیرہ یا دنیا مین قہر کی نشانیان کہ بدر کا واقعہ ہوا اور آخرت مین کہ عذاب بھی ہی فَتَعْرِفُونَهَا

پس پہچانو وہ نشانیان کہ وہ نشانیان ظاہر ہونے کے وقت اوسکا پہچاننا کچھ تمکو نفع نہ دیگا وَمَا رَبُّكَ اور نہیں ہے پروردگار تیرا
بِغَافِلٍ غافل عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو اور بعضے يَعْمَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو مشرک کرتے ہیں
یا اوپر پندرہ آیتیں نازل ہونے میں بیچ ہی مکہ کے ساتھ ہے کہ اوسکا بھید بسبب ہی پایا جاتا ہے علیحدہ ہر چار و نہ بری چیزون سے ہے حکمت نزار اندر جز توکش

سورۃ القصص مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان وثمانون آیۃ
سورۃ قصص مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھاسی آیتیں ہیں

طٰسٓمٓ ۝ امام شافعی قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ان حرفون کو محافظت قرآن کا سبب کیا ہے کہ انکی برکت سے قرآن میں
کمی یا زیادتی نہیں ہو سکتی اور آیت وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ میں جو ہے بیچ کی طرف اشارہ ہو وہ یہی بھید ہے امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے
لکھا ہے کہ طا اشارہ ہے طہارت نفوس عابدان کی طرف کہ غیرون کی عبادت سے اونکے نفس طاہر ہین اور طہارت قلوب عارفان کی جانب کہ
حضرت حبیب کے سوا اور کی تعظیم سے اونکے قلب طاہر ہین اور طہارت ارواح محبان کی طرف کہ اونکی روح میں ماسوی اللہ کی محبت
نہیں اور طہارت اسرار موحدان کی جانب کہ غیر خدا کا مشاہدہ نہیں کرتے سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سین اسرار الٰہی میں سے ایک
رمز ہے عاصیون کے ساتھ نجات کا اور مطیعون کے ساتھ درجات کا اور محبون کے ساتھ دوام مناجات کا اور بحر الحقائق میں کہا ہے کہ
میم اشارہ ہے منت خالق کی طرف کہ تمام مخلوق پیہ بقدر حاجت سب کے کام چلاتے اور مطالب بر لاتے ہین اور بعضون نے کہا ہے
کہ طسم تینون حرف قسم ہین طور سینا اور سکندریہ اور مکہ کی اور قسم کا جواب یہ ہے کہ تِلْكَ یہ سورت یا یہ آیتین اٰيٰتُ الْكِتٰبِ
الْمُبِيْنِ ۝ آیتین ہین کتاب ظاہر کی یا اوس کتاب کی جو ظاہر کرنے والی ہے طریق احسن نَتْلُوْا پڑھتے ہین ہم یعنی پڑھتا ہے
ہمارے حکم سے جبریل عَلَيْكَ تجھ پر مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ موسیٰ اور فرعون کی خبر میں سے بِالْحَقِّ حق اور راستی کے
ساتھ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ تصدیق کرتے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا تحقیق فرعون نے
بلندی اور برتری ڈھونڈھی اور تکبر اور زبردستی کی فِي الْاَرْضِ زمین مصر میں وَجَعَلَ اور کردیا اَهْلَهَا اہل مصر کے
قبطیون اور سبطیون میں سے شِيَعًا گروہ گروہ اور ہر گروہ کو ایک کام کے ساتھ نامزد کردیا يَّسْتَضْعِفُ اور تھا کہ
ضعیف پکڑا اور مغلوب و مقہور کیا طَآئِفَةً مِّنْهُمْ ایک گروہ کو اونمین سے یعنی بنی اسرائیل کو کہ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ
قتل کرتا تھا اونکے بیٹے اسواسطے کہ کاہنون نے اوس سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بیٹا پیدا ہونے والا ہے کہ اوسکے سبب
تیری سلطنت کو زوال ہوگا کشاف میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے نوّے ہزار بیٹے قتل کیے وَيَسْتَحْيٖ اور زندہ چھوڑتا تھا
نِسَآءَهُمْ اونکی بیٹیان قبط کے سردارون کی خدمت کے واسطے اِنَّهٗ كَانَ بیشک تھا فرعون مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
تباہ کارون میں سے کہ پیغمبرون کی اولاد کے قتل پر وہ جرات کرتا اور آزاد لوگون کو غلام بناتا تھا وَنُرِيْدُ اور چاہتے تھے
ہم اَنْ نَّمُنَّ یہ کہ احسان رکھیں ہم عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اون لوگون پر جو ضعیف پکڑے گئے تھے

اور ناچار پڑے تھے فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین اور اوسکے نواح مین یعنی بنی اسرائیل تو ہمنے اونپر اسطرح احسان کرنا چاہا کہ چھوڑادین ہم اونکو بلا اور شدت فرعون سے وَنَجْعَلَهُمْ اور کردین ہم اونکو اَئِمَّةً پیشوا دین کے کام مین اور بلانے والے خیر و صلاح کی طرف وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ؀ اور کردین ہم اونکو وارث فرعون والون کے مال و متاع اور املاک کا وَنُمَكِّنَ لَهُمْ اور قدرت اور جگہ دین ہم اونھین فِي الْاَرْضِ مصر اور شام کی زمین مین وَنُرِيَ اور دکھائین ہم فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ فرعون اور اوسکے وزیر ہامان کو وَجُنُوْدَهُمَا اور اونکے لشکرون کو مِنْهُمْ بنی اسرائیل سے مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ؀ وہ چیز کہ تھے جس سے ڈرتے جیسے سلطنت کا زوال اور اونکی ہلاکت دشمنون کے ہاتھ سے اور یہ صورت اونھون نے اوسوقت دیکھی جب دریا مین ڈوبنے کی علامت مشاہدہ کی اور بنی اسرائیل خوشی کرتے ہوے دریا کے کنارے نزول آئے فرعون سمجھا کہ ہم ظلم اور تعدی کے سبب مغلوب اور مقہور ہوے اور مظلوم سمجھا اپنی دلی مراد کو پہونچا غالب اور سرفراز ہوگئے اور يَوْمُ الْمَظْلُوْمِ عَلَى الظَّالِمِ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُوْمِ کا بھید کھل گیا نظم ای ستمگار بیندیش از آن روز سیاہ * کہ ترا شومی ظلم افگند از جاہ بچاہ * آنکہ اکنون بحقارت نگری جانب وی * شاید کند آن روز بسوے تو نگاہ * لکھا ہے کہ فرعون نے مصر کی دائیان بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون پر تعینات کردی تھین اور دوسری ایک جماعت کو بھی اونپر مسلط کردیا تھا کہ جس حاملہ کے بیٹا پیدا ہو تو فوراً اوس بیٹے کو قتل کر ڈالو جو دائی حضرت موسی علیہ السلام کی مان پر مسلط تھی لڑکا پیدا ہوتے وقت حاضر ہوئی اور موسی علیہ السلام کو اوٹھا لیا اور اونکے چہرہ کی طرف دیکھتے ہی اونکے حسن و جمال پر عاشق ہوگئی اور اوس فرزند ارجمند کے ساتھ بڑی محبت اوسکے دل مین پیدا ہوئی اور حضرت موسی کی والدہ سے بولی کہ بی بی مین تیرا بھید نہ کھولونگی اور لوگ جو متعین ہین اونسے کہدونگی کہ وہ بچہ لڑکی تھی مری ہوئی ہوئی اوسے مین نے خاک مین دبا دیا مگر شرط یہ ہی کہ تیرے فرزند کو تیرا کوئی عزیز قریب پڑوسی نہ دیکھے حضرت موسی کی مان نے تین مہینے یا زیادہ حضرت موسی کو پوشیدہ رکھا اور ایک قول یہ ہے کہ جب حضرت موسی پیدا ہوے تو فوراً فرعون کے تعینات کیے ہوے سپاہیون کا ایک گروہ گھر مین گھس آیا حضرت موسی کی بہن نے حضرت موسی کو اوٹھا کر گرم تنور مین ڈالدیا سپاہیون نے جب بچہ نہ دیکھا تو گھر سے باہر نکل آئے حضرت موسی کی مان نے تنور کے قریب آکر دیکھا تو کیا دیکھتی ہین کہ آگ گل بوٹا ہوگئی ہے اور موسی علیہ السلام اوس سے کھیل رہے ہین غرضکہ اونکو چھپا کر پرورش کرتے رہے اور ہر وقت ڈرتے رہتے اسواسطے کہ فرعون کے لوگ حد سے زیادہ کھوج مین تھے تو اوسوقت الہام الٰہی حضرت موسی کی مان کو پہونچا جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہے کہ وَاَوْحَيْنَا اور وحی بھیجی ہمنے یعنی ہمنے الہام کیا اور علم الہدی قدس سرہ نے فرمایا کہ شاید حق تعالی نے فرشتون وغیرہ مین سے کوئی رسول بھیجا ہو اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى موسی کی مان کی طرف کہ لاوی ابن یعقوب کی اولاد مین تھین اور اونکا نام نوخابذ تھا نام کا پہلا حرف نون اور تیسیر اور عین المعانی مین یوخابذ لکھا ہے یعنی پہلا حرف یے اور پھر تقدیر ہمنے اوسے الہام دیا اَنْ اَرْضِعِيْهِ یہ کہ دودھ دے اور پرورش کر اوسے فَاِذَا خِفْتِ پھر جب تو ڈرے عَلَيْهِ اوسپر اور سمجھے کہ لوگون نے اوسکا پیدا ہونا جان لیا اور اوسے ہلاک کرنے کا قصد کرین فَاَلْقِيْهِ تو ڈالدے اوسے فِي الْيَمِّ دریا مین اس سے دریاے نیل مراد ہے یعنی صندوق مین اوسے رکھکر آب نیل مین ڈالدے وَلَا تَخَافِيْ اور نہ ڈر اسواسطے کہ وہ مقتول اور ہلاک ہونگا وَلَا تَحْزَنِيْ

اور نہ غم کھا اوسکے فراق مین اِنَّا رَآدُّوْهُ بیشک ہم پھیر دینے والے ہین اوسے اِلَیْکِ تیری طرف تھوڑے زمانے مین اس صورت پر
جو کہ تیری خاطر خواہ ہو وَجَاعِلُوْهُ اور کرنے والے ہین ہم اوسے مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ رسولون مین سے یعنی اوسے نبوت کی
بزرگی ہم عطا کرینگے پس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان کو دریافت ہوا کہ فرعون کے لوگ بنی اسرائیل کے بیٹون کی تلاش مین بڑا
مبالغہ اور کوشش کرتے ہین تو ایک بڑھئی جو عمران کا دوست تھا اوس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت لمبا اور پانچ بالشت
چوڑا اگر ٹھیک بنادے اور وہ بڑھئی خزبیل بن صبور تھا فرعون کا چچا زاد بھائی اوسنے صندوق تیار کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
مان کو حوالہ کر دیا اور اوسکے دل مین یہ بات آئی کہ اس عورت کے لڑکا ہی چاہتی ہے کہ صندوق مین بند کرکے فرعون کے سپاہیون سے بچالیجائے
پس وہ بڑھئی فرعون کے کارندے پاس آیا اور چاہا کہ سوتہ حال بیان کرے اوسکی زبان بند ہوگئی اپنے گھر پھر آیا اور چاہا کہ فرعون پاس جاکے
اور آنکھ کے اشارہ سے اوسکو بتادے تو اوسکی آنکھ اندھی ہوگئی پس وہ سمجھ گیا کہ جس لڑکے کا پتا کاہنون نے بتایا تھا وہ یہی ہے بس فوراً
بے دیکھے ہوے ایمان لایا اور فرعون کے لوگون مین مومن وہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مان نے صندوق کو سیاہ روغن سے مضبوط
کیا کہ پانی اوسمین نہ جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اوسمین لٹایا اور صندوق کا منھ اوسی روغن سے مضبوط بند کرکے رود نیل مین ڈال دیا
فرعون کی ایک بیٹی تھی برص کے مرض مین مبتلا کاہنون نے کہدیا تھا کہ فلانے دن رود نیل مین ایک آدمی کا بچہ پایا جائیگا یہ بیماری اوسکے
آب دہن یعنی تھوک سے زائل ہوگی اوسی دن فرعون اور اوسکی جورو اور بیٹی وغیرہ رود نیل کے کنارے آئے اور اوس خبر دیے ہوے
بچہ کا انتظار کرتے تھے کہ دفعۃً وہ صندوق پانی پر نمودار ہوا فرعون نے نوکرون کو حکم کیا کہ اس صندوق کو نکال لاؤ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ
فِرْعَوْنَ پس موسیٰ علیہ السلام کو لے لیا فرعون کے لوگون نے لِیَکُوْنَ تاکہ ہو جائے یا ہے لَهُمْ فرعون والون کے واسطے
عَدُوًّا دشمن اور خاص اون لوگون کے لیے جو حضرت موسیٰ کے سبب سے غرق ہونے والے تھے وَّحَزَنًا اور غم بڑا عورتون کو
کہ اونکو پکڑ کر لونڈیان بنائینگے یعنی موسیٰ علیہ السلام آخر کو اونکے واسطے دشمن ہونگے اور رنج کا سبب ہوجائینگے اِنَّ فِرْعَوْنَ بیشک
فرعون وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا اور ہامان اور لشکر ان دونون کے کَانُوْا خٰطِئِیْنَ ○ تھے خطا کرنے والے سب چیزون مین
لکھا ہے کہ جب صندوق کا پٹ کھولا تو موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو جو لوگ حاضر تھے اور جنھون نے دیکھا سب کے دلون مین حضرت موسیٰ کی
محبت پیدا ہوئی اور فرعون کو دغدغہ ہوا کہ یہ بچہ کیونکر قتل سے بچا جس لڑکے کی خبر کاہن دیتے ہین مبادا یہی ہو فرعون کی جورو بولی کہ ہم نے
نجومیون سے سنا ہی کرتے تھے کہ فرعون پر جو بات ہونے سے ہم ڈرتے تھے فلانی رات اوس سے ہمین دلجمعی ہوگئی تو ابھی فرعون اب اس
بچہ کے قتل سے ہاتھ اوٹھا کہ اسکے سبب سے ہم اپنی بیٹی کا علاج کرین پھر حضرت موسیٰ کا ذرا سا تھوک لیکر اوس لڑکی کے سفید داغ پر مل دیا
اوسی وقت داغ زائل ہوگیا مصرع آمد طبیب درد بکلی علاج یافت وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ اور بولی عورت فرعون کی آسیہ نام
مزاحم کی بیٹی اور وہ قوم بنی اسرائیل سے تھی سبط نبوت مین سے اور عین المعانی مین لکھا ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھی بہر تقدیر
اوسنے فرعون سے کہا کہ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ یہ فرزند روشنی آنکھ کی میرے واسطے ہے وَلَکَ اور تیرے واسطے کہ اوسکے ہاتھ سے میری بیٹی نے
شفا پائی لَا تَقْتُلُوْهُ نہ قتل کرو اوسے جمع کا لفظ تعظیم کے واسطے ہے عَسٰٓی اَنْ یَّنْفَعَنَآ شاید کہ نفع پہونچاوے ہمکو

برکت کی علامتین اوسکی پیشانی سے ظاہر ہین اَوْ نَتَّخِذَهٗ یا لیلین اوسے ہم وَلَدًا فرزندی مین اسواسطے کہ وہ اوسکی لیاقت رکھتا ہے فرعون نے موسی علیہ السلام کو آسیہ کے حوالہ کردیا اور آسیہ اونکی پرورش مین مشغول ہوئین وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ حال آنکہ وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ فرعون کی ہلاکت اسی فرزند یعنی موسی علیہ السلام کے ہاتھ سے ہو وَاَصْبَحَ اور ہوگیا فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى دل موسی کی مان کا فٰرِغًا خالی صبر اور عقل سے یعنی جب اونھون نے سنا کہ وہ صندوق فرعون کے ہاتھ پڑا تو بے صبر اور بے قرار ہوگئین اِنْ كَادَتْ بیشک قریب ہوا کہ اضطراب کی وجہ سے لَتُبْدِيْ بِهٖ ظاہر کردے موسی علیہ السلام کا قصہ اور یہ کہدے کہ یہ میرا بیٹا ہے اسے قتل نہ کرو اور ایک قول یہ ہے کہ جب حضرت موسی کی مان نے سنا کہ فرعون نے موسی علیہ السلام کو بیٹا بنایا تو غم سے اونکا دل خالی ہوگیا اور نزدیک تھا کہ خوشی کے مارے ظاہر کردین کہ یہ میرا بیٹا ہے لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا اگر یہ ہوتا کہ ہمنے باندھ رکھا اوسکے دل پر یعنی باندھ دیا اور محکم کردیا اوسکے دل کو صبر اور ثبات کے ساتھ لِتَكُوْنَ تاکہ ہوجائے وہ عورت مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ باور کرنے والون مین سے ہمارے وعدہ کو اور اگر ہم مہربانی نکرتے تو وہ ظاہر کردیتی اپنے بیٹے کو وَقَالَتْ اور کہا موسی علیہ السلام کی مان نے لِاُخْتِهٖ موسی کی بہن مریم سے اور بہت صحیح یہ ہے کہ اوسکا نام کلثوم تھا اور اوسکے شوہر کو کالب بن یوحنا کہتے تھے موسی علیہ السلام کی مان نے اوس سے کہا کہ قُصِّيْهِ پیچھے پیچھے اپنے بھائی کے جا اور اوسکی خبر لا کلثوم بارگاہ فرعون کے دروازہ پر آئین فَبَصُرَتْ بِهٖ پھر دیکھا اپنے بھائی کو عَنْ جُنُبٍ دور سے آسیہ کی گود مین وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ وہ اس فرزند کی بہن ہے وَحَرَّمْنَا اور حرام کردیا ہمنے عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ موسی پر دودھ دائیون کا مِنْ قَبْلُ پہلے اوسکی بہن کے آنے سے لکھا ہے کہ آٹھ دن رات موسی علیہ السلام نے کسی انا کا دودھ نہین لیا یہانتک کہ آسیہ اور اوسکی قوم کے لوگ لاچار ہوئے مگر موسی علیہ السلام اپنا انگوٹھا چوستے تھے اور پاک صاف دودھ اوسمین سے نکلتا تھا اوسے پیتے تھے جب کلثوم نے دیکھا کہ آسیہ انا کے واسطے مضطرب ہے فَقَالَتْ تو کہا موسی کی بہن نے هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا دلالت کردون مین تمھین عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ ایک گھروالون پر کہ شفقت کی راہ سے لیلین اس لڑکے کو اور پرورش کرین لَكُمْ تمھارے واسطے وَهُمْ اور وہ گھروالے لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝ اوسکے خیرخواہ رہین اور اوسے دودھ پلانے اور پرورش کرنے مین کمی نکرین لکھا ہے کہ ہامان نے جب بات سنی تو بولا کہ اس عورت کو پکڑو یہ جانتی ہے کہ یہ لڑکا فلان گھرانے کا ہے کلثوم سمجھ گئین بولین کہ مین نے یہ خیال کرکے کہا کہ وہ لوگ بادشاہ یعنی فرعون خیرخواہ ہین لڑکے کے نہین تو کلثوم کی خاطرداری کرکے کہا کہ جاؤ جنھین کہتی ہو لے آؤ کلثوم جاکر مان کو بلا لائین اوسوقت موسی علیہ السلام فرعون کی گود مین تھے ہر چند انائین لاتے اور وہ موسی علیہ السلام کو گود مین اوٹھاتین مگر حضرت موسی اونسے منھ پھیرتے اور کسی کا دودھ نہ لیتے جب اونھین مان کی گود مین دیا اور مان کی بو اونکے دماغ مین پہونچی تو اونکی طرف متوجہ ہوئے اور چھاتی منھ مین لی طبیعت بوے خوش ہوکر زبان صحبت سے ازبان آشنا سخن آشنا شنیدید فرعون بولا کہ تو کون ہے کہ اس دودھ پینے بچے نے تیری طرف رغبت کی حضرت موسی علیہ السلام کی مان بولین کہ مین عورت ہون بہت پاکیزہ اور مجھمین خوشبو آتی ہے اور میرا دودھ بہت لطیف اور شیرین ہے جو لڑکا میرے پاس آتا ہے میرا دودھ پی لیتا ہے فرعون نے کہا کہ اسکی اجرت مقرر کرو اجرت مقرر ہوئی پس فرعون نے موسی علیہ السلام کو اونکی مان کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ اپنے گھر لیجا بسفتہ ہفتہ

۵۸ آسیہ الف کے بعد سین اوسکے بعد یائے تحتانی فرعون کی جورو کا نام مشہور ہے بعض لغات مین بھی اسکی تصریح کردی ہے مگر تفسیر حسینی مطبوعہ کلکتہ مین اور تفسیر حسینی قلمی مین آسیہ الف کے بعد یائے تحتانی اوسکے بعد سین بے نقط لکھا ہے ۱۲

ایکبار میرے پاس لایا کرنا موسی علیہ السلام کو اونکی ماں نے لیلیا اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے گھر پھرین کہ خدا کا وعدہ سچا ہوا جیسا
خود حق تعالی نے فرمایا ہو فَرَدَدْنٰهُ پھر پھیر دیا ہمنے موسی کو اِلٰٓى اُمِّهٖ اوسکی ماں کی طرف كَيْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَيْنُهَا اوسکی
آنکھ فرزند کی بدولت وَلَا تَحْزَنَ اور غمگین نہووے اپنے بیٹے کی جدائی مین وَلِتَعْلَمَ اور تاکہ جان لے اپنی آنکھون سے دیکھ کر
اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حَقٌّ حق اور سچا ہی وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر قبطی لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے تھے

ربع

وَلَمَّا بَلَغَ اور جب کہ پہونچا موسی اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى نہایت قوت اور کمال جوانی کو کہ وہ تیس برس کا سن ہی یا چالیس برس کا
اور سیدھا ہوا اور اونکی عقل کامل ہوئی اوس سن مین یہان چالیس برس کا سن مراد ہی کہ جب اس سن کو پہونچے تو اٰتَيْنٰهُ دی ہمنے اوس کو
حُكْمًا نبوت وَّعِلْمًا اور علم دین مین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح موسی اور اونکی ماں پر ہمنے مہربانی اور کرم کیا اسی طرح نَجْزِی
الْمُحْسِنِيْنَ بدلا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اس قصہ مین نبوت کا ذکر اور دونو وعدے سچ ہونے کا بیان ہی کہ جسطرح
اونھین ماں کے پاس ہمنے پہونچا دیا اوسی طرح نبوت بھی عطا کی وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ اور داخل ہوے موسی شہر مصر مین یا شہر منف مین
کہ ملک مصر مین تھا یا شہر حابین مین کہ مصر سے دو فرسخ یعنی چھ میل ہی یا عین الشمس مین کہ نواح مصر مین ہی اور تفسیر نقاش مین کہا ہی
اسکندریہ مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ مصر مین حضرت موسی داخل ہوے عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ اوس وقت پر کہ غفلت واقع تھی
مِّنْ اَهْلِهَا اہل مصر سے یعنی مغرب اور عشا کے درمیان کہ اوس وقت سب لوگ اپنے کامون مین مشغول تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ
دن کو استراحت اور قیلولہ کے وقت داخل ہوے فَوَجَدَ تو پائے فِيْهَا اوس شہر مین رَجُلَيْنِ دو مرد کہ وہ يَقْتَتِلٰنِ لڑ
جھگڑتے تھے هٰذَا ایک مِنْ شِيْعَتِهٖ پیرون اور گروہ مین سے تھا موسی کے یعنی بنی اسرائیل مین سے اور اوسکا نام سامری تھا
اور بعضون نے کہا ہی کہ یلیخا وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ اور یہ ایک دشمنون مین سے اوسکے تھا یعنی قبطیون مین سے اوسکا نام فاتون یا فیلقون تھا
اور یہ فرعون کا باورچی تھا بنی اسرائیل کو لکڑی ڈھونے کی تکلیف دیتا تھا جب موسی علیہ السلام وہان پہونچے فَاسْتَغَاثَهُ تو فریاد کی موسی
علیہ السلام سے اور دوہائی دی الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ اوسنے جو موسی کے گروہ مین سے تھا عَلَى الَّذِيْ اوسپر جو تھا مِنْ عَدُوِّهٖ
اوسکے دشمنون مین سے یعنی سبطی نے قبطی کو دور دفع کرنے پر موسی علیہ السلام سے مدد چاہی حضرت موسی نے قبطی کو کہا کہ قبطی اس سبطی کو
چھوڑ دے پس قبطی نے موسی علیہ السلام کا کہنا نہ کیا اور جواب دیا فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى تو مکا مارا اوسے موسی نے فَقَضٰى عَلَيْهِ پس مار ڈالا
اوسے اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا نے اوسپر موت کا حکم کر دیا تو وہ مر گیا اور موسی علیہ السلام نے اوسے قتل کرنے کے بعد قَالَ کہا هٰذَا یہ کام
مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اوسکے کامون مین سے ہی جیسے شیطان ورغلانے مجھے ایسے لوگون کے کامون مین سے نہین اِنَّهٗ بیشک شیطان عَدُوٌّ دشمن
مُّضِلٌّ گمراہ کرنے والا مُّبِيْنٌ کھلی ہوئی ہی اوسکی دشمنی چونکہ پیغمبر لوگ قصدًا خدا کی نافرمانی سے معصوم ہین اور اونکی زلت اور خطا
ہی ہوتی ہی اور یہ خطا اونکے رتبہ عالی کی نسبت گناہ ہی تو حضرت موسی علیہ السلام نے بطریق مناجات قَالَ رَبِّ کہا اے میرے رب اِنِّيْ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ بیشک مین نے ظلم کیا اپنی ذات پر حکم ہونے سے پہلے قبطی کو قتل کر کے فَاغْفِرْ لِيْ تو بخش دے تو مجھے
فَغَفَرَ لَهٗ تو بخشدیا اوسنے اونھین اونکے استغفار کے سبب سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ بیشک خدا بخشنے والا

بندون کو مہربان ہی قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ای میرے رب قسم کھاتا ہون مین بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ اوس چیز پر جو انعام
فرمائی تونے مجھپر مغفرت وغیرہ کہ توبہ کرتا ہون فَلَنْ اَکُوْنَ پھر ہرگز نہونگا ظَهِيْرًا پشت پناہ اور یار و مددگار لِّلْمُجْرِمِيْنَ ○
گناہگارون کے واسطے یعنی ایسی کسی کی مدد نکرونگا کہ وہ گناہ کا سبب ہو جیسے اس سبطی کی مدد کے سبب سے قبطی قتل ہو گیا
فَاَصْبَحَ پھر صبح کی موسیٰ علیہ السلام نے فِی الْمَدِيْنَةِ اوس شہر مین خَآئِفًا ڈرتے ڈرتے يَّتَرَقَّبُ انتظار کرتے
تھے موسیٰ کہ اب کوئی اونھین بلانے اور قصاص سے فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ پھر جسنے مدد چاہی تھی اونسے بِالْاَمْسِ
کل يَسْتَصْرِخُهٗ ط وہ پھر فریاد کرنے لگا دوسرے قبطی پر اور مدد چاہنے لگا قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی کہا موسیٰ علیہ السلام نے اوس
بنی اسرائیل سے اِنَّكَ بیشک تو لَغَوِیٌّ ایک مرد ہے گمراہ مُّبِيْنٌ ○ کھلی ہوئی ہے تیری گمراہی یعنی کل تو ایک بندۂ خدا کے قتل کا
سبب ہوا فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ پھر اوسوقت جب چاہا حضرت موسیٰ نے اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِیْ یہ کہ پکڑے اوس کو جو کہ هُوَ
عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ وہ دشمن ہی موسیٰ علیہ السلام اور اوس سبطی کا اور قبطی کے شر سے سبطی کو بچائے تو قبطی سمجھا کہ موسیٰ علیہ السلام
اوسکی طرف اوسے مارنے جاتے ہین تو قَالَ يٰمُوْسٰۤی بولا کہ ای موسیٰ اَتُرِيْدُ کیا تو چاہتا ہی اَنْ تَقْتُلَنِیْ یہ کہ تو مجھے قتل کرے
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا جس طرح قتل کی تونے ایک جان بِالْاَمْسِ ق کل اِنْ تُرِيْدُ نہین چاہتا ہی تو اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
مگر یہ کہ ہو تو جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ سرکش نامہربان خونریز قبطیون کو قتل کرکے زمین مصر یا اسکندریہ مین یا اور کسی مین مین کہ اوسکے
نام اوپر ذکر ہو چکے ہین وَمَا تُرِيْدُ اور نہین چاہتا تو اَنْ تَكُوْنَ یہ کہ ہو تو مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ○ صلح کرنے والون مین کہ
لوگون مین تیرے سبب سے صلح رہے قبطی نے یہ بات سنی تھی اور جانتا تھا کہ فاتون باورچی کو حضرت موسیٰ نے قتل کیا ہی پھر یہ خبر فرعون
پہونچائی اوسنے ارکان سلطنت سے مشورہ کرکے یہ امر مقرر کیا کہ موسیٰ کو قتل کرنا چاہیے خربیل جو اہل فرعون مین مومن تھا اس حال سے آگاہ
ہوکر موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ اور آیا ایک مرد یعنی خربیل مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ بہت دور جگہ شہر سے
یعنی فرعون کی بارگاہ سے کہ شہر کے ایک کنارے تھی يَّسْعٰی دوڑتا ہوا یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہونچکر قَالَ يٰمُوْسٰۤی
بولا کہ ای موسیٰ اِنَّ الْمَلَاَ بیشک سردار قوم يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ مشورہ کرتے ہین اور تدبیر ٹھہراتے ہین تیرے ساتھ لِيَقْتُلُوْكَ
تاکہ قتل کرین تجھے مقتول کی عوض فَاخْرُجْ تو تم باہر چلے جاؤ اس شہر سے اِنِّیْ لَكَ بیشک مین آپکے واسطے مِنَ
النّٰصِحِيْنَ ○ نصیحت کرنے والون مین ہون اور خیر خواہون مین سے فَخَرَجَ پس نکل گئے موسیٰ بے زاد راہ بے سواری
بے ساتھی مِنْهَا اوس شہر سے خَآئِفًا ڈرتے ہوئے اپنی جان کو يَّتَرَقَّبُ انتظار و خیال کرتے ہوے کہ کوئی اونکے پیچھے آتا ہی
اور قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ نے ای میرے رب نَجِّنِیْ نجات دے مجھے اور چھڑا لے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کے گروہ
یعنی فرعون اور فرعون کے لوگون سے منقول ہی کہ جبریل علیہ السلام آئے اور اونھون نے کہا کہ ای موسیٰ شہر مدین کی طرف جاؤ یہ کہکر آپ
راہ پر لائے اور موسیٰ علیہ السلام نے راہ لی وَلَمَّا تَوَجَّهَ اور جب کہ متوجہ ہوئے موسیٰ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ مدین کی طرف اور وہ ایک شہر کا نام
ہی بانی کرنے والے کے نام پر رکھا گیا تھا کہ مدین بن ابراہیم تھے اور مصر سے وہان تک آٹھ دن کی راہ ہی اور اودھر متوجہ ہوئے تو قَالَ کہا کہ عَسٰی

ع ۸

رَبِّيٓ شاید کہ میرا رب اَنۡ يَّهۡدِيَنِيۡ راہ دکھاوے مجھے سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ۝ راہ سیدھی اور پہنچے مدین تک کہ موسیٰ علیہ السلام
آٹھ دن رات برابر چلے گئے اور گھاس پات کے سوا اور کچھ نہ کھانا تھا سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا منھ تو مدین
کی طرف تھا اور دل حضرت ذوالمنن کی طرف مدین کے میدانون کی راہین طے کرنے مین شوق لقا اونکے ساتھ تھا بیت
تا با من شد بسوے در راہ عدم گردم ؎ خوش ہست آوارگی اگر اینکہ ہمراہ چنین باشد ؎ وَلَمَّا وَرَدَ اور جب پہونچے موسیٰ علیہ السلام مَآءَ
مَدۡيَنَ پانی پر مدین کے اور وہ ایک کنوان تھا شہر کے کنارے تو وَجَدَ عَلَيۡهِ پایا اوس کنوے پر اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ
ایک گروہ لوگون کا کہ وہان جمع ہو کر يَسۡقُوۡنَ ۖ پانی پلاتے ہین اپنے مویشی کو وَوَجَدَ اور پایا مِنۡ دُوۡنِهِمُ امۡرَاَتَيۡنِ
اونسے نیچے دو عورتین یعنی اوس مقام سے نیچے دو عورتون کو دیکھا تَذُوۡدٰنِ ۚ کہ ہانکتی تھین اپنی بکریان تاکہ اورون کے گلّے مین
نہ مل جائین چونکہ شفقت صفت ذاتی انبیا علیہم السلام کی ہے حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور مہربانی کی راہ سے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے
مَا خَطۡبُكُمَا ؕ کیا حال ہے تم دونون کا اور کام تمہارا کہ اپنی بکریون کو اور بکریون کے ساتھ گھاس چرنے اور پانی پینے سے روکتی ہو
قَالَتَا بولین وہ دونون کہ لَا نَسۡقِيۡ ہم پانی نہین پلاتے اپنی بکریون کو حَتّٰى يُصۡدِرَ الرِّعَآءُ ٚ جب تک پھیر لیجاوین
چرواہے اپنے گلّون کو کنوے پر سے اور مویشی سے جو چارہ بچ رہتا ہے وہ ہم اپنی بکریون کو دیتی ہین اسواسطے کہ ہم کوئی معین و مددگار
نہین رکھتے وَاَبُوۡنَا شَيۡخٌ كَبِيۡرٌ ۝ اور ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہے اتنی سکت نہین رکھتا کہ یہان آوے اور ہماری مدد فرماوے کہ بعضون نے
کہا ہے کہ وہ شعیب علیہ السلام کے بھائی یا بھتیجے کی بیٹیان تھین کہ اوسے یثرون کہتے تھے اور روایت مشہور یہ بات ہے کہ خود حضرت شعیب کی
بیٹیان تھین بڑی کا نام صفورا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفورہ جب حضرت موسیٰ کو اونکا حال معلوم ہوا تو چرواہون کے پاس آئے اور یہ
بات فرمائی کہ ان بیچاری عورتون کو کیون انتظار کرنے دیتے ہو پہلے انھی کے چارپایون کو پانی پلادیا کرو کہ اپنے گھر جلدی جائین اون بخیلون
نے کہا کہ ہم تو انکو پانی نہین دیتے اگر تمکو کچھ دل ہو تو آپ پانی پلادو حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور اون لوگون کی نگاہ انکی دونون
بھوون کے بیچ مین پڑی ڈر کے مارے بھاگ گئے اور ایک طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے پس موسیٰ علیہ السلام کنوے پر آئے اور جو ڈول دس
آدمی ملکر کھینچتے تھے اونھون نے اکیلے کھینچا حالانکہ آٹھ دن رات گذر گئے تھے کہ کچھ کھانا نہ کھایا تھا اور اون پیغمبر زادیون کی بکریون کو
سیراب کردیا اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسرے کنوے پر حضرت موسیٰ گئے اور جو پتھر چالیس آدمی ملکر اوٹھاتے تھے کنوے کے منھ پر سے
اکیلے اوسے اوٹھایا اور وہ بڑا ڈول جسے چالیس آدمی ملکر کھینچتے تھے اوس سے پانی کھینچا فَسَقٰى پھر پانی پلایا لَهُمَا اون
دونون کے واسطے اونکی بکریون کو اور وہ چلی گئین ثُمَّ تَوَلّٰٓى پھر پھرے موسیٰ علیہ السلام اِلَى الظِّلِّ طرف سایہ کے کہ دیوار کا
تھا یا درخت کا فَقَالَ رَبِّ پھر کہا حضرت موسیٰ نے کہ اے میرے رب اِنِّيۡ بیشک مین لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ واسطے اوس چیز کے جو کچھ
تو نے اِلَيَّ میری طرف مِنۡ خَيۡرٍ نیکی مین سے یعنی کھانا تھوڑا بہت جو کچھ ہو اوسکا فَقِيۡرٌ ۝ محتاج ہون یا جو کچھ نیکیان کہ
تو نے میری طرف بھیجا کہ وہ کمال دین کی ہے اوسکے واسطے مین فقیر ہوا دنیا مین اور وسعت عیش اور مالداری جو فرعون کے
پاس مین رکھتا تھا اوس مین نے چھوڑدی بیت با فقر بسازم کہ در افقر خوش ست ؎ گر ہیچ ندارم چو تو دارم ہمہ ہست ؎ حضرت شعیب کی

پلایا اور وہ بہت جلدی گھر پہونچین باپ نے جلدی پھر آنیکا سبب پوچھا بیٹیون نے تمام قصہ عرض کیا پس اونھون نے اپنی ایک بیٹی کو
حکم دیا کہ جا اوس جوانمرد کو بلا لے فَجَآءَتْهُ پھر آئی موسیٰ علیہ السلام پاس إِحْدَاهُمَا ایک اون دونون عورتون مین سے کہ وہ
حضرت صفورا تھین تَمْشِي چلتی تھین عَلَى اسْتِحْيَاءٍ اوس طور پر جیسے شرم والی کنواریان چلتی ہین اور حضرت موسیٰ کے سامنے
آکر حضرت صفورا قَالَتْ إِنَّ أَبِي بولین تحقیق کہ میرا باپ يَدْعُوكَ بلاتا ہے تجھے لِيَجْزِيَكَ تاکہ بدلا دے تجھے أَجْرَ مَا
سَقَيْتَ لَنَا اجرت اوسکی کہ پانی پلایا تو نے ہماری بکریون کو ہمارے واسطے پس موسیٰ نے حضرت شعیب علیہما السلام کی زیارت
اور ملاقات کی غرض سے قبول کیا اجرت کی طمع کے واسطے نہین آگے آگے حضرت صفورا پیچھے پیچھے حضرت موسیٰ چلے ہوا سے حضرت صفورا کا کپڑا
اوڑتا اور کچھ کچھ اونکا بدن کھل جاتا پس حضرت موسیٰ نے اونسے کہا کہ تم میرے پیچھے آؤ اور زبان سے مجھے رستہ بتاتی جاؤ فَلَمَّا جَآءَهُ پھر جب آئے حضرت موسیٰ
حضرت شعیب علیہما السلام کے پاس وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ اور پڑھا اوپر قصہ یعنی اپنا سب حال بیان کیا تو حضرت شعیب نے پہچان لیا کہ یہ جوان
اہل بیت نبوت مین سے ہے قَالَ لَا تَخَفْ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ نہ ڈر نَجَوْتَ نجات پائی تو نے مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ ظالمون گروہ سے
یعنی فرعون اور اوسکی قوم سے اسواسطے کہ اس ملک مین اونکا کچھ قابو نہین پھر حضرت شعیب کے فرمانے سے کھانا حضرت موسیٰ علیہما السلام کے سامنے حاضر کیا گیا حضرت
موسیٰ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ ہم آخرت کا کام دنیا کے عوض نہین بیچتے یعنی بکریون کو پانی خدا کے واسطے مین نے پلایا ہے اجرت کے لیے نہین
حضرت شعیب نے فرمایا کہ کھانا تمھارے کام کی اجرت نہین بلکہ میری عادت ہے کہ جو کوئی میرے گھر مین آتا ہے بطور ضیافت اوسکی خدمت
کرتا ہون اب تم میرے مہمان ہو اور جو کچھ حاضر تھا موجود ہے مروت چاہتی ہے کہ اوسے رد نہ کرو اسواسطے مصرع کہ مہمان سخن میزبان
قبول کند پس موسیٰ علیہ السلام نے اوس کھانے مین سے کچھ نوش فرمایا اسی اثنا مین قَالَتْ إِحْدَاهُمَا کہا ایک نے اون دونون بیٹیون
مین سے کہ وہ صفورا تھین کہ يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ اے میرے باپ اجرت پر مقرر کر لے موسیٰ کو بکریان چرانے کے لیے إِنَّ خَيْرَ
مَنِ اسْتَأْجَرْتَ بیشک بہتر اوسکا جسے اجرت پر ٹھہراوے الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۝ مزدور قوت والا امانت والا ہے یعنی کیا استحقاق کو
موسیٰ علیہ السلام مین قوت اور امانت دونون صفتین ہین لکھا ہے کہ حضرت شعیب نے اپنی بیٹی صفورا سے پوچھا کہ تجھے انکی قوت اور امانت
کیونکر معلوم ہوئی تو حضرت صفورا نے ڈول کھینچنے کا قصہ اور راہ مین اونکے اپنے پیچھے پیچھے چلنے کو کہنے کا حال بیان کیا
شعیب علیہ السلام کو جب یہ حال معلوم ہوا تو قَالَ کہا إِنِّي أُرِيدُ بیشک مین چاہتا ہون أَنْ أُنْكِحَكَ یہ کہ
نکاح مین دون إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ ایک کو ان دونون بیٹیون مین سے جسے تم چاہو عَلَىٰ أَنْ تَأْجُرَنِي
اس بات پر کہ اجارہ دو تم اے موسیٰ مجھے اپنی ذات کا اور نوکری کرو میری ثَمَانِيَ حِجَجٍ آٹھ برس تبیان المعانی مین ہے کہ اگلی شریعتون مین
بیٹیون کے مہر کا اختیار باپون کو تھا وہ مہر لیتے تھے اور ہماری شریعت مین منسوخ ہو گیا اس حکم کے سبب کہ وَآتُوا النِّسَاءَ
صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً اور یہ بات کہ مزدوری منافع حر سے مہر ہو سکے ممنوع ہے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ کے اور بعضون نے کہا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ مزدوری یہ ہو کہ تیرے نکاح مین اپنی بیٹی دیتا ہون اس پر کہ میری بکریان چراوے
آٹھ برس تم میری بکریان چراؤ فَإِنْ أَتْمَمْتَ پس اگر پورے کرو تم اے موسیٰ اون برسون کو عَشْرًا دس برس

فَمِنْ عِنْدِكَ ج تو وہ تمہاری طرف سے ہے یعنی اگر ایسا کرو تو تمہارا مزید کرم ہے وَمَآ اُرِيْدُ اور میں نہیں چاہتا اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ط یہ کہ بار رکھوں میں تجھپر دس سال پورے کرنے کا کہ خواہ مخواہ پورے کر یا جھگڑا کروں کہ ہر وقت میرا پورا کام کیا کرو ایسا نہ کرونگا بلکہ اے موسیٰ تمسے اس طرح کام کو کہتا ہوں کہ آسانی اور تم تکلیف میں نہ پڑو سَتَجِدُنِيْٓ قریب ہے کہ پاؤگے تو مجھے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہیگا اللہ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ نیکوں میں سے جو خوش معاملگی اور عہد پورا کرنے اور آداب صحبت بجالانے میں شایستہ ہیں قَالَ ذٰلِكَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ یہ عہد بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ط میرے تیرے درمیان قائم ہے کوئی خلاف نہ کرے اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ کوئی ان دونوں مدتوں میں سے کہ آٹھ اور دس برس ہیں قَضَيْتُ گذار دوں اور پوری کردوں میں فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ط تو تعدی اور زیادتی ڈھونڈھنا نہیں ہے مجھپر یعنی پھر میری اہلیہ کو مجھسے روک رکھنا چاہیے وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ اور اللہ اوس چیز پر جو میں کہتا ہوں اور شرط کرتا ہوں وَكِيْلٌ ۝ ع گواہ ہے اس گفتگو پر جو ہوتی ہے اور وہ میرا کارساز ہے کہ میں اپنا کام اوسکے سپرد کرتا ہوں کہ اوسکی مدد و توفیق سے عہد پورا کروں بیت گر لطف تو یاری نماید زنخست ما ہم عہد شکستہ و ہم پیمان سست ۔ فَلَمَّا قَضٰى پھر جب گذار دی مُوْسَى الْاَجَلَ موسیٰ نے اپنی مدت حدیث میں ہے کہ بڑی مدت پوری کی یعنی دس برس تک بکریاں چرائیں اور دس برس اور حضرت شعیب کی صحبت میں رہے اور چالیس برس کے سن میں حضرت شعیب کی اجازت سے مصر کی طرف چلے جب راہ میں قدم رکھا وَسَارَ بِاَهْلِهٖ اور لیے جاتے تھے حضرت موسیٰ اپنے لوگوں کو جاڑے کی اندھیری رات اور راہ بھول گئے قریب تھا کہ اونکی بی بی کے لڑکا ہو ہوا کی شدت بجلی کی چمک سے بکریاں ادھر اودھر بھاگیں گلہ متفرق ہو گیا پتھری آگ نہ جھڑتی تھی تو اٰنَسَ دیکھی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ کوہ طور کی طرف سے نَارًا ج ایک آگ تو قَالَ لِاَهْلِهِ کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے لوگوں سے کہ امْكُثُوْٓا ٹھہرو اسی جگہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک میں نے دیکھی نَارًا ایک آگ لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ شاید کہ لاؤں تمہارے واسطے مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس سے کچھ خبر یعنی جو لوگ آگ کے پاس ہیں اونسے خبر پوچھ آؤں کہ راہ کدھر ہے اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ یا کوئی چنگاری آگ کی لے آؤں لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ شاید تم اپنے کو گرم کرلو اوسکے سبب فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے حضرت موسیٰ اوس آگ کے پاس نُوْدِيَ تو ندا کی گئی یعنی موسیٰ علیہ السلام کو پکارا مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ کنارہ رود سے جو حضرت موسیٰ کے داہنی طرف تھا اور وہ ندا پہونچی فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ برکت والی جگہ میں مِنَ الشَّجَرَةِ درخت سے کہ وہ ثمر دار یا عناب کا تھا اَنْ يّٰمُوْسٰٓى یہ کہ اے موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک میں ہی ہوں اللہ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لا ربّ اہل عالم کا بس موسیٰ علیہ السلام نے درخت کی طرف نگاہ کی ایک آگ دیکھی بے دھوئیں کی سفید پھر اپنے دل کی جانب جو نظر کی تو شوق لقائے محبوب کی آگ کا شعلہ مشاہدہ کیا یہ دو آگیں دیکھنے سے قریب تھا کہ بالکل سوختہ ہو جائیں بیت ہست زمن آتشے روشن نمیدانم کہ چیست اینقدر دانم کہ ہمچون شمع میکاہم ز عشق ۔ موسیٰ علیہ السلام اٰن یا موسیٰ کی ندا سے عشق و شوق میں سوختہ اور گداختہ ہو کر اور بھی حیرت سامنے کھڑے ہوئے اور اوس ندا سے دو مضمون پیدا تھے ایک تو یہ کہ یا موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ط اور دوسرا یہ کہ ڈال دے اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا جو ڈالا تو وہ سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا حضرت موسیٰ نے

تھتزّ جلدی کے ساتھ حرکت کرتا ہو کانّھا جانّ گویا کہ وہ سانپ ہے تڑپنے والا کہتے ہیں اوسکو تیز سانپ کہتے ہیں ولّٰی
پھرے حضرت موسٰی مدبرا پیٹھ موڑ کر خوف کے مارے ولم یعقّب اور پھر پیچھے کو اوس وادی کی طرف بلکہ اپنے لوگوں کی
طرف چلے پھر دوبارہ ندا آئی کہ یٰموسٰی اقبل اے موسیٰ آگے آ ولا تخف اور نہ ڈر سانپ سے انّک بیشک تو ہے من
الاٰمنین ○ امان پائے ہوؤں میں سے ہے اسلک یدک ڈال اپنا ہاتھ فی جیبک اپنے کپڑے کے گریبان میں تخرج
بیضاء کہ نکلے سفید چمکتا ہوا من غیر سوٓء بغیر عیب کے یعنی اوسکی سفیدی بری نہ معلوم ہوگی اور اوس سے طبیعت نفرت
نہ کریگی جیسے برص کی سفیدی سے نفرت کرتی ہے واضمم الیک اور سمیٹ اپنی طرف جناحک اپنے بازو یعنی اپنے
سینہ پر اپنا ہاتھ رکھ من الرھب خوف کے واسطے تاکہ تسکین پاؤ یا ہاتھ اپنا بغل کے نیچے لاؤ جیسا کہ ڈرے ہوئے آدمی کرتے ہیں
فذٰنک پھر یہ دونوں چیزیں یعنی عصا اور ید بیضا برھانٰن دو دلیلیں اور نشانیاں ہیں من ربّک تیرے رب کی طرف سے تیرے
رسول ہونے پر اور دونوں معجزوں سمیت جا الٰی فرعون فرعون کی طرف وملاۡئہٖ اور اوسکے گروہ کی جانب انّھم
بیشک وہ کانوا قوما تھے ایک گروہ فٰسقین ○ باہر نکلے ہوئے دائرہ فرمان سے قال ربّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے
میرے رب انّی قتلت تحقیق کہ میں نے قتل کیا ہے منھم نفسا قبطیوں میں سے ایک کو فاخاف تو ڈرتا ہوں ان
یّقتلون ○ یہ کہ قتل کر ڈالیں مجھے اوسکے قصاص میں واخی ھٰرون اور میرا بھائی ہارون ھو افصح وہ بہت فصیح ہے
منّی مجھ سے لسانا زبان آوری اور بات کہنے میں فارسلہ پس بھیج اوسے معی میرے ساتھ ردءا یار اور مددگار کر کے
یّصدّقنی تاکہ میری تصدیق کرے دلیلیں مقرر کر کے اور شبہے دفع کر کے یا میری بات صاف بیان کر دیا کرے انّی اخاف
بیشک ڈرتا ہوں میں ان یّکذّبون ○ یہ کہ میری تکذیب کرینگے فرعون کے لوگ اور میری زبان مناظرہ کے وقت یاری کرے
قال کہا حق تعالیٰ نے کہ سنشدّ عضدک قریب ہے کہ سخت کرینگے ہم تیرا بازو یعنی اے موسیٰ جلد ہم تمہاری قوت بڑھاوینگے
باخیک تیرے بھائی کے سبب سے ونجعل لکما اور دینگے ہم تمکو سلطانا غلبہ اور تسلط دشمنوں پر فلا یصلون
پھر نہ پہنچینگے وہ الیکما تم دونوں کی طرف یعنی تم پر وہ غلبہ نہ پاوینگے تو جاؤ تم دونوں باٰیٰتنا ہماری دلیلوں سمیت یعنی
ہماری قدرت کی دلیلیں لیکر یا یہ کہ ہماری آیتوں کے سبب سے انتما تم دونوں ومن اتّبعکما الغٰلبون ○ اور جو کوئی پیروی
کرے تم دونوں کی وہ غالب ہیں مغلوب نہیں اسواسطے کہ ہماری نشانیوں کا جھنڈا بلند ہے اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہماری مدد
اور اعانت متواتر ہے فلمّا جاۤءھم موسٰی باٰیٰتنا پھر جب آئے موسیٰ انکے پاس ہماری آیتیں یعنی ہمارے دیئے ہوئے معجزے
بیّنٰت کھلے ہوئے قالوا تو کہا فرعون کے لوگوں نے کہ ما ھٰذا نہیں ہے یہ الّا سحر مّفتری مگر جادو افترا کیا ہوا اور بنایا ہوا
اوسکا اور کسی نے ایسا جادو نہیں کیا اور ایسا جادو بھی نہیں دیکھا وما سمعنا اور نہیں سنا ہمنے بھٰذا ایسا جادو یعنی ایسا
جادو ہوا ہوگا فی اٰبائنا الاوّلین ○ زمانے میں ہمارے باپ دادا کے جو ہم سے پہلے تھے یہ بات اونھوں نے اسواسطے کہی کہ خود اونکے اور اونکے
باپ دادا کے زمانہ میں جادوگر بہت تھے وقال موسٰی اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ربّی اعلم میرا رب بڑا جاننے والا ہے بمن جاۤء

بِالْهُدٰى اوس شخص کو جو آیا ہدایت کے واسطے انبیا علیہم السلام مین سے مِنْ عِنْدِهٖ اوسکے پاس سے یعنی حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا
اور وہ جانتا ہی کہ مین حق پر ہون اور تم باطل پر وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ اور خوب جانتا ہی اوسے کہ ہوسکے واسطے عَاقِبَةُ الدَّارِ انجام بہتر دنیا
مین یعنی جسکا خاتمہ ایمان پر ہوجاے یا آخرت مین انجام بہتر ہو یعنی اوسے دوزخ سے نجات حاصل ہو اور وہ جنت مین داخل ہو اِنَّهٗ تحقیق
شان یہ ہی کہ کسی طرح لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ نہ فلاح پاوینگے ظالم لوگ انجام بخیر ہونے کے سبب وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا
فرعون نے کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اے گروہ بزرگون کے مَا عَلِمْتُ نہین جانتا ہون مین لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ تم
اوسکی پرستش اور تعظیم کرو غَيْرِيْ اپنے سوا اور موسیٰ کہتا ہی کہ خدا اور ہی جسنے آسمان پیدا کیے فَاَوْقِدْ لِيْ پس جلا آگ میرے واسطے
يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ اے ہامان گارے پر تاکہ وہ پختہ ہوجاے اور اوس سے جو بنیاد رکھی جاے اوسمین مضبوطی ہو لکھا ہی کہ سب سے پہلے جسنے
اینٹ پکانے کا حکم دیا وہ فرعون تھا کہ اوسنے اپنے وزیر سے کہا کہ اینٹ پکا فَاجْعَلْ لِّيْ پھر بنا میرے واسطے صَرْحًا محل اونچا کہ
اوسکی سیڑھیان ہون کہ اوسکی چھت پر چڑھون لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ شاید کہ اطلاع پاؤن اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى موسیٰ کے خدا کی طرف
یعنی اوسپر اطلاع پاؤن اور دیکھون کہ ایسا ہی ہی جیسا کہ موسیٰ کہتا ہی وَاِنِّيْ اور تحقیق کہ مین لَاَظُنُّهٗ گمان کرتا ہون موسیٰ کو
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ جھوٹون مین سے فرعون نے تصور کیا تھا کہ حق تعالیٰ جسم والا ہی اور آسمان پر اوسکا مکان ہی اور اوسکی طرف
چڑھ جانا ممکن ہی اور یہ اوسے نہ معلوم تھا کہ نظم با مکان آفرین مکان چہ کند ٭ آسمان آفرین آسمان چہ کند ٭ نہ مکان رہ برد بروزمان
نہ بیان زو خبر دہد نہ عیان ٭ صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ ہامان نے پچاس ہزار کاریگر جمع کیے مزدورون کے علاوہ اور اینٹین پکانے چونا گچ
لکڑی کاٹنے مکان اوٹھانے کا حکم دیا محل اوٹھا نہایت اونچا اور پکا مضبوط کہ کسی نے اس سے پہلے ایسا محل نہ بنایا تھا نہایت چنانچہ
بلند بنانے کہ عقل نتوانست ٭ کمند فکر فگندن بگوشہ بامش ٭ اور زاد المسیر مین کہا ہی کہ جب محل بن چکا تو فرعون اوسکی چھت پر
چڑھا اور اوسکے خیال مین تھا کہ آسمان کے نزدیک پہونچا ہوگا جب اوسنے دیکھا تو آسمان کو اوس محل پر سے بھی ایسا ہی دیکھا جیسا
زمین پر سے دیکھتا تھا تو نہایت شرمندہ ہوکر بولا کہ ایک تیر آسمان کی طرف مارو لوگون نے تیر مارا وہ تیر خون مین بھرا ہوا آگرا ابلیس فرعون بولا
مین نے موسیٰ کے خدا کو مار لیا پس حق تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا اونھون نے اپنا ایک پر جو اوس محل پر مارا تو وہ تین ٹکڑے ہوگیا
ایک ٹکڑا تو فرعون کے لشکرگاہ پر اور اوس سے ہزارون قبطی دب کر مرے اور ایک ٹکڑا دریا مین اور ایک مغرب کی طرف چلا گیا اور اون کاریگر
اور مزدورون مین سے کوئی زندہ نہ بچا باوجود اس بات کے فرعون متنبہ نہوا اور اوسکا تکبر اور غرور اور بھی زیادہ ہوا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا
هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فرعون نے اور اوسکے لشکرون نے فِى الْاَرْضِ زمین مصر مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق کہ اوسے استحقاق
اور لیاقت نہ تھی وَظَنُّوْٓا اور اونھون نے گمان کیا اَنَّهُمْ یہ کہ وہ اِلَيْنَا ہماری جزا اور سزا کی طرف لَا يُرْجَعُوْنَ ○ نہ
پھیرے جاوینگے حشر و نشر کے سبب سے فَاَخَذْنٰهُ تو لے لیا ہمنے اوسے وَجُنُوْدَهٗ اور اوسکے لشکرون کو فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈالا
ہمنے اونھین فِى الْيَمِّ دریاے ملیح مین یہانتک کہ وہ ڈوب گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسا
ہوا اوسمین عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ انجام ظالمون کا یعنی مشرکون کو اور اپنی قوم کو ایسے قصے اور واقعے سنا کر ڈرا وَجَعَلْنٰهُمْ

اور کر دیا ہمنے اونھین اس جہان مین اَئِمَّۃً پیشوا گمراہی مین کہ اپنے گمراہ کرنے سے لوگون کو یَّدْعُوْنَ بلاتے ہین اِلَی النَّارِ
آگ کی طرف یعنی ایسے کامون کی طرف بلاتے ہین جسکے سبب سے لوگ دوزخ مین داخل ہون جیسے کفر اور معصیت وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اور قیامت کے دن لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ نہ مدد دیے جائینگے یعنی اونکا کوئی یار اور مددگار اونسے عذاب نہ روکیگا وَاَتْبَعْنٰھُمْ اور اونکے
پیچھے پیچھے لائے ہم یعنی اونسے ملا دی ہمنے فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَۃً اس دنیا مین لعنت کہ فرشتے اور ایمان والے اونپر لعنت
کرتے ہین وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور قیامت کے دن ھُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ۝ بدصورتون مین سے ہین یا راندے ہوؤن مین سے
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور تحقیق کہ دی ہمنے مُوْسَی الْکِتٰبَ موسی علیہ السلام کو توریت مِنْۢ بَعْدِ بعد اسکے کہ مَآ اَھْلَکْنَا
الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی ہلاک کیا ہمنے پہلے قرن والون کو جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح قوم لوط کو بَصَآئِرَ اوس حال مین کہ وہ
کتاب حکمتین اور آیتین کھلی ہوئی تھین یا روشنی تھی کہ دیدہ بصیرت کو روشن کرے لِلنَّاسِ بنی اسرائیل کے واسطے وَھُدًی
اور راہ بتلانے والی احکام شرعی کی وَّرَحْمَۃً اور رحمت تھی اپنے تابعون اور عاملون کے واسطے لَّعَلَّھُمْ شاید کہ وہ یَتَذَکَّرُوْنَ ۝
نصیحت پائین وَمَا کُنْتَ اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ جانب غربی کے وادی مین نزول طور کے
اور مقام موسی سے طور مغرب کی طرف تھا یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تم کوہ طور پر موجود نہ تھے اِذْ قَضَیْنَآ جبکہ حکم بھیجا ہمنے
اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ موسی کی طرف وحی وَمَا کُنْتَ اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مِنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝ گواہون سے
اہل فرعون کی طرف موسی کو بھیجنے پر وَلٰکِنَّآ اور لیکن وحی بھیجا ہمنے وہ قصہ تمہاری طرف اسواسطے کہ ہمنے اَنْشَاْنَا پیدا کیے موسی کے
بعد قُرُوْنًا قرن مختلف ایک گروہ دوسرے گروہ کے بعد فَتَطَاوَلَ پھر بڑی ہوئین عَلَیْھِمُ الْعُمُرُ اونپر زندگیان یعنی
بڑی مدتین ان قرن والون پر گذرین اور خبرین صحت اور صواب کی راہ سے بدل گئین اور علم مندرس ہو گئے تو ہمنے تمکو وہ خبرین نئی
کر دینے کے واسطے بھیجا تا کہ عقلمند لوگ جان لین کہ ایسی خبرین بے وحی خدا نہین ہو سکتین وَمَا کُنْتَ ثَاوِیًا اور نہ تھے تم مقیم
ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فِیْٓ اَھْلِ مَدْیَنَ اہل مدین کے درمیان کہ برابر تعلیم لینے کے واسطے تَتْلُوْا پڑھتے ہو تم عَلَیْھِمْ
اونپر اٰیٰتِنَا ہماری آیتین موسی اور شعیب علیہما السلام کے قصہ مین جسطرح شاگرد استاد سے پڑھتے ہین یعنی تم مدین مین نہ تھے
کہ یہ قصہ تعلیم ہو وَلٰکِنَّا اور لیکن ہم کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝ ہین بھیجنے والے تمہاری طرف اور تمھین خبر کرنے والے ان قصون کی
وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اور نہ تھے تم حاضر طور سینا کی طرف اِذْ نَادَیْنَا جب ندا دی ہمنے موسی کو اور توریت عطا کی تھی اونکو
زاد المسیر مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ندا کی امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور نوازا کشف الاسرار مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے
کہا کہ الٰہی توریت مین ایک امت کی صفت و سیرت مین پڑھا کرتا ہون کہ نیک خصلتون اور صفتون سے موصوف ہے کس پیغمبر کی امت ہوگی
جواب ملا کہ ای موسی یہ امت ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہوگی پس موسی علیہ السلام کو آرزو ہوئی کہ اس امت کو دیکھین حق تعالی
نے فرمایا کہ ای موسی ابھی اس امت کے ظاہر ہونے کا وقت نہین ہے اگر تمکو منظور ہو تو اونکی آواز سنا دون پھر حق تعالی نے خطاب فرمایا کہ ای امت محمد
سب نے اپنے باپون کی پشت سے جواب دیا کہ لبیک اللھم لبیک جب حضرت موسی کو امت محمدی کی آواز حق تعالی نے سنائی تو یہ چاہا

کہ بے شبہ دے پھیرنے تو حق تعالی نے فرمایا علیہ السلام نے ہمنے تمکو قبول کیا کہ تم مجھسے مانگو اور مین نے تمکو بخشش دیا پہلے اس سے کہ تم مجھسے بخشش
چاہو سبحان اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے کیا مرتبہ عطا فرمایا ہی کہ باوصف یہ مرتبہ پانے کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور قرآن کے ساتھ ہین اسطرح پر خوشخبری پائی ہی بیت حق لطف کرد ودادو بما ہر چہ بہتر ہست ✿ وین بہتر از ہمہ ہست کہ او نیز از آن
ما ست ✿ اور جب ایسی سرفرازی امت کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے حاصل ہے تو آپ سے حق تعالی فرماتا ہے
کہ اے ہمارے حبیب تم کوہ طور پر حاضر نتھے جب کہ ہمنے تمہاری امت کو پکارا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً اور لیکن تمکو ہمنے خبر دی اوس رحمت کے سبب سے جو
واقع ہے تمپر مِّنْ رَّبِّكَ تمہارے رب کی طرف سے اور ہمنے تمکو یہ قصے اسواسطے سکھائے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ
مِّنْ قَبْلِكَ تاکہ ڈراؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس گروہ کو کہ نہین آیا ہے اونپر کوئی ڈرانے والا تمسے پہلے یعنی اوس زمانہ مین جو حضرت
عیسی اور حضرت سرور انبیا علیہما التحیۃ والثنا کے درمیان مین تھا اور نہ حضرت اسمٰعیل کو عرب مین رسول کیا تھا اور اوس زمانہ کو بہت مدت
گذر گئی تھی پھر اس زمانہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے رسول کیا لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ شاید وہ نصیحت پاوین
وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ اور اگر نہ یہ ہوتا کہ اونھین پہونچتی مُّصِيْبَةٌ مصیبت بِمَا قَدَّمَتْ بسبب اسکے جو آگے بھیجا ہے
اَيْدِيْهِمْ اونکے ہاتھون نے یعنی جو کام کہ شرک و ظلم اور گناہ اونھون نے کیے فَيَقُوْلُوْا پھر کہتے نزول عذاب کے وقت کہ رَبَّنَا اے
ہمارے رب لَوْلَآ اَرْسَلْتَ کیون نہ بھیجا تونے اِلَيْنَا ہماری طرف رَسُوْلًا رسول جو تیرا پیغام ہمارے پاس لاتا فَنَتَّبِعَ
اٰيٰتِكَ پھر ہم اتباع کرتے تیری آیتون کی اور تیرے رسول کی تصدیق کرتے وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اور ہوتے ہم ایمان
والون مین سے کہ تیری وحدانیت تیرے رسول کی رسالت پر ایمان لاتے پہلے لولا کا جواب محذوف ہے یعنی اگر یہ ہوتا کہ نزول عذاب کے وقت
عذر پیش کرتے کہ پیغمبر ہمارے پاس نہین آیا اور ہمین حق کی طرف نہین بلایا تو البتہ اونپر ہم عذاب بھیجتے لکھا ہے کہ قریش کے گروہ نے
یہود سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین سوال کیا اور اونھون نے آپ کی نبوت کا اقرار کر دیا اور آپکی نعت اور صفت توریت سے
پڑھی تو مشرکون نے توریت سے بھی انکار کرکے کہا کہ محمد عربی اگر پیغمبر ہین تو جو معجزے حضرت موسی رکھتے تھے یہ کیون نہین رکھتے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ پھر جب آیا اونکے یعنی عرب کے کافرون پاس رسول سچا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا پیغام
صحیح اور درست یعنی قرآن شریف مِنْ عِنْدِنَا ہمارے پاس سے قَالُوْا کہا کافرون نے کہ لَوْلَآ اُوْتِيَ کیون نہ دیا گیا
محمد عربی کو مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ط مثل اوسکے جو دیا گیا موسی معجزات مین سے یعنی محمد عربی کو معجزہ عصا اور ید بیضا کیون
نہ دیا اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا آیا کافر نہین ہوے انکے ہمجنس قبط کے مشرک بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ اوس
چیز کے جو دی تھی موسی کو اس سے پہلے یعنی نو نشانیان قَالُوْا کہا قبطیون نے کہ سِحْرٰنِ دو جادو کرنے والے یعنی موسی و ہارون تَظٰهَرَا
پشت پناہ ہین خوارق عادات ظاہر کرنے مین یا عرب کے مشرکون نے کہا کہ دو جادو ایک دوسرے کے معین ہین یعنی توریت اور قرآن وَقَالُوْٓا
اور کہا قبطیون نے یا مکہ کے مشرکون نے کہا کہ اِنَّا بِكُلٍّ یقینی ہم ہر ایک کے ساتھ ان دونون جادوؤن مین سے یا سب پیغمبرون اور اونکی کتابون کے ساتھ
كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہین قُلْ فَاْتُوْا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ کوئی کتاب خدا کے پاس سے کہ

هُوَ اَهْدٰى وہ کتاب بہت ہدایت ہے مِنْهُمَآ اون دونون کتابون سے جو مجھپر اور موسی علیہما السلام پر نازل ہوئی ہین اَتَّبِعْهُ
پیروی کرون اوسکی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے کہ توریت اور قرآن جادو ہے فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا پھر اگر نہ قبول کرین
اور جواب نہ دین لَكَ تجھکو اور تیرا بلانا فَاعْلَمْ تو جان لے تو اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ سوا اسکے نہین کہ وہ پیروی کرتے ہین
اَهْوَآءَهُمْ اپنی خواہشون کی بے علم اور دلیل کے وَمَنْ اَضَلُّ اور کون شخص ہے بہت گمراہ مِمَّنِ اتَّبَعَ اوس شخص سے جو
پیروی کرے هَوٰىهُ اپنی خواہش کی بِغَيْرِ هُدًى بے ہدایت اور بصیرت کے مِّنَ اللّٰهِ اللہ کے پاس سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک
اللہ تعالی لَا يَهْدِي ہدایت نہین کرتا اور منزل مقصود کو نہین پہونچاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کے گروہ کو جو اپنے
نفس اور خواہش کی پیروی کرتے ہین وَلَقَدْ وَصَّلْنَا اور بیشک ملائی ہمنے لَهُمُ الْقَوْلَ اونکے واسطے بات یعنی وعدون کو
دلیلون سے نصیحت کو وعیدون اور عبرتون سے قصہ کو مثالون سے یا قرآن کو ہمنے ملا ہوا بھیجا ایک آیت دوسری آیت کے بعد
اور ایک سورت دوسری سورت کے بعد لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ شاید کہ وہ نصیحت پاوین اور اوسمین غور و تامل کرکے اوسپر ایمان
لاوین اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ جنہین دی ہے ہمنے کتاب یعنی توریت مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے پہلے هُمْ بِهٖ وہ قرآن کے
ساتھ يُؤْمِنُوْنَ ○ ایمان لاتے ہین مفسرون کے ایک گروہ کے نزدیک اس آیت سے وہ یہود مراد ہین جو ایمان لائے جیسے عبد اللہ
ابن سلام اور اونکے یار اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ کتاب سے انجیل و اہل کتاب سے وہ چالیس نصارا حبشہ اور شام کے مراد ہین جو جعفر کے ساتھ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مکہ معظمہ مین آکر مشرف با سلام ہوے اسواسطے کہ یہ سورت مکہ مین نازل ہوئی اور ابن سلام اور او
یار مدینہ منورہ مین ایمان لائے مگر بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ آیت مدینہ مین اونہی کے ہی وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جب پڑھا جاتا ہے اونپر
قرآن قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ تو وہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اوسکا اور جان لیا ہمنے کہ یہ کلام خدا کا ہے اِنَّهُ الْحَقُّ بیشک وہ صحیح اور
درست ہے اور اوترا ہے مِنْ رَّبِّنَآ ہمارے رب کے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے مِنْ قَبْلِهٖ قبل سے اوسکے اوترنے کے مُسْلِمِيْنَ ○
اسلام اور اخلاص والے اس جہت سے کہ اگلی کتابون مین اوسکا ذکر ہمنے پایا تھا اور اوسکی حقیقت ہم پہچانے ہوے تھے اُولٰٓئِكَ وہ
گروہ دونون کتاب والون کا يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ اجر دیے جاینگے وہ لوگ مَّرَّتَيْنِ دو بار بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ
اونھون نے صبر کیا اور ثابت قدم تھے توریت یا انجیل کے یا قرآن شریف کے ایمان پر وَيَدْرَءُوْنَ اور دور کرتے ہین بِالْحَسَنَةِ
نیک بات سے السَّيِّئَةَ بری بات کو لکھا ہے کہ نصارا حبش ایمان لائے تو ابو جہل و غیرہ اونکو گالیان دیتے تھے اور وہ اونکے جواب مین کہتے تھے
کہ خدا تمکو توفیق دے اور ہدایت فرماے یا یا مدینہ کے منافق اور یہود وابن سلام رضی اللہ عنہ اور اونکے یارون پر طعن کرتے تھے اور یہ بھی اونکو
نرمی کے ساتھ جواب دیتے تھے حق تعالی نے اونکی تعریف کی کہ نیک بات کہکر اون احمقون کے کلام کو رد کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
اور جو چیز روزی دی ہے ہمنے اونہین اوسمین سے يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین میری راہ مین وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اور جب سنتے ہین
بیہودہ بات یعنی کافرون اور منافقون کی طعن و تشنیع تو اَعْرَضُوْا عَنْهُ اعراض کرتے ہین اوس سے اور جب بیہودہ سنتے ہین
اور اوس سے کچھ تعرض نہین کرتے وَقَالُوْا اور کہتے ہین بیہودہ بات کرنے والون سے کہ لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہین ہمارے

۵ ع ۸

کلام تحمل اور بردباری وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور تمہارے واسطے ہین تمہارے کام حماقت اور بیہودہ بکنا یا ہمارے لیے ہی ہمارا دین اور تمہارے
لیے ہی تمہارا دین سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ذرسلامتی ہو تمکو ہم سے یعنی تمہاری لغویات کے جواب مین ہم لغو نہین کہتے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ
سلام رخصتی اور چھوڑ دینے کا ہے تحیت اور دعا کا نہین یعنی ہم نے تمہین چھوڑا لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِيْنَ ○ نہین چاہتے ہم جاہلون کی
صحبت اور تمہارے اخلاق اپنے مین ہم نہین پیدا کرتے اس واسطے کہ بدون کی صحبت دنیا مین سبب بدنامی عقبی مین باعث بد انجامی ہے
بیت از بدان بگریز و با نیکان نشین در جہان بہتر ازین دو کار نیست منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ایمان کے
نہایت خواہشمند تھے وقت وفات اونکے سرہانے آپ تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اے چچا لا الٰہ الا اللہ کہکر مجھے مدد دے کہ حق تعالیٰ کے
سامنے یہ کلمہ کہنا دلیل لاؤن تمہارے واسطے ابوطالب نے کہا کہ اے میرے بھتیجے مین جانتا ہون کہ تو سچا ہے اگر قریش کی بڑھیون کی
اور ملامت کا مجھے خیال نہوتا کہ وہ کہینگی کہ ابوطالب نے موت کے ڈر کر کلمہ پڑھ لیا تو مین یہ کلمہ پڑھکر تجھے خوش کر دیتا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اِنَّكَ تحقیق کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تَهْدِیْ تم قدرت نہین رکھتے ہو کہ ہدایت کرو وایمان مَنْ اَحْبَبْتَ جسے
جسے تم دوست رکھتے ہو کہ یہ ہدایت پائے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ ہدایت فرماتا ہے جسکو چاہتا ہے وَهُوَ
اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ اور وہ جاننے والا ہے ہدایت پانے والون کو یعنی جو لوگ ہدایت قبول کرنیوالے ہین یا وہ لوگ کہ حکم ازلی
جنکی ہدایت کے واسطے نازل ہوا ہے اس واسطے کہ حکم ازلی ہدایت مین اصل ہے بیت ہدایت ہر کرا از بدایت ہمراہ است با وہمراہ است تا انتہا
لکھا ہے کہ حارث بن عثمان بن نوفل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہم جانتے ہین کہ آپکی بات حق ہے
اور جو کچھ آپ فرماتے ہین وہ زندگی مین ہماری دولت کا سبب ہے اور وفات کے بعد ہماری سعادت کا ذریعہ ہے مگر آپکی متابعت تمام عرب کی مخالفت کا باعث ہے
مین ڈرتا ہون کہ اگر آپکی پیروی کرون تو عرب مجھے زمین حرم سے نکال دینگے اور میرا یار و مددگار کوئی نہ ہوگا مجھے عرب سے مقابلہ کی
قوت نہوگی تو یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوْٓا اور کہا بعضے کافرون نے اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ اگر پیروی کرین
ہم راہ ہدایت مین تیرے ساتھ یعنی آپکا ایمان لاوین تو نکال دیے جاوینگے ہم مِنْ اَرْضِنَآ اپنی زمین سے یعنی عرب ہمکو اس بات
نکال دینگے اَوَلَمْ نُمَكِّنْ کیا ہمنے جگہ نہین دی ہے لَّهُمْ اونکے واسطے حَرَمًا اٰمِنًا حرم امان کا کہ کوئی اونپر قابو نہ پائے يُّجْبٰٓى
کھینچے جاتے ہین اِلَيْهِ اس حرم کی طرف ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ میوے ہر چیز کے یعنی ہر قسم کی منفعت اور ہر جگہ کی عجیب چیزین وہان لاتے ہین
اور وہی ہے اس پتھر میدان بے کھیت کے رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا اپنے پاس سے منت غیر متوجب باوجود بت پرستی کے ہم
اونہین محفوظ و مطمئن اور مرفہ الحال رکھتے ہین تو اگر وہ ایمان لاوین تو کیونکر اونہین خوف اور نکالدیے جانے سے امان مین رکھینگے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہتیرے اونکے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے اور یہ نکتہ نہین دریافت کرتے وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور بہت
ہلاک کر دیے ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ اون گانون والون مین سے جو نافرمانی کے سبب بَطِرَتْ کافر ہو گئے مَعِيْشَتَهَا اپنی
زندگی مین یعنی نعمت کے وقت طاغی اور باغی ہو گئے اور ہمنے اون طاغیون کو ہلاک کر دیا فَتِلْكَ تو وہ ہین مَسٰكِنُهُمْ
مسکن اونکے خالی اور خراب لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ نہین بسے اونمین اونکے ہلاک ہونے کے بعد اِلَّا

قَلِيلًا مگر تھوڑے سے راہ چلتون مین سے کہ دن بھر یا ایک دم ان سے بھی کم وہان بیٹھتے ہین اور پھر خالی چھوڑکر چلے جاتے ہین بیت خانۂ
دنیا چہ نشینی بخیز زانکہ این خانہ بدان خوش ست کاینده وروندہ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ○ اور ہین ہم وارث اون گھرون کے
گھر والون کے بعد یعنی سب کے فنا ہوجانے کے بعد ہمین باقی ہین وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہین ہے رب تمہارا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مُهْلِكَ الْقُرَىٰ ہلاک کرنے والا گانوں کا اون کو حَتَّىٰ يَبْعَثَ اوس وقت تک کہ مبعوث کرے فِي أُمِّهَا اوس دیار کی بڑی
بستی اور اون بستیون کے الون مین سے یعنی بڑی بستی کے رہنے والے آدمی چھوٹے گانون اور بردون کے رہنے والون کی نسبت زیادہ
ہوشیار اور فہمیدہ ہوتے ہین تو وہین پیدا کرتا ہے اللہ رَسُولًا رسول کو حکم الٰہی سے يَتْلُو عَلَيْهِمْ پڑھے اوپر آيَاتِنَا
آیتین ہماری الزام حجت اور قطع معذرت کے واسطے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ اور نہین ہین ہم ہلاک کرنے والے یعنی خراب
کرنے والے دیہات کے عذاب سے إِلَّا وَأَهْلُهَا مگر اون گانون والے ظَالِمُونَ ○ ظالم ہون رسولون کی تکذیب اور حق سے انکار
کرکے وَمَا أُوتِيتُمْ اور جو کچھ دیے گئے تم مِّن شَيْءٍ کسی چیز مین سے جو اسباب دنیوی ہو فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
تو فائدہ دنیا ہے اس جہان کی زندگی مین وَزِينَتُهَا اور آرایش ہے دنیا کی حیات بے اعتبار مین اوسکے سبب دنیا کی رونق کرتے
ہو وَمَا عِندَ اللَّهِ اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اوس جہان کا ثواب اور ہمیشہ رہنے والی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہے اپنی ذات مین اسواسطے
کہ اوسکی لذت مشقت اور محنت کی کدورت سے خالص ہے وَأَبْقَىٰ اور بہت باقی رہنے والی ہے أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ کیا پھر تم
سمجھ نہین رکھتے ہو اور سوچتے نہین ہو کہ باقی کو فانی اور مرغوب کو معیوب سے بدلتے ہو بیت حیف باشد لعل و زر داون بچنگ آوردن
در برابر خاک و سنگ ہ حدیث مین ہے کہ حضرت علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کے ساتھ بہت جھگڑا کیا دین کے باب مین اور بعضون نے
کہا ہے کہ عمار بن یاسر نے ولید بن مغیرہ کے ساتھ بہت جھگڑا کیا تو یہ آیت نازل ہوئی أَفَمَن وَعَدْنَاهُ آیا وہ شخص جس سے وعدہ کیا
ہمنے جنت کا آخرت مین اور فتح و نصرت کا دنیا مین وَعْدًا حَسَنًا وعدہ نیک کہ اوسمین خلاف متصور ہی نہین فَهُوَ لَاقِيهِ تو وہ
پانے والا ہے اوس وعدہ کی ہوئی چیز کا یعنی حضرت علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم ایسے ہی آدمی ہین كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مانند اوس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے اوسے متاع زندگی دنیا مین کہ اسکی نعمت محنت سے ملی ہوئی ہے اور اسکی لذت
انجام تلخ ہے اور اسکا مال ہمیشہ زوال مین ہے اور یہان کی قدر و جاہ معرض انتقال مین ہے ثُمَّ هُوَ تو وہ شخص يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قیامت کے دن مِنَ الْمُحْضَرِينَ ○ حاضر کیے ہوؤن مین سے ہوگا عذاب یا حساب کے واسطے اس شخص سے مراد ابوجہل ہے یا ولید بن مغیرہ
وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن خدا پکاریگا فَيَقُولُ پھر فرمائیگا أَيْنَ شُرَكَائِيَ
الَّذِينَ کہان ہین شریک میرے وہ کہ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ○ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہین قَالَ الَّذِينَ حَقَّ
کہینگے وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اونپر خدا کا کلام یعنی وعید کی آیتین لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ وہ لوگ گمراہون کے پیشوا یا
شیاطین کہینگے رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ یہ لوگ یعنی ہمارے تابع وہ ہین أَغْوَيْنَا جنکو گمراہ کیا ہمنے انھین اور
شرک کی طرف ہمنے اونھین بلایا تو اونھون نے مان لیا أَغْوَيْنَاهُمْ گمراہ کیا ہمنے اونکو كَمَا غَوَيْنَا جسطرح ہم خود گمراہ تھے تَبَرَّأْنَا

اب بیزار ہین ہم اونسے اِلَیْکَ تیری طرف اور اونسے بھی جو کچھ اونھون نے اختیار کیا ہو کفر مَا کَانُوْٓا نہ تھے وہ کہ واقع مین اِیَّانَا
یَعْبُدُوْنَ ○ ہماری پرستش کرین بلکہ وہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے وَقِیْلَ ادْعُوْا اور کہینگے کافرون کو پکارو شُرَکَآءَکُمْ
اپنے شریکون کو یعنی اونھین جنکو ہمارا شریک کرتے تھے بتون مین سے کہ ہمپر سے عذاب دفع کرین فَدَعَوْهُمْ تو پکارینگے وہ اونھین مدد کی
اونپر فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ تو نہ جواب دینگے وہ بت اون مشرکون کو جو اپنے اور مدد کرنے سے وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے
عذاب تابع بھی اور وہ بھی جنکے تابع تھے اور تمنا کرینگے کہ لَوْ اَنَّهُمْ کاشکے وہ كَانُوْا یَهْتَدُوْنَ ○ ہوتے کہ راہ پاتے حیلہ کی
کہ عذاب اپنے اوپر سے دفع کرتے یا راہ پائی ہوتی حق کی طرف کہ عذاب سے بچ جاتے ہوجاتے وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہ دن جسدن پکاریگا حق تعالی تکذیب کرنیوالون کو فَیَقُوْلُ پھر کہیگا کہ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِیْنَ ○
کیا جواب دیا تھا تمنے رسولون کو جب اونھون نے تمکو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِیَتْ پھر پوشیدہ ہوجائینگی عَلَیْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ اونپر
خبرین یعنی جو کچھ پیغمبرون نے کہا ہوگا یا بھول جائینگے دلیلین یَوْمَئِذٍ اوس دن جانینگے کہ کیا کہین فَهُمْ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ ○
تو پوچھینگے ایک دوسرے سے کہ ہم کیا جواب دین اس جہت سے کہ پوچھنے والا اور وہ جس سے پوچھے دونون عاجز ہونگے یا نہایت دہشت اور حیرت کے
مارے پوچھنے کی پروا نہ کرینگے فَاَمَّا مَنْ تَابَ پھر مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ
صَالِحًا اور کرے کام نیک فَعَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنَ تو شاید بالام چاہیے کہ ہو مِنَ الْمُفْلِحِیْنَ ○ نیکون اور چھٹکارا پانے والون
مین سے ظالمون مین سے نہین اور سوال کے وقت عاجز نہ سے ہے اور فلاح و نجات حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دین قبول
کرنے کے ساتھ بندھی ہی بیت مزن بر رضائے محمد نفس ذرہ رستگاری ہمین ست وبس ﴿ لکھا ہی کہ عرب کے سردار طعنہ دیتے تھے کہ
حق تعالی محمد عربی کو نبوت کے واسطے کیون اختیار کرنے لگا چاہیے کہ ایسا منصب عالی مکہ اور طائف مین جو سب سے زیادہ بزرگ ہو اوسے
پہونچتا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ
وَیَخْتَارُ اور تیرا رب پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بے موجب اور بے مانع اور اختیار کرتا ہی اور برگزیدہ کرلیتا ہو احکام پہونچانے کے واسطے
جسکو چاہتا ہی مَا كَانَ نہین اور نہوگا لَهُمُ الْخِیَرَةُ کافرون کو کچھ اختیار اوسمین کافر جیسے ولید بن مغیرہ وغیرہ یعنی
انکو نہین پہونچتا اور نہین سزاوار ہی کہ نبوت کے واسطے کسی کو برگزیدہ کرین اور خدا جسے چاہے رد کرے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی خدا کے واسطے ہی
اس بات سے کہ اوسپر کسی کو اختیار ہو وَتَعٰلٰی اور برتر ہی اللہ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہین بت پرست اور
شریک کرتے ہین وَرَبُّكَ اور تیرا رب یَعْلَمُ جانتا ہی مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُوْرُهُمْ سینے اونکے یعنی جو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور ایمان والون کے ساتھ کینہ چھپاتے ہین وَمَا یُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین نبوت پر
طعن اور قرآن کی تکذیب وَهُوَ اللّٰهُ اور وہ ہی خدا عبادت کا مستحق لَآ اِلٰهَ کوئی معبود و لائق عبادت نہین اِلَّا هُوَ مگر وہ لَهُ
الْحَمْدُ اوسی کے واسطے ہی حمد فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ اس جہان مین اور اوس جہان مین اسواسطے کہ دنیوی اور اخروی نعمتون کا
مالک وہی ہی وَلَهُ الْحُكْمُ اور اوسی کے لیے ہی حکومت وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے

پھیرے جاوینگے قیامت کے دن قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کر دے اللہ عَلَيْكُمُ
الَّيْلَ سَرْمَدًا تم پر رات کو ہمیشہ رہنے والی اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اس طرح کہ آفتاب کو زمین کے نیچے ہی کے
یا افق غارب کے حوالی مین حرکت دے تو مَنْ اِلٰهٌ کون خدا ہی غَيْرُ اللّٰهِ اللہ کے سوا کہ قدرت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ
لائے تمہارے واسطے روشنی یعنی روز روشن جسمین طلب معاش کرتے ہو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ○ کیا نہین سنتے ہو تم نصیحت فکر
واعتبار کے کان سے قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کر دے اللہ عَلَيْكُمُ
النَّهَارَ تم پر دن کو سَرْمَدًا ہمیشہ باقی رہنے والا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اس طرح کہ آفتاب کو وسط آسمان پر یا
فوق الارض کے مدار پر حرکت دے تو مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کون ہی خدا اللہ کے سوا کہ رحمت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ
لائے تمہارے واسطے رات کہ آرام لو تم فِيْهِ اوسمین اور دن کے کامون کی تھکن سے راحت طلب کرو اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ کیا نہین
دیکھتے ہو آثار قدرت کو فکر کے اور بصیرت جاننے کی آنکھ سے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ اور اپنی رحمت سے اوسنے جَعَلَ پیدا کیا لَكُمُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ تمہارے واسطے دن رات کو لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ آرام کرو رات مین وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈھو دن مین مِنْ
فَضْلِهٖ روزی جو خدا نے اپنے فضل سے مقرر کی ہو وَلَعَلَّكُمْ اور شاید کہ تم اوسمین تَشْكُرُوْنَ ○ شکر کرو اللہ کا رات دن کی
نعمت پر نظم چرخ را دور شبا روزی دہد ؛ شب پے روز آورد روزی دہد ؛ خلوت شب بہر آن تا جان پیش ؛ راز دل گوید بجانان خویش
روز ہا از بہر غوغای عوام ؛ تا بدیشان کار تن گیرد نظام ؛ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن
کہ پکاریگا خدا بت پرستون کو اس ندا کی تکرار تقریع پر تقریع ہی فَيَقُوْلُ پھر فرمائیگا کہ اَيْنَ کہان ہین شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
شریک میرے وہ کہ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہین اور تم جھوٹ کہتے تھے وَنَزَعْنَا اور نکالینگے
ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک گروہ اور امت مین سے شَهِيْدًا گواہ اونکے قول اور فعل پر یعنی اونکے پیغمبر کو ہم گواہ لاینگے فَقُلْنَا
هَاتُوْا پھر کہینگے ہم امتون کو کہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنی جو شرک پر رکھتے ہو اور تکذیب پر فَعَلِمُوْٓا تو جان جائینگے اوس وقت
کہ اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ بیشک سچائی یا عبادت یا توحید اللہ ہی کے واسطے ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہو جائیگا اونسے مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ع وہ جو کہ تھے افترا کرتے جھوٹی باتین یا امید شفاعت جو بتون سے رکھتے تھے اِنَّ قَارُوْنَ بیشک قارون
كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى تھا قوم موسی مین سے ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ حضرت موسی کا چچازاد بھائی تھا اور بعضون نے
کہا ہی کہ بھانجا تھا موسی علیہ السلام کا اور بہت صحیح وہی بات ہی کہ چچا کا بیٹا تھا اسواسطے کہ قارون یصہر بن قاہث کا بیٹا ہی اور
حضرت موسی عمران بن قاہث کے فرزند ہین اور قاہث لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین تھا اور قارون چونکہ نہایت خوبصورت
اور زیبا طلعت تھا اسوجہ سے اوسے منور کہتے تھے بنی اسرائیل بھر مین توریت خوب پڑھتا تھا اور اوسکے [illegible] مین
ایک یہ بھی ہی مفلسی اور محتاجی کے زمانہ مین منکسر اور خلیق آدمی تھا مالدار ہوتے ہی اوسکا حال بدل گیا فَبَغٰى پھر ظلم کیا اور زیادتی
ڈھونڈھی قارون نے عَلَيْهِمْ قوم موسی کے لوگون پر اور چاہا کہ سب پر حاکم بن جائے وَاٰتَيْنٰهُ اور دیا ہمنے اوسکو مِنَ الْكُنُوْزِ

ع ۱۵

خزانون مین سے بابجھ کیے ہوے مالون مین سے مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ وہ کہ اوسکی کنجیان یعنی کنجیون کا اوٹھانا لَتَنُوْٓأُ البتہ
گران ہوتا بِالْعُصْبَةِ لوگون کے ایک گروہ اُولِی الْقُوَّةِ زور والون پر عصبہ دس سے چالیس آدمیون تک کی جماعت کو کہتے ہین
اور امام قرطبی نے کہا ہے کہ یہان چالیس آدمی مراد ہین کہ قارون کے خزانون کی کنجیان وہ اوٹھاتے تھے اور کشاف مین ہے کہ ساٹھ اونٹ اوسکے
خزانون کی کنجیان اوٹھاتے تھے ہر خزانہ کی ایک کنجی اور کوئی کنجی اونگل بھر سے زیادہ نہ تھی اور کنجیان چمڑے کی بنائی تھین کہا گیا ہے اور امام
ثعلبی نے کہا ہے کہ کنجیون سے مال کے صندوق مراد ہین اور وہ چار لاکھ چالیس ہزار سونے چاندی سے بھرے ہوے صندوق تھے اِذْ قَالَ
لَهٗ یاد کر جب کہا قارون سے قَوْمُهٗ اوسکی قوم نے یعنی اونمین سے ایمان والون نے نصیحت کے طور پر کہا اے قارون لَا تَفْرَحْ
خوش نہو مال و دنیا پر اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ دوست نہین رکھتا خوشی کرنے والون کو جو مال و دنیا پر خوشی
کرتے ہین اسواسطے کہ دنیا کے ساتھ حق تعالی کو بغض ہے نظم دنیا سے دلی چسپیدہ مراحے ستمے * اگر کند ز زر گرفتہ در سر قدمے
گر دوست دہد گدا را شادی نکند * ور دوست شود نیز نرنجد ز غمے * وَابْتَغِ اور ڈھونڈھ یہ نصیحت کرنے والون کے کلام کی تمامی ہے اور
قارون سے کہا کہ ڈھونڈھ اور حاصل کر فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ اوس چیز مین جو عطا کی ہے تجھکو اللہ نے الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
سرا ے آخرت کو یعنی اپنا مال راہ خدا مین دے اور اس ذریعہ سے اوس جہان کا ثواب حاصل کر لے بیت بدہ زانچہ داری کہ فتنی خورد
بحسرت جہان ... حسرت بری * وَلَا تَنْسَ اور نہ بھول جا نَصِيْبَكَ اپنا حصہ مِنَ الدُّنْيَا مال و دنیا مین سے یعنی چلنے کے
وقت اس جہان سے فقط کفن ہی تجھے نصیب ہوگا تو وہ مال خیال کر اور دنیا کے مال پر مغرور نہ ہو نظم گر ملک سلیمان تو شاہا ہین
ہوا ہے بود * ور زمر جدروم تاختن خواہد بود * آخر ز کرین جہان کنی عزم سفر * ہمراہ تو چندیکہ کفن خواہد بود * اور بعضون نے کہا ہے کہ اسکے
معنی یہ ہین کہ اپنا حصہ مت بھول جا یعنی جسقدر مال تجکو کفایت کرے اوسی پر بس کر وَاَحْسِنْ اور احسان کر بندگان خدا کے
ساتھ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ جیسا کہ احسان کیا ہے اللہ تعالی نے اور نعمت بھیجی ہے اِلَيْكَ تیری طرف وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ
فِي الْاَرْضِ اور نہ ڈھونڈھ تباہکاری اور ظلم کرنا اور تکبر زمین مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
دوست نہین رکھتا مفسدون کو جو دنیا کے سبب سے تفاخر کرتے ہین اور بڑائی ڈھونڈھتے ہین قَالَ بولا قارون ناصحون کے جواب مین
اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ سوا اسکے نہین کہ دیا گیا ہون مین یہ مال یعنی یہ مال مجھے دیا ہے عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اوس علم پر جو میرے
پاس ہے یعنی علم توریت اسواسطے کہ بنی اسرائیل بھر مین سب سے زیادہ مین توریت کا عالم ہون یا تجارت اور کھیتی اور اور پیشون کا علم
یا حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے خزانے اوسے معلوم ہو گئے اور وہ اوٹھا لایا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ علم سے علم کیمیا
مراد ہے کہ حضرت موسی نے اپنی بہن کو بتا دیا تھا اور اونھون نے قارون کو تعلیم کیا تھا اَوَلَمْ يَعْلَمْ کیا نہین جانتا تھا قارون نے
یعنی جانتا تھا اور توریت مین پڑھا تھا اور مورخون سے سنا تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک خدا نے قَدْ اَهْلَكَ یقینی ہلاک کیے ہین
مِنْ قَبْلِهٖ قارون سے قبل مِنَ الْقُرُوْنِ زمانہ کے لوگون مین سے مَنْ هُوَ اوسے جو اَشَدُّ مِنْهُ بہت سخت
تھا قارون سے قُوَّةً قوت کی روسے وَّاَكْثَرُ جَمْعًا اور بہت زیادہ جمع مال کی رو سے خلاصہ کلام یہ کہ قارون اپنی قو

اور کثرت مال پر کیون مغرور ہوا حالانکہ جانتا ہی کہ جو لوگ اوس سے زیادہ قوی اور غنی تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا ہی تو تہدید کی اور فرمایا کہ
وَلَا يُسْئَلُ اور پوچھے نہ جائینگے عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اپنے گناہون سے گناہگار یعنی [illegible]
کہ اونکین اونکی پیشانی کے نشان سے پہچان لینگے يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ یا اونسے بتلانے کا سوال نہوگا اسواسطے کہ حق تعالی
مطلع ہوا اور پر عذاب کرنے مین اونسے کچھ سوال نہوگا اسواسطے کہ وہ بیحساب دوزخ مین جائینگے فَخَرَجَ تو نکلا عَلٰى قَوْمِهٖ پھر نکلا
قارون ہفتہ کے دن اپنی قوم پر فِيْ زِيْنَتِهٖ اپنی آرایش کے ساتھ سفید خچر پر سوار سونہرا زین کسے زرد جوڑا پہنے چار ہزار سوار اوسی ہیئت
اور صفت پر اوسکے ساتھ اور کتابون مین ہی کہ نوے ہزار آدمی سرخ لباس پہنے اوسکے ساتھ سوار تھے اور اوس [illegible] کا
رنگ دیکھا تھا [illegible] مین ہی کہ ہزار لڑکیان سفید خچرون پر اوسکے ساتھ سوار تھین [illegible] زین کسے زرد جوڑے پہنے [illegible]
چڑھالے جب قارون اس شوکت اور دبدبہ کے ساتھ قوم کے لوگون مین داخل ہوا تو قَالَ الَّذِيْنَ کہا اون لوگون نے يُرِيْدُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا چاہتے تھے زندگی دنیا کو اور اوسکی محبت رکھتے تھے اوسکی قوم مین سے یعنی جب اس شوکت [illegible] کے
ساتھ قارون اون لوگون مین داخل ہوا تو اونمین سے کہا يٰلَيْتَ لَنَا اے کاش کہ ہوتا ہمارے واسطے مال مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
قَارُوْنُ مانند اوسکے جو دیا گیا ہی قارون کو اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ بیشک قارون بڑے حظ والا ہی اور بہت [illegible]
وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہا اون لوگون نے اُوْتُوا الْعِلْمَ جو دئے گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو لوگ [illegible]
توکل جانتے تھے جیسے حضرت یوشع علیہ السلام اور اونکے اصحاب کہ وَيْلَكُمْ افسوس تمہاری دنیا طلب کرنے والو ثَوَابُ اللّٰهِ
ثواب اللہ کا آخرت مین خَيْرٌ بہتر ہی دنیا کے مالون سے لِّمَنْ اٰمَنَ اوس شخص کے واسطے جو ایمان لایا خدا اور رسول [illegible]
صَالِحًا اور کیے کام اچھے وَلَا يُلَقّٰىهَآ اور تلقین نہ کرینگے یہ بات جو عالمون نے کہی یعنی دل و زبان پر نہ رکھینگے اِلَّا
الصّٰبِرُوْنَ ۝ مگر صبر کرنے والے طاعت پر یا مصیبت پر اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا نیک کامون کی توفیق نہین دیتا مگر [illegible]
نظم اہل صبر از جملہ عالم برترند ۔ صابران از اوج گردون بگذرند ۔ ہر کہ کارد تخم صبر اندر جہان ۔ بر رود [illegible]
کہ قارون کو موسی اور ہارون علیہما السلام پر بڑا حسد تھا ایکدن حضرت موسی سے کہا کہ تمنے رسالت لی اور مذبح ہارون کو دیا مین
بے نصیبی پر کہانتک صبر کرون غرضکہ ہمیشہ حضرت موسی کو ایذا دینے کے درپے رہتا تھا یہانتک کہ زکوۃ کا حکم نازل ہوا [illegible]
حصہ یا ہر [illegible] مال کی دینا چاہیے موسی علیہ السلام نے حکم الہی کے موافق اوس سے اس بات پر صلح کی کہ ہزار دینار [illegible]
زکوۃ دے قارون نے حساب کیا تو یہ بھی بڑی رقم ہوئی تھی بخل و خست اوسکے دل مین غالب ہوئی تو بنی اسرائیل [illegible]
لوگون کو بلا کر قارون نے یہ بات کہی کہ جو کچھ موسی نے کہا تمنے مانا اب وہ چاہتے ہین کہ تمسے مال حاصل کرین لوگ بولے [illegible]
کیا حکم فرماتے ہو قارون بولا کہ مین چاہتا ہون کہ موسی کو قوم مین رسوا کرون کہ اور لوگ اوسکی بات نہ سنین تو ایک [illegible]
تفسیر مین اوسکا نام سبرہ لکھا ہی بلایا اور دو تھیلی [illegible] دیا اور یہ بات ٹھہرائی کہ کل حاضر عام کے [illegible]
اپنے ساتھ زنا کی دوسرے دن جب موسی علیہ السلام امر و نہی فرماتے تھے اوسی بیان مین فرمایا کہ جو کوئی چوری کریگا [illegible]

اسکا لون گا اور جو کوئی زنا کریگا اگر غیر محصن ہی تو کوڑے مار ونگا اور اگر محصن ہی تو اوسے سنگسار کرونگا پس قارون اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ
اگرچہ تم زنا کرو موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہان اگرچہ مین زنا کرون تو میری بھی یہی سزا ہی قارون بولا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ تمنے
فلان عورت سے زنا کی ہی موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ معاذ اللہ اوسے حاضر کرو پھر جب وہ محفل مین آئی حضرت موسی نے فرمایا کہ ای عورت تجھے مین
قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسنے دریا کو پھاڑ دیا اور توریت کو نازل کیا کہ سچ سچ بیان کرنا عورت پر ہیبت الٰہی غالب ہوئی بولی کہ ای کلیم اللہ
قارون نے دو تھیلیان بھر روپے مجھے رشوت دیا کہ آپ پر افترا کرون اور مین ان روپونکے لالچ سے گنہگار اور بدکار ہون کیونکہ آپ پر تہمت رکھنا پسند
کرون اور یہ وہ دونون تھیلیان قارون کی مُہر کی ہوئی میرے پاس موجود ہین بنی اسرائیل نے قارون کی مُہر دیکھکر پہچانی اور اوسکا مکر سب
کھُل گیا پس حضرت موسی نے اپنا منہ خاک پر رکھکر جناب الٰہی مین قارون کی شکایت کی حکم پہونچا کہ ای موسی زمین کو ہمنے تیرے حکم مین
کر دیا جو چاہو اوسے حکم کرو موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ای میری قوم مین قارون کی طرف بھیجا گیا ہون جسطرح فرعون کی طرف
مبعوث تھا جو قارون کے ساتھ ہی اوس سے کہدو کہ اسی جگہ پر ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہین اونسے کہدو کہ کنارے ہو جائین پس
سب بنی اسرائیل اوس محفل سے کنارے ہو گئے مگر دو آدمی قارون کے ساتھ رہے اور موسی علیہ السلام نے زمین کو حکم فرمایا کہ لے لے انکو
پس زمین نے اونکے پانون ٹخنون تک دھنسا لیے اور اونھون نے عاجزی شروع کی اور امان مانگی حضرت موسی نے ایک کی بھی نہ سنی اور
زمین سے فرمایا کہ لے لے انھین غرضکہ زانو تک پھر کمر تک پھر گردن تک زمین مین دھنسے اور اونکے رونے چلانے امن مانگنے نے حضرت موسی کے
دل مین کچھ اثر نکیا یہانتک کہ زمین نے اون سب کو بالکل نگل لیا اور اونکے نالہ وزاری سے کچھ فائدہ نہوا اکثر تفسیرون مین ہی کہ حق تعالی نے
حضرت موسی سے فرمایا کہ ای موسی قارون اور اوسکے رفیقون نے ستر بار فریاد کی اور تمنے اونکی فریاد نہ سنی اور رحم نکیا قسم ہی مجھے اپنی عزت
اور جلال کی کہ اگر وہ مجھے ایکبار بھی پکارتے تو مین سن لیتا اور قبول فرماتا غرضکہ قارون کے دھنس جانے کے بعد بنی اسرائیل کے
احمقون نے باہم یہ بات کہی کہ موسی نے اسواسطے دعا کی کہ قارون زمین مین دھنس جاے تو اوسکی کنجیان اور خزانے لے لیجے
جب حضرت موسی نے یہ بات سنی تو حق تعالی سے درخواست کی کہ قارون کے مکان اور خزانے بھی زمین مین دھنس جائین جیسا کہ
حق تعالی فرماتا ہی کہ **فَخَسَفْنَا بِهِ** پھر دھنسا دیا ہمنے قارون کو **وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ** اور اوسکے گھر کو زمین مین بعد
اسکے فرمایا ہی کہ ہر روز قارون ملعون اپنے قد کے موافق مال اور گھر سمیت زمین مین دھنستا ہی اور نفخ صور مین نیچے کی زمین پر پہونچیگا
بیت
گنج قارون کہ فرو میرود از قہر ہنوز ٭ خوانده باشی کہ ہم از غیرت درویشان است ٭ **فَمَا كَانَ لَهُ** تو نہ تھا قارون
مِنْ فِئَةٍ کوئی گروہ اوسکے یارون مین سے کہ اوسوقت **يَنْصُرُونَهُ** مدد کرتے اوس گروہ کے لوگ اوسکی **مِنْ دُونِ اللَّهِ**
خدا کے سوا **وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ** ۝ اور نہ تھا عذاب روکنے والون مین سے یعنی نہ اور کسی نے
اوس سے عذاب کو روکا اور نہ وہ خود روک سکا **وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا** اور صبح کی اون لوگون نے جو آرزو کرتے تھے
مَكَانَهُ اوسکے مکان اور جاہ کی **بِالْأَمْسِ** کل یعنی جو لوگ آرزو مند تھے وہ قارون کے دھنستے ہی نیکی کی طرف متوجہ ہو گئے
يَقُولُونَ کہتے تھے ہر ایک دوسرے سے **وَيْكَأَنَّ اللَّهَ** وَیْکَاَنَّ معنی مین وَیْلَکَ کے ہی اور لفظ اِعْلَمْ پوشیدہ ہی یعنی والے تجھ

ہان کہ حق تعالی یَبْسُطُ الرِّزْقَ کھولدیتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جسکے واسطے چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون مین
کسی بزرگی کے سبب کہ وہ کشایش کی مقتضی ہو بلکہ محض اپنے ارادے سے وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی روزی جسپر چاہتا ہی کسی
ذلت کی وجہ سے کہ وہ تنگی کی مقتضی ہو بلکہ محض اقتضاء مشیت سے لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ اگر نہ یہ ہوتا کہ اللہ تعالی احسان رکھتا
عَلَیْنَا ہمپر اور نہ دیتا ہمین جو کچھ ہماری تمنا تھی اون دنیا مین سے لَخَسَفَ بِنَا البتہ دھسا دیتا اللہ ہمکو زمین مین اور یعقوب نے
مجہول کا صیغہ پڑھا ہی لَخُسِفَ بِنَا یعنی البتہ دھسا دیے جاتے ہم زمین مین وَیْکَاَنَّهٗ وی تعجب کا کلمہ ہی اور کَاَنَّ تشبیہ کے واسطے ہی
اور باب مین طبری سے منقول ہی کہ تمام لفظ وَیْکَاَنَّ اَلَمْ تَعْلَمْ اور اَلَمْ تَرَ کے معنی پر ہی یعنی کیا تو نہیں جانتا اور نہین دیکھتا کہ لَا یُفْلِحُ
الْکٰفِرُوْنَ ○ چھٹکارا نہین پاتے عذاب سے کافر یا ناشکری یا تکذیب کرنے والے تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ وہ آخرت کا گھر جو سنا ہو
او رجانا ہی یعنی بہشت نَجْعَلُهَا بنایا ہی ہمنے اوسے لِلَّذِیْنَ اون لوگون کے واسطے جو لَا یُرِیْدُوْنَ نہین چاہتے عُلُوًّا
بڑائی اور تکبر فِی الْاَرْضِ زمین مین یعنی مین اون کے ساتھ وَلَا فَسَادًا اور نہ فساد یعنی ظلم الناس اور ظلم لوگون پر جیسا کہ قارون چاہتا تھا
وَالْعَاقِبَةُ اور انجام خیر لِلْمُتَّقِیْنَ ○ پرہیزگارون کے واسطے ہی بعض صاحب تحریر نے فرمایا ہی کہ بنا کا گھر اوس جماعت ارواح کے واسطے ہی
جو صفات نفسانیہ کے میلون سے پاک ہوگئی ہی اسلیے کہ زمین بشریت مین وہ روحین بڑائی اور برتری کی طالب نہین ہوتین اور فرعونون جابرون
نفوس کی طرح فساد نہین چاہتی ہین یعنی حضرت الہی کے سوا اور سے نظر اوٹھا کر کسی آدمی اور کسی چیز کی طرف التفات نہین کرتے اور عالم
ملک ملکوت کو حضرت مالک الملک کے تصرف مین چھوڑتے ہین کہ جو تصرف کوئی مکان مین چاہے کرے اور اونکو اوسپر کچھ اعتراض نہین ہوتا مصرع
ہر چہ خواہی کنی کہ ملک تراست ✤ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ جو کوئی لائے نیک خصلت یا معرفت توحید ربانی کی یا اخلاص کے ساتھ عمل یا عشق
فَلَهٗ تو اوسکے واسطے ہی خَیْرٌ بہتر مِّنْهَا اوس خصلت یا طاعت یا معرفت سے یا جو کوئی کرے دنیا مین نیکی تو اوسکے واسطے آخرت مین
اوس نیکی سے بہتر ثواب ہی وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ اور جو کوئی لائے برائی جیسے شرک اور تکذیب فَلَا یُجْزَی الَّذِیْنَ تو جزا
نہ دیے جاوینگے وہ لوگ جنہون نے عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ کین برائیان اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ مگر مثل اوسکے جو تھے دنیا مین
عمل کرتے ظاہر آیت اس بات پر دلیل ہی کہ نیکی کا ثواب اوس سے بہتر ہوگا اور برائی کی جزا اوسکے مثل ملیگی ضمیر کی جگہہ اسم ظاہر کا لانا بدکارون کے
حال کی خرابی ظاہر کرنے کو ہی اور اونکی طرف برائی کی اسناد مکرر کرنے سے فائدہ یہ ہی کہ عقلمندون کو زجر ہو اور برائی سے باز رہین بیت ہر چہ در عقل
وشرع بد باشد ✤ نکند آنکہ باخرد باشد ✤ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت جب جحفہ مین پہونچے تو حرم کعبہ کا شوق اور اپنی
ولادت گاہ کی آرزو دل مبارک مین پیدا ہوئی تو یہ آیت حضرت جبریل لائے کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ تحقیق کہ فرض کیا ہی
عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ تجھپر ای ہمارے حبیب قرآن پہونچانا یا قرآن پر عمل کرنا لَرَآدُّکَ البتہ پھیرنے والا ہی تجھکو اِلٰی مَعَادٍ
پھرنے کی جگہہ یعنی مکہ کی طرف اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ فتح مکہ کا وعدہ ہی اور بعض نے کہا ہی کہ معاد سے جنت مراد ہی اور تاویلات کاشی مین ہی
معاد فنا فی اللہ ہی احدیت ذات مین اور بقا باللہ ہی مقام تحقیق جمیع صفات مین سالک صاحب بصیرت پر یہان منہ بدأ والیہ یعود کا
بھید کھلتا ہی قطعہ چون از وبد این ہمہ آن را ابتدا ✤ ہم بدو باید کہ باشد انتہا ✤ نور ہائے را کہ گرد از حق طلوع ✤ جملہ را ہم سوی او باشد

جو عہد قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رَبِّيْٓ میرا رب اَعْلَمُ خوب جانتا ہے اوسے مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى جو کوئی لایا سیدھی راہ یا توحید یا قرآن اور وہ میں ہون وَمَنْ هُوَ اور اوسے جو فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ گمراہی کھلی ہوئی میں ہے وہ لوگ جو میرے منکر ہیں وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ امید بھی ہوتی تمھیں اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ کہ بھیجی جاوے تمھاری طرف کتاب تو تمھیں نہین بھیجی تمھاری طرف کتاب اِلَّا رَحْمَةً مگر بجہت رحمت کے مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پس فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا پس نہ ہو پشت پناہ اور یار لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون کے واسطے یعنی اونکے ساتھ مدارا نہ کرو اور جو کچھ وہ چاہین اوسے قبول نہ کرو وَلَا يَصُدُّنَّكَ اور چاہیے کہ کافر باز نہ رکھیں تمھیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتیں پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے سے بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ بعد اسکے کہ اوتری ہیں تیری طرف وَادْعُ اور پکار خلق کو اِلٰى رَبِّكَ اپنے رب کی عبادت کی طرف وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور نہ ہو مشرکون میں سے وَلَا تَدْعُ اور نہ پکار مَعَ اللّٰهِ اللہ کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو اسواسطے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود پکارنے کے قابل مگر وہ اس آیت میں خطاب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہیں اور حضرت سے جو خطاب ہوا اسکا فائدہ یہ ہے کہ مشرکون کی یہ امید منقطع ہو جاوے کہ آپ اونکے ساتھ موافق ہو جاوینگے كُلُّ شَيْءٍ سب چیزین هَالِكٌ فنا ہو جانے والی ہیں اِلَّا وَجْهَهٗ ط مگر ذات حق تعالیٰ کی یا سب عمل باطل ہین مگر وہ جس سے وجہ اللہ مطلوب ہو لَهُ الْحُكْمُ اوسی کے واسطے ہے حکم وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور اوسی کی طرف پھیرے جاوگے بدلے کے واسطے بعضے محققون کے نزدیک یہ ہے کہ جب ہے وجود حقیقی کوئی نہین مگر حق سبحانہ تعالیٰ تو حقیقت میں اوسکا ماسوا فانی ہے صاحب کشف الاسرار اس آیت کی تفسیر میں حضرت شیخ الاسلام کے کلمات نقل کرتے ہین بیت کہ از کس نبود و نہ از تو بکس ہا ہمہ از تو بتو بس ہمہ تو و بس ۔ الا کل شیء ما خلا اللہ باطل اور سب نعمتین لا محالہ علاقہ منقطع عوائق مرتفع رسوم باطل ہین اسباب مضمحل حدود پراگندہ خلائق فانی اور حق تعالیٰ یکتا خود بخود باقی ہے شرح عوارف میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ یہلک تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سب چیزون کے وجود آج ہی اوسکے وجود میں فنا ہین اور مشاہدہ اس حال کا محجوبون کے واسطے کل قیامت پر حوالہ ہے يَوْمَ تُرَدُّ نبید اگر اہ قیامت مصرع با وجودت ز من آواز نیاید کہ منم ؟

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ عنکبوت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ انہتر ۶۹ آیتین ہین

الٓمّٓ ۝ حروف مقطعہ خلق کا عجز ظاہر کرنے کے واسطے ہین تاکہ بندے جان لین کہ کسی کو اس کتاب کے حقائق دریافت کرنے کی طرف راہ نہین ہے اور کسی کامل کی عقل اوسکی کنہ معرفت سے آگاہ نہین ہے مصرع خرد عاجز و فہم در وے گم است اس سورت کے حروف اول کے باب میں کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام لطیف کی جانب اور میم مجید کی طرف فرماتا ہے کہ اللہ میں ہون میری طاعت کی طرف متوجہ ہو لطیف میں ہون اخلاص میری عبادت میں نہ چھوڑ مجید میں ہون

وقف لازم

اور دون کی بزرگی مسلم نہ رکھ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا کیا جان لیا لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جائینگے اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
اور جو کہین کہ ایمان لائے ہم یعنی یہ سمجھین کہ فقط اٰمنّا کہنے کی بدولت اونسے ہاتھ روک لیا جائیگا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ○
اور وہ آزمائے نہ جائینگے اوامر و نواہی کے ساتھ یا مبتلا نہونگے نفس اور مال مین یا اونکا امتحان نہ کیا جائیگا ہجرت اور جہاد کے سبب سے
اور اوسکے مثل امور سے یعنی ایمان لانے کے ساتھ یہ امور بھی اونپر پیش آئینگے اور فقط اٰمنّا کہنے سے وہ لوگ چھوڑ نہ دیے جائینگے اور یہ آیت
مسلمانون کی ایک جماعت کی شان مین ہے جو مکۂ معظمہ مین تھی اور اونہین اپنے وطن اور مسکن سے ہجرت دشوار معلوم ہوتی تھی اور
مہاجر لوگ مدینۂ منورہ سے اونکے پاس پیغام بھیجتے تھے کہ تم لوگ جب تک کافرون کے جوار مین ہو گے تمہارا اسلام پورا نہین ہے تو بعضے اون مین
ہجرت کی نیت کر کے نکلے اور مشرک آگاہ ہوے اور اونھین راہ سے پھیر لیگئے تو حق تعالیٰ نے اونکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ یہ تعب و رنج کرنا
چاہیے کہ یہ کتنا لش بلا دعوی ولا صحیح ہو بیت ما شفتگان از دل بسیار بسیار کشیدہ ایم جور یار و قصۂ اغیار بسیار کشیدہ ہوا اور
بہت صحیح یہ بات ہے کہ مہجع نام حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا غلام جنگ بدر مین عامر حضرمی کے تیر سے شہید ہوا اور جناب رسول کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کی زبان مبارک پر یہ لفظ آیا کہ یہ شہدا سے سب مین سے آگے جائیگا مہجع کے ماں باپ مہجع کی وفات کے سبب سے بڑی جزع فزع کرتے تھے
تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ فقط لفظ ایمان سے یہ ابتلا اور امتحان کے کام نہین چلتا وَلَقَدْ فَتَنَّا اور بیشک امتحان کیا اور فتنہ مین
ڈالا ہمنے الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اون لوگون کو جو ان ایمان والون سے قبل تھے یعنی بہت سی سختیون مین واقع تھی اور سب کے
دعوے کو بلا سے آزمایا ہے فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ تو ظاہر کرتا ہے اللہ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا اون لوگون کو جو سچے ہین دعوی ایمان
مین وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ○ اور ظاہر کر دیتا ہے جھوٹون کو جو دین مین جھوٹا دعوی کرتے ہین یا دکھا دیتا ہے اون دونون گروہونکا
حال خلق کو یا جزا دیتا ہے اوس چیز کی جو جانتا ہے اونکا سچ اور جھوٹ نظم در محبت ہر کرا دعوی کنند صد ہزاران امتحان بر وے نہند
گر بود صادق کشد بار جفا ور بود کاذب گریزد از بلا اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ بلکہ گمان کرتے ہین وہ لوگ جو يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ کرتے ہین برائیان جیسے کفر اور گناہ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا یہ کہ پیشی کرینگے ہمپر اور ہمکو عاجز کر دینگے اونکو گناہون کی جزا دینے
سے سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ برا حکم ہے وہ جو کرتے ہین فتوحات مین لکھا ہے کہ یہ گمان کرتے ہین گناہگار کہ اپنے گناہون کے
سبب سے میری مغفرت اور شمول رحمت سے سبقت لیجائین یہ حکم ناپسند ہے اسواسطے کہ میری رحمت سبقت لیگئی ہے اونکے گناہون پر
جو موجب غضب ہوتے ہین بیت گر گناہ تو از عدد بیش است سبقت رحمتی از آن پیش است مَنْ كَانَ يَرْجُوْا جو کوئی ہو کہ
امید رکھے لِقَآءَ اللّٰهِ لقاء الٰہی کی بہشت مین یا ثواب پانے کی اور بعضون نے کہا ہے کہ جو کوئی ڈرتا ہے روز قیامت سے اور اس بات سے کہ مین خدا کے
سامنے حاضر کیا جاؤنگا اوس سے کہدو کہ آمادہ رہے فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ پس بیشک جو مدت کہ خدا نے مقرر کر دی ہے آخرت مین لقا کے
الٰہی کی وہ لَاٰتٍ البتہ آنے والی ہے وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اور وہی سننے والا ہے بندون کی بات جاننے والا اونکے دلون کے
ارادے اور خیالات وَمَنْ جَاهَدَ اور جو کوئی جہاد کرے کفار یا ہوائے نفس کے ساتھ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ جہاد
کریگا لِنَفْسِهٖ اپنے واسطے اسواسطے کہ اوسکا ثواب اوسی کو ملیگا اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَغَنِيٌّ البتہ بے پروا ہے عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○

اہل عالم کی طاعتون اور مجاہدون سے اور بندون کو عبادت کی تکلیف اور سختی کے احوال کی درستی کے واسطے دیتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اور جو لوگ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین اونھون نے کام اچھے لَنُكَفِّرَنَّ البتہ مٹا دینگے ہم عَنْهُمْ اونسے
سَیِّاٰتِهِمْ اونکی برائیان وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اور البتہ جزا دینگے ہم اونھین اَحْسَنَ الَّذِیْ بہت خوب کام کی جو كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ۝ تھے کرتے یعنی توحید کی جزا اور اونکے سب عملون مین یہی بہتر ہے اور باقی کام جو کہ فضیلت مین اوسکے برابر نہین
اونکی جزا اونکے موافق ہم دینگے اونکے عمل سے بہتر اور زیادہ ایک کے بدلے دس یا اس سے بھی زیادہ سات سو تک اسواسطے کہ وہ محتاج ہین
اور ہم بے نیاز ہون مصرع رحم باشد کہ غنی پیش گدا محتاج لکھا ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دولت اسلام سے
سرفراز ہوئے تو اونکی مان جسکا نام حمنہ بنت ابوسفیان نے قسم کھائی کہ ہرگز وہ دہوپ سے چھاؤن مین نہ جاونگی اور جس چیز سے زندگی کو مدد
پہونچتی ہے وہ نہ کھاونگی جب تک تو دین محمدی سے جو تو نے اختیار کیا ہے بیزار نہو جاوے حضرت سعد نے یہ حال جناب رسول کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کی خدمت مین عرض کیا اور یہ آیت نازل ہوئی وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بِوَالِدَیْهِ اوسکے مان
باپ کے ساتھ حُسْنًا نیکی کا یعنی ایسے کام کا جو محض نیکی ہو وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کرین مان باپ اور لڑائی جھگڑا
کرین تیرے ساتھ لِتُشْرِكَ بِیْ تاکہ شریک ٹھہراوے تو میرے ساتھ مَا لَیْسَ اوس چیز کو کہ نہین ہے لَكَ بِهٖ تجھے اوسکی خدائی کا
عِلْمٌ کچھ علم نفی الوہیت کو نفی علم الوہیت کے ساتھ حق تعالیٰ نے تعبیر فرمایا یعنی مان باپ اگر تجھے حکم کرین اس بات کا کہ اوس چیز کو شریک
ٹھہرا جسکی خدائی تو نہ جانتا ہو اور واقع مین خدائی میرے سوا کسی کے واسطے ثابت ہی نہین پس اگر مان باپ شرک کرنے کو کہین فَلَا تُطِعْهُمَا
تو نہ اطاعت کر اونکی اسواسطے کہ خالق کے گناہ مین مخلوق کی فرمانبرداری درست نہین ہے اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ میری جزا کی طرف ہے پھرنا
تمھارا مومن ہو یا مشرک فرزند یار ہو یا عاق فَاُنَبِّئُكُمْ تو آگاہ کرونگا مین تمکو جزا دینے کے وقت بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس
چیز سے کہ ہو تم کرتے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے کفر کے بعد وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے برائی
لَنُدْخِلَنَّهُمْ ضرور ضرور داخل کرینگے ہم اونھین فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝ گروہ مین نیکون کے یا لائینگے ہم اونھین اونکے داخل ہونے کی
جگہ مین کہ وہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ یَّقُوْلُ کوئی ہے کہ کہتا ہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم خدا کا
اور وہ منافق ہین یا ضعیف الایمان لوگ کہتے تھے کہ ایمان رکھتے ہین ہم فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ پھر جب ایذا دیا جاتا ہے راہ خدا مین اپنے
دین کے سبب سے یعنی جب کافر اوسپر سختی کرتے ہین تو جَعَلَ کرتا ہے یعنی گنتا ہے اور شمار کرتا ہے فِتْنَةَ النَّاسِ رنج اور سختی کو لوگون کی
كَعَذَابِ اللّٰهِ مانند عذاب الٰہی کے یعنی خلق کی تکلیف اور ایذا رسانی کے سبب سے ایمان چھوڑ دیتے ہین جسطرح عذاب الٰہی کے
خوف سے کفر ترک کر دینا چاہیے وَلَئِنْ جَآءَ اور اگر آئے نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ مدد تیرے رب کے پاس سے یعنی فتح اور غنیمت تو لَیَقُوْلُنَّ
ضرور کہین کہ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہین دین اور ملت مین تو ہمین بھی مال غنیمت مین شریک کرلو اَوَلَیْسَ اللّٰهُ کیا
نہین ہے اللہ بِاَعْلَمَ زیادہ جاننے والا سب جاننے والون سے بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وہ چیز جو آدمیون کے دلون مین ہے
اخلاص کی صفائی یا نفاق کا میل وَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور البتہ جانتا ہے خدا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین

دل سے وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ○ اور البتہ جانتا ہی منافقون کو جو نہیں ایمان لائے ہین اور اونکو دنیا مین ظاہر کریگا رنج مین
مبتلا کرکے اور بلا مین ڈالکر اونکا امتحان لینے اسواسطے کہ بلا اور مصیبت مین مردون کا جوہر پہچانا جاتا ہی جسطرح آگ مین سونے
چاندی کا کھرا کھوٹا پن کھلجاتا ہی نظم بشکل و ہیأت انسان زرہ مروز نہار ۞ توان بعجز و تحمل شناخت جوہر مرد ۞ اگر نہ پاک بود از بلا
نخواہد جست ۞ وگر در اصل بود پاک سر خواہد کرد ۞ آیا ہے مین ہی کہ ابوسفیان اور امیہ بن خلف نے امیر المؤمنین عمر اور حضرت خباب رضی اللہ
عنہما کو کہا کہ نئے دین سے منہ موڑو اور اپنے باپ دادا کا قدیم طریقہ چھوڑو اور اگر باپ دادا کے دین پر ثابت قدم رہنے مین کچھ گناہ ہو تو اوسکا
بار ہم اوٹھالینگے اور تمکو اوس بار مین دبنے دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا اون لوگون نے جو ایمان
لائے لِلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون سے جو ایمان لائے کہ اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا پیروی کرو ہماری راہ کی یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ پر رہو وَلْنَحْمِلْ اور چاہیے کہ اوٹھالین ہم خَطَايَاكُمْ گناہ تمہارے آخرت مین جزا مین ہی یعنی اگر ہماری متابعت کرو تو
ہم تمہارے گناہ اوٹھالین وَمَا هُمْ اور حال یہ ہی کہ نہیں ہین کافر بِحَامِلِينَ اوٹھانے والے مِنْ خَطَايَاهُمْ مومنون کے
گناہون مین مِنْ شَيْءٍ کچھ بھی إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○ تحقیق کہ وہ البتہ جھوٹے ہین اپنی اس بات مین جو کہتے ہین کہ ایمان والون
گناہون کا بوجھ ہم اوٹھالینگے اور وہ اوسدن اوٹھانے پر قادر نہونگے نہ تھوڑے کے نہ بہت کے اپنے گناہون کے بار کی جہت سے
اور اونکے گناہون کے بوجھ کے باعث سے بھی کہ اونھین کافرون کے سبب سے وہ گمراہ ہوئے اور اون کافرون کی متابعت کی جہت سے
حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ اور ضرور اوٹھاوینگے قیامت مین بھاری بوجھ اپنے گناہون کے وَأَثْقَالًا
اور بھاری بوجھ اورون کے مَعَ أَثْقَالِهِمْ اپنے بھاری بوجھون کے ساتھ یعنی جن لوگون کو ان کافرون نے گمراہ کیا ہی
اونکے وبال کے بوجھ کو اون کافرون کے گناہون کے بوجھ پر اضافہ کرینگے بغیر اس بات کے کہ گمراہون کے گناہ مین سے کچھ کم ہو وَ
لَيُسْأَلُنَّ اور پوچھے جاوینگے تابع اور متبوع لوگ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ ع ۱۴ اوس
چیز سے کہ ہین افترا کرتے باطل باتین اور حیلے جسکے سبب سے خلق گمراہ ہوتی ہی وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا اور بیشک بھیجا ہمنے نُوحًا إِلَىٰ
قَوْمِهِ نوح کو اونکی قوم کی طرف فَلَبِثَ تو ٹھہرا فِيهِمْ اونکے درمیان قوم کے لوگون کو راہ حق کی طرف بلانے کے واسطے
أَلْفَ سَنَةٍ ہزار برس إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا مگر پچاس سال بہت مشہور یہ روایت ہی کہ نوح علیہ السلام چالیس
برس کے سن مین مبعوث ہوئے اور نوسو پچاس برس خلق کو خدا کی طرف بکارا اور طوفان کے بعد ساٹھ برس زندہ رہے اختلاف مین حضرت
وہب سے منقول ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر چودہ سو برس کی ہوئی صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوئے
اور نوسو پچاس برس دعوت کی اور طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے قبض روح کے وقت ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے
پوچھا کہ ای سب پیغمبرون مین بڑی عمر والے آپنے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ جیسے دو دروازون کا ایک گھر کہ ایک سے آئین دوسرے سے نکل جائین
رباعی گر عمر تو عمر نوح و لقمان باشد ۞ آخر سر و ہی چنانکہ فرمان باشد ۞ در بودن دنیا و برون رفتن ازو ۞ یک روز و ہزار سال یکسان باشد
حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ حق تعالی نے اس جہت سے بیان فرمایا کہ حضرت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے دل مبارک کو تسکین ہو

اور قوم کی ایذا اور ظلم اوٹھانے پر آپ کو آگاہی ہو جائے اور طوفان نوح کا حال سنکر تکذیب کرنے والون کو دھمکی ہو جائے یعنی نوح
علیہ السلام نے نوسو پچاس برس تک قوم کی ایذا سہی اور دعوت اسلام کرتے رہے اور کوئی ایمان نہ لایا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ
پھر پکڑ لیا اونکی قوم کو عذاب طوفان نے وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ اور وہ ظالم تھے کفر کے سبب فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے
نوح علیہ السلام کو وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ اور یاران کشتی کو اور جو کوئی اونکے ساتھ تھا ایمان والے آدمی اور اقسام جانور وَ
جَعَلْنٰهَآ اور کردیا ہمنے کشتی کو یا حضرت نوح کے واقعہ کو اٰيَةً دلالت اور نشانی یا عبرت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے کہ اوس سے
دلیل پکڑین یا نصیحت پاوین وَاِبْرٰهِيْمَ اور یاد کر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے لِقَوْمِهِ اپنی
قوم کے لوگون کو کہ بابل کے رہنے والے تھے اعْبُدُوا اللّٰهَ عبادت کرو اللہ کی وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے ذٰلِكُمْ
یہ عبادت اور ڈر خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اوس دین اور آئین سے جو تم رکھتے ہو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○
اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے نفع کو ضرر سے اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَوْثَانًا
بتون کو وَتَخْلُقُوْنَ اور پیدا کرتے ہو اِفْكًا جھوٹ اور اوسکا نام خدا رکھتے ہو یعنی جھوٹا خدا اپنے دل سے پیدا کرتے ہو اِنَّ
الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ تحقیق کہ جنکو پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وہ لَا يَمْلِكُوْنَ نہین سکت اور قدرت
رکھتے کہ دین لَكُمْ رِزْقًا تمکو روزی فَابْتَغُوْا تو ڈھونڈھو عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ خدا کے پاس سے روزی کہ وہ رزق
کھانے والون کو رزق پہونچانے کی قدرت رکھتا ہی وَاعْبُدُوْهُ اور عبادت کرو اوسکی اوسے ایکجان کر وَاشْكُرُوْا اور شکر کرو
لَهٗ اوسکا اسواسطے کہ شکر سے نعمت حال باقی رہتی ہی اور آیندہ نعمت بڑھتی ہی اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اوسکی طرف پھر
جاؤگے یہانتک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قول تھا اب حق تعالیٰ کفار قریش کو تہدید فرماتا ہی اور دھمکی سناتا ہی کہ وَاِنْ
تُكَذِّبُوْا اور اگر تکذیب کرو ای مکہ والو میرے پیغمبر کی فَقَدْ كَذَّبَ تو بیشک تکذیب کر چکی ہین اپنے پیغمبرون کی اُمَمٌ امتین
مِّنْ قَبْلِكُمْ تمسے قبل جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح علیہم السلام اور اونکی تکذیب سے پیغمبرون کو کچھ ضرر نہین پہونچا بلکہ اونکی
مضرت اونھی امتون کیطرف حال ہوئی کہ وہ لوگ دنیا اور آخرت مین مستحق عذاب ہوے تو ای کفار قریش تمھاری تکذیب سے میرے حبیب کا کیا
نقصان وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ اور نہین ہی میرے رسول پر مگر پیغام پہونچا دینا کھلا ہوا اور اونھون نے
پیغام پہونچا کر خوف اور امید دلا کر تمکو راہ حق کی طرف بلایا اور عذاب آخرت سے تمکو ڈرایا اور تم حشر و نشر کے منکر ہوے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا
نہین دیکھا اونھون نے اور بعضے لم تروا جمع حاضر کا صیغہ پڑھا ہی یعنی کیا نہین دیکھا تمنے ای حشر و نشر کے منکرو کہ كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ
الْخَلْقَ کیونکر ظاہر کرتا ہی اللہ مخلوق کو اور نیست سے ہست کرتا ہی ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر اونھین موت کے بعد پھیریگا زندگی کی طرف اِنَّ
ذٰلِكَ تحقیق کہ پہلے پہل پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ فرمانا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ خدا پر آسان ہی قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سِيْرُوْا سیر کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین فَانْظُرُوْا كَيْفَ پھر دیکھو کہ کیونکر بَدَاَ الْخَلْقَ پیدا کیا ہی خدا نے خلق کو مختلف شکلون اور
صورتون مختلف حالون پر ثُمَّ اللّٰهُ پھر اللہ تعالیٰ يُنْشِئُ ظاہر کریگا النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ دوسرا پیدا کرنا خلاصہ کلام یہ ہی

دیکھا اور جان لیا کہ ابتدا مین سب کا خالق اللہ ہی تو پھر دوبارہ پیدا کرنے کی دلیل اور حجت لازم ہو جائیگی اور خواہی نخواہی جان لوگے کہ جو
ابتدا مین خلائق کا پیدا کرنے والا ہی ہو سکتا ہی کہ وہ دوبارہ پیدا کرنے والا بھی ہو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالی عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
ہر چیز پر چاہے ابتدا پیدا کرنا ہو یا دوبارہ قَدِیْرٌ ○ قادر ہی اس جہت سے کہ قدرت اوسکی صفت ذاتی ہی اور اوسکی ذات سب ممکنات کے
ساتھ نسبت کرنے مین یکسان ہی جب وہ پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہی تو یقینی دوبارہ پیدا کرنے سے بھی عاجز نہوگا یُعَذِّبُ عذاب
کرتا ہی مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی عذاب کرنا وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ج اور رحم کرتا ہی جسپر چاہتا ہی رحم کرنا وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ ○
اور اوسی کے حکم کی طرف پھیرے جاؤگے روز جزا مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عذاب کرتا ہی چھوڑ دینے اور کفران کے ساتھ اور رحم
کرتا ہی توفیق ایمان و بکشف الاسرار مین ہی کہ عذاب اوسکا عدل کی راہ سے ہی اور رحمت اوسکی فضل کی رو سے جسکے ساتھ
چاہتا ہی عدل کرتا ہی اور سامنے سے ہٹا دیتا ہی اور جسپر چاہتا ہی فضل کرتا ہی اور مہربانی کے ساتھ بلاتا ہی قطعہ اگر رانی ز راہ عدل
رانی ۔ وگر خوانی ز روے فضل خوانی ۔ مرا بار اندن و خواندن چہ کارست ۔ اگر خوانی وگر رانی تو دانی ۔ اور تاویلات مین ہی
کہ عذاب بدخوئی کے سبب سے اور رحمت حسن خلق کے باعث سے اور بعضون کے نزدیک عذاب دنیا کی طرف میل اور رغبت کرنے سے اور رحمت
دنیا کو ترک اور زہد کرنے سے یا عذاب ہی رحمت حرص و قناعت کے باعث یا عذاب بدعت کی وجہ سے اور رحمت ملازمت سنت کے
سبب سے یا عذاب پریشانی خاطر اور رحمت جمعیت دل کے ساتھ ہی امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ عذاب یہ ہی کہ بندہ کو اوسی پر
چھوڑے اور رحمت یہ ہی کہ خود بندہ کے کامون کا کفیل ہو جاوے مصرع تا تو باشی یار یار و نقش نگیرد کار ما ۔ وَمَآ اَنْتُمْ اور نہین ہو تم
اے لوگو بِمُعْجِزِیْنَ لاچار عاجز کرنے والے اپنے رب کو اپنے عذاب سے فِی الْاَرْضِ زمین مین اگر چاہو کہ اوسکے حکم سے بھاگو اور زمین مین
چھپ رہو تو نہین چھپ سکتے ہو وَلَا فِی السَّمَآءِ ز اور نہ آسمان مین یعنی اگر آسمان مین ہو تو بھی تم عاجز کرنے والے نہین ہو اور بعضون نے
کہا ہی کہ اس سے یہ مراد ہی کہ جو خلق آسمان مین ہی وہ بھی خدا کو عاجز کرنے پر قادر نہین ہی وَمَا لَکُمْ اور نہین ہی تمھارے واسطے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِیٍّ کوئی یار جو تمکو عذاب الہی سے بچاوے وَّلَا نَصِیْرٍ ع اور نہ کوئی مددگار جو عذاب
تمپر سے اوٹھاوے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اور جو لوگ کافر ہوے خدا کی آیتون کے ساتھ یعنی اوسکی کتابون کا ایمان
نہ لائے یا اوسکی حکمت اور وحدانیت کی دلیلین نہ مانین وَ اور ایمان نہ لائے لِقَآئِهٖ اوسکی ملاقات اور دیدار کا یعنی آخرت اور حشر
و نشر کے منکر ہوے اُولٰٓئِكَ یَئِسُوْا وہ لوگ ناامید ہوے مِنْ رَّحْمَتِیْ میری رحمت سے دنیا مین یا ناامید ہونگے قیامت مین
اور یئسوا صیغہ ماضی تحقق وقوع کی جہت سے ہی گویا وہ مایوس ہو چکے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ○ عذاب دکھ دینے والا یعنی ہمیشہ عذاب مین رہینگے اپنے کفر کے سبب سے اسکے بعد جملہ معترضہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام
کے قصہ کے ساتھ بیان فرماتا ہی کہ فَمَا کَانَ پھر نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب قوم ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو جب آپ اپنی
بت پرستی سے منع فرما چکے اور بت توڑ دیے اِلَّآ اَنْ قَالُوا مگر یہ کہ بولے قوم کے بعض لوگ بعضون سے کہ اقْتُلُوْهُ قتل کرو
اوسکو اَوْ حَرِّقُوْهُ یا جلا دو اوسے اور جلانے پر متفق ہو کر اونھین آگ مین ڈالدیا فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ تو نجات دی ابراہیم کو اللہ تعالی نے

مِنَ النَّارِ آگ کے ضرر سے اور آگ اونپر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی کردی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس نجات دینے مین لَاٰیٰتٍ البتہ
نشانیان ہین اوسکی قدرت کی کہ آگ کو بجھایا اپنے خلیل کو سلامت بچایا اونکی تفریح کے واسطے قدرت مین پھولا ہوا لگایا اور قدرت کی نشانیان
کئی واسطے ہین لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لاتے ہین اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا قصہ
سنکر اوسمین غور و فکر کرتے ہین اور فائدہ اوٹھاتے ہین وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ سوا اسکے نہین کہ
ٹھیرالیا ہی تمنے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ تعالیٰ کے اَوْثَانًا بتون کو خدا مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ اپنے درمیان دوستی ہونے کے
سبب یعنی تاکہ تم اور بت پرست باہم ملجاؤ اور بتون کی پرستش پر اجتماع کرو فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین یعنی جب تک دنیا
رہو وہ دوستی باقی ہو ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ پھر قیامت کے دن یَكْفُرُ کافر ہوجائینگے اور بیزاری بتلائینگے اور منکر ہوجائینگے بَعْضُكُمْ
بِبَعْضٍ تم مین جنکے لوگ تابع تھے بِبَعْضٍ بعض کے ساتھ کہ تابع ہین وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ اور لعنت کرینگے بعضے تمہارے یعنی پیروی
کرنے والے اور رذیل لوگ بَعْضًا بعض کو کہ آگے چلنے والے اور شریف لوگ ہین وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ اور پھرنے کی جگہ تم سب کی
دوزخ ہی وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی تمہارے واسطے اوسدن مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ کوئی یار اور مددگارون مین سے جنکی مدد سے تم نجات پاؤ
آتش دوزخ سے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس آگ سے نکلے فَاٰمَنَ تو ایمان لائے اور تصدیق کی لَهٗ لُوْطٌ اونکی لوط
علیہ السلام نے کہ اونکے بھانجے یا بھتیجے تھے وَقَالَ اور کہا ابراہیم نے لوط علیہما السلام سے اور حضرت سارہ سے کہ اونکی چچازاد بہن تھین
اور اونکا ایمان لائی تھین کہ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ بیشک مین ہجرت کرنے والا ہون اس قوم سے اِلٰى رَبِّیْ اوس جگہ جہان میرے رب کا
حکم ہی اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ بیشک وہ وہ تو غالب ہی مجھے دشمنون سے مغلوب نہ کریگا الْحَكِیْمُ ۝ جب جانتا ہی اور حکمت کے ساتھ ہم
کام بناتا ہی پھر لوط اور سارہ نے ابراہیم علیہم السلام کے ساتھ اتفاق کرکے پہاڑ پر سے جو کوفہ کے سامنے ہی نجران کو گئے اور وہان سے
ملک شام مین داخل ہوے حضرت ابراہیم تو فلسطین مین ٹھہرے اور لوط علیہما السلام موتفکہ مین گئے کشاف مین لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام
اوسوقت پچھتر برس کے تھے اور اسی سال حق تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو اونکے گھر پیدا کیا حضرت ہاجرہ سے کہ حضرت سارہ کی لونڈی
تھین اور جب حضرت ابراہیم کا سن شریف ایک سو بارہ یا ایک سو بیس برس کا ہوا تو حق تعالیٰ نے حضرت سارہ سے بھی اونھین فرزند
عطا کیا جیسا کہ فرمایا ہی کہ وَوَهَبْنَا لَهٗ اور عطا کیا ہمنے اونھین بوڑھاپے مین اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ایک فرزند اسحاق
نام اور ایک پوتا یعقوب نام وَجَعَلْنَا اور رکھدی ہمنے فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ اوسکے فرزندون مین نبوت یعنی نبی اسحاق
اور نبی اسماعیل ہین وَالْكِتٰبَ اور کتابین یعنی توریت انجیل زبور قرآن وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ اور دیا ہمنے ابراہیم کو اجر ہجرت کا
فِی الدُّنْیَا اس جہان مین اسطرح کہ اونھین ہمنے فرزند عطا کیا بوڑھاپے مین بانجھ بوڑھیا سے یا ہمنے ذریت پاکیزہ عطا فرمائی اور پیغمبری
اور کتابین اونھین مرحمت کین یا اونھین ہمنے مقبول خلق اور ہر دل عزیز کردیا کہ سب ملتون والے اونکی طرف اپنی نسبت ٹھیک کرتے ہین یا ہمنے
حکم کردیا اونپر درود پڑھنے کا آخر زمانہ تک اور زاہدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ دنیا مین اونکا اجر اونکی ضیافت باقی رہنا ہی یعنی جسطرح اونکی زندگی
اونکے مہمانخانہ مین عزت کا دسترخوان بچھا رہتا تھا اب بھی ہی اور سب خاص و عام اوس دسترخوان سے بہرہ مند ہین وَاِنَّهٗ اور بیشک وہ

فِی الْاٰخِرَةِ آخرت مین لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ صالحون مین سے ہین وَلُوْطًا اور یاد کر لوط کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے
لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم کے لوگون سے کہ وہ موتفکات کے رہنے والے تھے کہ اِنَّكُمْ بیشک تم لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ز
آتے ہو بُرے کام پر اور یکبرگی پڑ انکم ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی یعنی کیا تم بُرے کام پر آتے ہو یعنی کیا تم وہ کام کرتے ہو جو نہایت
بُرا ہی اور اوسکی بُرائی کے سبب سے مَا سَبَقَكُمْ نہین سبقت لیگیا تمپر کہا اوس بُرے کام مین مِنْ اَحَدٍ کوئی مِّنَ
الْعٰلَمِیْنَ ○ اہل عالم مین سے اسواسطے کہ اچھی او سلیم طبیعتین اوس کام سے متنفر ہین او پاکیزہ نفس اوس کام سے کراہت کرتے
ہین اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ کیا تم آتے ہو مردون پر بسبب شہوت کی راہ سے وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۵ اور راہ
مارا کرتے ہو راہ چلتون پر یعنی اونکا مال لیکر اونھین قتل کر ڈالتے ہو یا غریبون پر اس کام کے واسطے جبر کرتے ہو اور اس سبب سے
لوگون نے دریا کی راہ سے آمد و رفت اختیار کی ہی او خشکی کی راہ بند ہوگئی ہی وَتَاْتُوْنَ اور آتے ہو تم فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ
اپنی مجلسون مین بُرے کام کے ساتھ یعنی ایسے کام کرتے ہو جو عاقلون اور عارفون کے نزدیک اچھے نہین ہین جیسے گالی دینا اور فحش کی
ہنسی کرنا اور سیٹی بجانا اور اونگلی سے ایک کا دوسرے کو کنکری مارنا اور راہ چلتون کو غُلّے مارنا اور شراب پینا تنبورہ وغیرہ مزامیر بجانا
اور مسافرون سے مسخراپن اور ایسی باتین فَمَا كَانَ تو نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب لوط کی قوم کا لوط کی بات کا اِلَّآ اَنْ
قَالُوا مگر یہ کہ کہا اونھون نے ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ لاؤ عذاب خدا کا ہمپر اِنْ كُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○
سچون مین سے اس بات مین کہ یہ کام بُرے ہین اور اسکے سبب سے تمپر عذاب نازل ہوگا یعنی ہم یہ کام نہ چھوڑینگے اے لوط اگر تم سچ کہتے ہو
کہ خدا ہی اور تم اوسکے پیغمبر ہو تو اوس سے کہو کہ عذاب ہمپر بھیجے جب لوط علیہ السلام اون کافرون سے ناامید ہوے کہ یہ ایمان لائینگے
قَالَ کہا مناجات کی راہ سے کہ رَبِّ انْصُرْنِیْ اے رب مدد کر میری عذاب نازل کرکے عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ○ گروہ مفسدین کے

ع ۸

وَلَمَّا جَآءَتْ اور جب لائے رُسُلُنَآ رسول ہمارے یعنی فرشتے اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى لا ابراہیم کی طرف فرزند کی
بشارت دینے تو قَالُوْٓا کہا فرشتون نے کہ اِنَّا مُهْلِكُوْٓا بیشک ہم ہلاک کرنے والے ہین اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ج اس سدوم
نام گانون کے رہنے والون کو اسواسطے کہ وہ آپکے بھتیجے لوط علیہ السلام کی تکذیب کرتے ہین اِنَّ اَهْلَهَا بیشک اوس گانون کے
كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ○ ہین ظالم کفر کے سبب سے اور انواع و اقسام کی برائیان کرکے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّ فِیْهَا
لُوْطًا بیشک اوس گانون مین لوط ہی اور وہ تو ظالمون مین سے نہین ہین قَالُوْا بولے فرشتے کہ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین
بِمَنْ فِیْهَا اوسے جو اوس گانون مین ہی مومن اور کافر اور ہم لوط علیہ السلام کے حال سے غافل نہین ہین لَنُنَجِّیَنَّهٗ ضرور
ضرور ہم نجات دینگے اوسے وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اونکی جورو کو كَانَتْ ہووہ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ○
باقی رہجانے والون مین سے عذاب مین یا گانون مین یعنی ہم کہدینگے کہ لوط علیہ السلام قوم مین سے نکل جائین اپنے لوگون سمیت
اور اونکے سب لوگ نکل جائینگے مگر اونکی جورو قوم کے لوگون مین رہیگی اور اونکے ساتھ ہلاک ہو جائیگی وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ
اور جب آئے رُسُلُنَا لُوْطًا بھیجے ہوے ہمارے لوط کی طرف سِیْٓءَ بِهِمْ غمناک ہوے لوط اونکے سبب

وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور تنگ ہوے اونکے باعث دل کی روسے یعنی تنگدل ہوے کہ مبادا اونکی قوم کے لوگون سے ان تازہ
واردون کو رنج پہونچے باین جہہ کہ قوم کے لوگ غریبون سے متعرض ہوتے تھے فرشتون نے رنج کے آثار حضرت لوط کے چہرہ پر دیکھ کر
اونہین تسلی دی وَقَالُوْا اور بولے فرشتے کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر وَلَا تَحْزَنْ اور نہ رنج کر اِنَّا مُنَجُّوْكَ بیشک ہم بچانے
دینے والے ہین تجھے وَاَهْلَكَ اور تیرے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر تیری جورو کو کہ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝
ہوگی رہجانے والون اور ہلاک ہونے والون مین سے اِنَّا مُنْزِلُوْنَ بیشک ہم نازل کرنے والے ہین عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ
الْقَرْيَةِ ان گانون والون پر رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ عذاب آسمان سے یعنی پتھر کا مینہ بِمَا كَانُوْا اسسبب سے کہ تھے یہ
يَفْسُقُوْنَ ۝ فسق کرتے تو حکم الہی کے موافق لوط علیہ السلام نے اپنے لوگون سمیت نجات پائی اور موتفکہ کے گانو ہلاک
ہوے اور شہر خراب ہوگیا اور اون کافرون کا حال اہل عالم کے واسطے محل عبرت ہوگیا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ تَّرَكْنَا
اور بیشک چھوڑ دیا ہمنے مِنْهَآ اوس گانون مین سے اٰيَةًۢ بَيِّنَةً نشانی کھلی ہوئی لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اوس قوم کے
واسطے جسکے لوگ سمجھتے ہین اور عبرت لیتے ہین اور وہ نشانی یا اونکے خراب مکانون کے آثار ہین یا پتھر کنکر وغیرہ کہ اوس مین ابتک
پائے جاتے ہین یا سیاہ پانی کہ ابتک موجود ہے وَاِلٰى مَدْيَنَ اور بھیجا ہمنے اہل مدین کی طرف اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اونکے
بھائی شعیب کو فَقَالَ پھر کہا شعیب نے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم کے لوگو عبادت کرو اللہ کی وَارْجُوا الْيَوْمَ
الْاٰخِرَ اور امید رکھو ثواب روز آخرت کی یعنی ایسے کام کرو جنکے سبب ثواب کی امید رکھ سکو یا ڈرو روز قیامت سے وَلَا تَعْثَوْا
اور تباہی نہ ڈھونڈھو فِي الْاَرْضِ زمین مدین مین کم ناپ تول کے مُفْسِدِيْنَ ۝ اوس حال مین کہ فساد کرنے والے ہو فساد کا
فَكَذَّبُوْهُ تو تکذیب کی اون لوگون نے اور تباہی اور خرابی کرنے سے باز نہ آئے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ تو آ پکڑا اونہین
سخت زلزلے نے یا جبرئیل علیہ السلام کی چیخ نے کہ اوسکے سبب سے دل تھرا گئے فَاَصْبَحُوْا پھر صبح کی فِيْ دَارِهِمْ اپنے گھرون مین
جٰثِمِيْنَ ۝ اوندھے بل پڑے ہوے اور روندے ہوے وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ اور ہلاک کیا ہمنے یا یاد کر
قوم عاد اور ثمود کو وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ اور بیشک ظاہر ہوئی ہے اونکی ہلاکت تمہارے واسطے مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ اونکے
مکانون سے جو حجاز اور یمن مین واقع ہین کہ وہان تمہارا گذر ہوتا ہے اور تم اونکے آثار دیکھتے ہو وَزَيَّنَ لَهُمُ اور آراستہ کیا
اونکے واسطے الشَّيْطٰنُ شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام کفر اور تکذیب فَصَدَّهُمْ تو باز رکھا اونہین عَنِ السَّبِيْلِ
راہ راست سے جسکی طرف انبیا علیہم السلام اونہین بلاتے ہین وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝ اور تھے دیکھنے والے یعنی اہل
بصیرت سے ملاحظہ اور نظر اور فکر کر سکتے تھے مگر اس طرف متوجہ اور مشغول نہوے یا اپنے گمان مین ہوشیار اور باریک بین
تھے مگر پیغمبرون کی باتون کو نامعقول جانا وَقَارُوْنَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قارون کو وَفِرْعَوْنَ
وَهَامٰنَ اور فرعون کو اور اوسکے وزیر ہامان کو وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى اور تحقیق کہ آئے اونکے پاس
موسی علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی نشانیون اور ظاہر معجزون کے ساتھ فَاسْتَكْبَرُوْا پھر سرکشی کی اونہون نے

فِی الْاَرْضِ زمین میں مصر میں اور بڑائی اختیار کی وَمَا کَانُوْا سٰبِقِیْنَ ۝ اور نہ تھے سبقت لیجانے والے حکم الٰہی پر
بلکہ حکم الٰہی اونمیں جاری ہوا فَکُلًّا تو ہر ایک کو اونمیں سے جنکا ذکر کیا اَخَذْنَا پکڑ لیا اور عذاب کیا ہمنے بِذَنْۢبِهٖ اوسکے
گناہ کے سبب فَمِنْهُمْ تو اونمیں سے مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ کوئی تھا کہ بھیجی ہمنے اوسپر حَاصِبًا آندھی کہ او نپر
سنگریزے برسے یعنی قوم لوط پر وَمِنْهُمْ اور اونمیں سے مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ کوئی تھا کہ پکڑ لیا اوسے چیخ کے
عذاب نے یعنی قوم ثمود اور اہل مدین کو وَمِنْهُمْ اور اونمیں سے مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ کوئی تھا کہ دھنسا دیا ہمنے بِهِ الْاَرْضَ
اوسے زمین میں جیسے قارون کو وَمِنْهُمْ اور اونمیں سے مَّنْ اَغْرَقْنَا کوئی تھا کہ ڈبو دیا ہمنے اوسے پانی میں جیسے قوم نوح اور
فرعون وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہیں کہ بے جرم اونپر عذاب کرے وَلٰكِنْ كَانُوْۤا
اور لیکن تھے وہ کہ جہل اور عناد کے سبب اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے کہ کفر و معصیت کرکے اپنے اوپر عذاب کا
اترنا واجب کرتے تھے باعث یہ ہوا کہ کوئی حکم شرع کا اور کوئی راہ اہل ہدایت کی نہ مانی اور بکروں کی پیروی کی تو ہلاک ہوئے
ایسا مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا صفت اون لوگوں کی جنہوں نے ٹھہرایا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے اَوْلِیَآءَ دوست
یعنی معبود كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ مانند مکڑی کے ہے کہ اپنے واسطے اِتَّخَذَتْ بَیْتًا بنایا ایک گھر یعنی جالا تانا ہے وَاِنَّ
اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ اور تحقیق گھروں میں بہت سست اور کمزور لَبَیْتُ الْعَنْكَبُوْتِ البتہ گھر مکڑی کا ہے یعنی جالا مکڑی کا ہے
کہ چھت ہوتی ہے نہ دیوار اور نہ گرمی سے بچا سکتا ہے نہ سردی سے لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہوں کافر کچھ بھی جانتے تو یہ بات
ضرور جان لیں کہ یہ مثل اونکے دین کے واسطے ہے جیسے مکڑی کا جالا بے اصل ہے اور کسی چیز کو نہیں بچاسکتا اسی طرح اونکا دین
باطل اور بے بنیاد ہے اور اوس سے کوئی بات نہیں نکلتی صاحب تبیان القرآن نے فرمایا ہے کہ مکڑی جو جالا اپنے اوپر تانتی ہے
اپنی ذات کے واسطے قیدخانہ بناتی ہے اور اپنے ہاتھ پاؤں پھنساتی ہے تو اوسکا گھر اوسکا قیدخانہ ہے تو جو لوگ خدا ئے برحق کے سوا
اور معبود ٹھہراتے ہیں یعنی ہوا پرستی اور محبت دنیا اور متابعت شیطان کی طرف میل کرتے ہیں وہ طوق اور زنجیروں میں اور وبال میں
قید ہو کر خلاص ہونے کا اور نجات کی راہ نہیں رکھتے اور عاقبت کو دوزخ کے لائق ہو کر دوری اور محرومی کے گڑھے میں پڑ کر مبتلا
رہینگے اور یہ معبود جنہیں اوس نے بسبب نفسانی کوتاہی اعتباری اور بے ثباتی میں مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے بیت
ہو اگر غور کریں یہ اعتبار افتادہ بست جو رشتہ دام ہوا جیسا ہے تار بیت عنکبوت اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے
مَا یَدْعُوْنَ جو کچھ وہ پکارتے ہیں یعنی پوجتے ہیں مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مِنْ شَیْءٍ ہر چیز میں سے جیسے بت فرشتے آدمی
اسے وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے اپنی بادشاہی میں شریک نہیں رکھتا الْحَكِیْمُ ۝ حکمت کے ساتھ کام کرنے والا کہ کسی
قدر سے مشرکوں پر عذاب نازل کرنے میں تاخیر کرتا ہے وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ اور یہ مثلیں نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لاتے ہیں
اور بیان کرتے ہیں لوگوں کے واسطے وَمَا یَعْقِلُهَاۤ اور نہیں دریافت کرتے اوسکا ثمرہ اور فائدہ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝
جاننے والے جو غور کرتے ہیں چیزوں کی حقیقتوں میں خَلَقَ اللّٰهُ پیدا کیا اللہ نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وقف لازم

آسمان اور زمین بِالْحَقِّ بحق ظاہر کرنے کو باطل اور کھیل نہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اِس پیدا کرنے مین لَاٰيَةً البتہ نشانی ہی کھلی ہوئی یا اشکال ہیئے مین عبرت ہی لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والون کے واسطے فقط

اُتْلُ پڑھو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ جو وحی بھیجی جاتی ہی تمہاری طرف مِنَ الْكِتٰبِ قرآن سے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى بیشک نماز باز رکھتی ہی عَنِ الْفَحْشَآءِ اون کامون سے جو عقل کے نزدیک بُرے ہوتے ہین وَالْمُنْكَرِ اور اوس کام سے جسکی ممانعت حکم شرع کی روسے ہی یعنی نماز گناہون سے باز رکھنے کا سبب ہوتی ہی اسواسطے کہ نماز کی مداومت دوام ذکر کا سبب ہی اور دوام ذکر کا نتیجہ کمال خوف آلہی ہی اور جس دل مین خوف ہو اوسمین ارادہ گناہ نہین ہو سکتا تو نماز کی خاصیت یہ ہی کہ بندہ کو گناہ سے باز رکھتی ہی لکھا ہی کہ انصار مین سے ایک جوان ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا کبھی اوسکی جماعت نہ ترک ہوتی اور شرعا جتنی باتین منع ہین سب کرتا جب اوسکے حال کی حکایت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہی تو آپنے فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى یعنی قریب ہی کہ نماز باز رکھے اون برائیون سے بس تھوڑے ہی زمانہ مین اوسنے توبہ کی توفیق پائی اور زاہد صحابہ مین سے ہو گیا وسیط مین اپنی اسناد کے ساتھ مالک رضی اللہ عنہم سے منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو نماز اون کامون سے باز نہین رکھتی جو شرعا اور عقلا ممنوع ہین تو اوسے درگاہ آلہی سے دوری ہی بڑھتی جاتی ہی صاحب تاویلات نے لکھا ہی کہ ہر ایک کو بدن دل نفس سر روح خفی سے ایک نماز باز رکھنے والی ہی بدن کی نماز گناہون اور کھیل کی باتون سے منع کرتی ہی اور دل کی نماز فوائد اہرون کے لطو اور غفلت کی زیادتی اور دو فور سے باز رکھتی ہی نفس کی نماز رذیل باتون اور رملا قون اور بُرے اخلاق اور تیرگی پیدا کرنے والے گناہون سے منع کرتی ہی اور سر کی نماز غیر خدا کی طرف التفات کرنے سے روکتی ہی اور روح کی نماز ملاحظہ اغیار کے ساتھ قرار پکڑنے کو منع کرتی ہی اور خفی کی نماز سالک کو شہود نسبت او ظہور انانیت سے گذار دیتی ہی یعنی سالک پر ظاہر ہو جاتا ہی کہ حقیقت کی روسے سوا اللہ کے کچھ نہین بیت جز یکے نیست نقد این عالم ٭ بازبین بعالمش مفروش ٭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی سب چیزون کے ذکر سے اسواسطے کہ اوسکا ذکر عبادت ہی اور غیر خدا کا ذکر عبادت نہین ہی اللہ کا ذکر بہت بڑھکر اس بات سے ہی کہ کوئی اوسکی قدر پہچانے یا بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ اور کا ذکر اوسکے ساتھ برابر کریں اور بعضون کے قول پر ذکر سے نماز مراد ہی تو معنی یہ ہین کہ نماز بہت بڑی عبادت ہی سب عبادتون سے یا اس سبب سے بہت بڑی ہی کہ نماز پڑھنے والے کو سبب بلا اب سے باز رکھتی ہی یعنی شرعا اور عقلا جو بُری باتین ہین اونسے روکتی ہی محققون نے کہا کہ یاد کرنا خدا کا بندہ کو بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ بندہ خدا کو یاد کرے اسواسطے کہ بندہ کا خدا کو یاد کرنا غرضون کے ساتھ ہوتا ہی اور بندہ کو خدا کا یاد فرمانا صاف ہی بے غرض اور بے کدورت یا بندہ کا یاد کرنا خدا کو آب ہی اور جلد فنا ہو جائیگا اور خدا کا یاد کرنا بندہ کو باقی ہی کبھی زائل ہی نہوگا حضرت ذو النون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا کا بندہ کو یاد فرمانا اس سبب سے بہت بڑا امر ہی کہ جب وہ پہلے تجھے یاد کر لیتا ہی تو تو اوسے یاد کرتا ہی سلمی رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ ازل مین جو اوسنے یاد فرمایا

فرمایا بہت بہتر ہی اس سے کہ اب تم اوسکو یاد کرتے ہو نفحات مین حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ سے منقول ہی کہ خدا کا یاد کرنا بہت
بلند کام ہو جو اسطرح کرتا و سے یاد کرتا ہی بلکہ وہ تجھے یاد فرماتا ہی اس سبب سے اوسکا ذکر بہت بڑھ کر ہی تیرا یاد کرنا پیدا ہوا ہی کہانتک ہیگا
بیت تو یاد کنی خدا سے را در خور خود ٭ او یاد کند ترا بقدر خور خویش ٭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تَصْنَعُوْنَ ۝
جو کچھ کرتے ہو تم نماز و روزہ وغیرہ اور تمھارے عمل کے موافق جزا ہوگی وَلَا تُجَادِلُوْٓا اور نہ جھگڑو اَهْلَ الْكِتٰبِ اہل کتاب سے
یعنی اون اہل کتاب سے جو تمھارے عہد مین ہین یا جنھون نے جزیہ دینا قبول کیا اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ مگر اوس خصلت کے
ساتھ کہ وہ بہتر ہی یعنی وہ بدمزاجی کرین تو اوسکے مقابلہ مین تم اونکے ساتھ خوش خلقی کرو وہ غصہ کرین تو تم تحمل کرو اِلَّا الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر وہ جنھون نے ظلم کیا اونمین سے یعنی جنھون نے عہد توڑ ڈالا جزیہ روک لیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ظلم کیا
ہین سے ظالم وہ ہین جو خدا کے واسطے فرزند ثابت کرتے ہین وَقُوْلُوْٓا اور کہو اونسے کہ کمال صدق کے ساتھ اٰمَنَّا ایمان لائے
ہم بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اوس چیز کا جو اوتاری گئی ہی اِلَيْنَا ہماری طرف یعنی قرآن وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اور جو اوتاری گئی ہی
تمھاری طرف یعنی توریت اور انجیل اور زبور وَاِلٰهُنَا اور ہمارا الٰہ وَاِلٰهُكُمْ اور تمھارا الٰہ وَاحِدٌ ایک ہی وَّنَحْنُ لَهٗ
اور ہم اوسکے واسطے مُسْلِمُوْنَ ۝ گردن جھکائے ہوئے اور مخلص اوسکے ہین اور تم اپنے عالمون اور فقیرون
رب ٹھہرا لیتے ہو وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے اوتاری ہین اور انبیا علیہم السلام پر اپنی کتابین اوسی طرح اَنْزَلْنَآ اوتاری ہمنے
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تمھاری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کہ وہ ایک کتاب ہی اصول مین اگلی کتابون کے موافق
فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ تو وہ لوگ جنھین ہمنے دیا ہی اگلی کتابون کا علم جیسے ابن سلام اور اونکے یار يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ایمان لاتے ہین قرآن کا یا وہ لوگ مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل آپ پر اور قرآن پر ایمان
لائے ہین جیسے قیس بن ساعدہ اور بحیرا و نسطور اور ورقہ اور اونکے مثل وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ اور اوس گروہ عرب سے مَنْ يُّؤْمِنُ
بِهٖ کوئی ہی کہ ایمان لاتا ہی قرآن کا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اور نہین منکر ہوتے ہماری کتاب کی
آیتون کے اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝ مگر کافر لوگ یہود مین سے جیسے کعب بن اشرف اور عرب مین سے جو عناد رکھتے ہین جیسے
ابوجہل اور مثل اوسکے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پڑھتے مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے قبل
مِنْ كِتٰبٍ کوئی کتاب نازل کی ہوئی کتابون مین سے وَّلَا تَخُطُّهٗ اور نہین لکھتے تم کتاب بِيَمِيْنِكَ اپنے داہنے
ہاتھ سے یہ تاکید ہی نفی کتابت مین یعنی ای ہمارے حبیب ہرگز تم نے پڑھا ہی نہ لکھا ہی اسواسطے کہ اگر تم لکھنے پڑھنے والے ہوتے تو
اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اوسوقت شک مین پڑتے تباہ کار اور ٹیڑھی راہ چلنے والے یعنی مشرکان عرب کہتے کہ جب
محمد عربی لکھتے پڑھتے ہین تو قرآن کو اگلی کتابون مین سے چھانٹکر پڑھ دیتے ہین اور لکھ دیتے ہین یا یہود شک مین پڑتے کہ ہمنے تو
کتابون مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر زمان لکھتے پڑھتے نہونگے اور یہ شخص تو لکھتا پڑھتا ہی تفسیر مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سوا اور لوگون کے واسطے لکھنا پڑھنا بزرگی اور فضیلت کی بات ہی اور نہ لکھنا پڑھنا معجزہ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی تھی اور جب یہ معجزہ ظاہر ہو چکا اور آپ کے امّی ہونے میں کچھ شک و شبہہ نہ رہا تو حق تعالیٰ نے آخر عمر میں لکھنے پڑھنے کی
فضیلت بھی آپکو عطا فرمائی تاکہ یہ دوسرا معجزہ ہو ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں عون بن عبد اللہ کے طریق سے نقل کرتے ہیں کہ مَا
مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَتّٰی کَتَبَ وَقَرَءَ یعنی نہیں وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ لکھا آپنے اور پڑھا اور یہ صورت
قرآن کے منافی نہیں ہے اسواسطے کہ جس کتاب میں آپکے نہ لکھنے اور نہ پڑھنے کا ذکر ہے اوسکے معنی ہیں یا دلیل کی ہے کہ وحی نازل
ہونے کے قبل آپکی یہی شان تھی اور جو علما آپکو اول عمر سے آخر تک امّی جانتے ہیں اونکا مذہب صحت اور صواب سے بہت قریب ہے نظم
قلم گر نہ سید انگشتش ؛ بود لوح و قلم اندر مشتش ؛ از سواد و خط اگر دیدہ نہ بست ؛ بگمانش نرسد ہیچ شکست ؛ بود او نور و خط از
ظلم ؛ نشود نور و ظلم جمع بہم ؛ بَلْ هُوَ بلکہ قرآن اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ آیتیں ہیں کھلی ہوئی فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ بیچ سینوں
اون لوگوں کے جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہیں علم یعنی اہل کتاب میں سے جو ایمان لائے یا صحابہ کرام کہ وہ اوسے یاد کر
لیتے تاکہ اوسمیں کوئی تبدیل اور تحریف نہ کر سکے اور دل سے حفظ قرآن پڑھنا امت محمدی کا خاصہ ہے اسواسطے کہ اگلی اور آسمانی کتابیں
اوراق میں لکھی دیکھ کر پڑھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بَلْ هُوَ میں هُوَ کی ضمیر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی طرف پھرتی ہے یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور آپکے کام اور علم یا وصف اسکے کہ آپ امّی ہیں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اون لوگوں کے واسطے جو اگلی کتابوں کے عالم ہیں
اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتوں اور نشانیوں سے واقف ہیں وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اور منکر نہیں ہوتے ہماری آیتوں سے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن ہیں اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ مگر وہ لوگ جو ظلم میں کامل ہیں کہ مناظرہ اور مکابرہ کرتے ہیں باوجود
اسکے کہ معجزے کھلے ہوئے دیکھتے ہیں وَقَالُوْا اور کہا کافروں نے کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیوں نہیں اوتارے جاتے عَلَيْهِ محمد پر
اٰيٰتٌ معجزے مِّنْ رَّبِّهٖ اونکے رب کے پاس سے یعنی ایسے معجزے جیسے کہ حضرت صالح کو اونٹنی اور حضرت موسیٰ کو عصا اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو مائدہ عطا ہوا تھا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہیں کہ آیتیں اور معجزے عِنْدَ
اللّٰهِ اللہ کے پاس ہیں جس وقت جسپر جو معجزہ چاہتا ہے اوتارتا ہے اور وہ میرے اختیار اور اقتدار میں نہیں وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ
اور سوا اسکے نہیں کہ میں ڈرانے والا ہوں کھلا ہوا یعنی ایسی زبان میں تمکو خوف دلاتا ہوں کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ کیا کافی
نہیں اونھیں دلیل کھلی ہوئی اور معجزہ ظاہر اَنَّآ اَنْزَلْنَا یہ کہ اوتارا ہمنے عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تیرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن
اور برابر يُتْلٰى عَلَيْهِمْ پڑھا جاتا ہے اونپر اونھی کی زبان میں اور وہ بڑے فصیح لوگ ہیں بلاغت کے اسرار اور فصاحت کے اطوار ان
پوشیدہ نہیں ہیں اور تمنے اونھیں اپنے سامنے بلایا اور سب سے چھوٹی سورت جو قرآن کی ہے اوسکے مثل عبارت اونسے چاہی اور
لشکر کھینچتے ہیں اور جان و مال ہارے دیتے ہیں اور اوسکے مثل عبارت بنانے میں نہیں مشغول ہوتے اس سے زیادہ کھلا ہوا اور کونسا
معجزہ ہوگا اور کہاں سے آئیگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ کچھ لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
بعضے کلمات لکھے لائے مطلب یہ تھا کہ ہم ایسی چیز چاہتے ہیں جس سے اپنے علم کو بڑھائیں حضرت نے فرمایا کہ پچھلی قوم کی
گمراہی ہے کہ جو کچھ اونکا نبی اونپر لایا اوسے چھوڑ کر رغبت کرتے ہیں ایسی چیز کی طرف جو اونکے نبی کے سوا دوسرا لایا اور یہ آیت نازل

نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ یَکْفِہِمْ یعنی کیا اونھین یہ قرآن کفایت نہین کرتا جو اونپر پڑھا جاتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس کتاب مین لَرَحْمَةً
البتہ بڑی رحمت اور نعمت ہی اوس شخص کے واسطے جو قرآن کی متابعت کرے وَّذِکْرٰی اور نصیحت ہی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ
اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ کہ بس ہی خدا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ درمیان میرے اور تمہارے
شَہِیْدًا گواہ میری بات پر اسواسطے کہ معجزات عطا فرماکر میری تصدیق فرماتا ہی یَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون اور زمین مین تو میرا اور تمہارا احوال بھی اوسپر پوشیدہ نرہیگا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان
لائے بِالْبَاطِلِ ناحق پر جیسے یہودی اور نصرانی یا ایمان لائے ہین باطل معبودون کا وَکَفَرُوْا بِاللّٰہِ اور کافر ہوئے
خدا سے برحق کے ساتھ اُولٰٓئِکَ وہ لوگ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ نقصان اوٹھانے والے ہین کہ اونھون نے کفر کو ایمان
ساتھ بدل دیا وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ اور جلدی چاہتے ہین تجھسے اے حبیب بِالْعَذَابِ عذاب جیسے نضر بن حارث
اور اوسکے مثل کافر وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّی اور اگر نہ مدت ہوتی نام رکھی ہوئی اور معین ہر قوم کے عذاب کے واسطے لَجَآءَہُمُ
الْعَذَابُ تو البتہ آجاتا وہ عذاب جلدی عذاب مانگنے والون پر جسکا وعدہ ہی وَلَیَاْتِیَنَّہُمْ اور ضرور آجائیگا اونپر عذاب
بَغْتَةً اچانک دنیا مین موت کے وقت یا آخرت مین وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانینگے عذاب آنا یَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ
جلدی مانگتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب وَاِنَّ جَہَنَّمَ اور حال یہ ہی کہ دوزخ لَمُحِیْطَةٌ بِالْکٰفِرِیْنَ
پکڑے اور گھیرے ہوئے ہی کافرون کو یا جہنم مین جانے کے سبب گھیرے ہوئے ہین یعنی جیسے کفر اور عذاب یا اسم فاعل فعل مستقبل کے معنی
ہی یعنی گھیر لیگا اونھین عذاب یَوْمَ یَغْشٰہُمُ الْعَذَابُ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو کہ گھیر لیگا اونھین عذاب
مِنْ فَوْقِہِمْ اونکے سرون کے اوپر سے وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِہِمْ اور اونکے پیرون کے نیچے سے وَیَقُوْلُ اور فرمائیگا حق تعالی
یا فرشتہ کہیگا خدا کے حکم سے یا کوئی آدمی کہیگا دوزخیون سے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ جزا اوس
چیز کی کہ تھے تم کرتے دنیا عمل کرنے کا گھر ہی اور عقبی جزا پانے کا گھر جو وہان تم بو آئے ہو یہان کاٹو بیت تو تخمے نیفشان
گر چون بدروی ہا یہ محصول خود نشاط و خرم مثنوی ہا لکھا ہی کہ کچھ مسلمانون نے مکہ معظمہ مین قیام کیا خرچ راہ کم ہونے یا قوت
کی قلت یا وطن کی محبت یا بھائیون کی صحبت کے خیال سے ہجرت نہ کرتے تھے اور خوف و ہراس کے ساتھ پوشیدہ خدا کی عبادت
کرتے تھے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو مشرکون سے
الگ ہو جاؤ اور مومنون کا ساتھ ڈھونڈھو اگر مکہ مین میری عبادت علانیہ نہین کر سکتے ہو اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ
بیشک میری زمین کشادہ ہی تم خوف کی جگہ سے امن کے مقام پر ہجرت کر جاؤ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ○ پس میری ہی
عبادت کرو خالص اور کسی نے کہا ہی قطعہ سفر کن چو جائے ترا ناخوش بود وگر زمین جائے رفتن بدان تنگ نیست
اگر تنگ گردد ترا جائگاہ بہ فضائے جہان ایزدان تنگ نیست اور اگر اہل و عیال کی محبت کے سبب اپنا شہر نہین چھوڑ
تو آخر اون سے مفارقت ضرور ہوگی کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر ایک نفس چکھنے والا ہی موت کا اور مرکر پھر

اور ہر شخص سے چھوٹنا ہوگا ثُمَّ إِلَيْنَا پھر ہماری طرف تُرْجَعُونَ ۝ پھیرے جاؤگے اور کلبی نے یرجعون جمع غائب کا
صیغہ پڑھا ہے یعنی پھر ہماری طرف وہ پھیرے جائینگے حاصل یہ ہے کہ مشرکون کے شہر مین نہ رہنا چاہیے اور کعبہ ایمان یعنی آستان
حضرت پیغمبر آخر زمان کی طرف رخ کرنا چاہیے وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے
انھون نے کام اچھے یعنی فرض ادا کیے تو لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور اوتارینگے ہم انھین مِّنَ الْجَنَّةِ بہشت سے غُرَفًا
اونچے اونچے مکان ہین کہ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ جاری ہین اونکے نیچے سے نہرین خَالِدِينَ ہمیشہ رہنے
والے ہین وہ فِيهَا اون مکان عالیشان مین نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝ خوب اجر ہے نیک عمل کرنے والون کو جنت مین
الَّذِينَ صَبَرُوا وہ جنھون نے صبر کیا مشرکون کی اذیت پر اور وطنون سے ہجرت پر وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر اوسکے
اور کسی پر نہین يَتَوَكَّلُونَ ۝ توکل کرتے ہین اور اپنا کام اوسی کو سونپتے ہین اگرچہ مسلمانون نے جب اپنی سفین اور مدینہ منورہ
کی طرف ہجرت کرنے کی عزیمت اور نیت کی تو وسوسہ اور غدغہ پیدا ہوا کہ جس شہر مین ہمارے واسطے اسباب معیشت مہیا نہین ہین وہان
کیونکر جا سکتے ہین تو آیت نازل ہوئی کہ وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ اور کتنے جنبش کرنے والے ہین کہ نہین لَّا تَحْمِلُ
رِزْقَهَا جو نہین اوٹھاتے اپنی روزی یعنی اوسے اوٹھانے کی طاقت اور قوت نہین رکھتے یا جمع نہین کر رکھتے اور جمع کرنے
ہین جاندار مین آدمی چوہا چیونٹی اور بعضون نے کہا ہے کہ جنگلی کوا بھی جمع کر رکھتا ہے اور بھول بھی جاتا ہے کشاف مین بعضے بزرگون سے
منقول ہے کہ بلبل کو مین نے دیکھا کہ اپنی خوراک بازو کے نیچے چھپاتی تھی غرضکہ بہت جانور ایسے ہین جو مثل طیور درندون کیڑے مکوڑون کے اپنی
کھانے کو جمع نہین کر رکھتے اور اپنے اوپر لادے نہین پھرتے اللَّهُ يَرْزُقُهَا اللہ تعالی ہی روزی دیتا ہے اونھین وَإِيَّاكُمْ
اور تمھین بھی تو غربت و مسافرت مین اسباب معیشت نہونے کے سبب سے اندیشہ نکرو قطعہ فیض کرم ذوالجلال ۞ مشرب ارزاق
ہر آب زلال ۞ شاہ و گدا روزی او میخورند ۞ مور و ملخ قسمت وی میبرند ۞ وَهُوَ السَّمِيعُ اور وہی سننے والا تمھاری بات جو تم کہتے
کہ ہم وہیں مین ہجرت کرکے ہم جائینگے تو روزی کہان سے کھائینگے الْعَلِيمُ جاننے والا کہ تمکو کہان سے روزی دیگا وَلَئِن سَأَلْتَهُم
اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کیا سورج اور چاند تو لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے چونکہ یہ مسئلہ سب کی عقلون مین
جما ہوا ہے کہ انتہا سب ممکنات کی اوس ایک کی طرف واجب ہے جسکی ذات واجب الوجود ہے اور چونکہ یہ سب جانتے ہین کہ آسمان و زمین کا پیدا
کرنے والا بھی وہی ہے فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ پھر کہان منہ پھیرے جاتے ہین توحید سے یعنی راہ حق سے کیون منہ پھیرتے ہین اور راہ
باطل مین کیون دوڑتے ہین اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ پھیلاتا ہے اور کشادہ فرماتا ہے روزی لِمَن يَشَاءُ جسکے
واسطے چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهِ اپنے بندون مین سے وَيَقْدِرُ لَهُ اور تنگ کرتا ہے اوسی کیلیے واسطے کہ چاہتا ہے ضمیر غیر
مذکور کی طرف پھرتی ہے اسواسطے کہ تقسیم اوسپر دلالت کرتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جسکے واسطے روزی کشادہ کیجاتی ہے اور تنگ
کیجاتی ہے وہ ایک ہی ہے یعنی جس بندہ پر چاہتا ہے کبھی روزی کشادہ کر دیتا ہے اور کبھی تنگ کر دیتا ہے إِنَّ اللَّهَ یعنی اللہ

بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ ہر چیز جانتا ہی روزی کی تنگی اور فراخی اور بندون کی مصلحت اوسپر پوشیدہ نہین وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیکے مشرکون سے کہ مَنْ نَزَّلَ کسنے بہیجا مِنَ السَّمَاءِ ابر سے یا آسمان سے مَاءً
پانی فَاَحْیَا پھر زندہ اور ہرا کر دیا بِهِ الْاَرْضَ اوس پانی سے زمین کو مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے
بعد تو لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے یعنی اس بات کا اونھین اقرار ہی کہ ممکنات کا پیدا کرنے والا وہی ہی اور باوجود اسکے بعض
مخلوقات اوسکی عبادت ہین اور وہ اونکو شریک کرتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حمد و شکر خدا کے واسطے ہی کہ
اوسنے اس گمراہی سے محفوظ رکھا مجھے اور میری اتباع کرنے والون کو بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہت سے اونکے یعنی اکثر کافر لَا یَعْقِلُوْنَ ○
نہین سمجھتے اور وہی بات کہتے ہین خدا سے برحق کے خالق ہونے کا اقرار کرتے ہین اور مخلوق کو اوسکا شریک ٹھہراتے ہین وَمَا هٰذِهِ
الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اور نہین ہی یہ زندگی دنیا کی اِلَّا لَهْوٌ مگر مشغولی اور بیکاری وَّلَعِبٌ اور کھیل یعنی جہٹ پٹ گذر جاتی ہی
لڑکون کے کھیل کے مثل ہی کہ ایک جگہ جمع ہوتے ہین اور گھڑی بھر کھیل سے خوش ہوتے ہین اور پھر دم بھر مین متفرق اور پریشان ہو کر
ہو جاتے ہین اور یہی مضمون کسی نے کیا خوب کہا ہی کہ بیت بازیچہ ایست طفل فریب این متاع دہر ہی عقل مردمان کہ درین مبتلا شوند
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ اور بیشک آخرت لَهِیَ الْحَیَوَانُ البتہ وہ حیات ابدی کی جگہ ہی یعنی وہان ہمیشہ زندگی ہوگی کو
لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہوتے لوگ کہ جانین اور جان بوجھ کر دنیا سے فانی کو ہاتھ سے جانے دین باقی پر اختیار کرین فَاِذَا رَكِبُوْا پھر جب
سوار ہوتے ہین کافر فِی الْفُلْكِ کشتی مین اور موج کے سبب سے مضطرب ہوتے ہین تو دَعَوُا اللّٰهَ پکارتے ہین حق تعالیٰ کو
مُخْلِصِیْنَ اوس حال مین کہ خالص کرنے والے ہوتے ہین لَهُ الدِّیْنَ ۚ اپنے خدا کے واسطے اپنے دین کو یعنی ظاہر مین
مخلصون کی ایسی صورت بناتے ہین اسواسطے کہ اوسوقت خدا ہی کو یاد کرتے ہین اور وہ خوف و اضطراب دفع کرنے کو اوسی کی پناہ
ڈھونڈھتے ہین فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ پھر جب نجات دیتا ہی اونھین غرقاب سے اور وہ سلامت اوترتے ہین اِلَی الْبَرِّ بیابان
کی طرف تو اِذَا هُمْ اوسی وقت وہ یُشْرِكُوْنَ ○ شرک کرتے ہین یعنی اپنی عادت کی طرف پھر جاتے ہین لِیَكْفُرُوْا
تاکہ کافر اور ناشکر ہو جائین بِمَآ اٰتَیْنٰهُمْ ۚ اوس چیز کے ساتھ جو ہمنے دی ہی اونھین نجات کی نعمت وَلِیَتَمَتَّعُوْا ۫
اور تاکہ فائدہ اوٹھائین بت پرستی پر اکٹھا ہو کر یا اس جہان کی زندگی سے پھل کھائین فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ○ پھر قریب ہی کہ جانینگے
عذاب کے وقت اپنے کام کا انجام اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکھا کہ کفار نے اور نہین جانا اَنَّا جَعَلْنَا کہ کر دیا ہمنے اونکے شہر کو
حَرَمًا اٰمِنًا حرم امن والا یعنی وہان کے لوگ لوٹ مار سے بچے ہوئے ہین وَّیُتَخَطَّفُ النَّاسُ اور حال یہ ہی کہ لیے جاتے ہین
لوگ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ گرد اگرد سے اونکے شہر کے یعنی لوگون کو قتل اور قید کرتے ہین مکہ معظمہ کے گرد اور کوئی اونکے حال سے متعرض
نہین ہوتا اَفَبِالْبَاطِلِ کیا پھر باطل پر یعنی بت یا شیطان پر یُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ اور نعمت الٰہی کے ساتھ
یعنی ایسی کھلی ہوئی نعمت کہ حرم مین مکان بنانا خوف سے امین ہو جانا اوسکے ساتھ یَكْفُرُوْنَ ○ کفران کرتے ہین اور ناشکر
ہوئے جاتے ہین اور اونکے کفران نعمت کی دلیل شرک ہی وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون شخص بڑا ظالم ہی مِمَّنِ افْتَرٰی اوس

ع ۱۴

وقف لازم

جو افترا کرے عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اللہ پر جھوٹ اور گمان کرے کہ خدا کا شریک ہے اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ یا تکذیب کرے قرآن کی یا رسول
کی لَمَّا جَآءَہٗ جب آیا اوسکے پاس اَلَیْسَ کیا نہیں ہے یعنی ہے فِیْ جَھَنَّمَ دوزخ میں مَثْوًی جگہ ٹھہرنے کی
لِّلْکٰفِرِیْنَ ○ کافروں کے واسطے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا اور جو لوگ کوشش کرتے ہیں فِیْنَا ہمارے کام میں یعنی ہمارا
دین قائم رکھنے میں تو لَنَھْدِیَنَّھُمْ ضرور راہ دکھاتے ہیں ہم اونہیں سُبُلَنَا ط اپنی راہیں وَاِنَّ اللّٰہَ اور تحقیق کہ
اللہ تعالی لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ ع نیک کام کرنے والوں کے ساتھ ہے یعنی مجاہدوں کے ساتھ مدد اور فتح کرکے حق تعالی نے
یہاں مجاہدہ کا لفظ مطلق فرمایا تاکہ ظاہری اور باطنی دونوں جہادوں کو شامل ہے تو اس آیت کے یہ معنی ہوے کہ جو لوگ جہاد کرتے ہیں
میری راہ میں دین کے دشمنوں کے ساتھ اور نفس اور خواہش کے ساتھ تو دکھاتے ہیں ہم اونہیں وصلت لقا کو پہنچنے کی راہ سہل عبد اللہ
تستری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جو لوگ کوشش کرتے ہیں اقامت سنت میں راہیں دکھاتے ہیں ہم اونہیں جنت کی اور امام قشیری
رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جو لوگ آراستہ کرتے ہیں اپنا ظاہر مجاہدات سے آراستہ کرتے ہیں ہم اونکا باطن مشاہدات سے شیخ ابو بکر وراق
رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے معنی یوں فرماتے ہیں کہ حق تعالی ارشاد کرتا ہے کہ جو کوشش کرتا ہے میرے واسطے تو میں اوسے دیتا ہوں اوسے
اپنی طرف بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ اس آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ جو کوئی کوشش کرتا ہے میری طلب میں تو میں اوسے اپنے پا جانے کی راہ
بتاتا ہوں اَلَا مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ یعنی آگاہ ہو جسنے مجھے ڈھونڈھا پایا بعض کلمات زبور شریف کے ترجمہ میں کسی نے یہ شعر کہا ہے شعر
اَنَا الْمَعْبُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ ٭ اَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ ٭ بیت اگر در جستجوے من شتابی ٭ مراد خود بزودی باز یابی

وَھِیَ سِتُّوْنَ اٰیَۃً	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سُوْرَۃُ الرُّوْمِ مَکِّیَّۃٌ
اور وہ ساٹھ آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ روم مکہ معظمہ میں نازل ہوئی

الٓمّٓ ○ ابو الجوزا رحمہ اللہ تعالی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حروف مقطعہ آیات بانیہ میں ہر ایک حرف
اشارہ ہے اوس صفت کی طرف جسکے ساتھ خدا کی ثنا کرتے ہیں جیسا کہ الٓمّٓ میں الف الوہیت سے کنایہ ہے اور لام لطف سے اور میم ملک سے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام جبرئیل کی جانب اور میم اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی اللہ نے جبرئیل
امین کے ذریعہ سے وحی بھیجی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ لا مغلوب ہوے رومی اور فارسی ونپر غالب آئے فِیْٓ
اَدْنَی الْاَرْضِ اوس زمین میں جو بہت نزدیک ہے عرب سے زمین روم کی نسبت اور وہ شہر اردن اور فلسطین تھا یا کشکر یا اذرعات اور
بصری کا درمیان اور وہ غلبہ اسطرح پر تھا کہ خسرو پرویز نے شہریار اور فرخان کو اوسکے دو امیر تھے انکو بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا اور ملک روم میں
اونھوں نے کچھ فتح کر لیا اور روم کے لوگ شکست کھا گئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے نویں برس یہ خبر مکہ میں
پہونچی تو کافر خوش ہوے اور مسلمانوں کی بدخواہی کی راہ سے یوں بولے کہ تم اور نصارا دونوں اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی دونوں اُمّی ہیں تو
روم پر فارس کے غلبہ سے ہم یہ فال نکالتے ہیں کہ ہم بھی تمپر غالب ہونگے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور بیان کر دیا کہ وَھُمْ اور رومی مِّنْۢ بَعْدِ

عَلَيْهِمْ اپنے مغلوب ہونے کے بعد سَيَغْلِبُوْنَ ۙ جلد غالب ہونگے فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۬ تھوڑے برسون مین کہ تین اور نو برس کے
درمیان ہین نقل ہے کہ امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکون سے کہا کہ تمہاری آنکھین
روشن نہون قسم ہے خدا کی کہ روم کے لوگ فارس پر غالب ہونگے چند سال مین ابی بن خلف بولا کہ ایسا نہین ہے ہم تمہارے ساتھ شرط
کرتے ہین پس تین برس کی مدت مقرر کر کے دس دس اونٹ جوان شرط لگائے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال عرض کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بضع تین اور نو کے درمیان ہے تم جاؤ مال اور مدت بڑھاؤ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر آئے اور نو برس تک کی مدت مقرر کر کے سو اونٹ پر شرط کی اور باہم ضمانت لی جنگ بدر کے دن جب
مسلمان کفار قریش پر غالب ہوئے تو فارسیون پر رومیون کے غلبہ کی بھی خبر پہونچی اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ خبر جنگ حدیبیہ کے
دن تحقیق ہوئی پہلے قول کے موافق حضرت صدیق نے سو اونٹ ابی بن خلف سے لیا اور دوسرے قول پر اوسکے ضامن سے اسواسطے
کہ ابی جنگ احد مین قتل ہو گیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ بہتر ہے یعنی صدقہ دیدو غرضکہ آیت خبر دینا ہے ہونے والے
امور سے اور یہ اعجاز قرآن کے اقسام مین سے ہے لِلّٰهِ الْاَمْرُ اسی کے واسطے ہے حکم مِنْ قَبْلُ پہلے سے جب فارس کو روم پر غلبہ ہوا
تھا وَمِنْ بَعْدُ ؕ اور بعد غالب ہونے روم کے فارس پر یعنی ہر وقت اوسکا حکم جاری ہے اور سب کام اوسی کے قبضہ قدرت مین ہین
اور کشف الاسرار مین کہا ہے کہ قبل ازل ہے اور بعد ابد یعنی امر ازلی و ابدی اوسی کو ہے اسواسطے کہ وہ خداوند ازلی و ابدی ہے وَيَوْمَئِذٍ
اور جب رومی فارسیون پر غلبہ کرینگے تو يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ خوش ہونگے مومن بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ خدا کی مدد کے سبب کہ وہ اہل کتاب کو
مدد اور فتح دیگا اوس قوم پر جو کتاب نہین رکھتے اسواسطے کہ فارس کی فتح اولٹ جانا نیک فال ہے مسلمانون کے واسطے اور ایمان والون کی
دی ہوئی خبر کا صدق ظاہر کرتا ہے اور کی ہوئی شرط کا لینا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یقین زیادہ ہوتا ہے تو ضرور ایمان والے خوش و خرم
ہونگے اور بعضون نے کہا ہے کہ مسلمانون کی خوشی کا باعث یہ ہے کہ رومیون اور فارسیون کی لڑائی مین بعضے دین کے دشمنون نے
بعض پر غلبہ کیا اور ایک جماعت کو نیست و نابود کر دیا اور اوسکی کیفیت اسطرح پر ہے کہ شہریار اور فرخان ملک روم کے بعضے شہرون پر
غالب ہوئے اور پرویز بعض اہل غرض کی غمازی اور چغلی کھانے سے دونون بھائیون سے ناراض ہوا اور اوسنے چاہا کہ ایک کو دوسرے
کے ہاتھ سے ہلاک کرے دونون بھائی اس حال کی حقیقت سے واقف ہو گئے اور قیصر روم کو یہ کیفیت لکھی اور نصارا ہو گئے اور لشکر
روم کے سپہ سالار ہو کر فارسیون کو مغلوب کیا اور اونکے بعضے شہر فتح کر لیے يَنْصُرُ مدد دیتا ہے حق تعالی مَنْ يَّشَآءُ ؕ
جسے چاہتا ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے انتقام لیتا ہے ایک گروہ سے الرَّحِيْمُ ۙ مہربان ہے غلبہ دیتا ہے ایک گروہ کو
دوسرے گروہ پر وَعْدَ اللّٰهِ ؕ وعدہ کیا خدا نے غلبہ روم کا یا مسلمانون کی خوشی کا وعدہ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ
نہین خلاف کرتا ہے اللہ اپنا وعدہ اسواسطے کہ جھوٹ اوسپر ممتنع ہے بلکہ وہ اپنا وعدہ سچ ہی کرتا ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے اوسکے وعدہ کی صحت اور سچائی يَعْلَمُوْنَ جانتے ہین ظَاهِرًا
ظاہر چیز مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ جیسے زندگی ہو نیاین سے دنیا کا مال متاع جاہ دولت یا کھیتون اور تجارتون کے اسباب

اور تیسیر مین کہا ہے کہ دنیا سے مراد مکان بنانا اور کھیتی کرنا نہرون جاری کرنا اور کھیت اور باغ سے پانی لانا ہے کہ اکثر دنیا کے لوگ اوسکا
فوائد جانتے ہین وَهُمْ اور وہ عَنِ الْاٰخِرَةِ اور آخرت سے کہ غایت مقصود وہی ہے هُمْ غٰفِلُوْنَ۝ وہ تو غافل اور
بے خبر ہین ضمیر کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا آیا فکر نہین کرتے فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتون مین کیونکہ ہر چیز
جو کچھ آفاق مین ہے اوسکی نمود نفسون مین پاسکتے ہین یا یہ معنی ہین کہ اپنے کامون مین کیون تفکر نہین کرتے تاکہ اپنے پہلے
پیدا ہونے سے دوبارہ قیامت کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑین مَا خَلَقَ اللّٰهُ نہین پیدا کیا خدا نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
آسمانون اور زمینون کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کے واسطے یعنی حکمت کے ساتھ
خلاصہ کلام یہ ہے کہ زمین آسمان اور جو کچھ ان دونون مین ہے اوسکا پیدا کرنا کھیل کے واسطے نہین بلکہ اسکا پیدا کرنا اسواسطے ہے کہ حضرت
باری تعالی کی توحید پر اسسے دلیل پکڑین وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور نام رکھے ہوے وقت کے واسطے کہ جس وقت آپہونچیگا تو یہ سب
نہایت کو پہونچ جائینگے اس سے قیامت کا دن مراد ہے وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ النَّاسِ لوگون مین یعنی کافر
بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ اپنے رب کے دیدار کے ساتھ یعنی قیامت کے دن پر کہ وہ لقاے الہی کا وقت ہے لَكٰفِرُوْنَ۝ البتہ نا ایمان لائے
ہین اور منکر ہین اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہین کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی تجارت کے وقت عاد و ثمود کے مکانون کی سیر
نہین کرتے فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھین تو کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام اون لوگون کا جو تھے مِنْ
قَبْلِهِمْ پہلے اونسے اگلی امتون مین سے کہ كَانُوْٓا تھے وہ لوگ اَشَدَّ مِنْهُمْ بہت سخت اہل مکہ کی بہ نسبت قُوَّةً زور کی
رو سے جیسے قوم عاد اور ثمود کے لوگ اور مثل اونکے وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ اور پھاڑی اونہون نے زمین یعنی بیج بونے درخت
لگانے کنوئین نکالنے پانی لینے کے واسطے اونہون نے زمین پھاڑی وَعَمَرُوْهَآ اور آباد کیا اونہون نے اوسے اَكْثَرَ مِمَّا
عَمَرُوْهَا بہت زیادہ اوس سے کہ آباد کی مکہ کے لوگون نے کہ اوس میدان کے رہنے والے ہین جہان کھیت نہ تھا یا یہ کہ وہ لوگ
عمر رکھتے تھے دنیا مین کفار قریش کی عمرون سے زیادہ وَجَآءَتْهُمْ اور آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ پیغمبر اونکے بِالْبَيِّنٰتِ
کھلی ہوئی آیتون یا ظاہر معجزون کے ساتھ اور وہ کافر اونکا ایمان نہ لائے تو حق تعالی نے اون سب کو ہلاک کردیا فَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ تو نہین ہے اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہین ہے کہ بے رسول بھیجے اور بغیر کفر اور تکذیب کے اونکو ہلاک کر دے
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تھے کہ عذابون کے موجبات اور اسباب کے باعث سے اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝ اپنی ذاتون پر
ظلم کرتے تھے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ پھر ہے سر انجام اون لوگون کا جنھون نے اَسَآءُوا برا کیا یعنی کافر ہوگئے
السُّوْٓاٰى برا کہ سختی اور عذاب ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سوأی جہنم کا نام ہے جس طرح حسنی بہشت کا نام ہے یعنی دوزخ مشرکون کا
انجام ہے اَنْ كَذَّبُوْا بسبب اسکے کہ تکذیب کی ہے اونھون نے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالی کی آیتون کی یعنی اونھون نے قرآن کو
نہ مانا یا دلائل قدرت کے سبب اونھون نے عبرت نہ پکڑی وَكَانُوْا بِهَا اور تھے کہ اون آیتون کے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ
ہنسی کرتے تھے اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو نطفہ سے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر دوبارہ زندہ کریگا اور اوٹھاویگا

موت کے بعد ثُمَّ اِلَیْهِ پھر اوسکی جزا اور اوسکے حکم کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤگے اور بکر نے جمع غائب کا صیغہ پڑھا ہے
یعنی وہ پھیرے جاینگے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ چپ چاپ ہو جاینگے
مشرک یعنی نا امید ہو جاینگے اور حجت منقطع ہو جایگی وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ اور نہوگا اونکے واسطے مِّنْ شُرَکَآئِهِمْ اونکے
شریکون میں سے یعنی خداؤن سے جنکا نام اونھون نے شریک رکھا تھا جیسے فرشتے اور بت انہین سے اونکا کوئی شُفَعٰٓؤُا
شفاعت کرنیوالے یعنی یہ کافر دنیا مین کہتے تھے کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے اور اوسدن کافر اونکی شفاعت سے محروم رہینگے
وَکَانُوْا اور تھے اوس امید کے سبب بِشُرَکَآئِهِمْ اپنے شریکون کے ساتھ کٰفِرِیْنَ ۝ کافر یعنی جب اپنے مطلب سے
نا امید ہونگے تو اپنے خداؤن سے بیزار ہو جاینگے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت یَوْمَئِذٍ
اوسدن یَّتَفَرَّقُوْنَ ۝ پراگندہ ہو جاینگے لوگ اور ایک دوسرے سے جدا ہو جاینگے ایک گروہ اعلی علیین کی طرف جائیگا ایک
گروہ اسفل السافلین مین گر پڑیگا ایک گروہ قرب و وصلت پر ہوگا ایک گروہ فرقت مین پڑیگا دوستی کے تخت پر ہونگے بعضے اور
مصیبت کی چٹائی پر اونکو طرح طرح کا ثواب ہوگا انپر قسم قسم کا عذاب ہوگا ایک گروہ دولت مواصلت سے نازش کریگا ایک گروہ
آتش مفارقت مین جلیگا بیت یکے خندان بعید عشرت یکے نالان ز بعد عسرت ہے یکے در راحت وصلت یکے در شدت
ہجران ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پھر مگر جو لوگ ایمان لائے ہون وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہون اونھون نے
اچھے فَهُمْ فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ۝ تو وہ ایسے باغ مین خوش کیے گئے ہونگے جو پھلا پھولا سرسبز شاداب ہوگا نہرین
اسمین چھلکتی ہونگی اور وہ نیک لوگ اوس باغ مین ایسے خوش ہونگے کہ خوشی کا اثر اونکے چہرون سے ظاہر ہوگا یا بزرگی کیے گئے ہونگے
یا نعمت دیے گئے یا اونھین حلون سے آراستہ کرینگے احتمالات مین ہے کہ تاج دیے جاینگے عین المعانی مین ہے کہ ایسی اچھی آواز سنائے جاینگے کہ او
سننے کے برابر کسی چیز مین لذت نہوگی حدیث مین ہے کہ بہشت کی کنواریاں ایسی آواز سے گاینگی کہ خلائق نے ویسی آواز نہ سنی ہوگی اور
آواز بہشت کی سب نعمتون سے افضل ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنت کی کنواریاں کیا گاینگی تو اونھون نے فرمایا کہ
تسبیح حضرت یحیی بن معاذ رازی قدس سرہ سے پوچھا کہ آوازون مین آپ کس آواز کو بہت دوست رکھتے ہین فرمایا کہ مزامیر انس کو مکانات
قدس مین الحان تحمید کے ساتھ ریاض تمجید مین صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ کل قیامت کو خدا کے دوست بہشت کے باغون مین
گلستان انس کے درمیان خوشی کے ساتھ یہ سماع کرینگے کہ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ اور حضرت داود علیہ السلام کو حکم ہوگا
کہ وہ دلپذیر نغمہ اور شوق انگیز آواز جو ہمنے تمکو عطا کی ہے اوس سے زبور پڑھو اے موسی تم توریت پڑھو اے عیسی تم انجیل پڑھنے مین مشغول
ہو اے طوبی دل آراستہ کرنے والی آواز میری تسبیح کے ساتھ نکال اے اسرافیل تو قرآن شروع کر امام ثعلبی اوزاعی رحمہما اللہ سے نقل کرتے
ہین کہ حضرت اسرافیل سے زیادہ کوئی خوش آواز نہیں جب وہ خوش آوازی کرتے ہین تو سب فرشتے اپنے اوراد اور اذکار سے باز رہتے
ہین حاصل کلام یہ ہے کہ انوار تجلی کے مشاہدہ کے بعد جنت مین سب سے بہتر لذت سماع ہوگی اسی جگہ سے شرح مثنوی مین اوس عزیز نے کہا ہے
کہ دنیا کے میدان تیرگی بڑھانے والے مین جو لوگ عاجز اور درماندہ ہین سماع اونکے واسطے بہشت نورانی کے عشرت آباد

ایک منادی ہو **نظم** مومنان گفتند کاوای بہشت ؛ نغز گردانید ہر آواز زشت ؛ ما ہمہ اجزای عالم بودہ ایم ؛ در بہشت
آن لحنہا بشنودہ ایم ؛ گرچہ بر ما ریخت آب و گل شکی ؛ یاد ما آید ازانہا اندکی ؛ پس فی و چنگ و رباب و سازہا ؛ چیزکی ماند ازان آوازہا
عاشقان کین نغمہا بشنوند ؛ جزو بگذارند و سوی کل روند ؛ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور لیکن وہ جو ایمان لائے وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا اور جھٹلایا انھون نے ہماری آیتین یعنی قرآن یا ہماری قدرت کی دلیلین وَلِقَاۗئِ الْاٰخِرَةِ اور تکذیب کی
ملاقات آخرت یعنی حشر و نشر کی فَاُولٰۗىِٕكَ تو وہ لوگ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ عذاب مین حاضر کیے گئے ہین
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ یہ مصدر ہی امر کے معنی مین یعنی تسبیح کرو خدا کی اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کرو یا نماز پڑھو حِيْنَ تُمْسُوْنَ
جب شام ہوتی ہی اس سے مغرب یا عشا کی نماز مراد ہی وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ اور جسوقت صبح ہوتی ہی اس سے صبح کی نماز مراد
وَلَهُ الْحَمْدُ اور اوسی کے واسطے ہی تعریف فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین مین یعنی جو کوئی آسمان اور زمین
مین ہی وہ اوسکی حمد کرتا ہی وَعَشِيًّا اور نماز پڑھو آخر دن کے کنارے یعنی عصر کی نماز وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ اور جب زوال
ہوتے ہو ظہر کے وقت یعنی ظہر کی نماز صاحب لباب نے فرمایا ہی کہ تسبیح کے معنی آواز بلند کرنا ہی تو صلوۃ جہریہ یعنی اون نمازون سے
ساتھ ملانا نسبت سے خالی نہین جنہین چلاکر قرأت کرتے ہین اور حمد چونکہ آواز بلند کرنے پر دلالت نہین کرتی تو نماز اخفائیہ یعنی اون
نمازون کے ساتھ اوسکے ذکر کی تخصیص مناسب نظر آئی جنہین آہستہ قرأت کرتے ہین يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہی
زندون کو مردون سے جیسے بڑے پیڑ گٹھلی سے اور چھوٹے بوٹے بیج سے اور پرند انڈے سے اور انسان نطفہ سے یا مصلح کو مفسد سے اور مومن
کافر سے اور عالم کو جاہل سے پیدا کرتا ہی وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سے جیسے اوسکا عکس جو مذکور ہوا وَيُحْيِ
الْاَرْضَ اور زندہ کرتا ہی زمین کو گھاس سے بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح نکالے گئے
تُخْرَجُوْنَ ○ ع نکالے جاؤگے قبرون سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور قدرت خدا کی نشانیون مین سے اَنْ خَلَقَكُمْ وہ ہی کہ اوسنے
کیا تمھاری اصل یعنی آدم علیہ السلام کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ پھر اب تم بَشَرٌ آدمی ہو کہ تَنْتَشِرُوْنَ ○
پراگندہ ہوتے ہو زمین مین اسباب معیشت مین تصرف کرنے کے واسطے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے اَنْ
خَلَقَ لَكُمْ یہ ہی کہ اوسنے پیدا کین تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تمھاری ذاتون یعنی تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا
عورتین لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا تاکہ میل کرو ہمجنس ہونے کی وجہ سے اونکی طرف اور آرام لو اونسے اسواسطے کہ ہمجنس ہونا باہم الفت
کرنے کا سبب ہی اور مخالفت باہم نفرت کرنے کا باعث ہی **نظم** ہمجنس خو کند ہر جنس آہنگ ؛ ندارد ہیچکس از جنس خود ننگ ؛
خوشی دارد و میل ہر جنس ؛ فرشتہ با فرشتہ انس با انس ؛ وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ اور کردی یعنی ظاہر کی تمھارے اور تمھاری عورتون
درمیان مَّوَدَّةً دوستی وَّرَحْمَةً اور مہربانی اور مفتح مین لکھا ہی کہ عورت کے ساتھ محبت تو فقط عقد تزویج ہوتے ہی ہو جاتی
اور مہربانی لڑکا جننے کے سبب سے ہوتی ہی یا محبت تو کمسنون کے ساتھ ہوتی ہی اور مہربانی بوڑھیون پر اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اوس
بشریت مین مردون کے مشابہ اور ہم شکل پیدا کرنے مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ اوس گروہ کے

جو تفکر کرتے ہین اور اس صورت مین جو حکمت ہو اوسپر مطلع ہو جاتے ہین وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین ہی خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانون اور زمینون کا وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ اور مخالفت تمہاری زبانون کی بات کہنے مین اسواسطے کہ کوئی بلند آواز کرکے بات کرتا ہی کوئی آہستہ سے کوئی فصاحت کے ساتھ کوئی ہکلا کر مختلف بانون مین عربی فارسی ترکی ہندی وغیرہ مین کتاب مین ہی کہ سب مختلف بانون کی اصلین بہتر ہین اونمین انیس اولاد سام مین ستر ہ حام کی اولاد مین چھتیس اولاد یافث مین وَاَلْوَانِكُمْ اور دوسرے اختلاف تمہارے رنگون کا سرخی سفیدی زردی مین یا اعضا او ہیئتون او شکلون مین کہ کوئی آدمی سب چیزون مین دوسرے کے مشابہ نہین ہی یہانتک کہ جو دو لڑکے جڑوان پیدا ہوتے ہین باوجود اسکے کہ ایک ہی ماؔدے اور ایک ہی مان باپ سے پیدا ہوتے ہین مگر اونکی کبھی کسی نہ کسی چیز مین فرق ہوتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک آدمیون کی زبانین اور رنگ مختلف ہونے مین باوصف اسکے کہ ایک ہی مان باپ سے پیدا ہوے ہین لَاٰيٰتٍ البتہ اوسکی قدرت اور حکمت کی نشانیان ہین لِّلْعٰلِمِیْنَ ۝ علم والون کے واسطے یعنی یہ نشانی عالمون کے واسطے ہی جو اوسمین غور و فکر کرتے ہین اور اوسکی کنہ کو پہونچتے ہین اور بکسر لام عالمین پڑھا ہی لام کو زبر یعنی نشانی اہل عالم کے واسطے ہی کہ فرشتہ انسان جن کسی عقل والے پہ بات پوشیدہ نہین کہ اس اختلاف مین حکمت کلی مندرج ہی اسواسطے کہ اگر اس وجہ پر اختلاف نہوتا تو شخصون مین خلاف کلی ہوتا اور بہت کام نہوتے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کاملہ کی نشانیون مین ہی مَنَامُكُمْ سونا تمہارا ہی بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ رات دن مین قوائے نفسانی کی استراحت اور قوائے طبیعی کی قوت کے واسطے وَابْتِغَآؤُكُمْ اور ڈھونڈھنا تمہارا روزی کو مِّنْ فَضْلِهٖ اوسکے فضل سے یعنی مہمات معاش ڈھونڈھنا اور بعضون نے کہا ہی کہ سونا مخصوص ہی رات کے ساتھ اور روزی ڈھونڈھنا دن کے ساتھ اور اس آیت مین معنی کے موافق تقدیم اور تاخیر ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کہ رات کو سونے اور دن کو معیشت ڈھونڈھنے لَاٰيٰتٍ البتہ دلائلین اور عبرتین ہین لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو سنتے ہین گوش ہوش سے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی حکمت کی نشانیون مین ہی يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ یہ ہی کہ دکھاتا ہی تمہین بجلی خَوْفًا بجلی گرنے سے مسافرون کو ڈرانے کے لیے وَّطَمَعًا اور مقیم کو مینہ کی طمعون مین ڈالنے کے واسطے وَّيُنَزِّلُ اور برساتا ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان کی طرف سے مَآءً پانی فَيُحْيِ پھر زندہ کرتا ہی بِهِ الْاَرْضَ اوس پانی کے سبب زمین کو کہ اوس سے تر و تازہ گھاس اوگتی ہی بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے افسردہ اور پژمردہ ہو جانے کے بعد اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کہ برق و باران مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت الٰہی پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو عقل رکھتے ہین حق تعالیٰ کی کائنات کے ہونے مین تاکہ اونپر ظاہر ہو جاوے حق تعالیٰ کی کمال قدرت جو ہر شیٔ پیدا ہوئی چیز مین ہی وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین ہی اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ یہ کہ قائم رہتا ہی آسمان بےستون کے وَالْاَرْضُ او ٹھہری ہوئی ہی زمین پانی پر بِاَمْرِهٖ اوسکے حکم سے یعنی اوسکی نگہبانی سے جوا سکے ساتھ علاقہ رکھتی ہی ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ پھر جب پکاریگا تمکو اسرافیل آخر کو صور پھونک کر دَعْوَةً ایک پکارنا اسطرح کہ اے مردو نکلو مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ اوسوقت تم تَخْرُجُوْنَ ۝ نکل آؤگے اپنی قبرون سے خلق کا قبرون سے نکلنا

اور اسکی نشانیون مین سے ایک نشانی ہو وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہو مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہو آسمانون اور زمینون مین
اور سب کا خالق مالک وہی ہو كُلٌّ لَّهٗ سب اوسکے واسطے قٰنِتُوْنَ ۝ فرمانبردار ہین موت زندگی حشر و نشر مین ان
احوال مین اوسکے حکم سے سرکشی نہین کرسکتے وَهُوَ اور وہ ہی الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ وہ جو پہلی بار پیدا کرتا ہو خلق کو
پھر مار ڈالے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر زندہ کریگا اوسے وَهُوَ اور وہ پھر زندہ کرنا اَهْوَنُ بہت آسان ہو عَلَيْهِ اوسپر
پہلی بار پیدا کرنا یا تمھارے اعتقاد کے موافق دوبارہ بنانا پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہو کیونکہ جب تم اس بات کے قائل ہو کہ پہلا
اوسنے پیدا کیا تو دوبارہ پیدا کرنے سے کیون انکار ہو پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنا اوسکی قدرت کے آگے یکسان ہو نظم چون قدرتش
او منزہ از نقصان است ؛ آوردن خلق و پرورش یکسان است ؛ نسبت بکن تو ہر دو دشوار بود ؛ در قدرت بکمال او آسان ؛
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى اور اوسکے واسطے ہی صفت برتر اور بہت بڑی جیسے قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ اور وحدت ذات اور عظمت
صفات فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمینون مین وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی عاجز نہین ممکن کو پہلی بار
پیدا کرنے مین اور دوبارہ زندہ فرمانے مین الْحَكِيْمُ ع صواب جاننے والا اسواسطے کہ اوسکے افعال اوسکی حکمت کے موافق
ہوتے ہین ضَرَبَ لَكُمْ بیان کرتا ہی حق تعالی تمھارے واسطے مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ایک مثل لی ہوئی تمھارے ہی نفسون کے
احوال سے هَلْ لَّكُمْ کیا ہی تمھارے واسطے ای آزاد لوگو مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ تمھارے لونڈی غلامون مین سے جو
تمھارے ہاتھ کا مال ہین مِّنْ شُرَكَاۗءَ کوئی شریک فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین جو دیے ہین ہمنے تمکو مال اور اسباب سے فَاَنْتُمْ
فِيْهِ سَوَاۗءٌ پھر تم اور وہ اوس چیز مین یکسان ہو یعنی جس طرح تم اپنے مال و ملک مین تصرف کرتے ہو اوس طرح وہ بھی کرسکتے
ہین تَخَافُوْنَهُمْ ڈرتے ہوا اوسے کہ تصرف مین مستقل ہو جائین كَخِيْفَتِكُمْ مثل ڈرنے تم آزادون کے اَنْفُسَكُمْ اپنی
ذاتون سے یعنی اون آزادون سے جو شریک ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ ای لونڈی غلامون کے مالکو کیا تم اپنے لونڈی غلامون کو اپنے ملک و
مال مین شریک کرتے ہو کہ اونپر تسلط اور تصرف کرنے مین تم اور وہ برابر ہو اور اونکے ہمیشہ مستقل قابض و متصرف ہونے سے ڈرتے رہو فی المعالم
اور بعضی تفسیرون مین ہی کہ جب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے یہ آیت سرداران قریش کے سامنے پڑھی تو وہ بولے کہ ہرگز نہین واللہ ہوگا ایسا
ایسا کبھی ہرگز پس حضرت نے فرمایا کہ تم تو اپنے لونڈی غلامون کو اپنی ملک مین شرکت نہین دیتے ہو تو مخلوق جو خدا کے بندے ہین اونھین اوسکی
ملک مین کیونکر شریک کرتے ہو نظم خلق چون بندگان سر بپیش ؛ ماندہ در بند حکم خالق خویش ؛ جملہ ہم بندہ اند وہم بندی ؛ از سر
بندہ را خداوندی ؛ كَذٰلِكَ اسکی تفصیل کے موافق نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہین ہم اور بیان کرتے ہین ہم اپنی قدرت کی
دلیلین لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ اپنی عقل سے دلیلین سوچنے سمجھنے مین لڑاتے ہین مگر منکر اور ظالم لوگ
ان باتون کی حقیقت سے بیخبر ہین بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا بلکہ پیروی کرتے ہین وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا اپنا اوپر شرک کے سبب سے
اَهْوَاۗءَهُمْ اپنے نفس کی آرزوون کی بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علمی اور نادانی کے سبب سے فَمَنْ يَّهْدِيْ پھر کون ہی جو ہدایت کرے اوسے
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ جسکو چھوڑ دیا اللہ نے اور چھوڑ دینے کے سبب سے گمراہ ہوگیا وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی گمراہ مشرکون کے واسطے

تاکہ کافر اور ناشکرے ہو جائیں بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اوس چیز کے ساتھ جو عطا کی ہمنے اونہیں فَتَمَتَّعُوْا تفسیر یہ حکم دھمکی ہی یعنی ای کافرو فائدہ اوٹھالو دو چار روز دنیا کی نعمتوں سے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر قریب ہی کہ جانو اپنے کام کا انجام کہ وہ عذاب آخرت ہی اَمْ اَنْزَلْنَا کیا بھیجی ہمنے عَلَيْهِمْ کافروں پر سُلْطٰنًا کوئی کتاب یا دلیل یا رسول صاحب کتاب یا دلیل یا فرشتہ کہ اوسکے ساتھ کوئی دلیل ہو کہ فَهُوَ پھر وہ رسول یا فرشتہ يَتَكَلَّمُ بات کرے اوس کتاب کے سبب یعنی دلیل کہتا ہو بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ ساتھ اوس چیز کے کہ ہیں وہ اوسکے سبب شرک کرتے یعنی وہ دلیل ہو اونکے شرک کرنے پر ایسا نہیں وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جب چکھاتے ہیں ہم مشرکوں کو رَحْمَةً کوئی رحمت صحت اور فراخی کی تو فَرِحُوْا بِهَا خوش ہوتے ہیں اوس نعمت کے سبب وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ اور جب پہونچتی ہی اونہیں صحت بیماری اور قحط اور مثل اسکے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہین اونکے ہاتھ یعنی اونھوں نے جو برے کام کیے ہین جب اونکی شامت اونھیں بلا پہونچتی ہی تو اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ اوسوقت وہ ناامید ہوتے ہین اور بے صبری کرتے ہین یعنی نہ تو نعمت پر شکر کرتے ہین نہ مصیبت پر صبر اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں جانا ہی وہ کہ اَنَّ اللّٰهَ یعنی اللہ يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی وَيَقْدِرُ اور تنگ کردیتا ہی روزی جسپر چاہتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک روزی کی وسعت اور قلت مین لَاٰيٰتٍ البتہ دلیلین عبرت کی ہین لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اوس گروہ کے لوگوں کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین حکم الٰہی کی وسعت اور تنگی رزق مین اور بھلائی پر شکر کرتے ہین اور برائی پر صبر اسواسطے کہ مومن کے کام کی بنا اور ایمان کی اصل انھی دو صفتوں پر ہی فَاٰتِ پھر دو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَا الْقُرْبٰى قرابت والے یعنی بنی ہاشم کو حَقَّهٗ اوسکا حق مال غنیمت میں سے بعضوں نے کہا ہی کہ ظاہر مین تو خطاب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ساتھ ہوا اور سب بیان اس حکم میں اہل ہین یعنی حق تعالی سب مسلمانوں کو حکم فرماتا ہی کہ وہ حق قرابت داروں کو یعنی جو صلہ رحم اور احسان کرنے کا انعام و نکی تعلیم کی توفیق کرے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی نے ذوی الارحام کو نفقہ دینا واجب ہونے پر اسی آیت سے دلیل نکالی ہی وَالْمِسْكِيْنَ اور دو حق محتاجوں کو و عاجزوں کو وَابْنَ السَّبِيْلِ اور راہ چلنے والوں کو اوسمین سے جو دینا مقرر ہوا ہی یعنی مال زکوۃ مین سے ذٰلِكَ یہ حق دینا خَيْرٌ بہتر ہی حق روکنے سے لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اون لوگوں کے واسطے جو چاہتے ہین وَجْهَ اللّٰهِ خدا کا دیدار یا اوسکی رضامندی ڈھونڈھتے ہین یا اونکی مراد حق تعالی کے ساتھ تقرب ہی اس دینے سے اور کسی غرض اور بدلے کی جہت سے نہین دیتے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ نفقہ دینے والوں کا هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ لوگ ہین فلاح پانے والے وَمَآ اٰتَيْتُمْ اور جو کچھ دیتے ہو مِّنْ رِّبًا ہدیہ اور عطیہ بدلے کی توقع پر لِّيَرْبُوَا تاکہ زیادہ کرے مال تمھارا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ لوگوں کے مالوں مین یعنی کسی کو ہدیہ دیتے ہو اور اوسکی قیمت سے زیادہ کی توقع رکھتے ہو تاکہ تمھارا مال بڑھے فَلَا يَرْبُوْا تو زیادہ نہین ہوتا وہ مال عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک اور اوس سے برکت جاتی رہتی ہی یا جو کچھ دیتے ہو معاملات مین حرام زیادتی کے طور یعنی بیاج کا سود تاکہ سود دکھانے والوں کے مال مین بڑھتی ہو تو ایسا نہین ہوتا اور اوسمین برکت نہین رہتی وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ اور جو کچھ دیتے ہو زکوۃ فرض مین سے یا صدقہ کہ اوس دینے مین تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ چاہتے ہو ثواب

اللہ تعالیٰ کا فَاُولٰٓئِکَ تو وہ لوگ جو زکوۃ اور صدقہ خدا کے واسطے دیتے ہین اوسکی نیت سے نہین هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ وہ ہین دونا
زیادتی کے پانے والے یعنی زیادتی پانے والے کہ ایک کے بدلے دس یا زیادہ پاوینگے اَللّٰهُ خدا ہے برحق الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وہ جسنے پیدا کیا تمکو
اور تم نہ تھے ثُمَّ رَزَقَكُمْ پھر روزی دی اوسنے اور دیتا ہے جب تک تم زندہ ہو ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو جب تمہاری عمرین
پوری ہوجاوینگی ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر زندہ کریگا تمکو اور اوٹھاویگا قیامت کے دن هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ کیا ہے تمہارے
شریکون مین سے یعنی وہ بت جو تمہارے زعم مین خدا کے شریک ہین اون مین سے مَّنْ يَّفْعَلُ کوئی جو کرے مِنْ ذٰلِكُمْ اس
پیدا کرنے روزی دینے مار ڈالنے پھر جلانے مین سے مِّنْ شَیْءٍ کوئی چیز کہ اوس سبب سے اوسکی پرستش کر سکین اور چونکہ ان کامون مین
کچھ بھی اون سے نہین ہوتا تو اونکو شریک ٹھہرانا نہ چاہیے سُبْحٰنَهٗ پاک ہے اللہ وَتَعٰلٰى اور برتر ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے
کہ شرک کرتے ہین اوسکے ساتھ ظَهَرَ الْفَسَادُ ظاہر ہوا فساد اور تباہی فِی الْبَرِّ بیابان مین خشک سالی اور چارپایون کے
مرنے اور وباؤن کے سبب وَالْبَحْرِ اور دریا مین جوش و طوفان اور کشتیان غرق ہونے کے سبب بِمَا كَسَبَتْ بسبب اسکے
کہ کیا اَيْدِی النَّاسِ ہاتھون نے آدمیون کے یعنی اونکے گناہون کے وبال کے سبب اکثر علما فرماتے ہین کہ فساد سے مینہ نہ برسنا
مراد ہے اسواسطے کہ جب پانی نہین برستا تو بیابان مین گھاس نہین اوگتی اور دریا مین موتی اور جواہر نہین بنتے صاحب کشاف نے کہا ہے کہ جب پانی
نہین برستا تو دریا کے جانور اندھے ہوجاتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ خشکی کا فساد یہ تھا کہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور دریا کا فساد یہ تھا
کہ کشتیان غصب کرلین اور بعضون کے نزدیک فساد سے فساد کا اثر مراد ہے یعنی اوسکا نتیجہ ظاہر ہوا خشکی مین اہل قریہ کو ہلاک کرنے سے اور
دریا مین قوم نوح کو اور آل فرعون کو غرق کرنے سے اور پھر تقدیر پر حضرت ملک قدیر نے اسباب تنبیہی کا فساد آدمیون سے پیدا کیا لِيُذِيْقَهُمْ
تاکہ چکھاوے اونکو بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا بعضی جزا اوسکی جو اونھون نے کیا ہے اسواسطے کہ پوری جزا آخرت مین ہوگی لَعَلَّهُمْ شاید کہ
وہ یعنی جزا کا مزہ چکھنے سے يَرْجِعُوْنَ ۝ پھرین شرک سے توحید کی طرف اور گناہ سے طاعت کی جانب اور محققون کے نزدیک بر
نفس ظاہری اور بحر سے قلب ہے شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جسکا بحر دل واقعہ تک کرنے سے خراب ہوجاتا ہے تو اوسکے بر نفس مین
خرابی ظاہر ہوجاتی ہے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بر نفس کا فساد شہوات مین گرفتار ہونے سے ہے اور بحر دل کا فساد [illegible]
ہوسون اور عادتون کی پابندی کے سبب ہوتا ہے حقائق سلمی مین مذکور ہے کہ بر تو علماء ظاہر کی زبان ہے اور بحر اہل تحقیق کی زبان فا
تاویلون سے علماء ظاہر کی زبان بگڑتی ہے اور باطل دعوون سے عارفون کی زبان خراب ہوتی ہے [illegible]
استیعار ایران کچھ نہی شد ہوا از پی مستی درد و صد فسان ناید [illegible] قُلْ سِيْرُوْا کہدو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے کہ چلو فِی الْاَرْضِ اگلی امتون کی زمین مین فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو کیسا تھا
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام اون لوگون کا جو تھے مِنْ قَبْلُ اونسے پہلے كَانَ اَكْثَرُهُمْ تھے اکثر اونکے [illegible]
مُّشْرِكِيْنَ ۝ شرک کرنے والے فَاَقِمْ تو سیدھا کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَجْهَكَ اپنا منہ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ
سیدھے دین کے واسطے یا متوجہ ہوجا اوسپر اور درستی دین کی طرف مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِیَ قبل اسکے کہ آئے يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ

نہیں ہے پھرنا اوسکے واسطے مِنَ اللّٰهِ خدا کے پاس سے یعنی خدا اوس دن کو پھیرے گا نہیں یا کوئی نہیں اوسکو خدا کی طرف سے لاویگا
کوئی پھیر سکیگا يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ○ وہ دن کہ ہوا ہوئے الگ الگ ہوجاوینگے وہ لوگ یعنی ایک فرقہ بہشت میں جاویگا
ایک فریق دوزخ میں جیسا کہ حق تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا ہے فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ مَنْ كَفَرَ جو کوئی کافر ہوا
فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ تو اوسی پر ہے اوسکے کفر کی جزا کہ ہمیشہ آتش دوزخ میں رہیگا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کریگا
کام نیک فَلِأَنْفُسِهِمْ تو واسطے کے ہونگے اپنی ذاتوں کے واسطے يَمْهَدُونَ ○ بچھاتے ہیں یعنی جگہ درست کرتے ہیں
اور قیامت کے دن بندوں کا علاحدہ ہونا واقع ہو لِيَجْزِيَ تاکہ جزا دے خدا الَّذِينَ آمَنُوا اون لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے ہیں اونھوں نے کام اچھے مِنْ فَضْلِهِ اپنے فضل سے اور یہاں کافروں کی جزا کا ذکر نہیں کیا
اس بات سے مقصود بالذات ایمان والے ہیں إِنَّهُ تحقیق اللہ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ○ دوست نہیں رکھتا کافروں کو کہ ایمان
والوں کے ساتھ اکٹھا کرے بلکہ کافروں کو جدا کرکے دوزخ میں بھیجیگا وَمِنْ آيَاتِهِ اور خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے أَنْ
يُرْسِلَ الرِّيَاحَ یہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائیں یعنی اوتر جنوب اور دکھنی ہوا اور پروا اور صبا کو مُبَشِّرَاتٍ خوشخبری دینے والیاں مینھ کی وَ
لِيُذِيقَكُمْ اور تاکہ چکھاوے تمکو اوس سے مِنْ رَحْمَتِهِ اپنی رحمت میں سے جو مینھ کے تابع ہے یعنی فراخی معیشت اور رفاہیت
وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ اور اسواسطے تاکہ ہواؤں کے سبب سے چلے کشتی دریا پر بِأَمْرِهِ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوا اور تاکہ ڈھونڈو
دریاؤں کی تجارت میں مِنْ فَضْلِهِ روزی جو خدا محض اپنے فضل سے دیتا ہے وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ اور شاید کہ تم شکر کرو ان
نعمتوں پر وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا اور یقینی بھیجے ہیں ہمنے مِنْ قَبْلِكَ تجھ سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُسُلًا رسول اور پیغمبر
إِلَىٰ قَوْمِهِمْ اونکے گروہ کی طرف فَجَاءُوهُمْ تو آئے ہمارے رسول اپنی قوم کے پاس بِالْبَيِّنَاتِ کھلے ہوئے معجزوں کے ساتھ
یا حلال اور حرام کے ظاہر احکام کے ساتھ تو بعضے لوگ اونکی قوم میں سے اونکا ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے فَانْتَقَمْنَا پھر ہمنے
انتقام اور بدلا لیا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا اون لوگوں سے جو کافر ہوئے اور اونہیں ہمنے ہلاک کردیا اور مدد کی ہمنے اونکی جو ایمان لائے تھے
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا اور ہے حق ہمپر نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ○ مدد دینا ایمان والوں کو اسواسطے کہ وہ مدد کے مستحق ہیں اللّٰه
خدا ہے برحق اللّٰهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ وہ ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں فَتُثِيرُ سَحَابًا تو اوٹھاتی ہیں ہوائیں ابر کو فَيَبْسُطُهُ
پھر پھیلا دیتا ہے خدا اوسے یعنی جب کبھی چاہتا ہے ابر کو ملا اور ملا کر رکھتا ہے فِي السَّمَاءِ آسمان کی طرف كَيْفَ يَشَاءُ جسطرح چاہتا
چلتا ہوا یا ٹھہرا ہوا وَيَجْعَلُهُ اور کردیتا ہے اوسکو کبھی كِسَفًا ٹکڑے ٹکڑے ہر طرف فَتَرَى الْوَدْقَ پھر تو دیکھتا ہے
مینھ کو کہ حکم الٰہی کے موافق يَخْرُجُ نکلتا ہے مِنْ خِلَالِهِ ابر کے درمیان سے ابر ملا ہوا اور بکھرا ہوا ہوتا ہے جب کبھی اور جدا جدا
ہوتا ہے جب کبھی فَإِذَا أَصَابَ بِهِ پھر جب پہونچا دیتا ہے خدا مینھ کو مَنْ يَشَاءُ جس کسی کی زمین اور شہر میں کہ
چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهِ اپنے بندوں میں سے إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ○ اوس وقت وہ خوش ہوتے ہیں
وَإِنْ كَانُوا اور تحقیق کہ تھے مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ پہلے اسکے کہ برسایا جاوے اونپر مینھ مِنْ قَبْلِهِ

بدلی آنے سے پہلے لَمُبْلِسِيْنَ ۝ ناامید بیشک فَانْظُرْ پس دیکھ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ رحمت الٰہی کے نشان کی طرف
یعنی مینہہ کا اثر دیکھ کہ كَيْفَ کیونکر خدا اوس اثر سے يُحْيِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہے زمین کو پیڑون پھلون کھیتون بوٹون سے بَعْدَ
مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد یہ ترجمہ بکر کی قرأت کے موافق ہوا کہ اونھون نے اَثَرِ رَحْمَةِ اللّٰهِ پڑھا ہے اور حفص نے
اٰثٰرِ رَحْمَةِ اللّٰهِ بصیغہ جمع کے ساتھ پڑھا ہے یعنی تاکہ رحمت الٰہی اور بخشایش نامتناہی کے آثار تو دیکھے کہ مری ہوئی زمین کو زندگی عطا
فرماتا ہے اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ جو مری ہوئی زمین کو زندہ کرنے پر قادر ہے وہ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ہے البتہ زندہ کرنے والا مردون کا بھی ہے
اسواسطے کہ زمین کا زندہ کرنا نیا پیدا کرنا اوسکا ہے جو اسمین تھین نباتی قوتین اور مردون کا زندہ کرنا پیدا کرنا اوسکا ہے جو مردون کے
مادون مین تھین قوتین حیوۃ وَهُوَ اور اللہ تعالیٰ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ سب چیزون پر قادر ہے اسواسطے کہ اوسکی
قدرت سب مخلوقات کے ساتھ یکسان ہے اختلاف مین ہے کہ رحمت کا اثر مینہہ کے ظاہر مین ہے کہ سب کی زندگی اوسی کے سبب سے ہے
اور باطن مین اوسکا ذکر ہے کہ دل کی زندگی اوسکے سبب سے ہے اور بحر الحقائق مین ہے کہ اثر رحمت نشان اوس انکا ہے جسسے زمین دل زندہ
ہوتی ہے اور بعضون کے نزدیک اثر رحمت خود دل ہے کہ حق تعالیٰ کی نظر پڑنے کی جگہہ ہے مثنوی مین اسی بحث کے مناسب ایک حکایت
لائے ہین مثنوی ۔ صوفیے در باغ از بہر گشاد ٭ صوفیانہ روے بر زانو نہاد ٭ پس فرو رفت او بخود اندر نغول ٭ شد ملول از صورت خوابش
فضول ٭ گرچہ خسپی آخر اندر رز نگر ٭ این درختان بین و آثار خضر ٭ امر حق بشنو کہ گفتست انظروا ٭ سوی این آثار رحمت آر رو ٭
گفت آثارش دل ست ای بو الہوس ٭ آن برون آثار آثار ست و بس ٭ باغہا و سبزہا اندر دل ست ٭ عکس لطفش بر این آب و گل ست ٭
وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا اور اگر بھیجین ہم رِيْحًا ہوا ہلاک کرنے والی جیسے دبور کہ عذاب کی ہوا ہے اور یہ ہوا اونکے کھیتون پر چلے فَرَاَوْهُ
تو دیکھین وہ کھیتی کو مُصْفَرًّا زرد سبزی کے بعد مری ہوئی ایسی کہ اوس سے فائدہ نہ لے سکین تو لَظَلُّوْا البتہ ہو جائین وہ مِنْۢ
بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝ کھیت زرد ہو جانے کے بعد کہ ناشکرے ہو جائین گذری ہوئی نعمتون پر چاہیے کہ حق تعالیٰ سے التجا کرے
اور اوسکی رحمت سے ناامید نہووے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے امید نہ رکھو کہ وہ باتین سمجھین اور تمہارا کہا مانین فَاِنَّكَ
پس تحقیق کہ تم اے ہمارے حبیب لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہین سنا سکتے مردون کو اور کافر مردون ہی کا حکم رکھتے ہین اسواسطے
کہ اونکا دل مردہ ہے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ اور نہین سنا سکتے تم بہرون کو الدُّعَآءَ پکارنا اِذَا وَلَّوْا جب وہ لوٹے پھرین پکار
والے کی طرف سے مُدْبِرِيْنَ ۝ بھاگتے ہوئے بات کہنے والے کی طرف سے پھرنے اور بھاگنے کی قید تاکید حکم اور سنانا محال ہونے
کے واسطے ہے یعنی وہ بہرا جسکا منہ بات کہنے والے کی طرف ہوتا ہے اگرچہ وہ سنتا نہین مگر لب ہلانے کی حرکت اور سر اور ہاتھ کے اشارے سے
کچھ دریافت کر لیتا ہے لیکن جس بہرے کی پیٹھ بات کرنے والے کی طرف ہو وہ اسقدر دریافت کرنے سے بھی محروم ہے وَمَاۤ اَنْتَ اور نہین
ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِهٰدِ الْعُمْيِ راہ دکھانے والے دل کے اندھون کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اونکی گمراہی سے یعنی اے ہمارے
حبیب تمکو یہ قدرت نہین کہ مشرکون کو ایمان کی توفیق دو اِنْ تُسْمِعُ نہین سناتے ہو قرآن کی نصیحتین اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اوسے
جو ایمان لایا ہے بِاٰيٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون کا اسواسطے کہ ایمان اونھین اس بات پر رکھتا ہے کہ الفاظ قرآن کو یاد کر لیتے ہین ورد

ع ۱۳

معنی مین غور اور فکر کرتے ہون فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ تو وہ ماننے والے ہین اوامر و نواہی کو اَللّٰهُ خداوند مطلق اور معبود برحق اَلَّذِیْ
خَلَقَكُمْ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو مِّنْ ضُعْفٍ سست چیز یعنی نطفہ سے ثُمَّ جَعَلَ پھر کی مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ
سستی کے بعد جو بچپنے مین ہوتی ہے قُوَّةً یعنی جوانی ثُمَّ جَعَلَ پھر کی مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ زور جوانی کے بعد ضُعْفًا وَّ
شَيْبَةً سستی اور بڑھاپا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے ضعف و قوت جوانی بڑھاپا وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ جاننے والا ہے
بندون کا احوال الْقَدِيْرُ قادر ہے اونکی کیفیتین اور حالتین بدلنے پر وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت
اور وہ آخر ساعت ہوگی دنیا کی ساعتون مین سے يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ قسم کھائینگے کافر کہ مَا لَبِثُوْا نہین ٹھہرے وہ
دنیا مین یا قبرون مین غَيْرَ سَاعَةٍ سوا ایک ساعت کے اور سب ایمان والے جانینگے کہ جھوٹ کہتے ہین كَذٰلِكَ جسطرح
آخرت مین سچ سے برگشتہ ہوکر جھوٹ بولینگے اسی طرح كَانُوْا تھے دنیا مین کہ حشر و نشر سے انکار کرنے کے سبب يُؤْفَكُوْنَ
پھیرے جاتے ہین سچائی کی راہ سے یعنی جھوٹ بولنا اونکا کام ہے دونون جہان مین وَ اور جب وہ قسم کھا چکینگے کہ ہم دنیا مین نہین ٹھہرے تو
قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ کہینگے وہ لوگ جو دیے گئے ہین علم وَالْاِيْمَانَ اور ایمان یعنی مومن اور عالم فرشتے اور آدمی
کہینگے کہ کیون جھوٹ بولتے ہو لَقَدْ لَبِثْتُمْ سچ تو یہ ہے کہ بیشک تم ٹھہرے ہو دنیا مین اور تمھارا ٹھہرنا مذکور اور لکھا ہوا ہے فِیْ
كِتٰبِ اللّٰهِ اللہ کی کتاب یعنی لوح محفوظ یا قرآن شریف مین ہان جہان فرمایا ہے کہ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یا خدا کے
علم مین یا اوسکے حکم مین یا اوسمین کہ جو کچھ تمھارے واسطے لکھا ہے کہ تمھارے ٹھہرنے کا زمانہ ہوگا اور تم اوسی قدر دنیا مین یا قبرون مین رہے
اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ اوٹھنے کے دن تک فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ تو یہی ہے اوٹھنے کا دن جسکا تم انکار کرتے تھے وَلٰكِنَّكُمْ
كُنْتُمْ اور لیکن تم تھے کمال نادانی اور نہ فکر کرنے کے سبب لَا تَعْلَمُوْنَ نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبرون سے اوٹھنا حق ہے
تو کافر عذر شروع کرینگے کہ گذر گیا اوسکے تدارک کے واسطے دنیا مین پھر آنے کی اجازت مانگینگے اور اجازت نہ پائینگے فَيَوْمَئِذٍ پھر اوسدن
لَّا يَنْفَعُ فائدہ نہ کریگی الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کرکے مَعْذِرَتُهُمْ عذر خواہی اونکی
وَلَا هُمْ اور نہ وہ يُسْتَعْتَبُوْنَ پکارے جائینگے ایسی چیز کی طرف جو اونسے عذاب اوٹھا لے یعنی اونسے یہ نہ کہینگے کہ
خدا کی رضامندی طلب کرو اسواسطے کہ خدا تو اونسے راضی ہی نہوگا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ بیان کی ہے ہمنے لِلنَّاسِ
لوگون کے واسطے فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر مثل سے کہ جو اونکے کام آئے توحید اور حشر
اور سب رسول سچے ہونے کے بیان مین وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ اور اگر لاوے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس معجزہ
یعنی منکر اور معاند جو معجزہ طلب کرتے ہین اگر وہ معجزہ تم اونھین دکھاؤ تو لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ضرور کہینگے وہ لوگ جو
کافر ہوے شدت عداوت و عناد اور غایت سرکشی و فساد کی وجہ سے کہ اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم یعنی پیغمبر اور مومن لوگ
اِلَّا مُبْطِلُوْنَ مگر تباہ کار اور جھوٹے اور افترا کرنے والے كَذٰلِكَ اسی طرح يَطْبَعُ اللّٰهُ مہر کر دیتا ہے اللہ
عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ دلون پر اون لوگون کے جو لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے اور نہ جاننا چاہتے ہین فَاصْبِرْ

اوس پر جسنے کھیل کی بات مول لی ہی اور جب اوسے پڑھی جاتی ہی اٰیٰتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا اور منہہ پھیرتا ہی
متکبر بنا یعنی اوسکی طرف التفات نہین کرتا کَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا گویا کہ اوسنے سنا ہی نہین کَاَنَّ فِیْٓ اُذُنَیْهِ گویا کہ اوسکے
دونون کانون مین وَقْرًا ۚ بوجھہ ہی فَبَشِّرْهُ تو پکار دو تم اوسے اور خوشخبری کی جگہہ پر ڈرا دو اوسے بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ عذاب
دکھ دینے والے سے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے ہین خدا و رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین
اونھون نے کام اچھے لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۝ اونکے واسطے ہین جنتین نعمت والی یا جنت کی نعمتین خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا ۭ ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ حَقًّا ۭ صحیح اور درست وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ
خدا غالب ہی کہ کوئی اوسے عہد اور وعدہ وفا کرنے سے مانع نہین ہوتا الْحَكِیْمُ ۝ درست کام کرنے والا جو کچھ کرتا ہی وہ حکمت ہی کی
راہ سے ہی بیت نہ در وعدہ اوست نقض و خلاف ؛ نہ در کار او ہیچ لاف و گزاف ؛ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ پیدا کیے اوسنے آسمان
بِغَیْرِ عَمَدٍ بے ستون تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اونھین اونچے ہوئے وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ اور رکھے زمین مین یعنی پیدا کیے
اوسمین رَوَاسِیَ پہاڑ بلند پائدار تاکہ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ نہ ہلائے اور نہ مضطرب بنائے تمکو زمین اسواسطے کہ زمین پانی پر ہلتی تھی
کشتی کی طرح پہاڑون کے بوجھہ مین دب کر ٹھہری موضح مین ضحاک سے منقول ہی کہ حق تعالی نے انیس پہاڑون کو میخ زمین کردیا کہ زمین
ٹھہر گئی اونمین سے کوہ قاف ہی اور ابو قبیس اور جودی اور لبنان اور سینین اور طور سینا اور ثبیر وغیرہ وَبَثَّ فِیْهَا اور پراگندہ کیا زمین مین
مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ ہر جنبش کرنے والے مین وَاَنْزَلْنَا اور نیچے بھیجا ہمنے تکلم کی طرف التفات فاعل کے ساتھہ فعل خاص ہونے کی
جہت سے ہی یعنی ہمارے سوا کسی نے نہین بھیجا ہم ہی نے بھیجا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی کہ وہ مینہہ ہی فَاَنْۢبَتْنَا پھر اوگایا
ہمنے فِیْهَا زمین مین اوس پانی کے سبب سے مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس كَرِیْمٍ ۝ اچھی اور بہت فائدہ والی هٰذَا یہ جو
ہو آسمان و زمین مین پہاڑ حیوان نبات خَلْقُ اللّٰهِ پیدا کیے اللہ کے ہین فَاَرُوْنِیْ پھر دکھاؤ مجھے کہ عالم مین مَاذَا خَلَقَ کیا چیز
پیدا کرتے ہین الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وہ لوگ جو سوا اوسکے ہین اس سے بت مراد ہین کہ کافر اونھین خدا کا شریک کہتے تھے تو حق تعالی
فرماتا ہی کہ یہ سب تو میرے مخلوق ہین تمھارے بتون نے کیا چیز پیدا کی ہی بَلِ الظّٰلِمُوْنَ بلکہ مشرک لوگ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝
کھلی ہوئی گمراہی مین ہین کہ عاجز کو قادر کے ساتھہ مخلوق کو خالق کے ساتھہ پرستش مین شریک کرتے ہین نظم ہر کہ ہست آفریدہ او بندہ است
بندہ و رب آفریننده است ؛ پس کجا بندہ کہ ربند است ؛ لائق شرکت خداوند است ؛ لکھا ہی کہ لقمان حکیم کا قصہ اور اونکی حکمتین
یہود مین بڑی شہرت رکھتی تھین اور عرب جس مہم مین یہود کی طرف رجوع کرتے یہود لقمان کی حکمتون مین سے اونکے واسطے مثال بیان
تو حق تعالی نے اوسکے حال سے خبر دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ لقمان بن باعورا کو
حکمت کہ بات صائب اور کام پورا ہی یا توحید کی شناخت اور شرک کی نفی اور احقاف مین کہا ہی کہ حکمت لقمان توحید مقرر کرنا اور رسولون پر
ایمان کے واسطے عقلی دلیلین قائم کرنا اور شرک کی نفی اور اوسکی طرف بہتسی دلیلون کی اضافت کرنا ہی لقمان کی نبوت مین عالمون کا اختلاف ہی
سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ لقمان پیغمبر تھے اور اس آیت مین حکمت سے نبوت مراد ہی

ع ۱

اور لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے تیسیر میں لکھا ہے کہ لقمان باعور کے فرزند تھے اور باعور ناحور کا بیٹا ناحور
تارخ کا بیٹا تارخ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بھائی تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ لقمان کی کنیت ابو الانعم ہے
اور عین المعانی میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت کے دسویں برس لقمان پیدا ہوئے اور حضرت یونس علیہ السلام کے
زمانہ تک زندہ رہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہزار برس اونکی عمر ہوئی اور اکثر علما اس بات پر ہیں کہ لقمان پیغمبر نہ تھے بلکہ حکیم تھے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ کسی کے غلام تھے اور بکریاں چرایا کرتے یا درزی یا بڑھئی کا کام کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حبشی تھے بنی اسرائیل میں
فتوی پوچھتے اور امام سجاوندی کے قول پر پیشوایان قوم تھے مروی ہے کہ سوتے ہوئے تھے ایک دن حکیم لقمان کے گھر میں
دن کو سونے کے وقت فرشتے آئے اور لقمان پر سلام کیا لقمان نے اونھیں نہیں دیکھا اور سلام کا جواب دیا فرشتے بولے کہ اے لقمان
ہم تمہارے پروردگار کے فرشتے ہیں تمکو زمین پر ہم خلیفہ کرتے ہیں کہ حق اور راستی کے ساتھ لوگوں میں حکم کیا کرو لقمان نے
جواب دیا کہ اگر اس کام پر میرے رب کی طرف سے حکم قطعی ہو تو سنا اور طاعت کے طور پر قبول کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ مجھے
توفیق دے اور میری مدد کرے اور اگر مجھے اختیار دیا ہے تو میں عافیت اختیار کرتا ہوں اور فتنے سے متعرض نہیں ہوتا فرشتوں کو
اس بات سے تعجب آیا حق تعالی نے لقمان کی بات کو پسند فرمایا اور اونکی طرف حکمت فاضلہ کی تقریر یا اوس ہزار کلمے اونکے قول میں
کہ ہر کلمہ ایک عالم کے برابر ہے بنی اسرائیل میں سے ایک بڑا آدمی ایک دن حکیم لقمان کے سامنے گذرا اور ایک جماعت لوگوں کی اونکے پاس
تھی کچھ لوگ بیٹھے کچھ کھڑے حکمت کی باتیں سنتے تھے اوس بڑے بزرگ آدمی نے پوچھا کہ یہی لقمان ہے تو وہ کالا غلام نہیں ہے جو بکریاں
چرایا تھا فلان شخص کی لقمان بولے کہ ہاں میں ہی ہوں پھر اون بزرگ نے پوچھا کس چیز نے تجھے اس مرتبہ پر پہونچایا لقمان بولے کہ تین
چیزوں نے سچ بولنے امانت کی نگہبانی کرنے فضول بات چھوڑ دینے نے امام ثعلبی رحمۃ اللہ تعالی کی تفسیر میں لقمان کی حکمتوں میں مذکور ہے
کہ ایک دن اونکے آقا نے اور غلاموں کے ساتھ اونھیں باغ میں بھیجا کہ میوہ لائیں وہ غلام راہ میں میوہ کھا گئے اور کہہ دیا کہ لقمان نے کھا لیا
آقا لقمان پر خفا ہوا لقمان بولے کہ میوہ ان غلاموں نے کھایا ہے اور مجھے جھوٹ لگایا ہے آقا بولا کہ اس بات کی حقیقت کیونکر معلوم ہو لقمان بولے
کہ ہم سب کو گرم پانی پلائیے اور میدان میں دوڑائیے کہ ہم قے کریں جسکے پیٹ میں سے میوہ نکلے وہ خائن ہو حضرت مولوی معنوی قدس
سرہ نے مثنوی میں یہ حکایت نظم کی ہے چند بیتیں جنمیں نکتہ ہے اوس حکایت سے یہاں ذکر کرتا ہوں نظم گفت ساقی خواجہ از آب حمیم مر غلامان
را و خوردند آن ہم ز بیم * بعد ازان میراندشان در دشتہا * می دویدند آن نفر تحت و علا * در قی افتادند ایشان از عنا * آب می آورد از ایشان
میوہا * چونکہ لقمان را در آمد قی ز ناف * می برآمد از درونش آب صاف * حکمت لقمان چو این پایہ نمود * تا چہ باشد حکمت رب ودود * ہر چہ
پنہان باشدت پیدا شود * ہر کہ از خائن بود رسوا شود * یعنی آقا نے سب غلاموں کو پانی پلا کر میدان میں دوڑایا سب نے قے کی تو لقمان کے سوا
سب کے پیٹ سے میوہ گرا تو لقمان کی حکمت سے جب خائنوں کی خیانت کھل گئی تو خدا کے حکیم کی حکمت کے سامنے کسی کی خیانت کب چھپ
سکیگی لباب میں ہے کہ ایک دن داؤد علیہ السلام نے لقمان سے پوچھا کہ کیونکر صبح کی لقمان نے جواب دیا کہ صبح کی دوسرے کے ہاتھ میں اس
فضل اور عدل کا قبضہ مراد ہے حضرت داؤد نے اس بات میں فکر کی اور ایک نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے اور لقمان کی بعضی حکمتیں اور کلمات

اسی مقام پر جواہر التفسیر مین مل سکتے ہین غرضکہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے لقمان کو حکمت عطا کی اور اوس سے کہا اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ
یہ کہ شکر کر اللہ کا نعمت حکمت پر وَمَنْ یَّشْکُرْ اور جو کوئی شکر کرتا ہے فَاِنَّمَا یَشْکُرُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ شکر کرتا ہے لِنَفْسِہٖ
اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ شکر کا نفع ہمیشہ نعمت کا باقی رہنا اور زیادتی کا مستحق ہونا ہے یہ نفع شکر کرنے والے کو پہونچتا ہے وَمَنْ
کَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرے فَاِنَّ اللّٰہَ تو بیشک اللہ غَنِیٌّ بے پروا ہے کسی کے شکر کی پروا نہین کرتا حَمِیْدٌ
حمد کے لائق ہے اگرچہ کوئی اوسکی حمد نکرے یا محمود ہے کہ تمام کائنات زبان قال اور زبان حال سے اوسکے شکرگذار ہین وَاِذْ قَالَ
لُقْمٰنُ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا لقمان نے لِابْنِہٖ اپنے بیٹے انعم سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسکا نام ماثان
یا اساران یا اشکم یا اشکور تھا وَھُوَ یَعِظُہٗ اور لقمان نصیحت کرتے تھے اوسے اور کہتے تھے کہ یٰبُنَیَّ اے چھوٹے بیٹے میرے شفقت
اور مہربانی کی وجہ سے چھوٹا بیٹا کہکر کہا کہ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ مت شریک کر خدا کے ساتھ اِنَّ الشِّرْکَ تحقیق کہ خدا کے ساتھ شریک کرنا لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ
البتہ ظلم بڑا ہے اسواسطے کہ مشرک آدمی مخلوق کو خالق کے ساتھ برابر کرتا ہے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہمنے آدمی کو اور حکم
کردیا بِوَالِدَیْہِ کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کر اور نیکی کرنے کا اک سبب یہ ہے کہ حَمَلَتْہُ اوٹھایا فرزند کو اُمُّہٗ اوسکی ماں نے تھوڑی
مدت اور اوسکے حمل اور اوٹھانے مین سست ہی وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ سستی پر سستی اور ناطاقتی پر ناطاقتی وَّفِصٰلُہٗ اور
چھوڑانا اوسکا دودھ سے فِیْ عَامَیْنِ دو برس گذرنے مین اور اتنی مدت تک اوسے دودھ دیا اور آدمی کو ہمنے دوسرا حکم کیا اَنِ
اشْکُرْ لِیْ یہ کہ شکر کر میرا وَلِوَالِدَیْکَ اور اپنے ماں باپ کا اِلَیَّ الْمَصِیْرُ میرے حکم کی طرف ہے پھرنا آدمیون کا
اور شکر اور شرک پر اونہین جزا دونگا وَاِنْ جَاھَدٰکَ اور اگر کوشش کرین تیرے ماں باپ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ اس بات پر
کہ شریک ٹھہرا تو میرے ساتھ مَا لَیْسَ لَکَ اوس چیز کو کہ نہین ہے تجھے بِہٖ عِلْمٌ شرکت پر اوسکے مستحق ہونے کا کچھ علم
فَلَا تُطِعْھُمَا تو نہ حکم مان اونکا وَصَاحِبْھُمَا اور مصاحبت کر اون دونون کے ساتھ فِی الدُّنْیَا زندگی دنیا مین مَعْرُوْفًا
مصاحبت اچھی کہ شریعت کے موافق اور بزرگی کا مقتضا ہو وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر دین مین سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اوسکی راہ کی جو پھرا ہوا ہے
میری طرف توحید اور اخلاص کے ساتھ اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَیَّ پھر میری جزا کی طرف ہے
مَرْجِعُکُمْ پھرنا تمہارا فَاُنَبِّئُکُمْ پھر آگاہ کرونگا تمکو بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوس چیز سے جو کہ ہو تم کرتے بھلائی
برائی یہ آیت حضرت سعد وقاص کی شان مین نازل ہوئی جیسا کہ سورہ عنکبوت مین گذر چکی ہے اور لقمان کے قصہ مین اس حکم کا ذکر نا
شرک کی مناسبت کے سبب سے ہے لکھا ہے کہ حضرت سعد وقاص کی ماں نے تین دن کھانا پانی نہ کھایا پیا نہانتک کہ اونکا منھ لکڑی سے کھولکر
حلق مین پانی ڈالدیا اور حضرت سعد یہی کہتے تھے کہ بالفرض اگر اسکی ستر جانین ہون اور ایک ایک قبض کرین یعنی اگر ستر بار مر
تو بھی مین دین اسلام سے نہین پھرتا پھر دوبارہ لقمان کی وصیت حق تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ او نھون نے اپنے بیٹے سے کہا کہ یٰبُنَیَّ
اے میرے چھوٹے بیٹے اِنَّھَا بیشک جو کام آدمی کا ہوتا ہے یعنی نیک اور بد کام اِنْ تَکُ اگر ہو وے ہین مِثْقَالَ حَبَّۃٍ
برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی سے کہ رائی کا دانہ سب دانون سے چھوٹا ہوتا ہے فَتَکُنْ پھر ہو وہ فِیْ صَخْرَۃٍ پتھر مین کہ نیچے کہ اوس

وقف النبی صلعم

نصف

تھا کہتے ہیں اور وہ ساتوین زمین کے نیچے ہی اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ یا وہ کام آسمانون مین ہو باوجود اوسکی بلندی اور وسعت کے یا آسمانون کے
اوپر ہو اَوْ فِی الْاَرْضِ یا زمین مین پوشیدہ جگہ تو یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ لائیگا اوسے خدا اور حاضر کردیگا اور اوسکا حساب لیگا اِنَّ اللّٰهَ
لَطِیْفٌ بیشک اللہ باریک جاننے والا ہے اور اوسکا علم ہر پوشیدہ چیز کو گھیرے ہوئے ہے خَبِیْرٌ جاننے والا ہے خبر کا یٰبُنَیَّ
اَقِمِ الصَّلٰوةَ اے چھوٹے بیٹے میرے قائم رکھ نماز تاکہ تیرا نفس مرتبہ کمال کو پہونچے وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کر نیکی کا وَانْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھ برائی سے تاکہ اور لوگ تیرے سبب سے کامل ہون معروف وہ ہے جو شریعت اور سنت کے موافق ہو اور منکر وہ ہے جو
عقل اور نقل کے مخالف ہو وَاصْبِرْ اور صبر کر عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ اوس چیز پر جو تجھے پہونچے شدتون مین سے خصوصا اوامر اور
نواہی مین اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو حکم کیا گیا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ واجبات امور مین سے ہے یعنی جو کچھ خدا نے حکم قطعی کیا
ہے اوسمین یہ حکم واجب کردیا ہے وَلَا تُصَعِّرْ اور ایک طرف نہ پھیر خَدَّكَ لِلنَّاسِ اپنا منہ یعنی تکبر کی وجہ سے لوگون کی طرف
سے منہ نہ پھیر بلکہ فروتنی کے ساتھ اونکی طرف متوجہ ہو وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ اور نہ چل زمین مین مَرَحًا ہنسی کھیل خودغرضی
واسطے یعنی جاہلون اور [illegible] کی طرح نہ چل اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ بیشک اللہ نہیں دوست رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر چلنے والے کو
جو متکبرون کی طرح چلتا ہے فَخُوْرٍ جو ناز کرنے والے کو کہ اسباب تجمل کے سبب سے لوگون کے سامنے اکڑتا ہے وَاقْصِدْ اور اوسط
درجہ اختیار کر فِیْ مَشْیِكَ اپنی چال مین یعنی جلد اور آہستہ چلنے کے درمیان مین چلتا رہ اسواسطے کہ جلدی چلنا بالکے پن
اور سبکساری کی علامت ہے اور دیر کو قدم اوٹھانا تکبر اور بزرگواری کا نشان ہے بلکہ میانہ روی اور فروتنی کے ساتھ قدم رکھ وَاغْضُضْ
اور نیچی کر اور کم نکال مِنْ صَوْتِكَ اپنی آواز مین سے یعنی چیخنا چلانا اور زبان درازی اور سخت گوئی چھوڑ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ
یقینی بدتر آوازون کی لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ گدھے کی آواز ہے یعنی آواز بلند کرنے مین کچھ فضیلت نہیں ہے دیکھو گدھے کی آواز کیسی
بلند ہوتی ہے باوصف اسکے طبیعت کو بری معلوم ہوتی ہے دماغ کو پریشان کرتی ہے عین المعانی مین ہے کہ عرب کے مشرک آواز بلند ہونے پر
تفاخر کرتے تھے اس آیت مین حق تعالی نے اونکے فخر کو اونپر اولٹ دیا اور حضرت رسول علیہ التحیۃ والتسلیم نرم آواز دوست رکھتے تھے
اور بلند آواز سے کراہت فرماتے تھے انجیل مین ہے کہ عیسے نے فرمایا کہ بندون کو کہہ دیا کہ میرے ساتھ مناجات کیا کرین تو اپنی آوازین پست کرین
یعنی آہستہ مناجات کرین کہ مین سنتا ہون اور جو کچھ اونکے دلون مین ہے جانتا ہون اگر کوئی کہے کہ بدتر ہونا گدھے کی آواز کے ساتھ خاص کیا گیا
حال آنکہ بعض حیوانون کی آواز اوس سے بھی بدتر ہوتی ہے تو اسکا جواب دیا ہے کہ بدتر اور مکروہ معلوم ہونے مین عرب کے نزدیک گدھے کی آواز مثل
ہے سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ہر حیوان کی آواز اوسکی تسبیح ہے مگر گدھے کی چیخ شیطان کو دیکھنے کے سبب سے ہے اور حدیث مین
آیا ہے کہ اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا یعنی جب سنو تم آواز گدھے کی پس کہو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ کہو اسواسطے کہ بیشک گدھے نے شیطان کو دیکھا ہے اور کتاب فیہ ما فیہ مین حضرت مولوی قدس سرہ سے گدھے کی آواز بدتر ہونے کی وجہ
یہ نقل کی ہے کہ اکثر وہ گھاس اور پانی کے واسطے چلاتا ہے یا شہوت جماع کے لیے گویا وہ [illegible] کے لیے اور جو آواز وصفات بہیمی کے
سبب سے پیدا ہو وہ سب آوازون سے بدتر ہوتی ہے اور بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ندا اصحاب اخلاق ربانی اور فرشتہ خصلت لوگون سے آتی ہے وہ سب [illegible]

ع ۹

چارپایون اور درندون کی صفتین ۱۱۵

[illegible]

اوندلاون سے بہتر ہوگی بیت نغمہائے عاشقان ہیں دلکش ہست ؛ استماع نغمہ ایشان خوش ہست ؛ اَلَمْ تَرَوْا کیا نہیں دیکھتے ہو
تم اے لوگو کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نے سَخَّرَ لَكُمْ مسخر کردیں تمہارے واسطے مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وہ چیزیں جو آسمانوں میں ہیں
آفتاب یا مہتاب کہ اونکی روشنی سے فائدہ اوٹھاتے ہو اور ستارے کہ اونکے سبب راہ پاتے ہو وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو چیزیں زمین میں ہیں
پہاڑ میدان دریا حیوانات نباتات کہ ان کو اوس سے نفع حاصل کرتے ہو وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ اور پوری کردیں تم پر نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً
نعمتیں اپنی ظاہر وَّبَاطِنَةً اور پوشیدہ یعنی جو نعمتیں تم پہچانتے ہو اور جنہیں نہیں پہچانتے ہو یا نعمتیں جو محسوس ہیں یعنی حواس سے
پہچانی جاتی ہیں اور جو معقول ہیں کہ عقل سے دریافت ہوتی ہیں اور کہتے ہیں [illegible] نعمت ظاہر و باطن میں علما کو بہت گفتگو ہے
صاحب تیسیر نے لکھا ہے کہ کتاب بحر العلوم میں نعمت کی تین سو تفسیر کی ہیں اور جو نعمت ظاہر مشہور ہے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات ہے
اور نعمت باطن فرشتوں کی امداد ہے اور ایک قول کے موافق نعمت ظاہر خوبصورتی ہے اور نعمت باطن نیک سیرتی یا اقرار اور تصدیق یا نطق یا
گویائی اور عقل یا وجود نعمت اور شہود منعم یا درستی اعضا اور معرفت ملک الٰہی یا حفظ قرآن اور اوسکے معنی سمجھنا یا اوقات یا نماز روزہ یا ذکر
زبان و ذکر قلب یا بدنوں کی صحت اور دینوں کی صحت یا بصر اور بصیرت یا منافع کھینچنا اور ضرر دفع کرنا یا زیادتی اموال اور صفائی احوال یا نبوت اور
ولایت شیخ جمال الدین ساحی قدس سرہ نے فرمایا کہ فخر الاولیا یونس سہاوندی نے کہا ہے کہ نعمت ظاہر فقیروں کا انصاف دن کو دینا
اور نعمت باطن فقیر کا انصاف رات کو دینا ہے اور باقی وجہیں جو عالموں اور عارفوں نے کہی ہیں وہ جواہر التفسیر میں میں نے لکھی ہیں بیت
کوشش کن وہ سوآن بحر ہست کاندران یاہی صدف ہا پر گہر ہست ؛ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے
فِي اللّٰهِ اللہ کی کتاب میں یعنی نضر بن حارث کہ قرآن شریف کو اگلوں کی کہانی کہتا تھا یا معانی میں ہے کہ ایک یہودی نے حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تمہارا خدا کس چیز کا ہے پس فورًا اوسے بجلی نے ہلاک کردیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے خدا کی
باتوں میں بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علم کے وَّلَا هُدًى اور بے بیان کے کہ خدا کے پاس سے ہو وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ اور بے کتاب
روشن کے بلکہ محض تقلید کی راہ سے جیسا کہ اوسنے فرمایا ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اور جب کہیں اونکو صدق کے ساتھ اتَّبِعُوْا پیروی کرو
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اوس چیز کی جو بھیجی ہے اللہ نے یعنی قرآن اور اوس پر ایمان لاؤ قَالُوْا کہتے ہیں کہ بَلْ نَتَّبِعُ ہم نہیں ایمان لاتے
اور نہیں پیروی کرتے اوسکی بلکہ ہم پیروی کرتے ہیں مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اوس چیز کی کہ پایا ہے ہمنے اوس پر اٰبَآءَنَا اپنے باپ
دادا کو یعنی اپنے بزرگوں کی راہ پر ہم چلتے ہیں اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ کیا اگرچہ شیطان کہ وسوسوں سے يَدْعُوْهُمْ بلاتا ہے
اونہیں اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ عذاب دوزخ کی طرف تو بھی یہ اسی طرح پیروی کرتے رہینگے اوسکی اور تقلید سے نہ درگذرینگے
وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اور جو کوئی خالص کرے دین یا عمل اپنا یا اخلاص کے ساتھ توجہ کرے اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف وَهُوَ
مُحْسِنٌ حالانکہ وہ نیک کام کرنے والا ہو یعنی موحد فَقَدِ اسْتَمْسَكَ تو بے شک و شبہہ ہاتھ مارا اوسنے بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى مضبوط پکڑ پر کہ کلمہ شہادت ہے یا اسلام یا قرآن ہے اور بعضوں نے کہا ہے محبت اللہ کے واسطے اور عداوت اللہ کے
واسطے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ وہ عروہ وثقی یعنی مضبوط پکڑ طریقہ سنت و جماعت کی رعایت ہے وَاِلَى اللّٰهِ اور اللہ کی طرف

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ پھرنا سب کاموں کا یعنی اہل امور کو کہ خلائق ہیں اوسی کی طرف پھرنا ہوگا وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کفر کرے ایمان
نہ لاوے اور عروۃ الوثقی پر ہاتھ نہ ڈالے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ رنجیدہ نہ کرے تمکو اے ہمارے حبیب كُفْرُهٗ ط اوسکا کفر اِلَيْنَا
ہماری طرف ہے مَرْجِعُهُمْ پھرنا اونکا فَنُنَبِّئُهُمْ پھر آگاہ کرینگے ہم اونھیں بِمَا عَمِلُوْا ط اوس چیز کے ساتھ جو اونھوں نے
کیا ہے اور یہ آگاہ کرنا عذاب کرنے کو ہوگا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلِيْمٌ خوب جانتا ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اون باتوں کو
جو رکھتے ہیں سینوں میں ہیں بھلائی برائی نُمَتِّعُهُمْ فائدہ دیتے ہیں ہم اونکو نعمت اور خوشی کے سبب قَلِيْلًا تھوڑی مدت کہ جلد
تمام ہو جاوے ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ پھر لا ڈالینگے ہم اونھیں مضطر اور ناچار کرکے اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○ عذاب سخت اور گاڑھے
اور بھاری کی طرف کہ ہرگز سبک نہوگا بلکہ عذاب اونکا روز بروز ترقی ہوگی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کافروں کو کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط ضرور وہ
کہینگے کہ خدا نے بسبب اوسکے کہ خالق مطلق ہے اسواسطے کہ ہر چیز خدا کی طرف پیدا کرنے کی اسناد کو منع کرنے والی دلیلیں بہت کھلی ہوئی ہیں
قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ط کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب تعریف اللہ کے واسطے ہے یعنی شکر کرو کہ وہ اقرار کرتے ہیں اوس چیز کا جس
سے اونکا اعتقاد کا باطل ہونا ثابت ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ اکثر اونمیں سے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہیں جانتے کہ اس اقرار کے سبب
اونپر الزام آتا ہے لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جو کچھ ہے آسمانوں اور زمینوں میں یعنی سب اوسی کے
مخلوق ہیں تو زمین و آسمان میں اوسکے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ بیشک اللہ تعالی وہ تو بے پروا ہے
اپنی ذات سے سب چیزیں پیدا ہونے کے قبل سے الْحَمِيْدُ ○ تعریف کیا ہوا اپنی صفات کے ساتھ سب بندوں کی گویائی
قبل سے یا بے پروا ہے سب تعریف کرنے والوں کی تعریف سے اور تعریف کیا ہوا ہے پہلے اونکی تعریف کیے ہوے بیت از غنی
در ذات خود از ما سواے خویشتن ٭ خود ستودی بی وجود حمد و ثناے خویشتن ٭ سورۂ لقمن کے آخر میں کہ آیا کہ یہود نے قرآن پر اعتراض
کیا کہ کہیں تو اوسمیں ہے کہ تمکو حکمت کے ساتھ بہت کچھ دیا ہے اور کہیں ہے کہ تمکو تھوڑا سا علم دیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّوْ كَانَ
الْبَحْرُ مِدَادًا اس سورت میں بھی اوس بحر کی تاکید کے واسطے فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّ اور اگر ہوتا مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین میں ہے
مِنْ شَجَرَةٍ درختوں میں سے اَقْلَامٌ قلم وَّالْبَحْرُ اور دریا سے محیط یا وصف اپنی وسعت کے سیاہی ہوتا کہ يَمُدُّهٗ مدد دے
اوس بحر محیط کو مِنْۢ بَعْدِهٖ اوسکا پانی تمام ہو جانے کے بعد سَبْعَةُ اَبْحُرٍ سات دریا اور اوسکے مانند اور قلموں اور دریاؤں
پانی کی سیاہی سے لکھتے تو مَا نَفِدَتْ نہ ختم اور تمام ہوتا كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط علم الٰہی اور عجائب صنع بادشاہی
یا دنیا میں جو کچھ پیدا کیا ہے اور عقبی میں جو کچھ پیدا کریگا اونکا نام یا اوسکے حکم اور فرمان یا جو نعمتیں کہ دونوں جہان میں بندوں کو
پہونچاتا ہے اسواسطے کہ سیاہی اور قلم کی نہایت ہے اور جو چیز کہ بے نہایت ہے [illegible] اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ بیشک اللہ غالب ہے
احکام دینے میں نہایت ہی حَكِيْمٌ ○ [illegible] والا ہے کوئی چیز اوسکے علم اور حکمت سے باہر نہیں مَا خَلْقُكُمْ
نہیں ہے پیدا ہونا تمہارا ابتدا سے آخر تک وَلَا بَعْثُكُمْ اور نہ اوٹھانا تمہارا موت کے بعد اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ط

کرنا نہ پیدا کرنے اور اوٹھانے کا ایک آدمی کے اسواسطے کہ حق تعالیٰ پیدا کرنے مین اوزار اور مددگارون کی مدد کا محتاج نہین ہی بلکہ ایک
لفظ کن سے لاکھ عالم پیدا کرتا ہی اور مُردون کو اوٹھانے مین پہلے کچھ چیزین مرتب کرنے کی احتیاج نہین رکھتا بلکہ حضرت اسرافیل
حکم کر دیگا کہ کہو اوٹھو قبرون سے بس ایک ہی پکار مین سب مخلوق اپنی اپنی قبرون سے نکل آوینگے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ تحقیق
کہ اللہ سننے والا ہی سب سننے کی باتین بَصِيرٌ ۝ دیکھنے والا ہی سب دیکھنے کی چیزین اور یقینی ایسے قادر مطلق کی قدرت کاملہ
مین عاجزی کو دخل نہین پس قدرت ایسے بیخبر نادانی کی بس ہی قدرت ایسے بیخبر تو دارین و بس ۞ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا
تو نے اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ تعالیٰ يُولِجُ الَّيْلَ اندر کر دیتا ہی رات کے اندہیرے کو فِي النَّهَارِ دن کے اوجالے مین یہ شام کو
وَيُولِجُ النَّهَارَ اور داخل کرتا ہی دن کے اوجالے کو فِي الَّيْلِ رات کے اندہیرے مین یہ صبح ہونے کے وقت ہوتا ہی یا دن کی مقدار
کم اور زیادہ کرتا ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا سورج اور چاند کو ان دونون کے سبب خلق کو فائدے
پہونچتے ہین كُلٌّ يَجْرِي ہر ایک دونون مین سے چلتا ہی اپنے آسمان مین اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى دن نام رکھے ہوئے تک کہ وہ قیامت
روز ہی اوس دن انکا چلنا البتہ بند ہو جاویگا وَّاَنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ ۝ خبر رکھتا ہی اور سب امور کی باریکی پہچانتا ہی ذٰلِكَ وہ وسعت علم اور شمول قدرت بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہی کہ اللہ تعالیٰ
هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہی اپنی ذات مین اور واجب ہی اپنے وجود مین وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ اور وہ چیز جسے پکارتے ہین مشرک اور
تدعون مخاطب پڑھا ہی یعنی ای مشرکو جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِهِ سوا خدا کے وہ الْبَاطِلُ بیہودہ اور ناحق ہی وَاَنَّ
اللّٰهَ اور دوسرا سبب یہ ہی کہ هُوَ الْعَلِيُّ وہی برتر یعنی سب پر غالب الْكَبِيْرُ ۝ بڑا ہی کہ اوس سے بڑا کوئی نہین اَلَمْ تَرَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے اَنَّ الْفُلْكَ یہ کہ کشتی تَجْرِي فِي الْبَحْرِ چلتی ہی دریا مین بِنِعْمَتِ اللّٰهِ اللہ کے احسان
کہ وہی کشتی کی پانی کے اوپر نگہبانی کرتا ہی اور ہوا کو کشتی چلانے کے واسطے بھیجتا ہی لِيُرِيَكُمْ تاکہ دکھاوے تمکو مِّنْ اٰيٰتِهٖ
اپنی قدرت کی نشانیون مین سے کشتی کے چلنے اور چلنے اور دریا کے بعضے عجائبات مین اِنَّ فِي ذٰلِكَ بیشک کشتی اور دریا کے
امور مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین شمول قدرت اور کمال حکمت اور وفور نعمت کی لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے
بلا پر شَكُوْرٍ ۝ شکر کرنے والے کے لیے اوسکی نعمتون پر وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ اور جب گھیر لیتی ہی اور چھپا لیتی ہی
کشتی والون کو موج دریا کی کہ بڑائی مین كَالظُّلَلِ مانند سائبانون کے ہوتی ہی یا پہاڑون کے مانند یا ابرون کے مثل تو دَعَوُا
پکارتے ہین خدا کو مُخْلِصِيْنَ پاک کرنے والے لَهُ الدِّيْنَ ۚ خدا کے واسطے اپنا دین اسواسطے کہ آفت ہوا اور کشتی
کشتیبان کے اختیار مین چلنا کہ مخالف اصلی ہی انکے خوف شدید کو زائل کر دے اور اونکو اصلی مقام مین پہونچا دے
فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ پس جب کہ چھڑاتا ہی اللہ اونکو اور صحیح سلامت پہونچا دیتا ہی اِلَى الْبَرِّ میدان کی طرف فَمِنْهُمْ
تو بعضے اونمین سے مُّقْتَصِدٌ ۭ عادل ہین یعنی سیدھے ہین طریق توحید پر اور بعضے پھرنے والے راہ حق سے یعنی
کشتی مین جو ایمان والے ہوتے ہین وہ تو اپنی دعا اور امید پر ثابت رہتے ہین اور مشرک منکر ہو جاتے ہین فی الحال

بِاٰیٰتِنَآ اور انکار نہیں کرتے ہماری قدرت کی نشانیون کا اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ مگر بہت عذر کرنے والا اور عہد توڑنے والا كَفُوْرٍ ناشکرا
اپنے پروردگار کی نعمتون پر یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ ندا عام ہے یعنی اے سب لوگو کہ شامل ہے جو ثابت ہوا نہی دعا اور امید پر اور غیر
اہل کشتی اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ڈرو اپنے رب کے عذاب یا پرہیز کرو بری باتون سے وَاخْشَوْا اور ڈرو یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ اوس دن سے
کہ دفع نہ کریگا عذاب کو اور نہ روکیگا وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ باپ اپنے بیٹے سے وَلَا مَوْلُوْدٌ اور نہ کوئی فرزند هُوَ جَازٍ بدلہ دینے والا
ہو عَنْ وَّالِدِهٖ اپنے باپ سے شَیْـًٔا کچھ عذاب میں سے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خطاب ہے کافرون کے ساتھ اسواسطے کہ ایمان والے
باپ بیٹے ایسون کی شفاعت کرینگے اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا ثواب اور عذاب کا حَقٌّ سچا ہے اور اوسمین کچھ خلاف
نہیں اور نہوگا فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ تو چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا زندگی دنیا کی یعنی دنیا کے لذت اور مال و متاع اور
اوسکی نعمتون پر فریفتہ نہو جاؤ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ اور چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو بِاللّٰهِ خدا کی بخشش کے ساتھ یا اوسکی مہلت دینے پر
الْغَرُوْرُ شیطان فریب دینے والا یعنی تمکو بھی لمبی لمبی امیدون کے سبب سے گناہون پر دلیر کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ مصرع
امروز گنہ کنید و فردا توبہ تم ہرگز دھوکے میں نہ آنا اسواسطے کہ کل کے عذر کے واسطے کل کی عمر چاہیے کوئی اوسکا قبول کرنے والا نہیں ہے
نظم کار امروز بفردا مگذار ای زنہار چون یافتہ کار کرن عذر بسیار است ساقیا فرصت امروز ز فردا مشکن یار دیوان قضا خط امانی
نہ داد کسی کو کہا ہے کہ حارث یا وارث بن عمرو ایک صحابی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی
یا محمد قیامت کب ہوگی اور میں نے کھیت بویا ہے پانی کب برسیگا اور میری عورت حاملہ ہے اوسکے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور مجھے بتاؤ کہ میں
کل کیا کام کرونگا اور میں اپنے پیدا ہونے کی جگہ تو جانتا ہون بھلا میں مرونگا کہان تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اے ہمارے حبیب
تم کہدو کہ ان پانچون کا علم غیب سے ہے کہ خزانہ غیب میں ہے اور اسکے اطلاع کی کنجی کسی آدمی کے ہاتھ میں اوسنے نہین دی ہے
اِنَّ اللّٰهَ یقینی اللہ عِنْدَهٗ اوسکے پاس ہے یقینی عِلْمُ السَّاعَةِ علم قیامت آنے کا وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور برساتا ہے مینہ
اوسوقت اور اوس مقام پر جو ٹھہرایا اور مقرر فرمایا ہے وَیَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا فِی الْاَرْحَامِ جو کچھ رحمون میں ہے لڑکا یا لڑکی پورا یا ناقص
وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ اور نہیں جانتا کوئی جی نیک کام کرنے والا ہو یا بدکار مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا کیا چیز کمائی کریگا
کل بھلائی یا برائی وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ اور نہیں جانتا کوئی جی کہ وہ بِاَیِّ اَرْضٍ کس زمین پر تَمُوْتُ مریگا اور کسوقت مریگا
اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بیشک اللہ جانتا ہے غیب کی باتین جب چاہے ظاہر کرے خَبِیْرٌ آگاہ ہے پوشیدہ جب چاہے پردہ کرم میں چھپائے

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً
سورہ سجدہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس آیتین ہین

الٓمّٓ امیر المؤمنین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ خدا کی ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہے قرآن کا خلاصہ حروف
مقطعہ ہین الٓمّٓ میں کہا ہے کہ الف حلق کی انتہا سے نکلتا ہے اور وہ حروف نکلنے کی سب جگہون میں اول ہے اور لام زبان کے کنارے سے نکلتا ہے

اور یہ حروف نکلنے کی جگہون مین درمیانی ہے اور میم ہونٹھ سے نکلتا ہے اور وہ حروف نکلنے کی جگہون مین اخیر ہو تو یہ بات اس طرف اشارہ ہے
کہ بندہ کو چاہیے کہ اپنے اقوال و افعال کی ابتداؤن اور درمیان اور انتہاؤن مین اللہ کے ذکر کے ساتھ انس چاہتا رہے تنزیل
الکتب اوتارنا کتاب یعنی قرآن کا لا ریب فیہ کچھ شک نہین اوسمین یعنی اوتارا گیا ہے بے شبہ من رب
العلمین ۝ اہل عالم کے رب کے پاس سے آیا تصدیق کرتے ہین کہ کے لوگ کہ یہ خدا پاس سے ہے ام یقولون افترىہ
یا کہتے ہین کہ بنا لیا ہے اوسے محمد ﷺ نے اپنے جی سے بل ایسا نہین ہے جو وہ کہتے ہین بلکہ ھو الحق قرآن بات صحیح اور درست ہے
اوترا ہوا من ربک تیرے رب کے پاس سے لتنذر تاکہ ڈرائے تو عذاب الٰہی سے قوما ما اتىھم اوس قوم کو جو تیرے
درمیان ہے اور نہین آیا ہے اونکے پاس من نذیر کوئی ڈرانے والا من قبلک پہلے تجھ سے اس سے فترت کا زمانہ مراد ہے
اور اسماعیل علیہ السلام اپنے زمانہ والون کے واسطے ڈرانے والے تھے اور تم اے حبیب اپنی قوم کو ڈرانے والے ہو لعلھم
شاید کہ وہ لوگ تمہارے ڈرانے سے یھتدون ۝ راہ پائین اگر مین چاہون اللہ خداے برحق الذی خلق السموت
والارض وہ ہے جسنے پیدا کیے آسمان و زمین وما بینھما اور وہ جو آسمان و زمین کے درمیان ہے فی ستۃ ایام
چھ دن کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے ثم استوى پھر غالب ہوا اوسکا حکم علی العرش عرش پر کہ سب مخلوق سے
بڑا ہے تو اوس خدا پر ایمان لاؤ اور اوسکی راہ سے منہ نہ پھیرو کہ دنیا اور عقبی مین ما لکم نہین ہے تمہارے واسطے من دونہ
اوسکے سوا من ولی کوئی دوست کہ یاری کرے ولا شفیع اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا کہ مددگاری کرے افلا
تتذکرون ۝ کیا نصیحت نہین مانتے خدا کے اور قرآن کے پند و نصائح سے یدبر الامر بناتا ہے دنیا کے کام یعنی اوسکا
حکم کرتا ہے اور بھیجتا ہے فرشتہ کو جو اوس کام پر معین ہے من السماء آسمان سے الی الارض زمین کی طرف تو فرشتہ آتا ہے اور
وہ کام بجا لاتا ہے ثم یعرج پھر چڑھ جاتا ہے الیہ آسمان کی طرف فی یوم کان دن مین کہ ہے مقدارہ مقدار
اوسکی الف سنۃ ہزار سال مما تعدون ۝ اوس چیز مین سے کہ تم شمار کرتے ہو یعنی آسمان سے اوترنا اور چڑھنا
اتنی مدت مین کہ اگر آدمی جائے تو ہزار برس سے کم مین جا نہ سکے اسواسطے کہ آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہے تو اوترنے
چڑھنے کا زمانہ ہزار برس ہوا ذلک وہ خدا جو بندون کے کام بناتا ہے علم الغیب والشھادۃ جاننے والا ہے پوشیدہ اور ظاہر کا
یعنی دنیا اور آخرت کے امور جانتا ہے یا جانتا ہے جو کچھ ہو چکا اور ہے اور ہوگا العزیز غالب ہے مقدور و مقرر کرنے مین الرحیم ۝
مہربان ہے بندون پر کام بنانے مین الذی احسن وہ وہ ہے جسنے اچھا کیا کل شیء خلقہ ہر چیز کو کہ پیدا کیا یعنی اونکو
اچھی صورت پر بمقتضاے حکمت. نظم: کردنی انچہ در جہان شاید ۔ کردہ آنچنانکہ میباید ۔ از تو روزن گرفت کار ہمہ ۔ کہ توئی آفریدگار ہمہ ۔ نقش زیبا
بلوح خاک از تست ۔ دل دانا و جان پاک از تست ۔ وبدا اور شروع کیا خلق الانسان پیدا کرنا آدم علیہ السلام کا من طین ۝
مٹی سے ثم جعل پھر پیدا کیے نسلہ فرزند اوسکے من سللۃ خلاصہ سے جو پیٹھ سے باہر نکلا من ماء مھین ۝
پانی ضعیف و ذلیل یعنی نطفہ سے ثم سوىہ پھر سیدھا کیا آدم کا قالب ونفخ فیہ اور پھونکی اوسمین من روحہ

اپنی روح میں سے اضافت بزرگی اور سرفرازی کی ہے یا اظہار کرنے کو کہ روح بزرگ مخلوق ہے وَجَعَلَ لَكُمُ اور بنایا تمہارے واسطے
السَّمْعَ کان تا کہ سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھیں تا کہ دیکھو وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دل تا کہ دریافت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ایسی نعمتوں پر وَقَالُوْٓا اور کہا اون لوگوں نے جو قیامت کے دن قبروں سے زندہ ہو کر اوٹھنے کے منکر تھے
جیسے ابی بن خلف اور اوسکے ایسے منکروں نے ءَاِذَا ضَلَلْنَا کیا جب ہم گم ہو جاوینگے فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی
جب ہم خاک ہو کر زمین میں اسطرح مل جاوینگے کہ ہمارے اعضا اور خاک کے درمیان کچھ تمیز باقی نہ رہے تو ءَاِنَّا لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۥ کیا ہم البتہ نئی پیدائش میں ہونگے اور یہ استفہام انکار کے طور پر ہے یعنی جب ہم خاک ہو جاوینگے تو نئی پیدائش سے
متعلق نہونگے بَلْ هُمْ بلکہ وے ایسا نہیں جو وہ کہتے ہیں بلکہ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ وہ اپنے رب کی ملاقات سے كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہیں
یعنی آخرت جو دیدار کی جگہ ہے اوسکا ایمان نہیں رکھتے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخرت کے منکروں کو کہ يَتَوَفّٰىكُمْ
لے لیگا تمہاری روح کو مَّلَكُ الْمَوْتِ فرشتہ موت کا عزرائیل علیہ السلام ہیں الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ وہ فرشتہ جو وکیل اور
مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کرنے پر ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر اپنے رب کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤ گے اپنی جزا کے
واسطے کشاف میں ہے کہ عزرائیل علیہ السلام روحوں کو پکارتے ہیں وہ جواب دیتی ہیں پھر وہ اپنے مددگاروں کو قبض کا حکم کرتے
ہیں امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ملک الموت کا ایک چہرہ آگ کا ہے اوس چہرے سے کافروں پر ظاہر ہوتے
اور اونکی روح قبض کرتے ہیں اور ایک چہرہ اونکا ظلمت اور سیاہی کا ہے کہ اوس چہرے سے ظاہر ہو کر منافقوں کی روح نکالتے ہیں اور ایک چہرہ
آدمیوں کا سا ہے وہ چہرہ ظاہر کر کے ایمان والوں کی روح نکالتے ہیں اور ایک چہرہ نور کا اوس چہرے سے ظاہر ہو کر انبیا اور صدیقوں کی
روح قبض کرتے ہیں اور اونکے مددگار رحمت کے فرشتے بھی ہیں اور عذاب کے بھی اور آدمی سے عجب ہے کہ اوسکی گھات میں ایسا حریف
لگا ہوا ہے پھر وہ کیونکر آرام طلبی کا دم بھرتا ہے اور دعوی کرتا ہے فردا سودگی کا چہ کہ از دست اجل ہیچ کس نبرد و اندر است سلمی وَلَوْ
تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو اے دیکھنے والے اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ جب مشرک لوگ حشر کے دن نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ جھکائے ہونگے اپنے سر
یعنی کمال مرتبہ خجالت اور ندامت کی وجہ سے اپنا سر آگے جھکا لینگے عِنْدَ رَبِّهِمْ اپنے رب پاس عرض کے محل اور موقف میں تو
البتہ دیکھیگا تو ہول بڑے کام اور اوسوقت وہ کہینگے رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَبْصَرْنَا دیکھا ہمنے جو کچھ تونے وعدہ کیا تھا وَ
سَمِعْنَا اور سنی ہمنے تیرے پیغمبروں کی تصدیق یا قیامت کے دن کی ہول ہمنے دیکھی اور صور کی آواز سنی فَارْجِعْنَا پھر پھیر دے ہمکو
دنیا میں نَعْمَلْ صَالِحًا تا کہ کریں ہم کام اچھے اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝ بیشک ہم یقین کرنے والے ہیں آخرت کے اسواسطے
کہ اب ہمنے آنکھوں سے دیکھ لیا اور اب ہمیں شبہ نہیں ہے پس حق تعالیٰ فرمائیگا کہ وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم لَاٰتَيْنَا البتہ
دیتے ہم دنیا میں كُلَّ نَفْسٍ ہر ایک کو هُدٰىهَا اوسکی ہدایت جس سے وہ راہ پاتا ایمان اور نیک کام کی طرف وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ
اور لیکن ثابت ہوا ہے یہ حکم مجھ سے کہ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ ضرور بھر دینگے ہم دوزخ کو مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ جنوں اور
اور آدمیوں سے اَجْمَعِيْنَ ۝ سب سے فَذُوْقُوْا پس چکھو تم عذاب بِمَا نَسِيْتُمْ اس سبب سے کہ بھول گئے یعنی چھوڑ دیا لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ

ع ۱۱

هٰذَا اپنے اس دن کے دیکھنے کو یعنی تم اس روز کی ملاقات کا ایمان نہ لائے اِنَّا نَسِیْنٰکُمْ بیشک ہم نے بھی ترک کیا تمکو اور عذاب میں چھوڑا
وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ اور چکھو تم عذاب ہمیشہ کا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اِنَّمَا
یُؤْمِنُ سوا اسکے نہیں کہ ایمان لاتے ہیں بِاٰیٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا وہ لوگ کہ جب نصیحت کیے
جاتے ہیں بِهَا اون آیتون کے سبب خَرُّوْا گر پڑتے ہیں سُجَّدًا سجدہ کرنے والے وَّسَبَّحُوْا اور پاکی بیان
کرتے ہیں اپنے پروردگار کی اوس چیز سے جو اوسکی عظمت و کبریائی کے لائق نہو [illegible] بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی تعریف کے
ساتھ یعنی نالائق صفتون سے تنزیہ کرتے ہیں اور موافق صفتون کے ساتھ تعریف کرتے ہیں یا سجدون میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتے ہیں
وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور وہ سرکشی نہیں کرتے ایمان و طاعت اور سجدون سے حضرت امام اعظم کے قول پر یہان سجدہ
ہے اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اور شیخ قدس سرہ نے اسکو سجدۂ تذکر کہا ہے سجدہ کرنے والے کو چاہیے
کہ اوس چیز کو یاد کرے جس سے غافل ہوا ہے اور وجود واحد کی دلالت کو تصدیق کرے کہ وہ دلالت سب چیزون میں موجود ہے بیت
وَفِیْ كُلِّ شَیْءٍ لَهٗ اٰیَةٌ ۞ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِدٌ ۞ نظم ہمہ ذرات از مہ تا بماہی ۞ بوحدانیتش دادہ گواہی ۞ ہمہ اجزاے کون از مغز تا پوست ۞
چو وا بینی دلیل وحدتِ اوست ۞ لکھا ہے کہ بعضے انصار کے مکان حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دور تھے جب وہ
مغرب کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جماعت میں پڑھتے تو اوسی طرح عشا تک مسجد میں ٹھہرے رہتے اور نماز عشا پڑھکے
بھی اپنے مکانون کو نہ جاتے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز فجر ادا کرنے کی دولت اور سعادت سے بہرہ مند ہون تو
حق تعالیٰ نے اونکی شان میں یہ آیت بھیجی کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ دور رہتے ہیں اونکے پہلو سونے کی جگہون
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ پکارتے ہیں اپنے رب کو خَوْفًا خوف سے عذاب کے وَّطَمَعًا اور امید پر اوسکی خوشنودی کے ابو الدردا
رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ یہ آیت اونکی شان میں ہے جو عشا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بعضون نے کہا ہے کہ تہجد پڑھنے
والون اور رات کو اوٹھنے والون کی شان میں ہے کہ جب شب کا پردہ پڑ جاتا ہے اور جہان کے لوگ غفلت کے تکیہ پر سر رکھتے ہیں تو وہ تہجد گزار
گرم اور فرش نرم سے اپنا پہلو خالی کرکے قدم نیاز پر کھڑے ہوتے ہیں اور شب درازین از حضرت بے نیاز سے کہتے ہیں سہیل یمنی یعنی حضرت
اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کسی شب وہ کہتے کہ یہ رات رکوع کی ہے تمام شب رکوع ہی میں رہتے دوسری رات کو کہتے کہ یہ سجدہ کی رات ہے
بس ایک ہی سجدہ میں صبح کر دیتے لوگون نے اونسے کہا اے اویس کیونکر تم عبادت کی طاقت رکھتے ہو اتنی بڑی بڑی راتین ایک حال میں گزار دیتے ہو
پس حضرت اویس نے کہا کہ بڑی رات کہان ہے کاشکے ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی کہ مین ایک ہی سجدہ میں اوسے تمام کر دیتا اور اوس
سجدہ میں نالہ زار اور گریہ بیشمار کرتا بیت ہمہ شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند ۞ من و خیال تو و نالہ ہاے درد آلود ۞ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ اور جو کچھ روزی دی ہم نے اونکو اوسمین سے یُنْفِقُوْنَ ۝ خرچ کرتے ہیں نیک کامون میں یعنی راتکو تو میری
درگاہ میں گدائی کرتے ہیں اور دن کو میری راہ میں فقیرون کو دیتے ہیں فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ پس نہیں جانتا کوئی نفس [illegible] مَّا اُخْفِیَ
لَهُمْ جو کچھ چھپا رکھا گیا ہے واسطے اونکے یعنی اون لوگون کے واسطے جو اپنے بستر سے پہلو تہی کرتے ہیں مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ

سجدہ

آنکھون کی روشنی ہین یعنی وہ چیزین جس سے آنکھین روشن ہون حدیث قدسی مین آیا ہی کہ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت
ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محقق لوگ اس بات پر ہین کہ اوس پوشیدہ نعمت کو زبان پر لانا نسب ہی اسواسطے کہ فلا تعلم
اور لا خطر علی قلب بشر یہ آیت اور حدیث دو گواہ ہین کہ وہ نعمت دریافت کرلینے کا دعوی لائق نہین مگر اہل مشاہدہ کو اور وہ بچھونون سے
پہلو تہی کرنے والے دیے جاوینگے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بسبب اوسکے کہ تھے ایسے نیک یَعْمَلُوْنَ ○ عمل کرتے بزرگون نے
کہا ہی کہ چونکہ وہ عمل پوشیدہ کرتے تھے تو اوسکی جزا بھی پوشیدہ ہوئی اسواسطے کہ جسطرح کوئی اونکی عبادت پر مطلع نہین ہوا اوسی طرح
اونکی جزا سے بھی آگاہ نہو نظم روزیکہ دم ہمرہ جانان بخیمین ہا زاالدوکل بنیم دہمدم ہمین ہمراز کہ بیان مین ولو گفتہ شود واسن دانم
دو دانہ و واندول من ہی لکھا ہی کہ ایکدن ولید بن عقبہ نے شیر خدا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ڈینگ کے طور پر کہا کہ اے علی میری سنان
تمھاری سنان سے سخت اور میری زبان تمھاری زبان سے تیز ہی پس حضرت علی نے فرمایا کہ چپ ای فاسق تجھے میرے ساتھ کیا مجال برابری کی
اور کیا طاقت جھگڑنے کی پس حق تعالی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلام کی تصدیق فرمائی اور یہ آیت بھیجی کہ اَفَمَنْ كَانَ کیا
کوئی ہو مُؤْمِنًا ایمان لانے والا خدا اور رسول کا یعنی علی کرم اللہ وجہہ كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا مانند اوس شخص کے جو ہو فاسق
جیسے ولید بن عقبہ لَا يَسْتَوٗنَ ○ برابر نہین ہین بزرگی اور مرتبہ مین یا جزا اور ثواب مین اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا گروہ لوگ جو
ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے نیک فَلَهُمْ تو اونکے واسطے ہین جَنّٰتُ الْمَاْوٰى باغ رہنے کے
حقیقی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت الماوی ایک بہشت ہی ایسے جانب عرش کے حق تعالی یہ بہشت مومنون کو عطا فرمائیگا نُزُلًا اول کی
پیشکش ہونگے یعنی ما حضر جو مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور کل نعمتین جنت مین داخل ہونے کے بعد اونھین عطا ہونگی پیشکش بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ○ بسبب اوسکے کہ تھے عمل کرتے جسکی بدولت اس بزرگی کے مستحق ہوے وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا اور لیکن جن
لوگون نے فسق کیا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ تو بازگشت اونکی دوزخ ہی یعنی جنت الماوی تو ایمان والون کے واسطے ہی اوسکے مقابلہ مین
فاسقون کو ماوی اور ٹھکانا دوزخ مین دینگے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ جب چاہینگے فاسق کہ نکلین آتش دوزخ
اُعِيْدُوْا پھیرے جاوینگے فِيْهَا دوزخ مین لکھا ہی کہ جوش کے وقت دوزخ فاسقون کو اوپر پھینکیگی یہانتک کہ وہ دوزخ کے دروازون کے
قریب پہونچینگے اور باہر نکلجانے کی توقع کرینگے پس دوزخ کے مہتم فرشتے آگ کے گرزون سے اونھین مار کر ہانکینگے اور دوزخ کے گڑھے مین
ڈالدینگے وَقِيْلَ لَهُمْ اور کہا جاویگا اونکو اہانت کی راہ سے کہ ذُوْقُوْا چکھو عَذَابَ النَّارِ عذاب آگ کا الَّذِيْ كُنْتُمْ
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○ وہ عذاب کہ تھے تم اوسکی تکذیب کرتے اور باور نکرتے تھے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ اور البتہ چکھاوینگے ہم بدکارون کو
مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى عذاب مین سے جو بہت نزدیک ہی اور بہت چھوٹا ہی دنیا مین قتل اور قید ہونا یا قحط دُوْنَ الْعَذَابِ
الْاَكْبَرِ بڑے عذاب سے کہ وہ دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ یعنی جو لوگ اونمین سے باقی رہین يَرْجِعُوْنَ ○ پھرین
راہ حق کی طرف اور کفر سے توبہ کرین بعضے تفسیر مین ہی کہ بہت چھوٹا عذاب حرص طعام ہی اور بہت بڑا عذاب حرص انعام اور بعضون کے نزدیک ادنی ..
فقر کا ہی اور اکبر عذاب دوزخ ابو سلیمان دارانی قدس سرہ نے کہا ہی کہ ادنی خذلان ہی اور اکبر ہجران کتاب مین نقاش کی تفسیر سے منقول ہی کہ ادنی ..

سے کی گئی ہے اور اکبر عذاب الیم مہدی کا نکلنا ہے یعنی شمشیر کرنا اور بعضون نے کہا ہے کہ ادنی عذاب دنیا کی خواری ہے اور اکبر عذاب عقبی کی نگونساری
گناہ میں پڑنا اور دنیا ہے تو یہ اور گر پہ آگے گیا ہے یہ شہید ہو دیا ہے اور وصال الٰہی عذاب اکبر ہے بلا شبہ فراق الٰہی اور عذاب ہجرت ہے وَمَنْ
اَظْلَمُ اور کون ہے ظالم مِمَّنْ ذُكِّرَ اوس شخص سے جو نصیحت کیا جائے بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآن
ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا پھر منہ پھیرے اوس سے اور دھیان نہ کرے اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝
بیشک ہم مشرکون سے بدلا لینے والے ہیں یا الٰہ عذاب کرنے والے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ ہم نے دی مُوْسَى الْكِتٰبَ موسی کو
کتاب توریت جس طرح تمہیں دیا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ پس مت ہو شک میں مِّنْ لِّقَآئِهٖ دیکھنے
موسی علیہ السلام سے وسیط میں ہے کہ حق تعالی نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا تھا کہ دنیا سے رحلت کرنے کے قبل
تم حضرت موسی کو دیکھوگے یہاں اوس وعدہ کی تاکید کے واسطے فرمایا ہے کہ موسی کی ملاقات میں شک نہ کرو چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
معراج ہوئی تو حضرت موسی کو دیکھے آسمان پر دیکھا عرش پر پاے وقت بھی [illegible] زمین پر کئے وقت بھی وَجَعَلْنٰهُ اور کیا ہم نے وہ
کتاب جو موسی پر اوتاری تھی هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ راہ دکھانے والی بنی اسرائیل کو وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اور کیے ہم نے
بنی اسرائیل میں سے اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ پیشوا کہ خلق کو وہ لوگ راہ دکھاتے احکام توریت کے ساتھ بِاَمْرِنَا ہمارے حکم سے لَمَّا صَبَرُوْا
جبکہ اونھون نے صبر کیا ایمان پر یا قوم کی شدتون پر یا عبادت پر یا دنیا کی باتون سے وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا اور تھے ہماری آیتون سے یعنی ان
علامتون کے ساتھ جو ہم نے موسی کو دی تھین يُوْقِنُوْنَ ۝ یقین کرتے اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ يَفْصِلُ وہ حکم کریگا
بَيْنَهُمْ لوگون کے درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ اوس میں کہ تھے جس میں يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اختلاف کرتے
امر دین میں سے تو حکم الٰہی اوس دن جدا کردیگا اوسے جو حق پر تھا اوس سے جو باطل پر تھا اور ہر ایک کو اوسکے مناسب حال جزا دیگی اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
کیا راہ نہیں دکھائی اور بیان نہیں کیا اہل مکہ کے واسطے عذاب میں [illegible] کرنے والون کو پہونچا کہ كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہم نے
مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے مِّنَ الْقُرُوْنِ قرنون الون میں سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود کہ يَمْشُوْنَ چلتے ہیں یعنی اہل مکہ فِيْ
مَسٰكِنِهِمْ اونکے مکانون اور مسکنون میں اور سفر کے حال [illegible] اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک بیچ [illegible] لگا دینے والون کو
ہلاک کردیا اس ہلاک کرنے میں لَاٰيٰتٍ البتہ عبرتین ہیں لوگون کے واسطے اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۝ کیا پس نہیں سنتے یعنی عقل کے کان
نہیں سنتے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا وہ نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اس بات کو کہ ہم پانی چلاتے ہیں یعنی بہتا اور بہا لیجاتے
ہیں اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ زمین کی طرف [illegible] کی زمین پر اور بعضون نے کہا ہے کہ جرز ملک یمن میں ایک موضع کا نام ہے کہ نہرون کا پانی وہان نہ
پہونچتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ ہم پانی اوس ملک میں پہونچاتے ہیں فَنُخْرِجُ بِهٖ پھر نکالتے ہیں ہم اوس پانی کے سبب زَرْعًا کھیت اور
بعضون نے کہا ہے کہ غلہ اور درخت مراد ہیں تَاْكُلُ مِنْهُ کھاتے ہیں اوس میں سے اَنْعَامُهُمْ چارپاے اونکے گھاس اور درخت کے پتے
وَاَنْفُسُهُمْ اور وہ خود کھاتے ہیں دانے اور میوے اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۝ کیا پھر نہیں دیکھتے وہ یہ قدرت کی نشانی تا کہ کمال قدرت الٰہی
دیکھ کر یقین لائیں جو [illegible] خشک میں گھاس او گانے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد لوگون کو پھر زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے وَيَقُوْلُوْنَ

ثلثۃ ع

اور کہتے ہین کفار کہ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ کب ہوگی یہ فتح جو مومن کہتے ہین کہ اللہ عنقریب ہمین مشرکون پر فتح دیگا یعنی کافرون نے جلدی کی راہ سے اصحاب رضی اللہ عنہم سے کہا کہ فتح جسکا تمکو وعدہ دیا گیا ہے کب ہوگی ہمین جلد دکھا دو اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۝ اگر ہو تم سچے اپنے وعدے مین قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یَوْمَ الْفَتْحِ فتح بدر یا فتح مکہ کے دن لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا نہ فائدہ دیگا اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اِیْمَانُهُمْ ایمان لانا اونکا اس سے وہ کافر مراد ہین جو فتح کے دن قتل کیے اسواسطے کہ قتل کے حال مین اونکا ایمان کچھ فائدہ نہین دیتا اسواسطے کہ یہ ایمان یاس ہی وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ۝ اور نہین ہین وہ کہ مہلت دیے جائین آخرت مین اور عذاب اونپر سے ٹھہرے فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے اہانت کے طور پر ایک مدت معلوم تک یعنی آیۂ سیف کے نازل ہونے تک وَانْتَظِرْ اور منتظر ہو لطف الٰہی کے اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ۝ تحقیق وہ بھی منتظر ہین کہ تمپر غالب ہون حق تعالیٰ تمکو غالب کریگا اونکو نہین نظم منتظر باش الطاف الٰہی کہ شود دین تو ہر روز بر افراختہ تر حریف ساختگی کر بود ہر روز ہے کار احمانے از روز دگر ساختہ تر

[illegible]

سورة الاحزاب مدنیة	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي ثلث وسبعون آية
سورۂ احزاب مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تہتر آیتین ہین

اس سورت کے اسباب نزول مین لکھے کو ابو سفیان اور عکرمہ اور ابو الاعور جنگ احد کے بعد مدینہ منورہ مین آئے اور ابن ابی منافق کے یہان ٹھہرے دوسرے دن منافقون کے ایک گروہ کے ساتھ حاضر ہوکر جناب سلطان الانبیا محمد مصطفیٰ علیہ التحیة والثنا سے امان مانگی اور مستدعی ہوے کہ ہمارے لات منات کے ساتھ چھوڑ دیے اور کہہ دیجیے کہ بتون کو قیامت کے دن مرتبہ شفاعت حاصل ہی تاکہ ہم بھی آپکو چھوڑ دین کہ آپ اپنے خدا کی عبادت کیجیے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاق گذری آپ چین بجبین ہوئے ابن ابی اور ابن قشیر اور جد بن قیس بولے کہ یا رسول اللہ اشراف عرب کا کلام رد نہ کیجیے اسی مین صلاح ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حمیت اسلام اور سختی دین کے سبب سے غصہ آیا اور ارادہ کیا کہ آپ نے کافرون کو قتل کر ڈالنے کا قصد کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر مین نے انکو جان کی امان دی ہے اور عہد توڑنا روا نہین ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اے پیغمبر اتَّقِ اللّٰهَ دائم اور قائم ہو تقوے پر یا ڈرتے رہو حق تعالیٰ سے عہد توڑنے مین وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ اور کہا نہ مانو کفار مکہ کا جیسے ابو سفیان اور عکرمہ وغیرہ وَالْمُنٰفِقِیْنَ اور مدینہ کے منافقون کا جیسے ابن ابی اور معتب بن قشیر اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بیشک اللہ ہی عَلِیْمًا جاننے والا اونکی باتین حَكِیْمًا۝ حکم کرنے والا عہد پورا کرنے کو وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر مَا یُوْحٰٓی اِلَیْكَ اوس خبر کی جو وحی کیجاتی ہی تیری طرف اے حبیب مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے جیسے اونکا کہا نہ ماننے کی ممانعت اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق اللہ ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو خَبِیْرًا۝ خبردار وَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ اور توکل کر اللہ پر یعنی اپنا کام اوسکے سپرد کر وَكَفٰی بِاللّٰهِ اور کافی ہی اللہ وَكِیْلًا۝ کام بنانے والا اور مشکل حل کرنے والا اور نگہبان اور کفایت کرنے والا مہمات کا بیت چون رو بلطف حضرت کن جملہ مہمات کفایت کند

لکھا ہے کہ ابی معمر بن جمیل بن اوس زبانی اور ادیر منشی آدمی تھا بار بار کہتا کہ میرے دو دل ہین ایک سے سمجھتا ہون دوسرے سے زیادہ جو محمد سمجھتے ہین اور بعض
اوسے ذوالقلبین یعنی دو دل والا کہتے تھے جب جنگ بدر سے بھاگا ہوا مکہ کو جاتا تھا تو ایک جوتا اوسکے ہاتھ مین تھا ایک پانون مین
ابوسفیان اوسے ملا اپنی قوم کی خبر پوچھی وہ ولے نے جواب دیا کہ بعضے قتل ہوے کچھ بھاگ گئے ابوسفیان بولا کہ تیری جوتیون کا کیا حال ہے
ایک پانون مین ہی ایک ہاتھ مین ابو معمر نے دیکھا تو واقعی ایک پانون مین ہی ایک ہاتھ مین ہی پس کہنے لگا کہ مین تو جانتا تھا کہ دونون جوتے
میرے پانون مین ہین پس حق تعالی نے اوسے جھوٹا کر دیا اور معلوم ہو گیا کہ اوسکے دو دل نہین ہین اور اس بابمین آیت نازل ہوئی کہ
مَا جَعَلَ اللّٰهُ نہین پیدا کیا اللہ نے لِرَجُلٍ کسی مرد کے واسطے مِّنْ قَلْبَيْنِ دو دل سے فِيْ جَوْفِهٖ اوسکے درون
یعنی سینہ مین اسواسطے کہ دل روح حیوانی کا معدن اور قوتون کا منبع ہے تو ایک دل سے زیادہ نہونا چاہیے اسواسطے کہ روح حیوانی
ایک ہی ہے زاد المسیر مین ہے کہ منافق کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دل ہین ایک ہمارے ساتھ ایک اپنے صحابہ کے ساتھ
پس حق تعالی نے فرمایا کہ منافق جھوٹے ہین حق تعالی نے کسی کو دو دل نہین دیے وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِيْ اور نہین
کیا خدا نے تمہاری عورتون کو وہ عورتین کہ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ ظہار کرتے ہو تم اونسے اُمَّهٰتِكُمْ تمہاری مائین یعنی
تم جس عورت کو کہتے ہو کہ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ یعنی تو ہمپر ہماری ماں کے پیٹ ہے اوس عورت کو اللہ نے تمہاری ماں نہین کر دیا اسواسطے کہ جورو ہونے اور ماں ہونے کا
اجتماع ایک عورت مین محال ہے کہ ہو سکے جورو ہونا چاہتا ہے کہ عورت مرد کی خدمت کرے ماں ہونا چاہتا ہے کہ مرد اوس عورت کی خدمت کرے جو ماں ہے
وَمَا جَعَلَ اور نہین کیا خدا نے اَدْعِيَآءَكُمْ تمہارے منہ بولے بیٹون کو اَبْنَآءَكُمْ اصلی بیٹے تمہارے اسواسطے کہ بیٹا ہونا امر
اصلی ہے اور منہ سے بیٹا کہکر پکارنا صورت عارضی ہے تو چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہو عرب کے نزدیک ظہار طلاق تھی اور منہ بولا بیٹا
بیٹے کے مثل میراث لیتا تھا حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ جسطرح دو دل ایک سینہ مین اکٹھا نہین ہوتے اوسی طرح جورو ہونا اور ماں ہونا بھی ایک
عورت مین اور متبنی ہونا اور حقیقی فرزند ہونا ایک شخص مین جمع نہین ہوتا ذٰلِكُمْ یہ ظہار کی ہوئی عورت کو طلاق دی ہوئی جانتے
ہوا اور بنائے ہوئے بیٹے کو اصلی بیٹا کہتے ہو قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ بات ہے کہ اپنے مونہون سے کہتے ہو اور اس بات کی کچھ حقیقت
نہین وَاللّٰهُ اور اللہ تعالی يَقُوْلُ الْحَقَّ کہتا ہے حق بات جو مطابق واقع کے ہے وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ اور وہ
راہ دکھاتا ہے حق راہ یہ آیت حضرت زید ابن حارثہ کے واسطے نازل ہوئی کہ لوگ اونھین زید بن محمد کہتے تھے حالانکہ حضرت زید ام المومنین
حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے اور حضرت خدیجہ نے حضرت زید کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نذر کیا اور بخشدیا تھا اور
آنحضرت نے حضرت زید کو آزاد کر دیا اور فرزند کی طرح پرورش فرماتے تھے لوگ حضرت زید کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کہتے تھے تو حق تعالی نے
فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ پکارو بیٹون کو اور نسبت دو اونھین لِاٰبَآئِهِمْ اونکے باپون کے ساتھ هُوَ یہ پکارنا اَقْسَطُ بہت سچ ہے
عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک صحیح بخاری مین حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہے کہ پہلے ہم زید بن محمد ہی کہتے تھے یہ آیت نازل ہوئی
تو زید بن حارثہ کہنے لگے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا پھر اگر نہ جانو اٰبَآءَهُمْ اونکے باپون کو کہ اونکی طرف منسوب کرو فَاِخْوَانُكُمْ تو وہ
تمہارے بھائی ہین فِي الدِّيْنِ دین اسلام مین اور کہو یا اخی یعنی او میرے بھائی وَمَوَالِيْكُمْ اور دوست تمہارے ہین یا مولائی کہکر

اونسے خطاب کرو یعنی دوست کہکر پکارو وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ اور نہین ہے تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ فِيمَآ اَخْطَاْتُمْ اوس
چیز مین کہ خطا کی تمنے بِهٖ اوسکے سبب سے جیسے زید بن محمد کہنا وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ اور لیکن گناہ ہے اوس چیز مین کہ قصد
کرین قُلُوْبُكُمْ دل تمہارے اور قصداً کسی کو اوسکے باپ کے سوا اور کسی کی طرف منسوب کرو وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ غَفُوْرًا
بخشنے والا اوسے جو خطا کرے رَّحِيْمًا ۝ مہربان صاحب قصد پر جب وہ توبہ کرے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى پیغمبر سزاوار بہت ہی بِالْمُؤْمِنِيْنَ
مومنون کے ساتھ مِنْ اَنْفُسِهِمْ اونکی ذاتون سے ہر کام مین اسواسطے کہ پیغمبر صاحب جو حکم کرینگے بندون کی عین صلاح اور فلاح ہو
بنسبت اونکے نفس کے کہ نفس کا حکم شقاوت کا سبب ہوتا ہے پس چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندون کے نزدیک زیادہ دوست ہون
اوسکے نفس کی نسبت یعنی حضرت کو اپنی جان سے زیادہ محبوب اور عزیز رکھنا چاہیے حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم مین سے کوئی مومن نہین ہوتا جب تک اوسے میرے ساتھ محبت نہو اپنے مان باپ اولاد اور اپنے نفس اور سب لوگون کی محبت سے
زیادہ لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک کا ارادہ فرمایا تو سب مسلمانون کو نکلنے کا حکم کیا بعضون نے کہا کہ اپنے
مان باپ سے ہم اجازت مانگ لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر صاحب اولیٰ تر ہین مومنون کے واسطے اونکی جانون کی نسبت تو چاہیے کہ اونکا
حکم سب حکمون سے زیادہ اپنے اوپر لازم جانین عین المعانی مین ہے کہ آپکی ذات کے ساتھ محبت زیادہ رکھنا سزاوار ہے اپنی جان کے ساتھ
یا اور رواہ کے ساتھ محبت رکھنے سے لنظم استاد در دو عالم دوست ہے دوستی با دیگران بر پوست اوست ✿ دوستی با اصل
باید کرد و بس ✿ فرع را بہر چہ دارد دوست کس ✿ اصل وا ہی فرع ہر گز گو مباش ✿ تن بجان و جان بگیر و خواجہ باش ✿ وَاَزْوَاجُهٗۤ
اور بیبیان آپکی اُمَّهٰتُهُمْ مائین ہین مومنون کی تحریم اور تعظیم کی جہت سے نہ میراث اور وراثت کے سبب سے نہین اسواسطے کہ
اونھین نکاح کرنا روا نہین اور مسلمان اونکے مال کے وارث نہین ہین حضرت ابی کے مصحف اور حضرت ابن مسعود کی قرأت مین یہ عبارت
یون تھی کہ وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ اس سے شفقت تمام اور رحمت لا کلام مراد ہے اور چونکہ ابتداء اسلام مین ہجرت کے سبب سے
اور دوستی اور بھائی چارے کی وجہ سے میراث لیتے تھے تو حق تعالیٰ نے وہ حکم منسوخ فرمایا کہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ اور قرابتوالے
بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ بعض اونکا بہت سزاوار ہین بعض کے ساتھ وارث ہونے مین فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ لوح محفوظ مین
یا اوسمین جو بھیجا ہے قرآن مین سے یعنی وہ آیت جسمین وراثت کا بیان ہوا اور حکم فرما دیا کہ اولو الارحام بہت مستحق ہین میراث پانے کے
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون سے یعنی انصار سے وَالْمُهٰجِرِيْنَ اور مہاجرون سے کہ پیغمبر علیہ السلام نے اونکے باہم برادری کرا دی
تھی اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا مگر یہ کہ کرو اپنی زندگی مین اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ اپنے دوستون کے ساتھ مَّعْرُوْفًا نیکی یا وصیت کرو اوسکے
واسطے جسے دوست رکھتے ہو كَانَ ذٰلِكَ ہے جو ذکر کیا گیا پیغمبر کا اولیٰ ہونا اور ذوی الارحام کا میراث لینا فِي الْكِتٰبِ لوح محفوظ
یا قرآن مین مَسْطُوْرًا ۝ لکھا ہوا اور ثابت وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کرو جبکہ لیا ہمنے مِنَ النَّبِيّٖنَ پیغمبرون سے مِيْثَاقَهُمْ
عہد اونکا اس بات پر کہ خدا کی عبادت کرین اور خدا کی عبادت کی طرف بلاوین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرین اور امت کو نصیحت کرین یا ہم
بشارت دیا ہو دوسرے پیغمبر کی کہ اونکے بعد ہونگے اور یہ عہد پیغمبرون سے روز الست مین لیا تھا وَمِنْكَ اور لیا ہمنے تجھ سے بھی عہد و محمد صلی اللہ علیہ

واٰلہ وسلم وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ اور ان سب پیغمبرون کی بھی عہد لیا جنکا ذکر ہوا اٰن پیغمبرون کے ذکر کی تخصیص اسواسطے ہوکہ یہ اولوالعزم ہین اور ہمارے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر سبسے مقدم آپکی تعظیم کی جہت سے ہو وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ اور لیا ہمنے سب پیغمبرون سے مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ عہد مضبوط قسم کے ساتھ لِّیَسْــٴَـلَ الصّٰدِقِیْنَ تاکہ پوچھے خدا سچون سے یعنی پیغمبرون سے عَنْ صِدْقِهِمْ اونکی سچائی اوس بات مین جو اونھون نے اپنی قوم سے کہی یا قوم کی تصدیق کا حال کہ اونھون نے ان پیغمبرون کی تصدیق کی وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہی خدا نے لِلْكٰفِرِیْنَ کافرون کے واسطے جو رسولون کا ایمان نہین لائے عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوْا یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ نعمت اللہ کی جو اوسنے انعام کی تمپر اِذْ جَآءَتْكُمْ جب آئے تمھارے پاس جُنُوْدٌ لشکر جیسے قریش غطفان کنانہ یہود دس ہزار آدمی کے قریب فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ پھر بھیجا ہمنے اونپر رِیْحًا ہوا کو اس باد صبا مراد ہی وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا اور وہ لشکر جنکو تمنے نہین دیکھا یعنی فرشتے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِیْرًا ۝ دیکھنے والا اس آیت مین جنگ احزاب کا بیان ہی اور مجملاً وہ قصہ اس طرح پر ہوکہ بنی نضیر کو جلاوطن کرنے کے بعد یحیی بن اخطب یہود کے ایک گروہ کے ساتھ مکہ مین گیا اور ابوسفیان اور اوسکے تابعون سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرنے پر عہد باندھا اور قریش اور علماء عرب مین سے دس ہزار سے زیادہ جمع کرکے مدینہ منورہ کی طرف عازم ہوا یہ خبر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی مدینہ منورہ سے تین ہزار آدمی لیکر آپ روانہ ہوے اور آپکا لشکرگاہ جبل سلع کے سامنے مقرر ہوا وہان سب مسلمان واسطے آپنے دشمنون سے مقابلہ کرنے کے باہم اصحاب سے مشورہ کیا وہ شمار مین بہت اور ہتھیارون سے آراستہ تھے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خندقون کی وضع سے واقف تھے کہ عجم کے شہرون مین ہوتی ہین اونکا کچھ حال بیان کیا حضرت کی راے عالی نے اوسے قبول فرمایا پس صحابہ رضی اللہ عنہم پر زمین تقسیم فرمادی اور خندق کھودنے کا اشارہ فرمایا تھا اوس کام مین مشغول ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بنفس نفیس مٹی نکالنے مین مشغول تھے اور صحابہ کو فتح کی خوشخبری دیتے اور زبان مبارک پر یہ دعا جاری تھی کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اس اثنا مین ایک بہت بڑا پتھر خندق مین ظاہر ہوا کہ تبر وغیرہ اوسپر کام نہ کرتا تھا صحابہ نے حضرت کو خبر کی آپ پتھر کے قریب تشریف لائے اور کدال دست مبارک مین لیا بسم اللہ کہکر اوس پتھر پر کدال مارا وہ ایک ثلث پتھر کا اوسمین سے ٹوٹا اور ایک نور بجلی کی طرح چمکا اوس روشنی مین نظر مبارک ملک شام کے محلون پر پڑی اسپر آپنے فرمایا اللہ اکبر ملک شام کی کنجیان مجھے عطا ہوئین دوبارہ آپنے اوس پتھر پر کدال مارا تھوڑا پتھر ٹوٹا اور نور چمکا اوسمین ملک یمن کے محل حضور کو نظر آئے آپنے فرمایا کہ اللہ اکبر یمن کی کنجیان میرے قبضہ اختیار مین دین تیسری مرتبہ تمام پتھر ٹوٹ گیا اور بہت نور اوسمین چمکا کسریٰ کے اونچے اونچے مکانات آپکو اوس نور مین نظر آئے فرمایا کہ اللہ اکبر فارس کے ملک میرے قبضہ قدرت مین آئے منافق بولے کہ یہ مرد خلق کو وعدہ دیتا ہی دشمنون کے خوف سے آج تو خندق کھودتا ہی اور ملک فارس ویمن اور شام فتح کرنے کا وعدہ کرتا ہی غرضکہ چھ دن مین خندق کی کام ختم ہوئی اور خندق کھد چکی تو دشمنون کا لشکر وہان پہنچا مالک بن عوف اور عیینہ بن حصن فزاری غطفان اور فزارہ اور یہود اوس میدان کے

اوپر سے آئے جو مدینہ کے مشرق طرف ہے اور ابو سفیان مع ہمراہی کفار قریش اوس میدان کی دوسری طرف کہ مغرب کی جانب ہے آئے تھے اور بنی
قریظہ جو یہودی تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد باندھا تھا ابن اخطب کے بہکانے سے وہ عہد توڑ کر کافروں کے مددگار ہو گئے اور کفار کے
لشکر کی ہیبت اور کثرت دیکھ کر ضعیف مسلمانوں کے دل ہٹ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ جَآءُوْكُمْ یاد کرو اوسکو جب
آئے تمپر لشکر مِّنْ فَوْقِكُمْ تمہارے اوپر سے یعنی میدان کے اوپر کی جانب سے وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور تمہارے نیچے سے
یعنی میدان کے جانب اسفل سے وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ اور جبکہ کج ہو گئیں آنکھیں اپنے گردوں میں دشمن کی طرف لگیں خوف کے مارے
وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور پہونچے دل حلقوں میں خوف کے مارے اسواسطے کہ پھیپھڑا شدت خوف سے پھول جاتا ہے اور دل اوسکی
بلندی کے سبب حلق تک پہونچتا ہے وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا اور گمان کرتے تھے اللہ کے ساتھ انواع و اقسام کے گمان
مخلصوں کو تو یہ گمان کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کریگا اور مومنوں کو فتح دیگا اور منافقوں کو یہ گمان کہ لشکر اسلام ان لشکروں کی
تاب نہ لا کر تباہ ہو جائیگا هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وہاں آزمائے گئے ایمان لانے والے اور ثابت قدم لوگ اضطراب سے ممتاز ہو
گئے وَزُلْزِلُوْا اور ہلائے گئے زِلْزَالًا شَدِیْدًا ہلانا سخت یعنی اپنی جگہ سے ہٹ گئے یہانتک کہ بعض لوگوں نے شہر کا
ارادہ کیا اور بعضوں نے جدا ہو جانے کا قصد کیا بسبب آرام نہ ملنے اور شدت دل زیادہ ہونے اوس سے بصیرت قوت ایمان سے
وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اور یاد کر کہ کہا منافقوں نے جیسے ابن قشیر نے وَالَّذِیْنَ اور اُن لوگوں نے فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ جنکے دلوں میں بیماری ہے یعنی ضعف اعتقاد کہ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ نہ وعدہ فرمایا ہمکو اللہ وَرَسُوْلُهٗۤ اور اوسکے
رسول نے شام اور یمن کی فتح کا اِلَّا غُرُوْرًا مگر وعدہ فریب کے ساتھ یعنی وہ دل لگی اور وہم میں ڈالنے کی بات تھی وَاِذْ قَالَتْ
اور اوسے بھی یاد کرو کہ کہا طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے منافقوں میں سے جیسے اوس بن قیظی اور ابو عرابہ اور ابن ابی نے
کہ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ اے یثرب والو یثرب ایک زمین ہے کہ مدینہ طیبہ اوسکے ایک گوشہ میں واقع ہے غرضکہ ان منافقوں نے مدینہ کے لوگوں سے
کہا کہ لَا مُقَامَ لَكُمْ نہیں جگہ ٹھہرنے کی ہے تمہارے واسطے محمد عربی کے لشکرگاہ میں یا یہاں تمہیں ٹھہرنے کی کیا وجہ
فَارْجِعُوْا تو پھر جاؤ تم اپنے گھروں کو مدینہ میں یا دین اسلام پر قائم رہنے کی تمکو کوئی وجہ نہیں تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر جاؤ
اور دشمنوں کے حوالے کر دو واپس دیکھا کر وَیَسْتَاْذِنُ اور پھر جانے کی اجازت چاہتے تھے فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ ایک
گروہ ان میں سے نبی سے یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اجازت چاہتے تھے یَقُوْلُوْنَ کہتے تھے کہ اِنَّ بُیُوْتَنَا
یعنی ہمارے گھر مدینہ میں عَوْرَةٌ خالی ہیں دشمنوں سے وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ حال آنکہ اونکے گھر خالی نہ تھے اور نہیں کچھ خطرہ تھا
سو جو کچھ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ نہیں چاہتے تھے اس بات سے اِلَّا فِرَارًا مگر بھاگ جانا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ اور اگر داخل کیے جائیں
ان میں لشکر کفار عَلَیْهِمْ اون پر مِّنْ اَقْطَارِهَا اوسکے اطراف سے یعنی اگر وہ کفار مدینہ میں جائیں اور اوسکے گرد گھیر لیں ثُمَّ سُئِلُوا
الْفِتْنَةَ پھر سوال کیے جائیں یہ آگے والے فتنہ کا یعنی اگر کفار مدینہ میں گھیر کر اونسے کہیں کہ تم شرک اختیار کرو یا مسلمانوں سے لڑو
لَاٰتَوْهَا ضرور وہ بجا لا دیں فتنہ یعنی کفار کا کہا مانیں وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اور نہ دیر کریں بیچ فتنہ اوٹھانے کی اِلَّا یَسِیْرًا

تھوڑی سے بلکہ بہت جلد مشرک ہو جائیں یا مسلمانوں سے محاربہ و مقاتلہ کرنے لگیں وَلَقَدْ كَانُوا اور تحقیق کہ تھے یہ جماعت اور بنی سلمہ
ثابت کی ہے عَاهَدُوا اللّٰهَ عہد کیا تھا انھوں نے مِنْ قَبْلُ اسکے پہلے یعنی جنگ احد کے ان لوگوں نے عہد کیا تھا کہ پھر کر لَا
يُوَلُّونَ الْاَدْبَارَ پیٹھیں پھیر پھیر کے لڑائی میں وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ اور ہے عہد خدا کا مَسْئُولًا پوچھا گیا یعنی اس سے سوال
کیا جائیگا اور عہد توڑنے یا وفا کرنے کی جزا ان کو دینگے قُلْ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگز لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ فائدہ دیگا
تمکو بھاگنا اِنْ فَرَرْتُمْ اگر بھاگو گے تم مِنَ الْمَوْتِ موت سے اَوِ الْقَتْلِ یا قتل سے اس واسطے کہ ہر شخص کو وقت معین پر موت آنا
یا قتل ہونا لازم ہے حکم قضا اسکے ساتھ جاری ہوتا ہے وَاِذًا اور اس وقت جب کہ بھاگ جائیں اور اگر بھاگنا نفع کرے اور تمہاری
تاخیر میں پڑے تو لَا تُمَتَّعُونَ نہ فائدہ دیے جاؤ گے اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑا زمانہ اس واسطے کہ آخر فنا ہونا ہے بیت مرد قدم
اندر سرای کون و فساد کہ باز روی براہ عدم آرزو قُلْ کہہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ کون ہے وہ جو بچاوے تمکو مِنَ
اللّٰهِ عذاب الٰہی سے اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ سُوْٓءًا تمہارے ساتھ برائی اور شکست اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً
یا چاہے تمہارے ساتھ نعمت اور نصرت تو وہ کون ہے جو منع کرے اوسے وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ اور نہیں پاتے ہیں لوگ اپنے واسطے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَلِيًّا کوئی دوست کہ نفع پہونچاوے وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور نہ کوئی یار و مددگار کہ ضرر کو روکے
زاد المسیر میں ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکرگاہ سے مدینہ منورہ میں گیا اپنے بھائی کو دیکھا عیش و طرب کا اسباب
مہیا کیے ہوئے شراب اور نقل اپنے سامنے رکھے تھا وہ بولا کہ اے بھائی تو یہاں عیش و طرب میں گذرانتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نیزہ اور تلوار کے بیچ میں ہیں بھائی نے جواب دیا کہ تو بھی آکر بیٹھ کہ تجھے اور تیرے دوستوں کو بلا گھیرے ہوئے ہے محمد ہرگز اس معرکہ سے سلامت نہ نکلینگے
وہ مرد پھرا اور بولا کہ جاتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیری باتوں کی خبر سناتا ہوں جب حضرت کے پاس پہونچا حضرت جبرئیل اوس سے
پہلے ہی آچکے تھے اور یہ آیت لا چکے تھے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ تحقیق کہ جانتا ہے اللہ الْمُعَوِّقِيْنَ باز رکھنے والوں کو نصرت رسول
مِنْكُمْ تمہارے گروہ میں سے وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے والوں کو اپنے بھائیوں سے کہ هَلُمَّ اِلَيْنَا آؤ ہماری طرف
اور بعضوں نے کہا ہے کہ منافق لوگ مسلمانوں کو ڈراتے تھے یا ابوسفیان یا یہود منافقوں کو کہتے تھے کہ اپنے کو ہلاک کرتے ہو اور محمد کی یاری
اور مددگاری سے بچا کو منافقوں نے یہودکی بات سنی اور لڑائی سے پہلو تہی کرنے لگے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اور نہیں
آتے ہیں منافق لوگ کفار کی لڑائی میں اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑا آنا یا تھوڑی لڑائی کرتے ہیں دکھانے سنانے کی راہ سے اَشِحَّةً
عَلَيْكُمْ اوس حال میں کہ بخیل ہیں بیچ دینے ہیں یا بیچ خرچ دینے میں یا نہیں چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمکو پہونچے فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ پھر جب آتا ہے
دشمن کا خوف رَاَيْتَهُمْ دیکھتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو کمال بزدلی کی راہ سے يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ دیکھتے ہیں تمہاری طرف
تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ پھرتی ہیں اونکی آنکھیں بیچ گڑھوں میں كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مانند اوسکے جس پر پوشیدہ کیا ہو بیہوشی کو
بیہوش کیا ہو مِنَ الْمَوْتِ سکرات موت کے سبب فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ پھر جب جاتا ہے خوف سَلَقُوْكُمْ تمکو ایذا دیتے ہیں
دین کا دشمن سخت کہیں بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ سخت زبان یعنی تیز زبانی کریں اَشِحَّةً اوس حال میں بخیل ہیں عَلَى الْخَيْرِ مال غنیمت پر

یعنی جب غنیمتوں کے مال تقسیم ہوتے وقت لڑتے جھگڑتے ہیں تو اُولٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا وہ لوگ نہیں ایمان لائے ہیں فَأَحْبَطَ
اللّٰهُ پس باطل کر دیے ہیں اللہ نے أَعْمَالَهُمْ عمل اونکے یعنی جو جہاد اونھوں نے ریا اور غرض کے سبب کیا ہو وہ باطل او نامقبول ہے
یا اللہ ظاہر کر دیگا اونکے اعمال کا باطل ہونا وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے یہ ظاہر کر دینا عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا خدا پر آسان
يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ گمان کرتے ہیں یہ گروہ احزاب کو یعنی کافروں کے لشکر کو کہ وہ لَمْ يَذْهَبُوا نہیں چلے گئے
ہیں یعنی منافق ایسے ڈرے ہیں اور اسطرح اونھوں نے جی چھوڑ دیے ہیں کہ باوجود اسبات کے کہ منافق لوگ شکست کھا گئے ہوں پھر
منافق یہی گمان کرتے ہیں کہ وہ مدینہ کو گھیرے ہوئے اپنے لوگوں کو کھڑے ہیں وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ اور اگر آوین لشکر دوبارہ تو
دوست رکھتے ہیں منافق اور تمنا کرتے ہیں لَوْ أَنَّهُمْ کہ وہ بَادُونَ صحرا نشین ہوں فِي الْأَعْرَابِ میان عرب کے
یعنی منافق لوگ بیدلی کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ مدینہ کے اندر نہ رہیں بلکہ جنگلوں میں جا بیٹھے رہیں يَسْأَلُونَ پوچھتے رہیں
آنے جانے والوں سے عَنْ أَنْبَائِكُمْ تمہاری خبر و احوال اور دشمنوں کی کیفیت اور جو کچھ تمہارے اونکے درمیان گذری ہو
وَلَوْ كَانُوا اور اگر ہوں فِيكُمْ تمہارے درمیان یعنی مدینہ میں اور دشمنوں سے مقابلہ ہو تو مَا قَاتَلُوا نہ قتال کریں إِلَّا
قَلِيلًا مگر تھوڑا سا لَقَدْ كَانَ تحقیق کہ ہے لَكُمْ تمہارے واسطے اے مومنو اور واسطے اونکے فِي رَسُولِ اللّٰهِ رسول اللہ
کے افعال میں أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اقتدا اچھی یعنی آپکی متابعت جسطرح آپ لڑائی میں ثابت قدم اور سختیوں مصیبتوں پر صبر
کرتے ہیں تم بھی ویسا ہی کرو یا آپکی ذات میں پیروی کرنے کے واسطے نیک خصلتیں ہیں لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ اوس شخص کے
واسطے جو امید رکھتا ہو ثواب الٰہی یا لقائے الٰہی کی وَالْيَوْمَ الْآخِرَ اور روز آخرت کی نعمتوں کی وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا
اور اوسکے واسطے جسنے یاد کیا خدا کو بہت دل اور زبان سے منقول ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دیدی تھی
یعنی کفار کے لشکر جمع ہو آوینگے اور فرمادیا تھا کہ اونکے اکٹھا ہونے سے تمپر کام سخت ہو جاویگا اور آخر تم ہی اونپر فتح پاؤگے وَلَمَّا رَأَى
الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ اور جب دیکھا ایمان والوں نے لشکروں کو جنگ خندق کے دن لشکر اسلام کے سامنے اونھوں نے صف
باندھی تو قَالُوا کہا مسلمانوں نے هٰذَا یہ ہے مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وہ چیز جسکا وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے کہ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ
لَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَرَسُولُهُ اور وہ جو فرمایا تھا اوسکے رسول نے کہ سَيَشْتَدُّ الْأَمْرُ بِاجْتِمَاعِ الْأَحْزَابِ وَصَدَقَ اللّٰهُ
وَرَسُولُهُ اور سچ کہا خدا نے اور اوسکے رسول نے وَمَا زَادَهُمْ اور نہیں زیادہ کیا لشکروں کے دیکھنے نے مسلمانوں کے واسطے
إِلَّا إِيمَانًا مگر باور کرنا اللہ کے وعدوں کا وَتَسْلِيمًا اور گردن جھکا دینا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے سامنے اور واسطے
دونوں جہان کی سعادت اس گردن جھکانے میں مندرج ہے بیت ہر کہ او در خم چوگان تو سر پیش نہاد ہمہ را زود بسر منزل مقصود رسانید
کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعضوں نے نذر کی تھی جیسے حضرت حمزہ اور مصعب بن عمیر اور انس بن النضر وغیرہ رضی اللہ عنہم نے کہ جب میدان
جنگ میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں ثابت قدم رہکر کفار سے خوب مقابلہ و مقاتلہ کرینگے اور جبتک شربت شہادت
نہ پئیں گے آرام نہ لینگے اب حق تعالیٰ اونکی صفت میں فرماتا ہے کہ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مسلمانوں میں سے رِجَالٌ صَدَقُوا مرد ہیں کہ سچ کیا اونھوں نے

رکوع ۱۲

کیا گمان کیا تم نے یہ کہ تم داخل ہو بہشت میں اور ابھی نہیں آئی تمکو حالت اون لوگوں کی کہ گذرے پہلے تم سے ۱۲ قریب ہے کہ سخت ہو جاوے کام لشکروں کے جمع ہونے سے ۱۲

مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وہ چیز کہ عہد باندھا ہے خدا کے ساتھ اوس چیز پر کہ قتال پر ثابت رہنا ہے حضرت ملک متعال کی رضامندی کے
واسطے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ تو اونمین سے کوئی ہے جسنے گذارا یعنی وفا کی نحبہ اپنی نذر اور قتال کیا یہانتک کہ شہید ہوگئے حمزہ اور
مصعب اور انس رضی اللہ عنہم وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ اور اونمین سے کوئی ہے کہ انتظار کرتا ہے جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا
بَدَّلُوْا اور نہین بدلا اونھون نے اپنا عہد تَبْدِيْلًا بدلنا اور اپنی بات سے نہین پھرے لِيَجْزِيَ اللّٰهُ تاکہ جزا دے اللہ
الصّٰدِقِيْنَ سچون کو یعنی عہد وفا کرنے والون کو بِصِدْقِهِمْ اونکی سچائی پر یعنی فرمانبرداری پر وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اور
تاکہ عذاب کرے منافقون کو اِنْ شَآءَ اگر چاہے کہ وہ نفاق پر مرین اَوْ يَتُوْبَ یا پھیرے توفیق توبہ کے ساتھ عَلَيْهِمْ اونپر یعنی
اونکو توبہ کی توفیق دے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے غَفُوْرًا بخشنے والا جو توبہ کرے رَّحِيْمًا مہربان اوسپر جو توبہ پر مرے کہا ہے
انہین ویا ستائیس دن لشکر کفار مدینہ مین گھیرے رہے خندق کے کنارے آتے اور دونون طرف سے تیر اور پتھر کی لڑائی ہوتی اونکو شبیخون کا
ارادہ کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس صحابہ کے ساتھ لیکن شبخون کے دفع مین مشغول ہوتے ایک دن عمرو بن عبدود نامی کافر کہ
شجاع عرب تھا اور اوسے ہزار جنگی کہتے تھے مقابل کرتے تھے گویا ہزار شجاع کا ساتھ لیے ہوئے خندق اوتر کر سامنے آیا اور مقابل
طلب کیا پس عمرو تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور نوفل کو مسلمانون نے سنگسار کیا اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے اوسکی کمر دو ٹکڑے کر دی پس کافرون کا دل ٹوٹ گیا اور ہمت چھوٹ گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ کے دن
فتح کے واسطے دعا کی بدھ کے دن ظہر و عصر کی نماز کے درمیان مین فتح کا انتظار ہوا اور حق تعالی نے باد صبا کو لشکر اسلام کی مدد کے واسطے
بھیجا بیت باد صبا بست میان نصرت ترا دیدی چراغ آلکہ بکشت باد با دوری پس صبا نے اوس لشکر مین لرزہ ڈال دیا اور اونکی آگ بجھا دی
اور فرشتون نے آسمان سے اتر کر اونکے خیمون کی رسیان توڑ دین اور میخین اوکھاڑ ڈالین وہ عاجز ہو کر بھاگ نکلے اور بموجب وعدہ حق تعالی ابواب اقبال کی
کنجیون سے فتح و نصرت کے دروازے کھل گئے بیت چو در سر خیزد و آمد شد شمشیر جان آن فتح کہ مفتاح امان بود بر آمد وَرَدَّ اللّٰهُ
اور پھیرا اللہ نے مدینہ سے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اوسکا یعنی احزاب کا بِغَيْظِهِمْ اونکے غصہ سا
یعنی وہ غصہ مین بھرے ہوئے پھرے لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا نہ پائی اونھون نے نصرت اور غنیمت وَكَفَى اللّٰهُ اور کفایت کی اللہ نے
الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ مومنون کو لڑائی باد صبا اور فرشتون کے سبب سے وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا اور ہے اللہ قوی قادر جو کچھ چاہا
اوسکے پیدا کرنے پر عَزِيْزًا غالب سب چیزون پر کافرون کے بھاگ جانے کے بعد حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑائی کے واسطے مسلمان جائین
اسواسطے کہ اونھون نے عہد توڑ کر کافرون کی مدد کی تھی لشکر اسلام نے پندرہ دن رات اونکا محاصرہ کیا اور اونپر کام تنگ ہوا سعد بن معاذ رضی اللہ
عنہ کہ اونکے حلیف تھے اونکے حکم سے مسلمان پھرے اور سعد نے حکم فرمایا کہ اونکے مردون کو قتل کرین عورتون اور بچون کو لونڈی غلام بنائین
اور اونکے مال مومنون پر تقسیم کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد تمنے وہ حکم کیا کہ حق تعالی نے سات آسمانون کے اوپر سے
حکم دیا تھا تو حق تعالی اس واقعہ کی خبر دیتا ہے کہ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ اور اوتارا خدا نے اون لوگون کو جنھون نے
مدد دی تھی احزاب کو اور اونکے پشت پناہ ہو گئے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت مین سے یعنی یہود قریظہ کو مِنْ

دو بار ایک بار تو خدا کی فرمانبرداری کرنے کے واسطے اور ایک بار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ڈھونڈھنے کے لیے وَاَعْتَدْنَا لَهَا اور
تیار کی ہے ہمنے لَهَا اوس بی بی کے واسطے رِزْقًا كَرِيمًا روزی اچھی بہشت مین اوسکے اجر سے زیادہ يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ اے
پیغمبر کی بیبیو لَسْتُنَّ نہین ہو تم كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ مانند ایک کے عورتون میں سے اسواسطے کہ تمکو سب
عورتون سے بڑی فضیلت ہے اِنِ اتَّقَيْتُنَّ اگر تم ڈرتی ہو خدا سے اور اوسکا حکم مانتی ہو فَلَا تَخْضَعْنَ تو نرمی اور عاجزی
نکرو بِالْقَوْلِ بات کرنے مین جب کسی سے بات کرو فَيَطْمَعَ کہ آرزو کرے تم مین الَّذِي وہ شخص فِي قَلْبِهٖ جسکے دل مین
مَرَضٌ بیماری ہے نفاق کی یا چاہ ہے گناہ کی وَقُلْنَ اور کہو قَوْلًا مَّعْرُوفًا بات نیک اور اچھی کہ شبہہ سے دور ہو وَقَرْنَ
اور آرام لو فِي بُيُوتِكُنَّ اپنے گھرون مین وَلَا تَبَرَّجْنَ اور بناؤ نہ دکھاؤ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰى دکھانا پہلی
جاہلیت کی عورتون کا ایسا کہ اوس جاہلیت کے دنون کو جاہلیت جہلا کہتے ہین اور وہ حضرت ادریس کے زمانہ سے حضرت نوح
علیہما السلام کے زمانہ تک تھی اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ جاہلیت اولی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے زمانہ مین تھی کہ عورتین پوشاک
موتیون کی بناکر پہنتی تھین اور اپنے کو مردون کے سامنے پیش کرتی تھین اور جاہلیت اخری حضرت عیسی اور جناب سلطان الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہما وسلم کے زمانہ کے درمیان مین تھی اور بعضے مفسرون نے اس آیت کے معنی یون کہے ہین کہ نہ چلو اوس
انداز کی چال جیسے زمانہ جاہلیت اولی کی عورتین چلتی تھین وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز کہ عبادات بدنیہ کی جڑ ہے وَاٰتِيْنَ
الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ کہ عبادات مالیہ مین بڑی عبادت ہے وَاَطِعْنَ اللّٰهَ اور حکم مانو خدا کا فرائض مین وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے
رسول کا سنتون مین اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ تاکہ لیجائے
تمسے گناہ اَهْلَ الْبَيْتِ اے پیغمبر کی بیبیو وَيُطَهِّرَكُمْ اور پاک کردے تمکو گناہون سے تَطْهِيْرًا پاک کرنا صاحب کشاف نے
لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بیبیان آپکی اہلبیت ہین اور وسیط مین عکرمہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے منقول ہے کہ اہل بیت سے حضرت کی بیبیان مراد ہین اس دلیل سے کہ پہلے بھی اونھین سے خطاب تھا اور آئندہ بھی ونھی سے خطاب ہے
اور يُطَهِّرَكُمْ مین مذکر کی ضمیر تغلیب کی جہت سے ہے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونمین تھے اور زاد المسیر مین ایک قول لکھا ہے کہ اہل بیت
عام ہے بیبیون اور اولاد کو اور حقائق مین ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی سے بھی یہی منقول ہے اور صاحب عین المعانی نے کہا ہے کہ ظاہر
تفسیر اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہلبیت آپکی بیبیان ہی ہون مگر ام المومنین حضرت بی بی عایشہ اور بی بی ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس
بن مالک رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے کہ اہل بیت جناب سیدہ حضرت بی بی فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام ہین اور
اس آیت کا شان نزول اسطرح پر لکھا ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپنے اپنے گھر مین کملی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
واسطے بچھائی آپ اوسپر بیٹھے تھے کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آئین اور سنبوسے پکا ہوا گوشت آپکے واسطے لائین حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ
علی اور اپنے بیٹون کو بلا کہ اس خوان پر وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائین جب وہ آئے اور کھانا کھا چکے تو آپنے اوس کملی کا خالی کونا اونپر اوڑھا
اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہین انسے گناہ لیجا اور انھین پاک کردے تو یہ آیت نازل ہوئی تو مین نے اپنا سر کملی کے اندر کر کے عرض کی

کہ یا رسول اللہ کیا میں آپکے اہل بیت میں سے نہیں ہوں آپنے فرمایا اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ یعنی تم خوبی پر ہو اسی جہت سے انھی پانچ شخصوں کو
آل عبا بولتے ہیں شعر آل عبا رسول اللہ و ابنتہٗ و المرتضٰی ثم سبطاہ اذا جمعوا پنجتن بھی کہتے ہیں اور بعضی تفسیروں میں انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ چھ مہینے تک وقت نماز صبح حضرت بی بی فاطمہ کے دروازہ پر گذرتے تھے اور کہتے تھے کہ اَلصَّلٰوۃَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا وَاذْکُرْنَ اور یاد کرو اے پیغمبر کی بیبیو مَا یُتْلٰی جو چیز پڑھی جاتی ہے فِیْ بُیُوْتِکُنَّ
تمہارے گھروں میں مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ آیات کلام اللہ میں سے وَالْحِکْمَۃِ اور پیغمبر کی باتوں میں سے کہ سخن حکمت ہے
اور یہ آیت آمادہ کرتی ہے قرآن و حدیث حفظ کرنے پر اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بیشک خدا ہے لَطِیْفًا نیک کام کرنے والا تمہارے ساتھ
خَبِیْرًا جاننے والا تمہاری باتیں و تمہارے کام یہ آیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے باب میں نازل ہونے کے بعد
مسلمان عورتوں کی ایک جماعت نے کہا کہ ہمارے واسطے کچھ بھی نہیں نازل ہوا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ بیشک
مسلمان مرد وَالْمُسْلِمٰتِ اور مسلمان عورتیں وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والے اور ایمان والیاں وَالْقٰنِتِیْنَ
وَالْقٰنِتٰتِ اور فرمانبرداری پر ثابت رہنے والے مرد اور عورتیں وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ اور سچے بات اور کام میں مرد اور
سچی عورتیں وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ اور صبر کرنے والے طاعتوں پر گناہوں سے مرد اور عورتیں وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ
اور عاجزی کرنے والے مرد اور عورتیں وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ اور صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں وَ
الصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ اور روزہ رکھنے والے فرض اور نفل کا مرد اور عورتیں وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَہُمْ وَالْحٰفِظٰتِ
اور اپنی شرمگاہیں حرام سے بچانے والے اور بچانے والیاں وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اور بہت ذکر کرنے والے اللہ کا
اور ذکر کرنے والیاں اَعَدَّ اللّٰہُ تیار کی ہے اللہ نے لَہُمْ اون سب مردوں اور عورتوں کے واسطے مَّغْفِرَۃً مغفرت گناہوں کی
وَّاَجْرًا عَظِیْمًا اور اجر زیادہ اونکی طاعت کا لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی زینب بنت جحش کی خواہش حضرت
زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کے واسطے کی بی بی زینب نے اس گمان پر پیام قبول کیا کہ حضرت اپنے لیے میری خواہش کرتے ہیں جب اونھیں
معلوم ہوا کہ حضرت زید کے واسطے یہ خواہش ہے تو انکار کیا اسواسطے کہ بہت خوبصورت تھیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپی کی
بیٹی تھیں بولیں کہ میں آزاد کیے ہوئے غلام کی جورو کیوں بنوں اونکے بھائی عبداللہ بھی اس انکار میں اپنی بہن کے شریک تھے
تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ اور نہیں ہے کسی ایمان والے مرد یعنی عبداللہ بن جحش کو وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ
اور نہ کسی ایمان والی عورت یعنی بی بی زینب کو اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ جب حکم کر چکا خدا اور اوسکا رسول اَمْرًا
کسی کام کو یعنی حضرت زید کے ساتھ بی بی زینب کے نکاح کو اَنْ یَّکُوْنَ لَہُمُ الْخِیَرَۃُ یہ کہ ہو اونکے واسطے کچھ اختیار کہ پسند کریں
مِنْ اَمْرِہِمْ اپنے کام میں کچھ بلکہ اونپر واجب ہے کہ اپنے اختیار کو خدا اور رسول کے اختیار کا تابع کردیں وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ اور جو کوئی گناہگار ہو جائے اور مخالفت کرے خدا اور رسول سے یا قرآن اور حدیث کے حکم سے درگذرے
فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک وہ گمراہ ہوا ضَلٰلًا مُّبِیْنًا گمراہی کھلی ہوئی اسواسطے کہ اگر اعتقاد کی رو سے خلاف کرے

تو کفو ہو۔ یہ آیت نازل ہونے کے بعد بی بی زینب بھی راضی ہو گئیں اور انکے بھائی بھی اور حضرت زید کے ساتھ انکا نکاح ہو گیا اور حق تعالی
نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم دیا کہ میرے علم قدیم میں یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ زینب تمہاری بیبیوں میں داخل ہونگی پھر حضرت زید
اور بی بی زینب میں ناموافقت ظاہر ہوئی یہانتک کہ اکثر تکرار ہوتا اونھوں نے طلاق دینے کا ارادہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع
فرماتے تھے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَاِذْ تَقُوْلُ اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہتے تھے لِلَّذِیْٓ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اوس شخص کے واسطے جس پر انعام کیا اللہ نے اسلام کی دولت عطا کر کے اور تمہاری خدمت اور متابعت کی
توفیق دیکر وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اور تم نے انعام کیا اوسپر پرورش اور آزاد اور متبنی کر کے یعنی زید جو خدا اور رسول کی احسانوں
کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں اونسے کہتے تھے کہ اَمْسِكْ عَلَیْكَ روک رکھ اپنے واسطے زَوْجَكَ اپنی جورو یعنی بی بی زینب
وَاتَّقِ اللّٰهَ اور ڈر خدا سے اوسکے کام میں اور ضرر کی راہ سے اوسکو طلاق نہ دے وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ اور چھپاتے ہو تم اے
ہمارے حبیب اپنے جی میں مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وہ چیز جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے یعنی اس بات کو کہ زینب تمہاری بیبیوں میں
داخل ہوگی وَتَخْشَی النَّاسَ اور ڈرتے ہو تم لوگوں کی ملامت سے کہ کہینگے اپنے متبنی کی زوجہ کی خواہش کی وَاللّٰهُ اَحَقُّ
اَنْ تَخْشٰىهُ اور خدا بہت لائق اس بات کے ہے کہ اوس سے تم ڈرو اوس بات میں جس میں ڈرنا چاہیے اور یقینی رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تمام خلق میں خدا سے بہت ڈرنے والے تھے اسواسطے کہ خوف علم کے سبب سے ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اور اَنَا اَعْلَمُکُمْ
بِاللّٰهِ وَاَخْشٰکُمْ کے حکم کے موافق سب اہل عالم سے زیادہ آپکو خوف خدا تھا لطیفہ خوف و خشیت نتیجہ علم ہے ہر کرا علم بیش خشیتش بیش
ہر کرا خوف شد رفیق رہش ، باشد از جملہ رہروان و پیش ، لکھا ہے کہ حضرت زید نے بی بی زینب کو طلاق دیدی تو جب عدت گذر
گئی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو بھیجا کہ آپکے واسطے اونکی خواہش کرے یہ بات حضرت زینب کے سامنے پہونچی تو اونھوں نے
کمال خوشی کی وجہ سے شکر کا سجدہ کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھی اور یوں دعا کی کہ یا اللہ تیرے رسول نے میری خواستگاری کی ہے
اگر میں اونکے لائق ہوں تو مجھے اونکے نکاح میں دے بس فورا اونکی دعا قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ
پھر جب پہونچا زید مِّنْهَا اوس سے وَطَرًا اوس حاجت کو جو رکھی تھی اور صحیح یہ ہے کہ حضرت زید کی مراد بی بی زینب کی طلاق دینی
جب اونسے اپنی مراد پائی یعنی اونھیں طلاق دی اور عدت پوری ہوئی تو زَوَّجْنٰكَهَا جوڑا کر دیا ہم نے تمہیں اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوسکا یعنی تمہارا نکاح زینب کے ساتھ کر دیا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ تاکہ نہو تمہارے بعد عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ مسلمانوں پر
تنگی یا گناہ یا وبال فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ بیچ جورؤں اپنے متبنا اون کی جورؤں کے اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا
جب پہونچیں اونسے اپنی مراد کو یعنی طلاق دیں اور عدت گذر جائے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ اور ہے کام جو خدا چاہتا ہو مَفْعُوْلًا ۝ کیا گیا
لطیفہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کام پس حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت نازل ہونے کے بعد ام المؤمنین حضرت
زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں اونکی بے اجازت چلے گئے وہ بولیں کہ یا رسول اللہ بے خطبہ اور بے گواہ آپنے فرمایا کہ اللہ نے نکاح کر دیا اور جبرئیل
گواہ ہیں حضرت زینب اور سب بیبیوں پر یہ فخر کرتی تھیں کہ میرا نکاح خود خدا نے اپنے رسول کے ساتھ کر دیا اور تمہارے نکاح تمہارے اولیا نے

تمہارے ولی لوگ تھے مَا كَانَ نہین ہو عَلَى النَّبِيِّ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنْ حَرَجٍ کچھ بار اوپر بال فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ
لَهُ ط اوس چیز مین جو مقدر اور مقرر کر چکا ہی اللہ اوسکے واسطے اور یہ صورت اونکے واسطے مخصوص نہین ہی بلکہ سُنَّةَ اللَّهِ سنت
ٹھہرا دی ہی اللہ نے سنت فِي الَّذِينَ خَلَوْا اون لوگون مین جو گذر گئے مِنْ قَبْلُ ط پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اس سے اور انبیا مراد ہین کہ حق تعالی نے اونپر سے حرج مٹا دیا اوس چیز مین جو اونپر مباح کردی وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ اور ہی خدا کا کام قَدَرًا
مَقْدُورًا ن اندازہ مقرر کیا ہوا کہ اوسکے خلاف ہونا محال ہی الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ وہ لوگ جو پہونچاتے ہین رِسٰلٰتِ
اللَّهِ پیغام خدا کے اپنی امتون کو وَيَخْشَوْنَهُ اور ڈرتے ہین اوس سے وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا اور نہین ڈرتے ہین کسی سے
إِلَّا اللَّهَ ط مگر خدا سے وَكَفَىٰ بِاللَّهِ اور بس ہی اللہ حَسِيبًا ن کافی ڈرنے والون کو یا شمار کرنے والا بندون کو اور حسب شمار
اوسکے ہاتھ ہی تو چاہیے کہ خوف بھی اوسی سے ہو ام المومنین حضرت زینب کے اس معاملہ نکاح کے بعد بے ادبون نے زبان طعن دراز کی
کہ محمد عربی لوگون کو تو نصیحت کرتے ہین کہ بیٹے کی جورو شوہر پر حرام ہی اور خود زید کو بیٹا بنایا اور اونکی عورت سے نکاح کر لیا وہ لوگ متبنی کو
حکم شرع مین اصلی بیٹے کے برابر جانتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ باپ کسی مرد کے تمہارے مین سے اگر چہ حضرت طیب اور طاہر اور قاسم اور ابراہیم کے باپ تھے لیکن وہ چارون پیغمبر زادہ
مردی یعنی جوانی کی حد تک نہین پہونچے تو درحقیقت آپکی صلب سے کوئی بیٹا نہین کہ اوسکی زوجہ آپپر حرام ہو وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ
اور مگر وہ رسول ہین اللہ کے وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط اور مہر ہین پیغمبرون کی یعنی آپکے سبب نبوت پر مہر ہو گئی اور پیغمبری آپ پر ختم
کی گئی اور خاتم آخر کے معنی مین بھی آیا ہی یعنی آپ آخر انبیا ہین نور ظہور مین جسطرح اونکے اول تھے ظہور نور مین وَكَانَ اللَّهُ اور ہی اللہ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ن ہر چیز جاننے والا تو جانتا ہی کہ کون شخص اسکے لائق ہی کہ اوسپر نبوت ختم ہو بعض الاجوبہ مین آیا ہی کہ مہر توثیق کی
صحت مہر کے سبب سے ہی اور حق تعالی نے پیغمبر کو مہر کہا تاکہ لوگ جان لین کہ محبت الہی کے دعوے کی تصحیح آپکی متابعت ہی سے کر سکتے
ہین اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی الایہ ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مہر کے سبب سے ہی تو سب پیغمبرون کو شرف حضرت کی ذات سے ہی اور مہر
کتبہ کی گواہ اوسکی مہر ہوتی ہی تو محکمہ قیامت مین گواہ آپ ہونگے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا اور
جہان کتاب پر مہر کی گئی تو کتابت تمام ہو جاتی ہی چونکہ نبوت پر حضرت کی ذات مہر ہی تو آپکے سبب سے نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور چونکہ
سب انبیا سے مہر نبوت کے ساتھ آپ مخصوص ہوے تو اونکی ختمیت کے ساتھ بھی آپنے اختصاص پایا مثنوی مین ہی نظم بہر این
خاتم شدست او کہ بجود مثل او نی بود نی خواہند بود چونکہ در صنعت برد استاد دست نی تو گوئی ختم صنعت بر تو ہست يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوا اللَّهَ یاد کرو اللہ کو ذِكْرًا كَثِيرًا ن بہت یاد کرنا یعنی اکثر اوقات یا بہت طرح سے یاد کرو لا اله
الا اللہ کہکر الحمد للہ کہنے سے اللہ اکبر کہکر وَسَبِّحُوهُ اور تسبیح کرو اوسکی یا نماز ادا کرو اوسکے واسطے بُكْرَةً وَأَصِيلًا ن
صبح شام اسواسطے کہ صبح اور شام کے وقت نماز ادا کرنا بہت شاق ہی سلمی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ ذکر کثیر سے دلی ذکر مراد ہی اسواسطے کہ ہمیشہ ذکر
کرنا دل ہی سے ہوتا ہی زبان سے ممکن نہین لطائف قشیری مین ہی کہ ذکر کثیر کا حکم اشارہ ہی حق تعالی کی محبت کی طرف یعنی اوسے دوست رکھو اسواسطے

کہ من احب شیئا اکثر ذکرہ یعنی جو کسی کو دوست رکھتا ہے تو اکثر اوسکا ذکر کرتا ہے تو ذکر کی کثرت محبت کی علامت ہے محبت چھوڑتی ہی نہیں کہ
زبان یا دل دوست کے ذکر سے خالی رہے بیت ورہیچ مکان نیم ز فکرت خالی ⁂ در ہیچ زمان نیم ز ذکرت غافل ⁂ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي
وہ ہی خدا کہ درود بھیجتا ہے یعنی رحمت نازل کرتا ہے عَلَيْكُمْ تم پر وَمَلَائِكَتُهُ اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں یعنی مغفرت
چاہتے ہیں تمھارے گناہوں کی اور یہ خدا اور فرشتوں کا درود تم پر لِيُخْرِجَكُمْ اسواسطے ہے کہ نکالے تمکو مِنَ الظُّلُمَاتِ
تاریکیوں سے کفر کی إِلَى النُّورِ نور ایمان کی طرف نکالنے سے مراد ہمیشہ نکالے رکھنا اور نکلنے پر قائم کر دینا ہے اسواسطے کہ خدا اور
فرشتوں نے جب اونپر درود بھیجا تو اوس وقت وہ تاریکیوں میں نہ تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نکالنا ظلمت معصیت سے ہے نور طاعت کی طرف
یا شک سے یقین کی جانب یا تدبیر کے اندھیرے سے یقین کے اوجالے کی طرف بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ ظلمات بشریت سے نور روحانیت
کی طرف وَكَانَ اور ہے خدا بِالْمُؤْمِنِينَ ایمان والوں کے ساتھ رَحِيمًا ○ مہربان کہ اونپر خود تو رحمت کرتا ہے اور فرشتوں کو
اونکی بخشش چاہنے کا حکم فرماتا ہے تَحِيَّتُهُمْ تحیت مومنوں کی خدا کی طرف سے يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ جس دن دیکھینگے
اوسے سلام ہے وہ سلام جو ہر آفت اور ہر خوف سے سلامتی کی خبر دے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یلقونہ میں جو ضمیر ہے وہ ملک الموت کی طرف
پھرتی ہے یہ کنایہ غیر مذکور ہے یعنی وہ جس دن حضرت عزرائیل کو دیکھینگے تو عزرائیل اونپر سلام کہینگے وَأَعَدَّ اور تیار کیا ہے خدا نے
لَهُمْ مومنوں کے واسطے باوجود اونپر تحیت کرنے کے أَجْرًا كَرِيمًا ○ اجر بزرگ کہ جنت اور اوسکی نعمت ہے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
اے پیغمبر بزرگی کا پکارنا ہے إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بیشک بھیجا ہمنے تجھے شَاهِدًا گواہ امت کی تصدیق اور تکذیب پر وَمُبَشِّرًا
اور خوشخبری دینے والا ہماری رحمت کی وَنَذِيرًا ○ اور ڈرانے والا ہمارے عذاب سے وَدَاعِيًا اور پکارنے والا إِلَى اللَّهِ خدا کی
عبادت کی طرف اور اوسکی توحید کے اقرار کی جانب بِإِذْنِهِ اوسکے حکم سے یا اوسکی توفیق سے وَسِرَاجًا مُنِيرًا ○ اور
چراغ روشن یا صاحب چراغ روشن کہ وہ چراغ قرآن ہے یعنی قرآن کی تلاوت کرنے والا آیات باہرات میں لکھا ہے کہ حق تعالی نے پیغمبر کو
چراغ کہا اسواسطے کہ چراغ کی روشنی اندھیرے کو مٹا دیتی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور وجود نے کفر کے اندھیرے کو جہان سے
نیست و نابود کر دیا بیت چراغے روشن از نور خدائی ⁂ جہان را دادہ از ظلمت رہائی ⁂ دوسرے یہ کہ جو کچھ گھر میں گم ہو جاتا ہے اوسے چراغ کی
روشنی میں پا سکتے ہیں اور جو حقائق لوگوں سے پوشیدہ تھے اس چراغ کے نور سے انوار معرفت حاصل کرنے والوں پر روشن ہو گئے قطعہ
از و جان را بدانش آشنائی ست ⁂ وز و چشم جہان را روشنائی ست ⁂ در گنج معانی برکشادہ ⁂ وزان صاحبدلان را بہرہ دادہ ⁂ تیسرے یہ کہ
چراغ گھر والوں کو امن و امان اور راحت کا سبب ہوتا ہے اور چور کو خجلت اور عقوبت کا باعث ہوتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی
دوستوں کے واسطے سلامت اور کرامت کے سبب ہیں اور منکروں کے لیے حسرت و ندامت کے باعث ہیں اور منیرا تاکید ہے یعنی آپ چراغ ہیں
اور چراغوں کی طرح نہیں اسواسطے کہ اور چراغ کبھی بجھتے ہیں کبھی روشن ہوتے ہیں اور آپ اول سے آخر تک روشن ہیں اور چراغ ہوا سے
جھلملاتے ہیں اور کوئی آپکے نور کو مغلوب نہیں کر سکتا يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ اور چراغ رات کو روشن کیے
جاتے ہیں دن کو نہیں آپنے ظلمت دنیا کی رات کو دعوت اسلام کے نور سے روشن کر دیا اور قیامت کے دن کو بھی مشعل شفاعت آپ

روشن کرنیکے نظم شد بدنیا خش چراغ افروزہ شب گشتہ التفاتش روز بازفروا چراغ افروز کراز ان جہم عاصیان سوزد
کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے آفتاب کو چراغ فرمایا وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور ہمارے پیغمبر کو بھی چراغ فرمایا آفتاب چراغ آسمان ہے
اور جناب رسالتمآب چراغ زمین و زمان و چراغ دنیا ہے آپ چراغ دین و وہ منازل فلک کا چراغ آپ محافل ملک کے چراغ ہیں وہ
چراغ آب و گل ہے آپ چراغ جان و دل ہیں چراغ آفتاب جلنے سے لوگ خواب سے بیدار ہوتے ہیں آپ کے نور کا چراغ روشن ہونے سے
سب خواب عدم سے اوٹھ کر میدان وجود میں آئے بیت از ظلمات عدم راہ کہ بردے بیرون گر نشدے نور تو شمع روان
ہمہ ہ اور کسی نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے بیت ز اقلیم عدم می آمدی و پیش رو آدم ہا چراغے بود بر دستش ہم از نیر
تحسینت ہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور خوشخبری دو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایمان والوں کو بِأَنَّ لَهُمْ اس بات کے ساتھ
کہ بیشک اونکے واسطے ہے مِّنَ اللَّهِ خدا کی طرف فَضْلًا كَبِيرًا فضل بڑا اونکے کام کے اجر سے زیادہ یعنی لطف ہا
کہ بہت بڑی عطا اور بہت خوب جزا ہے وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ اور کہا نہ مان کافروں اور منافقوں کا یعنی
اونکے کہے پر ثابت رہ وَدَعْ اور ہاتھ اوٹھا اور چھوڑ دے اے ہمارے حبیب أَذَاهُمْ اونکی اذیت کا بدلا جو اذیت تمہیں پہنچتی ہے
یعنی اونسے بدلا لینے کے درپے نہ رہو کہ میں اونکی برائی کو کفایت کرتا ہوں وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور توکل کر خدا پر اور تمہیں فتح
کرنے میں وَكَفَىٰ بِاللَّهِ اور بس ہے اللہ وَكِيلًا کارساز اور مہم بردار یا نگہبان یا ضامن تمہارے واسطے نصرت اور
غالبیت کے وعدہ پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ جب نکاح میں لاؤ ایمان والیوں کو
ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ پھر طلاق دو تم اونھیں مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ پہلے اس سے کہ چھوؤ تم اونکو امام شافعی رحمۃ اللہ
تعالیٰ کہتے ہیں کہ مس کنایہ ہے مباشرت سے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خلوت صحیحہ مس کا حکم رکھتی ہے تو جب طلاق دو
تم عورتوں کو دخول یا خلوت صحیحہ سے پہلے فَمَا لَكُمْ تو نہیں ہے تمہارے واسطے عَلَيْهِنَّ اون طلاق دی ہوئی عورتوں پر
مِنْ عِدَّةٍ کوئی عدت تَعْتَدُّونَهَا کہ گنو تم اوسکے دن فَمَتِّعُوهُنَّ تو کچھ فائدہ دو اونھیں اوسکے سبب سے جو تمنے
مہر مقرر کیا ہے اوس طلاق دی ہوئی عورت کو نصف مہر دینا لازم اور متعہ یعنی فائدہ دینا مستحب ہے امام اعظم کے نزدیک اور بعض
نزدیک واجب ہے اور اگر مہر نامعین رکھا گیا ہو تو فائدہ دینا مال اور فراغت کی قدر واجب ہے وَسَرِّحُوهُنَّ اور چھوڑ دو اونھیں سَرَاحًا
جَمِيلًا چھوڑنا اچھا یعنی چونکہ عدت نہیں ہے تو اونکو اپنے گھروں سے رخصت کرو اور اونکو کچھ ضرر نہ پہنچاؤ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر
إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ بیشک ہمنے حلال کردیں تمہارے واسطے أَزْوَاجَكَ بیبیاں تمہاری اللَّاتِي آتَيْتَ وہ کہ دیدی
ہیں تمنے أُجُورَهُنَّ مہر اونکے حلال کرنے کو مقید کرنا مہر عطا کرنے کے ساتھ طریق افضل کے اختیار کی جہت سے ہے حلال ہونا اونکا مہر
موقوف ہونے کی وجہ سے نہیں وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ اور حلال کردی ہمنے تجھ پر وہ عورت جسکا مالک ہوا ہے تمہارا ہاتھ یعنی
تمہاری لونڈیاں مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ اوس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اللہ تجھ پر غنیمتوں میں سے جیسے حضرت صفیہ اور ریحانہ اور مثل
اونکے وَبَنَاتِ عَمِّكَ اور بیٹیاں تیرے چچا کی وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ اور بیٹیاں تیری پھوپھیوں کی اولاد عبد المطلب میں سے

وَبَنٰتِ خَالِكَ اور بیٹیاں تیرے ماموں کی وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ اور بیٹیاں تیری خالاؤں کی عبد مناف بن زہرہ کی اولاد
میں سے الّٰتِیْ هَاجَرْنَ وہ عورتیں کہ کی ہوئی ہیں ہجرت کی مَعَكَ تیرے ساتھ احتمال ہے کہ ذکر کی ہوئی عورتوں کو حلال کرنا
ہجرت کی قید کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں خاص ہے اور بی بی ام ہانی کا یہ قول اس احتمال کی تائید کرتا ہے کہ حضرت نے میرے ساتھ
نکاح کا پیام دیا اور اس آیت کے سبب سے میں آپ پر حرام ہو گئی اسواسطے کہ میں نے ہجرت نہ کی تھی وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اور ایمان والی
عورت ہمنے حلال کر دی اِنْ وَّهَبَتْ اگر بخش دے نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اپنی ذات پیغمبر کے واسطے اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ
اگر ارادہ کرے پیغمبر اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا یہ کہ نکاح میں لاوے خَالِصَةً خالص کیا گیا حلال کر دینا اوسکا خالص کر کے
لَّكَ تیرے واسطے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ سوا مومنوں کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوصات سے یہ بات ہے کہ نکاح بعد ہبہ کے ساتھ
ہی بے مہر اور بے نکاح عورت پر آپ تصرف کر سکتے تھے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے مگر مہر مثل لازم ہے
اور اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ صورت کس بی بی کے ساتھ واقع ہوئی بہت مشہور یہ بات ہے کہ یہ واقع ہوئی حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ
عنہا سے کہ اونھیں ام المساکین کہتے ہیں یا حضرت خولہ بنت حکیم سے یا حضرت میمونہ بنت حارث سے یا حضرت ام شریک بنت جابر رضی اللہ عنہن
تبیان کبیر میں کہا ہے کہ حضرت ام سہل سے کہ قبیلہ بنی اسد سے تھیں اور اگر ہبہ کرنے والی حضرت زینب تھیں تو اونکی یہ ہبہ رمضان سن تین ہجری کے
واقع ہوئی اور آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم محترم میں رہکر ربیع الاول سن چار میں وفات پائی اگر اہل سیر کے نزدیک حضرت ام شریک سے
ہبہ واقع ہوئی اور ان بی بی صاحبہ کو دولت عقد حاصل نہیں ہوئی قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہمنے جانا ہے مَا فَرَضْنَا جو کچھ فرض کیا ہے ہمنے
عَلَیْهِمْ اونپر یعنی امت پر شرائط عقد فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ نکاح میں اونکی عورتوں کے یعنی مہر گواہ و نفقہ و وجوب قسم چار آزاد عورتوں تک کو
نکاح میں رکھنا وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ اور اونکی لونڈیاں رکھنے میں یعنی ہمیں کام کو وسعت دینا ہے اور اے حبیب تیرے حق میں یہ عورتیں قدرت کے
سبب سے بے مہر اسواسطے حلال کریں لِكَیْلَا یَكُوْنَ تاکہ نہو عَلَیْكَ حَرَجٌ تجھپر تنگی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ غَفُوْرًا
بخشنے والا وہ چیزیں جنسے بچنا دشوار ہے رَّحِیْمًا مہربان وسعت دیکر اوس مقام پر جہاں حرج کا گمان ہو تُرْجِیْ پیچھے رکھے مَنْ تَشَآءُ
جسے چاہے مِنْهُنَّ اپنی بیبیوں میں سے وَتُـْٔوِیْۤ اور جگہ دے اِلَیْكَ اپنی طرف یعنی اپنے ساتھ رکھ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہے
اونمیں سے وسیط میں ہے کہ باری باٹنا اس آیت کے سبب حضرت پر سے ساقط ہو گیا اور زاد المسیر میں لکھا ہے کہ ام المومنین حضرت سودہ کے
سوا اور سب بیبیوں میں حضرت نے آخر عمر تک باری کی رعایت کی اسواسطے کہ حضرت سودہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ
کو بخشدی تھی صاحب کشاف نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ بیبیوں کو الگ رکھا یعنی ام المومنین حضرت سودہ حضرت صفیہ
حضرت جویریہ حضرت میمونہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہن کو اور انہیں باری کی رعایت فرماتے تھے جب چاہتے اور جسطرح چاہتے اور چار بیبیوں
کو اپنے ساتھ رکھا حضرت بی بی عایشہ صدیقہ حضرت حفصہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہن کو وَمَنِ ابْتَغَیْتَ اور جسکو تم چاہو اور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاؤ اور دلجوئی کرو مِمَّنْ عَزَلْتَ اونمیں سے جنسے کنارے رہتے ہو اور اونھیں الگ رکھتے ہو فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ
تو کچھ گناہ اور تنگی نہیں ہے تمپر ذٰلِكَ یہ معزول بیبیوں کو طلب کرنا اور دور رہنے والیوں کو اپنے پاس بلانا اَدْنٰۤى اَنْ تَقَرَّ بہت قریب ہے اس بات

اسکو ظاہر کرتی ہو ارشاد ہوا کہ اِنَّ اللّٰهَ ... علیہ وآلہ وسلم پر

کہ روشن ہو جائیں اَعْيُنُهُنَّ اونکی آنکھیں وَلَا يَحْزَنَّ
ساتھ اوس چیز کے جو دو تم اونکو سب کو یعنی حیا و نفقوں سے چار
کر دینا ہے خدا کے حکم سے ہی تو رنجیدہ نہونگی اور بسر و چشم مان لینگی وَاللّٰهُ
جو تمہارے دلوں میں ہے رغبت و کراہت وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِيْمًا
عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا لَا يَحِلُّ حلال نہیں اے میرے حبیب لَكَ النِّسَاءُ
بیبیاں سوے جو تمہارے عقد نکاح میں ہیں اسواسطے کہ آپکے حق میں نو بیبیاں ایسی ہیں جیسے
اور نہ حلال ہے یہ کہ بدلو تم بِهِنَّ اونمیں مِنْ اَزْوَاجٍ اور بیبیوں سے یعنی اونمیں سے ایک کو طلاق
نکاح کرلو یہ بھی حلال نہیں وَّلَوْ اَعْجَبَكَ اگرچہ خوشی میں لائے تمکو حُسْنُهُنَّ حسن اونکا اِلَّا استثنا
جو رکھتے ہو اونکے بعد پھر حلال نہیں اور عورتیں مگر مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وہ جسکا مالک ہو ہاتھ تمہارا یعنی جو تمہاری
وتصرف میں آئے اور تمہارے ہاتھ کا مال ہو جاے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزوں پر رَّقِيْبًا مہربان اور
نگہبان جو کوئی حق تعالی کے رقیب ہونے سے آگاہ ہو اوسے مراقبہ سے چارہ نہیں ہے مراقبہ یہی ہے کہ حق تعالی کو دانا بینا جاننا اور ظاہر اور
پوشیدہ اوسکے حضور میں ادب سے زندگی بسر کرنا بیت چو دانستی کہ حق دانا و بیناست نہان از وی شکار نیوش کن است منقول ہے کہ جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم خدا سے بی بی زینب کو قبول کیا تو ولیمہ زینب پر لوگوں کو بلایا گروہ گروہ ہی جب کھانا کھا چکے تو لوگ باتیں کرتے رہے اور
حضرت زینب رضی اللہ عنہا گھر کے گوشے میں دیوار کی طرف منہ کیے بیٹھی تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ لوگ چلے جائیں آخر
آپ خود مجلس سے اوٹھکر چلے گئے اور اکثر صحابہ بھی چلے گئے تین آدمی اوسی طرح باتیں کرتے رہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے دروازہ پر آئے
اور اونسے عذر چاہتے تھے میں آپ شرماتے تھے بہت انتظار کے بعد خلوت ہوئی حضرت انس کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے میں نے چاہا کہ میں بھی اندر جاؤں آپ نے حجرے کے دروازہ پر پردہ ڈال لیا اور پردہ کی یہ آیت نازل ہوئی
کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہو لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو بُيُوْتَ النَّبِيِّ گھروں میں پیغمبر کے
اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ مگر یہ کہ اجازت دیجاوے یعنی جب بلائے جاؤ اِلٰى طَعَامٍ کھانا کھانے کو تو اوسوقت اور غَيْرَ نٰظِرِيْنَ
اوس حال میں کہ منتظر ہو یعنی انتظار نہ کرو اِنٰىهُ کھانا پکنے کا یعنی کچھ اوسکے پکنے کا وقت تاکنے بیٹھو جیسا کہ کسی خانہ میں دعوت ہوتا تو آ کر
بیٹھے تھے حکم ہوا کہ ایسا نہ کیا کرو وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ اور لیکن جب بلائے جاؤ فَادْخُلُوْا تو گھر میں جاؤ فَاِذَا طَعِمْتُمْ پھر
جب کھانا کھا چکو فَانْتَشِرُوْا تو متفرق ہو جاؤ اور نہ ٹھہرو وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ اور نہ ٹھہرے ہوا آرام سے لِحَدِيْثٍ باتیں کرنے کو اِنَّ
ذٰلِكُمْ تحقیق کہ تمہارا ٹھہرنا کھانے سے فراغت کے باتوں کے واسطے كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ ہے ایذا دیتا ہے رنجیدہ کرتا ہے پیغمبر کو فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ
پس شرماتے ہیں پیغمبر تمسے کہ کہیں چلے جاؤ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ اور خدا نہیں شرماتا مِنَ الْحَقِّ حق بات کہنے سے وَاِذَا
سَاَلْتُمُوْهُنَّ اور جب مانگو پیغمبر کی بیبیوں سے مَتَاعًا کوئی چیز گھر کے اسباب میں سے کہ اوس سے اپنا کام کرلو فَسْئَلُوْهُنَّ

لی ہوئی ایسی ایک آیت نازل فرمائی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کمال مرتبہ عنایت کو ظاہر کرتی ہی ارشاد ہوا کہ اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلٰٓئِکَتَہٗ بیشک اللہ اور اوسکے فرشتے یُصَلُّوْنَ درود بھیجتے ہین عَلَی النَّبِیِّ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا صَلُّوْا عَلَیْہِ درود بھیجو اونپر وَسَلِّمُوْا اور سلام
بھیجو تَسْلِیْمًا ۝ سلام بھیجنا یا اطاعت کرو اونکے حکم کی اطاعت کرنا حق تعالی کا درود رحمت اور اوروں کا درود طلب رحمت ہی ایک
گروہ علما کے نزدیک اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنی یہ ہین کہ یا اللہ تعظیم کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا مین اونکا دین بلند کرکے اور دعوت
ظاہر فرماکر اور ذکر کو بزرگی دیکر اور شریعت کو باقی رکھکر اور آخرت کے دن امت کے حق مین اونکی شفاعت قبول فرماکر اور ثواب دیناکر
اور اولین اور آخرین پر اونکی بزرگی ظاہر کرکے اور سب انبیا و مرسلین و ملائکہ اور آدمیون پر اونکو مقدم رکھکر اور جمہور علما اس بات
ہین کہ اس آیت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا حکم محمول ہی وجوب پر اور اس وجوب کی مقدار مین اختلاف ہی امام مالک رحمۃ
علیہ کہتے ہین تمام عمر مین ایکبار واجب ہی اور اس سے زیادہ مندوب اور مستحب ہی اور بعض جو اوس مین استحباب بہت تاکید کی ہی یعنی
نماز مین پہلے تشہد کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر اور دوسرے تشہد مین اصح ہی اور حضرت امام ابوحنیفہ اور چند علما شافعیہ
کے نزدیک سنت ہی اور حضرت کا نام لینے اور سننے کے وقت درود کے باب مین علما کا اختلاف ہی بعضے اس بات پر ہین کہ ہربار درود پڑھنا
واجب ہی اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس مین اگر تین بار درود پڑھنا واجب ہی اور فتوی اس پر ہی کہ ایک مجلس مین چند بار آپکا نام
لیا جائے درود پڑھنا ایکبار تو واجب ہی باقی سنت اور درود کی کیفیت مین حدیثین متعدد اور انواع و اقسام کی وارد ہوئی ہین امام نووی
رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ افضل یہی ہی کہ طرق احادیث مذکورہ کے درمیان جمع کرے اکثر وہ حدیثین صحت کو پہونچی ہین اونسب الفاظ وارده کو
درود مین لے آئے اس طرح پر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ
وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا اور درود کے فضائل اور وقت اور شرائط و آداب جنکی رعایت کرنا چاہیے تحفۃ الصلوۃ کے مطالعہ
سے ظاہر ہی قطعہ یا سید الانام درود جناب تو ٭ ورد زبان ماست ہمہ سال صبح و شام ٭ نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما ز دور ٭ در دست ما ہمین صلوات
والسلام ٭ اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ رنج دیتے ہین اللہ کو یعنی اوس کام کے مرتکب ہوتے ہین جو خدا کے نزدیک مکروہ ہی
اوسکے ساتھ شریک اور جورو لڑکے کی نسبت کرنا اور کفر کے کلمے کہنا وَرَسُوْلَہٗ اور رنج دیتے ہین اوسکے رسول کو زبان سے کہ ساحر اور
شاعر کہتے ہین اور ہاتھ سے کہ آپکے چہرے اور دندان مبارک پر صدمہ پہونچاتے ہین لَعَنَھُمُ اللّٰہُ دور کرتا ہی اللہ تعالی اون بیدینون کو
اپنی رحمت سے فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دنیا اور آخرت مین وَاَعَدَّ لَھُمْ اور تیار کیا ہی اونکے واسطے آخرت مین عَذَابًا
مُّھِیْنًا ۝ عذاب ذلیل کرنے والا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور وہ لوگ جو رنج دیتے ہین ایمان والے مردون کو جیسے [illegible]
وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والی عورتون کو جیسے حضرت بی بی عائشہ کو بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا بغیر اسکے کہ اونھون نے کچھ کیا ہو
یعنی بے ایسا کام کیے ہوے جسکے سبب ایذا کے مستحق ہون فَقَدِ احْتَمَلُوْا تو بیشک اوٹھائے ہین انھون نے بُھْتَانًا بہتان وَّاِثْمًا

مبینا اور گناہ کھلا ہوا یعنی بہتان اور ظاہری گناہ کے سبب سے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ آیت منافقون کی شان مین اوتری کہ نالائق باتون سے حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو رنج دیتے تھے اور اس آیت کے اسباب نزول مین لکھا ہو کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی بناؤ سنگار کیے دیکھی کہ بدکاری کی طرف میل رکھتی تھی اوسے ملامت کی بلا ادب بکر جعفر کا لونڈی اپنے آقا پاس شکایت لیگئی اوس نے اوسے سخت اور بری باتین حضرت فاروق کے منہ پر کہین اور یہ آیت اوسکے باب مین نازل ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ زناکارون کی شان مین نازل ہوئی کہ زنون کو سر راہ دیکھتے اور لونڈیون پر دست درازی کرتے اور سدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ اوسوقت مین آزاد عورتون کی یہ علامت تھی کہ سر کو چادر سے چھپاکر راہ مین چلتین اور لونڈیان ننگے سر پھرتین چونکہ وہ بدکار لوگ اون عورتون سے دور رہتے جو سر چھپائے ہوتی تھین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یایھا النبی اے نبی قل لازواجک کہ اپنی بیبیون کو وبنٰتک اور اپنی بیٹیون کو ونساء المؤمنین اور مومنون کی عورتون کو کہ گھر سے باہر نکلتے وقت یدنین نزدیک کرین اور ڈال لین علیہن اپنے منہون اور بدنون پر من جلابیبہن اپنی چادرین یعنی اپنے منہ اور بدن اوس سے چھپالین ذٰلک یہ سر اور منہ اور بدن چھپانا ادنٰی بہت قریب ہی ان یعرفن اس بات سے کہ وہ پہچان لیجائین نیکبختی اور پاکدامنی کے ساتھ یا پہچان لیجائین کہ آزاد بیبیان ہین لونڈیان نہین فلا یؤذین پھر ایذا نہ دیجائین یعنی وہ زناکار اونسے تعرض نکرین وکان اللہ اور ہی خدا غفورا بخشنے والا پچھلے گناہ جب توبہ کرین رحیما مہربان کہ بندون کی مصلحت اونسے بیان کرتا ہی لئن لم ینتہ المنٰفقون اگر باز نہ آئین منافق اپنے نفاق سے والذین اور اگلے نہ ہوجائین وہ لوگ فی قلوبہم مرض جنکے دلون مین بیماری ہی یعنی زناکار لوگ زنا کے قصد اور بری باتون کی طرف میل سے اگر باز نہ آئین والمرجفون اور اگر ترک نکرین بدخبر اوڑانے والے یعنی وہ لوگ جو بری خبرین مشہور کرتے ہین فی المدینۃ مدینہ مین اسلام کے لشکرون کی اور مومنون کے عیب لنغرینک بہم ضرور مسلط کرینگے تجھے او پیارے حبیب اونپر اور حکم کرینگے ہم اونکے قتل کا ثم لا یجاورونک پھر پڑوس مین نہ رہینگے تیرے فیہا مدینہ مین الا قلیلا مگر تھوڑے دن یعنی شہر سے جلدی نکل جائینگے ملعونین بیچ راندے ہوئے اور عاجز ہوکر اینما ثقفوا جہان کہین پائے جاوین اخذوا پکڑے جائین یعنی چاہیے کہ اونھین گرفتار کرلین وقتلوا اور قتل کیے جائین یعنی چاہیے کہ اونھین قتل کرین تقتیلا قتل کرنا ذلت کے ساتھ سنۃ اللہ سنت کھی ہی اللہ نے سنت یعنی عادت فی الذین خلوا اون لوگون مین جو گذر گئے من قبل پہلے اس سے یعنی اگلی امتون مین یہ بات مقرر تھی کہ انبیا کو منافقون کے قتل کا حکم تھا ولن تجد اور نہ پائیگا تو لسنۃ اللہ سنت یعنی عادت الٰہی کو تبدیلا بدلنا اور تغیر دینا یسئلک الناس پوچھتے ہین تجھسے لوگ یعنی کفار امتحان اور ہنسی کی راہ سے عن الساعۃ ساعت قیامت قل کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انما علمہا نہین ہو اوسکا علم مگر عند اللہ اللہ کے پاس اور کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو اوسکی اطلاع نہین دی ہی وما یدریک اور کس چیز نے جتا دیا کیا تجھکو یعنی تم مطلق نہین جانتے لعل الساعۃ شاید قیامت کا آنا تکون قریبا ہو قریب ان اللہ بیشک اللہ نے لعن الکٰفرین راندا کافرون کو یعنی اپنے دشمنون منکرون کو اور اپنی رحمت سے دور کردیا واعد لہم اور تیار

کیا ہے لہم اونکے واسطے سعیرًا عذاب جلتی ہوئی آگ کا خٰلدین فیہآ ہمیشہ رہینگے اوسمین ابدًا ہمیشہ تاکید
یعنی ہمیشہ آگ مین مبتلاے عذاب رہینگے لا یجدون نہ پاوینگے ولیًّا کوئی دوست جو اونھین دوزخ سے باہر نکالے ولا
نصیرًا اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب اونپر سے ٹالے یوم تقلب یاد کرو وہ دن کہ پھیرے جاوینگے وجوہہم اونکے منھ
فی النار آگ مین ایک طرف سے دوسری طرف یعنی دوزخ مین کبھی اونھین چت لٹاوینگے کبھی پٹ یقولون کہینگے کافر یٰلیتنا
کاشکے ہم اطعنا اللہ اطاعت کرتے ہم خدا کی واطعنا الرسولا اور اطاعت کرتے ہم رسول کی وقالوا اور کہینگے
تابع اور رذیل قوم کے ربنآ ای ہمارے رب انآ اطعنا بیشک ہمنے اطاعت کی سادتنا اپنے سردارون کی جو ہمارے
قبیلون مین تھے وکبرآءنا اور اپنے بڑون اور پیشواؤن کی فاضلونا السبیلا تو گمراہ کردیا اونھون نے ہمکو یعنی
ہمین راہ سے بے راہ کردیا اور قصے کہانیان کہکر فریب دیا ربنآ ای ہمارے رب ہمارے فیصلہ کر اٰتہم دے اونھین ضعفین
دونا من العذاب اوس عذاب سے جو تو نے ہمکو دیا ہی اسواسطے کہ وہ خود بھی گمراہ تھے اور دوسرون کو بھی گمراہ کرتے تھے
والعنہم اور راندہ اونھین لعنًا کبیرًا راندنا بڑا کہ پھر بلانا نہو یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ جسکو حق تعالی راندتا ہی وہ مردود
پھر نہین بلاسکتا بیت ہرکرا قہر تو راند کہ تواند خواندن ہرکرا لطف تو خواند کہ تواند راندن یٰایہا الذین اٰمنوا ای
وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لا تکونوا نہو کالذین مانند اون لوگون کے جنھون نے اٰذوا موسٰی ایذا دی موسی کو یعنی
تم ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ایذا دو جسطرح بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کو ایذا دی تھی اور اونکی طرف زنا کی نسبت کی
اور اسکا قصہ قارون کے قصہ مین گذرا فبرّاہ اللہ پھر پاک کردیا اوسے خدا نے مما قالوا اوس بات سے جو اونھون نے کہی تھی اور اس
عورت کو اونھون نے رشوت دی تھی کہ حضرت موسی کے حق مین افترا کرے اوسی نے اونکی پاکی کا اقرار کیا یا جب حضرت ہارون علیہ السلام کے
ساتھ حضرت موسی کوہ طور پر گئے تھے اور حضرت ہارون نے وہان وفات پائی تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو کہا کہ تمنے اونپر حسد کیا اور اونھین
قتل کردیا تو حق تعالی نے فرشتون کو حکم فرمایا اور فرشتے اونھین قبر سے نکال لائے اور قوم مین لاکر رکھدیا تو معلوم ہوا کہ مقتول نہین ہین
یا حق تعالی نے حضرت ہارون کو زندہ کردیا اور اونھون نے خود اپنے بھائی موسی کے بری الذمہ ہونے کا اقرار کیا یا بنی اسرائیل کہتے تھے کہ حضرت
موسی مین کوئی عیب ہی اسواسطے کہ یہ تنہا نہاتے ہین تو ایکدن اونھون نے اپنے کپڑے اوتار کر پتھر پر رکھدیے اور خود پانی مین اوترے بس وہ پتھر کپڑے لیکر
تمیت چلا اور قوم مین آیا حضرت موسی بھی اوسکے پیچھے ننگے دوڑے آئے اور بنی اسرائیل کو معلوم ہوگیا کہ اونمین کوئی عیب نہین وکان
اور تھے موسی علیہ السلام عند اللہ خدا کے نزدیک وجیہًا صاحب جاہت اور صاحب قدر یا مقبول یا مستجاب الدعوات
یٰایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ای ایمان والو ڈرو خدا سے ناگوار باتین کرنے مین اور پیچو رسول کو ایذا دینے سے وقولوا اور کہو قولًا
سدیدًا بات سچی اور درست اور یکی ایمان والون کا باب مین یہ اوسکے ضد اور خلاف کی نہی مراد ہی یعنی جھوٹ نہ بولو اور بات مین کجی نہ کرو
جیسے حضرت عائشہ پر تہمت کی بات اور حضرت زینب کا قصہ اور بعضون نے کہا ہی کہ قول سدید کلمہ لا الہ الا اللہ ہی یا حسن بات سے خدا کی رضامندی
ڈھونڈھنی مین اور قول جامع اس باب مین یہ ہی کہ قول سدید وہ بات ہی جو سچ ہو جھوٹ نہو صواب ہو خطا نہو جد ہو ہزل نہو ملائم ہو درشت نہو

کہو یُّصۡلِحۡ تاکہ درست کرے اللہ لَکُمۡ تمہارے واسطے اَعۡمَالَکُمۡ تمہارے کام یعنی تمہارے اعمال کو قبول ہونے کی صلاحیت دے اور اونپر ثواب مرتب کرے وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ اور بخشدے تمہارے واسطے ذُنُوۡبَكُمۡ تمہارے گناہ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ اور جسنے اطاعت کی اللہ کی وَرَسُوۡلَهٗ اور اوسکے رسول کی جس چیز مین اونسنے حکم کیا فَقَدۡ فَازَ تو تحقیق چھوٹ گیا وہ اطاعت کرنے والا آرزو اور پہونچ گیا بھلائی کو اور اپنی مراد کو پہونچا فَوۡزًا عَظِيۡمًا۝ پہونچنا بڑی مراد کو کہ وہ خدا کا دیدار ہے یا بہشت اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ بیشک ہمنے پیش کی امانت کہ وہ طاعت ہے یا شرع کی حدین اور صحیح یہ ہے کہ وہ نماز روزہ حج زکوۃ جہاد امانتداری ہے یا فضول بات سے زبان کو بچانا اور بعضون نے کہا ہے کہ غسل جنابت ہے پھر ہمنے پیش کی امانت عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ آسمانون اور زمین پر وَالۡجِبَالِ اور پہاڑون پر ثواب اور عذاب کی شرط پر اوسوقت جبکہ انمین سمجھ پیدا کی تھی فَاَبَيۡنَ تو انکار کیا اونھون نے اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا اس سے کہ اوٹھالین امانت کو وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا اور ڈرے اوس سے اور بولے کہ ہم اوسمین حکم کے تابع ہین جو تو نے ہمین پیدا کیا نہ ہمین ثواب کی حاجت ہے نہ عذاب کھینچنے کی طاقت یا پیش کی امانت اہل آسمان پر کہ فرشتے ہین اور زمین اور پہاڑون کے رہنے والون پر کہ دریائی اور خشکی کے جانور ہین اور اونھون نے بار امانت اوٹھانے سے انکار کیا خوف کی راہ سے مخالفت کی جہت سے نہین وَحَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ اور اوٹھالیا اوسے انسان ضعیف اور ناتوان نے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق ہے انسان ظَلُوۡمًا ظلم کرنے والا اپنے نفس پر اسواسطے کہ اسنے وہ بار امانت اوٹھالیا جسسے بڑے بڑے اجرام یعنی آسمان زمین پہاڑون نے پہلوتہی کی اور اسنے باوصف اپنی عاجزی کے وہ امانت قبول کرلی جَهُوۡلًا۝ نادان اوسکے انجام سے یعنی اوس امانت مین خیانت کے عذاب سے اور امانت پیش کی لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ تاکہ عذاب کرے اللہ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ منافق مردون اور منافق عورتون کو امانت ضائع کرنے کے سبب سے وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ وَالۡمُشۡرِكٰتِ اور عذاب کرے مشرک مردون اور عورتون کو امانت مین خیانت کرنے کے سبب سے وَيَتُوۡبَ اللّٰهُ اور تاکہ پھرے رحمت کے ساتھ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ایمان والون اور ایمان والیون پر امانت کی حفاظت کے سبب سے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوۡرًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو رَّحِيۡمًا۝ مہربان اونپر عالمون اور عارفون نے اس آیت کی بہت طرح تفسیرین کی ہین اونمین سے ایک شمہ یہان لایا جاتا ہے ایک گروہ نے اس آیت کے معنی یون نکالے ہین کہ اوس امانت کی شان اتنی بڑی ہے کہ اگر ان بڑے اجرام پر پیش کیجاوے اور انکو شعور اور فہم دیجاوے تو اوس امانت کو اوٹھانے سے انکار کرین اور حق بات یہ ہے کہ حق تعالی نے ان اجرام کو شعور اور ادراک دیا اور اونپر اس امانت کو پیش کیا اختیار دیکر پیش کرنا تو اونھون نے اوسے اوٹھالینے سے انکار کیا اپنی عاجزی کی حیثیت سے معصیت کی راہ سے نہین اور انسان نے وہ امانت اوٹھالی ہمت کی راہ سے قوت کی وجہ سے نہین بیت آسمان بار امانت نتوانست کشید ٭ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ٭ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان اجرام پر امانت عرض کی اور انسان پر فرض کی وہان عرض تھی اونھون نے انکار کیا یہان فرض تھی انھون نے اوٹھالی شیخ جنید قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ آدم کی نظر خدا کے پیش کرنے پر تھی امانت پر نہین پیش کرنے کے ذوق نے امانت کا بوجھ بھلادیا تو ضرور لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اوٹھالینا تیری طرف سے ہے اور نگہبانی میری جانب سے چونکہ تو نے خوشی سے میری امانت کا بوجھ اوٹھالیا ہے تجھی سے مین تجکو اوٹھالیا کہ وَحَمَلۡنٰهُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ بیت اداو ابد ونوان سمودند ٭

بار اوٹھانے و توان برداشت ♦ صاحب انوار نے کہا ہے کہ چاہیے امانت سے مراد عقل اور تکلیف ہو چونکہ آسمان زمین اور پہاڑون کو اوسے
اوٹھانے کی استعداد نہ تھی تو انسان نے اپنی قابلیت کے سبب سے قبول کیا اسواسطے کہ ظلوم ہے قوت غضبی کے غلبہ کے سبب اور جہول ہے
قوت شہوی کے غلبہ کی جہت سے اور عقل سے یہ فائدہ ہے کہ دونون قوتون کو دبا دیتی ہے یا گر طریقہ اعتدال پر ثابت رکھے اور تکالیف سے
یہ ارادہ مقصود ہے کہ دونون قوتون کو اعتدال پر کر دیا ہے چہ صفت سبعی اور بہیمی کی نفی ہے پس ظلومی اور جہولی امانت اوٹھا لینے کی علت ہے
اور بعضون نے کہا ہے کہ انسان کی شان سے ظلم اور جہل ہے جیسا تو کہے کہ پانی طاہر ہے یعنی طہارت اوسکی شان سے ہے اسی طرح یہ دونون صفتین
آدمیون کی شان سے ہین لیکن چونکہ آدمی امانت اوٹھانے والے ہوئے تو بعضون نے ظلم اور جہل چھوڑ دیا اور ایک گروہ وسی حال پر رہا
یا خود یہ دونون صفتین آدمی کے واسطے اس اعتبار سے ثابت ہین کہ اکثر آدمیون مین پائی جاتی ہین اور لطائف مین ہے کہ ظلوم و جہول ہے
خلق کے نزدیک حق تعالیٰ کے نزدیک نہین اور خواجہ محمد پارسا کی تفسیر مین مذکور ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اہل آسمان اور زمین اور جبال پر
امانت پیش کی اونھون نے اپنی بے استعدادی کی وجہ سے اوسکے اوٹھانے سے انکار کیا اور چونکہ انسان کو اوسکے اوٹھانے کی استعداد تھی
اپنے پختگی اور مبالغہ کے قبول کر لی اور وہ ظلم کرنے والا ہے اپنے نفس پر کہ اپنی ذات کو فنا کر دیا ہے بسبب مبالغہ مین اور جہول یعنی ناواقف ہے
کہ خدا کے سوا کسیکو نہین پہچانتا اور لا الٰہ الا اللہ کہہ کر ماسوی کی نفی کرتا ہے فتوحات مین لکھا ہے کہ امانت اسما حسنیٰ کے ساتھ متصف ہونا ہے
کہ سب موجودات پر پیش کی اور انسان نے قبول کر لی وہ ظلوم ہے یعنی اپنے اوپر ظلم کیا اگر چہ امانت اوٹھا لیا اور جہول یعنی عالم ہے اسواسطے کہ
اللہ کو جاننے کی نہایت یہ ہے کہ اوسے پہچاننے سے اپنے عاجز اور جاہل ہونے کا اقرار ہے مصرع العجز عن درک الادراک ادراک ♦ اور حضرت قاضی
انوار نے اپنے بعضے رسالون مین امانت کو خلافت الٰہی پر محمول کیا ہے اور یہ بات کہی ہے کہ ظلم اور جہل عدل اور علم کا ضد ہے لیکن اوٹھانے [illegible]
انعکاس ضد کے معنی کو یہان جلوے دیے اور ظلوم و جہول دونون مبالغہ کے صیغے ہین جب یہ دونون صفتین ضد تھا اور ہوئین تو ضرور
ضد کے ساتھ مبدل ہو جائینگی اور روح الارواح مین کہا ہے کہ ظلوم و جہول یہان پر مدح ہے مذمت نہین آدم علیہ السلام نے بار امانت اپنی
ہمت سے اوٹھا لیا جو اونکی طاقت سے بڑھکر تھا اونسے کہا کہ تمنے ظلم کیا اپنی جان پر جو تجھے کہ اوسکا بوجھ بھاری ہے جواب دیا کہ مین غیر حق سے جاہل تھا
پس اوسکی ظلومی اور جہولی کا شہرہ دونون عالم مین ہو گیا اور اہل عالم اسکی حقیقت سے غافل ہین تو امع مین ہے کہ وہ بوجھ جو عشق کا عالم
بشریت مین ہے ملکوت ملکیت مین نہین اسواسطے کہ ملائک مہربانی اور پاکی کے سایہ مین پرورش ہوئے ہین اور رسایہ مین پرورش پایا ہو اوسکو درد
اور محبت سے کچھ قدر اور قیمت نہین رکھتا عشق کے لائق وہی گروہ ہین کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا جنکے بازار کا سرمایہ ہے اور انہ کان
ظلوما جہولا جنکے روزگار کا پیرایہ ہے بیت عاشقان اوروبدنامی خوش ست ♦ عاشقان اسوز و ناکامی خوش ست ♦ جب آفتاب
امانت عرض الوہیت کے برج سے چمکا تو آسمان بولا کہ مجھے بلندی کی صفت حاصل ہے زمین چلائی کہ مجھے کشادگی کی صفت ثابت ہے پہاڑ سے
آواز آئی کہ مجھے ثابت قدمی کا وصف حاصل ہے ہم اس بوجھ کا تحمل نہین کر سکتے شاید ہمارے [illegible] اور یہ صفت ہم سے چھن جائے آدم خاکی بولا کہ
تمہین کیا ہے جو تمسے چھین لینگے مردانہ وار سامنے آیا اور جو بوجھ آسمانون سے نہ اوٹھا سکے لپک کر [illegible] مین قرار کا نعرہ مارا
پس حکم ہوا کہ ای خاکی دلیر یہ سب قوت تو کہان سے لایا ہے مشت خاک نے بزبان حال کہا [illegible]

آن بارکہ از بردن او عرش را بکرد ؛ با قوت تو حامل آن بار توان بود ؛ خوشا انسان جسکا نام نامی پر انی جاعل فی الارض خلیفۃ کا پروانہ لکھا ہے اوسکے قامت با استقامت کیے سیا اور کسیکے قد پر امانت او ٹھانے کا خلعت ٹھیک نہوا اور ہے ابتدا ہی احکام اوسی ہے اور ہم اوسکے نام و موہبی تو حسد کرنے والے شیطان جو اوسکے پرانے دشمن ہیں انکی تقریر ہے حنالت کے لیے غیرت کی آگ ہین والکرامۃ کا قلو تا جھولا کا اسپند اوسپر دیا مصرع ع تا کور شود ہر آنکہ نتواند دید ؛

سورۃ السبا مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع وخمسون آیۃ
سورہ سبا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چون آیتین ہین

الحمد للہ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے الذی لہ وہ اللہ کہ اوسی کے واسطے ہے ما فی السموٰت جو کچھ آسمانون مین بڑی نعمتون کے وسایط وما فی الارض اور جو کچھ زمین مین ہین چھوٹی نعمتون و بخششون کے روابط ولہ الحمد اور اوسی کے واسطے ہے تعریف فی الاخرۃ آخرت مین حکم کرنے کی راہ سے نہین بلکہ خوشی کی وجہ سے جیسا کہ کہینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا اور الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ اور الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ اور بعضون نے کہا ہے کہ سب آخرت والے اوسکی حمد کرینگے دوست اوسکے فضل کے سبب سے حمد و ثنا کرینگے اور دشمن اوسکے عدل کے باعث سے ستائش کرینگے وھو الحکیم اور وہی کام جاننے والا الخبیر جاننے والا بندون کے احوال ظاہر اور پوشیدہ یعلم جانتا ہے ما یلج جو چیز اوترتی ہے فی الارض زمین مین جیسے مینہ کا پانی وما یخرج اور جو چیز نکلتی ہے منھا زمین سے جیسے بوٹی بٹی یا جاننے والا ہے اوسے جو کچھ زمین کے اندر ہے خزانے دفینہ مردے اور جو کچھ زمین کے اوپر ہے حیوان چشمے سونا چاندی وما ینزل اور جانتا ہے اوسے جو کچھ اوترتا ہے من السماء آسمان سے جیسے فرشتے کتابین روزی اور مینہ کے اندازے وما یعرج اور جو کچھ اوپر جاتا ہے فیھا آسمان مین جیسے فرشتے اعمالنامے بندون کے اور دعائین اور کلمات طیبہ اور ارواح طاہرہ غرائب التفسیر مین ہے کہ جو آسمان سے اوترتا ہے اس سے حضرت جبرئیل مراد ہین اور جو آسمان پر جاتا ہے اس سے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شب معراج مین آسمان پر تشریف لیجانا مقصود ہے صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اوسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو اوترتے ہین اولیا کے دلون پر واردات او کشوفات اور جو کچھ اوپر جاتے ہین اولیا اور اصفیا کے نفائس انفاس سے اوقات مین یا جو کچھ اوترتا ہے الطاف و کرم کی بارگاہ قدم سے دلون کی طرف متوجہ ہوا ہے جہان کہین آشنائی کی بو آتی ہے وہین منزل اور مقام کرتا ہے ان لربکم فی ایام دھرکم لنفحات الا فتعرضوا لھا اور جو کچھ اوپر جاتا ہے توبہ کرنے والون کا نالہ اور مفلسون کی آہ جب صبح کو اونکے سینہ کے خلوتخانہ سے یہ نالہ و آہ درگاہ رحمت پناہ کی طرف منہ کرتی ہے فوراً قبول ہو جاتی ہے کہ انین المذنبین احب الی من زجل المسبحین بیت بغلغل تسبیح شیخ ارچند مقبول ست لبیک ؛ آہ درد آلود رندان اقبول دیگر ست ؛ وھو الرحیم اور وہ مہربان ہے نعمت پوری کرنے مین الغفور چھپانے والا گناہون کا پردہ رحمت مین وقال الذین کفروا اور کہا اون لوگون نے جو کافر ہوے انکار یا ہنسی کی راہ سے کہ لا تاتینا الساعۃ نہین آتی ہے ہمپر قیامت قل کہا ہے محمد صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم کہ بلٰی وہ بات نہیں ہے جو تم کہتے ہو ہاں و ربی قسم میرے رب کی آیا ہے یعنی کہا ہے کہ ابو سفیان نے لات اور عزیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ
بعث و نشر کچھ بھی نہیں ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ او محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم بھی قسم کھاؤ کہ میرے رب کی قسم کہ جلدی لتأتینکم
ضرور آئیگی تم پر قیامت عٰلم الغیب رب کی صفت ہے یعنی ایسے رب کی قسم جو جاننے والا ہے چھپی چیزوں کا لا یعزب دور نہیں ہوتا
عنہ اوس کے جاننے سے یا نہیں چھپتا اوس سے مثقال ذرۃ چھوٹی چیونٹی کے برابر یا ہوا میں جو ذرے اوڑتے ہیں اونمیں سے
ایک ذرہ کی قدر فی السمٰوٰت آسمانوں میں و لا فی الارض اور نہ زمین میں و لا اصغر اور نہیں ہے بہت چھوٹی
چیز من ذٰلک ذرہ سے و لا اکبر اور نہ بہت بڑی اوس سے الا فی کتٰب مگر یہ کہ لکھی ہوئی ہے کتاب مبین ○ روشن
یعنی لوح محفوظ میں و رہیگی کہ سب چھوٹی بڑی چیزیں لوح محفوظ میں موجود ہیں لیجزی الذین اٰمنوا تاکہ جزا دے اللہ اون لوگوں کو
جو ایمان لائے و عملوا الصّٰلحٰت اور کئے اونھوں نے کام اچھے اولٰئک وہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کا گروہ لھم
اونکے واسطے ہے مغفرۃ مغفرت خطاؤں سے و رزق کریم ○ اور روزی بزرگی والی یعنی بہشت طالب اور بے رنج و تعب و
الذین سعو اور جو لوگ دوڑتے ہیں فی اٰیٰتنا ہمارے کلام کی آیتوں میں یعنی جھوٹی ہماری آیتیں باطل کرنے میں کوشش کی
معٰجزین عناد کرنے والے یا کوشش کرنے والے اس بات میں کہ لوگ اون آیتوں سے نفرت کریں یا اپنے زعم میں ہم سے بھاگ جانے والے
تاکہ اون پر ہمارا عذاب ثابت نہ ہو جائے اولٰئک وہ لوگ لھم اونکے واسطے ہے عذاب من رجز الیم ○ سخت
عذاب میں سے دکھ دینے والا عذاب و یری الذین اور لوح محفوظ میں سب چیزوں کا ثبت کرنا اس واسطے ہے تا کہ جان لیں وہ لوگ جو
اوتوا العلم دیئے گئے علم اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں یا مومنین اہل کتاب و یہ بہتر ہے
مراد یہ ہو کہ اہل کتاب جانتے ہیں الذی انزل وہ چیز جو اوتاری گئی ہے الیک تیری طرف من ربک تیرے رب کی طرف سے
یعنی قرآن ھو الحق تو وہ صحیح اور درست ہے و یھدی اور وہ یعنی اوتارا ہوا ہدایت کرتا ہے الی صراط العزیز
راہ خدائے غالب الحمید ○ تعریف کیے ہوئے کی جسکی حمد کیجاتی ہے نعمتوں پر نہایت حمد و قال الذین کفروا
اور کہا اون لوگوں نے جو کافر ہیں یعنی بعث و نشر کے منکروں میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ھل ندلکم کیا دلالت کریں
ہم یعنی بتائیں تمکو علٰی رجل ینبئکم اوس مرد پر جو خبر دیتا ہے تمکو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہتے ہیں کہ اذا
مزقتم جب ٹکڑے کیے جاؤ گے یعنی متفرق ہو جاؤگے تمہارے سب اجزا کل ممزق بالکل ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوئے یعنی جب
تمہارے جسم بالکل خاک میں ریزہ ریزہ ہو جاوینگے تو انکم بیشک تم لفی خلق جدید ○ ضرور نئی پیدائش میں ہوگے
یعنی پھر سر سے زندہ کیے جاؤ گے کافروں نے باہم کہا کہ جو مرد یہ خبر دیتا ہے اوسنے افترٰی علی اللہ باندھا ہے اللہ پر کذبا جھوٹ
جان بوجھ کر ام بہ جنۃ یا اوسے جنون ہے کہ جو چیز نہیں جانتا وہ کہتا ہے بل الذین ایسا نہیں جو وہ کہتے ہیں بلکہ جو لوگ
لا یؤمنون نہیں ایمان لاتے بالاٰخرۃ آخرت کا فی العذاب عذاب میں ہیں اوس جہان میں و الضلٰل البعید ○
اور دور کی گمراہی میں ہیں اس جہان میں کہ وہ گمراہی راہ صواب سے بہت دور ہے افلم یروا کیا نہیں دیکھتے اور نہیں بیان لاتے کافر

اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ پیچھا اونکی طرف جو اونکے سامنے ہے وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ انکے پیچھے ہے مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
آسمان اور زمین سے یعنی آسمان زمین اونکا ہے اور پشت گھیرے ہوئے ہیں اور یہ آسمان اور زمین میں جہمیں اور جو ہمیں ہیں اِنْ نَّشَاْ
نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اگر چاہیں ہم تو دھنسا دیں اونکو زمین میں اَوْ نُسْقِطْ اور گرا دیں ہم عَلَيْهِمْ اوپر انکے كِسَفًا
مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان سے اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک آسمان زمین پر نظر کرنے
یا زمین میں دھنسانے اور آسمان کا ٹکڑا گرا دینے کی جو قدرت ہے اوسمین غور و تامل کرنے میں لَاٰيَةً البتہ دلالت اور عبرت ہے لِّكُلِّ
عَبْدٍ مُّنِيْبٍ رجوع کرنے والے بندہ کے واسطے جو حق کی طرف رجوع کرتا ہو اسواسطے کہ وہ غور اور فکر کرتے ہیں ہماری قدرت
اور حکمت کی دلیلوں میں وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ اور بیشک ہم نے دی داود کو مِنَّا اپنے پاس سے فَضْلًا زیادتی اوس
زمانہ کے سب لوگوں پر کہ نبوت تھی یا زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا رغبت فیصلہ کرنے میں یا عدل کی توفیق یا ضعیفوں اور عاجزوں
بخشش یا مناجات کی حلاوت یا علم اس بات کا کہ اوسکی بارگاہ کے سوا اور کوئی التجا اور پناہ کی جگہ نہیں ہے عین المعانی میں ہے کہ فضل سے
اچھی آواز مراد ہے اسواسطے کہ داود علیہ السلام جب زبور پڑھنے میں مشغول ہوتے درندے اور وحشی جانور اپنے مقاموں سے نکل آتے اور
اونکی آواز دلنواز سنا کرتے اور پرند اونکے نغمات جانفزا سے مضطرب ہو کر اپنے کو ہوا سے زمین پر گراتے نظم زصوت دلکشش جان تازہ
گشتے ❊ روان از ذوق بے اندازہ گشتے ❊ سپہر چنگ پشت ارغنون ساز ❊ ازان پر حال بشنودہ آواز ❊ اور بعضوں نے کہا ہے کہ فضل سے
جو اسکے بعد فرماتا ہے کہ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ کہا ہم نے اے پہاڑو پھیر اپنی آوازیں مَعَهٗ داود کے ساتھ اونکی تسبیح کے وقت یعنی اونکے ساتھ
موافقت کرو یا جہاں وہ جائیں اور تمکو بھی بلائیں تم اونکے ساتھ سیر کرو اور یہ حضرت داود علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جب وہ چاہتے تو پہاڑ اونکے
ساتھ چلتے وَالطَّيْرَ اور مسخر کر دیا اوسکا پرندوں کو کہ ذکر کے وقت اونکے ساتھ موافقت کرتے تھے لکھا ہے کہ جب حضرت داود تسبیح
کہتے تو پہاڑ آواز سے اونہیں جواب دیتے اور پرند اونکے سر کے اوپر صف باندھ کر الحان و آواز سے اونکی مدد کرتے اور وہ نغمہ سننے والے بہتیرے
اپنی جان دیتے بیت چو گرد و مضطرب من نغمہ پرداز ❊ ز شوقش مرغ روح آید بپرواز ❊ ایک دن ایک فرشتہ حضرت داود کی زیارت کو آیا اور
بولا کہ آپ خدا کے پیغمبر اور خلیفہ ہیں اولی یہ ہے کہ آپکا کھانا آپکی کمائی سے ہو داود علیہ السلام نے خدا سے پیشہ طلب کیا حکم ہوا کہ زرہ بنایا کرو
اور یہ پیشہ حق تعالی نے اونپر آسان کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے کہ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اور نرم کر دیا ہم نے اونکے واسطے لوہے کو بے
آگ کے ایسا کہ اونکے ہاتھ میں موم کی طرح لوہا نرم ہو جاتا تھا اور اوس لوہے میں جو تصرف چاہتے کرتے اور حکم کر دیا ہم نے اَنِ اعْمَلْ یہ کہ بنا
سٰبِغٰتٍ زرہیں فراخ دامن کشادہ وَّقَدِّرْ اور اندازہ نگاہ رکھ فِي السَّرْدِ اوسکے بننے میں یعنی اوسکی کڑیاں برابر برابر بناو تاکہ
اوسکی وضع مناسب پڑے تفسیر میں ہے کہ حضرت داود ہر روز ایک زرہ بناتے اور چھ ہزار درم کو بیچتے چار ہزار تصدق کرتے اور دو ہزار اہل و
عیال پر خرچ کرتے لباب میں کہا ہے کہ جب حضرت داود نے وفات فرمائی تو چھ ہزار زرہیں اونکے گھر میں تھیں وَاعْمَلُوْا اور کہا ہم نے
کہ اے داود تو اپنے لوگوں کے ساتھ عمل کر صَالِحًا عمل نیک یعنی غرضوں سے خالص اِنِّيْ بیشک میں بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے
جو تم لوگ کرتے ہو بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہوں اوسی کے لائق جزا دونگا وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کر دی گئی سلیمان علیہ السلام

لکھا ہے کہ بیت المقدس کی بنا حضرت داود علیہ السلام نے شروع کی تھی اور حضرت سلیمان نے اوسے پورا کرنے مین بڑی کوشش کرتے تھے ابھی
اوسکے پورا ہونے مین سال بھر کا کام باقی تھا کہ موت کا پیام حضرت سلیمان کو آپہونچا اخیر وقت حضرت سلیمان نے اپنے لوگون کو وصیت کی کہ
میری موت ظاہر نہ کرنا اور مرنے کے بعد مجھے میرے عصے کی آڑ لگا کر کھڑا کر دینا تاکہ جن اپنے کام سے باز نہ رہین اور مسجد کا کام پورا ہو جائے
پھر حضرت سلیمان جب اس جہان سے گذر گئے تو اونھین غسل دیا اور جنازہ کی نماز پڑھی اور عصے کی آڑ مین کھڑا کر دیا جن و رستے اونھین
زندہ جانتے تھے اور اپنے اپنے کام پر مستعد تھے یہانتک کہ ایک سال گذرنے کے بعد عصے کو دیمک کی واقف گھن لگ گیا اور حضرت سلیمان زمین پر
گرپڑے تو جنون کو اونکی موت کا حال معلوم ہوا جن بھاگ گئے اور پہاڑون کی کھائیون اور جنگلون کے درمیان مین چلدیے جیسا کہ حق تعالی نے
فرمایا ہے فَلَمَّا قَضَيْنَا پھر جب حکم کیا ہمنے عَلَيْهِ الْمَوْتَ سلیمان پر موت کا اور مرنے کے بعد اونھین عصے کی آڑ لگا کر
لوگون نے کھڑا کر دیا تو مَا دَلَّهُمْ دلالت نہ کی جنون کو عَلَىٰ مَوْتِهِ سلیمان کی موت پر إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ مگر گھن کے کیڑے نے جو زمین سے
نکلا تَأْكُلُ کھاتا تھا مِنسَأَتَهُ اونکے عصے کو فَلَمَّا خَرَّ پھر جب گرپڑے سلیمان علیہ السلام تو تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ جان لیا
جنون نے أَن لَّوْ كَانُوا یہ کہ اگر ہوتے کہ البتہ يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ جانتے غیب کو جنون کو یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہین اور لوگون سے
ایسا ہی ظاہر کرتے تھے حق تعالی فرماتا ہے کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو مَا لَبِثُوا نہ ٹھہرتے سال بھر تک فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝
ذلیل کرنے والے عذاب مین یعنی عمارت بنانے مین جو سخت تکلیفین اونکو تھین وہ نہ اوٹھاتے لَقَدْ كَانَ بیشک تھی لِسَبَإٍ واسطے اولاد
سبا کے جو یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا تھا فِي مَسْكَنِهِمْ اونکے گھر مین اور بعضے مساکنہم جمع کا صیغہ پڑھا ہے یعنی اونکے
گھرون مین آيَةٌ ایک علامت اور دلالت وجود صانع پر اور اوسکی قدرت کاملہ پر تھا یعنی ہر سبا کے فرزندون کے واسطے ولایت یمن
مارب کے حوالی مین ایک مقام تھا دو پہاڑون کے درمیان اوسکا اوپر سے نیچے تک شمارہ فرسخ تھا اور اونکا گھاٹ جہان پانی لیتے تھے جنگل
جانب کے نعل مین تھا ایک چشمے سے پہاڑ کی انتہا پر اور کبھی ایسا ہوتا کہ ولایت شہر کا بڑھا ہوا پانی انکے پانی مین ملجاتا اور خرابی کرتا بلقیس جو
اونکی ولایت کی والی تھی انھون نے اوس سے درخواست کی اور اوسنے آڑ کے واسطے ایک بڑی مضبوط دیوار کھینچ دی دونون پہاڑون کے
منھ پر کہ اصلی اور زیادہ پانی وہان جمع ہوتا اور اوس باندھ پر تین سوراخ ترتیب دیے تاکہ پہلے اوپر والا سوراخ کھولدین اور اپنے کھیت
سینچ لین اور جب پانی گھٹ جائے تو بیچ والا کھولین آخر کو نیچے والا اور وہ لوگ اپنے مکانون کے داہنے بائین باغ رکھتے تھے اون
باغون مین میوہ دار درخت تھے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے جَنَّتَانِ نشانی جو اہل سبا کے مکانات مین تھی کہی گئی دو باغ تھے عَن
يَمِينٍ وَشِمَالٍ داہنی بائین طرف اونکے مکانون سے اگرچہ باغ بہت تھے ہر طرف مگر درخت قریب قریب ہونے سے
سب باغ ایک باغ کے مثل تھے كُلُوا کہا پیغمبر نے اونسے کہ کھاؤ مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ اپنے رب کی دی ہوئی روزی مین اونکے باغون
میوے اس کثرت سے تھے کہ اگر کوئی شخص زنبیل سر پر رکھ کر درختون کے نیچے چلتا تو بے ہاتھ ہلائے وہ زنبیل میوون سے بھر جاتی تو پیغمبر
کہا کہ ان نعمتون مین سے کھاؤ وَاشْكُرُوا لَهُ اور شکر کرو خدا کا بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ یہ شہر ہے جسمین پاس روزی تیار ہے خدا نے تمکو شہر پاکیزہ دیا
اور ہوا اوسکی صحت رکھنے والی اور پانی میٹھا اور خاک پاک بلکہ شہر ہے جو بہشت از نکوئی ہے چون باغ ارم بتازہ روئی ہے وہان

کھٹمل بچھو پسو نہ تھے اور کپڑون مین جوئے نہ پڑتے تھے جو مسافر وہان پہونچتا اوسکے کپڑون کے جوئے بھی مرجاتے وَرَبٌّ غَفُوْرٌ ○
اور رب وہی بخشنے والا اور تمسے شکر چاہنے والا اور بخشنے والا ہے اوسے جو شرک سے توبہ کرے فَاَعْرَضُوْا پھر اونھون نے پھیرا
اپنے پیغمبرون سے اور شکرگذاری نہ کی حدیث مین ہے کہ تیرہ پیغمبر اونکے پاس آئے اونھون نے سب کی تکذیب کی اخیر پیغمبر ذوالادعار بن شمشان
کی بادشاہی کے زمانہ مین آئے حضرت ادریس علیہ السلام کے اوٹھ جانے کے بعد اوس پیغمبر کو اون ناشکرون نے بہت ایذا دی تو حق تعالی
جنگلی چوہے اوس پانی کے باندھ کے نیچے پیدا کردیے اور اونھین حکم فرمایا کہ اوس باندھ مین اونھون نے سوراخ کردیے آدھی رات کو جبکہ سوتے
باندھ ٹوٹ گیا اور بہتا آئی سیل اون ناشکرون کے مکان اور باغ خراب گئے اور بہت آدمی اور چارپائے ہلاک ہوگئے جیسا کہ خود
اوسنے فرمایا ہے کہ جب اونھون نے انکار کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ تو بھیجا ہمنے اونپر سَيْلَ الْعَرِمِ سیلاب سخت اور بعضون نے
کہا ہے کہ عرم اوس پانی کے باندھ کا نام تھا یا اوس جنگل کا نام تھا جسسے پانی آتا تھا یا اوس جنگلی چوہے کا نام جسنے باندھ مین سوراخ کیا
وَبَدَّلْنٰهُمْ اور بدل دیا ہمنے اونھین بِجَنَّتَيْهِمْ اونکے باغون سے جَنَّتَيْنِ دو باغ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ پھل والے کڑوے
وَّاَثْلٍ اور جھاؤ اور ایسے مقام کو باغ کہنا مشاکلہ کے ہونے کے سبب ہے وَّشَيْءٍ اور کچھ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ○ بیر سے تھوڑی اور
تھوڑی سی یعنی اون نہرون مین تھوڑے سے بیر کے درخت ہمنے پیدا کردیے تاکہ اونکے سبب سے گذر ہو جسوقت مسافر ہوتے ذٰلِكَ
یہ عذاب کرکے جَزَيْنٰهُمْ جزا دی ہمنے اونکو بِمَا كَفَرُوْا اسسبب سے کہ ناشکری کرکے رسولون پر ایمان نہ لائے وَهَلْ نُجٰزِيْٓ
اور کیا سزا دیتے ہین ہم اِلَّا الْكَفُوْرَ ○ مگر ناشکرے کو اور بکر نے وَهَلْ يُجٰزٰٓى اِلَّا الْكَفُوْرُ پڑھا ہے فعل غائب مجہول اور کفور کے رفع کو
پیش یعنی کیا سزا دیا جاتا ہے مگر ناشکرا جزا عام ہے مومن اور کافر کو اور مجازات کفار کے واسطے خاص ہے لکھا ہے کہ شہر سبا مین جو لوگ باقی
تھے اونھون نے پیغمبر کے پاس آکر کہا کہ ہمنے اپنے خدا اور رسول کو پہچان لیا اسکے بعد اگر پھر وہ ہمکو نعمت عطا فرمائے تو ہم ناشکری
نکرینگے اور اتنی عبادت کرینگے جیسے کہ کبھی کسی قوم نے نکی ہو حق تعالی نے دوسری بار نعمت کا دروازہ اونپر کھولدیا اور فرمایا وَ
جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کردیا ہمنے درمیان سبا کے وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ اور درمیان اون دیہات کے کہ
بٰرَكْنَا برکت دی ہے ہمنے فِيْهَا اوسمین کہ وہ ولایت شام مین ہے جیسے فلسطین اور اردن اور اریحا اور ایلیا قُرًى
ظَاهِرَةً دیہات آباد ظاہر ایک دوسرے سے ملے ہوئے تبیین المعانی مین لکھا ہے کہ مآرب جو اہل سبا کا مقام تھا وہان سے شام تک
چار ہزار سات سو گانون آباد ہوگئے وَّقَدَّرْنَا اور اندازہ کیا ہمنے فِيْهَا السَّيْرَ اون دیہات مین چلنا لوگون کا
اندازہ مین ہمنے بیان کردیں اور ہمنے کہدیا کہ سِيْرُوْا چلو فِيْهَا اون دیہات مین لَيَالِيَ وَاَيَّامًا راتون اور دنون کو
اٰمِنِيْنَ ○ امان پائے ہوئے دشمنون اور درندون خلق کی کثرت کے سبب یا امان پائے ہوئے بھوک پیاس سے دیہات آباد
ہونے کے سبب سے سبا مین جو لوگ باقی رہگئے تھے اونھون نے تجارت شروع کی یمن سے شام کو جاتے تھے کچھ دن چڑھے ایک گانون مین ہوا اور
ایک گانون مین امیرون کو غریبون پر حسد آیا کہ ہم مین اور انہین کچھ فرق نہین پیادے اور مفلس راہ اوسی آرام سے چلتے ہین جیسے سوار مالدار
پھر اون امیرون نے کہا کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب بٰعِدْ دور کر بَيْنَ اَسْفَارِنَا ہمارے سفر کی منزلون مین یعنی

ایک منزل سے دوسری منزل تک میدان پیدا کر دیے تا کہ لوگ بے خرچ راہ اور بے سواری کے سفر کر سکیں فَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَہُمْ
اور ظلم کیا اونھوں نے دعا کیکے اپنی جانوں پر اور بیٹھے اون بہبات کو خراب کر دیا فَجَعَلْنٰہُمْ تو کر دیا ہمنے اہل سبا کو اَحَادِیْثَ باتین یعنی وہ
لوگ تعجب سے کہنے لگے کہ ہمیں آبادی سے بربادی کی طرف رغبت کی وَمَزَّقْنٰہُمْ اور پراگندہ کیا ہمنے اونکو کُلَّ مُمَزَّقٍ سب
پراگندہ کرنا یہانتک کہ اونمین سے ایک بھی یکجا نہ رہا قبیلہ غسان تو شام مین چلا گیا اور قضاعہ مکہ مین آ اور اسد بحرین مین اور انما
یثرب مین اور جذام تہامہ مین اور ازد عمان مین اور یہ کلمہ ضرب المثل ہوگیا کہ تفرقوا ایدی سبا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک جو کچھ ہمنے ذکر کیا
اوسمین لَاٰیٰتٍ البتہ عبرتین ہین لِّکُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے جو محنتون پر صبر کرتا ہی شَکُوْرٍ شکر کرنے والے کے
لیے جو نعمتون پر شکر کرتا ہی کشف الاسرار مین ہو کہ اہل سبا خوشحالی کے ساتھ بسر کرتے تھے بے صبری اور ناشکری کے سبب سے گذری جو
او پر گذری بیت روزگار عافیت شکرت نکردم لاجرم ۔ دستے کہ در آغوش بود اکنون بدندان میگزم ۔ وَلَقَدْ صَدَّقَ اور بیشک
سچ پایا عَلَیْہِمْ اہل سبا پر اور بہت صحیح بات ہو کہ سب کافرون پر اِبْلِیْسُ ظَنَّہٗ ابلیس نے اپنا گمان یعنی شیطان نے گمان کیا تھا کہ
اونمین پر مین قابو پاؤنگا اونکی شہوت اور غصہ کے سبب سے جو اونکے اندر پیدا ہی اور اسی سبب سے مین اونکو گمراہ کرونگا تو اوسکا گمان اونکے
بابمین سچا ہوا فَاتَّبَعُوْہُ تو اوسکی پیروی کی شرک اور معصیت مین اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مگر مومنون کے
ایک گروہ نے کہ وہ مستثنی ہین وَمَا کَانَ اور نہ تھا لَہٗ عَلَیْہِمْ ابلیس کو اون لوگون پر جنکے بابمین اوسکا گمان محقق ہوا
مِّنْ سُلْطٰنٍ کچھ تسلط اور غلبہ اِلَّا لِنَعْلَمَ مگر اسواسطے کہ ہم جدا کرین مَنْ یُّؤْمِنُ اوسے جو ایمان لاتا ہی بِالْاٰخِرَۃِ
آخرت پر مِمَّنْ ہُوَ اوس شخص سے جو مِنْہَا فِیْ شَکٍّ آخرت سے شک مین ہو تاکہ ہمارے دوست اہل ایمان اور شک والون کو
پہچان لین وَرَبُّکَ اور تیرا رب عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر حَفِیْظٌ نگہبان ہی قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بنی ملیح کو کہ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ پکارو اونکو جنکو گمان کیا ہو تمنے کہ خدا ہین مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ خدا کے سوا یعنی
جن فرشتون کو پوجتے ہو اونھین پکارو تو دیکھو نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے مین اونسے مدد پاتے ہو یعنی بے خدا کی مدد کے اونھین کچھ
اختیار اور قدرت نہین ہی یا ہسٹ کافرون سے کہو کہ اپنے خداؤن کو پکارو کہ کچھ تمہارا کہا مانین اور کیونکر وہ تمہاری عرض قبول کر سکتے ہین
اسواسطے کہ لَا یَمْلِکُوْنَ مالک نہین ہین مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ ذرہ برابر بھلائی اور برائی کے فِی السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَ
لَا فِی الْاَرْضِ اور نہ زمین مین وَمَا لَہُمْ اور نہین ہی بتون یا فرشتون کو فِیْہِمَا آسمان اور زمین مین مِنْ شِرْکٍ کچھ شرکت
نہ پیدا کرنا اور نہ تصرف کرنا وَمَا لَہٗ اور نہین ہی خدا کے واسطے مِنْہُمْ بتون اور فرشتون مین سے تقدیر اور تدبیر مین مِّنْ ظَہِیْرٍ
کوئی یار اور مددگار وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اور فائدہ نہ کریگی کسیکی شفاعت عِنْدَہٗ خدا کے پاس یعنی فرشتون یا بتون کے
ساتھ جو تم شفاعت کا گمان کہتے ہو محقق نہوگا اسواسطے کہ شفاعت کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَہٗ مگر جسکے واسطے
اجازت دے خدا شفاعت کرنے کی یا وہ اذن دیا گیا ہو شفاعت کرنے کی اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والا اور وہ جسکی شفاعت
کریگا دونون منتظر رہینگے اور خوف مین ہونگے کہ دیکھیے حضرت رب العزت سے کیا حکم ہوتا ہی اور اسی انتظار مین رہینگے حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ

ع ۱۴

یہانتک کہ جب اوٹھا لینگے خوف عن قلوبهم اونکے دلون سے اور شفاعت کی اجازت دینگے قالوا کہینگے بعض اونکے بعض کو کہ
ماذا قال کیا کہا ربكم تمہارے رب نے شفاعت کے باب مین تو قالوا الحق تو وہ کہینگے کہ صحیح اور درست کہا اور حکم دیا کہ مومنون کی
شفاعت کرین کافرون کی نہین وهو العلي الكبير ○ اور خدا برتر اور بڑا ہے اس بات سے کہ پیغمبر اور فرشتے بغیر اوسکے اذن
شفاعت کر سکین قل من يرزقكم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون روزی دیتا ہے تمکو من السموات آسمانون
سے مینہہ برسا کر والارض اور زمین سے سبزہ اوگا کر قل الله تو خود یہ بھی کہو کہ اللہ روزی دیتا ہے تمکو اسواسطے کہ اس سوال کا
اسکے سوا اور کچھ جواب ہی نہین ہے اگرچہ کافر الزام کے خوف سے زبان پر نہ لائین مگر دل سے اسکے مقر ہین وانا اور تحقیق ہم
کہ ہم مومن ہین روزی دینے والے کو ایک کہتے ہین اور اوسی وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہین جو ہر صفت مین یکتا ہے او اياكم
یا تم مشرک کہ بیمار کو جو جھکنا تے ہین مرنے کی راہ سے سب کمتر ہین واجب الوجود کے ساتھ شریک کرتے ہو لعلى هدى اوپر سیدھی
راہ پر ہین او في ضلل مبين ○ یا کھلی ہوئی گمراہی ہین قل لا تسئلون کہہ نہ پوچھے جاؤ گے تم عما اجرمنا
اوس سے جو کچھ کرتے ہین ہم برائی ولا نسئل اور ہم نہ پوچھے جاوینگے عما تعملون ○ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو بلکہ ہمارا
پروردگار ہر ایک سے اوسی کے اعمال پوچھیگا اور اوسکے مناسب جزا دیگا قل يجمع بيننا کہہ جمع کریگا درمیان ہمارے ربنا
رب ہمارا قیامت کے دن ثم يفتح بيننا بالحق پھر حکم کریگا ہمارے درمیان حق حق پس جو لوگ حق پر ہین اونکو بہشت مین داخل
کریگا اور جو باطل پر ہین اونکو زندان مین ڈالیگا وهو الفتاح اور وہی حکم کرنے والا مشکل قضیون مین العليم ○ جاننے والا
حکم کی کیفیت قل اروني الذين کہہ دکھاؤ مجھے اون لوگون کو کہ الحقتم به ملایا ہے تمنے اونہین ساتھ خدا کے
شركاء شریک یعنی دکھاؤ تو کس صفت کے سبب سے تم نے اونکو خدا کا شریک بنایا ہے اور عبادت مین کلا [illegible]
بل هو الله العزيز بلکہ وہی خدا غالب سب پر کوئی اوسکا شریک ہونے کا دم نہین مار سکتا الحكيم ○ جاننے والا ہے تمام
موجودات اوس حکمت کے ساتھ جو حد کو پہونچی ہوئی ہے تو کیسے اوسکے ساتھ شرکت کا مرتبہ [illegible] وحدہ لاشریک ہے صفت [illegible]
الفرد احد [illegible] شریک [illegible] نیست [illegible] عقل [illegible] دانش [illegible] نیست [illegible] جلال [illegible]
و شریک محال ہے وما ارسلنك اور نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا كافة مگر بھیجنا عام اور شامل
للناس واسطے سب لوگون کے [illegible] جن انس کے یا نہین بھیجا ہمنے تمکو اے ہمارے حبیب مگر تمام خلق کی طرف اور فضیلت خاص
آنحضرت کی ہے کہ آپ مبعوث ہوئے سب آدمیون اور جنون وغیرہ کی طرف اور کوئی نبی تمام جن اور انس کی طرف مبعوث نہین ہوا قطعہ [illegible]
منشور سعادت [illegible] وزان پس نوع انسان آفریدند [illegible] پس آنگاہ سلیمان آفریدند [illegible] اور بعضون نے کہا کہ
کافہ کی ہے مبالغہ کے واسطے ہے جیسے علامہ اور نسابہ یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر باز رکھنے والا لوگون کو شرک
سے بشيرا خوشخبری دینے والا افضل کی اوسے جو توحید کا اقرار کرے ونذيرا اور ڈرانے والا عدل کا اوسے جو شرک پر اصرار کرے
ولكن اكثر الناس اور لیکن بہت لوگ لا يعلمون ○ نہین جانتے ہین تمہارے فضائل و کمالات اور جہل مرکب [illegible] تمہاری

مخالفت پر رکھتا ہو ویقولون اور کہتے ہین بسبب فرط جہالت کے کہ متی کب ہوگا ھذا الوعد یہ وعدہ عذاب کا یا قیامت قائم ہونا
ان کنتم صدقین ○ اگر ہو تم سچے یعنی رسول اور مومن سب قل لکم کہہ تمہارے واسطے میعاد یوم وعدہ اوس
دن کا ہے کہ جب آپہونچیگا تو لا تستاخرون نہ پیچھے رہوگے عنہ اوس سے ساعۃ ایک ساعت یعنی ذرہ دیر بھی
ولا تستقدمون ○ اور نہ آگے بڑھوگے لکھا ہے کہ کفار مکہ نے اہل کتاب سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال پوچھا وہ بولے
کہ ہان ہمنے اپنی کتابون مین اونکی نعت پڑھی ہے وہ پیغمبر برحق ہین ابوجہل وغیرہ بولے کہ ہم تمہاری کتابون کا بھی ایمان نہین رکھتے اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ وقال الذین کفروا اور کہا اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے اہل کتاب سے کہ لن نؤمن نہین ایمان رکھتے
بھذا القرآن اس قرآن کا جو محمد عربی پر اوترا ہے ولا بالذی اور نہ اوس کتاب کا بھی جو اوتری ہے بین یدیہ اوس
سے پہلے ولو تری اور اگر دیکھو تم ای سامع جبکہ اذ الظلمون ستمگار موقوفون ٹھہرائے گئے ہونگے عند ربھم
اپنے رب پاس یعنی محاسبہ کے موقف مین تو البتہ دیکھوگے تم امر سخت اور کام پر خوف یرجع بعضھم پھیرتے ہین بعضے اونکے الی
بعض القول بعض کی طرف بات کو یعنی باہم باتین کرتے ہین اور ایک دوسرے کی طرف بات پھیرتا ہے یقول الذین استضعفوا
کہتے ہین وہ لوگ جو ذلیل بیچارے گنے گئے تھے یعنی تابع اور پیرو للذین استکبروا اون لوگون سے جو حق بات سے سرکشی
کرتے تھے یعنی پیشوا اور سرکش لوگ کہ لولا انتم اگر نہوتے تم یعنی اگر تم ہمکو اغوا اور گمراہ نہ کرتے لکنا مؤمنین ○
تو البتہ ہو جاتے ہم مومن مگر تمنے ہمکو گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا قال الذین استکبروا کہینگے وہ لوگ جنھون نے تکبر کیا تھا
للذین استضعفوا اون لوگون سے جو دنیا مین حقیر اور عاجز گنے جاتے تھے کہ انحن صددنکم کیا ہمنے باز رکھا تمکو
عن الھدی ایمان اور ہدایت قبول کرنے سے بعد اذ جاءکم بعد اسکے کہ آیا تمہارے پاس ایمان بل کنتم بلکہ تھے تم
اپنی ذات سے مجرمین ○ گناہگار اور مشرک وقال الذین استضعفوا اور کہینگے وہ لوگ جو کمزور بیچارے تھے
للذین استکبروا اون لوگون کو جنھون نے حق بات ماننے سے سرکشی کی کہ بل ایسا نہین ہے کہ ہم خود کافر ہوگئے بلکہ مکر
الیل والنھار مکر و فریب تمہارا دن رات ہمکو ایمان سے باز رکھنے والا تھا اذ تأمروننا جب حکم کرتے تھے تم ہمکو ان نکفر
باللہ یہ کہ کافر ہون ہم خدا کے ساتھ ونجعل لہ اور ٹھہراوین ہم اوسکے واسطے اندادا ہمسر اور شریک واسروا الندامۃ
اور دونون گروہ کہنے سننے کے بعد پشیمان ہونگے اور اپنے عمل چھپاوینگے یا پشیمانی کو ایک دوسرے سے چھپاوینگے جب تک ملامت کرنے سے
تھک نہ جاوین اور بعضے مفسر اسرار کو اظہار کے معنی مین جانتے ہین اور یہ لغت اضداد سے ہے یعنی ظاہر کرینگے اپنی پشیمانی اور شرمندگی لما
راوا العذاب جبکہ دیکھینگے عذاب وجعلنا الاغلل اور ڈالدینگے ہم آگ کے طوق فی اعناق الذین کفروا
گردنون مین اون لوگون کی جو نہ ایمان لائے تابع اور متبوع مستقبل کو لفظ ماضی کے ساتھ لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہے اور اسم ظاہر کو ضمیر کی
جگہ پر لانا اس بات پر آگاہ کرتا ہے کہ طوق آتشین اونکی گردنون مین کفر کے سبب سے ہونگے ھل یجزون کیا جزا دیے جاوینگے لوگ یعنی نہ جزا دیے
جاوینگے الا ما کانوا یعملون ○ مگر اوس چیز کے سبب سے کہ تھے عمل کرتے پھر حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی

فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے فِیْ قَرْیَةٍ کسی گانون اور شہر مین مِّنْ نَّذِیْرٍ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر اِلَّا قَالَ مگر یہ کہا مُتْرَفُوْهَآ اوس گانون کے مالدارون اور متکبرون نے اون پیغمبرون کو کہ اِنَّا بیشک ہم بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم اوسکے ساتھ اپنے زعم مین كٰفِرُوْنَ ۝ کافر اور منکر ہین وَقَالُوْا نَحْنُ اور کہا اون متکبرون نے کہ ہم اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا بہت زیادہ ہین اموال اور اولاد کی راہ سے یعنی ہمارے مال اور فرزند تمسے زیادہ ہین تو ہم رسالت کا دعوی کرنے کی لیاقت تمسے بڑھکر رکھتے ہین وَّمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ عذاب کیے ہوئے یعنی خدا ہمپر عذاب نہ کریگا اسواسطے کہ ہمین نعمت کے سبب سے بڑائی اور بزرگی کیا ہے تو یہ سعادت کے سبب سے ذلیل نہ کریگا قُلْ اِنَّ رَبِّیْ کہ بیشک میرا رب یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے چاہتا ہے مشرکون اور گنہگارون مین سے اپنی مشیت کی رو سے اوسکی بھلائی اور بزرگی کی وجہ سے نہین وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے جسپر چاہتا ہے اپنی حکمت کی جہت سے اوسکی ذلت کی رو سے نہین وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے اور گمان کرتے ہین کہ مال اور اولاد کی کثرت شرف اور بزرگی کے واسطے ہے اور شاید کہ وہ ملتفت نہین اور بتھوڑا تھوڑا عذاب سے قریب کرنے کی جہت سے ہو وَمَآ اَمْوَالُكُمْ اور نہین ہین مال جو ہمنے تمکو دیے ہین وَلَآ اَوْلَادُكُمْ اور نہ اولاد جو ہمنے تمکو عطا کی ہے بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ اوس خصلت کے ساتھ جو قریب کرے تمکو عِنْدَنَا ہمارے نزدیک زُلْفٰۤی قریب کرنا اسواسطے کہ خدا کی نزدیکی نیک کامون کے سبب سے ہوتی ہے اور تمکو وہ مال نہین تو مال اور اولاد کسیکو حق تعالی سے قریب نہین کرتے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مگر اوس شخص کو جو ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے وہ کام جو قبولیت کے قابل ہون یعنی اپنا مال خدا کی راہ مین خرچ کرے اور اولاد کو دین کا علم سکھائے اور صلاحیت مین تربیت کرے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ لَهُمْ اونکے واسطے ہے جَزَآءُ الضِّعْفِ جزا دونی یعنی زیادہ سے زیادہ ایک کے بدلے دس بلکہ زیادہ سات سو تک بِمَا عَمِلُوْا بسبب اوسکے کہ کین اونھون نے نیکیان وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اور وہ بہشت کے بالاخانون مین اٰمِنُوْنَ ۝ بیخوف ہین ناگوار چیزون اور آفتون اور رنجیدون سے وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ اور وہ لوگ جو جلدی اور کوشش کرتے ہین فِیْٓ اٰیٰتِنَا ہماری آیتون مین یعنی قرآن مین اور اوسپر طعن کرتے ہین مُعٰجِزِیْنَ اوس حال مین کہ گمان کرنے والے ہین کہ ہمکو عاجز کرسکتے ہین اوسکے نازل کرنے سے یا لوگون کو اوسے ماننے اور اوسپر ایمان لانے سے اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ وہ لوگ عذاب دوزخ مین حاضر کیے گئے ہین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ رَبِّیْ بیشک میرا رب یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ جس کسی کے واسطے چاہتا ہے اپنے بندون مین کافر ہون یا عاصی اپنی مشیت کے موافق وَیَقْدِرُ لَهٗ اور تنگ کرتا ہے جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہے اپنی حکمت کی رو سے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم مِّنْ شَیْءٍ اوس چیز مین سے جو تمکو حاصل ہے راہ خدا مین فَهُوَ یُخْلِفُهٗ تو خدا اوسکا عوض دیتا ہے اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ رکھتا ہے تمہارے واسطے آخرت مین حدیث مین ہے کہ صبح کو دو فرشتے آسمان سے اوترتے ہین ایک کہتا ہے کہ اللّٰھم اعط کل منفق خلفا یعنی اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدلا دے اور دوسرا دعا کرتا ہے کہ اللّٰھم اعط کل ممسک تلفا یعنی اے اللہ ہر بخیل کا مال تلف کر یعنی بدرد راہ حق نا خوش

ع ۴

سو خرچ نہ کرو وہ مسند پر روسے ہم کا ذکر زمانے آن ثابت گو وہ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے یعنی او
سوا ہو کوئی کسی کو کچھ دیتا ہو وہ روزی پہونچانے میں واسطہ ہے اور رزاق حقیقی وہی ہے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کر دن کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو جب دن جمع کریگا اللہ خلق کو ثُمَّ يَقُوْلُ پھر کہیگا اور کہیے دونون لفظون سے پڑھے ہیں نحشرہم
اور نقول یعنی ہم اوٹھین جمع کرینگے پھر ہم کہینگے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتون کو اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ کیا یہ گروہ ہین کہ تمکو كَانُوْا
يَعْبُدُوْنَ ۝ تھے پوجتے اور یہ سوال مشرکون کی جھڑکی کے واسطے ہوگا اور اسلیے کہ فرشتون کی شفاعت سے قطع امید کرین تو قَالُوْا
کہینگے فرشتے سُبْحٰنَكَ پاکی تیرے واسطے ہے اس بات سے کہ تیرے غیر کو پوجین اَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی ہے خداوند ہمارا اور معبود ہمارا
اور ہم خود اپنے کو تیری عبادت ہی کی کرنے والا جانتے ہین تو اپنا معبود ہونا ہم کس وجہ سے روا رکھین یا تو ہی ہمارا دوست مِنْ دُوْنِهِمْ
اونکے سوا یعنی ہمارے اونکے درمیان کچھ دوستی نہین ہے اور رضا نہین ہے اپنی پرستش کی اونکو اجازت نہین دی بَلْ كَانُوْا بلکہ تھے کہ نادانی کی
وجہ سے يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ وہ پوجتے تھے جنون کو یعنی اونکی فرمانبرداری کرتے تھے باطل معبودون کی پرستش مین یا جن انواع و اقسام کی
صورتین پکڑکر اونپر ظاہر ہوتے تھے اور اونکے خیال مین ڈالتے تھے کہ ہم فرشتے ہین اَكْثَرُهُمْ اکثر لوگ بِهِمْ جنون پر مُّؤْمِنُوْنَ ۝
ایمان لانے والے ہین یعنی اونکی متابعت کرتے ہین فَالْيَوْمَ تو آج کہ کل حکم خدا ہی کے واسطے ہے لَا يَمْلِكُ مالک نہین ہوتے
بَعْضُكُمْ بعضے تم مین سے لِبَعْضٍ بعض کے واسطے نَّفْعًا کچھ نفع کے وَّلَا ضَرًّا اور نہ کچھ نقصان کے یعنی کسی معبود باطل کو
اپنی پرستش کرنے والے کے واسطے فائدہ پہونچانے کی قوت ہے نہ نقصان دور کرنے کی طاقت وَنَقُوْلُ اور کہینگے ہم لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنی جان پر بے محل عبادت کرکے ذُوْقُوْا چکھو عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ عذاب اوسی آگ کا كُنْتُمْ
بِهَا تھے تم اوسکی تُكَذِّبُوْنَ ۝ تکذیب کرتے اور اوسے جھوٹ جانتے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ کافرون پر
اٰيٰتُنَا آیتین ہماری یعنی قرآن بَيِّنٰتٍ کھلی ہوئی آیتین تو قَالُوْا کہتے ہین کہ مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ نہین ہے یہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ایک مرد کہ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ چاہتا ہے یہ کہ روکے تمکو عَمَّا كَانَ اوس چیز سے کہ تھے
جسے ہمیشہ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ پوجتے تمھارے باپ دادا یعنی اوس مرد کا مدعا یہ ہے کہ تمکو بت پرستی سے باز رکھے اور جو نیا آئین اوسنے
بنایا ہے اوسپر لائے اور اون لوگون کو اپنا تابع بنالے وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے کہ مَا هٰذَآ نہین ہے یہ کلام جو وہ مرد پڑھتا ہے
یعنی قرآن اِلَّآ اِفْكٌ مگر جھوٹ مُّفْتَرًى باندھا ہوا اور خدا کی طرف اوسے منسوب کیا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا
اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے کفار مکہ مین سے لِلْحَقِّ سچے پیغمبر پر لَمَّا جَآءَهُمْ جب آیا اونکے پاس یعنی قرآن کو اِنْ هٰذَآ
نہین ہے یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ مگر جادو کھلا ہوا یہ لوگ یہ بات کہان سے کہتے ہین وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اور حال یہ ہے کہ نہین دی ہے ہمنے اونکو
مِّنْ كُتُبٍ کتابون مین سے جو اوتاری گئی ہین کہ یہ اوس يَّدْرُسُوْنَهَا پڑھین اوسے اور اوسمین سے قرآن باطل ہونے کی کوئی دلیل لائین
وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ اور نہین بھیجا ہمنے اونکی طرف قَبْلَكَ پہلے تجھسے یعنی فترت کے زمانہ مین مِنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر جو
اونھین حق کی طرف دعوت کرے اور اوسکی تکذیب پر چڑھائے وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور تکذیب کی انبیا کی اون لوگون نے جو اونسے پہلے تھے

وَمَا بَلَغُوْا اور حال یہ ہو کہ نہین پہونچے اہل مکہ مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ اوسکے دسوین حصہ کو جو ہمنے دی تھی اگلے کافرون کو
بڑی قوت اور لمبی عمر اور مال کثرت یا یہ معنی ہین کہ اے ہمارے حبیب تمہارے زمانہ کے کافرون کے واسطے تو دلیلین اور ہدایت کے
اسباب ہمنے ظاہر کیے اگلے کافرون کے لیے اسکا دسوان حصہ بھی نہ تھا فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ پھر تکذیب کی اگلے کافرون نے
ہمارے پیغمبرون کی فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا ہوا نَكِيْرِ انکار ہمارا یعنی اونکو ہلاک کیا اور اوپر عذاب کرنا تو چاہیے
کہ تمہاری قوم کے لوگ بھی ایسے حالات سے ڈرین قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہین کہ
نصیحت کرتا ہون مین تمکو اور ارشاد کرتا ہون بِوَاحِدَةٍ ایک چیز اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ وہ چیز یہ ہے کہ اوٹھو پیغمبر کی
مجلس سے خدا کے واسطے اور پراگندہ ہو مَثْنٰى وَفُرَادٰى دو دو تاکہ ایک دوسرے سے مشورہ کرو اور ایک ایک تاکہ از خود سے
تمہاری خاطر پریشان نہ ہو ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا پھر تم تفکر کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور انکے احوال سے حال سچا اپنا کیا اونکے
اطوار یاد کرو تاکہ تمہین معلوم ہو جائے کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ نہین ہی تمہارے یار کو مِّنْ جِنَّةٍ کچھ دیوانگی کہ اوسکے سبب سے
اوسنے رسالت کا دعوی کیا ہو بلکہ تم پہچان لوگے اونکا کمال عقل اور اونکی بات سچ ہونے مین کافی ہی اِنْ هُوَ نہین ہی وہ اِلَّا نَذِيْرٌ
لَّكُمْ مگر ڈرانے والا تمکو بَيْنَ يَدَيْ پہلے واقع ہونے عَذَابٍ شَدِيْدٍ عذاب سخت کے کہ وہ عذاب آخرت ہی
قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ کہو جو کچھ مانگتا ہون مین تم سے مِّنْ اَجْرٍ بدلا اوپر رسالت کے فَهُوَ لَكُمْ تو وہ تمہارے واسطے ہی یعنی جو بدلا
کہ اوپر رسالت کے مین چاہتا ہون وہ تمکو نفع اس سوال کی نفی مراد ہی یعنی کچھ بدلا مین نہین چاہتا اِنْ اَجْرِيَ نہین ہی میری دعوت
اسلام کا بدلا اِلَّا عَلَى اللّٰهِ مگر خدا پر وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر شَهِيْدٌ گواہ ہی قُلْ اِنَّ رَبِّيْ
کہہ بیشک میرا رب يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ڈالتا ہی حق یعنی وحی القا کرتا ہی جسپر چاہتا ہی یا صحیح اور درست بات کو آفاق مین منتشر کرتا ہی
اس سے دین اسلام کا افشا اور اوسکے احکام کا اظہار مراد ہی عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وہ ہی خوب جاننا پوشیدہ باتین اور کوئی چیز اوسپر
مخفی نہین قُلْ جَآءَ الْحَقُّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی سچی اور درست بات یعنی قرآن یا اسلام یا پیغمبر کا سیف شاہر وَمَا يُبْدِئُ
الْبَاطِلُ اور نہین پیدا کرتا باطل یعنی ابلیس یا بت کوئی چیز نہین پیدا کرتا وَمَا يُعِيْدُ اور پھیرتا نہین اوسے یعنی نہ پہلے مخلوق پیدا کرتا ہے
اور نہ دوبارہ زندہ کرتے پر قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ کہہ اگر ڈگا مین راہ حق سے جیسا تمنے میرے ساتھ گمان کیا ہی فَاِنَّمَآ اَضِلُّ تو سوا اسکے
نہین کہ ڈگا ہون مین عَلٰى نَفْسِيْ اپنے نفس پر یعنی اوسکا وبال مجھ پر ہی وَاِنِ اهْتَدَيْتُ اور اگر سیدھی راہ پر چلون فَبِمَا يُوْحِيْٓ تو سبب
اسکے ہی کہ وحی بھیجتا ہی اِلَيَّ میری طرف رَبِّيْ میرا رب اسواسطے کہ ہدایت کی توفیق اوسکی عنایت کے ساتھ بندھی ہی اِنَّهٗ بیشک حق تعالی
سَمِيْعٌ سننے والا ہی بندون کی دعا قَرِيْبٌ قریب ہی آرزومندون کی امید سے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھو تم اے ہمارے حبیب کافرون کو اِذْ فَزِعُوْا
جب ڈرینگے موت کے قریب یا دوبارہ زندہ ہو کر اوٹھنے کے وقت یا جنگ بدر کے دن گھبرینگے تو عجیب امر دیکھو گا فَلَا فَوْتَ تو نہ ہوگا کچھ فوت یعنی بھاگنے
اور قلعہ مین پناہ لینے سے کچھ بھی عذاب اونسے فوت نہ ہوگا وَاُخِذُوْا اور پکڑے جاینگے مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ نزدیک جگہ سے یعنی زمین
اوپر سے زمین نیچے یا موقف سے دوزخ مین یا میدان بدر کے کنوے مین اور بعضی تفسیرون مین ہی کہ یہ آیت سفیانی اور اوسکی قوم کی شان مین ہی کہ آخر زمانہ

خروج کریگا اور بالک شام سے ایک لشکر کعبہ معظمہ کو اور اللہ شہر کو خراب کرنے کے واسطے مرتب کریگا اور وہ سب میدان بیدا میں کہ اندر دھنس
جاینگے تو اس تفسیر کے موافق اُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ کے معنی یہ ہیں کہ اپنے قدموں کے نیچے سے پکڑے جائینگے اور اوس تمام لشکر میں سے دو آدمی نجات
پائینگے ایک تو اونکے دھنسنے کی خوشخبری مکہ معظمہ میں لیجائیگا اور دوسرا کہ اوسکو ناجیہ جہنی کہینگے اوسکا منہ گدی کی طرف ہو جائیگا اور
قوم کے دھنسنے کی خبر سفیان کو پہونچائیگا وَقَالُوا اور کہینگے کہ لشکر کی موت کے وقت یا لشکر سفیان کے لوگ زمین میں دھنسنے کے وقت
کہ آمَنَّا بِهِ ایمان لائے ہیں ہم خدا کا یا پیغمبر کا یا حشر کا یعنی قبر سے جی اٹھنے کا یا یہ ہیں وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ اور کہاں سے ہوگا اونکو واسطے
ایمان اختیار کر لینا اور پکڑنے کا تناوش جو منہ پڑھا ہی یعنی کہاں سے ہوگا اونکو پہونچنا مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ دور جگہ سے کہ وہ عالم آخرت
ہو اور تکلیف ایمان کی جگہ دنیا ہو اور یاس کے قریب آخرت مشاہدہ ہوئی تو ایمان کچھ نفع نہ کریگا وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ اور حال یہ ہے کہ
نہیں ایمان لائے خدا اور رسول اور آخرت کا مِن قَبْلُ پہلے اس سے جب تعمیل حکم کی جگہ میں تھے وَيَقْذِفُونَ اور وہ پھینکتے تھے
بِالْغَيْبِ پوشیدگی میں جہل باتیں یعنی اپنے گمان پر باتیں کرتے تھے اور قرآن اور رسول پر طعن کرتے تھے مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ
دور جگہ سے یعنی جو کچھ کہتے تھے اوس سے بہت دور تھے اور نہ جانتے تھے کہ کیا کہتے ہیں وَحِيلَ اور جدائی کی گئی بَيْنَهُمْ درمیان اونکے
وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ اور درمیان اوس چیز کے جو آرزو کرتے تھے ایمان قبول کرنا اور دنیا میں پھر آنا كَمَا فُعِلَ ایسا ہی کیا گیا
کام بِأَشْيَاعِهِم اونکے مشابہوں پر کہ زمانہ گذشتہ کے کافر تھے مِّن قَبْلُ اس سے پہلے یعنی اونسے ایمان یاس قبول نہیں کیا گیا
إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک تھے وہ فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ گمان میں تہمت لگانے والا اور مضطرب کرنے والے

سورۃ فاطر مکیۃ وہی	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	خمس واربعون آیۃ
سورۃ فاطر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پینتالیس آیتیں ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ جو حمد کہ چاہیے اور جو ثنا کہ لائق ہو خدا کے واسطے ہی جو حمد و ثنا کے قابل ہی فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
پیدا بنانے والا اور ظاہر کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ کرنے والا فرشتوں کو رُسُلًا رسول یعنی انہیں
رسالت کے ساتھ انبیا کے پاس بھیجتا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہ کی رسالتیں پیغمبروں کے پاس پہونچاتے ہیں وحی کے سبب اور اولیا
پاس الہام کے اور مومنوں کو سچے خوابوں کے ساتھ پھر حق تعالی فرشتوں کی صفت کرتا ہی کہ أُولِي أَجْنِحَةٍ بازو والے مَّثْنَىٰ
دو دو بازو اوڑنے کے واسطے وَثُلَاثَ اور تین تین وَرُبَاعَ اور چار چار آرائش کے لیے اس سے ان عددوں کی خصوصیت اور زیادہ کی
نفی مراد نہیں ہی اسواسطے کہ حدیث میں ہی کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھسو بازو ہیں يَزِيدُ زیادہ کرتا ہی فِي الْخَلْقِ اپنی خلق میں
مَا يَشَاءُ جو کچھ چاہتا ہی یعنی فرشتوں کے بازو بڑھاتا ہی یہانتک کہ چار سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ خلق سے آدمی
مراد ہیں اور اونمیں زیادتی یا عقلی ہوتی ہی جیسے فصاحت اور علم اور کرم یا جسمی ہوتی ہی جیسے خوبصورتی اور ملاحت اور بڑی آنکھیں اور
بعضوں نے کہا ہی کہ اچھا خط مراد ہی یا خلق کے دلوں میں محبت تام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ عالی ہمتی یا تقدیر پر راضی ہونا یا مرتبہ

قرب کا شوق مقصود ہی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ اشراف مین خاکساری اور غنیون مین سخاوت اور فقیرون مین عفت اور مومنون مین حیا
اور محبون مین شوق اِنَّ اللّٰهَ بیشک الله عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر فرشتون کو رسول کرنے پر اور خلق مین یادتی کرنے پر
قَدِیْرٌ ۝ قادر ہی مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ جو کچھ کھولتا ہی الله لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اور بھیجتا ہی اونپر مِنْ رَّحْمَةٍ اپنی
رحمت مین جیسے نعمت عافیت صحت علم توبہ فَلَا مُمْسِكَ تو کوئی پھیر لینے والا انہین ہی لَهَا اوسکو وَمَا
يُمْسِكْ اور جو چیز پھیر لیتا ہی لوگون سے جیسے انکی بخشش کے آثار فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ تو کوئی بھیجنے والا انہین اوسکو مِنْۢ بَعْدِهٖ
اوسے پھیر لینے کے بعد وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہی پھیر لینے مین الْحَكِیْمُ ۝ پکا کام کرنے والا بھیجنے مین صاحب کشف الاسرار
کہتا ہی کہ ارباب فہم اس بات پر ہین کہ یہ آیت اشارہ ہی مومنون اور اہل عرفان کے فتوح کی طرف اور فتوح اوسے کہتے ہین جو بغیر
بے ڈھونڈھے اور بے چاہے آئے اور وہ دو قسم پر ہی ایک مواہب صوری جیسے روزی بے کمائے اور دوسرے مطالب معنوی اور وہ علم
لدنی ہی جو بے سیکھے ہوے شریعت کے موافق سینے پر دل سے آشنا شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا ہی کہ آہ اس بے سیکھے ہوے علم
کبھی تو اوسمین غرق ہوتا ہون کبھی اوس سے جلتا ہون نظم بیت لطف نیست علم راکہ بے واسطہ از خدا بود ۔ علم اہل دل از دگرکے بود
بلکہ از تلقین خاص رب بود یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا اے آدمیو یاد کرو نِعْمَتَ اللّٰهِ نعمتین رب العالمین کی جو اوسنے انعام
کی ہین عَلَیْكُمْ تمپر جیسے پیدا کرنا اور روزی پہونچانا هَلْ مِنْ خَالِقٍ کیا کوئی پیدا کرنے والا غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ
سوا خدا کے کہ روزی دیتا ہی تمکو مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے مینہ برسا کر وَالْاَرْضِ اور زمین سے سبزہ اوگا کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
کوئی معبود لائق عبادت کے نہین مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ پھر کہان پھیرے جاتے ہو او توحید سے وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور
اگر تکذیب کرین تمہاری اے محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگ فَقَدْ كُذِّبَتْ تو بیشک تکذیب کیے گئے ہین رُسُلٌ رسول مِّنْ
قَبْلِكَ تمسے پہلے اور اونھون نے صبر کیا پس تم بھی ونکی طرح صبر کرو وَاِلَى اللّٰهِ اور الله کی طرف تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ پھیرے جاوینگے
سب کام تمکو صبر کی جزا اونکو تکذیب کی سزا دیگا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ الله کا حشر اور جزا کے باب مین
حَقٌّ سچ ہی اور اوسمین خلاف نہین فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ پس چاہیے کہ مغرور نکرے تمکو اور فریب مین لائے الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا تمہین
زندگی دنیا کی کہ آخرت کو بھول جاو وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ اور چاہیے کہ فریب دے تمکو بِاللّٰهِ الله کے کرم کے ساتھ الْغَرُوْرُ ۝
شیطان فریب دینے والا یعنی ایسا نہو کہ گناہ پر اوسکے ساتھ مغفرت کی آرزو تمہارے دل مین ڈالے اور اگرچہ یہ بات ممکن ہی مگر ایسی بات ہی
جیسے کوئی زہر کھائے اس امید پر کہ طبیعت دفع کر دیگی یا طبیب علاج کریگا بزرگون نے فرمایا ہی کہ ابلیس کے فریبون مین سے ایک فریب تو یہ ہی
تسویف ہی یعنی بندہ کی توبہ کو تاخیر مین ڈالتا ہی اور کہتا ہی کہ فرصت باقی ہی نقد عیش و عشرت ہاتھ سے نکھو بیت امشب شب مہتاب
یار مے و شاہد باش ۔ چون روز شود توبہ کن زاہد باش ۔ عاقل چاہیے کہ یہ فریب کھا کر راہ سے نہ بہکے اور الفرصۃ تمر مر السحاب
کے نکتہ سے غافل نہو جائے خدا سب کو توفیق دے مصرع عذر بافردا فگندی عمر فردا را کہ دید ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ
لَكُمْ عَدُوٌّ یقینی شیطان تمہارا دشمن ہی اور اوسے تمہارے ساتھ قدیمی اور میراثی عداوت ہی فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ط

پس تم بھی اوسے دشمن جانو اور اوس سے بچتے رہو ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا کہ ہم کیونکر شیطان کے ساتھ دشمنی کرین اون بزرگ نے فرمایا
کہ اوسکی آرزو کی پیروی نکرو اور اپنے نفس کی خواہش کے تابع نہو اور جو کچھ کرو وہ چاہیے کہ شرع کے موافق اور طبع کے مخالف ہو اِنَّمَا
يَدْعُوْا سوا اسکے نہین پکارتا ہی شیطان خواہش کی اتباع اور دنیا کی رغبت کی طرف حِزْبَهٗ اپنے گروہ کو یعنی اپنے پیروون اور
فرمانبردارون کو لِيَكُوْنُوْا تاکہ ہوون آخرت مین اوسکے ساتھ مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ آگ کے یارون اور مصاحبون یعنی دوزخیون سے
اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوے اور جنہون نے شیطان کا کہا مانا لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت
آخرت مین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے اور شیطان کے ساتھ مخالفت کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے
کام اچھے اور خاص اور پاکیزہ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے ہی مغفرت اونکے رب کے پاس سے وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور اجر بڑا یعنی ثواب
بہت بہشت مین اَفَمَنْ زُيِّنَ کیا کوئی کہ آراستہ کی گئی لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی فَرَاٰهُ تو دیکھا اوسنے
اوس برے کام کو حَسَنًا اچھا مثل اوس شخص کے جو اچھے کو برے سے تمیز کرتا ہی اور ہر ایک کو اوس صفت پر دیکھتا ہی جو واقع مین ہی
توضیح مین لکھا ہی کہ اوس سے ابوجہل یا عاص بن وائل مراد ہی اور اونکا برا کام شرک و تکذیب ہی اور رومی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہود اور نصاریٰ مراد
ہین اور اونکا کام حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ عناد اور جھگڑا ہی یا خارجی اور رافضی مراد ہین اور اونکا برا کام باطل تاویلین ہین
فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ يُضِلُّ چھوڑ دیتا ہی اور گمراہ کرتا ہی مَنْ يَّشَاۗءُ جسے چاہتا ہی وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اور ہدایت کرتا ہی
اور توفیق دیتا ہی جسے چاہتا ہی فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ پس چاہیے کہ نہ جاوے جی تیرا یعنی ہلاک ہونے کی طرف مائل نہو عَلَيْهِمْ
اونکی گمراہی پر حَسَرٰتٍ حسرتون کے واسطے جو بار بار اونپر کرتے ہو اور طرح طرح کے تاسف جو اونکے برے کامون پر کرتے ہو یعنی تحسر کرو اور
ہر ایک بہت سی حسرتون کا مقتضی ہی اونپر نہ کرو اور اونکے کامون کے پیچھے اپنا جی نہ دو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلِيْمٌۢ جاننے والا ہی بِمَا
يَصْنَعُوْنَ وہ چیز جو وہ کرتے ہین اور اون کامون پر اونکو جزا دیگا وَاللّٰهُ اور خداے برحق الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ وہ جو
بھیجتی ہوائین یعنی اوتر بہتی اور دکھنی اور پروائی فَتُثِيْرُ تو اونھون نے اوٹھایا سَحَابًا ابر لفظ مضارع کے ساتھ ماضی کا لانا
اس جہت سے ہی کہ اس صورت کے حاضر کرنے مین حکمت ہی فَسُقْنٰهُ پھر ہنکا دیا ہمنے وہ ابر تکلم کی طرف پھرنا یعنی پہلے غائب کا صیغہ لا کر پھر متکلم کا
صیغہ لانا فعل خاص ہونے کی جہت سے ہی یعنی یہ فعل ہم ہی کر سکتے ہین کہ ابر کو ہنکاتے ہین اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ مردہ اور افسردہ زمین کی طرف
اوسے زندہ اور تازہ کرنے کو فَاَحْيَيْنَا بِهِ پھر زندہ کر دیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے جو ابر سے برسا تھا الْاَرْضَ زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا
اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ایسا ہی زندہ کرنا ہی یعنی مری ہوئی چیزون کو جلانا اور مردون کو قبرون سے
اوٹھانا دونون اوسکی قدرت مین یکسان ہین مَنْ كَانَ جو کوئی ہو کہ اپنے واسطے يُرِيْدُ الْعِزَّةَ چاہتا ہو عزت اوس کہدو کہ خدا کی عبادت
کرنے سے عزت چاہے فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا کہ خدا کے واسطے ہین سب عزتین اور اوسی کی عزت سے رسول اور مومنون نے عزت حاصل کی ہی
کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ عزت اوسکی ملازمت مین ہی اور ذلت اوسکی مخالفت مین بیت عزیزی کہ از درگہش سر بتافت بہر در کہ شد
ہیچ عزت نیافت اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ اوسکی خوشنودی کی طرف اور اوسکی درگاہ قبولیت کی جانب بلند ہوتی

ع

باتین پاک یا جن صحیفون مین نیک باتین لکھی ہین وہ بلند ہونا چاہتے ہین وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط اور نیک کام اوٹھاتا ہے اوسکو
اور محل قبول مین پہونچاتا ہے اسواسطے کہ اکیلی بات بے نیک کام کے کہ اخلاص ہو نفع دینے والی نہین یا کلم طیب دعا ہے اور عمل صالح
مساکین کو صدقہ دینا اسواسطے کہ اکثر دعائین قبول ہونا صدقے دینے کے سبب سے ہے یا کلمہ اماموں کی دعا ہے اور عمل صالح مقتدیون کا
آمین کہنا یا کلمہ غازیون کی تکبیر ہے اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہے اور عمل ندامت اور ان سب صورتون مین کلمون کا اوٹھانے والا عمل ہے اور
بعضے مفسر یرفعہ مین فاعل کی ضمیر کلمہ طیب کی طرف پھیرتے ہین کہ لا الہ الا اللہ ہے اور کہتے ہین کہ توحید عمل کو اوٹھاتی ہے اسواسطے
کہ اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہے اور ایک صورت کشاف مین یہ لکھی ہے کہ خدا اوٹھاتا ہے عمل صالح کو یعنی اوسکے مرتبہ کی قدر بلند
کرتا ہے اس سے مراد مخلص کے عمل مراد ہین کہ کوئی چیز اوسکی قدر و قیمت پر نہین ہے اور جس کام مین ریا ملی ہو وہ کام سب چیزون سے زیادہ
خوار اور بے مقدار ہے نظم گر بیچ خلاص جو بوم نیست ۞ از من درکسی چون تو محروم نیست ۞ زر قلب آلودہ بے قیمت است ۞ زر سرہ را
کہ خالص بود حرمت است ۞ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور جو لوگ چھپاتے ہین اور کرتے ہین مکر بدے اس سے پیشتر
مکر مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت دار الندوہ مین اونھون نے فکر کی تھی کہ آپکو قید کیجے یا قتل کر ڈالیے یا نکال دیجیے
جیسا کہ سورۂ انفال مین مذکور ہو چکا لَهُمْ اونکے واسطے یعنی مکر کرنے والون کے لیے عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط عذاب سخت ہے
آخرت مین وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ اور مکر اوس گروہ کا هُوَ يَبُوْرُ ۞ وہ بیکار اور خراب یعنی ٹوٹا ہو جائیگا اور کچھ نہ چلیگا وَاللّٰهُ
خَلَقَكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنی تمہارے باپ آدم کو مِّنْ تُرَابٍ مٹی سے ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر پیدا کیا تمکو نطفے سے
ثُمَّ جَعَلَكُمْ پھر کر دیا تمکو اَزْوَاجًا ط جوڑے مرد اور عورت کہ باہم جفت ہوتے ہو وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى اور نہین
حاملہ ہوتی کوئی عورت وَلَا تَضَعُ اور نہین وضع حمل کرتی یعنی نہ حمل مین لڑکا رہتا ہے کسی عورت کے اور نہ کوئی عورت جنتی ہے اِلَّا
بِعِلْمِهٖ ط مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی حمل رہنا اور جننا اور مدت اور زمانہ سب اوسے معلوم ہے وَمَا يُعَمَّرُ اور زندگی نہین دیا جاتا
مِنْ مُّعَمَّرٍ کوئی بڑی عمر والا وَلَا يُنْقَصُ اور گھٹائی نہین جاتی مِنْ عُمُرِهٖٓ عمر مین دوسرے عمر والے کی جو پہلے عمر والے کی
عمر کو نہ پہونچے مراد یہ ہے کہ عمر کی کمی زیادتی نہین ہے اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ط مگر لوح محفوظ مین ہے یعنی بڑی عمر اور تھوڑی عمر ہونا مقرر اور مقدر
ہو چکا ہے اِنَّ ذٰلِكَ بیشک زیادتی اور کمی عمر کی مقدر اور مقرر کرنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ خدا پر آسان ہے وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ صلے
اور نہین برابر ہین دو دریا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ وہ پانی میٹھا گوارا ہے شَرَابُهٗ اوسکا پینا وَهٰذَا اور وہ دوسرا
مِلْحٌ اُجَاجٌ ط پانی کھاری یا کڑوا ناگوار وَمِنْ كُلٍّ اور ہر ایک ان دونون دریاؤن مین سے تَاْكُلُوْنَ کھاتے ہو لَحْمًا طَرِيًّا
گوشت تازہ یعنی مچھلی وَتَسْتَخْرِجُوْنَ اور نکالتے ہو دریائے شور سے خاص کر کے حِلْيَةً زیور موتی مونگے کا تَلْبَسُوْنَهَا
تم پہنتے ہو یعنی تمہاری عورتین پہنتی ہین تفسیر مفسر اس بات پر ہین کہ یہ مثال مومن اور کافر کی ہے کہ ان دونون مین برابری کی کوئی وجہ
نہین ہے اسواسطے کہ ایک حلاوت ایمان کے سبب سے میٹھا پانی ہے اور دوسرا گناہ کی تلخی سے کھاری پانی ہے بیت آن آب حیات آمد این نقش
سراب ست ۞ این عین خطا باشد و آن محض صواب ست ۞ وَتَرَى الْفُلْكَ اور دیکھتا ہے تو کشتیون کو فِيْهِ ہر ایک مین دونون مین

ثلثة

مَوَاخِرَ پانی پھاڑنے والی اور پانی پر چلنے والی لِتَبْتَغُوْا تاکہ طلب کرو مِنْ فَضْلِهٖ خدا کے فضل سے یعنی نفع تجارت سے وَلَعَلَّکُمْ
اور شاید کہ تم تَشْکُرُوْنَ شکر کرو خدا کا ایسی نعمت پر یُوْلِجُ الَّیْلَ اندر کر دیتا ہے رات کو فِی النَّهَارِ دن میں یعنی رات کی
کسی قدر دن میں بڑھا دیتا ہے جب کہ دن رات سے بڑھ جاتا ہے وَیُوْلِجُ النَّهَارَ اور داخل کر دیتا ہے دن کو فِی الَّیْلِ رات میں
یعنی دن کی گھڑیوں میں سے رات کی گھڑیوں میں بڑھاتا ہے کہ رات کی ساعتیں دن کی ساعتوں سے زیادہ ہو جاتی ہیں وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا آفتاب اور ماہتاب کو یعنی اپنے حکم کا تابع کر دیا کُلٌّ یَّجْرِیْ ہر ایک آفتاب اور ماہتاب چلتے ہیں
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے وقت کے واسطے یعنی زمانہ معلوم تک کہ اپنا دور تمام کریں یا قیامت کے دن تک کہ اپنی سیر سے باز رہیں
ذٰلِکُمُ اللّٰهُ وہ خدا جو خالق اور فاعل ان چیزوں کا ہے رَبُّکُمْ پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا تمہارا ہے لَهُ الْمُلْکُ اوسکے واسطے ہے بادشاہی وَالَّذِیْنَ
تَدْعُوْنَ اور جن معبودوں کو تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مَا یَمْلِکُوْنَ وہ مالک نہیں ہیں مِنْ قِطْمِیْرٍ
کھجور کی گٹھلی پر کے چھلکے کے پس مالک مطلق اور معبود برحق وہی ہے اِنْ تَدْعُوْهُمْ اگر پکارو تم اونکو جو تمہارے معبود باطل ہیں یعنی اگر اونکو
نفع حاصل کرنے کو یا مضرت زائل کرنے کو تم دعا کرو تو لَا یَسْمَعُوْا نہیں سنتے دُعَآءَکُمْ دعا تمہاری اسواسطے کہ وہ کنکر پتھر
جیسے ہیں اور ایسی چیزوں کے کان نہیں ہوتے کہ سنیں وَلَوْ سَمِعُوْا اور اگر بالفرض سنیں بھی تو مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ
تو قبول نہیں کرتے تمہارے واسطے اور تمہاری حاجت روائی نہیں کرتے اسواسطے کہ فائدے پہونچانے اور ضرر دفع کرنے پر قادر نہیں ہیں
وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور قیامت کے دن یَکْفُرُوْنَ بِشِرْکِکُمْ کافر ہونگے تمہارے شرک کرنے پر یعنی اس بات کا اقرار کرینگے
کہ جو شرک تم نے کیا وہ باطل ہے یا منکر ہو جاوینگے تمہاری پرستش کے اور کہینگے کہ مَا کُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ یعنی نہ تھے تم ہمکو پوجتے وَلَا یُنَبِّئُکَ
اور خبر نہ کریگا تجھکو کاموں کی حقیقت سے کوئی خبر کرنے والا مِثْلُ خَبِیْرٍ مثل اوسکے جو حقیقت امور جانتا ہے کہ وہ حق سبحانہ
تعالیٰ ہے صاحب لباب نے لکھا ہے کہ اضافت مثل خدا کی جائز نہیں تو یہ ایک مثل کلام عرب میں پھیلی ہوئی ہے اور ایسے مخبر کی خبروں میں اسے
استعمال کرتے ہیں جسکا کلام نفس الامر میں معتمد اور پختہ ہو یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ تم محتاج ہو اِلَى اللّٰهِ
اللہ کی طرف یعنی اوسکی روزی اور بخشش اور خوشنودی اور بہشت کے وَاللّٰهُ اور اللہ تعالیٰ هُوَ الْغَنِیُّ وہ بے نیاز ہے اپنی مطلق بے نیازی کے ساتھ
نعمت دینے والا ہے سب موجودات کو الْحَمِیْدُ تعریف کیا ہوا نعمت عام اور فضل شامل پر جاننا چاہیے کہ ماہیات ممکنہ اپنے وجود میں
محتاج ہیں فاعل کی اور اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اشارہ اوسکی طرف ہے کہ حق تعالیٰ اپنے کمال ذاتی کے سبب سے عالم اور اہل عالم کے وجود سے مستغنی ہے اور وَاللّٰهُ
هُوَ الْغَنِیُّ اوسی سے عبارت ہے اور چونکہ کمال اسمائی کا ظہور موقوف ہے اعیان ممکنات کے وجود پر تو اونکا ایجاد بڑی نعمت ہے کہ ایجاد کرنے والا
حمد و ثنا کا مستحق ہے اور کلمۂ اَلْحَمِیْدُ اوسکی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس رباعی سے یہ معنی سمجھ میں آسکتے ہیں رباعی تا حق گردد بجملہ اوصاف عیان
واجب باشد کہ ممکن آید بمیان ؛ ورنہ بکمال ذاتی از عالمیان ؛ فردست و غنی چنانکہ خود کرد بیان ؛ اِنْ یَّشَاْ اگر چاہے یُذْهِبْکُمْ
لیجائے تمکو روئے زمین سے یعنی ہلاک کرے وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ اور لاوے خلق نئی یعنی ایسی قوم جو تم سے زیادہ
فرمانبردار ہو یا ایسا گروہ پیدا کرے کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا ہو وَمَا ذٰلِکَ اور نہیں ہے تمہارا لیجانا اور اوروں کا لانا عَلَى اللّٰهِ خدا پر

ع ۲

یعزیز ○ دشوار وَلَا تَزِرُ اور نہ اوٹھائیگا وَازِرَةٌ کوئی نفس گناہ کرنے والا وِزْرَ اُخْرٰی دوسرے گناہ کا بوجھ وَاِنْ تَدْعُ اور اگر پکارے مُثْقَلَةٌ جو نفس گران بار ہو گناہ سے دوسرے کو اِلٰی حِمْلِهَا اوسکے بعض گناہ اوٹھا لینے کو تو لَا یُحْمَلْ نہ اوٹھایا جائیگی مِنْهُ شَیْءٌ اوسکے گناہ میں سے کوئی چیز یعنی جو پکارا گیا ہو وہ کچھ پکارنے والے کے گناہ میں سے نہ اوٹھائیگا وَلَوْ كَانَ اور اگر ہووے ذَا قُرْبٰی قرابت والا یعنی ہر چند کوئی گنہگار اپنے قرابت والون کو پکارے اور چاہے کہ کچھ اوسکی خطاؤن میں سے اوٹھالین کوئی جواب بھی نہ دیگا اسواسطے کہ سب اپنے حال میں عاجز اور درماندہ ہونگے اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ سوا اسکے نہیں کہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراتے ہو اون لوگون کو جو یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہین اپنے رب سے بِالْغَیْبِ پوشیدہ یعنی خلوتون میں ڈر کا اثر اونپر ظاہر ہے خلوتون میں نہیں پایا اوسکا عذاب اونسے چھپا ہوا ہے اور بے دیکھے اوس عذاب سے ڈرتے ہین وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی نماز اونھون نے نماز ڈرانے کے ساتھ ڈرانے والون اور نماز پڑھنے والون کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ یہی لوگ ڈرانے سے فائدہ اوٹھائے ہوئے ہین وَمَنْ تَزَكّٰی اور جو کوئی پاکیزہ ہوگا ہے وں فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰی تو سوا اسکے نہیں کہ وہ پاکیزہ ہوگا لِنَفْسِهٖ اپنی ذات کے واسطے کہ پاکیزگی کا نفع اوسکی طرف پھرتا ہے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ○ اور اللہ کی طرف پھر جانا ہے سب کا تو پاکیزہ لوگون کو اونکی پاکیزگی پر جزا دیگا وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی اور برابر نہیں ہے اندھا یعنی کافر یا جاہل وَالْبَصِیْرُ ○ اور آنکھون والا یعنی مومن یا عالم یا راہ پایا ہوا وَلَا الظُّلُمٰتُ اور برابر نہیں اندھیرے یعنی باطل یا گناہ وَلَا النُّوْرُ اور نہ روشنی یعنی حق یا طاعت وَلَا الظِّلُّ اور برابر نہیں سایہ یعنی ثواب یا بہشت یا راحت وَلَا الْحَرُوْرُ ○ اور نہ حرارت یعنی عذاب یا دوزخ یا زحمت وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ اور برابر نہیں زندے وَلَا الْاَمْوَاتُ اور نہ مردے یعنی مومنون کو کافرون کے ساتھ برابری نہیں اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ بیشک اللہ سناتا ہے اور سمجھاتا ہے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے توفیق اور ہدایت کے ساتھ وَمَآ اَنْتَ اور نہیں ہو تم اے ہمارے حبیب بِمُسْمِعٍ سنانے والے بات کے مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ○ اوسکو جو قبرون میں ہے مَنْ فِی الْقُبُوْرِ کا ذکر مُردون کے ساتھ کافرون کی تمثیل ہے اِنْ اَنْتَ نہیں ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا نَذِیْرٌ ○ مگر پیغمبر ڈرانے والے تمہیں پہونچانا اور ڈرانا ہی بس مصرع نیست بر پیغمبران الا البلاغ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہم نے بھیجا تمکو بِالْحَقِّ دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہے بَشِیْرًا خوشخبری دینے والا ثواب کی وَّنَذِیْرًا اور ڈرانے والا عذاب وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اور نہ تھی اگلی امتون میں سے کوئی امت اِلَّا خَلَا مگر یہ کہ گذرا فِیْهَا اوسمیں نَذِیْرٌ ○ پیغمبر ڈرانے والا یا عالم آگاہی دینے والا وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور اگر تکذیب کرین تیری قریش کے معاند تو تعجب نہ کر فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ پس تحقیق تکذیب کی اون لوگون نے جو مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے تھے اپنے پیغمبرون کی جَآءَتْهُمْ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول اونکے بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون یا ظاہر معجزون کے ساتھ وَبِالزُّبُرِ اور آسمانی چھوٹی کتابون کے ساتھ جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس اور حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کے صحیفے وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ○ اور روشن کتابون کے ساتھ یعنی حلال حرام کے احکام بیان کرنے والی کتابون کے ساتھ جیسے توریت انجیل ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا پھر پکڑا میں نے

ع ۱۴

کیا ہمنے اونکو جو نہ ایمان لائے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ پس کیسا تھا انکار ہمارا اونپر عذاب اور عقاب کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ تعالی نے اَنْزَلَ نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان یا ابر سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا
ہمنے غیبت سے تکلم کی طرف عدول فعل کی تخصیص کی جہت سے ہے یعنی ہم ہی اوس پانی سے نکال سکتے ہیں ثَمَرٰتٍ
سب میوے مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا اوس حال میں کہ مختلف ہیں اوسکے رنگ یعنی اونکی جنسیں یا قسمیں رنگ رنگ کی ہیں اور
بعضے کہتے ہیں کہ اونکی شکلیں و ہیئتیں مراد ہیں وَمِنَ الْجِبَالِ اور جو چیز پیدا کی ہمنے پہاڑوں سے جُدَدٌ راہیں ہیں مختلف
رنگ کی تفسیر مقدسی میں ہے کہ جدد رنگا رنگ کی لکیریں ہیں بِيْضٌ سفیدیاں وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا اور سرخیاں ہیں کہ طرح طرح کے
ہیں اونکے رنگ تیز اور ہلکے ہوتے ہیں یعنی بعض تو نہایت سرخ اور بعض ہلکے رنگ کے وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ اور سیاہ یا
نہایت سیاہ وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیوں میں سے وَالدَّوَآبِّ اور جنبش کرنے والوں میں سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایوں میں
مُخْتَلِفٌ ہے وہ چیز کہ ہوتے ہیں طرح طرح کے اَلْوَانُهٗ اوسکے رنگ كَذٰلِكَ اسی طرح یعنی پھلوں اور پہاڑوں کے رنگ مختلف
ہونے کے مانند اور جو کوئی نہ جانیگا خدا کی قدرت چیزیں پیدا کرنے میں اور ہر چیز کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنے کا علم رکھتا
ہوگا وہ کیونکر خدا سے ڈریگا اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ سوا اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اوسکے بندوں
میں سے عالم لوگ اسواسطے کہ جس سے ڈرتے ہیں اوسے اور اوسکا علم اور صفتیں اور افعال جاننا ڈرنے میں شرط ہے تو جسکو علم زیادہ ہوتا ہے
اوسکو خوف زیادہ ہوتا ہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اِنِّیْ اَعْلَمُکُمْ وَاَخْشَاکُمْ بِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
تحقیق کہ اللہ غالب ہے بلا لینے میں اوس سے جو خدا سے نہ ڈرے غَفُوْرٌ ۝ بخشنے والا ہے ڈرنے والوں کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ
بیشک جو لوگ پڑھتے ہیں یا متابعت کرتے ہیں كِتٰبَ اللّٰهِ کتاب الہی کی کہ قرآن ہے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی
اونھوں نے نماز اوسکے آداب اور شرائط کے ساتھ وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا اونھوں نے مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اوس چیز میں سے جو روزی
دی ہے ہمنے اونکو سِرًّا چھپا کر اس خوف سے کہ ریا نہ ملجائے وَّعَلَانِيَةً اور ظاہر اس طرح پر کہ اس سبب سے اوروں کو صدقہ دینے کی رغبت ہو
یا چھپانا مسنون صدقوں میں ہوتا ہے اور ظاہر کرنا اونمیں جو فرض ہیں يَّرْجُوْنَ وہ لوگ امید رکھتے ہیں ان کاموں کے سبب تِجَارَةً
لَّنْ تَبُوْرَ ۝ سوداگری کی جو نہ ہلاک ہو اور نہ بگڑے اور اوسمیں نقصان پہونچے ہی نہیں بلکہ بازار قیامت کے دن اونکے اعمال کی
متاع خوب رواج پائے ان عملوں پر جو اونھوں نے کیے ہیں لِيُوَفِّيَهُمْ تاکہ پورا کرے اللہ یعنی تمام و کمال اونھیں پہونچائے
اُجُوْرَهُمْ اجر اونکے کاموں کے وَيَزِيْدَهُمْ اور بڑھائے اونکی نیکیاں مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی اونکا اجر بڑھائے اور اونکو
شفاعت کا مرتبہ عطا فرمائے اور لباب میں ہے کہ اونکی شفاعت اون لوگوں کے باب میں قبول کرے جنپر دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہے
اِنَّهٗ بیشک اللہ تعالی غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ ہے بخشنے والا گناہگاروں کو اجر دینے والا ہے شکرگزاروں کو وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اور جو کچھ وحی کیا ہمنے اِلَيْكَ تیری طرف مِنَ الْكِتٰبِ قرآن سے هُوَ الْحَقُّ وہ صحیح اور درست ہے مُصَدِّقًا موافق
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اوس چیز کے جو اوس سے پہلے تھی کتابوں میں سے یعنی اگلی آسمانی کتابوں کے مطابق ہے اونکے عقائد

اور حصول احکام مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ بِعِبَادِهٖ اپنے بندون کے ساتھ لَخَبِيْرٌ البتہ خبر رکھنے والا ہے اونکے دل کی باتین جانتا ہے
بَصِيْرٌ ○ دیکھنے والا ہے اونکے ظاہری کام دیکھتا ہے اور بندون کے حالات اوسپر پوشیدہ نہین ہین کہ قرآن کی تصدیق کرتے ہین یا تکذیب
پھر فرمایا کہ ہمنے اگلی کتابین تو اگلی امتون پر بھیجین ثُمَّ اَوْرَثْنَا پھر میراث دیا ہمنے الْكِتٰبَ قرآن یعنی تاخیر کی ہمنے اوسکو
نازل کرنے مین تاکہ عطا کرین ہم الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا اون لوگون کو جنھین برگزیدہ کیا ہے ہمنے مِنْ عِبَادِنَا اپنے
بندون مین سے یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو عطا کو حق تعالی نے میراث فرمایا اسواسطے کہ میراث
وہ مال ہوتا ہے جو بے محنت اور بے مانگے ہاتھ آئے اسی طرح یہ بڑا عطیہ یعنی قرآن بے مومنون کی جستجو کے محض عنایت ربانی سے اونکو پہونچا ہے
یا جسطرح بیگانہ میراث مین داخل نہین اسی طرح دشمن بھی قرآن سے بے نصیب ہین یا میراث کے حصون مین تفاوت ہے جیسے تہائی آدھا
چھٹا حصہ چوتھائی آٹھوان ایک تہائی نصف دو تہائیان اور کوئی میراث پوری لے لیتا ہے تو اسی طرح اہل قرآن کے حصے بھی متفاوت ہین ہر ایک
اپنے استحقاق اور استعداد کے موافق قرآن کے حقائق سے بہرہ مند ہوتا ہے مصرع زین نمط ہر کسی بقدر طلب کردہ جام فَمِنْهُمْ پس بعضے
بندون مین سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ظالم ہین اپنے نفس پر قرآن کے موافق عمل کرنے مین کمی کرکے وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ اور بعض
اونمین سے میانہ رو ہین کہ اکثر اوقات قرآن پر عمل کرتے ہین وَمِنْهُمْ اور ایک گروہ اونمین سے سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ نیکی لیجانیوالے
ہین نیکیون مین کہ ہمیشہ قرآن کے احکام پر عمل کرتے ہین بِاِذْنِ اللّٰهِ خدا کے اذن سے اور اوسکے حکم اور توفیق سے ذٰلِكَ یہ وارث
کردینا اور برگزیدہ کر لینا هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ○ وہی فضل بڑا ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مین نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ ہم مین سے سابق یعنی نیکی لیجانیوالا سب سے پیشی لیگیا ہے اور ہمارے مقتصد یعنی میانہ رو نے نجات
پائی اور ہم مین جو ظالم ہے وہ بخشا ہوا ہے تفسیر ثعلبی مین ہے کہ حضرت پیغمبر نے ان تینون گروہون کی تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ سابق وہ لوگ ہین
جو بے حساب بہشت مین جائینگے اور مقتصد وہ جنکا حساب آسانی سے ہوجائیگا اور ظالم وہ جو ایک مدت تک موقف حساب مین رہینگے
اور حق تعالی اپنی رحمت واسعہ سے اونکے حال کی تلافی کریگا ذو النون رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ہمارے سابق اہل جہاد ہین اور ہمارے
مقتصد وہ ہین جو گھر بیٹھے ہین جہاد مین نہ جائین مگر جماعت نماز مین حاضر ہون اور ہمارے ظالم وہ ہین جو مسجد اونمین رہتے ہین نہ جہاد
کو جاتے ہین نہ جماعت کی دولت پاتے ہین امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سابق وہ ہے جو ہجرت سے پہلے ایمان لایا اور مقتصد
وہ ہے جو ہجرت کے بعد مکہ معظمہ فتح ہونے کے قبل ایمان لایا اور ظالم وہ ہے جو فتح مکہ کے بعد اسلام مین داخل ہوا اصحاب تفسیر کبیر اور ارباب
تحقیق وتدقیق نے ان تینون گروہون کے باب مین بہت کچھ کہا ہے تبرکا چند باتین بیان کیجاتی ہین اور ترتیب جو قرآن مین
مذکور ہے یعنی پہلے ظالم و میان مین مقتصد اخیر مین سابق سہل بن عبداللہ تستری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ وہ جاہل ہین اور علم حاصل
کرنے والا اور عالم اور بعضون نے کہا ہے کہ طالب دنیا ہین اور مائل بعقبی اور متوجہ بمولی یا صاحب کبیرہ اور مرتکب صغیرہ اور ہم سے مبرا
یا گناہ پر مصر اور تائب تو بشکل اور تائب ثابت تو بہ پر اول سے آخر تک یا جسکی معاش معاد پر غالب ہو اور وہ جو دونون سے متساوی ہو
اور وہ جسکی معاد معاش پر غالب ہو یا عبادت کرنے والا عادت کے طور پر اور عبادت کرنیوالا خوف اور طمع سے اور عبادت

کرنے والا یعنی فی اللہ یا کیسے صبر کرنے والا بلا پر اور صبر کرنے والا بلا پر اور لذت پانے والا بلا سے یا حرام کھانے والا اور مائل بمال مشتبہ پر
اور حلال کھانے والا یا ذکر سے غافل اور ذکر میں مشغول اور مذکور کی طرف متوجہ یا گناہگار اور تائب اور متقی یا غافل اور طالب اور واجد
یعنی پانے والا یا وہ جسکی برائیاں نیکیوں پر زیادہ ہوں اور وہ جسکی برائیاں اور نیکیاں برابر ہوں اور وہ جسکی نیکیاں برائیوں پر
زیادہ ہوں یا وہ جسکا ظاہر باطن سے بہتر ہو اور وہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہو اور وہ جسکا باطن ظاہر سے بہتر ہو یا وہ جو دوسرے
سے لے اور دے نہیں اور وہ جو لے بھی اور دے بھی اور وہ جو دے اور لے نہیں یا وہ جو اپنی روزی سے زیادہ ڈھونڈھے اور وہ جو ضرورت کی قدر
روزی ڈھونڈھے اور وہ جو بالکل نہ ڈھونڈھے ہیں امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ وہ اہل سخاوت اور اہل جود اور اہل ایثار ہیں یا اہل
نجات اور طالب جنات اور طالب مناجات ہیں حقائق سلمی میں ہے کہ دیکھنے والا آپ اپنی طرف اور دیکھنے والا آپ سے آخرت کی جانب اور دیکھنے والا
حق سے حق کو صاحب فتوحات نے فرمایا ہے کہ ظالم وہ ہے جو ہمیشہ خواب غفلت میں ہے اور مقتصد وہ ہے کہ کبھی خواب غفلت سے جاگے
اور سابق وہ ہے جو ہمیشہ بیدار رہے لطائف میں کہا ہے کہ ظالم وہ ہے جو نعمت سے منعم کی طرف نہ پھرے اور مقتصد وہ ہے جو منعم سے نعمت کی طرف
نہ پھرے اور سابق وہ ہے جو منعم سے منعم کی طرف نہ پھرے یعنی منعم کے مشاہدے میں ہے اور اوس سے نعمتیں حاصل کرے بیت نسیم
ہر دو جہان میکنند بر تو عرض ؛ دل ز میانہ تمنا ندارد الا دوست ؛ حق تعالی نے اگلی امتوں میں سے کسی امت کو یہ نوازش نہیں
فرمائی اور یہ بزرگی عطا نہیں کی برگزیدگی کا نشان سب کے صفحہ حال پر کر دیا اور ظالم سے ابتدا کی تاکہ شرمندہ نہوں اور رحمت الٰہی سے نا
امیدوار رہیں بیت نباید از من آلودہ طاعت خالص ؛ ولے برحمت و فضلت امیدواری ہست ؛ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ظالم
کی تقدیم فضل کی وجہ سے ہے اور اوسکی تاخیر عدل کی راہ سے ہے اور حق تعالی فضل کو عدل سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور سابق کی تاخیر
اس جہت سے ہے تاکہ ثواب سے قریب ہو جائے اور ثواب دخول جنت ہے یا اس جہت سے کہ اپنے عمل پر اعتماد نہ کرے اور طاعت پر خود
پسند نہ ہو جاوے اسواسطے کہ خود پسندی وہ آگ ہے کہ جب جلائی جائے تو عبادت کے ہزار کھلیان اوس سے جل جاتے ہیں نظم ای پسر
عجب آتشی عجیب است ؛ گرم ساز و شور بولہب است ؛ ہر کجا شعلہ از وی افروخت ؛ ہر چہ از علم و زہد بود بسوخت ؛ جَنّٰتُ عَدْنٍ
باغ اقامت کے یَّدْخُلُوْنَهَا داخل ہونگے اوسمیں تینوں گروہ یُحَلَّوْنَ زیور پہنائے جائینگے فِيْهَا اون باغوں میں
مِنْ اَسَاوِرَ کنگن سے کہ ہونگے مِنْ ذَهَبٍ خالص سونے کے وَّ لُؤْلُؤًا اور صاف موتی کے عین المعانی میں ہے
کہ سونے کے کنگن اور موتی عرب کے بادشاہوں کا زیور تھا اور وہ اس زیور کے ساتھ خصوصیت رکھتے تھے جسطرح بادشاہان
عجم کے واسطے تاج مخصوص ہے وَلِبَاسُهُمْ اور لباس اوس گروہ کے لوگوں کا فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ بہشت میں ریشمی ہوگا
دنیا کے ریشمی کپڑوں کا سا نہیں یعنی نہ اوسمیں تاگا ہوگا نہ وہ کسی کا بنا ہوا ہوگا وَقَالُوا اور کہینگے یہ گروہ جب دوزخ کے گڑھے
سے رہائی پاکر باغ جنت میں داخل ہونگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب حمد و ثنا خدا کے واسطے ہے الَّذِيْٓ اَذْهَبَ
وہ خدا جو لیگیا عَنَّا الْحَزَنَ ہم سے رنج دوزخ کا یا جو خوف طاعت رد ہونے سے ہم رکھتے تھے طاعت قبول فرما کر وہ
ہم سے دفع کر دیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے دنیا کے رنج و غم مراد ہیں جیسے موت کا ڈر یا شیطان کا وسوسہ یا بھوک

اور پوشیدہ باتین سینون کی ہے تو کافرون کا احوال اوسپر پوشیدہ نہوگا اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جاننے والا ہے ذات الصدور اور چیزین
جو چھپی ہوئی ہین سینون مین هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ وہ وہی ہے جسنے کیا تمکو خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ زمین مین خلیفے یعنی تمکو اونکا
جانشین بنایا جو پہلے تھے ساکن ہوا اور زمین مین تصرف کرنے کی کنجیان تمہارے ہاتھ مین دین تاکہ تم اوس سے عبرت پکڑو فَمَنْ كَفَرَ پس
جو کوئی ناشکری کرے اس نعمت کی یا نعمت دینے والے پر ایمان نلائے فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ پس اوسپر ہے کفر اوسکا یعنی وبال اوسکے کفر کا وَلَا يَزِيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اور نہین زیادہ کرتا ہے کافرون کو كُفْرُهُمْ ایمان نلانا اونکا عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے پاس اِلَّا مَقْتًا مگر سخت دشمنی
یعنی اونکے کفر کا نتیجہ نہین ہے مگر بغض باری کہ سبب غضب [illegible] وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور زیادہ نکریگا کافرون کو
كُفْرُهُمْ کفر اور شرک اونکا اِلَّا خَسَارًا مگر نقصان آخرت مین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا تمنے
شُرَكَآءَكُمُ اپنے شریکون کو الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اونکو جنھین تم پکارتے ہو اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے اَرُوْنِيْ
دکھاؤ اور خبر دو مجھکو ان شریکون نے مَاذَا خَلَقُوْا کیا چیز پیدا کی مِنَ الْاَرْضِ زمین مین سے اور اوس مین جو کچھ اوسکے اوپر
اور اوسکے اندر ہے اَمْ لَهُمْ کیا ہے اونکے واسطے شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ شرکت آسمانون کے پیدا کرنے مین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ
کیا دی ہمنے اونکو كِتٰبًا کوئی کتاب یہ بات کہنے والی کہ ہمنے شریک ٹھہرا لیا ہے فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ پس وہ ہین اوپر کھلی ہوئی دلیل کے
مِّنْهُ اوس کتاب سے [illegible] بَلْ ایسا نہین ہے بلکہ
اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ وعدہ نہین دیتے ہین مشرک بَعْضُهُمْ اونکے رؤسا اور اشراف ہین بَعْضًا بعض کو کہ رذیل و تابع
لوگ ہین بتون کی شفاعت کا اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب کی رو سے اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ نگاہ رکھتا ہے آسمانون اور زمین کو اَنْ تَزُوْلَا اس واسطے کہ زائل نہوجائین اپنی جگہون سے اسلیے کہ ممکن کو بقا کے حال مین
نگاہ رکھنے والا ضرور چاہیے لکھا ہے کہ جب یہود اور نصاریٰ نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو خدا کے بیٹے ہونے کے ساتھ
نسبت کیا تو قریب تھا کہ آسمان اور زمین پھٹ جائین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مین اپنی قدرت سے انکو نگاہ رکھتا ہون تاکہ زوال نہ پائین یعنی
اپنی جگہ سے ہٹ نجائین وَلَئِنْ زَالَتَآ اور اگر زائل ہوجائین اِنْ اَمْسَكَهُمَا تو نہین ہے نگاہ رکھنے والا اونکو مِنْ اَحَدٍ
کوئی مِّنْۢ بَعْدِهٖ اوسکے زائل ہونے کے بعد جگہ پر لائے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہے حَلِيْمًا بردبار کہ یہود و نصاریٰ پر عذاب کرنے مین
جلدی نہین کرتا غَفُوْرًا بخشنے والا اوسے جو اس بات سے رجوع کرے اور اوسکی وحدانیت پر ایمان لائے اور جانے کہ لم یلد و لم یولد اوسکی
صفت ہے نظم خداوند یکہ معبود ہست و واحد * نہ گو یکس کہ مولود ہست و والد * کسے کو را نباشد کفو و مانند * بدو نسبت نشاید کرد فرزند
رؤسا قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولون کی تکذیب کی تو ایسا کہتے تھے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاریٰ پر کیسے وہ گروہ ہین کہ اپنے
پیغمبر کی تکذیب کرتے ہین خدا کی قسم کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا تو ہم اون سے زیادہ راہ پائے ہوئے ہوتے اور اوسکی تصدیق مین بڑی جلدی
کرتے حق تعالیٰ نے خبر دی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی اونھون نے اللہ کی جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسمون کی کہ لَئِنْ
جَآءَهُمْ اگر آئے اونکے پاس نَذِيْرٌ کوئی پیغمبر ڈرانے والا لَّيَكُوْنُنَّ تو البتہ ہونگے اَهْدٰى زیادہ راہ پائے ہوئے مِنْ

اِحْدَى الْاُمَمِ ایک سے اگلی امتون کی جیسے یہود و نصاریٰ وغیرہ فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جب آیا اونکے پاس نَذِيْرٌ ڈرانے والا یعنی حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مَّا زَادَهُمْ نہ زیادہ کیا اوس نذیر کے آنے نے اونکو اِلَّا نُفُوْرًا مگر بھاگنا حق سے اور دور ہونا
اِسْتِكْبَارًا اور بڑا بننا اور نہ ماننا حکم الٰہی سے تکبر اور سرکشی فِي الْاَرْضِ زمین مین وَمَكْرَ السَّيِّئِ اور یہ کہ مکر کیا
اونھون نے برا مکر یعنی اوس نذیر کو ہلاک کرنے کے لیے حیلے اور برائی سوچی وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ اور نہین گھیرتا
برا مکر مگر کرنے والے کی طرف یعنی مکر کرنے والے کا احاطہ کرتا ہے اور اوسکی اطراف و جوانب لے لیتا ہے اور جو کچھ کسی دوسرے کے باب مین سوچا
ہو وہی اپنے بارہ مین مشاہدہ کرتا ہے اس باب مین ابن یمین کا قطعہ ہے قطعہ در باب من زد حسب ... ناشناس ... بازوند گردہ
... اعمال نفس ... واپس بہ آن ... فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پھر کیا انتظار کرتے ہین
تکذیب کرنے والے اور مکار یعنی انتظار نہین کرتے اور امید نہین رکھتے اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ مگر عادت الٰہی کی جو اگلون مین جاری
تھی کہ وہ اہل تکذیب پر عذاب اور مکارون پر عقوبت ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ پس ہرگز نہ پاویگا اے حبیب عادت الٰہی کے واسطے
تَبْدِيْلًا کچھ تبدیل یعنی عذاب کو ثواب سے کوئی نہین بدل سکتا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ اور نہ پاویگا عادت الٰہی کے واسطے
تَحْوِيْلًا پھرنا یعنی تکذیب کرنے والون اور مکارون سے دوسرے کی طرف کوئی نہین پھیر سکتا اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہین کرتے
اہل مکہ فِي الْاَرْضِ زمین مین فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ تا دیکھین شام اور یمن کی راہ مین کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ انجام اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے یعنی قوم عاد اور قوم ثمود وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ اور تھے وہ سخت تر مکہ
والون سے قُوَّةً قوت کی رو سے اور باوجود اسکے اونھون نے عذاب سے رہائی نہ پائی اور ہر قوم کی ہلاکت کے آثار اونکے شہر و دیار مین باقی ہین
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ اور نہین ہے اللہ کہ عاجز کرے اوسکو مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَلَا فِي الْاَرْضِ
اور نہ زمین مین تو وہ جو چاہے کرے کوئی اوسکے حکم سے پیشی نہین کرتا اِنَّهٗ كَانَ بیشک وہ ہے عَلِيْمًا جانتا سب چیزون کا احوال
قَدِيْرًا قادر اونمین تصرف کرنے پر وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ اور اگر پکڑے اللہ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا لوگون کو بسبب اوس چیز کے
جو اونھون نے کمائی کی شرک اور معصیت مَا تَرَكَ تو نہ چھوڑتا عَلٰى ظَهْرِهَا زمین کی پشت پر مِنْ دَآبَّةٍ کسی جنبش
کرنے والے کو آدمیون مین سے یا جن اور انس مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ سب حیوانات مراد ہین کہ بنی آدم کے گناہون کی
شامت سے ہلاک ہوتے ہین جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ مین کہ مشرکون کے کفر کی نحوست سے سب جانور بھی ہلاک ہوئے
مگر وہ جانور جو کشتی مین تھے تو اسوقت بھی اگر انکو گناہگارون کے گناہ کے وبال مین پکڑین تو سب نیست و نابود ہوجائین وَّلٰكِنْ
يُّؤَخِّرُهُمْ مگر پیچھے رکھتا ہے اونکو اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام رکھے ہوئے تک کہ اونکے ہلاک ہونے کا زمانہ ہے فَاِذَا جَآءَ
اَجَلُهُمْ پھر جب آئیگا وقت اونکے ہلاک ہونے کا فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ كَانَ بِعِبَادِهٖ ہے اپنے بندون کو بَصِيْرًا
دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ ہلاک ہونے کا مستحق کون ہے اور نجات پانے کے قابل کون اور ہر ایک کو اوسکے حال کے موافق جزا دیگا
آنرا که لوامع رضا بنوازد و وین را بنوائر غضب بگدازد کس را ... قدرت نیست ... کار ... ... تعالیٰ شانہٗ

ثلث و ثمانون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	سورۃ یٰسٓ مکیۃ وہی
تراسی آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ یٰسٓ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور

یٰسٓ ○ جاننا چاہیے کہ حروف مقطعہ میں سے ہر ایک حرف ایک بھید ہے خزانۂ غیب کے بھیدوں میں سے کہ حق تعالیٰ نے اپنے
حبیب علیہ السلام کو اوسپر اطلاع دی ہے اوسکی جبرئیل علیہ السلام او سپر نازل ہوئے اور رسول کے سوا کوئی اوس بھید سے واقف
نہیں بعضے علمانے یٰسٓ کی تفسیر میں کہا کہ قرآن کا نام ہے اور حقائق سلمی میں ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور بعضو نے کہا ہے
کہ سورت کا نام ہے اور یہ حدیث کہ ان اللہ قرأ طٰہٰ و یٰسٓ قبل ان خلق السموات والارض بالفی عام اس قول کی تائید کرتی ہے اور تفسیر
اور دی میں ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات نام قرآن میں مذکور ہوئے ہیں اونمیں سے ایک یٰسٓ ہے اور وہ جو ال یٰسٓ کہ
آل یٰسٓ کہتے ہیں اسکی تائید کرتا ہے مصرع بلند ذکر کما یا آل یاسینا ۞ امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ یے اشارہ ہے یوم میثاق کی طرف
اور سین عبارت ہے اوسکے سر سے ای شوق والے دوستو بحر الحقائق میں ہے کہ یٰسٓ کے معنی یہ ہیں کہ قسم ہے میں نبوت حبیب کی اور اوسکے سر
مطہر کی اور بعضے اس بات پر ہیں کہ یٰسٓ کے معنی یا انسان ہیں حبشی طے کی لغت میں یٰسٓ اصل میں یا انیسین تھا فرط ذکر کی جہت سے
اوسمیں اختصار کر دیا ہے جسطرح ایمن اللہ میں من اللہ کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ کلام عرب میں کلمہ کو ایک حرف سے تبدیل کر دیتے ہیں
جیسے قد قلت لہا قفی فقالت لی قاف یعنی وقفت تو چاہیے کہ حروف سین کلمہ کی طرف اشارہ ہو اور جو قول کہ گذرا اوسکے موافق انسان
کی طرف اشارہ ہے اور انسانیت کے ساتھ مخاطب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اسواسطے کہ کمال انسانیت کی صفت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ثابت ہے اور شاید کہ کلمہ سید کی طرف اشارہ ہو یعنی یا سید البشر اور یہ جو حدیث ہے کہ انا سید ولد
آدم ہے ان حرفوں کی تفسیر ہے اور جاننا چاہیے کہ حرفوں میں سین کو سورت اعتدالیہ ہے کہ اوسکے زبر و بینات میں توافق اور تساوی ہے اور کسی
حرف کا یہ حال نہیں تو لاجرم حضرت ختمیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اسواسطے کہ عدالت حقیقی خواہ طریق توحید میں
خواہ احکام شرع میں آپکے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے نظم راست مرتبۂ اعتدال در ہمہ حال ۞ کہ در خصائص توحید اصلی ز ہمہ ۞
تمکن ست ترا در مقام جمع الجمع ۞ بدین فضیلت مخصوص افضلی ز ہمہ ۞ اور کلمات سابقہ کے موافق قلب القرآن یٰسٓ کی خوشبو سونگھ سکتے ہیں
فرد خدایت لشکر سے داده ز قرآن ۞ پس آنگہ قلب آن لشکر ز یٰسٓ ۞ جامع الاصول میں صحیح ترمذی سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی روایت سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لکل شیٔ قلب و قلب القرآن یٰسٓ اور جو کوئی سورۂ
یٰسٓ پڑھے یا لکھے وہ قرآن کے بارہ بار دن کا ثواب پاتا ہے اور اس سورت کو معمہ کہتے ہیں یعنی اپنے پڑھنے والے پر دونوں جہان کی
نیکی تمام کر دیتی ہے اور دافعہ کہتے ہیں کہ اوس سے سب برائیاں دفع کرتی ہے اور قاضیہ کہتے ہیں کہ پڑھنے والے کی سب حاجتیں روا
کرتی ہے لکھا ہے کہ کفار مکہ نے کہا کہ ای محمد تم رسول ہو خدا نہیں ہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یٰسٓ ای سید **وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۝**
قسم ہے قرآن محکم یا حق حکم کرنے والے کی یا قرآن صاحب حکمت کی **اِنَّكَ** بیشک اور بے شبہ تم **لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝**

رسولون مین سے جنہین خدا نے خلق کی طرف بھیجا ہی اور جو تھے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ پر کہ توحید ہی یا تم بھیجے گئے ہو
طریقہ استقامت کے ساتھ کہ وہ راہ مقصود کو پہونچا دینے والی ہی تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ بھیجا قرآن کو بھیجنا خدا نے قوی نے اپنے ملک مین اور
بکرے تنزیل کے لام کو پیش پڑھا ہی یعنی قرآن اوتارا ہوا ہی خدا نے غالب الرَّحِیْمِ ○ مہربان کا خلق پر اور آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تم رسولون میں سے ہو لِتُنْذِرَ تاکہ تم ڈراؤ عذاب الٰہی سے قَوْمًا اوس گروہ کو کہ مَّآ اُنْذِرَ نہین ڈرائے گئے ہین اٰبَآؤُهُمْ
اونکے باپ قریب زمانہ کے زمانۂ فترت سے دوری اور دیری کے سبب یا ڈراؤ اونکو اوس چیز سے کہ ڈرائے گئے ہین اونکے باپ دادا زمانۂ دور کے
حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عہد مین فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ پھر وہ غافل ہین لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ بیشک حق ہوا قول ہمارا
عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ اکثر کافرون پر یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ کا کلمہ حق ہوا اوپر فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ تو وہ نہین
ایمان لاتے اس سے وہ کافر مراد ہین جنکو خدا ازل مین جانتا تھا کہ کفر ہی پر مرینگے یا شرک پر قتل ہونگے جیسے ابوجہل اور اوسکے مثل اِنَّا جَعَلْنَا
بیشک کیے ہمنے فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اونکی گردنون مین طوق فَهِیَ پھر وہ طوق لپٹ گئے اِلَى الْاَذْقَانِ اونکی ٹھوڑیون کی طرف
اور چھوڑتے ہی نہین کہ سر ہلائین فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ پس وہ سر اوٹھائے ہوئے ہین اور آنکھین بند کیے گئے یہ تمثیل مشرکون کی ہی اوس
گروہ کے ساتھ جو گردن مین طوق ڈالے ہوں لکھا ہی کہ ابوجہل نے قسم کھائی کہ پیغمبر صاحب کو نماز مین دیکھونگا تو پتھر سے ... ایکدن دیکھا کہ آنحضرت
نماز پڑھتے ہین پتھر اوٹھایا اور آپکے پاس آیا جب پتھر مارنے کو ہاتھ اوٹھایا تو وہ ہاتھ اوسکی گردن مین لپٹ گیا اور پتھر اوسکے ہاتھ مین چمٹ گیا تب یہ
آیت نازل ہوئی کہ ہمنے اونکو باز رکھا جسطرح طوق اور ہتکڑی پہنے ہوئے آدمی کامون سے باز بیٹھ جاتے ہین اور بعضون نے لکھا ہی کہ قوم
بنی مخزوم نے ابوجہل کا ہاتھ اوسکی گردن سے بمشکل تمام چھوڑایا اور ایک مخزومی بولا کہ مین جاتا ہون اور اسی پتھر سے محمد کو قتل کرتا ہون جب
آپکے قریب آیا تو اندھا ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا اور کردی ہمنے مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ اونکے منہ کے سامنے
سَدًّا دیوار اور آڑ وَّمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سَدًّا آڑ اور روک فَاَغْشَیْنٰهُمْ پھر چھپا دین ہمنے اونکی آنکھین
فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○ پھر وہ نہین دیکھتے محققون نے کہا ہی کہ سامنے کی آڑ امید بڑی کرنا ہی اور پیچھے کی آڑ گذرے ہوئے گناہون
غفلت ہی اور جسکو ایسی دو آڑین گھیرے ہون تو دلائل قدرت مین نظر کرنے سے اوسکی آنکھ ڈھپی ہوگی اور ایسے لوگ فلاح اور ہدایت کی
راہ نہین دیکھتے وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اور برابر ہی اوپر ءَاَنْذَرْتَهُمْ کہ ڈراؤ تم اے ہمارے حبیب اونکو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
یا نہ ڈراؤ تم اونکو لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ وہ نہین ایمان لاتے اسواسطے کہ علم قدیم اور تقدیر ازلی خدائے حکیم کی کفر پر اونکے قتل اور
موت کا حکم لگا چکی ہی اِنَّمَا تُنْذِرُ نہین ڈراتے اور نہین آگاہ کرتے ہو تم اے ہمارے حبیب ایسا ڈرانا کہ مفید ہو مگر مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ اوسکو جو پیروی کرتا ہی قرآن کی اور اوسکی نصیحتین قبول کرنے کو سنتا ہی وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ اور ڈرتا ہی خدا سے
بِالْغَیْبِ پوشیدگی مین یعنی چھپا ہوا اوس سے ڈرتا ہی خلق کی نظر مین نہین یا خدا سے اوس چیز مین ڈرتا ہی جو اوس سے غائب ہی
یعنی امور آخرت مین فَبَشِّرْهُ پھر خوشخبری دو اوس ڈرنے والے کو بِمَغْفِرَةٍ بخشش گناہ کی وَّاَجْرٍ كَرِیْمٍ ○
اور بڑے اجر کی آیندہ زمانہ مین یعنی بہشت کی لکھا ہی کہ بنو سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے گھر مسجد سے دور ہین اگر مسجد سے قریب

ہم کہہ رہے ہین تو کیسا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ إِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْيِ الْمَوْتَىٰ زندہ کرتے ہین مردون کو قبرون سے اوٹھاکر یا مردہ دلونکو ہدایت فرماکر وَنَكْتُبُ اور لکھتے ہین ہم مَا قَدَّمُوا جو کچھ اونھون نے پہلے سے بھیج رکھا ہو نیک یا بد کام وَآثَارَهُمْ اور ہم لکھتے ہین اونکے پانون یعنی اونکے پانون کے نشان کہ چلکر مسجد مین جاتے ہین مراد یہ ہو کہ اونکی خطائین مٹاوینگے اور ہر قدم پر نیکی کا نشان اونکے صفحۂ اعمال پر لکھا جائیگا وَكُلَّ شَيْءٍ اور سب چیزین أَحْصَيْنَاهُ ہمنے نگاہ رکھی ہین یا ہمنے بیان کی ہین فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ۝ اوس دفتر مین جو ہمیشہ کو کھلا ہوا یعنی لوح محفوظ پر یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنو سلمہ تم اپنے گھرون مین رہو اسواسطے کہ تمہارے قدمون کے نشان کا ثواب لوح محفوظ مین لکھتے ہین صحیحین مین ہو کہ نمازیون مین سب سے زیادہ بزرگ وہ آدمی ہو کہ مسجد مین جسکے آنے کی راہ بہت دور ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ آثار عام ہو اس بات سے کہ نیک ہون جیسے وہ علم جو لوگون کو سکھایا ہو یا وہ وقف جو نیک مقام پر کرے یا جاری رہنے والا صدقہ جیسے پل سرا یا مسجد یا آثار بد ہون جیسے باطل امرون کو شائع کرنا اور ظلم کی جڑ مضبوط کرنا حق تعالی فرماتا ہو کہ مین سب آثار لکھتا ہون اور وقت پر ہر امر کے مناسب جزا دونگا

نظم
از مکافات عمل غافل مشو ۔ گندم از گندم بروید جو ز جو ۔
اینچنین گفت ست پیر معنوی ۔ کای برادر اینچہ کاری بدروی ۔

وَاضْرِبْ لَهُم اور بیان کر واسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کے واسطے مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ مثل اہل انطاکیہ کی إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۝ جب آئے اوس گانون مین بھیجے ہوئے کہا ہو کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے آسمان پر اوٹھ جانے کے قبل شمعون الصفا کے ساتھ دو حواریون کو انطاکیہ کی طرف بھیجا شمعون الصفا حضرت عیسی کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکے خلیفہ ہوئے تھے اور وہ دو حواری جو اونکے ساتھ انطاکیہ کو گئے تھے اونکے نام یحیی اور تومان ہین یا یاروس ماروس اور ثعلبی نے کہا ہو کہ صادق اور صدوق اور حضرت عیسی نے اونکو اسواسطے انطاکیہ کی طرف بھیجا تھا کہ خلق کو خدا کی طرف بلائین یہ جب شہر کے قریب پہونچے تو ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ بکریان چراتا ہو اوسے سلام کیا اوسنے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو یہ بولے کہ ہم حضرت عیسی علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہین خلق کو ضلالت کے جنگل سے منزل ہدایت کی راہ پر ہم بلاتے ہین وہ بوڑھا آدمی بولا کہ اپنا دعوی سچے ہونے پر کوئی دلیل بھی رکھتے ہو اونھون جواب دیا کہ ہان ہم بیمارون کو اچھا کرتے ہین سفید داغ والے اور مادر زاد اندھے کو حالت صحت پر پھیر لاتے ہین بڈھا بولا کہ برسون گذر گئے میرا بیٹا بیمار ہو اور طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہین اگر تم اوسکے درد کی دوا کرو تو مین تمہارے خدا پر ایمان لاؤن اونھون نے اوس بیمار کے سرہانے آکر دعا کی بیمار نے صحت کامل پائی

بیت
قدم نہادی و برہر دو دیدہ جا کردی ۔ بیک نفس دل بیمار را دوا کردی ۔

پس بڈھا ایمان لایا وہی حبیب نجار ہو کہ اوسے صاحب یس کہتے ہین اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے چھ سو برس قبل آپ پر ایمان لایا تھا ایمان مین سبقت لیجانے والون مین سے ایک وہی ہو غرضکہ حضرت عیسی کے ان دونون بھیجے ہوئے آدمیون کی خبر انطاکیہ مین مشہور ہوئی اور بہت بیمارون نے انکی برکت سے صحت پائی بادشاہ شہر کہ عالم مین اوسکا نام انطیخش رومی لکھا ہو بت پوجتا تھا اوسنے ان دونون شخصون کی خبر پائی اور انکی دعوت کے مضمون کی بھی خبر پائی کہ یہ خدائے واحد کی طرف بندون کو بلاتے ہین اور بت پرستی سے منع فرماتے ہین پس انکو قید خانہ مین بھیجدیا اور شمعون انکے پیچھے آئے اور بادشاہ کے

وقف غفران

ع ۱۴

وقف لازم

خواص سے دوستی اور آشنائی شروع کی اور علم وحکمت کی وجہ سے بادشاہ کے مقرب ہوگئے تو حق تعالی نے اس قصہ سے خبر دی کہ اِذْ اَرْسَلْنَآ یاد کر جب بھیجا ہمنے اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ انطاکیہ کے لوگون کی طرف دو پیغمبر یعنی عیسی اور شمعون نے ہمارے حکم سے دو حواری بھیجے فَکَذَّبُوْهُمَا تو تکذیب کی اون گانون والون نے اون دونون کی اور اونکو قید خانہ مین بھیجدیا فَعَزَّزْنَا پھر قوت دی ہمنے اونکو اور یکبارگی تعززنا نے تشدید پڑھا ہے یعنی غالب کر دیا ہمنے اونکو بِثَالِثٍ تیسرے بھیجے ہوے کے سبب سے کہ قول اصح پر وہ شمعون الصفا ہین اور بعضون نے کہا ہے شمعان یا سلوم یا یونس ہین فَقَالُوْٓا تو کہا اون بھیجے ہوون نے اہل انطاکیہ سے کہ اِنَّآ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ○ بیشک ہم تمھاری طرف بھیجے ہوے ہین عیسی علیہ السلام کے پاس سے یا اونکے خلیفہ کے پاس سے قَالُوْا کہا اوس شہر کے لوگون نے کہ مَآ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُنَا ہماری مثل ہماری سی اکثر صفات بشریہ مین پھر تمکو رسالت کے ساتھ کیون خاص کیا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ اور نہین بھیجی اللہ تعالی نے مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز وحی اور رسالت مین سے اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ○ مگر جھوٹ بولتے ہو دعوی رسالت مین قَالُوْا رَبُّنَا کہا اون بھیجے ہوون نے کہ ہمارا رب یَعْلَمُ جانتا ہے کہ اِنَّآ بیشک ہم اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ○ تمھاری طرف بھیجے ہوے ہین وَمَا عَلَیْنَآ اور نہین ہے ہمپر اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○ مگر پہونچا دینا کھلا ہوا اور ہم اپنا کام کر چکے اور ہمنے پیغام پہونچادیا اگر تم ہماری دعوت قبول کروگے اور ہمارا دین اختیار کروگے تو تمپر عذاب نازل ہوگا قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ وہ بولے کہ ہمنے بدفالی لی تمھارے آنے سے کہ جب سے تم اس شہر مین آئے ہو مینہ نہین برسا اور ہماری سب کھیتیان خشک ہوگئین لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا اگر باز نہ آؤگے تم اپنے دعوے سے لَنَرْجُمَنَّكُمْ ضرور پتھرون سے مار ڈالینگے ہم تمکو وَلَیَمَسَّنَّكُمْ اور البتہ پہونچیگا تمکو مِّنَّا ہم سے عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دکھ دینے والا قَالُوْا طَآئِرُكُمْ کہا پیغام پہونچانے والون نے کہ فال بد تمھاری مَّعَكُمْ تمھارے ساتھ ہے یعنی تمھارے فاسد عقیدون اور باطل عملون کی شامت ہے اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ کیا تم نصیحت کیے جاتے ہو تو فال بد لیتے ہو اور مار ڈالنے پر دھمکاتے ہو بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ گروہ ہو بڑھ گئے اور حد سے گذرے ہوے لکھا ہے کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین آئے اور حق تعالی کو سجدہ کیا جب سجدہ کرتے لوگ جانتے کہ وہ بت کو پوجتے ہین بادشاہ اونپر بڑا اعتماد کرنے لگا اور اونکے مشورہ کے کسی مہم پر قدم نہ رکھتا ایک دن شمعون نے پوچھا کہ بادشاہ سلامت مین نے سنا ہے کہ آپنے دو مسافر غریب قید کیے ہین اونکو قید کرنے کی کیا علت ہے بادشاہ بولا کہ وہ دعوی کرتے ہین کہ تمھارے بتون کے سوا اور خدا ہے شمعون نے تعجب کی رو سے کہا کہ حکم کیجیے ذرا اونھین حاضر کرین کہ وہ تو عجیب بات کہتے ہین بادشاہ نے حکم دیا وہ دونون حاضر کیے گئے جب اونھون نے شمعون کو دیکھا تو اپنے دل مین خوش ہوے اور دلیر ہوگئے شمعون نے اونسے پوچھا کہ تم کسکی عبادت کرتے ہو وہ بولے کہ ہم اوسکی عبادت کرتے ہین جسنے زمین آسمان پیدا کیا شمعون نے کہا تمھارا خدا کیا کرتا ہے وہ بولے کہ اندھے کو آنکھون والا کر دیتا ہے شمعون نے بادشاہ سے التماس کی اور کئی اندھے حاضر کیے گئے شمعون نے اون دونون سے کہا کہ بھلا اپنے خدا سے کہو تو کہ ان اندھون کو آنکھون والا کر دے اونھون نے دعا کی پس فورًا پلک مارتے ہی اون اندھون کی آنکھین کھل گئین شمعون بولے کہ بادشاہ سلامت ہم بھی اپنے خداؤن سے درخواست کرین کہ وہ بھی یہی کام کر دکھائین بادشاہ نے

جب کسی نے کہا کہ شمعون تم نہیں جانتے کہ یہ خدا جنکو پوجتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ کسی چیز پر قدرت رکھتے ہیں شمعون نے دوبارہ کہا کہ اگر جواب تمھارا خدا
اور کیا کر سکتا ہے وہ دونون غریب بولے کہ مردہ کو زندہ کرتا ہے شمعون نے کہا اگر تمھارا خدا یہ کام کرتا ہے تو ہم سب او سپر ایمان لاتے ہیں تو ایک
بادشاہ کو جسے مرے ہوئے مدت گذر گئی تھی یا سات دن کے کسی مردہ کو اونھون نے دعا کر کے زندہ کر دیا پس بادشاہ تمام قوم سمیت
اوسی وقت ایمان لایا اور کچھ لوگون نے مومنون کو ایذا رسانی اور قتل کا قصد کیا حبیب نجار کو خبر ہوئی وہ اپنی جگہہ سے اوس طرف متوجہ
ہوا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ اور آیا دور کنارہ شہر سے یعنی اوس شہر سے بہت دور جگہہ سے
رَجُلٌ ایک مرد يَسْعَىٰ دوڑتا ہوا اون بھیجے ہوون کو جتانے کے واسطے اور پہونچتے ہی قَالَ يَا قَوْمِ بولا کہ اے میری قوم اتَّبِعُوا
الْمُرْسَلِينَ ○ پیروی کرو بھیجے ہوون کی اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ پیروی کرو اون لوگون کی جو نہیں مانگتے تم سے أَجْرًا
کچھ بدلا پیغام پہونچانے پر وَهُمْ مُهْتَدُونَ ○ اور وہ راہ پائے ہوئے ہیں خیر کے ساتھ دونون جہان میں
وَمَا لِيَ اور کیا ہے مجکو سچائی کی رو سے لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي نہیں عبادت کرتا اوسکی جسنے مجکو پیدا کیا اور معدوم
سے موجود کر دیا وَإِلَيْهِ اور اوسکے حکم اور جزا کی طرف تُرْجَعُونَ ○ پھیرے جاؤگے قیامت کے دن اپنی طرف پیدا کرنے کی احسانمندی
شکر ظاہر کرنا ہے اور پھر زندہ ہو کر اوٹھنے کی اضافت کافرون کے ساتھ زجر اور تہدید میں مبالغہ ہے أَأَتَّخِذُ کیا ٹھہراتا ہون میں
مِنْ دُونِهِ خدا کے سوا آلِهَةً بہت سے خدا یعنی بت إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ اگر چاہے خدا مجکو بِضُرٍّ ضرر کے ساتھ یعنی اگر چاہے
کہ کچھ ضرر مجکو پہونچاوے تو لَا تُغْنِ عَنِّي کفایت نہیں کرتی مجسے شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا شفاعت بتون کی کچھ بھی اوس ضرر میں
یعنی بت مجسے بلا کو دفع نہیں کرتے وَلَا يُنْقِذُونِ ○ اور نہ رہائی دیتے ہیں مجکو اور نہ خلاص کرتے ہیں پس اگر میں اوسے پوجون جو
نہ نفع پہونچانے کی قدرت رکھتا ہے نہ ضرر سے بچانے کی اور جو نفع پہونچانے اور ضرر سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے اوس سے ہاتھ اوٹھاؤن تو
إِنِّي إِذًا بیشک میں اوسوقت ہون لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی میں جب کافرون نے حبیب نجار سے یہ بات سنی تو
اونھین قتل کرنے کا قصد کیا تو وہ پیغمبر کی طرف متوجہ ہو کر بولے کہ إِنِّي آمَنْتُ بیشک میں ایمان لایا ہون بِرَبِّكُمْ تمھارے رب پر
فَاسْمَعُونِ ○ تو تم سنو میرا ایمان تاکہ کل قیامت کے دن میرے ایمان کی گواہی دو اور بعضون نے کہا ہے کہ قوم کی طرف مخاطب ہو کر
یہ بات کہی اور قوم کے لوگ اونھین پتھر مارنے لگے یہانتک کہ وہ مر گئے اور بازار انطاکیہ میں اونکی قبر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ لوگون نے اونھین مار ڈالا
اور حق تعالی نے پھر زندہ کر کے بہشت میں داخل فرمایا حسن بصری رحمہ اللہ تعالی اس بات پر ہیں کہ لوگون نے حبیب کو جب اونھین قتل کرنے کا ارادہ کیا
تو حق تعالی نے کرامت اور بزرگی کی وجہ سے اونھین بہشت میں پہونچا دیا قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ کہا گیا کہ داخل ہو جنت میں جب
وہ بہشت میں گئے تو قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ○ وہ بولے کہ کاشکے میری قوم کے لوگ جانتے بِمَا غَفَرَ لِي وہ چیز جسکے
سبب سے بخشدیا مجکو رَبِّي میرے رب نے وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ○ اور کر دیا مجکو اون لوگون میں جو نوازے ہوئے ہیں بزرگی کے ساتھ
اور ایک قول یہ ہے کہ وہ بھیجے ہوئے پیغام پہونچانے والے اور بادشاہ اور مومن سب قتل ہو گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اور سب تو سلامت
بچ گئے فقط حبیب نجار قتل ہوئے یا آسمان پر چلے گئے وَمَا أَنْزَلْنَا اور نہیں بھیجا ہمنے عَلَىٰ قَوْمِهِ حبیب کی قوم پر

والعشرون ۲۳

مِنْ بَعْدِهٖ اونکے قتل ہونے یا اوٹھ جانے کے بعد مِنْ جُنْدٍ کوئی لشکر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے وَمَا كُنَّا اور نہ تھے ہم مُنْزِلِيْنَ ۝ اوتارنے والے لشکر کسی قوم کو ہلاک کرنے کے واسطے یعنی کافر ایسے ذلیل خوار اور بیقدر ہیں کہ ہم اونہیں ہلاک کرنے کے واسطے آسمانی لشکر نہ چاہیے اور جنگ بدر اور حنین کے دن آسمان سے فرشتے جو اوترے یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے واسطے تھا نہ اسلیے کہ کافرون کا لشکر کسی حساب میں ہو اِنْ كَانَتْ نہ تھا اہل انطاکیہ پر عذاب اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک چیخ کہ جبرئیل علیہ السلام نے اونکے شہر کے دونون بازو پکڑ کر ایک چیخ ماری فَاِذَا هُمْ تو وہ ناگہان خٰمِدُوْنَ ۝ مرے پڑے تھے یعنی جبرئیل علیہ السلام کی ایک ہی چیخ سے سب مر گئے جیسے ایک ہی بار آگ بجھ جاتی ہے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ای افسوس کافر بندون پر مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ نہیں آیا اونکے پاس کوئی پیغمبر اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر تھے کہ اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ہنسی کرتے تھے اَلَمْ يَرَوْا کیا اونھون نے نہیں دیکھا اور نہیں جانا کہ كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہمنے قَبْلَهُمْ اونکے پہلے مِّنَ الْقُرُوْنِ زمانون والون میں سے اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ نہیں دیکھا اونھون نے یہ کہ جو اگلے زمانہ میں ہلاک ہوے وہ اونکی طرف لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ نہیں پھرتے یعنی دنیا میں پھر نہیں آتے وَاِنْ كُلٌّ اور نہیں ہیں وہ سب لَّمَّا جَمِيْعٌ جبکہ ہم جمع ہون لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ ہمارے پاس حاضر کیے گئے قیامت کے دن جزا کے واسطے یعنی اون اگلے کافرون میں جنکو ہمنے ہلاک کیا یہ خیال نہ کیجیے کہ وہ رہ گئے سب میدان حشر میں ہمارے حضور حاضر ہونگے اور اپنے افعال و اقوال کے موافق جزا اور سزا پاوینگے یعنی پڑے عذاب میں مبتلا ہو اور محرومی کے قیدخانہ میں ہمیشہ کے واسطے قید ہونگے بیت در نعمت جنان ہمہ محروم جاودان ٭ محزون و مستمند ہمہ محبوس و مبتلا

وَاٰيَةٌ اور ہماری قدرت کی نشانیون میں سے ایک نشانی لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ کافرون کے واسطے زمین مری ہوئی ہے یعنی خشک بے گھاس کہ ہمنے مینہ کے سبب اَحْيَيْنٰهَا زندہ کر دیا ہمنے اوسکو وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا اور نکالا ہمنے اوس سے حَبًّا دانہ کاٹ لینے کے قابل اس سے اناج مراد ہے فَمِنْهُ يَأْكُلُوْنَ ۝ تو اوس دانہ میں سے کھاتے ہیں وَجَعَلْنَا فِيْهَا اور پیدا کر دیے ہمنے زمین میں جَنّٰتٍ باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ خرمون کے اقسام وَّاَعْنَابٍ اور انگورون کے انواع سے وَّفَجَّرْنَا اور جاری کر دیے ہمنے فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ زمین میں چشمون میں سے لِيَأْكُلُوْا تاکہ کھائین وہ مِنْ ثَمَرِهٖ میوے میں سے جو کہ ذکر ہوا وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اور نہیں کیا اونکے ہاتھون نے یعنی اون میوون میں سے کھاتے ہیں جنہیں اونکے ہاتھون نے کچھ کام ہی نہیں کیا بلکہ محض قدرت سے پیدا کیے گئے ہیں اور بکسرے علاوہ پڑھا ہے اور یا موصولہ کہا ہے یعنی جاری کیا ہمنے ہاتھون میں جو کچھ کیا ہے اونکے ہاتھون نے شیرۂ انگور وغیرہ کے مثل اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ کیا پھر شکر نہیں کرتے ان نعمتون کے مقابلہ میں اور منعم کی پرستش نہیں کرتے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ اہل اشارت کی زبان پر اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ زمین دل کو ہمنے زندہ کر دیا عنایت کے مینہ سے اور پیدا کیا ہمنے اوس سے طاعت کا دانہ کہ روحین اوس سے غذا پاتی ہیں اور پیدا کر دیے ہمنے باغ ذکرون کے خرمون اور شوقون کے انگورون سے اور حکمت کے چشمے اوسمین ہمنے جاری کر دیے کہ مکاشفون اور مشاہدون کے پھلون سے فائدہ لیتے ہیں اور جو کام کہ اونھون نے کیے ہیں خیر اور صدقے اوسکے نتیجون سے بہرہ مند

ربع

ہوتے ہین کیا شکرگزاری نہین کرتے یعنی شکر کرنا چاہیے اس ظاہری اور باطنی نعمت پر تاکہ اوسکی زیادتی کا سبب ہو کہ لئن شکرتم
لازیدنکم قطعہ گر شکر کنی زیادہ گردد نعمت ۔ ہو دو ل بہر دو فخر ند بہ بخشش و حکمت ۔ بہ بیش و دو بیش منزل مقصود وہی ۔ از منہج شکر گر نہ لغزد
قدمت ۔ سبحٰن الذی خلق الازواج کلہا پاک ہے وہ جسنے قدرت کاملہ سے پیدا کین سب قسمین اور نوعین مما
تنبت الارض اوس چیز سے جو اوگاتی ہے زمین جیسے چھوٹے بڑے درخت ومن انفسہم اور اونکی ذاتون مین سے یعنی
بشر مرد اور عورت ومما لا یعلمون ۝ اور اوس چیزین سے جو نہین جانتے ہین اقسام خلائق مین سے وآیۃ لہم
الیل اور دوسری نشانی اونکے واسطے ہماری قدرت پر رات ہے کہ حکمت کی رو سے نسلخ کھینچتے ہین اور دور کرتے ہین ہم منہ
النہار اوس سے دن کی روشنی کو فاذا ہم پھر اوسوقت وہ مظلمون ۝ اندھیرے والے ہین تاریکی مین والشمس تجری
اور نشانی آفتاب ہے کہ چلتا ہے لمستقر لہا اوس قرارگاہ کی طرف جو اوسکے واسطے ہے صحیح مسلم مین ہے کہ آفتاب کی قرارگاہ عرش
نیچے ہوتی ہے اور کہتے ہین کہ قرارگاہ سے مراد وہ حد معین ہے کہ آفتاب کا دورا اوس پر تمام ہو ذٰلک وہ اوسکا قرارگاہ کی طرف جانا تقدیر
العزیز العلیم ۝ اندازہ ہے خدا کا جو غالب ہے اپنی قدرت کے سبب ہر مقدور پر جاننے والا ہے ہر معلوم کو والقمر قدرنٰہ
اور چاند کو مقرر کردیا ہمنے یعنی اوسکی سیر منازل منزلون مین کہ اٹھائیس ہین بارہ برجون مین اسواسطے کہ ہر برج کا حصہ دو منزلین
اور ایک تہائی ہوتی ہے اور ہر روز ایک منزل کے قریب قطع کرتا ہے اور منازل اجتماعیہ مین اوسکا نور بڑھتا ہے اور منازل استقبالیہ مین گھٹتا ہے
اور جھکنے اور کمان ہونے کی طرف میل کرتا ہے حتّٰی عاد اوسوقت تک کہ ہوتا ہے اخیر منزل مین باریکی اور زردی اور کجی کے سبب
کالعرجون القدیم ۝ مانند اوس لکڑی کے جو کہ پیالہ شاخ خرما کی ہے خشک اور ٹیڑھی ہلال کی شکل لا الشمس نہ آفتاب
ینبغی لہا چاہیے اوسکو ان تدرک القمر کہ پا جاوے چاند کو اپنے جلدی سیر کرنے مین اسواسطے کہ چاند سب برجون کو
ایک مہینے مین قطع کرتا ہے اور آفتاب ایک برس مین تو آفتاب اگر جلد سیر کرنے مین چاند کے مثل ہو جائے تو سال کی چارون
فصلین اپنی وضع سے گر جائین اور اوگنے والی چیزین پیدا ہونے اور حیوانات کی زندگی مین خلل پڑے ولا الیل سابق النہار
اور نہ رات آگے بڑھنے والی ہے دن سے کہ دن کی روشنی پر غالب ہو جائے اور ہر وقت رات ہی رہے بلکہ رات دن کے پیچھے ہے
بعضون نے کہا ہے کہ دن رات سے اونکی دونون نشانیان یعنی ماہتاب اور آفتاب مراد ہین مطلب یہ ہے کہ اگر آفتاب جلدی کی راہ سے
ماہتاب کو نہین پاتا ہے تو ماہتاب بھی روشنی مین آفتاب پر بڑھ نہین جاتا ہے وکل اور سب ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ
فی فلک یسبحون ۝ آسمان مین تیرتے ہین جیسے مچھلی پانی مین وآیۃ لہم اور نشانی اونکے واسطے انا حملنا
یہ ہے کہ اوٹھایا ہمنے ذریتہم اونکے باپون کو یعنی بٹھلا لیا ہمنے فی الفلک المشحون ۝ کشتی مین جو بھری ہوئی
تھی آدمیون اور سب حیوانون سے یعنی کشتی نوح مین اور بعضون نے کہا ہے کہ ذریت سے اولاد مراد ہے کہ اونسے تجارت کو بھیجتے
ہین یا عورتین اور بچے مراد ہین کہ اونکو سفر مین لیجاتے ہین یعنی چونکہ اونکے بچون کو خشکی مین سفر کرنے کی قوت نہین تو اونکے
واسطے ہمنے کشتی مقرر کردی وخلقنا لہم اور پیدا کیا ہمنے لوگون کے واسطے من مثلہ اوسکے مثل

لازیدنکم البتہ زیادہ کرونگا مین

مَا یَرْكَبُوْنَ ○ وہ چیز جسپر سواری کرتے ہین جیسے ڈونگی پٹیلا اور مثل اونکے اور بعضون نے کہا ہے کہ اونٹ مراد ہین کہ وہ بیابانون کی کشتی ہین وَاِنْ نَّشَاْ اور اگر ہم چاہین نُغْرِقْهُمْ تو ڈبو دین اہل کشتی کو فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ تو کوئی فریادرس نہین اونکا جو اونہین ڈوبنے سے بچالے وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ○ اور نہ وہ چھوڑالے جائینگے موت سے اِلَّا رَحْمَةً مگر یہ کہ رحمت کرین ہم مِّنَّا رحمت اپنی طرف سے وَمَتَاعًا اور فائدہ دین ہم اونکو فائدہ دینا اِلٰی حِیْنٍ ○ اوس زمانہ تک کہ اونکی اجل پہونچے وَاِذَا قِیْلَ اور جب کہا جاتا ہے لَهُمُ اتَّقُوْا کافرون کو کہ ڈرو مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ اوس عذاب سے جو تمسے پہلے تکذیب کرنے والے گروہون کو پہونچا وَمَا خَلْفَكُمْ اور اوس عذاب سے جو تمہارے پیچھے یعنی آخرت مین اور عذاب ہے ایمان لاؤ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ شاید رحم کیے جاؤ تو وہ انکار کرکے لڑائی جھگڑا بڑھاتے ہین وَمَا تَاْتِیْهِمْ اور نہین آتی ہے اونکے پاس مِّنْ اٰیَةٍ کوئی نشانی مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی نشانیون مین سے یعنی قرآن یا وحدت کی دلیلون مین سے اِلَّا كَانُوْا مگر یہ کہ ہوتے ہین عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ اوس سے منہ پھیرنے والے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہے اونسے اور درویشون اور محتاجون پر اَنْفِقُوْا خرچ کرو مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہے تمکو اللہ نے قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان لائے یعنی کافر جو لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی کافر لوگ استہزا کے طور پر ایمان والون سے کہتے ہین کہ کیا کھانا دین ہم یعنی دینگے مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اوسے کہ اگر چاہتا خدا تو اَطْعَمَهٗ کھانا دیتا اوسکو یعنی تمہارے زعم مین خدا خالق کو رزق پہونچانے پر قادر ہو تو چاہیے کہ اونکو کھانا دیتا جب اوسی نے نہ دیا تو ہم بھی نہین دیتے اور کہا کافرون نے مومنون کو اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم اے مومنو اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ مگر کھلی ہوئی گمراہی مین کہ ہمکو مشیت الٰہی کے خلاف کرنے کا حکم کرتے ہو اور اونکی یہ بات خطا اور غلط تھی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے بعضے لوگون کو مالدار کیا ہے اور بعضون کو فقیر اور امتحان کے واسطے حکم فرمایا کہ مالدار مال مین سے جو خدا نے مقرر کیا ہے محتاجون کو بہرہ مند کرین تو مشیت کو بہانہ کرنا اور خرچ کرنے کے باب مین جو خدا نے حکم فرمایا اوسے چھوڑ دینا محض خطا اور نرا ظلم و جفا ہے

قطعہ

درویش را خدا بتو انگر حوالہ کرد ÷ تا کار او بساز و فارغ کند دلش ÷ از روے بخل گر نشود ملتفت بدو ÷ فردا بود ندامت و اندوہ حاصلش ÷

وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر کہ مَتٰی کہان ہے هٰذَا الْوَعْدُ وہ وعدہ کیا ہوا تمہارا یعنی قیامت قائم ہونا اور دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے کا وقت اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اگر ہو تم سچے مَا یَنْظُرُوْنَ وہ انتظار نہین کرتے اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ مگر ایک آواز سخت کا کہ لیلیوے اونکو یعنی نفخۂ صعقہ کہ نفخۂ فزع کے بعد ہوا اونکو لیلیگا وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ○ حالانکہ وہ اوسوقت سودے اور معاملہ مین لڑائی جھگڑے کے ساتھ مشغول ہونگے اور دنیا کے کام بنا رہے ہونگے کہ حضرت اسرافیل یکبارہ صور پھونکینگے اور تمام خلق وہین مرجائیگی مگر جسے اللہ بچائے فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تو نہ سکینگے تَوْصِیَةً وصیت کرنا اون لوگون کو جو اونکے پاس حاضر ہون وَلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ اور نہ اپنے اون لوگون کی طرف جو غیر حاضر ہون یَرْجِعُوْنَ ○ پھرینگے یعنی بازار سے گھر جانے کی مجال نہ پائینگے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ اور چالیس برس کے بعد پھونکینگے صور دوبارہ فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ مِّنَ الْاَجْدَاثِ قبرون سے باہر نکلکر اِلٰی رَبِّهِمْ اپنے رب کی

يَنْسِلُونَ ○ دوڑینگے اور یہ چالیس برس کافرون پر عذاب منہ کا سبب اوٹھالئے جائینگے تو قَالُوا يَا وَيْلَنَا کہینگے کہ اے واے
ہم کو مَنْ بَعَثَنَا کسنے اوٹھایا ہمین مِنْ مَرْقَدِنَا ہماری قبرون سے تو فرشتے جواب دینگے کہ هٰذَا یہ ہے مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وہ جو وعدہ کیا تھا خدا نے بعث و نشر کا اور تم کہتے تھے کہ متی ہٰذا الوعد وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ○ اور سچ کہا تھا
پیغمبرون نے قبرون سے اوٹھنے اور جزا پانے کے باب مین اور تمنے اونکا کہا باور نہ کیا إِنْ كَانَتْ نہ ہوگا یہ واقعہ إِلَّا صَيْحَةً
وَاحِدَةً مگر ایک نعرہ کہ وہ نفخۂ اخیر ہے یعنی ایک ہی نفخے کے ساتھ زندہ ہو جائینگے فَإِذَا هُمْ تو اوسوقت وے جَمِيعٌ لَدَيْنَا
مُحْضَرُونَ ○ سب ہمارے پاس حاضر کیے گئے ہونگے فَالْيَوْمَ تو اوسدن کہ جزا کا دن ہے لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ نہ ظلم کیا جائیگا کوئی
جی شَيْئًا کچھ بھی اپنے کامون کی جزا مین یعنی نہ تو اونکے ثواب مین سے گھٹائینگے نہ عذاب مین بڑھائینگے جسقدر جزا پانے کے مستحق
ہین اوسی قدر پائینگے وَلَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے جاؤگے اے اہل محشر إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ مگر اوس چیز کی کہ تھے
تم کرتے بھلا اور برا إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ بیشک جنتی لوگ الْيَوْمَ اوسدن فِي شُغُلٍ کام مین ہونگے فَاكِهُونَ ○
شادان اور نازان میوے کھاتے اور مزے اوڑاتے اور وہ کام کنواریون کے پاس رہنا ہے یا سماع یا آپس کی ملاقات یا خدا کے مہمان
ہونا یا نعمت حاصل کرنے مین مشغول ہونگے اور دوزخیون کے امور اور عذابون مین تامل کرنے سے فارغ ہونگے یا خدا اونھین
ایسے شغل مین مشغول فرمائیگا کہ جو لوگ دوزخ مین ہونگے اونھین یہ بھول جائینگے اسواسطے کہ اونھین یاد کرنے سے عیش مین خلل نہ پڑے
بحر الحقائق مین ہے کہ اصحاب جنت سے طالبان بہشت مراد ہین کہ اونکو جنت کی نعمتین ہی مقصود تھین حق تعالی اونکو نعمتین حاصل کرنے
مین مشغول کریگا اور یہ حال اگرچہ دوزخیون کی نسبت بڑی نعمت ہے مگر طالبان حق کی نسبت نہایت کم دکھائی دیتا ہے اور اس جگہ سے
اکثر اہل الجنۃ البلہ کا بھید مل سکتا ہے کہتے ہین کہ یہ آیت شبلی قدس سرہ کے سامنے پڑھی تو اونھون نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے اور
جب ہوش مین آئے تو بولے کہ بیچارے اگر جانین کہ کس سے غافل ہو کر کس چیز مین مشغول ہین تو ابھی ہلاکت مین پڑین کشف الاسرار مین
شیخ الاسلام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہین کہ بہشت کی نعمت مین مشغول ہونا تمام مومنون کا حصہ ہے لیکن مقربان حضرت مطالعۂ
شہود اور ملاحظۂ نور وجود سے ایک لحظہ نعمت بہشت کی طرف نہ مشغول ہونگے نظم روزیکہ مرا وصل تو در چنگ آید ٭ از حال
بہشتیان مرا ننگ آید ٭ وربے تو بصحراے بہشتم خوانند ٭ صحراے بہشت بر دلم تنگ آید ٭ هُمْ وے یعنی اصحاب جنت وَأَزْوَاجُهُمْ
اور اونکی عورتین جو دنیا مین تھین یا حورین فِي ظِلَالٍ سایون مین عالیشان مکانون کے یعنی ایسے مقام پر جہان حرارت آفتاب سے دور ہوگا
عَلَى الْأَرَائِكِ آراستہ تختون پر مُتَّكِئُونَ ○ تکیہ لگائے ہونگے اور تخت پر تکیہ لگانا تنعم کی دلیل ہے لَهُمْ فِيهَا اونکے
واسطے ہین بہشت مین فَاكِهَةٌ میوے پھلون کے اقسام سے وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہے مَا يَدَّعُونَ ○ جو کچھ چاہین اور آرزو
کرینگے احقاف مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ کھانے پینے کی چیزون مین سے جنتی جو کچھ خیال کریگا بے اسکے کہ زبان پر لاوے
اوسے اپنے سامنے حاضر دیکھیگا اور اونکے واسطے ہوگا سَلَامٌ تحفہ سلام قَوْلًا خطاب بے واسطہ مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ○
پروردگار مہربان سے معالم مین حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل بہشت

اپنی نعمت مین ڈوبے ہونگے کہ ناگاہ ایک نور اونپر ظاہر ہوگا جب وے سر اوٹھائینگے تو حضرت رب العزت فرمائیگا کہ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ
یا اہل الجنۃ ٭ بیت ٭ سلام دوست شنیدن سعادت ست وسلامت ٭ بوصل یار رسیدن فضیلت ست وکرامت ٭ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اور جدا ہوجاؤ آج أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ○ اے مشرکو مومنون سے اور اے منافقو مخلصون سے اسواسطے کہ تمکو دشمنون کے قیدخانے مین
ہنکاتے ہین اور اونکو دوستون کے باغ مین بلاتے ہین أَلَمْ أَعْهَدْ کیا عہد نہین کیا مین نے إِلَيْكُمْ تمہارے ساتھ اور
نہین حکم کیا تھا مین نے تمکو يَا بَنِي آدَمَ اے فرزندان آدم أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ یہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی
بتون کو شیطان کے کہنے سے إِنَّهُ لَكُمْ بیشک وہ تمہارا عَدُوٌّ مُبِينٌ ○ دشمن ہے کھلا ہوا اور تمہارے باپ آدم کے ساتھ
اوسکی دشمنی سب پر ظاہر ہے وَأَنِ اعْبُدُونِي اور نہین عہد کیا تھا مین نے کہ میری ہی عبادت کرو کہ مین تمہارا دوست
خیرخواہ ہون هَذَا یہ میری عبادت صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ○ راہ ہے سیدھی جنت کی وَلَقَدْ اور بیشک اور تحقیق أَضَلَّ
گمراہ کردیا شیطان نے مِنْكُمْ تم مین سے اے آدمیو جِبِلًّا كَثِيرًا بہتیری خلق کو تم سے پہلے أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ○
کیا نہین ہو تم کہ سمجھو اور اپنے تئین اوسکے ہاتھ اور فریب سے چھوڑاؤ اور اوسکے فریب مین نہ آؤ هَذِهِ جَهَنَّمُ یہ دوزخ ہے الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ○ وہ دوزخ کہ وعدہ دیے گئے تھے تم اوسکا دنیا مین اصْلَوْهَا الْيَوْمَ پہنچو اوسمین آج بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○ بسبب اسکے کہ چھپاتے تھے تم حق اور انبیا کی تصدیق نہ کرتے تھے الْيَوْمَ نَخْتِمُ آج مہر کردینگے
عَلَى أَفْوَاهِهِمْ اونکے موہنون پر جبکہ انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نتھے اور ہمنے رسولون کی تکذیب نہین کی اور شیطان کو نہین پوجا
وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ اور باتین کرینگے ہمسے اونکے ہاتھ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ اور گواہی دینگے اونکے پاؤن بِمَا كَانُوا اوس
چیز کی جو کچھ تھے دنیا مین يَكْسِبُونَ ○ کمائی کرتے کشف الاسرار مین فرمایا ہے کہ جسطرح دشمنون کے ہاتھ پاؤن اونکے برے کامون کی
گواہی دینگے اوسی طرح دوستون کے ہاتھ پاؤن اونکی طاعت اور عبادت پر گواہی دینگے جیسا کہ آثار مین وارد ہوا ہے کہ حق تعالی بندۂ مومن
خطاب کریگا کہ کیا لایا ہے تو وہ بندہ مومن شرمائیگا کہ اپنی عبادات اور طاعات اور خیرات شمار مین لاوے پس حق تعالی اوسکے اعضا سے باتین
کروائیگا اور ہر ایک عضو اپنے اعمال کہینگے یہانتک کہ اونگلیان پورون کی گواہی دینگی جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ
وَلَوْ نَشَاءُ اور اگر چاہین ہم دنیا مین تو لَطَمَسْنَا البتہ ناپید کردین ہم یعنی مٹادینے کا نشان ہموار کردین عَلَى أَعْيُنِهِمْ
اونکی آنکھون پر فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ تو دوڑ جائین راہ جیسے چلنے کے وہ عادی ہین فَأَنَّى يُبْصِرُونَ ○ پھر کیونکر دیکھین اوسے
وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ اور اگر چاہین ہم تو البتہ مسخ کردین ہم اونکو اور اونکی صورتین ہم بدل دین بندرون اور سورون کی صورتون
عَلَى مَكَانَتِهِمْ اونکی جگہون پر تاکہ سب وہین ٹھنڈے ہوجائین فَمَا اسْتَطَاعُوا پھر نہ سکین اور قادر نہون مُضِيًّا چلنے
آگے وَلَا يَرْجِعُونَ ○ اور نہ پھرین اور نہ پھر سکین پیچھے کہ پہلی صورت پر پھر آجائین وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ
اور جسکو ہم عمر بڑی دیتے ہین اوسے پھیر دیتے ہین اوسکی پیدایش مین یعنی قوت کو ضعف سے اور جسم کی بڑھ کو کمی سے اور دانائی کو نادانی سے
ہم بدل دیتے ہین أَفَلَا يَعْقِلُونَ ○ کیا پھر وہ نہین سمجھتے کہ جو کوئی صورت بنانے اور بدل دینے پر قادر ہو وہ مٹادینے اور مسخ کردینے پر

وقفۃ

ع ۱۷

سبھی قادر ہوگا ۞ نیست نزد قدرت کارہا دشوار نیست ۞ کار او را حاجتے در کار نیست ۞ لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد عربی شاعر ہین
تو حق تعالیٰ اونکی بات رد فرماتا ہی کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ اور نہین سکھایا ہمنے محمد کو شعر وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ اور نہ چاہیے
اونکو شعر کہنا اسواسطے کہ اگر آپ شعر کہتے تو قوم کے دلون مین شبہہ آتا کہ آپکو قرآن شریف نظم اور فصیح کرنیکی قدرت اوس قوت اور
تیزی کے سبب سے ہی جو آپ شاعری مین رکھتے ہین تو حق تعالیٰ نے آپکو شعر نہین سکھایا تاکہ یہ شبہہ نہ پیدا ہو اور جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کوئی بیت تمثیل کے طور پر ادا فرماتے تو آپکی زبان مبارک پر اسطرح جاری ہوتی کہ وزن سے گر جاتی چنانچہ ایک مرتبہ آپنے فرمایا مصرع
كَفَى الْإِسْلَامُ وَالشَّيْبُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا ۞ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کہنے والے نے تو یون کہا ہی کہ
كَفَى الشَّيْبُ وَالْإِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا ۞ پھر حضرت نے اوسی طرح پڑھا جسطرح پہلی بار پڑھا تھا بس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی
کہ اَشْهَدُ أَنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ وَمَا عَلَّمَكَ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَكَ اور آپکی زبان مبارک سے جو کلمات موزون نکلے ہین جیسے أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ بے تکلف اور بے قصد کے تھے إِنْ هُوَ نہین ہی وہ جو ہمنے اونکو سکھایا إِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت اور ارشاد وَقُرْآنٌ
مُبِينٌ ۞ اور کتاب کھلی ہوئی معانی اور حقائق مین یا جو احکام اور حدود ہمنے بھیجے اونکو ظاہر کرنے والی لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا تاکہ ڈرائے اور فائدہ دے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکو جو زندہ دل ہو یعنی عقل اور فہم والا اسواسطے کہ غافل اور جاہل مردہ
مثل ہی یا اوسے جو اللہ کے علم مین مومن ہی اسواسطے کہ حیات ابدی اور بقاے سرمدی ایمان کے سبب سے ہی اور مومن کے ساتھ ڈرانے کی
تخصیص اس جہت سے ہی کہ وہ ڈرانے سے فائدہ اوٹھاتا ہی وَيَحِقَّ الْقَوْلُ اور واجب ہوتا ہی عذاب کا کلمہ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۞
کافرون پر جو قرآن کو قبول نہین کرتے أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے اور نہین جانتے وہ کہ أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے
اونکے لیے مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا اوس چیزین سے جو کیا اور بنایا ہمنے بے واسطہ اور بے شرکت اور بے وکالت یعنی ہم
یکتا تھے اوسے پیدا کرنے مین لوگون کے درمیان یہ مثل ہی کہ جو کام کوئی تنہا کرتا ہی تو کہتا ہی کہ مین نے یہ کام اپنے ہاتھ سے بنایا ہی یعنی کسی دوسرے نے
یہ کام بنانے مین میری مدد نہین کی یہان بھی فرماتا ہی کہ ہمنے پیدا کیے اونکے واسطے اپنی خودی سے بے مشارکت کسی غیر کے أَنْعَامًا چارپائے
جیسے اونٹ گائے بکری فَهُمْ لَهَا تو وہ لوگ اوسکے مٰلِكُونَ ۞ مالک ہین اور اوسے تصرف مین لانے والے وَذَلَّلْنٰهَا اور دھیر کیے
ہمنے اور تابع کر دیے چارپائے لَهُمْ اونکے واسطے فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ تو بعضے اونمین سے اونکی سواریان ہین کہ اونپر وہ سوار ہوتے ہین جیسے اونٹ
وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ۞ اور اونمین سے بعضون کو کھاتے ہین جیسے بکری وَلَهُمْ فِيهَا اور اونکے واسطے ہین اون چارپاؤن مین
مَنَافِعُ فائدے روئین و بالون و کھال سے وَمَشَارِبُ اور پینے کی چیزین دودھ سے اور اور فائدے بھی ہین أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۞
کیا پھر وہ شکر نہین کرتے خدا کی نعمت کا کہ اوسنے چارپائے پیدا کیے اور تمہارے تابع کر دیے اور چارپاؤن سے بڑے فائدے اونکو پہونچائے وَ
اتَّخَذُوا اور ٹھہرایے مشرکون نے مِنْ دُونِ اللّٰهِ بجز اوس خدا کے جو عبادت کے لائق ہی آلِهَةً بہت سے خدا لَعَلَّهُمْ تاکہ شاید وہ
يُنْصَرُونَ ۞ نصرت کیے جائین اونکی مدد سے حالانکہ وہ بت لَا يَسْتَطِيعُونَ نہین کر سکتے نَصْرَهُمْ اونکی مدد اسواسطے کہ اونکو
کچھ شعور اور قدرت نہین وَهُمْ اور بت پرست لَهُمْ بتون کے واسطے جُنْدٌ مُحْضَرُونَ ۞ لشکر ہین حاضر کیے ہوے

آج کہ اونکے نگاہبان ہین یا کل قیامت کو اونکے لشکر ہین کہ اونکے ساتھ دوزخ مین حاضر ہونگے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ نہ رنجیدہ کرے
تمکو ای ہمارے حبیب قَوْلُهُمْ اونکی بات جو حق تعالی کی طرف نسبت کرتے ہین کہ معاذ اللہ وہ صاحب اولاد ہی اور اوسکے شریک ہین
یا تمھاری رسالت کے باب مین طعن کرتے ہین اور شاعر اور ساحر بناتے ہین اِنَّا نَعْلَمُ بیشک ہم جانتے ہین مَا يُسِرُّوْنَ جو کچھ
وہ چھپاتے ہین بغض و عداوت وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین کفر کے کلمات اور ہم ان باتون پر اونکو جزا دینگے
بیت آشکار و نہان ہرچہ کردی و گفتی ٭ جزا دہد بتو دانائے آشکار و نہان ٭ لکھا ہی کہ عاص بن وائل یا ابو جہل اور یہ بہت مشہور ہی
بات ہی کہ ابی بن خلف نے تھوڑی سی پورانی ہڈیان جسکے ہاتھ مین ملین اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور قریش کے
بعضے سردار موجود تھے بس کہنے لگا کہ وہ کون ہی جو ان متفرق اجزا کے ملے اعضا کو جمع کرکے دوبارہ زندہ کرے پس حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خالق اکبر انکو قیامت کے دن اوٹھا کھڑا کریگا اور تمکو بھی زندہ کرکے دوزخ مین پہنچائیگا اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا آدمی نے یعنی ابی بن خلف نے کہ اَنَّا خَلَقْنٰهُ یعنی پیدا
کیا ہمنے اوسکو مِنْ نُّطْفَةٍ منی سے اور اوسے تھوڑا بنا کر درجہ درجہ ترقی دی یہانتک کہ ماں کے پیٹ مین لڑکا بنکر پیدا ہوا
اور بچپنے سے بزرگی کو پہونچا اور باتین کرنے والا اور دلیر ہوا فَاِذَا هُوَ تو اوسوقت وہ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ جھگڑالو ہی کھلا ہوا
جھگڑے کے مقام پر آکر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا اور اوسنے بنائی میرے واسطے ایک مثل یعنی ایک عجیب امر لایا ہڈی بوسیدہ
ملی خاک کی ہوا مین اوڑادی وَنَسِيَ خَلْقَهٗ اور بھول گیا میرا پیدا کرنا اوسکو قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ بولا کہ کون زندہ کریگا ان
ہڈیان وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ حال آنکہ وہ گلی ہوئی ہین اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہین اور نہین گوشت ہی نہ پوست نہ رگین پس قُلْ
کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ زندہ کریگا اوسے وہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَهَآ پیدا کیا اوسے
اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار اور عدم سے موجود کیا وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ اور وہ سب مخلوق کو عَلِيْمٌ ۝ جانتا ہی تفصیل کے ساتھ مجملا
اور سے معلوم ہین اور اشخاص کے اجزا کو متفرق اور پراگندہ ہونے کی حالت مین پہچانتا ہی اور اوسے اکٹھا کرنے اور ملا دینے پر قادر ہی
اَلَّذِيْ جَعَلَ وہ خدا جسنے پیدا کی لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ ہرے درخت سے نَارًا آگ فَاِذَآ
اَنْتُمْ تو اوسوقت تم مِّنْهُ اوس درخت سے تُوْقِدُوْنَ ۝ جلاتے ہو آگ اکثر مقامون پر عرب کے جنگل مین دو درخت ہین مرخ
اور عفار مرخ کی شاخ عفار پر گرتے ہین تو آگ نکلتی ہی حق تعالی نے فرمایا کہ جو ہرے درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہی کہ اوس مین نمی آگ کے
جوہر کی ضد اور مخالف ہی وہ البتہ قادر ہی اوس چیز کی طراوت پھیر لانے پر بھی جو پہلے تر و تازہ ہوا اور پھر خشک ہوگئی ہو اَوَلَيْسَ
کیا نہین ہی الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وہ جسنے پیدا کیے آسمان و زمینین اونکے جرم اور جسم بڑے ہونے کے ساتھ بِقٰدِرٍ
قادر عَلٰٓی اَنْ يَّخْلُقَ اس بات پر کہ پیدا کرے مِثْلَهُمْ مثل اونکے چھوٹے جسمون اور حقیر بدنون کے ساتھ بَلٰی ہان وہ اس پر قادر ہی
وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اور وہ پیدا کرنے والا ہی بہت خلق کا اور مخلوق کے احوال کی کنہ جاننے والا ہی اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ سوا اسکے
نہین کہ اوسکی شان اِذَآ اَرَادَ جب وہ چاہتا ہی شَيْـًٔا کوئی چیز پیدا کرنا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ یہ ہی کہ کہتا ہی اوسے کہ ہو حکم سے

کُنْ ہو جا فَیَکُوْنُ ۝ پس وہ ہو جاتی ہے بعض کے نزدیک یہ تمثیل ہے تاثیر قدرت کی اوس چیز میں جو مراد قدرت ہے اللہ کے حکم کے ساتھ اور
تفسیر کبیر میں کہا ہے کہ اس کلام سے چیزوں کے پیدا کرنے میں حکم جلد جاری ہونا مراد ہے بہت جلدی کے طور پر جو ممکن ہو اور یہ کلمہ بولنا نہیں
مقصود ہے اور بعض مفسر کہتے ہیں کہ یہ کلمہ ایک علامت ہے کہ جب فرشتے اسکو سنیں تو جان لیں کہ کوئی چیز نئی پیدا ہوگی بیت حرف
کاف و نون زطوامیر صنع او + از رقات نا بقاف بدین حرف گشت دال + فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ تو پاکی اور بے عیبی اوسکے واسطے ہے
کہ بے شبہہ بِیَدِہٖ اوسکے دست قدرت میں ہے مَلَکُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ بادشاہی سب چیز کی وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
اور اوسکی طرف پھیرے جاؤ گے اعمال کا بدلا لینے کو یہ آیت دوستوں کو وعدہ اور دشمنوں کو وعید ہے کہ انکے واسطے شدید العقاب ہے اور انکے لیے طوبیٰ لہم و حسن مآب

ع ۵ ۱۶ — آیاتھا ۱۸۲ — کلماتھا — حروفھا ۳۹۵۱

سورۃ الصّٰفّٰت مکیۃ و ہی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	مائۃ و اثنتا و ثمانون آیۃ
سورہ صافات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیتیں ہیں

وَالصّٰٓفّٰتِ قسم فرشتوں کی جو صف باندھے ہوئے ہیں مقام عبودیت میں صَفًّا ۝ صف باندھکر فَالزّٰجِرٰتِ پھر
ہنکانے والے شیطان کو چوراکر باتیں سننے سے زَجْرًا ۝ ہنکاکر فَالتّٰلِیٰتِ پھر پڑھنے والے ذِكْرًا ۝ خدا کی وحی انبیا پر حق تعالیٰ
قسم کھاتا ہے اون فرشتوں کی جو ہوا میں صف باندھے کھڑے ہیں کہ جو کچھ حکم ہو اوسکی تعمیل کریں یا غازیوں کی قسم کھاتا ہے جو جہاد میں
صف باندھتے ہیں یا ایمان والوں کی قسم کھاتا ہے جو نماز جماعت میں صف باندھتے ہیں یا عالموں کی قسم کہ فائدہ دینے کی صف میں فیض
پہونچانے کی صف کے ساتھ قائم اور قرار پکڑنے والے ہوتے ہیں یا پرندوں کی قسم کہ ہوا میں صف باندھکر اوڑتے ہیں اگر فرشتے مراد ہیں تو ہنکانے
والے بھی وہی ہیں بدلی کو ہنکاتے ہیں اور پڑھنے والے بھی وہی ہیں کہ ہمیشہ تسبیح تمجید تحمید الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور اگر غازی لوگ مراد ہیں
تو اونکا ہنکانا یہ ہے کہ گھوڑوں کو ہنکاتے ہیں یا دشمنوں کو اور اونکا پڑھنا تکبیر و تہلیل ہے اور اگر مومن ہیں تو انوار خدمت سے شیطانوں کو
ہنکاتے ہیں یا اپنے نفس کو گناہ سے روکتے ہیں اور اثناے نماز میں قرآن پڑھتے ہیں اور اگر عالم ہیں تو وہ کفر اور فسق سے روکتے ہیں دلیلیں
لکے پڑھنے والے ہیں کہ خلق کو احکام شریعت پڑھکر سناتے ہیں اور اگر پرند ہیں تو خدا کا ذکر کرکے انواع و اقسام کی آوازیں اپنے اوپر سے
نکالتے اور ہنکاتے ہیں صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق تعالیٰ راہ توحید کے سالکوں کے نفسوں کی قسم کھاتا ہے کہ وہ مشاہدہ کی موافقت پر
صف باندھکر شیطانی پکاروں اور شہوات نفسانی کے جھگڑوں کو دور کرتے ہیں اور انواع ذکر زبانی یا دلی یا سری یا روحی میں اپنے احوال کے
موافق مشغول رہتے ہیں بحر الحقائق میں ہے کہ صافات یعنی صف باندھنے والی روحیں ہیں اور زاجرات الہامات ربانی ہیں کہ عوام کو مناہی سے
خواص کو عبادتوں میں ریا سے اخص الخواص کو کونین کی طرف التفات کرنے سے روکتے ہیں اور تالیات ذکر کرنے والے نفس ہیں
کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے موافق ہمیشہ حق تعالیٰ کی یاد میں گذارتے ہیں رباعی ای یاد تو آرام مونس جان در ہمہ حال بے ذکر تو
آرام دلم ہست محال + جز فکر ثنائے تو ندارم شب و روز + جز نامہ حمد تو نخوانم مہ و سال + لکھا ہے کہ مکہ کے کافر تعجب کی راہ سے
کہتے تھے کہ محمد نے ہی سب خداؤں کے بدلے ایک خدا لائے ہیں ایسا کیونکر ہو سکتا ہے اسواسطے کہ ہم اتنے خدا جو رکھتے ہیں انکے

سبب ہمارا کلام درست نہین ہوتا ایک خدا سے کیونکر ہوتا ہی تو حق تعالی نے اسرایت مین قسم یاد فرما کر ارشاد کیا کہ اِنَّ اِلٰھَکُمْ بیشک
تمہارا خدا اپنی ذات مین لَوَاحِدٌ ۝ البتہ ایک ہی اور یگانہ اور یکتا ہی رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا
آسمانون کا ہی اور زمینون کا وَمَا بَیْنَھُمَا اور پروردگار اون چیزون کا جو زمین آسمان کے درمیان ہین سب چیزین وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ۝ اور پیدا کرنے والا تارون کی مشرقون کا اسواسطے کہ ہر ایک کی ایک مشرق ہی کہ وہان سے طلوع کرتا ہی یا آفتاب
کی مشرقین مراد ہین اسواسطے کہ سال بھر مین ہر روز دوسری مشرق سے ظاہر ہوتا ہی اور آفتاب کی مغربین بھی مختلف ہین اسواسطے
کہ ہر روز ایک دوسری مغرب مین چھپتا ہی حق تعالی نے فقط مشرقون کے ذکر پر اکتفا کی اور مغربون کا ذکر نہ فرمایا یہ دو وجہون ہین ایک
ذکر پر اکتفا ہی جیسے سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ مین فقط حر یعنی گرمی کا ذکر فرمایا اور مراد گرمی جاڑا دونون ہین اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا
بیشک ہمنے آراستہ کیا آسمان کو جو بہت نزدیک ہی کرہ زمین سے بِزِیْنَةِ الْکَوَاکِبِ ۝ ستارون کی آرایش سے اور کہتے ہین زینت
الکواکب سے مراد ہی یعنی ستارے آراستہ کیے گئے ہین اون کو کہ کواکب سے اونکی مختلف شکلین مراد ہین جیسے جوزا کی شکل اور ثریا کی ہیئت
اور بنات النعش وغیرہ کی شکلین اور اسی طرح کی شکلون مین اور چاند کی اٹھائیس منزلون مین وَحِفْظًا اور نگاہ رکھا ہمنے آسمانون کو
نگاہ رکھنا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ چڑھنے سے ہر شیطان مَّارِدٍ ۝ سرکش اور نافرمان کے لَا یَسَّمَّعُوْنَ نہین سنتے یعنی سننے اور
کان رکھنے کی طاقت نہین رکھتے اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی بہت بلند گروہ کے کلام کی یعنی بزرگ فرشتون کی باتون کی جو لوح محفوظ کے
صفحے کے بھیدون سے واقف ہین اور ایک وجہ سے کہا کرتے ہین وَیُقْذَفُوْنَ اور ڈالے جاتے ہین یعنی اوپر ڈالتے ہین آگ کے شعلے
یا ہنکائے جاتے ہین مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ۝ ہر طرف جدھر سے آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کرتے ہین دُحُوْرًا ہنکانا ذلت
اور خواری کے ساتھ وَلَھُمْ اور شیطانون کے واسطے عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ عذاب سخت ہی آخرت مین یا ہمیشہ کا ہی
اور اونکو فرشتون کا کلام سننے کی قوت نہین ہی اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ مگر وہ جو اوڑا لیجاوے ایک اوڑا لیجانا یعنی فرشتون کی
بات چورا کر سن آوے فَاَتْبَعَهٗ تو پیچھے سے آتا ہی اوسکے شِھَابٌ ثَاقِبٌ ۝ ستارہ روشن یا آگ جلانے والی اور جس شیطان پر
وہ آگ ماری جاتی ہی اوسے ایذا پہونچاتی ہی یا جلا دیتی ہی اور وہ اوس آگ مارے جانے سے بھاگتے ہین اور پھر آسمان کا قصد کرتے ہین لکھا ہی
کہ رکانہ بن یزید اور ابو الاشدین کہ بعث اور حشر کے منکر تھے ہمیشہ اپنی زور اور قوت کا دعوی کرتے تھے اور قریش مین کشتی کے
ڈھنگ کا جھنڈا کھڑا کیا کرتے تھے تو حق تعالی نے اونکی شان مین آیت بھیجی کہ فَاسْتَفْتِھِمْ پھر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملکے ان مشرکون سے کہ مخلوقات مین سے اَھُمْ اَشَدُّ کیا وہ بہت سخت ہین خَلْقًا پیدایش کی رو سے اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا
یا وہ جنکو ہمنے پیدا کیا آسمان مین تارے مشرقین آگ کے شعلے اِنَّا خَلَقْنٰھُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے اونکے دادا آدم کو مِّنْ
طِیْنٍ لَّازِبٍ ۝ مٹی چپکتی ہوئی سے تو اونکا اصل مادہ تو گارا ہی اور وہ بنتا ہی پانی کے اجزا زمین کے اجزا ملنے سے اس کلام مین
معاد کا ثابت کرنا اور اوسکے کافرون کے محال ٹھہرانے کا رد مراد ہی اسواسطے کہ اگر مادہ کے ناقابل ہونے کی وجہ سے محال ٹھہراتے ہین
تو مادہ باقی ہی بلا دینے کے قابل اور اگر فاعل کو قدرت نہونے کے سبب سے محال ہونے کے قائل ہین تو جو کوئی ان کر کی ہوئی چیزون کے

پیدا کرنے پر قادر ہو تو ضرور ان اجزا کو پھر لاوے اور اونمین زندگی پھیر لانے پر بھی قادر ہوگا چونکہ قدرت صفت ذاتی ہے تو ہرگز متغیر نہین ہوتی
اور سب مقدور چیزون کی نسبت قدرت یکسان ہوتی ہے تو جب قدرت کا آفتاب مطلع ارادت سے طلوع کرتا ہے تو مقدورات کے ذرے
پیدا ہونے کی ہوا مین جلوہ نما ہوتے ہین مصرع کاینات عدم سے بوجود آمدہ ایم ۔ معالم مین لکھا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ گمان
تھا کہ جو کوئی قرآن سنتا ہے تو اوسپر ایمان لاتا ہے اور مکہ کے مشرکون نے سنا اور نہ ایمان لائے اور اوسپر ہنسی کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس بات سے متعجب ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بَلْ کلام اول کے قطع کو ہے ۔ زاد المسیر مین شرع کے معنی پر کہا ہے یعنی کافرون کی
باتون سے درگذر اور رہا تھا او تو عَجِبْتَ عجب کیا تو نے اونکا ہے جنہون نے قرآن پر اونکے ایمان لانے سے وَيَسْخَرُوْنَ ○
اور وہ مسخراپن کرتے ہین قرآن کے ساتھ یا تم تعجب کرتے ہو کہ باوصف قدرت الٰہی کے دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے سے کیون انکار کرتے ہین
اور وہ ہنسی کرتے ہین تمہارے تعجب پر وَاِذَا ذُكِّرُوْا اور اونکا انداز یہ ہے کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین کسی بات کی تو لَا يَذْكُرُوْنَ ○
یاد نہین کرتے اوسکو اور اوسکے باب مین نصیحت نہین مانتے وَاِذَا رَاَوْا اور جب دیکھتے ہین اٰيَةً کوئی معجزہ جو تمہاری بات سچ ہونیکی
دلیل ہے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا تو يَسْتَسْخِرُوْنَ ○ تو ایک دوسرے کو مسخرے پن کے ساتھ بتلاتے ہین وَقَالُوْا اور کہتے ہین
کہ اِنْ هٰذَا نہین ہے یہ جو ہمنے دیکھا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ مگر جادو کھلا ہوا ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب مرینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا
اور ہو جاوینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیان بے گوشت اور بے پوست تو ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ کیا ہم اوٹھائے جاوینگے یعنی زندہ ہونگے
اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○ اور یا ہمارے باپ پہلے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَعَمْ ہان اوٹھائے جاؤگے اپنے باپون سمیت
وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ○ حال آنکہ تم ذلیل اور بے قدر ہوگے جب قیامت آویگی فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ تو سوا اسکے نہین
کہ قیامت ایک ہنکا دینا ہوگی یعنی ایک بار صور پھونکنا فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ○ تو اوسوقت زندہ ہوکر قبر سے نکل کے دیکھتے ہونگے
وَقَالُوْا اور کہتے ہونگے کہ يٰوَيْلَنَا ای افسوس ہمپر هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○ یہ جزا پانے کا دن ہے جسکا وعدہ کرتے تھے اور
فرشتے کہینگے کہ ہان هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہ ہے دن حکم اور فیصلہ کا یا نیکون کو بُرون سے جدا کرنے کا دن الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ وہ
تھے تم اوسکی تُكَذِّبُوْنَ ○ تکذیب کرتے اور اوسکو باور نہ کرتے تھے پھر حق تعالیٰ کی جناب سے فرشتون کو حکم ہو پہنچیگا کہ اُحْشُرُوا
الَّذِيْنَ جمع کرو اور اکٹھا کر لاؤ اون لوگون کو جنہون نے ظَلَمُوْا ظلم کیا اپنے اوپر شرک کرکے وَاَزْوَاجَهُمْ اور اونکے مشابہون
اور مثلون کو یعنی بت پرست کو بت پرست کے ساتھ اور ستارہ پرست کو ستارہ پرست کے ساتھ اور علی ہذا القیاس یا اونکے ساتھیون کو
شیطانون مین سے یا اونکی جوروون کو جو کافرہ تھین اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ظالمون سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے جور کرکے خلق پر ظلم کیا
اور گناہ کرکے اپنے اوپر اور حشر یہ ہے کہ اونہین محشر مین کھینچینگے اونکے مثلون کے ساتھ زناکارون کو زناکارون کے ساتھ شرابخوارون کو
شرابخوارون کے ساتھ یا اونکے مددگارون کے ساتھ یعنی اونکے جو کہ جابر ظلم کرتے ہین اونکے مددگار تھے قوت القلوب مین ہے کہ ایک شخص نے
عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مین درزی ہون اور کبھی کبھی ظالمون کا کپڑا سیتا ہون کہیں اوسوقت ظالمون کے مددگارون مین میرا
شمار تو نہوگا حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ نہین تو مددگارون مین نہین بلکہ ظالمون مین ہے جو مددگار تو وہ لوگ ہین جو سوئی تاگا تیرے

ربع

باتھ نہ پہنچے ہین نظم ـ یا ظالم مباش تا نشوی روز حشر از شمار ایشان ۔ گر تو ظلم پسند میداری ۔ باشی از جملگی ایشان ۔ اور
بہت صحیح یہ بات ہے کہ یہ خطاب ظالم مشرک ہین اس دلیل سے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ حشر کرو انکو وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ اور اوس
چیز کو جسکی وہ پرستش کرتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا بتون وغیرہ مین سے یا ابلیس اور اوسکے لشکر کو یہ آیت عام ہے کہ اسنے خصاص
پایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ الخ سے فَاهْدُوْهُمْ تو پکارو ظالمون کو اور اونکے معبودون کو یا راہ بتاؤ اونکو اِلٰى صِرَاطِ
الْجَحِيْمِ ۝ راہ دوزخ کی طرف اور جب اونکو دوزخ کی راہ پر لائینگے تو کہا جاویگا کہ وَقِفُوْهُمْ اور ٹھہراؤ اونکو موقف پر یا پل صراط پر اِنَّهُمْ
مَسْئُوْلُوْنَ ۝ یعنی وہ سوال کیے گئے ہین یعنی اونسے اونکے عقائد اور اعمال پوچھینگے زیادہ جھڑکنے اور تکبر کرنے کو اور اونسے
کہینگے کہ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝ کیا ہے تمکو کہ مدد نہین کرتے ایک دوسرے کی اور موقف کی قید سے نہین چھوڑا لیتے تو وہ جواب
نہ دینگے تو حق تعالیٰ فرشتون سے فرمائیگا کہ ایک دوسرے کو مدد نہین دیتے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ بلکہ وہ آج مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ گردن جھکا
ہوئے اور راضی ہوئے ہین عاجزی کی وجہ سے اور مطیع ہین وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ اور وہ موقف مین منہ کرینگے بعضے اونمین سے عَلٰى
بَعْضٍ بعض کی طرف یعنی قوم کے تابع اور رئیس ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر يَتَسَاءَلُوْنَ ۝ ایک دوسرے سے پوچھینگے یہ کیا حال ہے
جو ہمپر پیش آیا ایک دوسرے کو ملامت کرینگے قَالُوْا کہینگے تابع لوگ اپنی قوم کے پیشواؤن کو اِنَّكُمْ بیشک تم كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا تھے کہ آتے
تھے ہمارے پاس عَنِ الْيَمِيْنِ ۝ نصیحت اور خیرخواہی اور دین حق کی راہ سے اپنے زعم مین یا زور اور ظلم کی راہ سے یا قسم کے طریق پر یعنی
تم قسم کھاتے تھے کہ دین حق ہے جسپر ہمکو بلاتے ہین قَالُوْا کہینگے رئیس اونکے جواب مین کہ ایسا نہین ہے بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بلکہ نہ تھے
مُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان لائے یعنی تم خود سیدھی راہ سے پھرے تھے ہمنے تمکو گمراہ کیا ہو وَمَا كَانَ لَنَا اور نہ تھی ہمکو عَلَيْكُمْ مِّنْ
سُلْطٰنٍ تمپر کوئی حجت اور قدرت کہ زبردستی جبر کرکے ہمنے تمکو گمراہی کی طرف بلایا ہو بَلْ كُنْتُمْ بلکہ تھے تم اپنی ذات سے
قَوْمًا طٰغِيْنَ ۝ گروہ حد سے گذرے ہوئے فَحَقَّ عَلَيْنَا تو واجب ہو گئی ہم سب پر قَوْلُ رَبِّنَآ بات ہمارے رب کی
کہ کلمۂ عذاب ہے اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝ بیشک ہم چکھنے والے ہین عذاب آج فَاَغْوَيْنٰكُمْ تو ہمنے تمکو پکارا گمراہی کی طرف
اس جہت سے کہ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝ یعنی ہم تھے گمراہ ہمنے چاہا کہ تم بھی ہمارے ایسے ہو جاؤ مثل ہے کہ جلا ہوا گھر جلے گھر یاران
ڈھونڈھتا ہے بیت من ستم خواہم کہ تو ہم سوختہ شوی ۔ تا بحو منی سوختہ از دست شوی ۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَاِنَّهُمْ پھر تحقیق کہ وہ
تابع اور متبوع يَوْمَئِذٍ اوس دن فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ عذاب مین شریک ہونگے جسطرح گمراہی مین شریک تھے
اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم ایسا ہی نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ کرتے ہین ہم مشرکون کے ساتھ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا تحقیق کہ وہ تھے
ایسے کہ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ جبکہ کہا جاتا ہے اونسے کہ کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کلمۂ توحید تو يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ سرکشی کرتے
یہ کلمہ کہنے سے یا کہوانے والے سے تکبر کرتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین یہ کافر کہ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا کیا ہم البتہ
چھوڑ دینے والے ہین اپنے خداؤن کی عبادت لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝ ایک شاعر دیوانہ کے واسطے یعنی اوسکے کہنے سے ہم بت
پرستی نہ چھوڑینگے کافر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر اور جنون کی طرف نسبت کرتے تھے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ

بَلْ جَآءَ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس بِالْحَقِّ راستی اور درستی کے ساتھ وَصَدَّقَ
الْمُرْسَلِیْنَ ○ اور اونھون نے تصدیق کی پیغمبرون کی جو اونسے پہلے تھے اِنَّكُمْ بیشک تم اے کافرو لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ
الْاَلِیْمِ ○ البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک طرح طرح کے دوزخ مین شرک اور تکذیب کے سبب وَمَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے
جاؤگے اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مگر جزا اوس چیز کی جو کہ ہو تم عمل کرتے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ مگر خدا کے وہ بندے
الْمُخْلَصِیْنَ ○ جو پاک ہین شرک اور شک کے میلون سے جس کام مین ہین اوسکی جزا المضاعف پاینگے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ بھی مخلص
بندے لَهُمْ اونکے واسطے ہے رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ روزی جانی ہوئی یعنی ظاہر پوشیدہ نہین یا معلوم ہین اوسکے خاصے کہ ہمیشہ باقی رہنا
اور محض لذت ہونا ہے فَوَاكِهُ وہ روزی میوے ہین ہر طرح کے تر اور خشک وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ اور وہ عزت دیے گئے ہین فِیْ جَنّٰتِ
النَّعِیْمِ ○ جنتون مین جو ناز و نعمت والی ہین عَلٰی سُرُرٍ آراستہ تختون پر مُّتَقٰبِلِیْنَ ○ روبرو ایک دوسرے کے تاکہ
دیدار سے بھی خوش خرم رہین یُطَافُ دورہ کیے جاینگے عَلَیْهِمْ اونپر یعنی بہشت کے ساقی اونپر دورہ کرینگے بِكَاْسٍ جام کے
ساتھ جو بھرا ہوا ہوگا مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ شراب سے جو چشمون سے ظاہر یا جاری ہوگی بَیْضَآءَ سفید شراب کہ دودھ سے زیادہ سفید
ہوگی لَذَّةٍ لذت والی خوش مزہ لِّلشّٰرِبِیْنَ ○ پینے والون کے واسطے لَا فِیْهَا نہین ہے اوس شراب مین غَوْلٌ کوئی آفت
اور علت جو دنیا کی شراب مین ہوتی ہے جیسے خراب حالی اور بے عقلی اور درد سر وغیرہ وَّلَا هُمْ عَنْهَا اور نہ جنتی لوگ اوس شراب سے یُنْزَفُوْنَ ○
مست ہونگے کہ عقل اونکی اونسے جاتی رہے وَعِنْدَهُمْ اور اونکے پاس یعنی اونکے مکانون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لونڈیان
ہونگی نیچی نگاہ والیان یعنی اپنے شوہرون کے سوا اور کسی کی طرف نہ دیکھینگی عِیْنٌ ○ بڑی آنکھون والیان كَاَنَّهُنَّ گویا کہ وہ بَیْضٌ
مَّكْنُوْنٌ ○ انڈے ہین پوشیدہ حق تعالی حورون کو تشبیہ دیتا ہے ملاحت اور پاکی اور خوش رنگی مین شتر مرغ کے بیضہ کے ساتھ اسواسطے
کہ یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ شتر مرغ اپنا انڈا پرون کے نیچے چھپائے رکھتا ہے کہ اوسپر گرد وغبار نہین پڑتا اور اوسکا انڈا سفید ہوتا ہے زردی لیے
ہوئے اور بدن کا بہت خوب رنگ اہل عرب کے نزدیک یہی ہوتا ہے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ پھر منہ کرینگے بعضے جنتی عَلٰی بَعْضٍ بعض کی طرف
یَّتَسَآءَلُوْنَ ○ پوچھتے ہونگے دنیا کا احوال اور جو کچھ اونپر گذری ہوگی دوست دشمن کے ساتھ قَالَ قَآئِلٌ کہیگا کہنے والا
جنتیون مین سے اپنے دوستون سے کہ اِنِّیْ یقینی مین جب دنیا مین تھا تو كَانَ لِیْ تھا میرے واسطے قَرِیْنٌ ○ ایک یار ہمنشین کہ پھر
زندہ ہوکر اوٹھنے کا منکر تھا مقاتل کہتے ہین کہ وہ دو بھائی تھے کہ سورہ کہف مین اونکا ذکر ہے سو وہ مومن ہے جنتیون سے کہینگے کہ میرا ایک
بھائی تھا قطروس نام کہ دنیا مین ملامت کرتا ہوا یَّقُوْلُ کہتا تھا کہ اَئِنَّكَ کیا تو لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ○ باور کرنے والا ہے حشر کو
ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مرینگے وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جاینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیان پرانی تو ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ○
کیا ہم جزا دیے گئے ہونگے یعنی کیا ہمکو پھر زندہ کرکے جزا دینگے قَالَ کہیگا وہ جنتیون سے کہ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○ کیا تم مطلع
یعنی دوزخیون کو دیکھتے ہو مراد یہ ہے کہ دوزخیون کو دیکھو تاکہ میرے بھائی کا حال مجھے بتلاؤ کہ دوزخ کے کس درجے مین ہے اور کس قسم کے عذاب مین مبتلا
جنتی کہینگے کہ تم اوسے خوب پہچانتے ہو خود دوزخ مین دیکھ لو فَاطَّلَعَ تو جھانکے دیکھیگا وہ فَرَاٰهُ تو دیکھیگا قطروس کو فِیْ سَوَآءِ

الجحیم ○ دوزخ کے درمیان مین قال تاللہ ان کدت کہیگا یہودا اوس سے کہ اے قرطوس قسم خدا کی بیشک نزدیک تھا تو کہ مجہی
لتردین ○ ضرور ہلاک کر دیتا تو مجہے وسوسے کے سبب اور راہ سے بے راہ کر دیتا ولولا نعمۃ ربی اور اگر نہوتی میرے
رب کی نعمت اور رحمت کہ اوسنے مجہے راہ حق دکہائی اور تیرے فتنہ سے بچایا تو لکنت ضرور ہوجاتا مین من المحضرین ○
حاضر کیے ہوون مین دوزخ مین پہر یہودا فرشتون سے کہیگا اسطرح پہر کر اوسکا بہائی سنے افما نحن بمیتین ○ کیا نہین ہین
ہم مرنیوالے بہشت مین یعنی ہم ہمیشہ جنت مین جیتے رہینگے کبہی نہ مرینگے الا موتتنا الاولی بلکہ پہلا مرنا دنیا مین وما نحن
بمعذبین ○ اور نہین ہین ہم عذاب کیے ہوون مین سے فرشتے کہینگے کہ ہان ہرگز تم نہ مروگے اور تمپر عذاب نہوگا پہر یہودا کہیگا
کہ ان ہذا بیشک یہ ہمیشہ رہنا اور عذاب سے بیخوف ہو جانے کی نعمت لہو الفوز العظیم ○ البتہ وہ چہٹکارا بڑا ہی لمثل
ہذا ایسی نعمتون کے واسطے فلیعمل العاملون ○ پس چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے دنیا کے مال و جاہ کے واسطے نہین
اسلیے کہ وہ زائل اور منتقل ہو جانے والا ہے نظم گر پادشہی باز نگاہ بارے ہ درکار کہ نیست پایدار بارے ہ ور شہ بجاکی ا خواہی بالیہ
بر خاستہ طرفہ سواری بارے ہ قدح جو حق تعالی فرماتا ہے کہ اذلک کیا یہ جو مذکور ہوئین جنتیون کے واسطے نعمتین بہتر ہین خیر
نزلا نزول اور پیشکش اور ما حضری روسے ام شجرۃ الزقوم ○ یا درخت زقوم کا یہ درخت ہے تہامہ مین ہے چہوٹی چہوٹی پتیان
اسمین ہوتی ہین اور اسکا پہل نہایت کڑوا اور بدبو ہوتا ہے حق سبحانہ تعالی نے اوس درخت کا نام یہی رکہا ہے اسکا میوہ دوزخیون کو پیشکش ہوگا
نہ بہشتی اونکو کہلایا جائیگا اور فرمایا کہ انا جعلنہا بیشک ہمنے کر دیا زقوم کے درخت کو فتنۃ محنت اور بلا للظلمین ○
ظالمون کے واسطے آخرت مین یا اس درخت کو دنیا مین اونکے واسطے ہمنے امتحان کر دیا اسواسطے کہ جب اونہون نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہے
دوزخ مین تو بولے کہ بہلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ آگ تو لوہے کو گلا اور جلا دیتی ہے اور اونہون نے یہ نجانا کہ جو آگ مین زندگی چاہے پیدا کرے وہ
قادر ہے جیسے سمندر وہ یہ بہی قدرت رکہتا ہے کہ آگ مین درخت پیدا فرمائے اور جلجانے سے اوسکو بچائے معالم مین ہے کہ ابن الزبعری نے
رؤسا قریش سے کہا کہ محمد ہمین زقوم سے ڈراتے ہین اور بربرہ اور افریقیہ کی زبان مین زقوم مسکے اور خرمے کو کہتے ہین پس ابوجہل
کا غلام ہو گیا اور ہم بڑے آدمیون کو گہر مین لایا اور لونڈی سے بولا کہ زقمینا یعنی ہمین زقوم دے پس لونڈی مسکہ اور خرما لے آئی ابوجہل نے
کہا کہ کہاؤ یہی زقوم ہے جس سے محمد ہمین ڈراتے ہین تو حق تعالی نے یہ آیت بہیجی کہ زقوم وہ نہین ہے جیسے یہ کافر گمان کرتے ہین بلکہ انہا
شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم ○ یقینی وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کے گڑہے مین اور اوسکی شاخین بلند ہوکر سب کونون مین
پہنچتی ہین طلعہا خوشہ اوس درخت کے کانہ گویا کہ وہ رؤس الشیطین ○ سر ہین شیطانون کے برے اور
ہولناک ہونے مین اور بعضے کہتے ہین کہ شیاطین سانپ ہین برے ہول کے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک سبزہ ہے گرد کانٹے تیز تہے اوسکو رؤس
الشیاطین کہتے تہے فانہم پس تحقیق سب دوزخی لاکلون منہا ضرور کہانے والے ہین اوس درخت زقوم سے فمالئون
منہا البطون ○ پہر بہرنے والے ہین اوس سے پیٹون کو بہوک کے مارے نہ بدبختی اونہین پیٹ بہر کر کہلائینگے ثم ان لہم
پہر بیشک دوزخیون کو علیہا اوسکے کہانے پر لشوبا من حمیم ○ البتہ میل ہے گرم پانی سے ایسا گرم پانی

کہ آنتون کو ٹکڑے ٹکڑے کرے یعنی جب قوم کھائینگی تو اوسکے پیچھے گرم پانی او نہیں پلا یینگے کہ وہ زقوم سے بجائے ثُمَّ اِنَّ مَرۡجِعَهُمۡ
لَاِلَى الۡجَحِيۡمِ ○ پھر یقینی پھرنا اونکا زقوم کھانے اور کھولتا پانی پینے کے بعد البتہ دوزخ کی طرف ہے اور وہ زقوم اور پانی پیشکش اور
ماحضر ہوگا اِنَّهُمۡ بیشک وہ نہون نے اَلۡفَوۡا اٰبَآءَهُمۡ پایا اپنے باپون کو ضَآلِّيۡنَ ○ گمراہ فَهُمۡ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمۡ
تو وہ اونکی ایڑیون پر یعنی اونکے قدم بقدم يُهۡرَعُوۡنَ ○ دوڑتے ہین یعنی اونکی پیروی اور تقلید کرتے ہین وَلَقَدۡ ضَلَّ
اور بیشک بیشبہہ گمراہ ہوے قَبۡلَهُمۡ ان تمہاری قوم کے لوگون سے قبل اَكۡثَرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ○ بہیترے اگلے جیسے قوم نوح
قوم عاد و ثمود کے لوگ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا اور بیشک بیشبہہ بھیجے ہمنے فِيۡهِمۡ مُّنۡذِرِيۡنَ ○ ڈرانے والے یعنی پیغمبر کہ وہ
اون لوگون کو ہمارے عذاب سے ڈراتے تھے اور اون لوگون نے نہ مانا فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ پھر دیکھو تم اے ہمارے حبیب کہ کیسا ہوا
عَاقِبَةُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ○ انجام کار ڈرائے ہوون کا یعنی اونپر عذاب نازل ہوا اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ○
مگر بندے اللہ کے پاک کیے ہوے کہ ڈرانے کے سبب سے غیر حق سے الگ ہوگئے وَلَقَدۡ نَادٰٮنَا نُوۡحٌ اور بیشک بیشبہہ پکارا ہمین
نوح نے اور ہلاکت قوم کی دعا کی اور ہمنے دعا قبول کر لی فَلَنِعۡمَ الۡمُجِيۡبُوۡنَ ○ تو ہم خوب قبول کرنے والے ہین کہ قوم
نوح کو طوفان کے سبب سے ہمنے غرق کر دیا وَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ اور نجات دی ہمنے اوسکو اور اوسکے لوگون کو مِنَ الۡكَرۡبِ
الۡعَظِيۡمِ ○ بڑے غم سے کہ غرق ہونا ہے یا قوم کی ایذا رسانی سے وَجَعَلۡنَا ذُرِّيَّتَهٗ اور کر دیا ہمنے اوسکے تینون بیٹون کو کہ
هُمُ الۡبٰقِيۡنَ ○ وہ باقی ہین نسل کی جہت سے قیامت تک اسواسطے کہ حدیث مین ہے کہ حضرت نوح کی اولاد مین سام اور حام اور
یافث کے سوا کوئی نہ باقی رہا اور سب لوگ اونھی کی نسل سے ہین سام کی اولاد مین عرب فارس روم کے لوگ ہین اور یافث کی اولاد مین ترک
خزر سقلاب کے لوگ اور حام کی نسل مین ہند اور حبش اور زنگ و بربر کے لوگ وَتَرَكۡنَا اور باقی چھوڑی ہمنے عَلَيۡهِ نوح پر تعریف اور
نیکی بیان کرنا فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ○ پچھلون مین یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یا اونکو ہمنے باقی چھوڑا کہ اونکو امت آخرین کہتے ہین
سَلٰمٌ عَلٰى نُوۡحٍ سلام نوح پر فِى الۡعٰلَمِيۡنَ ○ اہل عالم مین ایک قول یہی ہے کہ یہ ابتدائے کلام ہے اور حق تعالی حضرت نوح پر سلام
کرکے فرماتا ہے کہ اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہمنے جس طرح نوح علیہ السلام کو جزا دی اسی طرح نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ○ جزا دیتے ہین ہم نیک کام
کرنے والون کو اِنَّهٗ بیشک نوح مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ○ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہے ثُمَّ پھر نوح علیہ السلام کی دعا کے
بعد اَغۡرَقۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ ○ ڈبو دیا ہمنے اورون کو یعنی اونکی قوم کے کافرون کو وَاِنَّ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ اور بیشک حضرت
نوح کے پیروون مین سے لَاِبۡرٰهِيۡمَ ○ البتہ ابراہیم علیہما السلام ہین یعنی حضرت ابراہیم اصول شرع اور طریق توحید مین نوح علیہما السلام
کے پیرو تھے لباب مین فراء رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے کہ شیعتہ مین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ضمیر پھرتی ہے
کنایہ غیر مذکور ہے اور ابراہیم علیہ السلام اگرچہ ظاہر مین سابق تھے مگر باطن مین ہمارے رسول کے متابع ہین اسواسطے کہ پیروون کی طرح آپکی فضیلت کے
مقر تھے اور دین محمدی کی اونھون نے تعریف کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دعا مانگی کہ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا قطعہ پیش از تو
آمدند بسے انبیا ولے * گر آخر آمدی ہمہ را پیشوا توئی * خوان خلیل ہست نمکدان خوان تو * ہر خوان اصطفا نمک انبیا توئی * اِذۡ جَآءَ رَبَّهٗ

ع ۵

وقف لازم

یاد کرو اوسے جبکہ آیا ابراہیم اپنے رب پاس بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ایسے دل کے ساتھ کہ پاک تھا علاقوں سے یا خالی دنیا کی محبت سے یا غیروں کی محبت سے فارغ یعنی درگاہ رب العزت کی طرف حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم جب متوجہ ہوئے تو اونکا دل پاک تھا کونین کے تعلق اور حظ نفس سے إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم کے لوگوں سے مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝ کہ کیا چیز ہے جسے تم پوجتے ہو أَئِفْكًا کیا جھوٹ کی رو سے آلِهَةً خداؤں کو دُونَ اللَّهِ خدائے برحق کے سوا تُرِيدُونَ ۝ چاہتے ہو فَمَا ظَنُّكُم تو کیا ہے تمہارا گمان بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ پروردگار اہل عالم کے ساتھ کہ وہ تمہیں عذاب کریگا اس بات پر کہ وہ جو مستحق عبادت ہے اوسکی عبادت چھوڑکر اوسکے غیر کو پوجتے ہو قوم کے لوگوں نے حضرت ابراہیم کو یہ جواب دیا کہ کل ہماری عید ہے اور صحرا کی طرف ہم جائینگے آج کھانے پکاتے ہیں بتوں کے گرد رکھ جائینگے تاکہ جب صحرا سے پھریں تو بتخانہ میں جا کر اون کھانوں میں سے تبرکاً تقسیم کر لیں تم بھی آؤ اور ہمارے مجمع کا تماشا دیکھو اور وہاں سے ہمارے ساتھ بتخانہ میں آنا اور بتوں کی زیب و زینت اور شکل و ہیئت دیکھنا اور ہم جانتے ہیں کہ تم اونکو دیکھ کر ملامت کرنے سے اپنی زبان بند کر لوگے اور ہمکو اونکی پرستش کے باب میں معذور رکھوگے بلکہ کوئی کہے کہ ہمارا عاشقی ہے مجبوری ہے تو ہم کو تم ندیدہ معذور رکھو۔ پس حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن اونکے ماں باپ اور یاروں نے کہا کہ ای ابراہیم آؤ چلیں فَنَظَرَ تو دیکھا حضرت ابراہیم نے نَظْرَةً ایک دیکھنا فِي النُّجُومِ ۝ ستاروں میں اور اونکے طلوع اور بیٹھنے کے موقع دیکھے یا علم نجوم کی کتاب میں دیکھا اور چونکہ اونکی قوم کے لوگ علم نجوم مانتے تھے تو اونکے ساتھ اونہی کے علم کی رو سے کلام کیا فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے کہ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ یقینی میں بیمار ہوں یعنی معلوم ہوتا ہے کہ مجھے طاعون ہوگا اور وہ لوگ طاعون سے گمان بد رکھتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ تو پھرے وہ اوسکے پاس سے منہ پھیرے ہوئے اس ڈر سے کہ مارے گا طاعون چونکہ امراض متعدیہ میں ہے ناگاہ اونکو لپٹ کر جائے جب قوم کے لوگ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑکر صحرا میں گئے تو ابراہیم علیہ السلام بتخانہ کی طرف متوجہ ہوئے فَرَاغَ پھر پوشیدہ چلے ابراہیم إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ اونکے بتوں کی طرف بتوں کو دیکھا کہ آراستہ ہیں اور کھانے کے خوان اونکے سامنے چنے ہوئے ہیں فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے ہنسی کی راہ سے کہ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝ کیا نہیں کھاتے ہو تم یہ کھانے جب اونسے جواب نہ پایا تو ہنسی کی راہ سے دوبارہ کہا کہ مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ ۝ کیا ہے تمکو جو تم بات نہیں کرتے اور مجھکو جواب نہیں دیتے فَرَاغَ پھر چھپے ہوئے گئے عَلَيْهِمْ اون پر اور مارا بتوں کو ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝ مارنا بڑی زور سے یا داہنے ہاتھ سے اوس قسم کے سبب سے جو حضرت ابراہیم نے کھائی تھی کہ تَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم غرضکہ ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جیسا کہ سورۂ انبیا میں گذر چکا جب وے لوگ عیدگاہ سے بتخانہ میں آئے تو یہ حال دیکھا سمجھے کہ یہ کام ابراہیم ہی کا ہے فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ تو پھر متوجہ ہوئے حضرت ابراہیم کی طرف يَزِفُّونَ ۝ جلدی کرتے تھے اونکو پکڑنے میں آخر اونہیں نمرود کے پاس پکڑ لائے بڑے مباحثہ کے بعد کہ اوسکا ایک شمہ ذکر ہو چکا قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ أَتَعْبُدُونَ کیا پوجتے ہو تم مَا تَنْحِتُونَ ۝ وہ چیز جسے تراشتے ہو پتھر اور لکڑی سے اپنے ہاتھوں سے وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو جو کرتے ہو تم اپنے ہاتھوں سے اس آیت میں دلیل ہے اس بات پر کہ بندے اور بندوں کے کام سب خدا ہی کے پیدا کیے ہوئے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام نے اونکو الزام دیا تو قَالُوا ابْنُوا بولے نمرودی اور نمرود کے خواص کہ بناؤ لَهُ ابراہیم کو جلانے کے واسطے

ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا ایک عمارت و لکڑیان بھر کر اوسمین آگ بدو فَاَلْقُوْهُ پھر ڈالدو اوسے فِی الْجَحِیْمِ ○ جلتی ہوئی آگ مین فَاَرَادُوْا
پھر چاہا نمرودیون نے بِهٖ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ كَيْدًا مکر اور فتنہ کہ اوسے جلادین فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ○ پھر کیا ہمنے
اونکو بہت نیچا اور خوار اسواسطے کہ اونکی آگ کو ابراہیم علیہ السلام پر باغ کردیا اور یہ حضرت ابراہیم کی حقیت اور نمرودیون کے بطلان پر کھلی ہوئی
دلیل تھی وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے جب آگ سے باہر آئے کہ اِنِّیْ ذَاهِبٌ بیشک مین جانے والا ہون اِلٰی رَبِّیْ اوس طرف
جہان میرے رب نے حکم کیا ہے یعنی زمین شام کی جانب سَيَهْدِيْنِ ○ قریب ہے کہ وہ راہ دکھائے مجھے میرے مقصد کی یا دنیوی اور اخروی
مصلحتون کی پھر حضرت ابراہیم ملک شام کی طرف متوجہ ہوئے اور وہان بی بی ہاجرہ حضرت سارہ کے ہاتھ آئین اور حضرت سارہ نے بی بی
ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخشدین اور جب حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم کی ملک ہوگئین تو آپنے دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِیْ ای میرے
رب عطا کر مجھے فرزند مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ نیکو اور تعریف کیے ہوون مین سے کہ میرا معین اور مددگار ہو طاعت مین اور میرا مونس ہو
غربت اور مسافرت مین فَبَشَّرْنٰهُ پھر خوشخبری دی ہمنے اوسے بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ○ فرزند بردبار کی یعنی ایسے فرزند کی خوشخبری کہ جب وہ
بلوغ کو پہونچے تو بردبار ہو پھر حق تعالی نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہما السلام کو عطا کیے اور حکم الٰہی کے موافق
زمین شام سے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو مکہ معظمہ مین لائے اور حضرت اسماعیل وہان بڑھے اور پرورش ہوئے ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام
شام سے اپنے فرزند اسماعیل کو دیکھنے آئے تھے تین رات برابر خواب مین یہ حکم سنا کہ اپنے فرزند کو قربانی کر تو عید کا دن تھا کہ حضرت ابراہیم
حضرت اسماعیل کو ساتھ لیکر منا کی طرف چلے فَلَمَّا بَلَغَ پھر جب پہونچے حضرت ابراہیم مَعَهُ اپنے فرزند اسماعیل کے ساتھ السَّعْيَ
مقام سعی مین یعنی صفا اور مروہ کے درمیان اور بعضون نے کہا ہے کہ سعی سے منا مین چلنا مراد ہے تو قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ یٰبُنَیَّ ای میرے
چھوٹے بیٹے یہ تصغیر ترحم کے واسطے ہے اور شفقت کے لیے اِنِّیْۤ اَرٰی تحقیق کہ مین دیکھتا ہون برابر فِی الْمَنَامِ خواب مین اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ
یہ کہ مین تجھے ذبح کرتا ہون یعنی برابر خواب مین یہی حکم سنتا ہون کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی تو تو بھی دیکھ اس کام مین
کہ کیا دیکھتا ہے اور تیری راے مین کیا بات آتی ہے قَالَ کہا حضرت اسماعیل نے کہ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ ای میرے باپ کر مَا تُؤْمَرُ جو تجھے حکم کیا گیا ہے
اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہے سَتَجِدُنِیْ قریب ہے کہ پائیگا تو مجھے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہے خدا مِنَ
الصّٰبِرِیْنَ ○ صبر کرنے والون مین سے ذبح پر یا حکم قضا پر فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا پھر جب گردن جھکا دی حکم خدا کے سامنے دونون نے حضرت
ابراہیم تو بیٹے کو فدا کرنے پر آمادہ ہوگئے اور حضرت اسماعیل نے اپنے کو قربان کرنے کی اجازت دی اور واقع ہوا جو کچھ واقع ہونا تھا وَتَلَّهٗ
اور گرایا ابراہیم نے اپنے بیٹے کو لِلْجَبِیْنِ ○ پیشانی کے بل یعنی اونکی خواہش کے موافق اونکی پیشانی زمین پر رکھی معالم مین ہے کہ جب ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو اسماعیل علیہ السلام نے تین وصیتین کین اول یہ کہ ای والد میرے ہاتھ پاؤن مضبوط باندھیے
تاکہ مین تڑپون نہین اسواسطے کہ ایسا نہو کہ تڑپنے کے وقت آپکے کپڑے خون آلودہ ہوجائین یا مین بے ادبی کی وجہ سے گنہگار اور بدنام ہون اور
مجھے اوس جناب مین ندامت اور خسارت ہو بیت: اگر خم میزنی غم ندارم زیان ہم نترسم آن کہ ناگہ دامن پاکت شود از خون آلود
دوسری یہ کہ جب گھر مین تشریف لیجائیے گا تو میری والدہ دلخستہ کو میرا سلام پہونچا کر میرا کرتا اونھین حوالہ فرمائیے گا تا کہ اونکو اوس کرتے کے

سبب اسکی یہ ہے تیسری کہ مر اوسکو زمین کی طرف کیجیے کر ذبح کرنے وقت آپکی نظر بیٹے کے چہرے پر نہ پڑے پایلے اور شفقت پدری جوش مین نہ آئے کہ مبادا حکم الٰہی کی تعمیل مین تاخیر ہو اور تفسیر مین ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا دل مضبوط کر کے بیٹے کے ہاتھ پاؤن باندھے اور چھری اوسکے حلق پر رکھی حق تعالیٰ نے تانبے کا ایک حلقہ کی شکل پر حضرت اسماعیل کے حلق مین پیدا کر دیا کہ اوسنے چھری کو کاٹنے سے روکا اور بعضون نے کہا ہے کہ اونکی گردن کٹتی تھی اور پھر پیوستہ ہو جاتی تھی تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے ابراہیم علیہ السلام کا کام پسند فرمایا اور وہ بجا حکم بجالایا وَنَادَيْنٰهُ اور پکارا ہمنے اوسے اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ کہ اے ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا بیشک سچ کیا تو نے اپنا خواب یعنی تیرا خواب سچا ہے کہ اوسمین جو خواب مین دیکھا تھا کہ مین اپنے فرزند کو ذبح کرتا ہون مگر خون کا اوسمین نہ دیکھا تھا جاگتے مین بھی ہی واقع ہوئی اِنَّا بیشک ہم كَذٰلِكَ اسی طرح شفقت کے بعد آرام و راحت نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اِنَّ هٰذَا بیشک یہ کام لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ البتہ وہی ہے واسطے آزمایش ہے کھلی ہوئی کہ اسکے سبب سے مخلص اور غیر مخلص مین تمیز ہو جاتی ہے وَفَدَيْنٰهُ اور فدیہ دیا ہمنے اسماعیل کو بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ بڑا دنبہ یعنی موٹا اور بیشکون والا تھا چالیس برس بہشت مین چرا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ دنبہ تھا جسے ہابیل نے قربان کیا تھا اور حق تعالیٰ نے اوسے قبول کر لیا تھا یا ایک بکرا کوہ ثبیر سے اوترا تھا حضرت ابراہیم کے پاس آکر کھڑا ہو اور مشہور روایت یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام آسمان سے لائے تھے اور قربان کا قصہ اوسکے متعلق باتون سمیت تفصیل مناسب کے ساتھ عرایس التفسیر مین ہے وَتَرَكْنَا اور باقی چھوڑی ہمنے عَلَيْهِ ابراہیم علیہ السلام پر ثنا و صفت کرنا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلون مین یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یا اوسمین ہمنے باقی رکھا کہ لوگ کہتے ہین سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ سلام ہو ابراہیم پر اور ہم سلام کرتے ہین كَذٰلِكَ اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اِنَّهٗ بیشک ابراہیم علیہ السلام مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہے وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ اور خوشخبری دی ہمنے اوسے یعنی حضرت ابراہیم کو اسماعیل علیہما السلام کے بعد ایک فرزند اسحاق نام کی نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ایک پیغمبر نیکبختون سے ہوئے وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ اور برکت اوتاری ہمنے اوسپر وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ اور اوسکے بیٹے اسحاق پر کہ اوسکی پشت سے انبیاء بنی اسرائیل وغیرہ جیسے حضرت ایوب کو ہمنے پیدا کیا وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا اور ان دونون کی ذریت مین مُحْسِنٌ کوئی نیک کام کرنے والا ہے ایمان و طاعت کے ساتھ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ اور کوئی ظالم ہے اپنے نفس پر کفر اور معصیت کے سبب سے مُبِيْنٌ ۝ کھلا ہوا ہے ظلم اوسکا یعنی اونکی نسل مین نیک کام کرنے والے ایماندار بھی ہین اور کافر ستمگار بھی وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بیشک و بے شبہہ احسان کیا ہمنے عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ موسیٰ اور ہارون پر نعمت نبوت عطا فرما کر وَنَجَّيْنٰهُمَا اور نجات دی ہمنے ان دونون کو وَقَوْمَهُمَا اور اونکی قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ بڑے غم اور سختی سے یعنی قبطیون کے غلبہ اور ایذا سے وَنَصَرْنٰهُمْ اور مدد دی ہمنے اون دونون کو اور اونکی قوم سمیت فَكَانُوْا هُمُ پس تھے وہ الْغٰلِبِيْنَ ۝ غلبہ کرنے والے دشمنون پر وَاٰتَيْنٰهُمَا اور دی ہمنے موسیٰ و ہارون کو الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝ کتاب ظاہر اور کھلی ہوئی وَهَدَيْنٰهُمَا اور ہدایت کی ہمنے اون دونون کو الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ راہ سیدھی منزل تک

پہونچا دینے والی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ اور باقی چھوڑی ہمنے دونون پر پچھلین ثنا پچھلی امتون مین یا جو بات ہمنے
باقی چھوڑی وہ یہ ہیکہ وہ کہین سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ سلام ہو موسی اور ہارون پر یا ہم سلام کہتے ہین دونون پہ
اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنیوالون کو اِنَّهُمَا بیشک وہ دونون
یعنی حضرت موسی اور ہارون مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہین وَاِنَّ اِلْيَاسَ اور یقینی الیاس
بن یاسین بن بشیر بن فنحاص بن العیزار بن ہارون لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ رسولون مین سے ہین اِذْ قَالَ یاد کر اوسے جب اوسنے
کہا لِقَوْمِهٖ اپنے گروہ سے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو عذاب الہی سے اَتَدْعُوْنَ کیا پوجتے ہو بَعْلًا بعل کو
بعل ایک بت تھا بیس گز اونچا اور اوسکے چار منھ تھے اور بک نام ایک بستی کا ہی ملک شام مین چونکہ بعل وہان تھا تو اوس جگہ کو بعلبک کہتے ہین
اور اسی نام سے وہ مقام مشہور ہی غرضکہ الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم پکارتے اور پوجتے ہو بعل کو وَتَذَرُوْنَ
اور چھوڑتے ہو اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝ عبادت اوسکی جو بہت خوب پیدا کرنیوالا ہی خالقین سے مصورین مراد ہین اَللّٰهَ
رَبَّكُمْ اللہ رب تمہارا ہی وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور رب تمہارے اگلے باپون کا تو اوسی کی عبادت کیا کرو اور اوسکے
ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ حق تعالی نے حضرت الیاس کو بعلبک کے لوگون کی طرف بھیجا اون لوگون کا ایک بادشاہ تھا جب تمام
پہلے وہ مسلمان تھا آخیر کو اپنی جورو کے بہکانے سے بت پرستون مین شریک ہو گیا پس حضرت الیاس نے دعا فرمائی اور وہ لوگ تین برس تک
قحط مین مبتلا رہے اور حضرت الیاس کی طرف رجوع کی اور اپنے ضلال و گمراہی کا تدارک اور عذر خواہی کرنے لگے حضرت الیاس نے فرمایا کہ ایمان لانا
چاہیے اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کرنا چاہیے اون لوگون نے تامل کیا پس حضرت الیاس نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اور تمہارے دین کا حق اور باطل
ہونا ظاہر ہو جائے تو آؤ مین اپنے خدا کو پکارون اور تم اپنے بتون کو پکارو جو دعا قبول کرے وہ عبادت کے قابل ہی پس وہ لوگ اس بات پر راضی
ہوئے اور اپنے بت کو آراستہ کرکے اوسکی بڑی تعریف کی اور اوس سے مینھ مانگا دعا قبول ہونے کا اثر نہ ظاہر ہوا پھر حضرت الیاس نے جو
دعا کی تو فورًا مینھ برسا اور اونکی قوم نے انکار مین زیادتی کی فَكَذَّبُوْهُ پھر قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝
تو وہ لوگ ضرور حاضر کیے گئے ہونگے دوزخ مین اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ مگر بندے اللہ کے جو پاک کیے گئے ہین کفر اور
نفاق کے شائبہ سے لکھا ہی کہ الیاس علیہ السلام نے رنجیدہ ہو کر خدا سے یہ بات چاہی کہ عذاب نازل ہونے کے قبل اونہین قوم مین سے
نکالے حکم پہونچا کہ فلانے دن فلان جگہ جائین اور جو کچھ اونپر ظاہر ہو اوسپر سوار ہون حضرت الیاس اوسی وقت معین مین مقرری ہوئی جگہ پر گئے
ایک شیر یا گھوڑے کی صورت آگ کی اونکے سامنے آئی اوسپر سوار ہو لیے اور حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ کر دیا اور حق تعالی نے اونہین بازو اور پر
عنایت کیے اور کھانے پینے اور عورت کی خواہش اون سے دور کرکے فرشتون کے ساتھ اونہین اوڑا لیا چنانچہ اونکی صفت مین آیا کہ وہ آدمی بھی ہین
فرشتہ بھی ارضی بھی ہین آسمانی بھی اور وہ بیابانون پر معین ہین جیسے حضرت خضر دریاؤن پر عرفات پر باہم ملاقات کرتے ہین اور رمضان مین
بیت المقدس پر افطار کرتے ہین اسکے نیک لوگون مین سے ایک گروہ اونکو دیکھتا ہی وَتَرَكْنَا اور چھوڑ دیا ہمنے عَلَيْهِ الیاس پر
فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلون مین بہت درود اور ثنا یا یہ بات چھوڑی کہ لوگ کہین سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ سلام اوس

اور بعضون نے کہا ہے کہ الیاسین بھی اونکا نام ہے جیسے میکال و میکائیل و سینا و سینین إِنَّا كَذَٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ ۝ جزا دیتے ہین نیک کام کرنے والون کو إِنَّهُ یقینی الیاس مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہمارے ایمان والے
بندون مین سے ہے ایمان ایک اسم ہے جامع سب کمالات ظاہری اور باطنی کو اور بندگی ایک بزرگی خاص ہے اہل اختصاص کے واسطے نظم
اگر بندہ خویش خوانی مرا ٭ بہ از مملکت جاودانی مرا ٭ شہانے کہ با تخت فرخندہ اند ٭ ہمہ بندگان ترا بندہ اند ٭ وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ
الْمُرْسَلِينَ ۝ اور یقینی لوط البتہ رسولون مین سے ہے إِذْ نَجَّيْنَاهُ یاد کر جب نجات دی ہمنے اوسے وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝
اور اوسکے اہل بیت کو سب کو إِلَّا عَجُوزًا مگر بڑھیا کو جو اونکی جورو تھی اسواسطے کہ وہ ٹھہری فِي الْغَابِرِينَ ۝ پیچھے رہنے والون مین
جو مبتلا ہے عذاب ہوے اسواسطے کہ وہ کافرہ تھی اور اوسنے حضرت لوط کا ساتھ نہ دیا ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۝ پھر ہلاک کیا ہمنے
اوروں کو اونکی قوم مین سے اور اونکے مکانات ہمنے اولٹ پلٹ کر دیے وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ اور بیشک تم اے گروہ قریش البتہ گذرتے ہو
عَلَيْهِمْ اونکے مکانون پر سبب تجارت کے واسطے ملک شام مین جاتے ہو مُصْبِحِينَ ۝ اوس حال مین کہ صبح کرنیوالے ہوتے ہو وَبِاللَّيْلِ
اور رات کو یعنی اونکے منازل اور مکانات پر دن رات تمہارا گذر ہوتا ہے أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کیا پس تم نہین سمجھتے اور نہین خیال کرتے ہو کہ گناہ
کرنے والون کا انجام ہلاکت ہی ہے وَإِنَّ يُونُسَ اور تحقیق کہ یونس بن متی لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ البتہ رسولون مین سے ہے حق تعالے نے
انکو نینوا کے لوگون کی طرف بھیجا جو موصل کے شہرون مین سے ہے جیسا کہ سورہ یونس مین گذرا قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی اور حضرت
یونس نے عذاب مانگا اور قوم کے لوگون مین سے نکل گئے جب عذاب کا اثر ظاہر ہو چکا تو حضرت یونس کی قوم کے لوگ ایمان لائے اور عذاب اونپر سے دفع کیا حضرت
یونس نے یہ خبر پائی اور وہ قوم سے عذاب کا وعدہ کر چکے تھے کہ تمپر عذاب نازل ہوگا تو اس اندیشہ سے کہ قوم کے لوگ اونہین جھوٹا کہینگے دریا کی طرف چلے إِذْ
أَبَقَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھاگ گئے یونس اپنی قوم سے إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ اوس کشتی کی طرف جو بھری ہوئی تھی لوگون اور
مال و متاع سے لکھا ہے کہ جب یونس علیہ السلام دریا کے کنارے پہونچے تو تاجرون کے ایک گروہ نے کشتی پانی مین ڈالی تھی اور اوسپر سوار ہونیکا قصد کیا جب
یونس علیہ السلام اونکے ساتھ کشتی پر چڑھے اور کشتی وہان سے بیچ مین پہونچی تو ٹھہر گئی ملاح بولے کہ کوئی بھاگا ہوا غلام اس کشتی پر ہے کہ کشتی نہین چلتی ہے یونس
علیہ السلام بولے کہ وہ بھاگا ہوا غلام مین ہون اہل کشتی بولے حاشا کہ آپ غلام ہونگے آپکے چہرہ مبارک سے یہ بات ظاہر ہے کہ آپ جوانمرد آزاد ہین یونس
علیہ السلام نے مبالغہ اور اصرار کیا کہ بھاگا ہوا مین ہی ہون اور اوس قوم کا دستور تھا کہ بھاگے ہوے غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے تو کشتی روان ہو جاتی تھی
جب یونس علیہ السلام نے اس باب مین بہت گفتگو کی اور وہ لوگ آپکی بات نہ سنتے تھے تو فرمایا کہ ہم قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ تو اہل کشتی نے باہم قرعہ ڈالا پس یہ
فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ تو ہوے یونس علیہ السلام مدحضین مین سے یعنی تینون مرتبہ قرعہ اونہین کے نام نکلا پس اہل کشتی نے اونہین
اوٹھا کر قصد کیا کہ دریا مین ڈالدین یکایک بحکم خدا ایک مچھلی دریا کی تہ مین سے کشتی کے پاس آئی اور حضرت یونس کی طرف منہ کھولا انہون نے یہ حال
دیکھ کر چاہا کہ حضرت یونس کو اور طرف دریا مین ڈالدین غرضکہ جدھر جدھر ملاح حضرت یونس کو لیجاتے تھے اودھر اودھر مچھلی ظاہر ہوتی تھی آخر حضرت
یونس نے اپنا سر کملی مین چھپا کر اپنے تئین آپ دریا مین ڈالدیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ تو نگل گئی اونہین مچھلی نگل گیا وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ اور وہ
کرتا تھا ملامت اپنے نفس کو کہ قوم سے تو کیون بھاگا پس مچھلی کو حکم پہونچا کہ یونس تیرے لیے کھانا نہین کیا ہے بلکہ تیرے پیٹ کو اوسکا

ع ۴۵

قید خانہ بنایا پہرہ دار اوسکے اعضا کی نگہبانی میں ویسے پیٹ میں مچھلی اوسکی نگہبانی میں ایسی رعایت کرنے لگی جیسے ماں اپنے فرزند کی حفاظت میں
کرتی ہے اور سر پانی سے باہر نکالکر تیرتی تھی اور حضرت یونس اوسکے پیٹ میں سانس لیتے تھے تین دن یا سات دن اوسکے پیٹ میں رہے اور بہت مشہور
بات ہے کہ چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے تھا اور مچھلی سات دریاؤں میں پھری اور حق تعالی نے اوسکا گوشت اور پوست ایسا باریک اور صاف کر دیا تھا
جیسے شیشہ کہ یونس علیہ السلام نے دریا کے عجائب و غرائب مشاہدہ کیا اور یاد خدا کی یاد میں مشغول ہے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ تو اگر یہ نہ ہوتا کہ یونس
علیہ السلام كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ تھے تسبیح کرنے والوں میں مچھلی کے پیٹ میں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
کہتے تھے یا اگرچہ یہ کہ مچھلی کے پیٹ میں جانے کے پہلے ذکر کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں میں سے ہوتے لَلَبِثَ تو البتہ ٹھہرتے
فِيْ بَطْنِهٖٓ مچھلی کے پیٹ میں اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اوس دن تک کہ اوٹھائے جاوینگے لوگ قبروں میں سے مگر خدا کے ذکر کی برکت نے
اونھیں بہت جلد رہائی دی فَنَبَذْنٰهُ پھر ڈالدیا ہمنے اوسے یعنی مچھلی کو ہمنے حکم دیا تو اوسنے یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ سے
نکالکر ڈالدیا بِالْعَرَآءِ زمین ہامون پر یعنی ایسے میدان میں جہاں درخت گھاس پتی پہاڑ کچھ نہ تھا ایسی جگہ اونھیں ڈالدیا وَهُوَ
سَقِيْمٌ ۝ حال آنکہ وہ بیمار تھے یعنی کمزور اور دبلے جیسے لڑکا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ
اور اوگایا ہمنے یونس کے سر پر شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ ایک درخت کدو کا کہ اوسنے اپنے پتوں سے اوپر سایہ کر لیا
زاد المسیر میں ہے کہ کدو کے پتے کی خاصیت یہ ہے کہ اوسکے گرد مکھی نہیں آتی جب حق تعالی نے اونھیں درخت کدو میں چھپا دیا
تو مکھیوں کی تکلیف اور آفتاب کی گرمی سے وہ بیخوف ہو گئے اور پہاڑی بکری کو حکم دیا کہ وہ آتی اور حضرت یونس کو دودھ پلاتی
یہانتک کہ اونکی کھال مضبوط ہوئی اور اونکا گوشت بھر آیا تو پھر وہ اپنی حالت اصلی پر آگئے وَاَرْسَلْنٰهُ اور بھیجا ہمنے اوسے
دوبارہ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ طرف سو ہزار یعنی لاکھ آدمیوں کے اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ یا زیادہ بیس ہزار یا ستر ہزار کی جانب
یعنی ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ ستر ہزار آدمیوں پر ہمنے یونس کو رسول کیا جب نینوا کے لوگوں کو حضرت یونس کے آپہونچنے کی
خبر پہونچی تو بادشاہ تمام قوم سمیت اونکے استقبال کو نکلا فَاٰمَنُوْا پھر ایمان لائے یونس علیہ السلام کا یعنی اونکے ہاتھ پر تجدید ایمان کی
فَمَتَّعْنٰهُمْ پھر فائدہ دیا ہمنے اونکو اِلٰى حِيْنٍ ۝ اوس وقت تک جبکہ اونکی اجل پہونچی اور جب مقتضی اجل آپہونچتا ہے کہ وہ بعث روح
پھیر دو تو کسی طرح نہیں ٹلتا نہ لڑنے جھگڑنے سے نہ مال خرچ کرنے سے نظم روزیکہ اجل دست کشاید بستیز * ور بہر ہلاک بر کشد خنجر تیز * نہ وقت
جدل ہو و نہ ہنگام جدل * نہ روے مقاومت نہ یارائے گریز فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنو خزاعہ اور بنو ملیح
جہینہ سے کہ وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں یعنی تقسیم کی وجہ پوچھو کہ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ کیا تیرے رب کے واسطے بیٹیاں ہیں وَلَهُمُ
الْبَنُوْنَ ۝ اور اونکے واسطے بیٹے اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا کیا پیدا کیا ہمنے فرشتوں کو عورتیں وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝
اور وہ حاضر تھے جب فرشتے پیدا کیے دیکھتے اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو اور یہ بات جان لے کہ وہ لوگ مِّنْ اِفْكِهِمْ اپنے جھوٹ اور افترا سے لَيَقُوْلُوْنَ ۝ البتہ
وَلَدَ اللّٰهُ البتہ کہتے ہیں کہ اولاد والا ہوا اللہ یعنی اوسکے فرزند ہیں وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور بیشک وہ جھوٹے ہیں اس بات میں کہ خدا کی
باپ ہونے کو منسوب کرتے ہیں کہ خدا والد ہے اور اوسکی اولاد ہے اَصْطَفَى الْبَنَاتِ کیا برگزیدہ کر لیں خدا نے لڑکیاں جو تمکو بری معلوم ہوتی ہیں

نصف

عَلَى الْبَنِيْنَ ؕ بیٹوں پر جو کہ تمہارے واسطے افتخار اور قوت اور مدد حاصل کرنے کا مادہ اور سبب ہین مَا لَكُمْ ۟ کیا ہی تمکو اس بات مین
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ کیا حکم کرتے ہو اور خدا کی طرف وہ چیز منسوب کرتے ہو جو اپنے واسطے نہین پسند کرتے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
کیا تم خیال نہین کرتے کہ حق تعالی پاک ہی بی بی اور اولاد سے اس واسطے کہ باپ بیٹے کو ایک ہی جنس سے ہونا چاہیے اور دونون کا مثل ہونا ضرور ہی
اور حضرت رب العزت مثل اور شبہ سے پاک ہی اَمْ لَكُمْ کیا تمہارے واسطے اس بات مین کہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہو سُلْطٰنٌ
مُّبِيْنٌ ۝ دلیل کھلی ہوئی یا کوئی کتاب آسمان سے اتری ہی کہ جس سے یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ تو لاؤ وہ
آسمانی کتاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو سچے اپنے دعوے مین کہا ہی کہ بنی خزاعہ مین سے بعضے لوگون نے کہا کہ حق تعالی نے
جنون کے خاندان مین ایسی سسرال کی اور بعض جنات کے ساتھ ملنے سے فرشتے پیدا ہوے یا معاذ اللہ وہ لوگ کہتے تھے کہ خدا اور شیطان
بھائی ہین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ اور مقرر کیا ان کافرون نے خدا کے درمیان وَبَيْنَ الْجِنَّةِ اور جنون مین کہ
شیطان اونھی سے ہی نَسَبًا قرابت اور نسبت مقرر کرلی وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اور یقینی جانتے ہین جن اور شیطان کہ قیامت کے
دن اِنَّهُمْ بیشک وہ یعنی یہ بات کہنے والے یا وہ سب لَمُحْضَرُوْنَ ۝ ضرور حاضر کیے جاینگے عذاب کے واسطے یا ایک گروہ
اس بات پر ہی کہ جن سے فرشتے مراد ہین اس واسطے کہ جو مخلوق آنکھ سے پوشیدہ ہو سب کو جن کہتے ہین اور کافرون نے حق تعالی اور فرشتون مین
نسبت ٹھہرا دی اور بعض نے کہا ہی کہ فرشتے اوسکی بیٹیان ہین اور فرشتے جانتے ہین کہ وہ سوال کے واسطے حاضر کیے جاینگے اور کافرون کی
پرستش کے سبب سے اونسے جواب طلب ہوگا اور وہ جواب باصواب دینگے کہ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ جیسا کہ سورہ سبا مین گذرا سُبْحٰنَ
اللّٰهِ پاک ہی اللہ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو صفت کرتے ہین کافر یعنی اوسکی طرف قرابت اور ولادت کو جو منسوب کرتے ہین
اور وہ کافرون کی بات سے بیزار ہی اور وہ سب خدا کو ایسا ہی کہتے ہین اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ مگر بندے اللہ کے پاک
کیے گئے شبہون کے نسبتون سے کہ وہ اوسکی شان کے لائق اوسکی حمد کرتے ہین فَاِنَّكُمْ تو بیشک تم اے کافرو وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝
اور جو کچھ پوجتے ہو تم بت مَاۤ اَنْتُمْ نہین ہو تم عَلَيْهِ اوس چیز پر کہ پوجتے ہو بِفٰتِنِيْنَ ۝ گمراہ کرنے والے اور تباہ کر دینے والے
اِلَّا مَنْ هُوَ مگر اوسے کہ وہ ہو صَالِ الْجَحِيْمِ ۝ داخل ہونے والا ہی دوزخ مین یعنی علم ازلی مین جو یقینی دوزخی ٹھہر چکا ہی اور جو لوگ
فرشتون کو پوجتے تھے اونکا قول رد کرنے کو حق تعالی نے فرشتون کا اقرار بیان کر دیا کہ وہ بندے ہونے کے مقر ہین اور کہتے ہین کہ وَمَا مِنَّاۤ اور
نہین ہی ہم مین سے کوئی اِلَّا لَهٗ مگر اوسکے واسطے مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ ایک مقام ہی خدمت اور عبادت مین معین اور مقرر کیا ہوا
کہ اوس سے ہم تجاوز نہین کر سکتے شیخ ابو بکر وراق قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ پاک اور عالی مقام مراد ہی جیسے خوف رجا اور محبت و غنا کہ ہر ایک
مقربان حظائر ملکوت اور مقدسات جوامع جبروت مین سے ایک مقام پر ہی جسمین مقیم اور متمکن ہی وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ اور بیشک ہم
صف باندھے ہوئے ہین ادائے طاعت اور موقف ملازمت مین وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور یقینی ہم تسبیح کرنے والے ہین
اوسے طاعت مین خدا کے واسطے اور جو چیز اوسکی ذات مقدس کے لائق نہ ہو ہم اوس سے اوسکی پاکی بیان کرنے والے ہین کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم اور مومنون کا کلام ہی کہ کہتے ہین فرشتے قیامت کو ہم ہر ایک مقام معلوم رکھتے ہین شفاعت مین اور آج ہم صف باندھے ہوئے ہین نماز مین اور ہم

پاکی کے ساتھ یاد کرنے والے ہیں خدا کو اور ان دونوں جملوں کی تاکید اِنّ اور لام کے سبب سے کرنا اور ان پہ دونوں حرف درمیانی اور جدائی کے لانا دلیل ہے ہمیشہ طاعت اور ذکر کرنے پر بے شبہہ قصور اور شائبہ فتور کے خواہ یہ کلام منسوب ہو ملائکہ کرام کی طرف خواہ حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اہل ایمان یعنی اصحاب عظام علیہم الرضوان کی جانب وَاِنْ كَانُوْا اور بیشک تھے کفار قریش کہ رسول مقبول کے مبعوث ہونے سے قبل لَيَقُوْلُوْنَ ۝ البتہ کہتے تھے کہ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا اگر ہوتا ہمارے پاس ذِكْرًا کوئی ذکر یعنی کوئی کتاب کہ ہمارے پند اور نصیحت کا سبب ہوتی مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اگلوں کی کتابوں سے یعنی اگر ہمارے واسطے بھی کوئی کتاب ہوتی اور ہم بھی حکم نازل ہوتا لَكُنَّا تو ضرور ہوتے ہم عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ بندے اللہ کے پاک کیے ہوئے شرک اور کفر کے لوث سے اور جب اونکے پاس کتاب آئی جو سب آسمانی کتابوں میں اشرف اور بزرگ ہے یعنی قرآن فَكَفَرُوْا بِهٖ تو کافر ہوئے اوسکے ساتھ یعنی اوسپر ایمان نلائے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو قریب ہے کہ جانیں اپنے کفر کا انجام کہ عذاب اور مغلوبیت ہے وَلَقَدْ سَبَقَتْ اور بے شک و شبہہ سبقت لیگئی ہے كَلِمَتُنَا ہماری بات پیغمبروں کے واسطے اور اس وعدہ کا حکم لوح محفوظ میں ثبت کیا گیا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ یعنی ہمنے وعدہ نصرت کا جو کیا ہے وہ لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ہمارے بندوں کے واسطے ہے جو رسول ہیں اِنَّهُمْ بیشک وہ رسول لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ البتہ وہ ہیں مدد کیے ہوئے وَاِنَّ جُنْدَنَا اور تحقیق ہمارا لشکر یعنی انبیا علیہم السلام کے تابع لوگ لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ البتہ غلبہ کرنے والے ہیں دلیل یا نصرت کے سبب سے اکثر اوقات اور اونپر کافروں کا غلبہ نادر شاذ اور قلت کے ساتھ ہے فَتَوَلَّ عَنْهُمْ تو منہ پھیر لو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اوس وقت تک جب تک قتال کا حکم یا وعدۂ نصرت کے زمانہ تک کہ جنگ بدر یا فتح مکہ کا دن ہے وَّاَبْصِرْهُمْ اور دیکھنا اونکا حال اوسدن فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ پھر قریب ہے کہ دنیا میں تمہاری نصرت اور آخرت میں تمہارا مرتبہ دیکھینگے لکھا ہے کہ جب کافروں نے فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ کی وعید سنی تو بولے کہ یہ کب ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا کیا پھر وہ ہمارے عذاب کی يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ جلدی کرتے ہیں اور عذاب نازل ہونے کا وقت پوچھتے ہیں فَاِذَا نَزَلَ پھر جب اوتریگا عذاب بِسَاحَتِهِمْ اونکے مکانوں کے صحنوں میں فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ تو بری ہوگی صبح ڈرائے ہوؤں کی لکھا ہے کہ عرب کے قبیلوں میں لوٹ مار بہت تھی اور جو لشکر کسی قبیلہ کا قصد کرتا تمام رات راہ چلکر صبح کو کہ نیند غالب ہونے کا وقت ہے اونکو گھیر لیتے اور اونکے لوٹنے مارنے قید کر لینے پر ہاتھ بڑھاتے اور قوم کی بیخ کنی کرتے اور چونکہ اکثر صبح کے وقت غارت ہوا کرتی تھی تو غارت کا نام صبح رکھدیا تھا اور اگرچہ اور وقت بھی غارت ہوتی مگر اوس وقت کو صبح ہی کہتے اس آیت میں عذاب کو تشبیہ دی اوس لشکر کے ساتھ جو ناگاہ اونپر ہجوم کریگا اور اونپر غارت واقع ہوگی کہ وہ بیخ کنی کا عذاب ہے روایت ہے کہ جس صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین خیبر پہونچے اور اونکے قلعے وغیرہ دیکھے تو فرمایا کہ اللہ اکبر خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ پھر حق تعالیٰ دوبارہ تاکید کے واسطے فرماتا ہے کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ اور منہ پھیر او نسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتّٰى حِيْنٍ ۝ تا وقتیکہ آیت سیف نازل ہو وَّاَبْصِرْ اور دیکھ کہ اونپر عذاب نازل ہوتا ہے فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ تو قریب ہے کہ دیکھینگے انواع عذاب دنیا اور عقبیٰ میں سُبْحٰنَ رَبِّكَ پاک ہے تیرا رب رَبِّ الْعِزَّةِ خداوند عزت اور قوت اور غلبہ کا عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے

کرو صفت کرتے ہیں مشرک وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور سلام رسولوں پر وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سب تعریف اللہ کے واسطے ہی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جو رب ہی سب اہل عالم کا اس آیت میں حق تعالی بندوں کو تسبیح کرنا سلام بھیجنا حمد کرنا تعلیم فرماتا ہی امام محی السنہ معالم التنزیل میں اپنی اسناد کے ساتھ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہو کہ اوسکا ثواب وافر پورے پیمانے سے پایا میں یعنی بکثرت عطا کریں او سے چاہیے کہ اپنی مجلس میں ختم کلام اس آیت پر کرے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تک تاکہ ثواب پاوے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ثَمَانٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً
سورۂ ص مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اٹھاسی آیتیں ہیں

صٓ ابوبکر وراق اور قطرب رحمہما اللہ تعالی اس بات پر ہیں کہ حروف مقطعہ کافروں کے ٹھہرنے کے واسطے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز وغیرہ میں پکار کر قرآن پڑھتے تو وہ لوگ دشمنی کی وجہ سے سیٹی اور تالی بجاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلطی ہو تو حق تعالی نے یہ حروف بھیجے کہ وہ انھیں سنکر فکر اور تامل کرکے غلطی کرانے سے باز رہتے اور اس حرف میں خاصکر کہا ہی کہ نام خدا کا ہی یا قرآن کا یا سورت کا یا اسم صمد اور صانع اور صادق الوعد کی کنجی ہی یا صدق اللہ یا صدق محمد صلوات اللہ علیہ وسلامہ اجمعین کی طرف اشارہ ہی اور حقائق میں ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آسمان میں ایک دریا ہی اوسکا نام ہی صاحب لباب نے فرمایا کہ وہ ایک دریا ہی کہ خدا کا عرش وسپر ہی یا ایک دریا ہی کہ حق تعالی اوسکے سبب مردوں کو زندہ کرتا ہی امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ حق تعالی دوستوں کی صفائے محبت کی قسم کھاتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قسم ہی صفائے دل عارفان کی تاویلات میں ہی کہ قسم ہی صورت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بحر الحقائق میں ہی کہ قسم ہی اوسکی صمدیت کے صادکی ازل میں اور صوریت کے صادکی ابد میں اور صانعیت کے صادکی دونوں کے درمیان میں وَالْقُرْاٰنِ اور قسم قرآن ذِى الذِّكْرِ ۝ عظمت اور شرف اور شہرت والے کی یا ایسے قرآن کی قسم جسمیں کہ حاجت کی چیزوں کا ذکر ہی قسم کا جواب یہ ہی کہ وہ بات نہیں جو کافر سمجھتے ہیں بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے یعنی سردار قریش ہیں سے فِيْ عِزَّةٍ حق بات قبول کرنے سے سرکشی میں ہیں وَّشِقَاقٍ ۝ اور خدا کی مخالفت اور رسول کی عداوت میں كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کردیے ہمنے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ زمانہ والے یعنی اگلی امتیں اپنے تکبر اور عداوت کرنے کی وجہ سے فَنَادَوْا پھر ندا کی اونھوں نے اور چیخے کہ کوئی اونکی فریاد کو پہونچے وَّلَاتَ اور نہیں ہی وہ وقت حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ وقت پھرنے کا بھاگ نکلنے کی جگہ پر معالم التنزیل میں فرمایا ہی کہ کفار مکہ کی عادت یہ تھی کہ جب لڑائی بڑھتی اور کڑی پڑتی تو مناص مناص پکارتے یعنی بھاگو بھاگو تو حق تعالی خبر دیتا ہی کہ عذاب آنے کے وقت دربدر مناص مناص پکارینگے اور کہیں بھاگنے کی جگہ نہ پاوینگے وَعَجِبُوْا اور تعجب کرتے ہیں کافر اَنْ جَآءَهُمْ کہ آیا اونکے پاس مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ پیغمبر ڈرانے والا اونھی میں سے یعنی بشر اونکی صورت کا یا اونکے قبیلہ کا وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ اور کہا کافروں نے کہ هٰذَا یہ ڈرانے والا سٰحِرٌ جادوگر ہی اون چیزوں میں جو خلاف دکھاتا ہی

كَذَّابٌ ○ جھوٹا ہے دعوی نبوت میں یا خدا کی طرف قرآن کو اسناد کرتے ہیں کیا اندھے ایسے ہیں کہ انوار وحی کو تاریکی سحر سے امتیاز نہیں
کرتا اور کیا بصیرت ہے کہ صدق کی شعاعوں کے آثار کو ظلمات کذب سے شناخت نہیں کرتی نظم گشت عالم آفتاب نہ بیند عالم فروز دیدہ
کم شود از کمالش یک ذرہ ور دمی نور فیض او شعاع روز روشن ہو گئی مستنیر ... ہنوز از دیدہ کور ہے دور یہ منقول ہے کہ حضرت حمزہ اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان لانے کے بعد اشراف قریش مضطرب ہو کر ابوطالب کے پاس گئے اور پوچھنے لگے کہ ای عبد مناف کے بیٹے تم ہمارے
بزرگ اور سردار ہو ہم اسواسطے آئے کہ ہمارا اور اپنے بھتیجے کا فیصلہ کرو کہ ہماری قوم کے بیچ میں ایک ایک کو تمہارا بھتیجا بہکاتا ہے
اور اپنا نکالا ہوا دین اور بنائے ہوئے آئین اونکے سامنے جمع کیا ہے اور ہمارے گروہ میں ہر وقت پھوٹ ڈالتا ہے اور اب وہ زمانہ قریب ہے کہ اس
آگ کے بجھانے کی تدبیر اور تدارک سے ہم عاجز آجائیں ابوطالب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور یہ بات کہی کہ ای محمد تمہاری
قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہیں اور تم سے اونکا مدعا یہ ہے کہ یکبارگی انحراف کا طریق نہ اختیار کرو اور اونکی جو کہنا ہے اوسمیں ذرا غور و تامل کرو
حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش مجھسے تم کیا بات چاہتے ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا دین توڑنے سے تم دست بردار ہو جاؤ اور ہمارے
خداؤں کو برا کہنا چھوڑ دو کہ ہم بھی نہ تم سے متعرض ہوں نہ تمہارے تابعوں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی تم سے ایک بات
چاہتا ہوں کہ ایک کلمہ میں میرے ساتھ متفق ہو جاؤ تاکہ تمام عرب تمہارے مسخر ہو جائیں اور عجم کے بڑے آدمی تمہاری فرمانبرداری کریں
اونھوں نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ اس وقت اشراف قریش حضرت کی طرف سے منہ پھیر کر یہ کہنے لگے
أَجَعَلَ الْآلِهَةَ کیا کر دیا محمد نے ہمارے خداؤں کو إِلَٰهًا وَاحِدًا خدا ایک إِنَّ هَٰذَا تحقیق یہ خدا کا ایک ہونا لَشَيْءٌ
عُجَابٌ ○ چیز ہے بہت عجیب اسواسطے کہ ہمارے تین سو ساٹھ بت ایک شہر مکہ کا کام نہیں کر سکتے محمد جو ایک خدا کہتے ہیں وہ تمام عالم کا
کام کیونکر بناتا ہے وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ اور چلدی چلے گئے قوم کے بڑے آدمی ابوطالب کے گھر میں سے مِنْهُمْ ایک دوسرے سے کہتے ہوئے أَنِ امْشُوا
یہ کہ چلو وَاصْبِرُوا اور صبر کرو عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ اپنے خداؤں کو پوجنے پر إِنَّ هَٰذَا تحقیق یہ مخالفت محمد کی ہمارے ساتھ
لَشَيْءٌ يُرَادُ ○ ایک چیز ہے ارادہ کی ہوئی ہمارے زمانے کے حوادث میں سے اور اوسکے وقوع سے چارہ نہیں ہے یعنی بڑائی اور برتری جو محمد کا
مدعا ہے یہ ایک چیز ہے کہ اوسکی خواہش کیجاتی ہے یعنی سب لوگ یہی چاہتے ہیں کہ ہم بڑے اور عالی رتبہ ہیں مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا نہیں سنا ہم نے
یہ جو محمد کہتے ہیں خدا کی وحدانیت فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ پچھلی ملت میں جسپر ہم نے اپنے باپوں کو پایا یا حضرت عیسی کی ملت میں کہ سب لوگ
... اسواسطے کہ وہ تین خدا ہونے کے قائل ہیں ایک ہونے کے قائل نہیں ہیں إِنْ هَٰذَا نہیں ہے یہ توحید جو محمد کہتے ہیں إِلَّا
اخْتِلَاقٌ ○ مگر بنا لینا اپنی طرف سے یعنی جھوٹ خود محمد بنا لیتے ہیں أَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ کیا اوتارا گیا ہے اوسپر قرآن مِنْ بَيْنِنَا
ہم میں سے یعنی ہمارے گروہ میں سے محمد وحی کے ساتھ کیوں مخصوص ہوں اور بزرگ کیوں محروم رہیں اوروں کا فرق نہیں یہ بات حسد کی اوسے کہی
سو نہیں کہ اونہیں اس بات کا اعتقاد ہو کہ قرآن شریف وحی الٰہی ہے بَلْ هُمْ بلکہ وہ فِي شَكٍّ شک میں ہیں مِنْ ذِكْرِي میری وحی سے بَل
لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ○ بلکہ نہیں چکھا ہے اونھوں نے عذاب میرا اور جب عذاب کا مزہ چکھینگے تو اونکا شک جاتا رہیگا اور سب جان لینگے
جو کچھ ہمارے رسول نے وحی کے طریق پر ادا کیا سب حق تھا یعنی جب اونپر عذاب نازل ہوگا تب تصدیق کا دم بھرینگے اور اوسوقت تصدیق

فائدہ دینگی اَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہین خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کی رحمت کے ایسا رب الْعَزِيْزِ مغلوب
نہین ہوتا الْوَهَّابِ ○ عطا کرنے والا کہ جو چیز عطا فرماتا ہی اوسکے مستحق ہی کو عطا فرماتا ہی یعنی نبوت کی کنجیان کافرون کے
ہاتھ مین اور اونکے تصرف مین نہین ہین کہ اپنے بعضے سرداران قریش کو نبوت دیوین بلکہ یہ ایک عطیہ ہی حق سبحانہ تعالی کی درگاہ سے
کہ اپنے فضل و کرم سے جسے چاہتا ہی عطا کرتا ہی نظم چون حال مستحقان آگہی ٭ ہرچہ خواہی ہر کرا خواہی دہی ٭ دیگران این تصرف کی رو ست
اختیار این زر فرمانرواست ٭ اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی
وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ اونکے درمیان مین ہی اور اگر وہ اس ملک کے مالک ہین فَلْيَرْتَقُوْا تو چاہیے کہ چڑھ جاوین بیچ
الْاَسْبَابِ ○ سببون مین کہ اونکے باعث سے آسمان پر جاتے ہین اور ابواب ہین یعنی اسباب سے ہین کہ فرشتے آسمان پر اپنے بازوون سے
چڑھتے وقت اوسپر سہارا دیکے اوڑتے ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر کافرون کو ملک مین آسمان کے اختیار اور اقتدار ہی تو چاہیے کہ آسمان پر چڑھین
اور عرش پر بیٹھین اور عالم کے کامون کی تدبیر مین مشغول ہوین اور جسے چاہین وحی بھیجا کرین اور جسے چاہین وحی بھیجین اور یہ بات بڑی ہی
ہنسی کی راہ سے ہی جُنْدٌ مَّا وہ ایک لشکر ہین اور کیا لشکر هُنَالِكَ اوس جگہ یہ اشارہ ہی اونکے لڑائی کی طرف جو بدر مین
یعنی وہان ایک لشکر مَهْزُوْمٌ شکست دیا ہوا ہی مِّنَ الْاَحْزَابِ ○ گروہون مین سے جو لشکر کشی کرکے رسولون کے ساتھ
لڑتے تھے قرآن کے اعجاز کی دلیلون مین سے ایک یہ ہی کہ حق تعالی نے مکہ مین اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ قریش کا لشکر عنقریب قتل کیا جائیگا
اور شکست کھائیگا اور ایسا ہی ہوا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ کے قبل قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کی
وَّعَادٌ اور قوم عاد نے ہود علیہ السلام کی وَّفِرْعَوْنُ اور فرعون نے موسی علیہ السلام کی ایسا فرعون کہ ذُو الْاَوْتَادِ
میخون والا تھا اس سے ملک ثابت اور برقرار مراد ہی خدا نے اوس ملک کو خیمے سے تشبیہ دی کہ خیمہ ستونون اور میخون کے سبب سے مضبوطی
پاتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چار میخ مراد ہین کہ مومنون پر چومیخا کرکے سختی کرتا تھا وَثَمُوْدُ اور تکذیب کی ثمود نے صالح علیہ السلام کی
کہا ہی کہ ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب دوسری بار دعوت اسلام کرنے وقت کی اسواسطے کہ پہلی بار جب صالح علیہ السلام نے دعوت اسلام کی
تو سب ایمان لائے تھے جب وہ چھوٹے اونہون نے وفات فرمائی تو لوگ مرتد ہو گئے حق تعالی نے پھر حضرت صالح کو زندہ کرکے اونپر رسول کیا اس
قوم نے اونکو نہین پہچانا اور معجزہ طلب کیا اور اونٹنی پیدا ہونے کا معجزہ واقع ہوا تو بعضے ایمان لائے اور بعضون نے تکذیب کی اور اونٹنی کی
کوچین کاٹنے کے سبب سے سب ہلاک ہوے وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی تکذیب کی وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ اور
جنگل والون نے شعیب علیہ السلام کی اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ○ وہ لوگ ہین لشکر تکذیب کرنے والون کا اور کفار قریش کا گروہ
شکست کھایا ہوا بھی اونہی مین سے ہوگا اِنْ كُلٌّ نہ تھا کوئی بھی اونمین سے اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ مگر یہ کہ تکذیب کی اوسنے
رسولون کی فَحَقَّ عِقَابِ ○ تو حق ہوا اوپر عقاب میرا اور نازل ہوا اوپر عذاب اونپر وَمَا يَنْظُرُ اور نہین دیکھتے اور انتظار
نہین کھینچتے ہین هٰٓؤُلَآءِ یہ گروہ تمہاری قوم مین سے اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک سخت آواز کی کہ وہ نفخہ اولی ہو اور وہ بھی انتظر
مر جاوینگے مَّا لَهَا نہین ہی اوس آواز سخت کو مِنْ فَوَاقٍ ○ کچھ پھرنا یعنی کوئی اوسکو رد کر سکیگا وَقَالُوْا رَبَّنَا اور کہا اونہون نے

ع ۱۲

قریش نے جیسے نضر بن حارث اور اوسکے مثل اور کافرون نے کہا اے ہمارے رب عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا جلدی دے ہمارا حصہ اوس عذاب مین
جس سے ہمکو محمد ڈھمکاتے ہین یا جلدی دے ہمکو ہمارا نامۂ اعمال کہ اوسمین ہم دیکھین قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ○ قبل روز حساب کے
یہ جلدی تمسخر سے پن کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو رنج ہوتا تھا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اِصْبِرْ
صبر کر عَلٰى مَا يَقُولُونَ اوس بات پر جو وہ کہتے ہین اور یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہی وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ اور یاد کر ہمارے
بندے داؤد ذَا الْأَيْدِ صاحب قوت کو کہ وہ قوت یا لڑائی مین تھی یا ملک داری مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عبادت مین اسواسطے کہ آدھی
رات فقط عبادت مین بسر کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن نہین إِنَّهُ أَوَّابٌ ○ بیشک وہ پھرا ہوا تھا ہماری طرف
إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ یقینی ہمنے مسخر کر دیا پہاڑون کو داؤد کا کہ جہان داؤد علیہ السلام چاہتے پہاڑ وہان چلے جاتے مَعَهُ يُسَبِّحْنَ
اوسکے ساتھ تسبیح کرتے تھے بِالْعَشِيِّ رات کو وَالْإِشْرَاقِ ○ اور آفتاب نکلنے کے وقت صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ
پہاڑون اور پتھرون کی تسبیح اگرچہ عاقلون پر پوشیدہ ہی مگر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہی اور کنکریون کی تسبیح حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین خدا کی قدرت پر ایک گواہ ہی اولیاء اللہ مین سے ایک ولی نے ایک پتھر کو دیکھا کہ مینھ کی بوندون
کی طرح پانی اوسمین سے ٹپکتا ہی ایک ساعت وہان توقف کر کے غور سے اوسکو دیکھا تو پتھر اون ولی سے باتین کرنے لگا کہ ای اللہ کے ولی
کئی برس ہوے کہ اللہ نے مجکو پیدا کیا اور اوسکی سیاست کے خوف سے مین حسرت کے آنسو بہاتا ہون اوس خدا کے ولی نے مناجات کی کہ ای اللہ
اس پتھر کو بیخوف کر دے اونکی دعا قبول ہوئی اور امان کی خوشخبری اوس پتھر کو پہونچی پھر ایک مدت کے بعد وہ ولی اوس مقام پر پہونچے اور پھر
اوس پتھر کو دیکھا کہ پہلی بار سے زیادہ آنسو بہاتا ہی پوچھا کہ ای پتھر جب کہ تو بیخوف ہو چکا تو اب رونا کسواسطے ہی اوسنے جواب دیا کہ پہلے مجھسے
قطرے جو ٹپکتے تھے خوف عذاب کے سبب سے تھے اور اب جو مین روتا ہون تو یہ رونا امن کی خوشی سے ہی یہان اس درگاہ مین رونے کے سوا کچھ
کام نہین ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی بیت سر گریہ داریم دور دور از: ندانم رحمت بود یا ناز: شعر از سنگ گریہ بین بگو
کان تو فہم ست: وز کوہ نالہ واہ چہ پندار کان صدا ست: وَالطَّيْرَ اور مسخر کر دیا ہمنے داؤد کا پرندون کو مَحْشُورَةً جمع
کیے گئے اونکے پاس اور صف باندھے ہوے اونکے سر پر كُلٌّ لَّهُ ہر ایک پہاڑون اور پرندون مین سے داؤد علیہ السلام کے أَوَّابٌ ○
مطیع تھے یا پھیرنے والے اپنی آوازین اونکے ساتھ تسبیح کر کے وَشَدَدْنَا اور مضبوط کر دی ہمنے مُلْكَهُ اوسکی بادشاہی مظلومون کی
دعا کے سبب سے یا نصیحت کرنے والے وزیرون کے باعث سے یا رعیت پر سے ظالمون کے ہاتھ کو کوتاہ کرنے سے یا دشمنون کے دلون مین اونکا رعب ڈالکر
یا زرہ اور لڑائی کے ہتھیار بنانے سے یا لشکر کی کثرت کے باعث یا پاسبانون کی کثرت کے سبب سے اسواسطے کہ ہر شب چھتیس ہزار اونکے گھر کی نگہبانی
رکھتے تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ بادشاہی کا استحکام اس سبب سے تھا کہ حق تعالی نے آسمان سے ایک زنجیر لٹکائی وہ زنجیر حضرت داؤد کے
محکمہ پر ٹھہری متخاصمین مین سے جو کوئی حق پر ہوتا اوسی کا ہاتھ زنجیر تک پہونچتا اور فریق ثانی کا ہاتھ نہ پہونچتا وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ
اور دی ہمنے داؤد کو حکمت یعنی تمام علم اور کمال عمل وَفَصْلَ الْخِطَابِ ○ اور بات پاکیزہ کہ مخاطب اپنا مقصود بے شبہہ سمجھ کر دریافت
کر لیتا یا بات اوسط درجہ کی مطلب کو گھیرے ہوے اور فضول ذرا بھی نہین تقریر نہ بہت دراز نہ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فصل الخطاب کی

تفسیر کی ہے کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر اور حقیقت میں کہتے ہی متخاصم ہوں سب کا کلام اس حکم سے منقطع ہو جاتا ہی جاننا چاہیے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ میں اور اوریا کی عورت کے ساتھ اونکے نکاح کرنے میں بہت اختلاف ہی بعضے مفسرون نے یہ قصہ اس طرح بیان کیا ہی کہ شرع اور عقل اوسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہی جو کچھ صحت کے قریب معلوم ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ اوریا نے ایک عورت کے ساتھ اپنے نکاح کا پیام دیا اور قریب تھا کہ اوسکا نکاح اوس عورت کے ساتھ ہو جائے عورت کے ولیوں کو اوسکے ساتھ کچھ خرخشہ پڑا تھا اونھوں نے اوس عورت کو اوریا کے ساتھ نکاح نہ کرنے دیا اور حضرت داؤد نے اپنے ساتھ نکاح کا پیام دیا اور حضرت داؤد کی ننانوے بیبیاں تھیں آپنے اوسکی بھی خواہش کی زاد المسیر میں ہی کہ عتاب الٰہی حضرت داؤد پر اسوجہ سے ہوا کہ اوریا کے پیام دینے کے بعد حضرت داؤد نے پیام دیا اور قرآن میں اونکا حال اس طرح پر ہی کہ وَهَلْ أَتَاكَ اور کیا آئی تیرے پاس ای ہمارے حبیب نَبَأُ الْخَصْمِ خبر اون دو گروہ کی جنہوں نے جھگڑا کیا اور تبیان میں ہی کہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام دو متخاصمین کی صورت پر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور ہر ایک کے ساتھ فرشتوں کا ایک ایک گروہ تھا اور حضرت داؤد نے دن تقسیم کر دیے تھے ایک دن عبادت کیلئے ایک دن فیصلہ کیلئے ایک دن عورتوں کیلئے ایک دن اپنے خاص کاموں میں مشغول ہوتے تھے عبادت کے دن بالاخانہ پر چلے جاتے اور پاسبان اوسکے گرد اگرد کھڑے ہو کر لوگوں کو اوپر جانے سے منع کرتے اون فرشتے آدمی کی صورت پکڑ کر حضرت داؤد کے گھر میں آئے اور اونکے عبادت خانہ پر چڑھ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ یاد کر جب چڑھ گئے اوسکے بالاخانہ پر إِذْ دَخَلُوا جب اندر گئے عَلَىٰ دَاوُودَ داؤد کے سامنے اور حضرت داؤد نے اونھیں دیکھا فَفَزِعَ تو ڈرے مِنْهُمْ اونسے اسواسطے کہ وہ بے اجازت اوپر چلے گئے تھے قَالُوا لَا تَخَفْ بولے فرشتے کہ نہ ڈرو ای داؤد خَصْمَانِ ہم دو گروہ ہیں جھگڑنے والا ایک دوسرے کے ساتھ بَغَىٰ بَعْضُنَا ظلم کیا بعض نے ہم میں سے عَلَىٰ بَعْضٍ بعض پر فَاحْكُم بَيْنَنَا پس حکم کر درمیان ہمارے بِالْحَقِّ حق حق وَلَا تُشْطِطْ اور ظلم نہ کر اپنے حکم میں وَاهْدِنَا اور ہدایت کر ہمیں إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ میانہ اور سیدھی راہ کی طرف کہ وہ عدل اور راستی ہی داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ جھگڑا بیان کرو ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے حضرت داؤد سے کہا کہ إِنَّ هَٰذَا أَخِي تحقیق یہ میرا بھائی ہی دین اور صحبت کی راہ سے لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً اوسکی ننانوے بھیڑیاں ہیں وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ اور میری ایک ہی بھیڑی ہی فقط فَقَالَ تو اوسنے مجھسے کہا کہ أَكْفِلْنِيهَا اوسے میرا اور ملک کر دے وَعَزَّنِي اور غلبہ کیا اوسنے مجھپر فِي الْخِطَابِ بات کرنے میں اور مجھے اسامر میں عاجز کرنے کی کبھی خواہش ہی قَالَ کہا داؤد علیہ السلام نے کہ اگر یہ کیفیت واقعی ہی تو لَقَدْ ظَلَمَكَ قسم خدا کی البتہ ظلم کیا تجھپر بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ تیری بھیڑی کے مانگنے اور اپنی ملانے کے سبب إِلَىٰ نِعَاجِهِ اپنی بھیڑیوں میں وَإِنَّ كَثِيرًا اور تحقیق کہ بہت سے مِّنَ الْخُلَطَاءِ شریکوں میں سے جو مال آپس میں خلط کرتے ہیں لَيَبْغِي البتہ ظلم کرتے ہیں بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ بعض انکے بعض پر اور اپنے حق سے زیادہ مانگتے ہیں إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھوں نے کام اچھے وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ اور تھوڑے ہیں ایسے لوگ شریکوں میں جب حضرت داؤد نے یہ بات کہی تو وہ دونو کھڑے ہوئے اور نظر سے غائب ہو گئے پس داؤد علیہ السلام سمجھ گئے وَظَنَّ دَاوُودُ اور گمان کیا داؤد نے أَنَّمَا فَتَنَّاهُ یہ کہ ہمنے آزمایا اوسے اس فیصلہ میں تاکہ وہ متنبہ ہو جائے فَاسْتَغْفَرَ پس مغفرت مانگی اوسنے

وقف لا

ربّہ اپنے رب سے وَخَرَّ رَاکِعًا اور منہ کے بل گر پڑا اوس حال مین کہ سجدہ کرنے والا تھا وَاَنَابَ ۩ اور رجوع لایا خدا کی طرف یہ سجدہ
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدہ عزیمت ہے اور وہ کہتے ہین کہ یہ آیت پڑھ کر سجدہ کرنا چاہیے نماز اور غیر نماز مین اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک عزیمتون مین سے نہین ہے اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس سجدہ مین دو روایتین ہین اور امام اعظم کے قول پر یہ دسوان سجدہ ہے
اور فتوحات مکیہ مین اسے سجدہ انابت کہا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ سجدہ شکر کا بھی کہا جاتا ہے اسواسطے کہ داود علیہ السلام نے خدا کی جناب مین
شکر کا سجدہ کیا فَغَفَرْنَا لَہٗ تو بخشدی ہمنے داود علیہ السلام کو ذٰلِکَ وہ چیز جسکی بخشش اونہون نے اوس سے چاہی تھی وَاِنَّ لَہٗ اور بیشک
اوسکے واسطے عِنْدَنَا لَزُلْفٰی ہمارے پاس نزدیکی ہے مغفرت کے بعد وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ اور اچھی بازگشت جنت مین اور کہا
ہمنے اوسکو یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ اے داود بیشک کردیا ہے ہمنے تجکو خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ خلیفہ زمین مین یعنی خلافت کا
رتبہ ہمنے تجکو عطا کیا جو انبیا علیہم السلام تجسے قبل تھے اونکا خلیفہ ہمنے تجھے کیا فَاحْکُمْ پس حکم کر بَیْنَ النَّاسِ لوگون کے درمیان
بِالْحَقِّ سچائی کے ساتھ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی اور پیروی نکر خواہش نفس اور اوسکی آرزوون کی فَیُضِلَّکَ کہ گمراہ کرے خواہش تجکو
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خدا کی راہ سے اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہین عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خدا کی راہ سے یعنی اون دلیلون سے
جو خدا نے ارادہ حق پر نصب کی ہین لَھُمْ اونکے واسطے ہے عَذَابٌ شَدِیْدٌ عذاب سخت بِمَا نَسُوْا بسبب اسکے کہ بھول گئے ہین
یَوْمَ الْحِسَابِ ۝ روز شمار کو اور اوس دن کے واسطے کچھ وقت و نصوح نہین صرف کیا فوائد السلوک مین ہے کہ دیکھ بادشاہی کیا سخت کام ہے اور
شہر یاری کیا بھاری بوجھ ہے کہ حضرت داود علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام باوصف کمال درجہ نبوت اور جلال مرتبہ رسالت کے ایسے حکم سے مامور ہوے اور ایسے
خطاب کے ساتھ مخاطب ہوے کہ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ یعنی لوگون مین حکم کر عدل و انصاف کے ساتھ اور قدم راہ حق پر رکھ طریق باطل پر نہین اور
اپنے نفس کی خواہش کی پیروی اختیار نکر کہ تجھے ہماری مرضیون کی راہ سے گمراہ کردے اور سلسلۃ الذہب مین ہے کہ نظم نص قرآن بشنو کہ حق فرمود
در مقام خطاب با داود ۰ کہ ترا زان خلیفگی دادیم ۰ سوے خلق جہان فرستادیم ۰ تا نہی ملک را ز عدل اساس ۰ حکم رانی بعدل بین الناس ۰ ہر کرا نی
ز عدل استوست ۰ از مقام خلیفگی دورست ۰ انکہ گیرد ستم ز دیو سبق ۰ عقل چون خواندش خلیفہ حق ۰ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین وَمَا بَیْنَھُمَا اور جو کچھ اون دونون کے درمیان ہے اوسے بَاطِلًا پیدا کرنا باطل یعنی ہمنے انکو عبث نہین پیدا
کیا بلکہ اسواسطے کہ اوس سے دلیل پکڑین ہماری قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ پر ذٰلِکَ یہ بات کہ چیزون کا پیدا کرنا بے کسی حکمت کے ہے ظَنُّ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا گمان ہے اون لوگون کا جو کافر ہوے اور خلقت کے بھید کو نہین پہونچے فَوَیْلٌ پس واے لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا اون
لوگون پر جو نہ ایمان لاے اور دین حق نہ قبول کیا اور ایسا گمان کیا اونپر ولسے ہی مِنَ النَّارِ ۝ آتش دوزخ سے لکھا ہے کہ کفار قریش نے
مومنون سے کہا کہ ہمکو آخرت مین تمہارے برابر یا تمسے زیادہ عطیہ دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَمْ ایسا نہین ہے نَجْعَلُ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کیا کرتے ہین ہم اون لوگون کو جو ایمان لاے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے جزا اور عطا مین کَالْمُفْسِدِیْنَ
مانند تباہکارون کے فِی الْاَرْضِ زمین مین یعنی کافرون کے اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کیا کرتے ہین ہم پرہیزگارون کو
کَالْفُجَّارِ ۝ مانند بدکارون اور نابکارون کے یعنی ہم نہین کرتے ہین کِتٰبٌ یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن اَنْزَلْنٰہُ نازل

سجدۃ عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

ع ۱۲

[illegible] اِلَیۡكَ مُبٰرَكٌ تیری طرف برکت دیا ہوا اور بڑی خیر والا لِّیَدَّبَّرُوۡۤا تاکہ سوچ کریں اٰیٰتِهٖ اوسکی آیتوں میں
اور فکر کریں اوسکے معانی اور حقائق میں وَلِیَتَذَكَّرَ اور تاکہ نصیحت پائیں اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝ صاف عقل والے
وَوَهَبۡنَا لِدَاوٗدَ اور عطا کیا ہمنے داؤد کو سُلَیۡمٰنَ ؕ یعنی فرزند کہ وہ سلیمان علیہ السلام ہیں نِعۡمَ الۡعَبۡدُ
اچھا بندہ تھا سلیمان اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝ بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف ہر حال میں لکھا ہے کہ سلیمان
علیہ السلام نے دمشق اور نصیبین کے کافرون سے قتال کیا اور ہزار گھوڑے اونسے لیے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت داؤد
نے عمالقہ سے قتال کیا تھا اور ہزار گھوڑے لیے تھے وہ حضرت سلیمان کو میراث پہونچے معالم میں ہے کہ دریائی گھوڑے تھے اور وہ
پر رکھتے تھے دیو دریا میں سے سلیمان علیہ السلام کے واسطے لائے تھے ہر تقدیر حضرت سلیمان نے چاہا کہ اونکا تماشا دیکھیں تو نماز عصر کے
بعد وہ گھوڑے پیش کیے گئے حضرت سلیمان ؑ جو اونکو دیکھنے میں مشغول ہوئے تو آخر دن ہو گیا ورد وظیفہ مقرر تھا وہ فوت ہو گیا پس آپنے
سب گھوڑے قربانی کر ڈالے جیسا کہ حق تعالے نے فرمایا کہ اِذۡ عُرِضَ عَلَیۡهِ اور یاد کر جب پیش کیے سلیمان پر بِالۡعَشِیِّ
آخر دن میں الصّٰفِنٰتُ گھوڑے کھڑے ہیں پانوں اور چوتھے پاؤں کے سم کے کنارے پر اور اس طرح کھڑا ہونا گھوڑے میں
صفت پسندیدہ ہے الۡجِیَادُ ۝ گھوڑے تیز چلنے والے اور حضرت سلیمان اونکے دیکھنے میں مشغول تھے یہانتک کہ اونکا ورد فوت
ہو گیا فَقَالَ تو کہا سلیمان نے کہ اِنِّیۡۤ اَحۡبَبۡتُ بیشک میں نے اختیار کی حُبَّ الۡخَیۡرِ محبت مال کی یعنی
دریائی گھوڑون کی کہ باز رہا میں عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّیۡ ۚ اپنے رب کی یاد سے یعنی اوس ورد سے جو شام کے قریب میں نے
مقرر کر رکھا تھا حَتّٰی تَوَارَتۡ اوس وقت کہ چھپ گیا آفتاب بِالۡحِجَابِ ۝ پردہ میں رات کے اور بعضون نے
کہا ہے کہ حجاب ایک پہاڑ ہے تمام کرہ زمین کو گھیرے ہوئے رُدُّوۡهَا پھیر دو گھوڑے عَلَیَّ ؕ میری طرف جب لوگون نے
پھیرے فَطَفِقَ تو کھڑے ہوئے سلیمان اور تلوار رگڑتے تھے مَسۡحًۢا رگڑنا بِالسُّوۡقِ ساقون پر گھوڑون کی یعنی
کونچیں کاٹتے تھے وَالۡاَعۡنَاقِ ۝ اور اونکی گردنون پر یعنی گھوڑون کے سر کاٹتے تھے اوس زمانے میں گھوڑے کا گوشت
حلال تھا اور گھوڑے خدا کی راہ میں قربانی کے واسطے ذبح کرتے تھے اور بعضے عالم اس بات پر ہیں کہ ذکر سے عصر کی نماز مراد ہے کہ حضرت سلیمان کی
قضا ہو گئی تھی گھوڑے دیکھنے کے سبب سے اور آفتاب غروب ہو گیا تھا پس حضرت سلیمان نے اذن خدا سے ان فرشتون کو حکم دیا جو آفتاب پر تعین ہیں
رُدُّوۡهَا عَلَیَّ کہ پھیر دو آفتاب کو میرے واسطے حق تعالی نے حکم فرمایا فرشتون نے آفتاب کو پھیر دیا یہانتک کہ آفتاب اوس مقام پر آیا جہاں عصر کی
نماز کا وقت ہوتا ہے اور حضرت سلیمان ؑ نے نماز ادا کر لی اور وہ جو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے ڈوبا ہوا آفتاب پھر اونکا
نکلا اور عصر کی نماز کا وقت جہاں ہوتا ہے اوسی جگہ پر آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ شیاطین اوسکی طرح بہت مطیع اور مسخر رہینگے اس خوف سے جنون نے جمع ہوکر اوس فرزند کو قتل کرنا چاہا حضرت سلیمان نے اوس بچہ کو ابر کے
سپرد کردیا کہ اوسکی رضاعت اور پرورش مین مصروف رہے اور جنون کے شر سے محفوظ رہے قضاء الٰہی سے وہ فرزند مرگیا اور ابر نے اوسکو
ڈالدیا جیسا کہ حق تعالی نے خبر دی وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ اور بیشک ہمنے آزمایا اور امتحان کیا سلیمان کو وَاَلْقَیْنَا اور ڈالا ہمنے عَلٰی كُرْسِیِّهٖ
اوسکے تخت پر اوسکے بیٹے کو جَسَدًا جسد بیروح سلیمان علیہ السلام نے جو دیکھا تھا اوس سے نادم ہوے کہ بیٹے کو ابر کے سپرد کیا اور خدا پر توکل نکیا
اس بات پر پشیمان ہوے ثُمَّ اَنَابَ ○ پھر رجوع ہوے خدا کی طرف اور اونپر ظاہر ہوگیا کہ خدا ہی پر توکل کرنا چاہیے تھا اور بعضے کہتے ہین
کہ حضرت سلیمان بیمار ہوے اسقدر کہ کمال ضعف کی وجہ سے اونکا جسم بے روح معلوم ہوتا تھا اگر اونکو تخت پر بٹھاتے تھے تو گر پڑتے تھے
نقل ہے کہ پھر صحت کی طرف اچھے ہوگئے اور مشہور یہ ہے کہ ترک ادب کی وجہ سے اونکی مملکت کی انگوٹھی صخرہ جنی کے ہاتھ لگ گئی چالیس
دن تخت سلطنت پر بیٹھا پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمان کے ہاتھ آئی اور حضرت سلیمان سلطنت کی طرف پھرے اور دعا مین مشغول ہوے قَالَ
کہا سلیمان نے کہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اے میرے رب بخشدے مجھے اس چیز مین جو مجھسے صادر ہوئی وَهَبْ لِیْ اور عطا کر مجھے
مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ بادشاہی کہ نہ لائق ہو لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ کسیکے واسطے میرے بعد یعنی ایسی بادشاہی میرا ہی معجزہ
ہو کوئی چھین نہ لے سکے جیسے صخرہ جنی نے لے لی تھی بعض مفسرین فرمایا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ کوئی دوسرا
اوسکے طلب کی ہوس کرے اور بلا اور فتنہ مین پڑے اسواسطے کہ بے قوت نبوت اتنی بڑی سلطنت مین فتنہ سے کوئی بے خوف نہین
ہوسکتا اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○ یقینی تو عطا فرمانے والا ہے اور جو کچھ جس کسیکو تو چاہے عطا فرمائے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ
فرمایا کہ حضرت سلیمان نے الہام الٰہی سے یہ بات جان لی تھی کہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلطنت دنیا کی طرف
التفات نہوگا اس جہت سے اس دعا کی جرأت کی کہ اونکی ہمت عالی کے سامنے دنیا و مافیہا پر پشہ کے برابر بھی حقیقت نہین رکھتی بیت
عارفان ہرچہ ثباتے و بقاے نکند ٭ گرہمہ ملک جہان ست بہیچش نخرند ٭ اسی جہت سے صاحب فتوحات قدس سرہ نے لکھا ہے کہ حضرت
سلیمان کا مطلب اور مقصود اس دعا مین یہ تھا کہ یا الٰہی مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ بالفعل اوسکا ظہور کسیکے لائق نہو اسواسطے کہ بالقوہ حضرت
سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو وہ سلطنت حاصل تھی صحیحین مین روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ناگاہ جن مین سے ایک عفریت میرے
پاس آیا تا کہ نماز میری قطع کردے حق تعالی نے مجھے قوت عطا فرمائی اور یہ بات ممکن کردی کہ مین نے اوسکو گرفتار کیا اور چاہا کہ مسجد کے ستونون مین سے
کسی ستون مین اوسے باندھ دون کہ تم اوسے دیکھو پھر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی کہ رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ تو اوسکو مین نے رہا کردیا تو
وہ بے بہرہ اور ناامید پھرا فَسَخَّرْنَا پھر مسخر کردی ہمنے لَهُ الرِّیْحَ سلیمان کے واسطے ہوا کہ اوسکی فرمانبرداری کرے تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ چلے
اوسکے حکم سے رُخَآءً نرم اور اچھی حَیْثُ اَصَابَ ○ جہان کہین قصد کیا ہو وَالشَّیٰطِیْنَ اور مسخر کردیے ہمنے سلیمان کے
واسطے شیطان كُلَّ بَنَّآءٍ ہر ایک بنا کرنے والا خشکی مین تا کہ اوسکے واسطے عمارتین بنائین وَّغَوَّاصٍ ○ اور غوطہ لگانے والا دریا مین تا کہ
اوسکے واسطے جوہر نکالے وَّاٰخَرِیْنَ اور مسخر کردیے ہمنے سلیمان کے واسطے اور جن مُقَرَّنِیْنَ باہم بندھے ہوے فِی الْاَصْفَادِ ○ زنجیرون مین
شیاطین مین سے جو کاریگر تھے وہ حضرت سلیمان کے واسطے کام کرتے اور جو سرکش اور متمرد تھے وہ قید کردیے جاتے تا کہ کسیکو ضرر نہ پہنچائین پھر ہمنے سلیمان سے کہا

یہ هٰذَا ایسی بادشاہی جو ہمنے تجکو دی عَطَآؤُنَا عطا ہماری ہی فَامْنُنْ پس احسان کر جسپر چاہ اور اوسسے اس عطیہ مین تحفظ کر کو
اَوْ اَمْسِکْ یا روک رکھ اپنی عطا جس سے تو چاہے بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ بیحساب احسان کرنا اور روک رکھنا یعنی اس عطا مین
تصرف کرنا تمھارے سپرد ہے اسپر مؤاخذہ نہوگا اور تمکا حساب نہ لیا جائیگا وَاِنَّ لَهٗ اور بیشک سلیمان کے واسطے عِنْدَنَا ہمارے نزدیک
لَزُلْفٰی البتہ قربت ہی اونکی طاعت قبول ہونے کے سبب سے یا آخرت مین حضرت سلیمان درگاہ صمدیت کے مقربون مین سے ہونگے
باوصف اسکے کہ دنیا مین بڑی سلطنت اونھین حاصل تھی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ اور اونکے واسطے ہی خوبی بازگشت کی یعنی
جنت مین وہ جائین اونکے وہان وَاذْکُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کا اِذْ نَادٰی جسوقت پکارا
رَبَّهٗٓ اپنے رب کو اسطرح کہ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ رنج سے کہ ہی مجھے شیطان یعنی شیطان نے پہنچایا ہی
وَّعَذَابٍ ۝ اور دکھ اور وہ اسطرح کہ ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ملامت اور شماتت کی اور کہا کہ ایوب نے
کیا کیا کہ حق تعالی نے اپنی نعمتون کے عوض سے پھر لیے اور دکھ کے شدائد اوسپر مسلط کر دیے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے یارون
کو وسوسہ ڈالا یہانتک کہ انھون نے اونھین اپنے گھرون سے نکالدیا اس ڈر کے مارے کہ اونکی بیماری ہمین ہو جاے اور حضرت
ایوب کی تھوڑی سی حکایت سورۂ انبیا مین مذکور ہو چکی ہی غرضکہ حق تعالی نے حضرت ایوب کی دعا قبول فرمائی اور حضرت جبریل کو اونکے
پاس بھیجا تو حضرت جبریل نے آکر کہا کہ اے ایوب اُرْکُضْ بِرِجْلِكَ مار اپنا پاؤن زمین پر حضرت ایوب نے حضرت جبریل کے کہنے سے اپنا
پاؤن زمین پر مارا اور پانی کے دو چشمے اونکے قدم کے نیچے سے جوش مارنے لگے ایک گرم ایک سرد اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ هٰذَا
مُغْتَسَلٌۢ یہ چشمہ گرم پانی کا غسل کرنے کی جگہ ہی یا ایسا پانی ہی کہ جس سے غسل کرتے ہین اور یہ دوسرا چشمہ بَارِدٌ ٹھنڈا ہی وَّ
شَرَابٌ ۝ اور پینے کا تو ایوب علیہ السلام نے اوس گرم پانی کے چشمہ مین غسل کیا اور اونکی سب ظاہری بیماریان جاتی رہین پھر ٹھنڈے
چشمہ مین سے پانی پیا امراض باطنی بالکل زائل ہو گئے اور بعضون نے کہا ہی کہ چشمہ ایک ہی تھا پینے کے وقت اوسکا پانی ٹھنڈا ہوا اور غسل کے
وقت گرم وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور عطا کیے ہمنے اوسے اَهْلَهٗ اوسکے لوگ یعنی اوسکے فرزندون کو ہمنے پھر زندہ کر دیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
اور مثل اونکے اونکے ساتھ یعنی پہلی اولاد کی تعداد کے دونا ہو گئی رَحْمَةً مِّنَّا رحمت کے واسطے کہ ہماری طرف سے پہونچی وَذِکْرٰی
اور نصیحت پکڑنے کو لِاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ عقلمندون کے واسطے تاکہ بلاؤن مین صبر کرین اور رحمت کا انتظار کھینچین اور خدا سے پناہ مانگین اسواسطے کہ خدا کی
رحمت نے کشایش کو صبر کے ساتھ باندھ دیا ہی فَاِنَّ الصَّبْرَ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ نظم کلید صبر کسے را کہ باشد اندر دست ۔ ہر آئینہ در گنج مراد بکشاید ۔
بشام تیرہ محنت بساز و صبر نما ۔ کہ دم بدم سحر از پردہ روی بنماید ۔ لکھا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے زمانہ مرض مین اونکی بی بی رحیمہ نام کسی
کام کو گئی تھین وہان اونھین دیر ہو گئی تو حضرت ایوب نے قسم کھائی کہ اونکو سو کوڑے ماریگا جب اونھین صحت ہوئی اور تندرستی اور جوانی کی حالت
پھر آئی تو چاہا کہ اپنی قسم پوری کرین تو حکم پہونچا کہ وَخُذْ بِیَدِكَ اور لے اپنے ہاتھ مین ضِغْثًا
ایک مٹھی تنکون کا مٹھا یا خشک تنکے کہ سو ہون فَاضْرِبْ بِّهٖ پھر مار اپنی بی بی کو اوس مٹھے سے وَلَا تَحْنَثْ
اور اپنی قسم مین حانث نہو یعنی قسم نہ توڑ اور جھوٹے نہو جاؤ اِنَّا وَجَدْنٰهُ بیشک ہمنے پایا ایوب کو صَابِرًا

ع ۱۲ وقف لازم

ثلثة

وعدہ دیے گئے تھے لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ حساب کے دن میں تو جنتی لوگ فرحت اور خوشی میں کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا
بیشک جو کچھ نعمت ہم دیکھ رہے ہیں لَرِزْقُنَا البتہ ہماری روزی ہے کہ حضرت رزاق نے بہشت ہمیں عطا فرمائی مَا لَهٗ
نہیں ہے اس روزی کے واسطے مِنْ نَّفَادٍ ○ کچھ کمی اور نیست ہونا هٰذَا یہ ہے جو کہ جنتیوں کو حاصل ہوگا وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ
اور بیشک نافرمان برداروں یعنی کافروں کے واسطے لَشَرَّ مَاٰبٍ ○ البتہ بری جگہ پھرنے کی ہے کہ وہ جَهَنَّمَ دوزخ
يَصْلَوْنَهَا جاینگے دوزخ میں فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ پس برا بچھونا ہے دوزخ هٰذَا یہ ہے عذاب فَلْيَذُوْقُوْهُ
تو چاہیے کہ چکھیں کافر وہ عذاب حَمِيْمٌ وہ گرم پانی ہے نہایت کھولتا ہوا کہ جب منہ کے پاس جاوے تو اوسے جلا دے اور
پینے کے ساتھ ٹکڑے ہو جاینگے وَّغَسَّاقٌ ○ اور پیپ ہے کہ دوزخیوں کو ٹھنڈک کے مارے اوسی طرح جلائیگا جیسے آگ گرمی کے باعث
جلاتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ غساق ایک گندی چیز کو کہتے ہیں ترک کی زبان میں اور یہاں پیپ ہے کہ دوزخیوں کے گوشت اور پوست
اور زناکاروں کی شرمگاہوں سے بہتا ہوگا اوسے جمع کرکے دوزخیوں کو پلاینگے وَّاٰخَرُ اور دوزخیوں کے واسطے عذاب
اور ہے مِنْ شَكْلِهٖٓ مثل اس عذاب کے جو مذکور ہوا اَزْوَاجٌ ○ انواع و اقسام کا کہ سختی اور رنگ میں ایک دوسرے کے
مشابہ ہے کہا ہے کہ کافروں کے سردار جب دوزخ میں داخل ہونگے اونکے تابعوں کو بھی [illegible] پاس پہنچا دینگے اور فرشتے سرداروں سے کہینگے هٰذَا فَوْجٌ یہ گروہ
مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ داخل ہونے والا دوزخ میں تنگی اور سختی سمیت تمہارے ساتھ تو وہ کہینگے لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ کہ مرحبا
نہو ان کو اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ○ پہنچنے والے ہیں آگ میں اپنے اعمال کی شامت سے جیسے کہ ہم دوزخ میں داخل ہوئے
مرحبا ایک کلمہ ہے کہ مہمان کے اعزاز و اکرام کے واسطے کہتے ہیں تو سردار کافر اپنے تابعوں کو نفرین کرینگے لا مرحبا بہم کہکر اور جب تابع لوگ
سرداروں سے یہ بات سنینگے قَالُوْا کہینگے بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ مرحبا نہو تمہارے واسطے اور اے کافروں کے
سردارو تم اس بدی اور نفرین کے بہت سزاوار ہو اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا تم تو پہلے رکھ چکے ہو ہمارے واسطے عذاب جب کہ [illegible] والی چیز یعنی تمنے
اغوا کیا اور تمہارے ہی گمراہ کرنے کے سبب ہم دوزخ میں آئے فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ تو بری ٹھہرنے کی جگہ ہے دوزخ پھر تابع لوگ دوبارہ قَالُوْا
رَبَّنَا کہینگے کہ اے ہمارے رب مَنْ قَدَّمَ لَنَا جس نے آگے رکھا ہمارے واسطے هٰذَا اس کفر اور گمراہی کو اور ہمارا قدم راہ حق سے ہٹا دیا ہے
فَزِدْهُ تو زیادہ کر اوسپر عَذَابًا ضِعْفًا عذاب دونا فِي النَّارِ ○ آتش دوزخ میں یعنی جتنا عذاب اوسپر ہو اوتنا ہی اور بڑھا دے اور بعضے کہتے ہیں
کہ دوزخ کے سانپ اور بچھو اوسپر مسلط ہو جاینگے وَقَالُوْا اور کہینگے سرداران قریش جو کافر تھے دوزخ میں مَا لَنَا کیا ہے ہمکو کہ آج لَا نَرٰى نہیں
دیکھتے ہیں ہم رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ اون مردوں کو کہ تھے ہم گنتے اونکو دنیا میں مِّنَ الْاَشْرَارِ ○ بدوں اور مردودوں میں سے
مراد یہ ہے کہ کفار قریش جب دوزخ میں پہنچینگے اور فقیر مسلمانوں کو وہاں نہ پاینگے جیسے حضرت عمار یاسر اور صہیب و خباب اور بلال رضی اللہ عنہم کو تو
کہینگے کہ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا کیا ہم نے پکڑا تھا اونکو ٹھٹھا یعنی ٹھٹھا اور ہنسنا ہوا اور جیسے ساتھ ہم اونکے ہنسی کیا کرتے تھے کیا اونکو
دوزخ میں نہیں لائے اَمْ زَاغَتْ یا الٹ گئیں اور [illegible] عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ○ اونسے ہماری آنکھیں یعنی
ہم اونکو دوزخ میں نہیں دیکھتے آنکھیں [illegible] ولد ہے کہ حق تعالی مسلمانوں فقیروں کو بہشت کے محلوں میں جلوہ دیگا تاکہ کافر دیکھیں اور اونکی

حسرت زیادہ ہو **اِنَّ ذٰلِكَ** بیشک یہ جو ہمنے حکایت بیان کی ہے دوزخیون کی **لَحَقٌّ** البتہ سچ اور درست ہے اور وہ **تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ** جھگڑا اور لڑائی ہے دوزخیون کی اور باہم ایکدوسری **قُلْ** کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مشرکون سے کہ **اِنَّمَا اَنَا** نہین ہون مین مگر **مُنْذِرٌ** ڈرانے والا عذاب الٰہی سے **وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ** اور نہین کوئی معبود عبادت کے قابل **اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ** مگر خدا ایک کہ اوسکی ذات شرکت قبول ہی نہین کرتی اور کثرت اوسکی وحدت مین راہ نہین پاتی **الْقَهَّارُ** قہر کرنے والا کہ بیدون کی بناؤ اجاڑون کی آندھیون سے توڑ دیتا ہے یا شرکت موہوم اور کثرت بے اعتبار کو کہ نفس الامر مین جو نہین کہتی عارفون کی نظرون مین مضمحل اور پراگندہ کر دیتا ہے نظم غیرش غیر در جہان نگذاشت ٭ وصفش رسم این آن برداشت ٭ گرشود جلوۂ جلالت بیدار ٭ نزد الواحد القہار ٭ **رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا **وَمَا بَيْنَهُمَا** اور اون چیزونکا جو درمیان مین ہین اون دونون کے **الْعَزِيْزُ** ایسا خداوند کہ غالب ہے عذاب کرنے مین **الْغَفَّارُ** بخشنے والا کہ بخشنے سے کچھ باک ہی نہین کرتا **قُلْ هُوَ** کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ جو کہا مین نے تمہے اور تمکو روز قیامت کے عذاب سے جو مین نے ڈرایا **نَبَؤٌا عَظِيْمٌ** بڑی خبر ہے **اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ** تم اوس سے منہہ پھیرنے والے ہو بکمال غفلت کی وجہ سے یا میری نبوت کی بڑی شان ہے اور تم اوس سے منکر ہو اور دیکھو تو اگر مین نبی نہوتا اور مجھپر وحی آئی ہوئی تو **مَا كَانَ لِيَ** نہوتا مجھے **مِنْ عِلْمٍ** کچھ علم **بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى** گروہ برتر یعنی فرشتون کا **اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ** جب گفتگو کرتے تھے حضرت آدم کی شان مین کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک قال انی اعلم ما لا تعلمون تو میری نبوت پر اس سے زیادہ کھلی ہوئی اور کوئی دلیل نہین ہے کہ حضرت آدم اور فرشتون کا قصہ بیان کرتا ہون اوس تقریر سے جو اگلی کتابون مین کورہے حالانکہ مین نے اون کتابون مین پڑھا نہ کسی اوستاد سے سنا **اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ** نہین وحی بھیجی جاتی میری طرف **اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا** مگر یہ کہ سوا اسکے نہین کہ مین **نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ** ڈرانے والا کھلا ہوا یا ظاہر کرنے والا ہون چیزین عذاب کی موجب ہین **اِذْ قَالَ رَبُّكَ** یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا تمہارے ربنے **لِلْمَلٰٓئِكَةِ** فرشتون سے کہ **اِنِّيْ خَالِقٌ** مین پیدا کرنے والا ہون **بَشَرًا** بشر کو **مِّنْ طِيْنٍ** مٹی سے بشر سے حضرت آدم مراد ہین **فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ** پھر جب پوری کر دون مین اوسکی خلقت اور صورت اور اوسکا قالب بہت خوب شکل مین بنا چکون **وَنَفَخْتُ فِيْهِ** اور پھونکون مین اوسمین **مِنْ رُّوْحِيْ** اپنی روح مین حق تعالیٰ نے روح کو اپنی ذات کی طرف اضافت فرما کر مشرف اور معزز فرمایا اوسکی نفاست اور پاکیزگی کی وجہ سے خلاصہ کلام یہ کہ فرشتون کو حکم ہوا کہ جب مین آدم کے قالب مین روح داخل کرون اور وہ زندہ ہو جائے **فَقَعُوْا لَهٗ** تو منہہ کے بل گر پڑو تم سب اوسکے واسطے **سٰجِدِيْنَ** سجدہ کرنے والے تعظیم کی جہت سے **فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ** تو سجدہ کیا فرشتون نے **كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ** سب کے سب نے آدم کو اونمین روح پھکنے کے بعد **اِلَّآ اِبْلِيْسَ** مگر ابلیس نے سجدہ نہین کیا **اِسْتَكْبَرَ** بڑا رکھا اوسنے اپنے کو اور حکم نہ مانا **وَكَانَ** اور ہو گیا اوس نافرمانی کے سبب سے **مِنَ الْكٰفِرِيْنَ** کافرون مین سے **قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ** فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اے ابلیس **مَا مَنَعَكَ** کس چیز نے باز رکھا تجھے **اَنْ تَسْجُدَ** اس بات سے کہ سجدہ کرے تو **لِمَا خَلَقْتُ** اوسے جسکو پیدا کیا ہمنے **بِيَدَيَّ** اپنے دونون ہاتھون سے ہاتھ کا ذکر اس بات کی تحقیق کو ہے

کہ حضرت آدم کا پیدا کرنا حق تعالیٰ ہی کی طرف منسوب ہے یعنی مین نے اپنی ذات سے آدم کو پیدا کیا بغیر اسکے کہ اوسکے پیدا ہونے مین ماں
باپ یا اور کوئی غیر واسطہ ہوا تو اس مین مذکور ہے کہ بیدی کا ذکر تنبیہ ہے اس بات پر کہ آدم کے پیدا کرنے مین مزید قدرت ہے بعضی تفسیرون مین ہے
کہ دو ہاتھون سے مراد ایک دست قدرت ہے ایک دست نعمت فتوحات مین ہے کہ دست قدرت اور دست نعمت سب موجودات کو شامل ہے
تو اس دلیل پر آدم کے واسطے کچھ بزرگی ثابت نہین ہوتی تو ضرور ہے کہ بیدی کے لفظ مین ایسے معنی ہون جو حضرت آدم کی بزرگی پر دلالت کرین
توجید کا محل دو نسبتون پر مناسب معلوم ہوتا ہے ایک آدم کی تنزیہ دوسری تشبیہ اسواسطے کہ آدم دونون صفتون کو جامع ہے اور بعض اہل تحقیق
مین ہے کہ دو ہاتھون سے دو صفتین مراد ہین ایک لطف دوسری قہر اسواسطے کہ یہ دو صفتین سب صفات الٰہی پر شامل ہین اسواسطے کہ کوئی
صفت نہین جو لطف اور قہر سے خالی ہو بعضی صفتین جلالی ہین اور بعضی جمالی تبارک اسم ربک ذو الجلال والاکرام اور کوئی مخلوق نہین
ان دو صفتون مین سے کسی ایک کا مظہر نہو چنانچہ ملائکہ صفت لطف کے مظہر ہین اور شیطان صفت قہر کا اور آدمی دونون صفتون کی
تجلی کا مظہر ہے اور اسی جامعیت کے سبب سے اوسے مسجود ہونے کے قابل کیا ہے اور اسی مضمون کو کسی نے کہا ہے نظم آدم آئینہ مجموعہ کون کے
ہیچ او آئینہ کرد جلی ٭ گشت آدم جلاے این مرآت ٭ شد عیان ذات با جملہ صفات ٭ مظہر گشت کلی و جامع ٭ ہم ذات و صفات ذو
الامع ٭ غرضکہ حق تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا کہ تو نے اوسکو سجدہ کیون نہ کیا جسے مین نے اپنے دونون ہاتھون سے پیدا کیا اَسْتَكْبَرْتَ
تکبر کیا تو نے بے استحقاق اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ یا ہے تو برترون مین سے جو برتری کا استحقاق رکھتے ہین ابلیس نے دوسری
شق کو اختیار کیا اور جواب مین قَالَ کہا کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ مین بہتر ہون اس مخلوق سے پھر اپنی بہتری بیان کرتا ہے کہ خَلَقْتَنِيْ
مِنْ نَّارٍ پیدا کیا تو نے مجھے آگ سے اور اوسمین لطافت اور نورانیت ہے وَّخَلَقْتَهٗ اور پیدا کیا تو نے اوسے مِنْ طِيْنٍ ۝
مٹی سے کہ اوسمین کثافت اور تاریکی ہے اور ابلیس نے اس قیاس مین خطا کی اور اسکا ایک شمہ سورۂ اعراف مین مذکور ہوا کشف الاسرار مین ہے
کہ آگ فرقت کا سبب ہے اور مٹی وصلت کا سبب آگ سے ٹوٹا ہوا ہے اور خاک سے ملا ہوا آدم خاک سے تھے ملے رہے یہانتک کہ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ کا
خلعت پایا ابلیس آگ سے تھا ٹوٹ گیا یہانتک کہ فاخرج منہا کہکر اسے مردود ہو گیا ایک درویش نے ... حضرت سلطان العارفین نے کہا
کیا ہوتا اگر یہ خاک پاک نہوتی حضرت ابوسعید نے ایک نعرہ مارا کہ اگر یہ خاک نہوتی تو آتش عشق روشن نہوتی اور سینون کا سوز اور
آنکھون کا اشک نہ ظاہر ہوتا اسواسطے کہ اگر یہ خاک نہوتی تو مہر ازل کی بو کون سونگھتا اور قرب لم یزل سے آشنا کون ہوتا نظم ای خاک
چہ خوش طینت قابل داری ٭ گلہاے لطیف ہست کہ در گل داری ٭ در مخزن کنت کنزا ہر گنج کہ بود ٭ تسلیم تو کردند کہ در دل داری ٭
قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے ابلیس سے جب وہ اپنی بہتری کا دعوی کر چکا کہ فَاخْرُجْ مِنْهَا پھر نکل جا تو بہشت سے یا آسمان سے
یا فرشتون کی صورت سے فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ کہ یقینی تو راندا ہوا ہے رحمت سے اور دور ہوا ہے رتبہ کرامت سے وَّاِنَّ عَلَيْكَ
اور بیشک تجھ پر لَعْنَتِيْٓ میری لعنت اور پھٹکار اور میرا غصہ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ روز جزا تک قَالَ رَبِّ
کہا ابلیس نے کہ اے میرے رب فَاَنْظِرْنِيْٓ پھر مجھے مہلت دے جو تو نے مجھے راندا ہے اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝
اوس دن تک کہ قبرون سے اوٹھائے جاوینگے لوگ اور ابلیس کی غرض یہ تھی کہ موت کا مزہ نچکھے قَالَ فَاِنَّكَ

فرمایا حق تعالی نے کہ پس بیشک تو مِنَ الْمُنْظَرِينَ مہلت دیے ہووں میں سے ہے اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ اوس دن تک کہ وقت معلوم ہے یعنی پہلی بار صور پھونکنے تک کہ اوس وقت سب مرجائینگے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ کہا ابلیس نے کہ پس قسم ہے مجھے تیرے غالب اور قاہر ہونے کی کہ تسلط کر سکون لَأُغْوِيَنَّهُمْ ضرور گمراہ کرونگا اولاد آدم کو أَجْمَعِينَ سب کو إِلَّا عِبَادَكَ مگر تیرے اون بندون کو مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ او نمین سے جو پاک کیے گئے ہیں شرک اور عصیان کے لوث سے قَالَ کہا حق تعالی نے کہ فَالْحَقُّ پس حق میں ہی ہے وَالْحَقَّ أَقُولُ اور میں حق ہی کہتا ہون کہ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھر دونگا میں دوزخ کو مِنْكَ تجھ سے وَمِمَّنْ تَبِعَكَ اور اون لوگون سے جو پیروی کرینگے مِنْهُمْ آدمیون اور جنون میں سے أَجْمَعِينَ اون سب سے قُلْ کہہ اے ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مَا أَسْأَلُكُمْ نہیں مانگتا ہون میں تم سے عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ أَجْرٍ کچھ بدلا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ اور نہیں ہون میں تکلف کرنے والون میں سے یعنی اون لوگون میں سے جو اپنی طرف سے بنا کر ایسی بات ظاہر کرتے ہیں جو واقع نہیں ہیں صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ تکلف کرنے والون کی تین علامتیں ہیں ایک یہ کہ اوسکے ساتھ جھگڑتا ہے جو اوس سے برتر ہے دوسری یہ کہ چاہتا ہے کہ جو چیز لینا مقدور سے باہر ہے وہ بھی لیلے تیسری یہ کہ وہ بات کہتا ہے جو اوسے معلوم نہیں إِنْ هُوَ نہیں ہے قرآن إِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت لِلْعَالَمِينَ اہل عالم کے واسطے جن ہون یا انسان وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ اور قریب ہے کہ جانوگے تم قرآن کی خبر یعنی جو کچھ اوس میں ہے وعدہ وعید پاؤگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر اور اونکی بات سچ ہونا تمکو معلوم ہو جائیگا بَعْدَ حِينٍ ایک وقت اور مدت کے بعد کہ وہ موت کی گھڑی ہے یا قیامت کا دن یا اسلام ظاہر ہونے کا وقت

سورۃ الزمر مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس وسبعون آیۃ
سورہ زمر مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور یہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پچھتر آیتیں ہیں

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ اوتارنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے ہے جو الْعَزِيزِ غالب ہے تقدیر میں الْحَكِيمِ دانا ہے تدبیر میں إِنَّا أَنْزَلْنَا تحقیق کہ اوتاری ہم نے إِلَيْكَ الْكِتَابَ تیری طرف اے ہمارے حبیب کتاب کہ وہ قرآن ہے بِالْحَقِّ صحت اور راستی کے ساتھ یا حق ثابت اور بیان کرنے کو فَاعْبُدِ اللّٰهَ پس عبادت کر اللہ کی مُخْلِصًا اوس حال میں کہ پاک کرنے والا ہو لَهُ الدِّينَ اوسکے واسطے اپنی عبادت کو خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہیں کہ اونھیں حکم ہے کہ اپنی عبادت کو شرک اور ریا سے پاک کریں أَلَا لِلّٰهِ آگاہ ہو اور جان لو کہ خدا ہی کے واسطے ہے الدِّينُ الْخَالِصُ عبادت پاک شرک سے یعنی جو شرک اسکے ہمراہ اوسکی عبادت خالص ہے اسلیے کہ صفت الوہیت کے ساتھ وہ منفرد اور یکتا ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا اور جنھوں نے ٹھہرا لیے مِنْ دُونِهِ خدا کے سوا أَوْلِيَاءَ دوست الٰہی بہت سے خدا کے کافروں میں بہت دوست رکھتے ہیں عام اس بات سے کہ وہ فرشتے ہون یا بت وغیرہ اور کافر کہتے ہیں مَا نَعْبُدُهُمْ نہیں پوجتے ہیں ہم اونکو إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا مگر اسواسطے کہ نزدیک کریں ہمکو إِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف زُلْفَى نزدیک کرنے یعنی تاکہ وہ ہماری شفاعت کریں اور اونکی شفاعت سے ہم مرتبہ پائیں إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ تحقیق کہ

یقف لازم

حکم کریگا اونمین مشرکون کے درمیان فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ اوس چیز مین کہ جسمین يَخْتَلِفُوْنَ ؕ خلاف کرتے ہین معبودون مین

یعنی کوئی بت کو اور کوئی فرشتہ کو پوجتا ہے جیسے ہنود بعض کوئی آدمی کو جیسے یہود و نصاریٰ اور بعض آفتاب ستارون پتھر درخت پتھر جن آگ کو

پوجتے ہین اور ہر ایک کا دعا ہے کہ ہمارا معبود حق ہے اور باطل ہے حق تعالیٰ قیامت کے دن اونکے درمیان فیصلہ کریگا اور ہر ایک کا بطلان ظاہر

کریگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ تحقیق کہ اللہ ہدایت کی توفیق نہین دیتا مَنْ هُوَ اوس شخص کو جو كٰذِبٌ جھوٹا ہے اور کہتا ہے

ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے كَفَّارٌ ناشکرے کو جو منعم حقیقی کا شکر نہین کرتا لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اگر چاہتا خدا اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

پیدا کرے کوئی فرزند جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین لَّاصْطَفٰى البتہ برگزیدہ کرتا مِمَّا يَخْلُقُ اوس چیز مین سے کہ پیدا کرتا ہے مَا يَشَآءُ جو

چیز کو چاہتا ہے یعنی عزت دار چیزون مین سے نہایت کم اور ذلیل کو نہین یا اولاد مین سے بیٹے کامل اختیار کرتا کہ وہ بیٹے ہین ناقص اختیار کرتا

وہ بیٹیان ہین مگر مخلوق خالق کے مثل نہین ہے اور باپ بیٹے کا ایک جنس ہوتا ہے اور خدا کی کوئی فرزند نہین سُبْحٰنَهٗ ؕ پاکی ہے اوسکے واسطے فرزند پیدا کرنے سے

هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ وہ ہے اللہ ایک اوسکی وحدت ذاتی اوسکے غیر کے ساتھ مثل ہونے کی منافی ہے الْقَهَّارُ ۝ قہر کرنیوالا

اور مشرکون کے توہمات اور تصورات توڑ دینے والا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا اوسنے آسمان اور زمین

بِالْحَقِّ ؕ حق کے ساتھ باطل اور کھیل کی طور پر نہین بلکہ اونمین سے ہر ایک کو پیدا کرتے ہین لاکھون آثار قدرت اور انوار حکمت موجود

ہین تاکہ نظر والے لوگ عبرت کی رو سے خالق کی معرفت کے نشانات اون ایات کے صفحون پر مطالعہ کرین جو نوشتہ ہین اوراق آسمان

زمین مین خط کہ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ يُكَوِّرُ الَّيْلَ لاتا ہے رات کو عَلَى النَّهَارِ دن پر اور اوسکی تاریکی کے پردہ مین اوسکی

روشنی چھپا دیتا ہے وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ اور لاتا ہے دن کو عَلَى الَّيْلِ رات پر اور اوسکی روشنی کی شعاع مین رات کے اندھیرے کو چھپا دیتا ہے

یا بڑھا دیتا ہے رات مین سے دن پر اور دن مین سے رات پر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ اور مسخر کر دیا آفتاب اور ماہتاب کو

کہ اوسی کے حکم سے سیر کرتے ہین كُلٌّ يَّجْرِيْ ہر ایک اونمین سے چلتا ہے لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ایک زمانہ نام رکھے ہوئے تک کہ ہر روز

اور ہر مہینہ اور ہر برس کی اوسکی سیر تمام ہونے کا وقت ہے یا سیر منقطع ہونے کے وقت تک یعنی قیامت تک اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ

جان لو تم کہ خدا غالب ہے سب چیزون پر اور تمام مخلوقات اور مکونات اوسکے مغلوب اور مقہور ہین الْغَفَّارُ ۝ بخشنے والا کہ باوجود

اسکے کہ آدمی شرک اور گناہ کرتے ہین مگر وہ ایسا بخشنے والا ہے کہ نعمتین اونسے سلب نہین کرتا اور بے نہین لیتا خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو

اے آدمیو مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک تن تنہا سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ پھر خبر کی تمکو کہ جَعَلَ مِنْهَا پیدا کی

اوس سے یعنی اوسکی جنس یا اوسکی بائین پسلی کی ہڈی سے زَوْجَهَا اوسکی بی بی حوا اور بعضون نے کہا ہے کہ پہلے حضرت

آدم کی پشت سے اونکی ذریت نکالی پھر حضرت حوا کو اوسنے پیدا کیا وَاَنْزَلَ لَكُمْ اور پیدا کیے تمہارے واسطے

مِّنَ الْاَنْعَامِ چارپاؤن مین سے ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ آٹھ قسم کے نر مادہ اونٹ گائے بکری بھیڑ

کہ اوس سے نفع لیتے ہو کھانے اور پہننے کی چیزین صاحب لباب نے لکھا ہے کہ چار پاؤن کو حق تعالیٰ نے بہشت سے

زمین پر بھیجا يَخْلُقُكُمْ پیدا کرتا ہے تمکو فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ تمہاری ماؤن کے پیٹ مین خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ

پیدا کرنے کے بعد پیدا کرنا یعنی نطفہ کو تھکا کرتا ہی اور تھکے کو لوتھڑا پھر کھلی ہوئی ہڈی پھر ہڈی کو گوشت مین چھپی ہوئی پھر جسم درست فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ تین تاریکیون مین ایک تاریکی جھلی کی کہ رحم مین ہوتی ہی دوسری تاریکی رحم کی تیسری تاریکی پیٹ کی ذٰلِکُمُ اللّٰہُ وہ جو یہ کام کرتا ہی خدا ہی رَبُّکُمْ رب تمھارا لَہُ الْمُلْکُ اوسکے واسطے ہی بادشاہی مطلق کہ اوسمین زوال اور فنا کو دخل ہی نہین لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ پھر کہان پھیرے جاتے ہو راہ حق سے باوجود ان کھلی ہوئی دلیلون کے اِنْ تَکْفُرُوْا اگر کافر ہو گے ای مکے والو فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہی عَنْکُمْ تمھارے ایمان اور عبادت سے وَلَا یَرْضٰی اور وہ نہین پسند فرماتا اور نہین حکم کرتا لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ اپنے بندون کے کفر کا اور کفر سے اوسکا ناراض ہونا اس سبب سے نہین کہ کفر سے اوسکو کچھ ضرر پہونچتا ہی بلکہ وہ یہ نہین پسند کرتا کہ کفر کا ضرر بندون کو پہونچے وَ اِنْ تَشْکُرُوْا اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا شکر گزاری کرو اس نعمت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ حق کی طرف تمکو بلاتے ہین یَرْضَہُ لَکُمْ وہ پسند کرتا ہو وے تمھارے واسطے اس لیے کہ شکر گزاری تمھاری فلاح کا سبب ہی وَلَا تَزِرُ اور نہین اوٹھایگا وَازِرَۃٌ کوئی اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰی بوجھ دوسرے کے گناہ کا بلکہ ہر ایک اپنے ہی گناہ کا بوجھ اوٹھایگا ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ پھر تمھارے رب کی طرف ہی مَّرْجِعُکُمْ پھر آنا تمھارا فَیُنَبِّئُکُمْ پھر خبر دیگا تمکو بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کی جو تھے تم عمل کرتے اور اوسکی خبر کرنا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب ہوگا اِنَّہٗ بیشک وہ عَلِیْمٌ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اوس چیز کو جو سینون مین ہی نیتین اور ارادے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ اور جب پہونچتی ہی کافرون کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہی یا حذیفہ بن مغیرہ ضُرٌّ سختی جیسے بیماری اور مفلسی اور بلا دَعَا رَبَّہٗ پکارتا ہی وہ اپنے رب کو مُنِیْبًا اِلَیْہِ پھرنے والا اوسکی طرف اور فریاد رسی چاہنے والا اوس سے اور ترک کرنے والا بت پرستی اور بتون سے خواہش کرنا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَہٗ پھر جب بخشتا ہی حق تعالی اوسکو نِعْمَۃً مِّنْہُ کوئی نعمت اپنے پاس سے اور وہ سختی اوس سے رفع کر دیتا ہی نَسِیَ بھولا جاتا ہی مَا کَانَ یَدْعُوْٓا وہ چیز کہ پکارتا تھا خدا اِلَیْہِ سختی اوٹھ جانے کی طرف مِنْ قَبْلُ اس نعمت سے پہلے یعنی اوس سختی کو بھول جاتا ہی یا راحت کے بعد دعا اور عاجزی سے اوٹھا تا ہی وَجَعَلَ لِلّٰہِ اور کرتا ہی خدا کے واسطے اَنْدَادًا شریک و برابر یعنی عبادت مین بتون کو خدا کا شریک کرتا ہی لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ تاکہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے کہ اسلام ہی قُلْ کہہ تَمَتَّعْ کہ فائدہ لے بِکُفْرِکَ اپنے کفر کے سبب قَلِیْلًا تھوڑا سا تھوڑے زمانہ تک یا تھوڑا سا نفع لے یہ حکم تہدید ہی یعنی فائدہ کی چیزون مین سے جس چیز کے ساتھ چاہے مشغول ہو پھر اِنَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ بیشک تو اہل دوزخ مین سے ہو اور دنیا کی لذتین عذاب دوزخ کے مقابلہ مین نہایت حقیر اور ناچیز ہین پھر فرماتا ہی کہ آیا ایسا کافر بہتر ہو اَمَّنْ [illegible]

اور حضرت فاروق یا عمار یاسر یا سلمان یا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور روایت مشہور یہ ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ہی یا [illegible] قَانِتٌ یعنی جو قائم ہی وظائف بندگی پر اور ہمیشہ ہی ... رکھنے کی رسمون پر اٰنَآءَ الَّیْلِ رات کی گھڑیون مین سَاجِدًا سجدہ کرنے والا وَّقَآئِمًا اور کھڑا ہونے والا نمازون مین یَّحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ ڈرتا ہی عذاب آخرت سے وَیَرْجُوْا اور امید رکھتا ہی آخرت مین رَحْمَۃَ رَبِّہٖ اپنے رب کی رحمت یعنی بہشت

کہ طاعت بہت کرتا ہے اور طریقہ مجاہدہ لازم پکڑے ہوئے ہے پھر بھی متردد ہے خوف اور رجا کے درمیان میں یعنی کبھی تو کعبہ خوف کے گرد
طواف کرتا ہے کبھی میدان امید میں سیر اور مرغ ایمان اون دو بازو اقبال کے سوا ہوائے کمال میں اوڑ نہیں سکتا کہ لو وزن خوف المؤمن
ورجاؤہ لاعتدلا ۔ نظم ۔ گرچہ داری طاعتی از بیمش ایمن مباش ۔ ور گنہگاری ز فیض رحمتش دل برمدار ۔ نیک ترسان شو کہ قہر اوست
بیرون از قیاس ۔ باش بس خوشدل کہ لطف اوست افزون از شمار ۔ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ کیا برابر ہوتے ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں توحید جیسے ارباب فضائل وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۔ اور وہ لوگ جو نہیں
جانتے ہیں جیسے اہل ضلالت و جہالت جیسے اصحاب رذائل إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ کہ سوا اسکے نہیں کہ نصیحت قبول کرنے والے ہوتے ہیں میری قدرت کی
دلیلوں سے أُولُو الْأَلْبَابِ صاحب عقل والے جو وہم کی آلودگی سے پاک ہیں قُلْ يَا عِبَادِ کہہ اے میرے بندو الَّذِينَ آمَنُوا
ایمان والو اتَّقُوا رَبَّكُمْ ڈرو اپنے رب سے اور پرہیز کرو اور تقویٰ کی علامت طاعت کرنا اور گناہ سے بچنا ہے لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
ان لوگوں کے واسطے جنہوں نے نیکی کی ہے کلمہ شہادت کہکر فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا اس دنیا میں حَسَنَةٌ نیکی [illegible] کا ہے آخرت میں
کہ وہ ثواب بہشت ہے یا جن لوگوں نے نیکی کی طاعت میں التزام کرکے دنیا میں اونکے واسطے نیک بدلا ہے کہ وہ صحت اور عافیت ہے یا جنہوں نے
اخلاق الٰہی اپنے میں پیدا کئے دل کی روشنی اور چہرہ کی تازگی اور خوشیاں ہیں دنیا میں اونکے واسطے ہے یا جن لوگوں نے مشاہدہ کے طریق
پر عبادت کی دنیا میں اونکے واسطے بھلائی انوار تجلیات [illegible] ہے بعض مفسرین کے قول پر یہ آیت حبشہ کے مہاجروں کی شان
میں ہے جیسے حضرت جعفر بن ابی طالب اور اونکے اصحاب [illegible] ہجرت کرنا [illegible] لوگوں نے ہجرت کی
دنیا میں دشمنوں سے رہائی اور [illegible] نجات ہے وَأَرْضُ اللَّهِ اور خدا کی زمین ہجرت کرنے کے واسطے وَاسِعَةٌ کشادہ ہے
واسطے جو ہجرت کا ارادہ کرے إِنَّمَا يُوَفَّى سوا اسکے نہیں کہ پورا دیے جاتے ہیں الصَّابِرُونَ صبر کرنے والے جو وطنوں کی مفارقت
یا مسافت اور غربت کی سختی اور کربت پر یا عبادت کی مشقت پر یا دشمنوں کی ایذا دینے پر صبر کرتے ہیں اونہیں پورا دیا جاتا ہے أَجْرَهُمْ
اونکا اجر بِغَيْرِ حِسَابٍ بیشمار یعنی [illegible] شمار میں نہ آئے [illegible] قیامت کے دن بلا کشیدہ لوگ صابروں کے روبرو
حاضر کرینگے نہ اونکے واسطے ترازو کھڑی کرینگے نہ اعمال [illegible] اونکو اجر بے حساب برسا دینگے اور اونکو وہ درجہ حاصل ہوگا کہ دنیا
جو خیر و عافیت سے رہے ہیں اور کبھی کسی کھٹکا و ظلم میں نہیں پڑے وہ تمنا کرینگے کہ کاش ہمارے بدن قینچیوں سے ذرہ ذرہ کردئے گئے ہوتے کہ آج
بلا والوں کے ساتھ ہمکو بھی یہی مرتبہ حاصل ہوتا ۔ نظم ۔ نہ میں رنجوری غم دیدگان ۔ کاندران تیغ ادا بگزیدگان ۔ ہر کرا زخمی [illegible]
لطف یار [illegible] مرہم بیشتر ہوگا ۔ کہ کفار نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کس بات نے [illegible]
اور [illegible] ایمان لانے سے [illegible] مخالف ہو آخر دیکھو تو اپنے باپ دادا اور قوم کے سرداروں کی ملت کو کہ لات و عزیٰ کی پرستش
کرتے تھے تو تم بھی وہی طریقہ پکڑو اور راحت و آسائش پاؤ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ کہہ بیشک میں حکم کیا گیا ہوں
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ یہ کہ عبادت کروں اللہ کی مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ پاک کرنے والا اوسکے واسطے دین کو شرک سے یعنی
مجھے حکم ہے کہ موحد رہوں اور توحید کی طرف اوروں کو دعوت کروں وَأُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں لِأَنْ أَكُونَ [illegible]

کہ ہوون مین اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ پہلا مسلمانون کا اس امت مین سے ہو یعنی اونکا امام اور اونکے آگے چلنے والا ہوون دنیا
اور آخرت مین قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری مرتبہ کہ اِنِّیْٓ اَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ
اگر گناہ کرون اپنے رب کا اور شرک کرون اور تمہارا طریقہ اختیار کرون عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ عذاب کو اوس بڑے دن کے کہ بڑی
ہین اوسکی گردشین اور بہت ہین اوسکی ہولین قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ کہہ اللہ کو مین پوجتا ہون مُخْلِصًا لَّهٗ اوس حال مین کہ پاک کرنے والا ہوون
اوسکے واسطے دِیْنِیْ ○ اپنے دین کو شرک سے یا خالص کرنے والا ہوون اپنے عمل کو ریا سے فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ پس پوجو تم
پوجنے چاہو مِّنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا یہ حکم تہدید ہے اور تنبیہ ہے اونکے محروم رہنے پر اور آیہ سیف سے یہ حکم منسوخ ہو کہا ہے کہ جب مشرکون نے
یہ آیت سنکر جواب دیئے کہ اے محمد تمنے نقصان کیا اپنے باپ دادا کے دین کی مخالفت مین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ
کہہ بیشک نقصان اوٹھانے والے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہین جنہون نے نقصان کیا اَنْفُسَهُمْ اپنی ذاتون مین کہ گمراہ ہوئے
وَاَهْلِیْهِمْ اور اپنے لوگون مین یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن کہ اونسے الگ رہینگے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالی
ہر انسان کے واسطے ایک مکان اور ایک اہل بہشت مین پیدا کیا ہے تو جو کوئی خدا اور رسول کا حکم مانتا ہے وہ جنت مین داخل ہوگا اور اوسکا مکان
اور اوسکے لوگ اوسکو دینگے اور جو کوئی نافرمانی کریگا اوسے دوزخ مین لیجائینگے اور اوسکا مکان اور اہل دوسرے کو دینگے جو مطیع ہوگا تو کافر
قیامت کے دن مکان اور اہل کے بابمین اپنا نقصان کرتے ہین اَلَا ذٰلِكَ آگاہ ہو جاؤ اور جان لو کہ وہ ہی هُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِیْنُ ○ وہ نقصان کھلا ہوا کہ اہل موقف مین سے کسی پر پوشیدہ نرہیگا لَهُمْ اون نقصان اوٹھانے والون کے واسطے مِّنْ فَوْقِهِمْ
اونکے اوپر سے ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ سائبان ہین آگ کے وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ اور اونکے نیچے بھی سائبان ہین اوس
دوسرے گروہ کے واسطے جو اونکے سب نیچے والے درکے ہین اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ سب سے نیچے والا درکہ منافقون کے واسطے ہے اور یہان
کافر مراد ہین اور ظلل سے فرش اور بچھونا مراد ہے اور ظلل کا ذکر کلام مین مجاز کے طریقہ پر ہے ذٰلِكَ وہ عذاب جو مذکور ہوا یُخَوِّفُ اللّٰهُ
بِهٖ ڈراتا ہے اللہ اوسکے سبب عِبَادَهٗ اپنے بندون کو تاکہ پرہیز کرین ایسی چیز سے جو اونہین اس عذاب مین مبتلا کرے جیسے شرک اور معصیت
یٰعِبَادِ اے میرے بندو فَاتَّقُوْنِ ○ پس ڈرو مجھسے یعنی جو چیزین میرے غصے کی موجب ہین اونسے متعرض نہو اور وہ باتین کرو لکھا ہے کہ
زمانہ جاہلیت مین ایک گروہ نے خالق کی وحدانیت کا اقرار کیا جیسے حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تو
حق تعالی انکی شان مین فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا اور جن لوگون نے پرہیز کیا اور الگ ہو گئے الطَّاغُوْتَ شیطان
یا بتون یا کاہنون سے یا ہر چیز سے جسکو خدا کے سوا پوجتے ہین کنارے ہو گئے اَنْ یَّعْبُدُوْهَا اس بات سے کہ اونکو
پوجین وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ اور پھرے خدا کے حکم کی طرف بالکل اور اپنے دل کو حق کی طرف متوجہ کیا لَهُمُ الْبُشْرٰی
اونکے واسطے خوشخبری ہے دنیا مین فرشتون کی زبانی مرنے کے وقت اور عقبی مین گناہون کی مغفرت اور ہمیشہ کے واسطے جنت کی [illegible] اسباب
نزول مین لکھا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین سرفراز ہوئے
تو چھ آدمی عشرہ مبشرہ مین سے جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور زبیر اور سعد بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمان

بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اوس سے ملاقات کی تو حقیقت ایمان کی خبر پوچھی اور جو باتیں حضرت صدیقؓ نے فرمائیں اوس نے
ان لوگون نے بھی اوس کی خوشبو سونگھی اور مسلمان ہوئے اونکی شان میں یہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ پس خوشخبری
سنا دو میرے اون بندون کو الَّذِينَ جو يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ سنتے ہیں بات ابوبکر صدیقؓ کی فَيَتَّبِعُونَ
أَحْسَنَهُ ط پھر پیروی کرتے ہیں بہتر بات کی احسن سے بہت خوب مراد ہی سو پہلے کہا اوسکی بات سب خوب تھی اور بعضون نے
کہا ہے کہ بات سننا اور بہتر بات کی پیروی کرنا عام ہے اور قول سے قرآن مراد ہے اور اوس میں احسن محکم ہے منسوخ کے سوا اور عزیمت ہے
رخصت کے سوا انصاف یہ ہے کہ قرآن شریف میں دشمنون کی خرابیاں اور مذمتیں ہیں اور دوستون کی خوبیاں اور صفتیں ہیں تو یہ لوگ
احسن کی اتباع کرتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ کا طریقہ ہے خصلت فرعون کے سوا اور علیٰ ہذا القیاس اور ارباب ہیں کہ ملتون والون کے
قول مراد ہیں اور سب ملتون میں دین اسلام احسن ہے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ قول سے وہ باتیں مراد ہیں جو مجلسون اور محفلون میں
ہوتی ہیں اور اہل دل لوگ اون باتون میں سے بہتر بات کی متابعت کرتے ہیں مثل ہے کہ خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ بیت قول کس ان شنو
در و تیمائل کن تمام * صاف را بردار و دُردی را رہا کن والسلام * اور بحر الحقائق میں کہا ہے کہ قول عام ہے خدا کا کلام ہو یا فرشتون کی
بات یا آدمی کا قول یا شیطان کی بات یا نفس کی تو آدمی تو حق اور باطل نیک اور بد سب کچھ کہتا ہے اور شیطان گناہ ہی کی بات اور
نفس آرزون کی رغبت دلاتا ہے اور فرشتہ طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہے اور حق تعالیٰ اپنی طرف پکارتا ہے کہ تَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا تو خاص
بندے وہ ہیں جو احسن اقوال کو کہ وہ حضرت رب الارباب کا خطاب ہے اور یہ خطاب جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلا
سنا اوسی کی پیروی کرتے ہیں أُولَٰئِكَ وہ گروہ جو بہتر باتون کی متابعت کرتے ہیں الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وہ لوگ ہیں راہ
دکھائی اونھین اللہ نے منزل مقصود کی وَأُولَٰئِكَ هُمْ اور وہ گروہ وہ تو ہیں أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ عقلون والے
کہ اونکی عقلیں صاف ہیں وہم کے شائبون سے اور خالی ہیں عوام کی عادتون سے أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ کیا پھر وہ شخص کہ ثابت ہو گیا
جسپر كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط کلمہ وعید کا جو عذاب کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسے لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ اور هَٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا أُبَالِي کا کلمہ ہے تو وہ
کیا اوسکے مثل ہے جسپر یہ کلمہ عذاب واجب نہوا ہو أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ کیا تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہائی دیتے ہو مَنْ فِي النَّارِ ۝ اوسے جو
دوزخ میں ہو یعنی کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اوسے مومن کر لو اور عذاب سے رہائی دو یہ انکار کی تاکید ہے یعنی یہ کام ہرگز تمہارے ہاتھ میں نہیں کہ دوزخیوں کو
عذاب سے چھوڑا لو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ دوزخیون سے ابولہب اور اوسکا بیٹا عتبہ مراد ہے لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا مگر وہ لوگ جو ڈرے
رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے اور ایمان اور طاعت سے متصف اور آراستہ ہوئے لَهُمْ غُرَفٌ اونکے واسطے مکان ہیں اونچے اونچے
جنت میں کہ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ اونکے اوپر بہت بلند مکان ہیں مَبْنِيَّةٌ لا بنائے گئے ہوئے یعنی مستحکم اون مکانون کے ایسے جو
زمین پر بناتے ہیں تَجْرِي جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ط اون مکانون کے نیچے سے نہریں جنت کی وَعْدَ اللَّهِ وعدہ کیا ہے
اللہ نے وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ۝ خلاف نہیں کرتا اللہ اپنا وعدہ أَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے أَنَّ اللَّهَ یہ کہ اللہ نے أَنْزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ نازل کیا آسمان سے مَاءً پانی یعنی مینہ فَسَلَكَهُ پھر بہایا اوس پانی کو يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ سوتون میں چشمون کی زمین میں

اور نادھون مین ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا پھر نکالتا ہو اوس پانی کے سبب کھیتیان کہ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ مختلف ہین اونکے
رنگ جیسے سبز زرد سپید اور سوا ان رنگون کے یا جدا جدا ہین جنسین جیسے گیہون تل اور مثل اونکے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہو جاتا ہو کھیت پھر ہونے کے
بعد فَتَرٰىهُ تو دیکھتا ہو تو اوسے مُصْفَرًّا زرد تازگی اور سبزی کے بعد ثُمَّ يَجْعَلُهٗ پھر کر دیتا ہو خدا اوسے حُطَامًا ریزہ
ریزہ اور ٹلا اور روندا ہوا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس پانی برسانے اور سبزہ اوگانے مین لَذِكْرٰى البتہ یاد کرنا ہو لِاُولِي
الْاَلْبَابِ ۝ عقل والون کے واسطے یا اوسمین نصیحت ہو عقلمندون کے لیے کہ حال دنیا کو اوس تر و تازہ کھیت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین ع ۱۲
اور اوسپر اعتماد نہین کرتے ہو واسطے کہ تھوڑے زمانہ مین وہ تری تازگی جاتی رہتی ہو اور زردی اور خشکی آجاتی ہو اور حوادث کے سبب سے
پامال ہو کر اور کٹ کر تلف ہوتی ہو نظم بود حال دنیا چو آن سبزہ زار ٭ کہ بس تازہ بینی بفصل بہار ٭ چو بروے وزد تند باد خزان ٭
نہ برگ سبزے نیابی از ان ٭ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ کیا پھر جو کوئی کہ کھولدیا ہو اوسنے صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ اوسکا
سینہ قبول اسلام اور اطاعت حکم ملک علام اور متابعت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے تو کیا وہ اوسکے مثل ہو جسکا سینہ
حق بات اور اسلام قبول کرنے سے تنگ ہو فَهُوَ پس جسکا سینہ کشادہ ہو وہ عَلٰى نُوْرٍ نور معرفت پر ہو مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کی
طرف سے یا یقین اور بصیرت پر ہو لکھا ہو کہ یہ آیت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان مین ہو کہ حق تعالی نے اونکے دل
نور معرفت سے منور فرما دیے پھر ابو لہب اور اوسکے فرزند بے ادب کی شان مین فرمایا کہ فَوَيْلٌ پھر عذاب کی شدت لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
سخت دلون کے واسطے ہو کہ اونکے دل انکار کرنے والے ہین مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الہی سے یا خالی ہین اوس سے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ غافل و سنگدل
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین ہین یا جو کوئی ذرا بھی فہم رکھتا ہو اوسپر اوسکی گمراہی ظاہر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت ہو کہ سینہ کشادہ اور دل کھلے ہونے کی نشانی پھرنا ہو دار الخلود کی طرف یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور پہلو تہی کرنا ہو دار الغرور سے
یعنی دنیا سے پرہیز کرنا اور موت آنے سے قبل اوسکی تیاری کرنا ہو ایک عزیز نے اس باب مین فرمایا ہو نظم نشان آنکہ گردد بفیض اسلام سینہ
نورانی ٭ توجہ باشد اول سوے دار الملک روحانی ٭ ز دنیا روے گردانیدن و فکر اجل کردن ٭ کہ چون مرگ اندر آید خوش توان مردن باسانی ٭
لکھا ہو کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام سے عرض کی کہ [illegible] اگر ہمارے واسطے آپ کچھ باتین ارشاد کیجیے اور اپنے لب شکر بار
سے بات کہکر سننے والون کی طوطیان ارواح کو شیرین کام کر دیجیے بیت سرمایۂ حیات ابد [illegible] ٭ در یک حکایتے ز لب شکر فشان تست ٭ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَللّٰهُ
نَزَّلَ اوسنے نازل کی اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ بہتر بات کہ وہ ہی كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کتاب متشابہ یعنی قرآن کہ اوسکی بعضی آیتین بعض کے مشابہ ہین اعجاز مین
یا لفظ کی تیزی اور معنی کی صحت مین یا اوسمین سے بعض تصدیق کرنے والا ہو بعض کی اور اوسمین کچھ تناقض اور اختلاف نہین مَّثَانِيَ مکرر دو دو اور [illegible]
یعنی اوسمین وعدہ و خبرین حج کی طرح مذکور ہین جیسے امر و نہی وعدہ وعید ذکر رحمت عذاب بہشت دوزخ مومن کافر وغیرہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ تھراتی ہین
اوس سے یعنی اون وعیدون سے جو اوسمین مذکور ہین جُلُوْدُ الَّذِيْنَ کھالین اون لوگون کے بدنون جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہین اپنے رب سے
ثُمَّ تَلِيْنُ پھر نرم ہو جاتی ہین اور آرام پاتی ہین جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اونکی کھالین اور دل اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ خداوند کریم کی رحمت اور مغفرت
یاد کرنے کی طرف امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہو کہ تھراتے ہین ہیبت الہی سے اور تسکین پاتے ہین انس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہو

کو ٹھہراتا اور آرام پاتا قبض اور بسط کے آثار سے حاصل ہوتا ہی یا پوشیدگی اور تجلی کے سبب سے کشف الاسرار میں ہی کہ تقشعر منہ جلودہم صفت اہل
مبتدیان راہ کی اور تلین جلودہم وقلوبہم علامت ہی فراخستگان لطف اللہ کی ذٰلِكَ یہ کتاب کہ قرآن ہی هُدَى اللّٰهِ ہدایت ہی
اللہ کی یعنی راہ دکھانا اور ارشاد فرمانا خلق کو ہی خدائے خالق کی طرف سے يَهْدِيْ بِهٖ ہدایت فرماتا ہی اوسکے سبب سے مَنْ يَّشَاۗءُ
جسے چاہتا ہی وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے چھوڑ دیتا ہی اللہ تعالیٰ تو وہ البتہ گمراہی کے جنگل میں جا پہونچتا ہی فَمَا لَهٗ تو نہیں ہی
اوسکے واسطے مِنْ هَادٍ ۝ کوئی راہ دکھانے والا کہ حیرانی اور سرگردانی سے نجات دے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ کیا جو کوئی بچاتا ہی
بِوَجْهِهٖ اپنے منہ سُوْۗءَ الْعَذَابِ بدی اور شدت عذاب سے یعنی ڈرتا ہی آتش دوزخ کی آنچ سے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن
قیامت کے دن یہ عذاب ہوگا تو یہ ڈرنے والا کیا مثل اوسکے ہی جو عذاب سے نڈر ہو کر راحت میں زندگی بسر کرتا ہی وسیط میں کلبی رحمۃ اللہ
علیہ سے منقول ہی کہ نڈر سے ابوجہل مراد ہی کہ اوسے دوزخ میں لیجائینگے ہاتھ گردن میں باندھ کر اور وہ چاہتا ہوگا کہ آتش دوزخ کی طرف
منہ نہ کرے اور اوس سے بچے وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ اور کہینگے ظالموں سے ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝
وبال اوس چیز کا کہ تھے تم کرتے تکذیب پیغمبر کی كَذَّبَ الَّذِيْنَ تکذیب کی اون لوگوں نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ کے
قبل اپنے پیغمبروں کی فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ تو آیا اونپر عذاب الٰہی مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ جہاں سے نہ جانتے
اور توقع نہ رکھتے تھے فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ تو چکھائی اونکو اللہ نے ذلت و خواری اور رسوائی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
زندگی دنیا میں قتل اور قید اور جلاوطنی اور مسخ ہو کر اور زمین میں دھنس کے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا جو اونکے
واسطے تیار کیا گیا اَكْبَرُ بہت بڑا ہی دنیا کے عذاب سے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ ہی تمام ہی نہوگا لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اگر وہ میں جانتے

وقفہ

تو عبرت پکڑینگے اور اپنے کو عذاب سے چھڑائینگے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور بیشک ہمنے بیان کی لِلنَّاسِ آدمیوں کے واسطے یا اہل مکہ کے
لیے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس کتاب میں کہ قرآن ہی مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثل جو ہر دین میں کام آئے لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ شاید وہ لوگ نصیحت پائیں اوسکے سبب سے اور وہ کتاب جو ہمنے اوتاری قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن ہی زبان عربی میں غَيْرَ
ذِيْ عِوَجٍ نہ کجی والا یعنی بےعیب ہی اور بے خلل اور بے تناقض فقیہ ابو اللیث نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہی کہ غیر مخلوق ہی اور ہر تقدیر اوتارا گیا ہی اسواسطے کہ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ شاید وہ اوسکے معنی میں تامل کرنے کے سبب سے پرہیز کریں کفر اور گناہ سے
ضَرَبَ اللّٰهُ بیان کی خدا نے مَثَلًا ایک مثل مشرک اور موحد کے واسطے اور وہ مثل کیا ہی کہ رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ ایک مرد غلام
اور اوس میں بہت شریک ہیں مُتَشٰكِسُوْنَ بدخو ناموافق اور ہر ایک اوس سے کام کا حکم کرے اور وہ کسیکا کام پورا نہ کر سکے اور کوئی شریک اوس سے
راضی نہو وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک مرد ہی چھوٹا ہوا شرکت سے سالم محفوظ لِّرَجُلٍ ایک ہی مرد آدمی کے واسطے یعنی ایک غلام کہ اوسکا ایک ہی آقا ہو اور کوئی
اوس میں جھگڑا نہ کرے تو البتہ یہ غلام بالکل اپنے آقا کے کام میں متوجہ ہو کر اوسے خوشنود کر سکتا ہی هَلْ يَسْتَوِيٰنِ کیا برابر ہوتے ہیں دونوں غلام
مَثَلًا مثل ہونے کی رو سے یقینی دونوں غلام برابر نہیں ہوسکتے اسواسطے کہ ایک تو آقاؤں کے جھگڑے کے سبب سے عاجز ہوتا ہی اور سب آقا اوس سے ناراض
رہتے ہیں اور دوسرا شریکوں کی منازعت سے سالم اور محفوظ ہی تو اوسکا آقا اوس سے خوش اور راضی رہتا ہی مشرک تو پہلے غلام کے مثل ہی کہ اوس

اپنا دل اپنے معبودون مین سے ہر ایک کی عبادت مین پراگندہ کیا اور موحد دوسرے غلام کے مثل ہو کہ خدا کے سوا اسنے کسیکی عبادت کرتا ہو نہ کسیکو دوست رکھتا ہو نہ اور کوئی اوسکی امیدگاہ ہو بیت یک یار پسند کن چو یک دل داری ٭ دو دل یکی تو در جہان بس خواری ٭ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب تعریف اسیکے واسطے ہو جو خدائی مین اپنا شریک نہین رکھتا بَلْ اَکْثَرُھُمْ بلکہ بہت لوگ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے کہ وہ مالک مطلق ہو لکھا ہو کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ نَتَرَبَّصُ بِہٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ یعنی ہم امید رکھتے ہین کہ محمد مر جاوین اور ہم اوسنے نجات پاوین حق تعالی نے فرمایا کہ اِنَّكَ مَیِّتٌ بیشک تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردہ ہوگے وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ۝ اور یقینی مشرک بھی مردہ ہین یعنی جلد مر جاینگے تو اپنی موت سے وہ بیخوف نہین ہین اس حال مین دوسرے کی موت کا انتظار عین جہالت اور کمال حماقت ہو بیت اے دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری ٭ شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود ٭ ثُمَّ اِنَّكُمْ پھر بیشک تم اے مومنو کافرون کے ساتھ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن عِنْدَ رَبِّكُمْ اپنے رب کے پاس تَخْتَصِمُوْنَ ۝ جھگڑوگے امر دین مین اور اوسپر غلبہ حق کو ہوگا اور بعضون نے کہا ہو کہ جھگڑا عام ہو کہ بعضے لوگ بعضون سے جھگڑینگے دنیا کے قصے قضیون مین اور ہر ایک اپنے حق کو پہونچیگا فَمَنْ اَظْلَمُ پھر کون بڑا ظالم ہو مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰہِ اوس شخص سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر اور اوسکے زن اور فرزند اور شریک منسوب اور ثابت کرے وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اور جھوٹ جانے سچ بات کو کہ وہ قرآن ہو اِذْ جَاۗءَہٗ ۭ جب آئے اوسکے پاس اور بعضون نے کہا ہو کہ صاحب صدق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین کہ وہ کافرون کے پاس تشریف لائے ہین تو وہ کافر تکذیب کرتے ہین اور جھٹلاتے ہین اَلَيْسَ کیا نہین یعنی ہو فِيْ جَہَنَّمَ دوزخ مین مَثْوًى ٹھکانا اور منزل لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ جگہ اور مقام کافرون کے واسطے وَالَّذِيْ جَاۗءَ بِالصِّدْقِ اور وہ جو آیا سچی بات کے ساتھ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اور وہ جسنے سچا جانا اوسکو اُولٰۗىِٕكَ وہ گروہ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ وہ ہین پرہیزگار اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ جاء سے جبرئیل امین مراد ہین کہ قرآن لائے اور صَدَّقَ بِہٖ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصود ہین کہ آپ نے اوسکی تصدیق کر لیا اور بعضون نے کہا ہو کہ قرآن لانے والے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور تصدیق کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق ہین اور بعضون نے کہا ہو کہ سب مومن تصدیق کرنے والے ہین لَهُمْ انکے واسطے ہو مَّا يَشَاۗءُوْنَ جو کچھ چاہین اور تمنا کرین نعمت اور کرامت عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اونکے رب پاس ذٰلِكَ یہ جَزٰۗؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بدلہ ہو نیک کام کرنے والون کی یعنی اہل تصدیق کی اور حق تعالی اونکو جزا دیتا ہو لِيُكَفِّرَ اللّٰہُ تا کہ مٹا دے اور چھپا لے اللہ عَنْهُمْ اونسے اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا بہت برا کام جو اونھون نے کیا ہو بہت بڑے کام کا ذکر مبالغہ کے واسطے ہو یعنی جب بہت بڑے کام کو مٹا دیگا اور چھپاویگا تو جو کم بڑے کام ہین اونھین بطریق اولی محو اور مخفی فرماویگا وَيَجْزِيَهُمْ اور جزا دیگا اونکو اَجْرَهُمْ اجر اونکا بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ بہت اچھے کام کے ساتھ جو عمل کرتے تھے کہ وہ بہت اچھا کام ایمان ہو بعضون نے کہا ہو کہ اونکے احسن اعمال کی جزا زیادہ عطا کرینگے اور باقی اعمال کا اجر بدستور دینگے اَلَيْسَ اللّٰہُ بِكَافٍ کیا نہین ہو اللہ کافی عَبْدَہٗ ۭ اپنے بندے کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اونکے دشمنی ...

قرآن شریف مین لوگون کی معاش و معاد کی مصلحتین بیان ہین فَمَنِ اهْتَدٰى پھر جو کوئی ہدایت پاوے قرآن کے سبب سے یعنی
جو کچھ اوس مین بیان ہوا اوس پر عمل کرے فَلِنَفْسِهٖ تو اوسی کے واسطے ہو اوس عمل کرنے کا فائدہ وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ ہوا یعنی قرآن سے
منھ پھیرے فَاِنَّمَا يَضِلُّ تو سوا اسکے نہین گمراہ ہوتا ہے عَلَيْهَا اپنے نفس پر یعنی اس گمراہی کا وبال اوسی پر ہے وَمَا
اَنْتَ اور نہین ہو تم اے ہمارے حبیب عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ۝ اوپر نگہبان کہ اونہین گمراہ نہونے دو یا اونکے وکیل نہین ہو ہدایت
اور ضلالت کے اختیار مین بلکہ تمہارے ذمہ پر تو فقط حکم کو پہنچا دینا ہے اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے جانین حِيْنَ
مَوْتِهَا اونکی موتون کے وقت وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ اور قبض کرتا ہے اونکا بھی جو نہین مرا ہے فِيْ مَنَامِهَا اونکے خواب مین امام محی السنۃ
رحمہ اللہ تعالیٰ نے معالم مین فرمایا کہ ہر آدمی کے دو نفس ہین ایک نفس حیات دوسرا نفس تمیز نفس حیات تو آدمی سے موت ہی کے وقت مفارقت کرتا ہے
اور اوسکے زائل ہونے سے نفس تمیز بھی زائل ہو جاتا ہے اور نفس تمیز سوتے وقت مفارقت کرتا ہے اور اوسکے زائل ہونے سے نفس
حیات نہین زائل ہوتا اتقان مین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ زندون اور مردون کی روحین باہم جمع کرتا ہے
کہ دوسرے کو آشنائی کا پتا اور نشانی دیتے ہین فَيُمْسِكُ الَّتِيْ پھر نگاہ رکھتا ہے اوس عالم مین اوس نفس کو کہ قبل اوس کے قَضٰى عَلَيْهَا
الْمَوْتَ جاری کر چکا ہے اوسپر موت کو وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اور بھیجتا ہے دوسرے نفس کو جسکی زندگی باقی ہے اونکے بدنون کی طرف
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى تا نام رکھے ہوئے وقت تک کہ اونکی اجل آپہونچے اور جمہور مفسرون کے نزدیک امساک و ارسال اون نفسون کے واسطے ہے
جو خواب مین قبض کیے ہوتے ہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک نفسون کے قبض کر لینے اور نگاہ رکھنے اور بدنون مین بھیجنے مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان
ہین کمال قدرت پر اور بعث و حشر کے واسطے لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۝ اوس گروہ کے واسطے جو تفکر کرتے ہین اور جانتے ہین کہ نیند کو مشابہ ہے
اور زندہ کرنے کے باب مین کہ وہ جاگنے کے مثل ہے توریت مین ہے کہ اے بنی آدم جسطرح تو سوتا ہے اسی طرح مرتا ہے اور جسطرح تو جاگتا ہے اسیطرح مرنے کے بعد
اوٹھایا جائیگا اور کافر اسمین کچھ غور و تامل نہین کرتے اَمِ اتَّخَذُوْا بلکہ ٹھہرا لیا اونھون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اللہ کے سوا شُفَعَآءَ۝
شفیع لوگ کہ خدا سے اونکی شفاعت کرینگے قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا کہہ کیا وہ شفاعت کرینگے اگرچہ ہون کسی طرح لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا مالک نہون کسی چیز
شفاعت مین سے یعنی شفاعت کی قدرت نہین رکھتے وَّلَا يَعْقِلُوْنَ اور نہین جانتے اپنے پوجنے والون کو یعنی جمادات سے شفاعت کی توقع کیونکر
حالانکہ وہ قدرت اور علم دونون سے بے بہرہ ہین قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ کہہ اللہ کے واسطے ہے شفاعت جَمِيْعًا سب یعنی حکم شفاعت اوسی کے
پاس ہے اور بے اوسکے حکم کے کوئی شفاعت نہ کریگا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسکے واسطے ہے بادشاہی آسمانون اور زمینون
کی ثُمَّ اِلَيْهِ پھر اوسکی طرف تُرْجَعُوْنَ۝ پھیرے جاوگے تم قیامت کے دن وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ اور جب یاد کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ
وَحْدَهُ اکیلا بے اونکے معبودون کی یاد کے جیسا کہ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہین اشْمَاَزَّتْ بھاگتے ہین اور نفرت کرتے ہین قُلُوْبُ الَّذِيْنَ
دل اون لوگون کے جو لَا يُؤْمِنُوْنَ نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ اور جب
یاد کیے جاتے ہین وے جو اونکے معبود ہین مِنْ دُوْنِهٖٓ بجز خدا کے اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ۝ اوسی وقت وے خوش
ہوتے ہین حق کو بھولنے اور باطل کے ساتھ مشغول ہونے کے سبب سے مگر مومن کا کام اسکے برعکس ہے کہ وہ خدا کی یاد

ع ۱۰

خوش اور ماسوی کی یاد سے غمگین ہو۔ نظم: تا مست شنوم دل ز فرح زنده شود ٭ فال من از اقبال تو فرخنده شود ٭ وز غیر تو ہر جا سخن
آید بمیان ٭ خاطر بزار غم پراگنده شود ٭ قُلِ اللّٰهُمَّ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یا اللہ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پیدا کرنے والے آسمانون اور زمینون کے عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اَنْتَ تَحْكُمُ
تو حکم کریگا بَيْنَ عِبَادِكَ اپنے بندون کے درمیان آخرت مین فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○ اوس چیز مین کہ تھے
وہ اوسمین اختلاف کرتے امر دین مین سے وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور اگر ہو اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے مَا فِي الْاَرْضِ
جو کچھ کہ زمین مین ہے یعنی مال جَمِيْعًا سب وَمِثْلَهٗ اور مثل اوس مال کے مَعَهٗ اوسکے ساتھ لَافْتَدَوْا بِهٖ ہر آینہ فدیہ
دین اوس مال کو یعنی اوسے فدا کرین اوسکے سبب اپنے کو ... مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ شدت عذاب سے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو جائیگا اونکو مِّنَ اللّٰهِ خدا سے مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ○
وہ چیز جسے نہ گمان کرتے تھے یعنی اونکو گمان تھا کہ بتون کی شفاعت کے وسیلے سے قربت کا مرتبہ پائینگے جب عذاب مین گرفتار ہونگے تو جو اونکو
گمان تھا اوسکے خلاف اونھین پہونچیگا مشائخ مین سے ایک بزرگ مرتے وقت مضطرب ہوئے لوگون نے سبب پوچھا فرمایا کہ ڈرتا ہون
کہ ایسی کوئی چیز پیش آئے جسے مین حساب مین نہ رکھتا تھا حضرت سفیان ثوری سے منقول ہے کہ جب یہ آیت پڑھتے تو فرماتے ویل لاہل الریا
یعنی افسوس ریاکارون پر رباعی: پنداشت مرائی کہ عملش نکوست ٭ معلوم شود فلانہ کار درست ٭ چون پردہ ز روی کار برداشته
گشت ٭ بر خلق عیان شد کہ نبود الا پوست ٭ وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو جائیگا اونکے واسطے سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا اعمال برائیون کا
جو اونھون نے کی تھین وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لیگا اونکو مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اوس چیز کی کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○
ہنسی کرتے خدا کے خوف دلانے اور رسول مقبول کے ڈرانے مین سے فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ پھر جب پہونچتی ہے کافرون کو
کہ وہ عتبہ اور ابو حذیفہ ہیں اور مفسرون کے ایک گروہ نے سب کافرون کو عام رکھا ہے یعنی جب پہونچتی ہے کافر کو ضُرٌّ سختی اور مفلسی تو
دَعَانَا پکارتا ہے ہمین اور اوسکو دفع کرنے کی ہمسے خواہش کرتا ہے ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ پھر جب ہمنے عطا کی اوسکو نِعْمَةً نعمت یعنی
مال اور ثروت مِّنَّا اپنی طرف سے فضل کی راہ سے اوسکے استحقاق کی وجہ سے نہین قَالَ وہ کافر کہتا ہے اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ سوا اسکے
نہین کہ مجھے مال عطا کیا ہے عَلٰى عِلْمٍ علم پر یعنی مال کمانے اور حاصل کرنے کی راہین مین نے جانین تو میری دانائی اور ہوشیاری سے
حاصل ہوا یا خدا نے جانا کہ مین اس نعمت کا مستحق ہون بَلْ ایسا نہین ہے جو وہ کہتے ہین بلکہ هِيَ فِتْنَةٌ وہ نعمت آزمایش ہے اوسکی تاکہ
ظاہر ہو جائے کہ وہ شکر گزار ہے یا ناشکرا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن بہتیرے اونمین سے لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے اور نہین دریافت
کرتے قَدْ قَالَهَا بیشک کہی تھی یہی بات الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اون کافرون نے جو انکے قبل تھے یعنی قارون نے کہا تھا کہ اِنَّمَآ
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اور اوسکی قوم کے لوگون نے یہ بات پسند کی تھی فَمَآ اَغْنٰى تو نہ باز رکھا عَنْهُمْ اونسے عذاب کو مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ○ اوس چیز نے جو وہ کمائی کرتے تھے دنیا کا مال و متاع فَاَصَابَهُمْ تو پہونچا اونکو سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وبال ان
برائیون کا جو اونھون نے کی تھین اور مال سمیت زمین مین دھنس گئے وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور جن لوگون نے ظلم کیا اور ناشکری کی مِنْ هٰٓؤُلَآءِ

ان مشرکون کے گروہ مین سے جو تمھارے زمانہ مین ہین سَیُصِیْبُھُمْ قریب ہی کہ پہونچے اونکو بھی سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا جزا اون برائیون کی جو
اونھون نے کین وَمَا ھُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ۝ اور نہین ہین وہ عاجز کرنے والے ہمکو عذاب کرنے سے بسبب بھاگنے والے ہمارے عذاب سے اَوَلَمْ
یَعْلَمُوْا کیا نہین جانا اونھون نے کہ اَنَّ اللّٰہَ بیشک حق تعالیٰ یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کے
واسطے کہ چاہتا ہی اوسکی قدر بڑھانے کو نہین بلکہ محض اپنی مشیت سے وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی روزی جس کسیکے واسطے کہ چاہتا ہی اوسکی خواری
اور بیمقداری اور ذلت کے واسطے نہین بلکہ اپنی حکمت کی رو سے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک روزی کشادہ اور تنگ کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ
نشانیان ہین اوسکی قدرت اور ارادہ کے کمال پر لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اوس گروہ کے واسطے جو ایمان لاتے ہین خدا کا جو روزی دینے والا ہی

ع ۵ ۱۱

اور جانتے ہین کہ وہ جو کچھ جسکو دیتا ہی اوسی کے ضمن مین مصلحت کلی ہی نظم ہر کرا بادیہ کرمی شاید داد تو دہی آنچہ بکہ میباید داد تو شناسی صلاح کار ہمہ
کہ توئی آفریدگار ہمہ ۔ معالم مین مذکور ہی کہ مشرکون کی ایک قوم نے قتل اور زناکاری کی تھی اور خواہش نفسانی سے گناہون کے دروازے اپنے اوپر
اونھون نے کھول لیے اور بہت گناہ کرنے لگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونھون نے عرض کی کہ آپ جس بات کی طرف ہمین بلاتے ہین وہ
بہت خوب ہی مگر ہم اوسے اس شرط سے قبول کرتے ہین کہ آپ ہمکو یہ خبر دین کہ ہمارے گناہ بخشے جاینگے یا نہین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا اے ہمارے وہ بندو جنھون نے اسراف کیا ہی عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ اپنی ذاتون پر یعنی گناہون
مین افراط کی ہی اور حد سے زیادہ کیے ہین کہ لَا تَقْنَطُوْا نا امید مت ہو مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اللہ کی رحمت سے یہ آیت تمام قرآن کی آیتون سے
زیادہ امیدوار کرنے والی اور بہتر ہی حدیث مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہی سب مجھے حاصل ہو تو
اس آیت کے سامنے مین اوسے دوست نہین رکھتا ہون اسواسطے کہ یہ آیت دنیا وما فیہا سے بہتر ہی معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی
کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مسجد مین آئے دیکھا کہ ایک واعظ دوزخ کی آگ اور طوق اور زنجیرون کا ذکر کرتا ہی فرمایا کہ اے واعظ لوگون کو کیون نا امید
کرتا ہی مگر تو نے یہ نہین پڑھا ہی کہ خداوند غفور رحیم نے فرمایا ہی کہ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ فصول مین ہی کہ تمام قرآن
تین چیزون مین ہی پہلے تو خطاب کا لطف کہ فرمایا یٰعِبَادِیَ یعنی اے میرے بندو اور نہ فرمایا کہ یٰٓاَیُّھَا الْعُصَاۃُ یعنی اے گنہگارو دوسرے عتاب مین کمی
کہ فرمایا اَسْرَفُوْا یعنی اسراف کیا اونھون نے اور نہ فرمایا اخطاؤا یعنی خطا کی اونھون نے تیسرے اسباب رحمت پر تنبیہ کہ لَا تَقْنَطُوْا فرمایا فتوحات مین ہی
کہ لَا تَقْنَطُوْا نہی ہی اور جس چیز سے حق تعالیٰ نے نہی فرمائی اوس سے باز رہنا بندون کو لازم ہی تو نا امید ہونا کسی وجہ سے روا نہین ہی مسلمان کو نا امید ہونا
اسواسطے کہ نا امیدی کفر ہی اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ بیشک اللہ بخشیگا گناہ جَمِیْعًا سب اگرچہ بہت ہون بجز شرک کے کہ وہ
ہرگز نہ بخشا جائیگا بعضے علما کہتے ہین کہ گناہون کا بخشا جانا توبہ سے مقید نہین ہی اور یہ قید ظاہر کے خلاف ہی اسواسطے کہ بیہقی نے شعب کے ساتھ اسماء
بنت زید رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ مین نے سنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَلَا
یُبَالِیْ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ بیشک وہ بخشنے والا ہی گناہون کا الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہی بندون پر اس آیت کے
حقائق اور اوسکی تاکیدون کی وجہین جواہر التفسیر مین تفصیل مناسب کے ساتھ تحریر ہین اور بیمارون کو گناہ کی
بیماری ہی اونھین اسی آیت کی دار الشفا سے شربت راحت ملتا ہی اور جو لوگ نفس اور خواہش کے میدان مین سرگردان ہین اونھین اسی آیت کا

ہو وے راہ نجات میسر آتی ہے نظم نہ دارم ہیچگونہ توشہ راہ * بجز لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ * نفرمودی کہ نومیدی میارید * زمن لطف و
عنایت چشم دارید * بہ نیمی بے امید واریم * ببخشا زانکہ بس امیدواریم * امید دردمندان را روا کن * دل امیدواران را دوا کن *
وَاَنِيْبُوْٓا اور پھرو طاعت یا دعا اور عاجزی کے ساتھ اِلٰى رَبِّكُمْ اپنے رب کی طرف وَاَسْلِمُوْا اور گردن جھکا دو لَهٗ اوس کے
واسطے یا اخلاص اختیار کرو توحید میں مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ پہلے اس سے کہ آئے تم پر عذاب ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ
پھر مدد نہ دیے جاؤ گے یعنی تم سے عذاب دفع کرنے میں کوئی مدد نہ دیگا وَاتَّبِعُوْٓا اور پیروی کرو اَحْسَنَ بہت خوب مَآ اُنْزِلَ
اوس چیز کی جو بھیجی گئی ہے اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ تمہاری طرف تمہارے رب پاس سے یعنی عزیمت کی متابعت کرو رخصت کی نہیں
اور ناسخ کی پیروی کرو منسوخ کی نہیں مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ قبل اس سے کہ آئے تم پر الْعَذَابُ بَغْتَةً عذاب ناگہان یعنی
بلا اور عقوبت یا مرگ مفاجات وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اور تم نہ جانتے ہو اوسکا تا تدارک کرسکو اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ
پہلے اس سے کہ نفس کہے کہ يٰحَسْرَتٰى اے میری پشیمانی عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ اوس چیز پر کہ میں نے تقصیر کی فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ
خدا کے کام میں یا اوسکی رضا اور جوار رحمت اور قربت حضرت ڈھونڈھنے میں وَاِنْ كُنْتُ اور بیشک حال یہ ہے کہ میں تھا لَمِنَ
السّٰخِرِيْنَ البتہ مسخراپن کرنے والوں میں سے خدا کی کتاب اور اوسکے رسول اور مومنوں کے ساتھ سلطان الذاہبین اس
آیت کے معنی میں فرمایا ہے نظم روز آخر کہ مرگ مردم خوار * کند از خواب غفلتش بیدار * یادش آید کہ در جوار خدا * ساختہ از جہل و جرم و
عصیان را * ہرچہ در شصت سال یا ہفتاد * کردہ از خیر و شر پیش افتاد * یک بیک پیش چشم او وارند * آشکارا برو ہمہ آرند * بگذراند
زگنبد والا * بانگ یا حسرتا و واویلا * حسرت از جان او برآرد دود * وان زمان حسرتش ندارد سود * اَوْ تَقُوْلَ یا کہیگا وہ نفس کہ
لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ اگر یہ کہ خدا ہدایت کرتا مجھکو تو لَكُنْتُ البتہ میں ہوتا مِنَ الْمُتَّقِيْنَ پرہیزگاروں میں سے اور شرک و
معصیت میں نہ آلودہ ہوتا اَوْ تَقُوْلَ یا کہیگا حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ اوسوقت جب کہ عذاب دیکھیگا کہ لَوْ اَنَّ لِيْ
كَرَّةً اے کاشکے ہوتا پھر جانا مجھے دنیا میں فَاَكُوْنَ کہ میں وہاں جاؤں اور ہو جاؤں مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ نیک کام کرنے والوں
اور فرمانبرداروں میں سے تو جو یہ کہیگا کہ مجھے ہدایت نہیں کی ورنہ میں متقی ہوتا اوس سے کہینگے کہ بَلٰى ہان یعنی تجھے ہدایت کی ہے قَدْ
جَآءَتْكَ یقینی آئیں تیرے پاس اٰيٰتِيْ آیتیں میری کتاب کی کہ وہ قرآن ہے فَكَذَّبْتَ بِهَا پس تکذیب کی تو نے اور اوسکو
جھوٹ مانا وَاسْتَكْبَرْتَ اور تکبر کیا تو نے اور اوسپر ایمان لانے سے سرکشی کی وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ اور تھا تو
کافروں میں وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا دیکھیگا تو اون لوگوں کو جنھوں نے جھوٹ باندھا
عَلَى اللّٰهِ اللہ پر یعنی خدا کو کہا کہ اوسکی اولاد اور شریک ہیں وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ اونکے منہ کالے ہونگے دوزخ میں
داخل ہونے کے قبل اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ کیا نہیں ہے دوزخ میں یعنی ضرور ہے مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ مقام اور ٹھہرنے
کی جگہ متکبروں اور سرکشوں کو جنھوں نے خدا اور رسول کا حکم نہ مانا وَيُنَجِّي اللّٰهُ اور نجات دیگا حق تعالےٰ دوزخ سے
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اون لوگوں کو جنھوں نے پرہیز کیا شرک سے بِمَفَازَتِهِمْ اونکے چھٹکارے کے ساتھ یعنی اسباب نجات کے ساتھ

کہ وہ ایمان اور نیک کام کرتا ہی لَا یَمَسُّھُمُ السُّوْٓءُ نہ پہونچیگی متقیون کو کوئی برائی اور ناگوار بات وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○
اور نہ وہ غمگین ہونگے اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ خدا پیدا کرنے والا ہی سب چیزون کا وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اور وہ ہر چیز پر
وَّکِیْلٌ ○ خداوند ہی اور اوسمین تصرف کرنے والا اور اوسکی حفاظت پر قائم لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اوسی کے واسطے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کے خزانون کی یعنی علوی اور سفلی امور کا مالک وہی ہی اوسکے غیر کو اوسمین تصرف ممکن نہین ہی جسطرح
خزانون مین وہی دخل کرسکتا ہی جسکے ہاتھ مین اونکی کنجیان ہون حدیث مین ہی کہ حضرت عثمان ذوالنورین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مقالید السموٰت والارض کی تفسیر کیا ہی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ تفسیر ہی لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علٰی کل شیء قدیر یعنی یہ کلمات آسمان اور زمین کے خزانون کی
کنجیان ہین جو کوئی یہ کلمات پڑھے ان خزانون کے نقد فیض اوسے پہونچینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان کے خزانے مینہ ہین اور زمین کے
خزانے گھاس اور ان خزانون کی کنجی اوسی کے قبضۂ تصرف مین ہی جب چاہتا ہی مینہ برساتا ہی اور نباتات مین سے جو کچھ چاہتا ہی اوگاتا ہی وَالَّذِیْنَ
کَفَرُوْا اور جو لوگ نہ ایمان لائے بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کی نشانیون کا یعنی اوسکی قدرت کی دلیلون اور اوسکی کتاب کی آیتون کا
اُولٰٓئِکَ وہ گروہ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ع وہ ہین نقصان پانے والے ہمیشہ کہ اونکے رجوع کرنے کی جگہ دوزخ ہی لکھا ہی کہ کفار
قریش نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے باپ دادا کے دین کی طرف بلایا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اونسے اَفَغَیْرَ اللّٰہِ کیا غیر خدا کو تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ حکم کرتے ہو تم مجھے کہ پوجون اور لیلون کہ اَیُّھَا الْجٰھِلُوْنَ ○
اے نادانو وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ اور بیشک بے شبہہ وحی بھیجی گئی ہی تیری طرف وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اور اونکی طرف
جو تجھسے قبل تھے پیغمبر یعنی اے حبیب تجھسے اور سب پیغمبرون سے یہ بات کہی گئی ہی کہ لَئِنْ اَشْرَکْتَ اگر تم شرک کروگے یعنی یہ فرض
محال اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ ظاہر مین اگرچہ مخاطب پیغمبر ہین مگر مراد اونکی امتون کے مسلمان ہین ہر ایک کو فرماتا ہی کہ اگر تو شرک کریگا تو
لَیَحْبَطَنَّ ضرور ضرور حبط اور تباہ ہو جائیگا عَمَلُکَ عمل تیرا جو ایمان کے حال مین ہوا وَلَتَکُوْنَنَّ اور
بیشک و شبہہ ہو جائیگا تو مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ نقصان پانے والون مین سے کہ عزت دین حاصل کرنے کے بعد ذلت شرک
مین مبتلا ہوگا بَلِ اللّٰہَ فَاعْبُدْ بلکہ خدا کی عبادت کر وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ○ اور رہ شکر گزارون مین سے جو توحید
اور عبادت کی نعمت پر شکر کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ علماء یہود مین سے ایک عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور بولا کہ اے محمد تم جانتے ہو کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن ایک اونگلی پر آسمان ایک پر زمین ایک پر پہاڑ ایک پر
پانی اور مٹی ایک پر تمام مخلوق کو رکھیگا پھر اپنی اونگلیان ہلائیگا اور فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِکُ وَاَیْنَ الْمُلُوْکُ یعنی آج مین ہی بادشاہ ہون
کہان ہین اور بادشاہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی بات سنکر مسکرائے اور چپ رہے تو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ اور
نہین کیا ان لوگون نے خدا کا اور اوسکی تعظیم نہین کی حَقَّ قَدْرِہٖ لائق جو حق ہی اوسکی قدر اور تعظیم کا وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا
اور زمین سب قَبْضَتُہٗ اوسکی مٹھی مین پکڑی ہوئی ہوگی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قیامت کے دن وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ اور آسمان لپیٹے ہونگے

بِيَمِينِهٖ اور اوسکے یمین مین معالم مین ہو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہین کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ حق تعالی قیامت کے دن آسمانون کو لپیٹ کر اپنے یمین مین لیگا پھر فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِكُ وَاَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ وَاَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ یعنی مین ہون بادشاہ کہان
کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر پھر لپیٹ کر زمین کو اپنے شمال مین لیگا اور وہی کلمات فرمائیگا اہل ایمان ایسی باتون مین تشبیہ اوسکی
تنزیہ کا عقیدہ رکھتے ہین یعنی تشبیہ سے وہ پاک ہو صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہو کہ ہمارا مذہب اس آیت کی تحقیق مین یہ ہو کہ ہم اسے اوس معنی پر
چھوڑ دین جو اللہ جل شانہ نے اس سے مراد لیے ہین اسواسطے کہ ایسے کلمات متشابہات مین شمار کیے گئے ہین اوسپر ایمان لانا چاہیے اور اوسکی
حقیقت مین کچھ بات نہ کہنا چاہیے سُبْحٰنَهٗ پاک ہو حق تعالی جواہر اور اعراض کے وصف سے وَتَعٰلٰى اور برتر ہو عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ شرک کرتے ہین اور اوسکا شریک بناتے ہین وَنُفِخَ اور پھونکا جائیگا فِي الصُّوْرِ صور مین پہلی بار اونکے قول کے موافق
جو دو نفخے ثابت کرتے ہین اور اس نفخہ کو نفخہ صعقہ کہتے ہین اسواسطے کہ اس بار جب صور پھونکا جائیگا فَصَعِقَ تو بیہوش ہو کر
گر پڑیگا اور بہت صحیح بات یہ ہو کہ مر جائیگا مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہو آسمانون مین وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہو
زمین مین اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ مگر جسے چاہے اللہ کہ وہ عرش اوٹھانے والے فرشتے ہین یا شہید لوگ یا بہشت اور دوزخ کے
اہلکار فرشتے ثُمَّ نُفِخَ پھر پھونکا جائیگا فِيْهِ اُخْرٰى دوسری بار اس نفخہ کو نفخہ بعث کہتے ہین اور اس نفخہ سے سب دوبارہ زندہ
ہو جائینگے فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ قِيَامٌ کھڑے ہونگے اپنی قبرون کے کنارے يَّنْظُرُوْنَ ۝ دیکھتے ہونگے بھونچکے ہو کر ہولون کی
یا اس انتظار مین ہونگے کہ دیکھیے اب ہمارے ساتھ کیا کیا جاتا ہو وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ اور روشن ہو جائیگی زمین محشر بِنُوْرِ
رَبِّهَا اپنے رب کے نور سے یعنی اوس نور سے جو نور خدا اوس زمین مین پیدا کر دیگا اور بعضون نے کہا ہو کہ نور سے عدل کی روشنی
مراد ہو کہ اوس روشنی سے خلائق اور خالق کے حق ظاہر ہو جائینگے اور ظلم کی ظلمت جاتی رہیگی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ اور رکھے
جائینگے نوشتے یعنی اعمالنامے داہنے بائین ہاتھون مین وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ اور لائینگے پیغمبرون کو امتون پر یہ دعوی کرنے کو کہ
ہمنے انھین حکم پہونچا دیے وَالشُّهَدَآءِ اور گواہون کو پیغمبرون کے دعوے صحیح اور ثابت کرنے کے واسطے ان گواہون سے امت
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ شہدا سے شہید لوگ مراد ہین جنھون نے صف جہاد مین شربت شہادت پیا یعنی
شہیدون کو حاضر کرکے پیغمبرون کا رفیق کرینگے اونکے شرف اور بزرگی کی جہت سے وَقُضِيَ اور حکم کیا جائیگا بَيْنَهُمْ بندون کے
درمیان بِالْحَقِّ حق حق سچائی اور عدل کے ساتھ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ثواب کم ہونے اور عذاب
بڑھنے کی وجہ سے وَوُفِّيَتْ اور پوری دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس مَّا عَمِلَتْ جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہو وَهُوَ اَعْلَمُ اور
خدا خوب جانتا ہو بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وہ جو کچھ مخلوق کرتے ہین اور اوسکے مناسب جزا دیگا وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور
ہنکائے جائینگے وہ لوگ جو نہ ایمان لائے ہنکانا سخت اِلٰى جَهَنَّمَ دوزخ کی طرف زُمَرًا ؕ گروہ گروہ ایک دوسرے کے پیچھے حَتّٰٓى
اِذَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ جب آئینگے دوزخ پر تو فُتِحَتْ کھولے جائینگے اَبْوَابُهَا اوسکے دروازے ساتون اونکے داخل ہونے کے
واسطے وَقَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَآ دوزخ کے خازن ملامت کی رو سے کہ اَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آئے تھے تمھارے پاس

رُسُلٌ مِّنكُمْ رسول تم مین سے کہ تمکو الہی کہسپتے یَتْلُونَ عَلَيْكُمْ پڑھتے تمپر اٰيٰتِ رَبِّكُمْ آیتین تمھارے رب کی جو اوسنے اوتاری
ہین وَيُنذِرُونَكُمْ اور ڈراتے تمکو لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا دیکھنے سے اس تمھارے دن کے قَالُوا بَلٰى کہینگے کافر ہان ہمارے
پاس آئے اور ہمکو ڈرایا وَلٰكِنْ حَقَّتْ لیکن واجب ہوئی كَلِمَةُ الْعَذَابِ بات اللہ کی یعنی اوسکا حکم عذاب عَلَى الْكٰفِرِينَ
کافرون پر قِيلَ ادْخُلُوا کہا جائیگا اونکو کہ داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازون مین خٰلِدِينَ فِيهَا ہمیشہ
رہنے والے اوسمین فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ تو برا ٹھکانا ہے متکبرون کے واسطے دوزخ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا اور
بیچلینگے اون لوگون کو جو ڈرے رَبَّهُمْ عذاب سے اپنے رب کے لیجانا مہربانی اور نرمی کے ساتھ یعنی فرشتے براہ مہربانی اونسے جلدی کرینگے
چلنے مین اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا جنت کی طرف گروہ گروہ اونکے مراتب بہشت کے تفاوت کے موافق جنتیون کو چلانا اور ہنکانا یا دوزخیون کی
جوڑ کے طور پر فرمایا ہے یا اونکی سواریان ہنکائی اور بڑھائی جائینگی اسواسطے کہ متقیون کو سوار کرکے جنت مین لیجائینگے حَتّٰى اِذَا جَاءُوهَا
یہانتک کہ جب آئینگے جنت مین اور سعادت تمام اور دولت لاکلام کو پہونچینگے وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اور کھولدیے جائینگے جنت کے دروازے
اونکے پہونچنے سے قبل اور اونکو ذرا انتظار کرنا پڑیگا وَقَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَا جنت کے خازن کہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
وسلام ہو تمپر یا سلامتی اور ایمنی تمھارے حال کو لازم رہے طِبْتُمْ پاک تھے تم دنیا مین گناہون سے یا جنت مین تمھارا انعام پاکیزہ ہے حضرت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جب جنتی جنت مین پہونچینگے تو وہان ایک درخت دیکھینگے کہ اوسکے نیچے سے دو چشمے جاری ہین ایک مین غسل
کرینگے اور اونکا ظاہر جسم پاک ہوجائیگا اور دوسرے مین پانی پینگے تو اونکا باطن منور ہوجائیگا اور اس محل پر فرشتے کہینگے کہ پاک ہوے تم ظاہر اور باطن
مین فَادْخُلُوهَا تو داخل ہو جنت مین خٰلِدِينَ ۝ ہمیشہ رہنے والے اوسمین وَقَالُوا اور کہینگے مومن جب جنت مین داخل ہونگے
کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے الَّذِي صَدَقَنَا ایسا اللہ جسنے سچا کیا ہمارے ساتھ وَعْدَهُ اپنا وعدہ ثواب کا
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ اور میراث دی اوسنے ہمکو زمین بہشت مین سے کہ ہم تمکین کی روسے نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ جگہ لیتے ہین ہم
جنت مین حَيْثُ نَشَاءُ جہان ہم چاہتے ہین فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِينَ ۝ تو خوب ہے اجر کام کرنے والون کا یعنی ثواب
حکم ماننے والون کا وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ اور دیکھتے ہوگے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتون کو یعنی جب مقعد صدق مین تمہارا قرب
پر ہوگے تو جدھر دیکھوگے فرشتے نظر آئینگے حَآفِّينَ گھیرے ہوے مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ گرداگرد عرش کے یعنی اوسکے گرد طواف
کرنے والے کہ يُسَبِّحُونَ تسبیح کرتے ہین بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ملی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتے ہین اور تسبیح
کرکے ذات الٰہی سے نفی کرتے ہین اون صفتون کی جو اوسکو سزاوار نہین اور حمد کرکے وہ صفتین ثابت کرتے ہین
جو اوسکو سزاوار ہین وَقُضِيَ اور حکم کیا جائیگا بَيْنَهُمْ خلق کے درمیان بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی ہر ایک جنتی
کو اوسکے مقام پر اوتارینگے وَقِيلَ اور کہا جائیگا یعنی فرشتے ایمان والون سے کہینگے کہ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ سب تعریف اللہ کے واسطے ہے جو رب ہے سب اہل عالم کا
جسطرح آسمان اور زمین پیدا کرنے کی ابتدا مین اوسنے اپنی حمد کی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اوسی طرح اپنے مقامات

ربع

ع ۵ ربع

اور منازل مین زمین و آسمان کے قرار پکڑنے وقت وہی حمد کی تاکہ جان لین کہ شروع اور خاتمہ مین حمد و ثنا کا مستحق وہی ہی

بیت در خور حمد و ستایش بجز تو کیست ٭ ہر کجا حمد و ثنا ہست ترا زیبد بس ٭

سورة المؤمن مكية وهي	بسم الله الرحمن الرحيم	خمس وثمانون آية
سورہ مؤمن کہ معظمہ مین نازل ہوئی اور اوسمین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	پچاسی آیتین ہین

پہلی سورت ہی سات سورتون حامیمون مین سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر مین اپنی اسناد اوسکے ساتھ ذکر کیا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کے باغون مین میوے کھایا چاہے اوسے چاہیے حامیمین پڑھے حصن حصین مین صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے طہ اور طسین اور حامیمین موسی علیہ السلام کی لوحون مین لکھے وہی مین معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب مین حامیمون کی تلاوت کرتا ہون تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا جنت کے باغون مین آگیا کہ وہ باغ نرم زمین مین ہین اور تعجب ہو کر اونھین دیکھتا ہون اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لکل شیء لباب ولباب القرآن الحوامیم یعنی ہر چیز کا لباب ہوتا ہی اور قرآن کا لباب حامیمین ہین اور بعضے صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم حامیمون کو عرائس قرآن اور دیباج قرآن کہتے ہین وباللہ التوفیق

حم بعضے علما کے قول پر حروف مقطعہ مقسم بہ ہین یعنی اونکی قسم کھائی ہی اور ہر حرف اشارہ ہی ایک کلمہ کی طرف جیسا کہ کلام عرب مین بعض تمام سے تعبیر کرتے ہین تو یہان ح اشارہ حکم حق کی طرف ہی کہ وہ ہرگز نہ رد ہوتا ہی نہ ٹلتا ہی اور میم ایما ہی اوسکے ملک کی جانب کہ کبھی زائل و رفا نہوگا اور قسم کا جواب یہ ہی کہ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ اوتارنا قرآن کا مِنَ اللَّهِ خدا کی طرف سے ہی جو الْعَزِيزِ نہایت غالب اور قادر ہی اوسکے اوتارنے پر الْعَلِيمِ جاننے والا اوسے جو کچھ جسوقت نازل کرتا ہی غَافِرِ الذَّنْبِ بخشنے والا گناہون کا اوسکے واسطے جو صدق کے ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہی وَقَابِلِ التَّوْبِ اور قبول کرنے والا توبہ کا کلمۂ توحید کہنے والے سے شَدِيدِ الْعِقَابِ سخت عذاب کرنے والا اوسکو جو کلمۂ توحید کہنے سے انکار کرے ذِي الطَّوْلِ صاحب نیکوکاری اور بخشش اور بزرگواری کا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ اوسکی طرف ہی پھرنا سب بندون کا اپنی جزا پانے کو مَا يُجَادِلُ جھگڑا اور طعن نہین کرتا فِي آيَاتِ اللَّهِ خدا کی آیتون مین کوئی بعد اس بات کے کہ اوسکا اوترنا محقق ہو چکا إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا مگر وہ لوگ جنھون نے حق چھپایا فَلَا يَغْرُرْكَ تو چاہیے کہ فریب نہ دے تجکو تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ پھرنا کافرون کا سب شہرون مین شام اور یمن کے تجارت کے واسطے یعنی یہ بات دل مین نہ لاؤ کہ اونکو کچھ مہلت اور فرصت ہوگی اس جہت سے کہ اونکا انجام کار اور خاتمہ روزگار خسارہ اور نقصان پر ہوگا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی تیری قوم سے قبل قَوْمُ نُوحٍ قوم نوح نے وَالْأَحْزَابُ اور چند گروہون نے جنھون نے رسولون نے فوج کشی کی مِنْ بَعْدِهِمْ قوم نوح کے بعد اپنے پیغمبرون کی جیسے قوم عاد اور ثمود نے وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ اور قصد کیا ہر ایک نے اونمین سے بِرَسُولِهِمْ اپنے رسول کے ساتھ لِيَأْخُذُوهُ کہ پکڑین اوسے
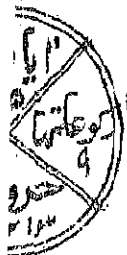
اور جو ایذا چاہین اوسے پہونچائین وَجٰدَلُوْا اور جھگڑا کیا اپنے پیغمبرون کے ساتھ بِالْبَاطِلِ اپنی بیہودہ باتون سے لِیُدْحِضُوْا
تاکہ زائل کرین یا ناچیز کردین بِهِ الْحَقَّ اپنی بیہودہ باتون سے اوس حق بات کو جسکی متابعت واجب تھی فَاَخَذْتُهُمْ تو پکڑا
مین نے اونھین اور ہلاک کردیا اوسکی مکافات مین فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا عِقَابِ ۝ میرا عذاب اور عقاب اونپر
وَكَذٰلِكَ اور جسطرح واجب ہوا تھا عذاب اگلی امتون سے تکذیب کرنے والون پر اوسی طرح حَقَّتْ واجب ہوا ہی كَلِمَتُ
رَبِّكَ حکم تیرے رب کا عذاب اور عقاب کے ساتھ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اونپر جو کافر ہوے ہین تمھاری قوم مین سے
اَنَّهُمْ بسبب اسکے کہ وہ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ دوزخ مین رہنے والے ہین یعنی اوس جہان مین بھی عذاب کے مستحق ہین
اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تمھاری قوم حق تعالی کی عبادت سے منھ پھیرتی ہی تو حق تعالی کی بادشاہی مین کچھ خلل نہین آتا اسواسطے
کہ اوسکی عبادت اور حمد کرنے والے خواص مخلوقات مین سے بہت ہین از انجملہ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وہ فرشتے
ہین جو اوٹھائے ہوے ہین عرش اور حاملان عرش بزرگ فرشتون مین سے ہین کشاف مین ہی کہ حق تعالی سب فرشتون کو حکم فرماتا ہی
کہ وہ صبح وشام اعزاز واکرام کی راہ سے حاملان عرش پر سلام کرتے ہین وَمَنْ حَوْلَهٗ اور جو فرشتے عرش کے گرداگرد ہین
کروبیون مین سے کہ طواف کیا کرتے ہین اور اونھین طواف کنندے ہین اور اونکی ستر ہزار صفین ہین عرش کو بیچ مین لیے ہوے نہایت ذوق وشوق سے
يُسَبِّحُوْنَ تسبیح کہتے ہین ملی ہوئی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی خدا کا ذکر کرنے والے ہین اوسکی سب صفتون
اور ثناؤن کے ساتھ معالم مین شہر بن حوشب سے منقول ہی کہ حاملان عرش آٹھ ہین چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ
عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور دوسرے چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور گویا وہ فرشتے آدمیون کے گناہون کے
ساتھ کرم الہی کی نسبت مین یہ کلمات کہتے ہین وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور ایمان لاتے ہین اپنے پروردگار کا وَيَسْتَغْفِرُوْنَ اور مغفرت
چاہتے ہین خدا سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین اور کہتے ہین کہ رَبَّنَا ای ہمارے رب وَسِعْتَ
پہونچا ہی اور گھیرے ہی تو كُلَّ شَيْءٍ سب چیزون کو رَّحْمَةً وَّعِلْمًا رحمت اور علم کی راہ سے یعنی تیری رحمت اور علم سب چیزون کو
پہونچا ہی فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا پس بخشدے اون لوگون کو جنھون نے توبہ کی اور تیری طرف پھرے وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی
اونھون نے سَبِيْلَكَ تیری راہ کی کہ وہ دین اسلام ہی وَقِهِمْ اور نگاہ رکھ اونھین عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ عذاب سے
آتش دوزخ کے رَبَّنَا ای ہمارے رب مہربانی کر وَاَدْخِلْهُمْ اور داخل کر توبہ کرنے والون یا دین کی پیروی کرنے والون یا سب
ایمان والون کو جَنّٰتِ عَدْنِ رہنے کے باغون مین الَّتِيْ ایسے باغ کہ محض اپنے فضل سے وَعَدْتَّهُمْ وعدہ دیا تونے
اونکو وَمَنْ صَلَحَ اور اوسے جسنے نیک کام کیے مِنْ اٰبَآئِهِمْ اونکے باپون مین سے وَاَزْوَاجِهِمْ اور اونکی عورتون مین سے
وَذُرِّيّٰتِهِمْ اور اونکی اولاد مین سے تاکہ تیرے فضل وکرم سے جنت مین اونکی خوشی اون سبکے دیدار سے پوری ہو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
بیشک تو غالب ہی اور کسی سے عاجز نہین الْحَكِيْمُ ۝ جاننے والا اور جو کچھ تو کرتا ہی حکمت سے خالی نہین ہوتا وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ
اور باز رکھ اونھین برائیون سے یعنی اونھین گناہون سے دوری عطا فرما وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ اور جسے باز رکھتا ہی تو

برائیان تو مت عذاب آج اس جہان مین فقد رحمتہ تو بیشک بخشدیا تونے اوسے آخرت مین وذلك اور وہ تیری نگاہداشت هو الفوز العظیم وہ بڑی کامیابی ہے اسواسطے کہ جو صاحب دولت آج عصمت الٰہی کی پناہ مین ہے وہ کل رحمت نامتناہی کے سایہ مین ہوگا یہی سمجہہ کسی نے کہا ہے نظم امروز کسے راکہ درآری بپناہ ٭ فردا بمقام قربتش بخشی راہ ٭ وان راکہ رہش نداد بر درگاہ ٭ فردا چہ کند گرنہ کند نالہ و آہ ٭ ان الذین کفروا بیشک جو لوگ کافر ہوے وہ ینادون پکارے گئے فرشتون کی زبانی یعنی جب کافر دوزخ مین آئینگے اور اپنے نفسون سے دشمنی شروع کرکے غصہ اور ملامت کرینگے کہ جب اختیار کا زمانہ تھا تو تم ایمان کیون نہ لائے اوسوقت فرشتے اونکو پکار کر کہینگے کہ لمقت اللہ البتہ خدا کی دشمنی تمہارے ساتھہ کفر کے سبب اکبر بہت بڑی ہے من مقتکم تمہاری دشمنی سے انفسکم اپنی ذاتون کے ساتھہ اور تم خدا کو دشمن رکھتے تھے اذ تدعون جب پکارے گئے الی الایمان ایمان کی طرف کہ خدا اور رسول کا ایمان لاؤ فتکفرون ۝ تو تم کافر ہوے اور ایمان نہ لائے تو قالوا ربنا کافر کہینگے کہ اے ہمارے رب امتنا اثنتین مار ڈالا تونے ہمکو دو بار واحییتنا اثنتین اور زندہ کیا تونے ہمین دو بار پہلی بار مار ڈالنا تو جب ہے کہ دنیا مین زندگی کی مدت پوری ہو جاتی ہے اور پہلی بار زندہ کرنا قبر مین ہے اور دوسری بار مار ڈالنا بھی قبر مین ہے اور دوسری بار زندہ کرنا جب ہے کہ قبرون سے زندہ ہو کر اوٹھینگے تبیان مین ہے کہ حضرت آدم کی ذریت کو جب اونکی پشت سے نکالکر عہد لیا اور پھر مار ڈالا یہ پہلا مار ڈالنا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ پہلا مار ڈالنا وہ ہے کہ جب وہ نطفہ تھا تو اوسے ان کے پیٹ مین زندہ کیا اور دنیا مین مار ڈالا اور آخرت مین پھر زندہ کریگا اور ہر تقدیر کافر زندہ کرنے اور مار ڈالنے کا اقرار کرینگے اور کہینگے کہ فاعترفنا پھر ہمنے اقرار کیا بذنوبنا اپنے گناہون کا کہ وہ پھر زندہ ہونے کا انکار اور تکذیب تھی فھل الی خروج پھر کیا ہے ہمکو دوزخ مین سے نکلنے کی طرف من سبیل ۝ کوئی راہ یعنی کوئی ایسا طریقہ ہے جسپر ہم چلین اور دوزخ سے چھوٹ کر جنت مین پہونچ جائین اس سے قبول ایمان اور توبہ مراد ہے پس فرشتے اونکو ناامید کرکے کہینگے کہ ذلکم یہ جو تم دوزخ مین آئے ہو یہان ہمیشہ رہنے کا حکم ہے بانہ اس سبب سے کہ دنیا مین اذا دعی اللہ جب پکارتے تھے خدا کو وحدہ ایک اور اکیلا تو کفرتم کافر ہوے تم اور اوسکی یگانگی نمانی اور کہنے لگے کہ اجعل الالھۃ الھا واحدا وان یشرك بہ اور جب شرک کرتے تھے اوسکے ساتھہ یعنی مشرک لوگ خدائے واحد کے ساتھہ اور شریک لاتے تھے تؤمنوا تم ایمان لاتے شریکون کا فالحکم للہ تو حکم خدا کے واسطے ہے ایسا خدا کہ العلی برتر ہے اس بات سے کہ اوسکے ساتھہ دوسرے کو خدائی مین شریک کرین الکبیر ۝ بڑا اس بات سے کہ کسی غیر کو اوسکے برابر ٹھہرائین ھو الذی وہ ہے ایسا خدا جو کمال قدرت کے ساتھہ یریکم دکھاتا ہے تمکو ایتہ نشانیان اپنی وحدت پر دلالت کرنے والین وینزل اور نازل کرتا ہے لکم تمہارے واسطے من السماء رزقا آسمان سے روزی کے اسباب جیسے مینھہ یا فرشتون کو بھیجتا ہے اس تدبیر کے ساتھہ جو سبب رزق ہو وما یتذکر اور نصیحت نہین مانتا یعنی ان نشانیون سے کوئی عبرت نہین پکڑتا الا من ینیب ۝ مگر وہ جو پھرتا ہے خدا کی طرف یعنی جو معصیت سے پھر کر طاعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے فادعوا اللہ پس پکارو اللہ کو مخلصین لہ الدین اس حال مین کہ پاک کرنے والے رہو اپنی طاعت کو شرک اور ریا سے اوسکے واسطے ولو کرہ الکفرون ۝ اگرچہ کراہت کریگا کافر

اوسکی توحید مین تمھارے اخلاص سے اسواسطے کروہ نعمت ایمان سے کافر ہین اور تم اوس نعمت پر شاکر ہو تو تم مین اور اونمین باہم نفرت ہی اور
تمھارے اعمال و اقوال اونکو محبوب اور مرغوب نہین ہین جسطرح اونکے کام اور باتین تمکو مکروہ معلوم ہوتی ہین رَفِيعُ الدَّرَجَٰتِ
وہ ہی بلند کرنے والا بندون کے درجے دنیا مین تفاوت طبقات کے ساتھ اور عقبیٰ مین مراتب اور مقامات کا تفاوت کرکے یا انبیا
علیہم السلام کے درجے بلند کرنے والا ہی حضرت آدم کا درجہ صفوت کے ساتھ بلند کیا اور حضرت نوح کا درجہ دعوت کے سبب اور حضرت
ابراہیم کو خلت اور حضرت موسیٰ کو قربت اور حضرت عیسیٰ کو زہادت اور حضرت سید الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت عطا فرما کر
سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جس کسی کا درجہ چاہتا ہی بلند کرتا ہی حقائق کی شناخت اور معرفت کے سبب بحر الحقائق مین ہی کہ محبون کا
درجہ بلند کرنے والا ہی محبت سے فنا کرکے محبوبیت کے ساتھ باقی رکھکر ایک عزیز نے فرمایا ہی کہ لَا يُوجَدُ الْبَقَاءُ اِلَّا بِالْفَنَاءِ
جبتک تو شربت فنا نپیے کا خلعت بقا نہ پہنیگا ۔ قطعہ ۔ بنوش دُردِ فنا گر بقا ہمی خواہی * کہ زاد راہ بقا دردی خرابات ست * ز حال خویش فنا
شو درین رہ ای عطار * کہ باقی رہ عشاق فانی الذات ست * ذُو الْعَرْشِ خداوند عرش ہی یعنی عرش کا خالق اور اوسکا ہی
یا ملک و سلطنت کا خداوند ہی يُلْقِي الرُّوحَ ڈالتا ہی روح کو مِنْ أَمْرِهِ اپنے حکم سے یا بھیجتا ہی جبرئیل کو عَلَىٰ مَن يَشَاءُ
جسپر چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهِ اپنے بندون مین سے یعنی جسے چاہتا ہی مرتبۂ نبوت عطا فرماتا ہی لِيُنذِرَ تا کہ ڈرائے وہ جسپر وحی
آئے لوگون کو يَوْمَ التَّلَاقِ ملاقات کے دن یعنی جسدن روحین بدنون سے ملینگی یا اہل زمین اور اہل آسمان باہم ملاقات
کرینگے یا اولین و آخرین یا معبود اور اوسکی عبادت کرنے والے یا مظلوم اور ظالم یا ہر عمل کرنے والا ملاقی ہوگا اپنے عمل سے یا یہ سب جمع مذکور
ہوئے ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے يَوْمَ هُم جسدن کہ وہ یعنی عبادت کرنے والے بَارِزُونَ ظاہر ہونگے قبرون سے نکلکر
لَا يَخْفَىٰ پوشیدہ نہین ہوتی عَلَى اللَّهِ اللہ تعالےٰ پر مِنْهُمْ اونمین سے یعنی باوصف کثرت کے بندون کی ذاتون اور اعمال اور
احوال مین نہین پوشیدہ ہی خدا پر شَيْءٌ کچھ بلکہ سب کو جانتا ہی اور سب کو عمل کے موافق جزا دیگا اور ندا کرنے والا ندا کریگا لِّمَنِ الْمُلْكُ
الْيَوْمَ کسکے واسطے ہی بادشاہی آجکے دن تو سب بندے باہم متفق ہوکر جواب دینگے کہ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ خدا کے واسطے جو ایک ہی
حکم مین توڑنے والا اونکے جھگڑے جو ملک کے مدعی تھے اور چونکہ کافرون کو خدا کی وحدانیت کا ضروری علم حاصل ہوگا تو اس جواب مین ایمان اور
موافقت کرینگے الْيَوْمَ تُجْزَىٰ آج جزا دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک نفس بِمَا كَسَبَتْ جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہی لَا ظُلْمَ
الْيَوْمَ نہین ہی ظلم آج کہ نہ کسی کے ثواب مین سے کم کرینگے نہ کسی پر عذاب بڑھائینگے نہ کسی کو دوسرے کے گناہ پر پکڑینگے نہ نیکی کا بدلا
بدی دینگے نہ بدی کا بدلا نیکی إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ سَرِيعُ الْحِسَابِ جلدی شمار کرنے والا ہی حساب کے وقت اور ہر ایک
کی جزا جلدی اوسے دیگا اسواسطے کہ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ یعنی اوسے کوئی چیز کسی چیز سے باز نہین رکھتی وسیط مین ہی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ
مین بادشاہ جزا دینے والا ہون ممکن نہین ہی کہ کوئی جنتی جنت مین داخل ہو یا کوئی دوزخی دوزخ مین جائے اور اوسکے ذمے مظلمہ ہو جبتک مین اوس
مظلمہ کو رفع نہ کرلون ۔ رباعی ۔ در بدعہ اہل ظلم جانے عجب ست * وز دین ظلم را دیانے عجب ست * از ظلم بپرہیز کہ در روز جزا * لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ گوشمالے عجب ست
وَأَنذِرْهُمْ اور ڈرا کافرون کو یا خوف دلا اونکو يَوْمَ الْآزِفَةِ عذاب سے روز نزدیک کے یعنی روز قیامت کے عذاب سے کہ وہ ضرور آئیگا

اور جو کچھ آنے والا ہے وہ پہونچنے کے قریب ہے اِذِ الْقُلُوْبُ ڈرا اونھیں اوس وقت سے جب کہ اونکے دل لَدَى الْحَنَاجِرِ
اونکے حلقوں کے پاس ہونگے یعنی اوس دن کے ہول سے اونکے دل اپنی جگہوں سے نکل جانے کا میل کرکے حلقوں میں
آجائینگے اور وہین اٹک رہینگے نہ اپنی جگہ پھر سکینگے کہ دل والے کو آرام ہو جائے نہ نکل جائینگے کہ نجات پائے اور ایسے دل والے
ہونگے كٰظِمِیْنَ غم کے بھرے ہوئے غصے میں بھرے ہوئے مَا لِلظّٰلِمِیْنَ نہیں ہو ظالموں یعنی کافروں کے واسطے اوس روز
مِنْ حَمِیْمٍ کوئی قرابتی مشفق اور کوئی یار مہربان کہ عذاب اونپر سے دفع کرے وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ۝ اور نہ
کوئی شفاعت کرنے والا کہ اوسکا حکم مانیں یعنی شفاعت کرنے والا کہ اوسکی شفاعت قبول ہو یَعْلَمُ جانتا ہے الله خَآئِنَةَ
الْاَعْیُنِ خیانت آنکھوں کی یعنی اوسکی طرف نظر کرنا جسکو دیکھنا حرام ہو یا لوگوں کا عیب بیان کرکے چغلی کھانا یا دیکھے اور
نہ دیکھنے میں جھوٹ بولنا امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ محبوں کی آنکھوں کی خیانت یہ ہے کہ مناجات کے وقت نیند کو آنکھ
قریب آنے دیں جیسا کہ زبور میں آیا ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہے دعوی محبت میں جو رات کو سوتا ہے تمام شب نام عشق وصالی نظم
خواب را دیدۂ عاشق چہ کار ۔ چشم او چون شمع باشد اشکبار ۔ چشمہا ے عاشقان از خواب نیست ۔ یک نفس آن چشمہا بے آب نیست
وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ۝ اور جانتا ہے جو چیز چھپاتی ہیں سینوں سے یعنی سب کے ارادے اور خطرے جانتا ہے وَاللّٰهُ
یَقْضِیْ بِالْحَقِّ ط اور الله حکم کرتا ہے راستی اور صحت کے ساتھ نیکیا اور بدکام کرنے والے کی جزا میں وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ
اور وہ جنکو پوجتے ہیں مشرک مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا لَا یَقْضُوْنَ حکم نہیں کرتے بِشَیْءٍ ط کچھ بھی اسلئے کہ وہ
جماد ہیں اونھیں حکم کرنے کی قدرت ہی نہیں اور اگر حیوان ہیں تو مخلوق اور مملوک ہیں اور مملوک کو حکم کی قدرت نہیں ہوتی اِنَّ اللّٰهَ
بیشک الله هُوَ السَّمِیْعُ وہی سننے والا ہے بندوں کی باتیں الْبَصِیْرُ ۝ دیکھنے والا اونکے کام اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا
کیا سیر اور سفر نہیں کرتے مکہ کے مشرک فِی الْاَرْضِ زمین میں یمن اور شام کی تجارت کو فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ
کہ پھر دیکھیں کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ كَانُوْا انجام کار اون لوگوں کا جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ واسطے پہلے اونکے
اہل تکذیب جیسے عاد اور ثمود اور اصحاب مؤتفکہ کہ اونکے مقام اور مکان کی طرف قریش کے تاجر آتے جاتے ہیں كَانُوْا هُمْ
اَشَدَّ مِنْهُمْ تھے اگلے لوگ انسے سخت قُوَّةً قوت کی رو سے یا قدرت کی راہ سے وَّاٰثَارًا اور بہت زیادہ انکے نشانوں کی
جہت سے فِی الْاَرْضِ زمین میں اونکے جوار و دیار کی جیسے اونچے اونچے قلعے اور بڑے بڑے شہر فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پھر
پکڑ لیا الله نے اونکو اور اونپر عذاب کیا بِذُنُوْبِهِمْ ط اونکے گناہوں یعنی کفر اور تکذیب کے سبب سے وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نہ تھا اونکے
واسطے مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ وَّاقٍ ۝ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ اوس عذاب کو اونپر سے دفع کرے ذٰلِكَ وہ پکڑ
بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ بسبب اسکے تھی کہ آتے اونکے پاس رُسُلُهُمْ اونکے رسول بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلوں
اور ظاہر معجزوں کے ساتھ فَكَفَرُوْا پھر کافر ہوئے اونسے یعنی اون دلیلوں اور معجزوں پر ایمان نہ لائے اور قرآن سے منکر ہوئے
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ط تو پکڑ لیا اونھیں الله نے اور اونپر غصہ اور عذاب کیا اِنَّهٗ قَوِیٌّ بیشک الله قوی اور قادر ہے جو چاہے کرے

ع ۱۱

شَدِيدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا مشرکون پر وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ اور بیشک ہمنے بھیجا موسیٰ کو
بِآيَاتِنَا اپنے معجزون سمیت کہ وہ نو معجزے تھے وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ○ اور کھلی ہوئی دلیل اور حجت کے ساتھ کہا ہو کہ اس
عصا مراد ہو اور اوسکو الگ کرکے ذکر فرمانا اوسکی تعظیم کی جہت سے ہو یا آیات سے مراد حق کی طرف دعوت کرنا ہو اور سلطان مبین و انکا
معجزہ ہو یعنی نبوت اور حجت کے ساتھ بھیجا ہمنے موسیٰ کو إِلَىٰ فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف کہ عمالقہ مصر میں سب سے بڑا تھا اور خدائی کا
دعوی کرتا تھا وَهَامَانَ اور ہامان کی طرف جو فرعون کا وزیر تھا وَقَارُونَ اور قارون کی جانب کہ فرعون کا مقرب اور مشیر تھا
تو حضرت موسیٰ نے اونھین حق کی طرف دعوت کرکے معجزہ ظاہر فرمایا اور اونھون نے تکذیب اور انکار کیا فَقَالُوا پھر کہا کہ یہ شخص
سَاحِرٌ جادوگر ہو کہ سحر کے زور سے ہمکو خلاف عقل باتین دکھاتا ہو كَذَّابٌ ○ جھوٹھا ہو اس بات مین جو یہ کہتا ہو کہ ایک خدا ہو اور مین اوسکا
رسول ہون فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ پھر جب آیا اونکے پاس پیغام صحیح اور درست مِنْ عِندِنَا ہمارے پاس سے
قَالُوا اقْتُلُوا تو بولے کہ قتل کرو أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا بیٹون کو اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین مَعَهُ موسیٰ کے
ساتھ یعنی فرعون کے لوگ حضرت موسیٰ کی ولادت کے قبل بنی اسرائیل کے فرزندون کو قتل کرتے تھے پھر حضرت موسیٰ کے پیدا ہونے کے
بعد ہاتھ روکا تھا جب حضرت موسیٰ آئے اور نبوت کا دعوی کیا تو پھر فرعون کے امرا بولے کہ بنی اسرائیل کے بیٹون کو قتل کرو
تاکہ اونکے دل شکستہ ہون اور موسیٰ کی مدد نہ کرین وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ اور جیتی چھوڑو اونکی بیٹیان تاکہ قبطیون کی
عورتون کی خدمت کرین تو اونھون نے یہ مکر کیا وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ اور نہین ہو مکر کافرون کا انبیا علیہم السلام اور مومنون کی
نسبت إِلَّا فِي ضَلَالٍ ○ مگر گمراہی اور بیہودگی یعنی مکر پیش نہین جاتا اور اوسکا وبال مکر کرنے والون کی طرف پھرتا ہو پھر فرعون نے
دوبارہ اپنے خواص سے حضرت موسیٰ کے باب مین مشورہ کیا اور بولا کہ اوسے قتل ہی کرنا چاہیے فرعون کے خواص اور مصاحب بولے کہ
ایسا نہو کہ موسیٰ نے اپنے قاتل پر سحر کیا ہو اور اوسے قتل کرنے سے تجھے کچھ خلل پہونچے یا لوگ یہ کہین کہ فرعون موسیٰ کے ساتھ مقابلہ
نہ کرسکا تو اوسنے اونھین قتل کردیا صلاح یہ ہو کہ ہم ساحرون کو بلائین کہ وہ اگر موسیٰ سے مقابلہ کرین فرعون نے یہ بات مان لی اور وہ جانتا تھا
کہ حضرت موسیٰ پیغمبر ہین اونھین قتل کرنے سے ڈرتا تھا مگر مصاحبون اور خصوصون کے سامنے ڈینگ کی لی وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي
اور بولا فرعون کہ چھوڑو مجھے تاکہ ذلت اور خواری کے ساتھ أَقْتُلْ مُوسَىٰ قتل کرون مین موسیٰ کو وَلْيَدْعُ رَبَّهُ اور کہدو
کہ موسیٰ پکارے اپنے خدا کو کہ وہ میرا قتل موسیٰ پر سے روکے إِنِّي أَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ اس بات سے
کہ بدل دے موسیٰ دین تمھارا اور تمکو میری پرستش سے باز رکھے أَوْ أَن يُظْهِرَ یا یہ کہ ظاہر کرے دعوت کے سبب سے فِي الْأَرْضِ
الْفَسَادَ ○ زمین مصر مین فساد اور تباہی یعنی جب اوسکے بہت لوگ تابع ہو جائین تو تمھارے ساتھ جنگ کرین اور بکرے يَظْهَرَ فِي الْأَرْضِ
الْفَسَادُ پڑھا ہی یظہر کی یے کو زبر ہے کو زبر پڑھا ہی اور الفساد کی دال کو پیش وَقَالَ مُوسَىٰ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے
بعد اسکے کہ یہ خبر اونھین پہونچی کہ إِنِّي عُذْتُ بیشک مین نے پناہ لی بِرَبِّي وَرَبِّكُم اپنے رب اور تمھارے رب کے ساتھ
مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ ہر متکبر کے شر سے کہ اپنی بڑائی کے مارے لَّا يُؤْمِنُ نہین ایمان لاتا بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ روز حساب پر

ع

موسی علیہ السلام نے فرعون کا نام نہ لیا اور اوس پیچے اور نشان کے ساتھ ذکر کیا جو اوسکو اور اوسکے مصاحبون کو شامل ہو جب حضرت
موسیٰ کے قتل کی خبر مشہور ہوئی کہ فرعون اونھین قتل کیا چاہتا ہو تو دشمن خوش ہوئے اور دوست غمگین وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ
اور کہا ایک مرد مومن نے مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ فرعون کے قرابتیون مین سے یعنی خربیل یا سمعان نے کہ مدت سے یَكْتُمُ چھپاتا تھا
فرعون سے اور اوسکے تابعون سے اِيْمَانَهٗٓ اپنا ایمان اور بعضون نے کہا ہو کہ کئی برس گذرے تھے کہ وہ ایمان لایا تھا اور اوسکو
چھپایا تھا جب یہ خبر سنی کہ فرعون حضرت موسیٰ کو قتل کیا چاہتا ہو تو بولا کہ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا کیا قتل کرو گے تم ایک مرد کو اَنْ
يَّقُوْلَ اسواسطے کہ وہ کہتا ہو کہ رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہو وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ حال آنکہ لایا ہو تمھارے پاس معجزے
کھلے ہوئے مِنْ رَّبِّكُمْ تمھارے رب پاس سے وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا اور اگر ہو وہ جھوٹا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ تو اوسپر
وبال اوسکے جھوٹ کا اور وہ وبال اوسے ہلاک کریگا وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا اور اگر ہو سچا يُّصِبْكُمْ تو پہنچیگا تمکو بَعْضُ الَّذِيْ
يَعِدُكُمْ بعض اوسکا جو تمکو وہ وعدہ دیتا ہو یعنی کہتا ہو کہ دنیا اور آخرت کا عذاب تمکو پہونچیگا تو اگر وہ اپنے وعدہ مین سچا ہو تو اوس
عذاب مین سے بعض یعنی دنیا کا عذاب تمکو جلد پہونچیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا یعنی ہدایت کی توفیق
نہین دیتا مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اوسے جو حد سے گذرنیوالا ہو لڑکون کا خون ناحق کرنے مین كَذَّابٌ۝ جھوٹا خدائی کے
دعوے مین يٰقَوْمِ اے میری قوم لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ تمھارے واسطے ہو بادشاہی آج ظٰهِرِيْنَ اوس حال مین کہ تم
غالب ہو بنی اسرائیل پر اور اونکی بہ نسبت عالی رتبہ ہو فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین فَمَنْ يَّنْصُرُنَا پھر کون ہو جو مدد دے ہمکو اور بچا
کرے ہماری مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ خدا کے عذاب سے اِنْ جَآءَنَا اگر آئے ہمپر تو تم حضرت موسیٰ کے قتل کا قصد نہ کرو اور اوس سے
ہاتھ اوٹھا وَقَالَ فِرْعَوْنُ کہا فرعون نے اوس مرد مومن سے جو حضرت موسیٰ کے قتل سے منع کرتا تھا اور اور لوگون سے بھی
کہا جو اوسکے قریب حاضر تھے کہ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى نہین کہا مین نے تمکو مگر وہ جو مین دیکھتا ہون یعنی موسیٰ کے قتل
مین نے صلاح دیکھی تو وہی راہ صواب تمکو بتائی وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اور راہ نہین بتاتا ہون تمکو اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ۝
مگر راہ راستی اور درستی کی خربیل نے جب یہ بات سنی تو دوبارہ محبت نے زور کیا اور جوش ایمان ہوا تو قوم کو ڈرانے لگا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا
ہے وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ اور کہا اوس مرد نے جو ایمان لایا تھا کہ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اے میری قوم کے لوگو مین یقینی خوف کرتا ہون
عَلَيْكُمْ تمپر موسیٰ کی تکذیب اور تعرض کے سبب سے مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ۝ جیسے اون لشکرون کے دن جنھون نے رسولون کی
تکذیب کی یوم احزاب سے اون لشکرون کے ہلاک ہونے کا دن مراد ہو کہ یہ اوسکی تفصیل ہو کہ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ مانند حال
قوم نوح کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی وَّعَادٍ اور مانند عاد کے کہ تند ہوا سے غارت ہوئے وَّثَمُوْدَ اور مثل قوم ثمود کے کہ ایک چیخ سے
تمام قوم مرگئی وَّالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور مانند حال اون لوگون کے جو اونکے بعد تھے جیسا اہل موتفکہ کہ اونکا شہر اولٹ پلٹ گیا اور
جیسے اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلہ مین گرفتار ہوئے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ اور نہین ہو اللہ کہ چاہے ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ۝ ظلم اپنے بندون پر یعنی اونکو
بیگناہ عذاب نہین کرتا تو تم بھی ظلم نہ کرو تاکہ تمپر عذاب آئے وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اور اے میری قوم کے لوگو بیشک مین خوف کرتا ہون عَلَيْكُمْ

يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ دوسرے دن کا عذاب بلانے کو یعنی روز قیامت کے عذاب کا خوف کرتا ہون کہ اوس دن ایک دوسرے کو بلاویگا اور پکاریگا کہ ہماری فریاد کو پہونچو اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہونچیگا یا جنتی اور دوزخی ایک دوسرے کو پکارینگے جیسا کہ سورہ اعراف مین مذکور ہوا یا موت ذبح ہونے کے بعد ندا ہوگی کہ یا اہل الجنۃ خلود فلا موت و یا اہل النار خلود فلا موت یا اوس دن منادی ندا کریگا کہ فلان شخص نیک بخت ہوا کہ ابد تک نیک بخت ہوگا اور فلان شخص بدبخت ہوا کہ اوسکو کبھی نیکبختی نہ ہوگی يَوْمَ تُوَلُّوْنَ جس دن پھیرو گے منہ جاؤگے موقف حساب سے اور چلوگے مُدْبِرِيْنَ پیٹھ پھیرے ہوئے وہان سے دوزخ مین مَا لَكُمْ نہوگا تمہارے واسطے مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ عَاصِمٍ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ تمکو پناہ مین لے سکے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسکو چھوڑ دیتا ہے خدا گمراہی مین فَمَا لَهٗ تو نہین ہے اوسکے واسطے مِنْ هَادٍ کوئی ہدایت کرنے والا جو منزل مقصود کو پہونچائے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ اور تحقیق کہ آیا تمہارے پاس یوسف بن یعقوب علیہما السلام مِنْ قَبْلُ موسی سے پہلے بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ اور کہا ہے کہ موسی علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون وہی فرعون ہے جو حضرت یوسف کے عہد مین تھا فرعون کا بہت عیش طبیعت گھوڑا مر گیا تھا حضرت یوسف کی دعا سے خدا نے اوسے زندہ کیا اور فرعون اونکا ایمان لایا جب یوسف علیہ السلام نے وفات پائی تو فرعون دین سے برگشتہ ہوگیا اور حضرت موسی کے زمانہ تک زندہ رہا تو مرد مومن نے بیان کی کہ اس سے قبل یوسف علیہ السلام تمہارے پاس کھلے ہوئے معجزات کے ساتھ آئے تھے کہ گھوڑا زندہ کرنا اور اونکی براءت پر بچہ کا گواہی دینا اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت موسی کے زمانہ کا فرعون حضرت یوسف علیہما السلام کے زمانہ کے فرعون کی اولاد مین تھا حق تعالی نے حضرت یوسف کو اوس فرعون کی طرف رسول کیا حضرت یوسف بیس برس تک اون لوگون مین رہے اور معجزے دکھائے مگر وہ لوگ ایمان نہ لائے تو اوس مرد مومن نے اوسکی خبر دی کہ حضرت یوسف تمہارے پاس آئے تھے فَمَا زِلْتُمْ تو برابر رہے تم فِيْ شَكٍّ شک اور گمان مین مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ اوس چیز سے کہ لایا تھا تمہارے پاس اور دین حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ یہان تک کہ جب وہ گذر گیا تو قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ تمنے کہا کہ ہرگز نہ بھیجیگا اللہ مِنْۢ بَعْدِهٖ اوسکے بعد رَسُوْلًا کوئی رسول یعنی چونکہ پہلے اس رسول کی بات نہ سنی تو اب کوئی دوسرا رسول نہ آئیگا اس خوف سے کہ اوسکی بات بھی ہم رد کرین كَذٰلِكَ اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ گمراہ کرتا ہے خدا مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اوسے جو حد سے گذرنے والا ہے انکار مین مُّرْتَابٌ شک رکھنے والا اوس چیز مین جو معجزے سے ثابت ہو پھر مسرفون اور شکیون کی کیفیت بیان کرتا ہے کہ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ وہ لوگ جو جھگڑتے ہین انبیا کے ساتھ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتون باطل اور دفع کرنے مین بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ بغیر کسی دلیل کے کہ آئی اونکے پاس كَبُرَ بڑا ہے اونکا جھگڑا مَقْتًا بغض کی جہت سے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور اون لوگون کے نزدیک جو ایمان لائے ہین یعنی حق تعالی اونکے جھگڑے کو سخت دشمن رکھتا ہے اور مومن بھی اونکے دشمن ہین كَذٰلِكَ اسی طرح يَطْبَعُ اللّٰهُ مہر کرتا ہے اللہ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ ہر دل پر متکبر کے جو فرمانبرداری سے سرکشی کرتا ہے جَبَّارٍ خودکام اور خود پسند کے جو اوروں سے اپنے کو برتر جانتا ہے تو ہر دل کی تخصیص مین فرعون نے اندیشہ کیا کہ اوسکی بات سننے والون کے دل مین اثر کرے تو وزیر کو بلایا اور لوگون کو دوسری طرف مشغول کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا اور کہا فرعون نے کہ ای ہامان بنا میرے واسطے ایک مکان بہت بلند لَّعَلِّيْٓ کہ شاید مین اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ

پہونچون دروازون یا راہون پر اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ دروازے یا راہین آسمانون کی ایک آسمان سے دوسرے
آسمان کی طرف فَاَطَّلِعَ پھر مطلع ہون یعنی دیکھون اِلٰٓی اِلٰہِ مُوْسٰی موسی کے خدا کی طرف یا اوسکے خدا کا احوال تو مجھے معلوم ہو وَ
اِنِّیْ لَاَظُنُّہٗ اور بیشک مین گمان کرتا ہون موسی کو کَاذِبًا ط جھوٹا دعوی رسالت مین یا اس بات مین کہ اوسکا خدا ہے جسنے آسمان
پیدا کیے پھر مکان بنانا شروع کیا موسی علیہ السلام روئے تو وحی آئی کہ غمگین نہو دیکھو تو مین اوسکے ساتھ کیا کرتا ہون پھر حق تعالی نے
اوسکا اونچے محل کو پورا بن چکنے کے بعد خراب کر دیا جیسا کہ سورۂ قصص مین مذکور ہو چکا وَکَذٰلِکَ اور اسی طرح زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ
آراستہ کر دی گئی فرعون کے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِہٖ برائی اوسکے کام کی وَصُدَّ اور روکا گیا عَنِ السَّبِیْلِ ط سیدھی راہ سے
وَمَا کَیْدُ فِرْعَوْنَ اور نہ تھا مکر فرعون کا اونچا محل بنانے اور قوم کو دھوکا دینے مین اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ع مگر تباہی

ع ۱۰

اور نیستی مین وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ اور کہا اوسنے جو ایمان لایا تھا یعنی خربیل نے کہا کہ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اے میری قوم کے
لوگو پیروی کرو میری اَھْدِکُمْ راہ دکھاؤنگا مین تمکو سَبِیْلَ الرَّشَادِ ج راہ راستی اور ہدایت کی یٰقَوْمِ اے میری قوم اِنَّمَا
ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا نہین ہے یہ زندگی دنیا کی مگر مَتَاعٌ ز فائدہ پانا کہ بہت جلد منقطع ہو جاے یعنی اوسکا عیش ذرا دیر
مین مٹ جاتا ہے نظم بباغ دہر کہ بس تازہ روی خوشبو ست ✽ مباش غرہ کہ با خود خزان زپے دارد ✽ زمان زمان بجہد باد
نکبت ادبار ✽ چہ رنگ و بو کہ نشانے زباغ نگذارد ✽ وَّاِنَّ الْاٰخِرَۃَ اور بیشک آخرت ھِیَ دَارُ الْقَرَارِ وہی گھر
آرام اور قرار کا کہ اوسے زوال اور آفت متصور ہی نہین مَنْ عَمِلَ سَیِّئَۃً جو کوئی کرے کام برا فَلَا یُجْزٰٓی تو جزا نہین دیا جائیگا
اِلَّا مِثْلَھَا ج مگر مثل اوسکے اور یہ محض عدل الہی کے حکم سے ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے کام اچھا مِّنْ ذَکَرٍ
اَوْ اُنْثٰی مرد اور عورت مین سے وَھُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ وہ مومن ہو اسواسطے کہ عمل قبول ہونے مین ایمان اصل ہے فَاُولٰٓئِکَ
تو وہ لوگ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ داخل ہونگے جنت مین اور بکر نے یُدْخَلُوْنَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی داخل کیے جائینگے جنت
مین یُرْزَقُوْنَ فِیْھَا روزی دیے جائینگے اوسمین پاکیزہ میوے لذیذ کھانے خوش مزہ شربت بِغَیْرِ حِسَابٍ بیشمار

النصف

یعنی عمل کے اندازہ پر نہین بلکہ اوس سے بہت زیادہ اور یہ فضل نامتناہی کے رو سے ہے فرعون کے لوگ خربیل کی باتون سے سمجھ گئے کہ وہ
ایمان لائے ہین پس ملامت کرنا شروع کی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ فرعون کی پرستش چھوڑ کر دوسرے کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا
پس خربیل نے تنبیہ کی رو سے ندا کی کہ شاید وہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہون تو کہا کہ وَیٰقَوْمِ اور اے میری قوم کے لوگو مَا لِیْٓ کیا
مجکو ہو کیا ملیگا اور کیسی بات ہے کہ اَدْعُوْکُمْ پکارتا ہون مین تمکو اِلَی النَّجٰوۃِ نجات کی طرف کہ خدا کا ایمان لاکر اور اوسکے رسول کی
پیروی کر کے اوسکے عذاب سے نجات پاؤ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَی النَّارِ ط اور تم مجکو بلاتے ہو آگ کی طرف اور اپنے دین کی جانب
کہ وہ فرعون کی پرستش ہے تَدْعُوْنَنِیْ تم مجکو پکارتے ہو لِاَکْفُرَ بِاللّٰہِ تاکہ کافر ہو جاؤن مین خدا کے ساتھ وَاُشْرِکَ بِہٖ
اور شریک کرون اوسکا مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ اوس چیز کو کہ نہین ہے مجھے اوسکے رب ہونے کا عِلْمٌ ز مجھے علم نفی سے علم کی نفی مراد ہے معلوم
کی نفی نہین یعنی خداے برحق کے سوا اور کسیکو مین خدا نہین جانتا تو اوسکے ساتھ دوسرے کو خدائی مین کیونکر شریک کرون وَّاَنَا اَدْعُوْکُمْ

اور تاکہ آپکی امت کے واسطے یہ طریقہ سنت ہوجاوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر بار یا زیادہ ہر روز استغفار کرتے تھے کہ انی لاستغفر اللہ فی
الیوم سبعین مرۃ حدیث ہے اور تبیان میں ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے ہمارے حبیب حضرت سے طلب کرو اپنی امت کے واسطے کردو شعر
جناب میں امیدوار ہیں نظم گر لب بگشائی از نکوئی ۔ حرفے زبرائے ما بگوئی ۔ یعنی کہ بعذر خواہی ما ۔ از حالت پر گناہی ما ۔ نزدیک خدا
کنی شفاعت ۔ ارا سربانی از شفاعت ۔ وَسَبِّحْ اور تسبیح کرو بِحَمْدِ رَبِّكَ ساتھ اپنے رب کی حمد کے ساتھ بِالْعَشِيِّ پیشین
وَالْإِبْكَارِ شام او صبح یعنی سبحان اللہ وبحمدہ کہا کرو نقل ہے کہ کفار قرآن نازل ہونے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اوٹھنے کے
باب میں جھگڑا کرتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ بیشک جو لوگ جھگڑتے ہیں فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ
اللہ کی آیتوں کے باطل ہونے میں اور اونہیں دفع کرنے میں کوشش کرتے ہیں بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ بغیر کسی دلیل کے جو
آئی ہو اونکے پاس آسمان سے یا بے دلیل کے جو وہ رکھتے ہوں عقلی دلیلوں میں سے اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ نہیں ہے اونکے
سینوں میں اِلَّا كِبْرٌ مگر سرکشی حق بات سے یا سرداری کا ارادہ یا حکومت کا قصد یا عظمت کا وہم کہ مَّا هُمْ نہیں ہیں وہ ہرگز
بِبَالِغِيْهِ پہونچنے والے اسکو فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ پس پناہ مانگ خدا کی اونکے شر سے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ تحقیق کہ
وہ سننے والا ہے اونکے اقوال الْبَصِيْرُ دیکھنے والا ہے اونکے افعال لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ البتہ پیدا کرنا
آسمان اور زمین کا اَكْبَرُ بہت بڑا ہے تمہارے نزدیک مِنْ خَلْقِ النَّاسِ آدمیوں کے پیدا کرنے سے تو جو قادر ہوا آسمان و
زمین پیدا کرنے پر باوصف اونکی عظمت اور پھیلاوے کے پہلے پہل بے اصل اور بے مادہ کے البتہ وہ قادر ہوگا آدمی کو دوبارہ پیدا کرنے پر
اصل اور مادہ سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لیکن بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے کہ یہ پیدا کرنا بہت آسان ہے بعضے
مفسرون کے قول کے موافق جھگڑا کرنے والے یہود تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم ہمارے یار نہیں ہو بلکہ وہ ابو
مسیح بن داؤد ہے یعنی دجال کہ اوسکی سلطنت خشکی اور تری میں پہونچ جائیگی اور پانی کی نہرین اوسکے ساتھ جاری ہونگی اور بادشاہی ہماری طرف پھر
آئیگی اور وہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ یعنی جو لوگ دجال کے باب میں جھگڑا کرتے ہیں
اور اوسے آیت اللہ یعنی خدا کی نشانی جانتے ہیں اونکے دلوں میں کبر ہے یعنی حکومت اور سلطنت کی خواہش کہ اوس حکومت اور سلطنت کو نہ
پہونچینگے تو تم خدا کی پناہ مانگو فتنۂ دجال کے شر سے اور یہ بھی کہتے تھے کہ دجال کا جثہ آدمیوں کے جثہ سے بہت بڑا ہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ
زمین آسمان کا پیدا کرنا اوسے پیدا کرنے سے بڑھکر ہے اور بہت لوگ نہیں جانتے کہ دجال بھی ہماری مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جاننا چاہیے کہ دجال ایک آدمی ہے اور
آدمیوں کی بہ نسبت قد میں بہت بلند اور اوسکا جثہ بہت بڑا ہے اور وہ کانا ہے کہ اوسکا ظہور قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور ہمارے
پیغمبر نے اوسکے نکلنے کی علامتیں بیان کی ہیں کہ اوسکے خروج کے تین برس قبل لوگ غلہ کے قحط میں مبتلا ہونگے پہلے برس تو جتنا پانی
برستا اوسکی تہائی حصہ کم برسیگا اور زمین میں جسقدر روئیدگی ہوتی اوس سے ایک تہائی کم ہوگی دوسرے برس دو تہائیاں تیسرے برس نہ
آسمان سے پانی برسیگا نہ زمین پر گھاس اوگیگی پھر دجال نکلیگا اور اوسکے ساتھ جادو وغیرہ بہت ہوگا اور بہت خلق اوسکی متابعت کریگی
مگر جو خدا کو مضبوط پکڑے اور اوسکے ساتھ بہشت اور دوزخ بھی ہوگی اور جن اور شیطان اوسکے ساتھ ہونگے کہ وہ آدمیوں کی صورت

لڑکے سے کہیگا کہ اگر مین تیرے مان باپ کو زندہ کر دون تو تو میری خدائی کا اقرار کریگا وہ کہیگا کہ ہان بس فوراً شیاطین اوسکے مان باپ کی
شکل بنجاینگے اور اوس سے کہینگے کہ بیٹا اسکی اطاعت کر کہ یہی تیرا خالق ہے غرضکہ وہ سب شہر لیلیگا مگر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً
اسواسطے کہ فرشتے ان دونون شہرون کی نگہبانی کرینگے اور جب مومنون پر کام تنگ ہوگا تو حق تعالی حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان سے
اوتاریگا کہ وہ دجال کو قتل کرینگے اور اوسکے لشکر مین اکثر یہود ہونگے تمام لشکر کو عیسی علیہ السلام قتل کرینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے
نزول کے احوال کا ایک شمہ انشاء اللہ تعالی سورۂ زخرف مین مذکور ہوگا وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اور برابر
نہین ہین اندھے اور آنکھون والے یعنی غافل و عاقل یا جاہل و عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور
یکسان نہین ہوتے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے وَلَا الْمُسِيءُ اور نہ بدکار یعنی کافر مراد یہ ہے جسطرح اندھے اور
آنکھون والے دنیا مین برابر نہین اسیطرح مومن اور کافر عقبی مین برابر نہونگے ایک جنت کے درجون مین ساکن ہوگا ایک
دوزخ کے درکون مین ہمیشہ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ تھوڑی نصیحت مانتے ہین اور جب ثابت ہوا کہ نیک کام کرنیوالا
اور بدکام کرنیوالا ثواب اور عذاب مین برابر نہین اور دنیا تکلیف کا گھر ہے جزا کا گھر نہین تو دوسرا گھر ضرور ہے جہان جزا پائین اور وہ
قیامت مین ہوگا إِنَّ السَّاعَةَ بیشک ساعت قیامت لَآتِيَةٌ البتہ آنے والی ہے لَّا رَيْبَ فِيهَا کچھ شک نہین اوسکے
آنے مین اسواسطے کہ سب رسولون نے قیامت واقع ہونے کا وعدہ کیا ہے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت آدمی
لَا يُؤْمِنُونَ نہین ایمان لاتے قیامت کا اور اپنی نظر کے قصور اور محسوسات کی الفت کے سبب سے اوسکی تصدیق نہین کرتے
وَقَالَ رَبُّكُمُ اور تمہارے رب نے کہا ادْعُونِي پکارو مجھکو أَسْتَجِبْ لَكُمْ تاکہ قبول کرون مین تمہارے واسطے
قبول کرنیکے یہ معنی ہین کہ تم میری عبادت کرو تاکہ مین تمکو ثواب دون اکثر علماے عبادت کی جگہ دعا کو ڈھالا ہے اور عبادت
ہونیکی تائید یہ قول کرتا ہے جو حق تعالی نے فرمایا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ تحقیق کہ وہ لوگ جو سرکشی کرتے ہین عَنْ
عِبَادَتِي میری عبادت سے سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ قریب ہے کہ داخل ہون دوزخ مین اور بکر نے مجہول کا صیغہ یعنی یُدخلون کو
پیش خے کو زبر پڑھا ہے یعنی داخل کیے جاینگے دوزخ مین دَاخِرِينَ بیچارے ذلیل و خوار اور بعضون نے کہا ہے کہ دعا استغاثہ کے
معنی مین ہے یعنی فریاد چاہو مجھسے عاجزی کے وقت کہ مین تمہاری فریاد کو پہونچون اور ایک گروہ علما کے قول کے موافق دعا سے سوال
مراد ہے یعنی مجھسے سوال کرو تاکہ مین تمکو عطا کرون اسواسطے کہ میری رحمت کا خزانہ بھرا ہوا ہے اور میرا کرم آرزو مین بر لانے والا ہے کون فقیر ایسا ہے
جسنے میرے سامنے ہاتھ پھیلایا اور مین نے نقد مراد اوسکے ہاتھ پر نہین رکھدیا بیت بر آستان ارادت کہ سر نہاد شبے ؛ کہ لطف دوست
بروش ہزار در نگشادہ اور بعضون نے کہا ہے کہ دعا ثنا کے معنی مین ہے اور استجابت قبول کے معنی مین یعنی میری حمد و ثنا کرو تاکہ اپنے فضل
کامل سے تمہاری حمد و ثناے ناقص قبول کرون یا علماے توبہ مراد ہے اسواسطے کہ توبہ کرنے والا خدا کو پکارتا ہے اوسکی طرف رجوع کرنیکے وقت اور
اجابت توبہ قبول کرنا مراد ہے یعنی توبہ کرو تاکہ مین قبول کرون بیت گر توبہ کنی پذیرم از روے کرم ؛ وانگہ ز سر جریمت در گذرم اللَّهُ الَّذِي
جَعَلَ خدا وہ ہے جسنے برحق پیدا کی لَكُمُ اللَّيْلَ تمہارے واسطے رات اندھیری ٹھنڈے مزاج کے ساتھ لِتَسْكُنُوا تا کہ ساکن ہو جاؤ

فِيْهِ اوسمین ضمن حرکات اور سکون حواس کی جہت سے وَالنَّهَارَ اور پیدا کیا دن مُبْصِرًا روشن کرنے والا کہ مزاج کے ساتھ تاکہ دیکھو
چیزیں اور معاش حاصل کرنے میں تمہاری حرکتیں قوی ہو جائیں اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالی لَذُوْ فَضْلٍ البتہ فضل کرنے والا ہی
بہت عَلَى النَّاسِ آدمیوں پر ان ساعات پیدا کیے یا آدمیوں کو پیدا کیا اور روزی دیکر پالا ہے اور ہر شب و روز کے سبب اونکے نفس
اور ابدان قائم ہیں وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن بہت لوگ لَا يَشْكُرُوْنَ شکر نہیں کرتے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ یہ کام کرنے والا ہی
وہ اللہ رَبُّكُمْ رب تمہارا ہی خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پیدا کرنے والا سب چیزوں کا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت

وقف لازم

مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پس کس طرح اور کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف كَذٰلِكَ جیسے
پھیری گئیں یہ قومیں اسی طرح يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ پھیرے جاتے ہیں وہ لوگ جو كَانُوْا تھے عقل کی رو سے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ اللہ کی آیتون کے ساتھ انکار کرتے ہیں اور اونہیں قبول نہیں کرتے اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ اللہ وہ ہی جسنے بنادی
لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین قَرَارًا قرار اور آرام کی جگہ کہ اوسپر چلتے پھرتے ہو اور لیٹتے ہو وَالسَّمَاۤءَ بِنَاۤءً اور کیا
آسمان کو اوٹھا ہوا وَصَوَّرَكُمْ اور تصویر بنایا تمکو فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر خوب بنائیں تمہاری صورتیں یعنی
تمہارے قد سیدھے کیے اور چہرے پاکیزہ اور اعضا ایک دوسرے کے مناسب پیدا کیے وَرَزَقَكُمْ اور روزی دی تمکو مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
پاکیزہ چیزوں میں سے یعنی کھانے کی چیزیں لذیذ اور تمہاری روزی کو بہتر کر دیا حیوانات کی روزی سے بحر الحقائق میں فرمایا ہی کہ انسان کی
صورت کا حسن اس بات میں ہی کہ وہ آئینہ جہان نما ہی سب علوی اور سفلی حقائق اور ظاہری باطنی دقائق کو جامع ہی اور ذات اور صفات کی معرفت
انوار حقیقت جامعہ سے ظاہر ہیں یا معنی ای صورت تو آئینہ سر وجود روشن زرخ ... ہر دو کون ... جو تو ہمہ کائنات
صورتا و معنی موجود ذٰلِكُمُ اللّٰهُ جسنے ایسی صورت بنائی وہ خدا ہی رَبُّكُمْ رب تمہارا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ پس بہت ہی خدا اور بہت
بزرگ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار اہل عالم کا سب جن و انس وغیرہ کا هُوَ الْحَيُّ وہ وہ ہی زندہ یعنی حیات ازلی کے ساتھ اکیلا ہی لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ نہیں ہی کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَادْعُوْهُ پس پکارو تم اوسکو مُخْلِصِيْنَ اس حال میں پاک کرنے والے ہو لَهُ
الدِّيْنَ واسطے اوسکے اپنا دین شرک سے یا اپنی عبادت ریا سے اور کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب تعریف اللہ کے
واسطے ہی جو رب ہی اہل عالم کا قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکوں سے جو تمکو کہتے ہیں کہ اپنے باپ داوا کے دین پر ثابت رہیں
ہو جائیے یہ کہ اِنِّيْ نُهِيْتُ بیشک میں منع کیا گیا ہوں اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اس بات سے کہ عبادت کروں انکی
جنکو تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا لَمَّا جَاۤءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ جب کہ آئی ہیں میرے پاس دلیلیں اور آیتیں مِنْ رَّبِّيْ
میرے رب کی طرف سے وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں اَنْ اُسْلِمَ یہ کہ گردن جھکا دوں اور مطیع ہو جاؤں لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اہل جہان کے رب کے واسطے هُوَ الَّذِيْ وہ وہی ہے جسنے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمہارے دادا آدم کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر بنایا ہی آدمیوں کو پیدا کیا نطفہ سے ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر جمے ہوئے لہو سے کہ چالیس روز کے بعد منی اوس شکل کی
صورت ہو جاتی ہی ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ پھر نکالتا ہی تمکو ہر ایک کو ماں کے پیٹ سے طِفْلًا بچہ ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا پھر روک رکھتا ہی تمکو

تم ہو جاؤ اَشُدَّکُمْ اپنی کمال قوت کو کہ نہایت شباب ہے ثُمَّ پھر اوس حد سے بڑھتے ہو لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا تا کہ ہو جاؤ تم بوڑھے
وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی اور تم میں سے کوئی ہوتا ہے کہ مار ڈالا جاتا ہے مِنْ قَبْلُ جوان یا بوڑھے ہونے کے قبل وَلِتَبْلُغُوْٓا اور
باقی رکھا ہے تمکو تا کہ پہونچو تم اَجَلًا مُّسَمًّی مدت نامزد کی ہوئی تک کہ وہ موت کا وقت ہے وَّلَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ اور شاید تم
عقل لڑاؤ اپنی پیدائش میں اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر منتقل ہونے میں هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وہ ہی ہے جو زندہ
کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا پھر جب چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے کسی کام کا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ تو سوا اسکے نہیں کہ کہتا ہے
اوسکو کُنْ فَيَكُوْنُ ہو تو وہ ہو جاتا ہے بے مدت اور بے مہلت کے یا اوسکے پیدا کرنے کو آلے اور ہتھیار اور فرصت اور
مہلت کی کچھ حاجت نہیں مظہر فعل ورا کے عیب و علت نیست موقوف ہیچ آلت نیست از خم زلف کا دفتر لوں ہزار ہا
اور وہیروں اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تونے اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگوں کی طرف جو يُجَادِلُوْنَ جھگڑا اور نزاع کرتے ہیں فِيْٓ
اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتوں میں یعنی جو کافر قرآن کی دلیلوں کے منکر ہیں اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ کس طرح اور کیوں پھیرے جاتے ہیں
اوسکی تصدیق کی طرف سے اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا جھگڑا کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے تکذیب کی اور نہ ایمان لائے بِالْكِتٰبِ
قرآن کا یا سب آسمانی کتابوں کا وَبِمَآ اَرْسَلْنَا اور اوس چیز کا کہ بھیجا ہے ہم نے بِهٖ رُسُلَنَا اوسکے ساتھ اپنے رسولوں کو کہ وہ ہیں
احکام اور شریعتیں ہیں فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانیں تکذیب اور انکار کا انجام اِذِ الْاَغْلٰلُ جب کہ طوق
ہونگے فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اونکی گردنوں میں وَالسَّلٰسِلُ اور زنجیریں بھی اونکے پاؤں میں ہونگی يُسْحَبُوْنَ کھینچے جائینگے ہو کر
وہ زنجیریں پکڑ کر تا کہ اونکو ڈالدیں فِي الْحَمِيْمِ کھولتے ہوئے پانی میں ثُمَّ فِي النَّارِ پھر آگ میں يُسْجَرُوْنَ جلے
پھنکے ہونگے یعنی پانی اور آگ کے ذریعہ سے انواع عذاب میں مبتلا ہونگے ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ پھر کہا جائیگا اونسے کہ اَيْنَ مَا
كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ کہاں ہیں وہ جنکو تھے تم شریک کرتے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے قَالُوْا اور وہ کہینگے کہ وہ شریک
کیے ہوئے ضَلُّوْا عَنَّا گم ہو گئے ہمسے اور ہم اونکو نہیں پاتے اور ہم تو اونسے امداد کی توقع رکھتے تھے اونہوں نے ہمکو بلا میں چھوڑ دیا
بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا بلکہ ہم نہ تھے کہ پکارا ہو مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے دنیا میں شَيْـًٔا کسی چیز کو اوس پر اعتبار ہو یعنی اب
ہمکو ظاہر ہو گیا کہ ہماری کچھ چیز نہ تھی كَذٰلِكَ جس طرح جھگڑنے والوں کو چھوڑ دیا اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ گمراہ
چھوڑتا ہے کافروں کو کہ ایسی چیز کی طرف راہ نہیں پاتے جس سے آخرت میں فائدہ حاصل کریں پھر اونکو کہینگے کہ ذٰلِكُمْ یہ تمہاری خرابی
آج عقبیٰ میں بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ اس سبب سے کہ تھے تم خوشی کرتے فِي الْاَرْضِ زمین میں یعنی دنیا میں بِغَيْرِ الْحَقِّ
اوس چیز کے ساتھ جو حق نہ تھی یعنی شرک کے سبب سے وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ اور بسبب اسکے کہ تھے تم ناز کرتے
اپنے اوپر اور تکبر سے چال چلتے تھے اُدْخُلُوْٓا داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے ساتوں دروازوں میں جو تمہیں
تقسیم کر دیے ہیں یعنی ہر ایک گروہ دوزخ کے ایک دروازہ میں داخل ہوگا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے اوس میں فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ تو بری ٹھہرنے کی جگہ ہے سرکشوں کو دوزخ فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع ۸

تم کو ایذا پر اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک اللہ کا وعدہ دوستون کی نصرت کرنے اور دشمنون کو ہلاک کرنے کے باب مین حق ہو اور
بیشک واقع ہوگا فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ پھر اگر دکھائین ہم تجھے بَعْضَ الَّذِيْ بعض اوس مین سے نَعِدُهُمْ جو وعدہ دیا ہی ہمنے اونکو
قتل اور قید اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا مار ڈالین ہم تجھے وہ عذاب ظاہر ہونے کے قبل فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ تو ہماری طرف
پھیرے جائینگے قیامت کے دن وہ اپنی جزا پائینگے یعنی کسی طرح ہم اونھین نہ چھوڑینگے اور حق تعالی نے کفار کا کچھ عذاب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا قتل اور قید اور قحط وغیرہ اور باقی اونکے عذاب عقبی مین دکھائیگا بیت دوستان اندر دو عالم شاد و خرم میرسید دشمنان
در محنت و غم این سرا و آن سرا لکھا ہی کہ کافر جھگڑے کی راہ سے بہت معجزون کی فرمائش کرتے تھے جیسے چشمہ جاری ہو جانا باغ ظاہر کرنا آسمان
پر چڑھ جانا اونکے روبرو اوس صورت سے جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل مین مذکور ہوا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
اور بیشک بھیجے ہمنے رسول مِّنْ قَبْلِكَ تجھسے پہلے مِنْهُمْ بعض اونمین سے مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وہ ہین کہ اونکے قصے بیان
کیے ہمنے تجھپر کہ وہ اونتیس ۲۹ پیغمبر ہین وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ نہین قصے بیان کیے ہمنے اونکے
عَلَيْكَ تجھپر کہ اونکے نام تجھے جانے ہین جیسے حضرت الیسع وغیرہ اور بعضے وہ رسول ہین کہ نہ اونکے قصے تجھے جانے نہ نام مفسرین کا
ایک گروہ اس بات پر ہی کہ سب انبیا آٹھ ہزار تھے چار ہزار بنی اسرائیل مین اور چار ہزار تمام خلق مین اور مشہور یہ بات ہی کہ ایک لاکھ چوبیس
ہزار تھے اور اونپر ایمان لاتے ہین اوسی طرح بغیر تفصیل اور گنتی جاننا اور اونکو نام و نسب کے ساتھ پہچاننا شرط نہین ہی وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ
اور نہین کسی پیغمبر کو یہ بات اور قدرت اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ کہ لاوے کوئی معجزہ جو اوسکی نبوت کا نشان ہو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر اوسکی مشیت
اور حکم کے ساتھ یعنی ای کافرو تم جو پیغمبر سے معجزون کی فرمائش کرتے ہو اور وہ معجزہ دکھانے مین مستقل اور خود مختار نہین ہی وہ [illegible] حکمت
نے حکم دکھانے کا اور معجزہ ظاہر ہونے مین حکمت یہ ہی کہ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ پھر جب آتا ہی حکم اللہ کا اونپر عذاب نازل ہونے کا اور [illegible]
جو معجزون کی فرمائش کرتے ہین اور معجزے اور نشانیان ظاہر ہونے کے بعد قُضِيَ حکم کیا جاتا ہی بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ [illegible] یعنی
عذاب مین مبتلا ہوتا ہی اور مومن نجات پاتا ہی وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھاتے ہین هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ اوس وقت باطل والے [illegible] جھوٹے
معاند لوگ کہ معجزہ نبوت پر دلالت کرتا ہی اوسے دیکھنے کے بعد اور معجزے طلب کرتے ہین اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ خدا ہی
جسنے پیدا کیے لَكُمُ الْاَنْعَامَ تمہارے واسطے چارپائے جیسے اونٹ بکری گائے لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا تاکہ سوار ہو تم بعض اونمین سے
جیسے اونٹ اور گھوڑے پر وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ اور اونمین سے بعض کو کھاتے ہو جیسے بکری [illegible] اور بعض وہ ہین کہ سوار ہونے کے لائق
ہین اور کھانے کے قابل جیسے گائے بیل وَلَكُمْ اور تمہارے واسطے ہین فِيْهَا مَنَافِعُ اون چارپایون مین بہت منفعت جیسے دودھ
وَلِتَبْلُغُوْا اور اونکو پیدا کیا تاکہ پہونچو تم عَلَيْهَا اونپر [illegible] سوار ہوکے مسافت بعید [illegible] حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ حاجت کو
دلون مین ہو فائدہ اوٹھانا اور بسالگرنا وَعَلَيْهَا اور اونپر خشکی مین وَعَلَى الْفُلْكِ اور کشتیون پر دریاؤن مین تُحْمَلُوْنَ
اوٹھائے جاتے ہو وَيُرِيْكُمْ اور دکھاتا ہی خدا تمکو اٰيٰتِهٖ نشانیان اپنی قدرت کی فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ
نشانی کا قدرت کی نشانیون یا نبوت کی دلیلون مین سے انکار کرتے ہو [illegible] نبوت کی دلیلین جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا [illegible]

ع ۱۰

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہین کی اونھون نے فِي الْاَرْضِ زمین مین عاد و ثمود کی فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پس دیکھین کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام کار اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے اگلی امتون مین سے كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ تھے بہت زیادہ اونسے عدد کی راہ سے وَاَشَدَّ قُوَّةً اور بہت سخت قوت کی روسے وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ اور بہت زیادہ نشانون کی روسے جو باقی رہے ہین زمین مین قلعے وغیرہ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ تو دفع نہ کیا عذاب اونپر سے مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝ اوس چیز نے جو وہ کرتے تھے مال جمع اور سپاہ آراستہ فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ پھر جب آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ اونکے پیغمبر بِالْبَيِّنٰتِ معجزون اور دلیلون کے ساتھ فَرِحُوْا خوش ہوئے بِمَا عِنْدَهُمْ ساتھ اوس چیز کے جو اونکے پاس ہے مِّنَ الْعِلْمِ علم اونکے زعم مین یعنی جہل کا اوسکا نام علم رکھا تھا اور اس سے مراد اونکے باطل عقیدے اور بیہودہ اعتبار شبہے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ پیشون اور تجارتون کا علم مراد ہی یا علم نجوم و سحر کا اور اونکے مقابلہ مین علوم انبیا علیہم السلام اور اونکے معجزون کے ساتھ ہنسی کرتے تھے اور حق تعالی نے فرمایا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۝ اور گھیر لیا اونکو گردا گرد سے اوس چیز کی جزا نے جو انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے کہ دنیا مین طرح طرح کا عذاب تھا اور جو کچھ اونسے وعدہ کیا گیا ہی عقبیٰ مین اوس سے مراد ہی پھر جبکہ فَلَمَّا رَاَوْا دیکھی اونھون نے بَاْسَنَا سختی ہمارے عذاب کی دنیا مین قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہا اونھون نے کہ ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ اللہ پر حالانکہ وہ ایک ہی اوسکا کوئی شریک نہین وَكَفَرْنَا اور کافر ہوئے ہم بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ۝ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے ہم شرک کرنے والے یعنی بتون کے ساتھ ہمنے کفر اختیار کیا فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ پس نہ تھا کہ فائدہ کرے اونکو اِيْمَانُهُمْ ایمان اونکا لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا اوسوقت جبکہ دیکھا اونھون نے ہمارا عذاب اسواسطے کہ جب عذاب دیکھا تو اوسوقت تکلیف اوٹھ جاتی ہی اور ایمان تکلیف کے زمانے مین مقبول ہی عذاب دیکھنے کے بعد نہین سُنَّتَ اللّٰهِ عادت مقرر کردی اللہ نے عادت مقرر الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ وہ عادت جو گذری ہی فِيْ عِبَادِهٖ اوسکے بندون مین اگلی امتون مین کہ ایمان یاس کی حالت مین مقبول نہین ہی وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھایا هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ۝ اوسوقت کافرون نے یعنی اونکا نقصان اوسوقت ظاہر ہو گیا اگرچہ تمام عمر نقصان زدہ تھے

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ۴۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝	وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ حٰم سجدہ مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چون آیتین ہین

اللہ کا اسم اعظم حروف مقطعہ مین پوشیدہ ہی ہر ایک کو اوسے نکالنے مین دسترس نہین ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ح اشارہ ہی حکمت کی طرف اور میم منت کی جانب یعنی اللہ کا احسان ہی دوستون پر حکمت نازل کرکے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ حٰم اوس چیز کی طرف اشارہ ہی جو حق تعالی اور اوسکے حبیب کے درمیان راز و نیاز ہی کہ کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل اوس سے آگاہ نہین اسواسطے کہ ح اور میم دو حرف اسم رحمن کے درمیان ہین اور یہی دو حرف اسم محمد کے بیچ مین بھی ہین

قوان و نون مبارک ناموں کے بیچ میں جو یہ دونوں حرف ہیں اونکے بھید کی قسم کھا کر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن تَنْزِيلٌ اوتارا گیا ہے مِّنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ خدا بخشش کرنیوالے مہربان کی طرف سے بخشش کرنے والا ہے نفوس عوام کو ہدایت کرکے مہربان ہے قلوب خواص کی
رعایت فرماکر اور تنزیل کو ان دونوں ناموں کی طرف اضافت کرنا اس بات کی دلیل ہوسکتی ہے کہ دینی و دنیوی اور باطنی ظاہری مصلحتیں قرآن کے
ساتھ بندھی ہوئی ہیں اور یہ اوتاری ہوئی كِتٰبٌ فُصِّلَتْ ایک کتاب ہے کہ مفصل ہیں اٰيٰتُهٗ اوسکی آیتیں مشرح امر نہی وعدہ
وعید کے ساتھ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا اوس حال میں قرآن عربی ہے یعنی زبان عرب میں تاکہ سہولت کے ساتھ پڑھیں اور سمجھیں اور اوسکی
آیتوں کی تفصیل کی گئی ہے لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اوس گروہ کے لوگوں کے واسطے جو کہ جانتے ہیں اور پہچانتے ہیں کہ یہ کتاب
اللہ کی طرف سے اوتری ہے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والی اون لوگوں کو جو اوسپر عمل کرتے ہیں وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والی اون
لوگوں کو جو اوسپر ایمان نہیں لاتے فَاَعْرَضَ تو مونھ پھیرا اوسے قبول کرنے سے یعنی نہ قبول کیا اَكْثَرُهُمْ بہتیروں نے اون
کافروں میں سے فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ پس وہ نہیں سنتے یعنی اسواسطے مونھ پھیرا کہ اوسے نہیں سنتے وَقَالُوْا اور بولے
مشرک کہ ہمیشہ قُلُوْبُنَا ہمارے دل فِيْٓ اَكِنَّةٍ پوششوں میں ہیں مِّمَّا تَدْعُوْنَآ وہ چیز سمجھنے سے کہ بلاتا ہے تو ہمیں اِلَيْهِ
اوسکی طرف یعنی ہم قرآن نہیں سمجھتے وَفِيْٓ اٰذَانِنَا اور ہمارے کانوں میں وَقْرٌ گرانی ہے جو تم پڑھتے ہو اوسے ہم
سنتے ہی نہیں وَمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ اور درمیان ہمارے اور تیرے حِجَابٌ پردہ ہے کہ تمھاری نبوت کا جمال ہم نہیں دیکھتے
یا آڑ ہے کہ ہمیں تجھسے ملنے نہیں دیتی وسیط میں ہے کہ ابوجہل نے اپنے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک کپڑے کا
پردہ تان دیا اور بولا کہ تو ادھر میں ادھر فَاعْمَلْ پس تو عمل کر اپنے دین پر اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ تحقیق کہ ہم بھی عمل کرنے والے ہیں
اپنے آئین پر یا اونے حضرت سے کہا کہ جو کچھ تم کرسکتے ہو ہمارے حق میں کرو اور جو کچھ ہم تمھارے ساتھ کرسکتے ہیں اوسمیں ہم بھی کمی
نکرینگے اور ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تفسیر کی ہے کہ تو کام کر اپنی آخرت کے واسطے ہم اپنی دنیا کے لیے کام کرتے ہیں قُلْ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں مثل تمھارے یعنی جنس بشر میں سے ہوں فرشتہ
اور جن نہیں ہوں کہ تم اونکی بات نہیں سمجھتے ہو اور میں تمکو ایسی چیز کی طرف نہیں بلاتا ہوں جس سے سماعت کو کراہیت اور طبیعت کو
نفرت ہو بلکہ يُوْحٰٓى اِلَيَّ وحی کی گئی ہے میری طرف کہ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ نہیں ہے تمھارا خدا مگر اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ایک
فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ پس متوجہ ہو جاؤ اوسکی طرف توحید اور طاعت کے ساتھ اور اوسپر مقیم رہو وَاسْتَغْفِرُوْهُ اور اوس سے
بخشش چاہو اون گناہوں کی جو ایمان کے بعد تمسے ہو جائیں توضیح میں ہے کہ افعال اقوال احوال ظاہر اور باطن میں برابر ہونے کا نام
استقامت ہے یعنی چاہیے کہ تمھارا ظاہر اور باطن ایک ہو جائے اور استقامت کے مرتبہ پر پہونچ جاؤ تو استغفار کرو اپنے عمل پر نظر کرنے سے اسواسطے
کہ یہ بڑا گناہ ہے وَوَيْلٌ اور سختی اور عذاب لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ مشرکوں کے واسطے ہے الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وہ جو
نہیں دیتے ہیں زکوۃ یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ جو نفسوں کی زکوۃ ہے نہیں کہتے مطلب یہ ہے کہ توحید اختیار کرکے اپنے کو شرک کے میل سے پاک
نہیں کرتے یا یہ کہ مال کی زکوۃ نہیں دیتے مشرکوں کے ساتھ زکوۃ نہ دینے کی تخصیص اور گناہوں کی بنسبت اسواسطے ہے کہ مال اونکو بہت عزیز

اور محبوب ہی اور مال خرچ کرنا اور کامون کی نسبت اونکی جان پر بہت سخت ہوتا ہی تو یہ بات بیان کرنا اونکے بخل اور خست کی طرف اور
خلق پر شفقت نہ کرنے کی جانب اشارہ ہی اور بخل سب رذیل کامون او بری صفتون مین بڑھکر ہی اور کہا ہی کہ جس مالدار مین سخاوت اور
احسان نہین وہ مثل ایک لاش کے ہی کہ اوسمین جان نہین یا وہ ایسا ہی کہ گویا درخت نے پھل کا ہی نظم منعم ممسک شجر بے بر ست + منعم
بخل جسد بے سر ست + بخل کہ سرمایۂ ناکامیست + درد و جہان موجب بدنامیست + وَهُمْ اور مشرک لوگ بِالْآخِرَةِ آخرت کے
ساتھ هُمْ كَافِرُونَ وہ کافر ہین اس جہت سے خرچ نہین کرتے کہ اوس عالم مین بدلا اور ثواب ملنا باور نہین کرتے اِنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے نیک کام لَهُمْ أَجْرٌ اونکے واسطے اونکا اجر
غَيْرُ مَمْنُونٍ نہ گھٹایا ہوا یا بے حساب تعالم مین ہی کہ یہ آیت بیمارون اور عاجزون کی شان مین ہی کہ ضعف اور عاجزی کی
حالت مین عبادت ادا کرنے سے عاجز ہین تو حق تعالی اونھین عبادت کا ثواب ویسا ہی عطا فرماتا ہی جیسا حالت صحت کی عبادت کا
عطا کرتا ہی تو غیر ممنون کے معنی غیر مقطوع ہین عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بندہ جب نیک طریقہ پر ہوتا ہی عبادت مین تو جب بیمار ہوجاتا ہی تو حق تعالی اوس فرشتے کو حکم کردیتا ہی جو اوس بندہ پر متعین ہی کہ اس
بیمار بندے کے واسطے تو ویسا ہی عمل لکھتا رہ جیسا اوسکی صحت کے وقت لکھتا تھا جب تک مین اسے تندرست کرون یا اپنے پاس
بلا نہ لون قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَكْفُرُونَ ہر آئینہ کافر ہوتے ہو اور نہین ایمان لاتے ہو بِالَّذِي
خَلَقَ الْأَرْضَ اوسپر جسنے پیدا کی زمین فِي يَوْمَيْنِ دو دون مین امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اتوار کے دن زمین
پیدا کی اور دوشنبہ کے روز پھیلا دی وَتَجْعَلُونَ لَهُ اور بناتے ہو اوسکے واسطے اپنی زبان سے أَنْدَادًا شریک اور ہمسر
ذَٰلِكَ وہ خدا جسنے زمین پیدا کی رَبُّ الْعَالَمِينَ پروردگار ہی سب عالم کا وَجَعَلَ فِيهَا اور پیدا کیے زمین مین
رَوَاسِيَ پہاڑ بلند اور پایدار مِنْ فَوْقِهَا اوسکے اوپر سے تاکہ اونھین دیکھنے والے عبرت مین ست حصہ لین وَبَارَكَ فِيهَا اور
برکت دی اوسنے پہاڑون مین کہ چشمے اور کانین اونمین رکھین اور اوسمین پیدا کین یا زمین مین برکت دی درختون اور کھیتون اور چارپایون
اور نہرون کے سبب وَقَدَّرَ فِيهَا اور مقرر کردین بیچ زمین مین أَقْوَاتَهَا روزیان اہل زمین کی یعنی ہر موضع اور ہر مقام کے لوگون کی
روزی مقرر کردی جیسے گیہون جو چاول خرما گوشت اور مثل انکے کہ انمین سے ایک ایک چیز ہر شہر والے زیادہ کھاتے ہین اور حق تعالی نے
یہ روزیان مقدر اور مقرر فرمائین فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ چار دن کے تتمہ اور تکمیل مین کہ وہ اور دو دن ہین یعنی منگل بدھ سَوَاءً
لِلسَّائِلِينَ برابر ہوا پوچھنے والون کو جو زمین اور جو کچھ زمین مین ہی اوسے پیدا کرنے کی مدت پوچھتے ہین کہ کتنی مدت مین پیدا
ہوئی یعنی سوال کرنے والون کا پورا پورا جواب کہہ دیا گیا ثُمَّ اسْتَوَىٰ پھر قصد کیا إِلَى السَّمَاءِ آسمان کی طرف یعنی اوسے
پیدا کرنے کا وَهِيَ دُخَانٌ حالانکہ وہ دھوان تھا یعنی پانی کا بخار دھوین کی ہیئت پر تیسیر اور المیسیر مین ہی کہ حق تعالی نے جب
پانی پیدا کیا تو اوسپر آگ کو مسلط کردیا کہ پانی کو جوش مین لائی اور اوس سے بخار جو اوٹھا اوس سے حق تعالی نے آسمان پیدا کیا
عین المعانی مین ہی کہ حق تعالی نے سبز جوہر پیدا کرکے ہیبت کی نظر سے اوسے دیکھا پس وہ پگھل کر بہ نکلا پس اوسپر

ثلث

آگ مسلط کر دی تو وہ اوس سے جوش مین لائی اور کف اور بخار اوس سے اوٹھا اوس کف سے تو زمین پیدا کی اور بخار سے آسمان نظم کفے منبسط
سازد کہ این فرشیست بس لائق بخارے را برافرازد کہ این سقفیست بس بیا ۔ ازان سقف معلق حسن تصویرش بود ظاہر ۔ وزین فرش مطبق
لطف تدبیرش بود پیدا ۔ فَقَالَ لَهَا پھر کہا حق تعالیٰ نے آسمان پیدا کر کے آسمان سے وَلِلْأَرْضِ اور زمین سے کہ دونون
ائْتِيَا آؤ اوس چیز کے ساتھ جو مین تمکو حکم کرتا ہون طَوْعًا فرمانبرداری کی رو سے أَوْ كَرْهًا یا ناخوشی اور بے رغبتی کے ساتھ یعنی
خواہ مخواہ آؤ آنے سے تمکو چارہ نہین اس سے کمال قدرت ظاہر کرنا مراد ہی اونکی خوشی اور ناخوشی ثابت کرنا مقصود نہین بعضون نے کہا ہی
کہ آسمان کو حکم فرمایا کہ اپنے آفتاب ماہتاب ستارے ظاہر کر دے اور زمین کو حکم کیا کہ اپنی نہرین اوبھار دے اور اپنے درخت نکال دے
قَالَتَا کہا آسمان اور زمین نے کہ أَتَيْنَا آئے ہم اوس چیز کے ساتھ جو تو نے حکم فرمایا طَائِعِينَ فرمانبردار لکھا ہی کہ زمین کے
اجزا مین سے پہلے اوس مقام نے کلام کیا جہان کعبہ شریف ہی پھر آسمان کے اجزا مین سے جو اوسکے مقابل تھا اوس نے کلام کیا اسی وجہ سے
وہ مقام کعبۂ اسلام اور قبلۂ انام ہو گیا اور جب آسمان پیدا کیا گیا تو اوسے پھاڑا فَقَضَاهُنَّ پس تمام کر دیا اوسے سَبْعَ سَمَاوَاتٍ
سات آسمان اور پورے کر دیے اوسکے امور فِي يَوْمَيْنِ دو دن مین پنجشنبہ اور جمعہ کو وَأَوْحَىٰ اور وحی کی فِي كُلِّ سَمَاءٍ
ہر آسمان مین أَمْرَهَا حکم اوسکا یعنی ہر آسمان کے [illegible] کو حکم کر دیا کہ کس نوع عبادت کرو یا ہر آسمان سے جو کچھ ہوتا ہی وہ اوسکے
واسطے مقرر کر دیا وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا اور آراستہ کر دیا ہم نے اوس آسمان کو جو بہت نزدیک ہی بِمَصَابِيحَ ساتھ چراغون سے
یعنی اوسمین ستارے چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وَحِفْظًا اور حفاظت کی ہم نے آسمان کی حفاظت آفتون یا شیطانون سے جو
چورا کر وہان کی باتین سننے کا داعیہ کرتے ہین ذَٰلِكَ عجیب خلقتون مین سے جو بیان کیا گیا تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ پیدا کرنا اور
اندازہ کرنا ہی خدائے غالب کا کہ اپنی پادشاہی مین قدرت کے ساتھ جو چاہتا ہی کرتا ہی الْعَلِيمِ جاننے والا ہی جو کچھ کرتا ہی وہ
حکمت کی رو سے ہوتا ہی فَإِنْ أَعْرَضُوا پھر اگر منہ پھیرین مکہ کے کافر یا انکار کرین ایمان سے باوصف ایسے بیان کے فَقُلْ
أَنذَرْتُكُمْ تو کہہ ڈرایا مین نے تمکو صَاعِقَةً اوس عذاب سے جو بیہوش اور ہلاک کرنے والا ہی مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ مانند
عذاب قوم عاد کے کہ سخت ہوا کا عذاب اونپر آیا وَثَمُودَ اور مثل عذاب ثمود کے کہ حضرت جبرئیل کی ایک چیخ سے سب ہلاک ہوئی
ان دونون قوم کی تخصیص اسواسطے ہی کہ کفار قریش رحلۃ الشتاء والصیف کے سفر مین ان قومون کے مقامون پر گذر کرتے تھے اور
عذاب کے آثار دیکھتے اور وہ صاعقہ اونپر کیسے پہنچی إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ اوس وقت جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر
یعنی حضرت ہود اور حضرت صالح مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ اونکے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سے یعنی ہر طرف سے
اونکے پاس نرمی سختی اور نصیحت فضیحت کے ساتھ آئے اور دعوت کی أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ یہ کہ نہ عبادت کرو
مگر خدا کی قَالُوا کہا اون کافرون نے جواب مین کہ لَوْ شَاءَ رَبُّنَا اگر چاہتا ہمارا رب کہ رسول بھیجے لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً
ضرور بھیجتا فرشتے تمہاری جگہ پر فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ پس بیشک ہم اوس چیز کے ساتھ جسکے ساتھ تم اپنے زعم مین
بھیجے گئے ہو كَافِرُونَ کافر ہین اسواسطے کہ تم ہماری طرح آدمی ہو اور ہمپر تمکو کچھ فضیلت اور شرافت نہین بشر ہو لوگ

انبیا علیہم السلام کی صورت ہی میں چھپے ہوے تھے اور اونکے باطن سے غافل تھے مثنوی چند بینی صورت اے صورت پرست
ہر کہ بینی دیدہ از صورت پرست ٭ دیدہ صورت پرستی را ببند ٭ تاشوی از نور معنی بہرہ مند ٭ پھر اونکے قصے کی تفصیل کرتا ہے اور
فرماتا ہے فَاَمَّا عَادٌ پھر لیکن قوم عاد فَاسْتَكْبَرُوْا پس تکبر کیا اونھوں نے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین یا اطراف میں یا زمین کے شہروں میں
بِغَیْرِ الْحَقِّ ناحق یعنی تکبر کا استحقاق نہ رکھتے تھے پھر ہود علیہ السلام نے اونکو عذاب سے ڈرایا اونھوں نے تکبر کی وجہ سے
اوسکی طرف التفات بھی نہ کیا وَقَالُوْا اور بولے کہ مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ہم لوگوں سے بہت سخت ہے قوت کی راہ سے اور قوم
عاد کے لوگ اپنی قوت اور شوکت پر مغرور ہوے اسواسطے کہ لمبے چوڑے ہوے تھے یا ایسے قوی لوگ تھے کہ بار کر دیتے پتھر کو کاٹ
اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہیں جانا اونھوں نے جو اپنی قوت پر مغرور ہوے تھے کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللّٰه الَّذِیْ خَلَقَهُمْ وہ اللّٰه جسنے
اونکو پیدا کیا ہے هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وہ وہ سخت اور بہت ہے اونسے قوت کی رو سے یعنی قدرت اور قوت اسکی جو ہر چیز پیدا کرتا ہے
کہ اوسکے سوا اور کسی کو وہ مقدرت نہیں وَكَانُوْا اور تھے قوم عاد کے لوگ تعصب اور تکبر کی وجہ سے بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝
ہماری آیتوں کے ساتھ منکر ہوتے یا وصف اس بات کے کہ جانتے تھے کہ وہ حق ہیں فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ پس بھیجی ہم نے اونپر
رِیْحًا صَرْصَرًا ہوا ٹھنڈی یا ہوا سخت آواز کے ساتھ فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ بیچ دنوں نحس کے یعنی شوال کے اخیر عشرہ میں بدھ کے
دن سے دوسرے بدھ کے آخر تک کہ آٹھ دن اور سات راتین ہوتی ہین نحس اور صر صر بھیجی لِّنُذِیْقَهُمْ تاکہ چکھائین ہم اونکو
عَذَابَ الْخِزْیِ عذاب ذلت اور رسوائی کا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا میں یعنی تاکہ سب کو ہم ہلاک کردین وَلَعَذَابُ
الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا اَخْزٰی بہت سخت ہے رسوائی اور ذلت کی راہ سے وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ اور وہ نصرت
نہ کیے جاوینگے اور مدد نہ دیے جاوینگے وَاَمَّا ثَمُوْدُ اور مگر قوم ثمود فَهَدَیْنٰهُمْ پس ہم نے اونکو دکھائی تھی سیدھی راہ یا بھلا
برائی دونوں راہین ہمنے اونکو دکھائین فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی تو اختیار کر لیا اونھوں نے نابینائی کو یعنی جہل ضلالت
کفر کو علم ہدایت ایمان پر فَاَخَذَتْهُمْ پس لے لیا اونھین صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ عذاب ذلیل خوار کرنے والے
عذاب کے صاعقے نے یعنی حضرت جبرئیل کی چیخ نے اونکو ہلاک کیا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ بسبب اوس چیز کے کہ تھے کمائی
کرتے یعنی حضرت صالح کی تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچین کاٹین وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اون صاعقے سے
اون لوگون کو جو ایمان لائے حضرت صالح کا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ ع اور تھے پرہیز کرتے شرک سے وَیَوْمَ یُحْشَرُ اور یاد کر اوس
دن کو کہ حشر کیے جاوینگے اَعْدَآءُ اللّٰهِ خدا کے دشمن اِلَی النَّارِ آتش دوزخ کی طرف یعنی سب کو جمع کر دینگے فَهُمْ
یُوْزَعُوْنَ ۝ پھر وہ ہنکائے جاوینگے دوزخ میں یا اگلون کو روک رکھینگے جب تک پچھلے پہونچین پھر سب کو دوزخ میں
ہنکا دینگے حَتّٰۤی اِذَا مَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ آوینگے وہ آگ میں تو شَهِدَ عَلَیْهِمْ گواہی دینگے اونپر
سَمْعُهُمْ اونکے کان جو کچھ اونھوں نے سنا ہوا اوسکی وَاَبْصَارُهُمْ اور اونکی آنکھین جو کچھ اونھوں نے دیکھا ہو
اوسکی وَجُلُوْدُهُمْ اور اونکی کھالین یعنی ہاتھ پاؤن وغیرہ آور اونکے بدن میں جو عضو ہیں اونسے کلام کریگا وہ باین ارن

ع ۱۰

اور وہ ہاتھ کی ہتھیلی ہوگی اور بعضون نے کہا ہے کہ اونکی شرمگاہین گواہی دینگی بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اون چیزون کی جو وہ
کرتے تھے وَقَالُوا اور کہینگے کافر تعجب کی راہ سے باہر کہ لِجُلُودِهِمْ اپنے عضوون سے کہ لِمَ شَهِدْتُّمْ
کیون گواہی دی تمنے عَلَيْنَا اوپر ہمارے کہ ہم تمپر دنیا مین حکومت کرتے تھے اور تمکو تکلیف سے بچاتے تھے قَالُوا کہینگے اونکے عضا
کہ ہم اپنے اختیار سے بات نہین کرتے بلکہ أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي گویا کیا ہمکو اوس خدا نے جسنے گویا کی
أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ گویا کیا ہر چیز کو جو بولتی ہو وَهُوَ اور حال یہ ہے کہ اوسنے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو أَوَّلَ
مَرَّةٍ پہلی بار اور نیست سے ہست کیا وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور اوسی کی طرف پھیرے جاوگے تم جزا کے واسطے وَمَا
كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ اور نہ تھے تم کہ چھپاتے أَنْ يَشْهَدَ اس بات سے کہ گواہی دین عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ تمپر تمہارے
کان وَلَا أَبْصَارُكُمْ اور نہ تمہاری آنکھین وَلَا جُلُودُكُمْ اور نہ تمہارے عضا یعنی تم چھپا نہ سکتے تھے
اور تم یہ گمان نہ کرتے تھے کہ تمہارے اجزا اور اعضا تمپر گواہی دینگے وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اور لیکن گمان رکھا تھا تمنے کہ أَنَّ اللَّهَ
لَا يَعْلَمُ اللہ نہین جانتا كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ بہت اون چیزون مین سے جو تم کرتے ہو زاہدی مین فرمایا ہے کہ کافر
کہتے تھے کہ ہم جو کچھ ظاہر مین کرتے ہین وہ تو خدا جانتا ہے اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہین وہ خدا نہین جانتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا وَذَٰلِكُمْ
اور وہ تمہارا گمان ظَنُّكُمُ الَّذِي وہ گمان ہے جو دنیا مین ظَنَنْتُمْ تم گمان کرتے تھے بِرَبِّكُمْ اپنے رب کے ساتھ کہ ہمارے
پوشیدہ کام نہین جانتا اوس گمان نے أَرْدَاكُمْ ہلاک کیا تمکو فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ تو ہوگئے تم زیان
پانے والون مین سے فَإِنْ يَصْبِرُوا پھر اگر کافر صبر کرین فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ تو آگ دوزخ کی ٹھکانا ہے
اونکے واسطے وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا اور اگر حق تعالیٰ کی خوشنودی ڈھونڈھین فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ تو نہین وہ
قبول کیے گئے خوشنودی طلب کرنے مین وَقَيَّضْنَا اور مقرر کیے ہم نے لَهُمْ مشرکون کے واسطے قُرَنَاءَ دوست اور
ہمنشین شیطانون مین سے اور اونپر مسلط کیے فَزَيَّنُوا لَهُمْ پس آراستہ کردی شیطانون نے اونکے واسطے مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وہ چیز جو اونکے سامنے ہے دنیا کی زینت اور نفس کی خواہش کی متابعت یہانتک کہ اونکی طلب مین رہا کرتے
اور جو اونکے پیچھے ہین امور آخرت اور وعدہ وعید اونکی نظر مین چھپا دیا وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اور واجب ہوئی اونپر بات
یعنی کلمہ عذاب فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ اگلی امتون کے ساتھ جو گذر گئی ہین مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے مِنَ الْجِنِّ وَ
الْإِنْسِ جنون اور آدمیون مین جنھون نے یہی کام کیے تھے یعنی اگلی امتون نے تکذیب کی جسطرح وہ عذاب کی مستحق ہوئین
اوسی طرح یہ کافر بھی عذاب کے لائق ہوئے کشف الاسرار مین ہے کہ جب حق تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اوسکو دوست
نیک اور ہمنشین اچھا عطا فرماتا ہے کہ طاعت مین اوسکا معین اور مددگار رہے اور جب بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو اوسے رفیق بد
اور ہمنشین فاسق و فاجر کے ساتھ مبتلا کرتا ہے کہ وہ حق کی مخالفت مین ترغیب و تحریص کرتا ہے جسطرح شیطانون کو اونکا ہمنشین
کیا اور وہ عذاب کے مستحق ہوگئے إِنَّهُمْ بیشک وہ كَانُوا خَاسِرِينَ تھے نقصان پانے والے دونون جہان مین

یعنی سیدھے ہو رہے اوپر فرشتے نازل کرتے ہین اونکی موت کے قریب یا قبر سے باہر آنے کے وقت یا قبر کے اندر یا ان سب وقتون مین جو مذکور ہوے ساتھ اس بات کے کہا اونسے کہینگے کہ اَلَّا تَخَافُوا نہ ڈرو اون شے سے جو تمھارے آگے ہین اس واسطے کہ وہ تمپر آسانی سے گذر جاینگے وَلَا تَحْزَنُوا اور غمگین ہو اوسکے سبب سے جو چھوٹ گئے ہو اہل و عیال کہ حق تعالی اونکے کام بخوبی بنایگا وَاَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ اور خوش ہو جنت کے سبب اَلَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ وہ جنت جسکا وعدہ دیے جاتے تھے پیغمبر کی زبانی نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ ہم تمھارے دوست تھے فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین اور تمکو آفتون سے بچاتے تھے اور سچا الہام دیتے تھے اور بھلائی کی باتین بتاتے تھے اور مدد کرتے تھے وَفِی الْاٰخِرَةِ اور ہم تمھارے دوست ہین آخرت مین تعظیم و تکریم کے اور شفاعت مین یعنی شفاعت مین مدد کرینگے جس کسی کو خدا چاہے وَلَکُمْ اور تمھارے واسطے ہی فِیْهَا آخرت مین مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وہ چیز جسکی آرزو اور خواہش کرتے ہین نفس تمھارے لذتون اور کرامتون مین سے وَلَکُمْ فِیْهَا اور تمھارے واسطے ہی عقبیٰ مین مَا تَدَّعُوْنَ ○ وہ چیز جو تم چاہو گے نُزُلًا روزی مہیا ہوئی مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ○ خدا بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور نُزُل کے ساتھ رحیم لانا معرفت اشارہ کرتا ہی کہ جو اہل استقامت کی تمنا ہو وہ اون نعمتون کے سامنے جو عطا کیجاینگی ایسی ہی جیسے مہمان کے سامنے جو حاضر لاتے ہین پہلے اون نعمتون کے ساتھ نسبت ہی جو اوسکی ضیافت کے واسطے اہتمام اور تکلف کے ساتھ تیار کیجاتی ہین اور یہین سے بزرگون نے کہا ہی کہ نہایت کرامت نتیجہ استقامت ہی اسواسطے کہ سلوک طریقت مین اس سے عالی کوئی درجہ نہین شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ استقامت ماسوی اللہ سے سر کی نگاہ داشت ہی یعنی چاہیے کہ غیر حق کو خلوتخانہ سر مین راہ نہ دے اور اغیار کو حریم منزل دل مین نہ چھوڑے بیت امروز مرا در دل جز یار نمے گنجد * کاندر حرم سلطان اغیار نمے گنجد * وَمَنْ اَحْسَنُ اور کون ہی بہت نیک قَوْلًا بات کی رو سے مِّمَّنْ دَعَآ اوس شخص سے جسنے پکارا خلق کو اِلَی اللّٰهِ خدا کی عبادت کی طرف وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے کام اچھے وَّقَالَ اِنَّنِیْ اور کہا کہ بیشک مین مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ حکم ماننے والا ہون خدا کا یہ آیت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہی کہ آپنے خلق کو خدا کی طرف پکارا امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ علما مراد ہین کہ وہ حق امور لوگون کو سکھاتے ہین اور اونکا عمل صالح یہ ہی کہ اپنے علم کے موافق عمل کرتے ہین یا محتسب لوگ ہین کہ امر معروف اور نہی منکر کے قاعدون کی تمہید کرتے ہین اور اونکا عمل صالح صبر و تحمل ہی ان سختیون اور مکروہات پر جو اونھین پہونچتی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ سب امام اور مشائخ رحمہم اللہ تعالی اس آیت مین داخل ہین اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ مین نہین دیکھتی یہ آیت مگر اذان کہنے والون کی شان مین صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ حضرت بلال اذان دیتے تو یہود کہتے کہ کوا چلاتا ہی اور نماز واسطے بلاتا ہی اور بیہودہ باتین اونکی زبان پر آتین تو یہ آیت نازل ہوئی اور بر تقدیر کہ یہ آیت موذنون کی شان مین ہو تو اونکا عمل صالح یہ ہی کہ اذان اور تکبیر کے درمیان مین دو رکعت نماز پڑھین وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اور برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزا اور مکافات مین یعنی خدا کو ایک جاننا اور خدا کا شریک ٹھہرانا برابر نہین ہی وہ بہشت مین درجے بلند ہونے کا باعث ہی یہ دوزخ کے درکون مین گرنے کا سبب ہی اور کہا ہی حسنہ نرمی ہی اور سختی یا حسنہ اور سیئہ سے علم اور جہل مراد ہی اور تفسیر باوردی اور تبیان اور عین المعانی مین ہی کہ حسنہ اور لا رسول

اور سینہ اونکے ساتھ عداوت ہی اِدۡفَعۡ دفع کر برائی کو بِالَّتِیۡ اوس چیز کے سبب سے کہ نفس الامر مین هِیَ اَحۡسَنُ وہ بہت نیک ہی یعنی
غصہ کو حلم سے تسکین دے اور گناہ کو معاف کرنے سے اور لغو سے غفلت کے ساتھ درگذر فَاِذَا الَّذِیۡ پھر جب تو ایسا کریگا وہ کہ تیرے سا
کہ ہو بَیۡنَكَ وَبَیۡنَهٗ عَدَاوَةٌ تیرے اور اوسکے درمیان ہی عداوت تو ضرور وہ تیرا دوست ہو جائیگا كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ○
دوست ہی کارساز اور قرابتی ہی مروی ہی امام اعظم رحمہ اللہ تعالی سے احقاف مین منقول ہی کہ جب کوئی شخص میرے پیچھے مجھکو برا کہتا ہی تو
مین اوسکے واسطے خیر چاہتا ہون اور اوسکی تعریف کرتا ہون اوسوقت کہ خبر پاتا ہون کہ اب وہ بھی میری نیکی کہتا ہی حضرت مخدوم شاہ مینا
قدس سرہ کا ایک قطعہ مترجم کو برمحل یاد آیا بے اختیار زبان قلم پر لایا قطعہ ہر کہ ما را یار نبود ایزد او را یار باد ہر کہ ما را رنج دارد راحتش
بسیار باد ہر کہ اندر راہ ما خاری نہد از دشمنی ہر گلے کز باغ عمرش بشکفد بے خار باد وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اور نہین دیجاتی یہ خصلت کہ
بدی کے بدلے نیکی کرنا ہی اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا مگر اونہین جو صبر کرتے ہین تندی و ہوا و نفس کو بلا کشیدن سے باز رکھتے ہین
وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اور عطا نہین کیجاتی یہ عادت و صفت اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ عَظِیۡمٍ ○ مگر بڑے حصہ والے کو یعنی اون
لوگون کو جو پورا حصہ حاصل رکھتے ہین ایمان مین سے یا کمال نفس یا خیر یا اخلاق حسنہ مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حظ عظیم
بہشت ہی وَاِمَّا یَنۡزَغَنَّكَ اور اگر پہونچے تجھے مِنَ الشَّیۡطٰنِ شیطان سے نَزۡغٌ وسوسہ یا اترا ہی یعنی اگر
وسوسۂ شیطانی چاہے کہ یہ صفت جو مذکور ہوئی اوسکی جڑ کاٹ دے اور راستے تو دور والے فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ تو پناہ مانگ
خدا کی اوسکے شر سے اِنَّهٗ بیشک وہ هُوَ السَّمِیۡعُ وہ سننے والا ہی تمھارا پناہ مانگنا الۡعَلِیۡمُ ○ جانتا ہی تمھاری نیت
وَمِنۡ اٰیٰتِهِ اور قدرت الہی کی نشانیون مین سے الَّیۡلُ وَالنَّهَارُ رات ہی اور دن کہ ایک دوسرے کے پیچھے آتے
دن آرایش کے واسطے اور رات آسایش کے لیے وَالشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ اور آفتاب اور ماہتاب کہ پھرتے مقدار اور اندازہ مقرر کے
ساتھ آتے جاتے ہین لَا تَسۡجُدُوۡا نہ سجدہ کرو لِلشَّمۡسِ آفتاب کو وَلَا لِلۡقَمَرِ اور نہ ماہتاب کو اسواسطے کہ یہ بھی
تمھاری طرح مخلوق ہین وَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ اور سجدہ کرو خدا کو الَّذِیۡ خَلَقَهُنَّ وہ خدا جس نے پیدا کیے ہین آفتاب ماہتاب
دن رات اِنۡ كُنۡتُمۡ اگر ہو تم کہ یگانگی کی رو سے اِیَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ ○ اوسی کو پوجتے ہو اسواسطے کہ سجدہ بہت خاص
عبادت ہی اور وہ خالق کے واسطے چاہیے مخلوق کے لیے نہین امام شافعی رحمہ اللہ اسی مقام پر سجدہ کرتے ہین تاکہ سجدہ حکم کے
ساتھ ملا رہے اور یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی فَاِنِ اسۡتَكۡبَرُوۡا پھر اگر سرکشی کرین خدا کو سجدہ کرنے سے
تو اس سے اوسکا نقصان کیا ہی فَالَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّكَ پس وہ جو تیرے رب کے پاس ہین فرشتے یُسَبِّحُوۡنَ لَهٗ
نماز پڑھتے ہین اوسکے واسطے یا تسبیح کرتے ہین اوسکے لیے اور اوسکی ثنا و صفت کرتے ہین بِالَّیۡلِ وَالنَّهَارِ رات دن یعنی ہمیشہ
اوسکی عبادت مین مشغول رہتے ہین وَهُمۡ لَا یَسۡـَٔمُوۡنَ ○ اور وہ نہین تھکتے بہت عبادت اور تسبیح اور حمد کرنے سے
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ یہان پر سجدہ کرتے ہین اسواسطے کہ سجدہ کا ذکر یہان تمام ہوا اور یہ حضرت ابن عباس اور حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہی اس بات پر علما کا اتفاق ہی کہ یہ قرآنی سجدون مین سے گیارھوان سجدہ ہی اور حضرت شیخ

قدس سرہ نے فتوحات مین اس سجدہ کو سجدہ اجتہاد کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر پہلی آیت کے آخر پر سجدہ کرین تو سجدہ شرط ہوگا اسواسطے
کہ حق تعالی کے قول اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ سے ملا ہوگا اور دوسری آیت کے بعد سجدہ کرین تو نشاط اور محبت کا سجدہ ہوگا
اسواسطے کہ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ کے کلمے سے ملا ہوا ہی وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے اَنَّكَ تَرَى
الْاَرْضَ یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خَاشِعَةً دبی اور سوکھی ہوئی فَاِذَآ اَنْزَلْنَا پھر جب برسایا ہمنے عَلَيْهَا الْمَآءَ
اوس مین مینھ کا پانی اهْتَزَّتْ جنبش مین آئی ہی اوس سے سبزہ اوگنے کے سبب وَرَبَتْ اور اوگتی ہی اور بڑھتی ہی
گھاس کے سبب اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا بیشک جسنے اوس زمین مردہ کو زندہ کیا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ضرور زندہ کرنے والا ہی مردون کا
اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بیشک وہ سب چیزون پر زندہ کرنے اور مارڈالنے پر قادر ہی اور اوسکی قدرت سب مقدورون کے
ساتھ ایکسی ہی اِنَّ الَّذِيْنَ تحقیق وہ لوگ يُلْحِدُوْنَ میل کرتے ہین اور راہ صواب سے پھرتے ہین یا طعنہ کرتے ہین
یا تاویل باطل کرتے ہین فِيْٓ اٰيٰتِنَا ہماری آیتون مین کہ وہ قرآن ہی یا قدرت کی نشانیان کہ دلالت کرنے والی ہین قادر یکتا کے
وجود پر لَا يَخْفَوْنَ نہین چھپتے عَلَيْنَا ہمپر یعنی ہم سب کو جانتے ہین اور اونکے طعن اور الحاد کی جزا ہم اونکو دینگے اَفَمَنْ
يُّلْقٰى فِي النَّارِ کیا پھر جو ڈالدیا جائیگا دوزخ مین اس بات پر مفسرون کا اتفاق ہی کہ ابوجہل مراد ہی یعنی جو جلا دینے کے قابل ہی
وہ خَيْرٌ بہتر ہی اَمْ مَّنْ یا وہ جو يَّاْتِيْٓ آئے اٰمِنًا امن مین دوزخ سے يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت حمزہ یا حضرت عمار یا حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہین اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ کرو جو چاہو
یہ امر تہدید ہی کافرون کو فرماتا ہی کہ عمل کرو جو چاہو اِنَّهٗ بیشک خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ وہ چیز جو تم کرتے ہو بَصِيْرٌ دیکھتا ہی
اور اوسپر تمکو جزا دیگا بیت حیلہ و مکر سگال کن کہ خدا میداند ۞ نقد مغشوش میاور کہ معامل بیناست ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق
کہ جو کافر ہوئے بِالذِّكْرِ قرآن کے ساتھ کہ سب ذکرون سے بہتر ہی لَمَّا جَآءَهُمْ جسوقت کہ آیا قرآن اونکے پاس اور وہ عداوت اور
جھگڑا کرنے والے ہین وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ البتہ کتاب ہی عزت والی اور بزرگ خدا کے نزدیک یا بڑے
نفع والی یا بے نظیر امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن عزیز ہی اسواسطے کہ کلام رب عزیز کا ہی کہ ملک عزیز رسول عزیز صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم پر اوسے لایا امت عزیز کے واسطے آیا کہ دوست کا نامہ ہی دوست کے پاس اور دوست کا نامہ دوستون کے نزدیک
عزیز ہوتا ہی بیت زنام و نامۂ تو یافتیم عز و کرامت ۞ ہزار جان گرامی فدائے نامہ و نامت ۞ لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ نہین آتی
اوس کتاب کے پاس کوئی باطل بات مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ اوسکے سامنے سے وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ اور نہ اوسکے پیچھے سے
یعنی کسی جہت سے کوئی باطل امر اوسکی طرف آہی نہین سکتا یا گھٹانا یا بڑھانا اوسکی طرف راہ نہین پاتا اگلی پچھلی خبرین جو اوسمین ہین
اون خبرون مین کچھ بھی جھوٹ نہین پایا جاتا تَنْزِيْلٌ اوتارا ہوا ہی مِّنْ حَكِيْمٍ خداوند دانا حَمِيْدٍ حمد کیے ہوئے کی
طرف سے مَا يُقَالُ لَكَ نہین کہتے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم تمھاری قوم کے کافر اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ مگر وہ جو کچھ کہا گیا
یعنی جو اگلے کافرون نے کہا تھا لِلرُّسُلِ رسولون کے واسطے مِنْ قَبْلِكَ پہلے تمسے حضرت رب العزت

اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل مبارک کو تسکین اور تشفی دیتا ہے کہ کافرون کی باتون سے تم غمگین مت ہو واسطے کہ اس سے قبل جو پیغمبر
ہوئے ہین اونکی قوم کے منکرون نے بھی اونھین ایسی ہی باتین کہی ہین جیسے کافر تمکو کہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب لَذُوْ مَغْفِرَةٍ
البتہ صاحب مغفرت ہے کہ انبیا علیہم السلام اور اونکے تابعون کو بخش دیتا ہے وَذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ○ اور صاحب عذاب دردناک ہے
کہ مشرکون کو اور تکذیب کرنے والون کو دکھ دینے والے عذاب مین مبتلا کرتا ہے لکھا ہے کہ کفار قریش نے کہا کہ قرآن زبان عجم مین
کیون نہین نازل ہوتا اور کچھ عربی اور کچھ عجمی کیون نہین ہوتا تاکہ دونون قوم کے لوگ اوس سے حصہ لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
وَلَوْ جَعَلْنٰهُ اور اگر ہم کرتے اس کتاب کو قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا قرآن غیر عرب کی زبان مین لَّقَالُوْا تو ضرور کہتے کفار عرب کہ
لَوْلَا فُصِّلَتْ کیون نہ تفصیل کی گئین اور صاف و واضح بیان کیون نہ ہوئین اٰيٰتُهٗ اوسکی آیتین ہماری زبان مین جسکو ہم
سمجھتے ہین ءَاَعْجَمِيٌّ کیا کلام تو عجمی ہے وَّعَرَبِيٌّ اور مخاطب عربی قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دو هُوَ یہ قرآن
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین هُدًى راہ دکھانے والا ہے حق کی طرف وَّشِفَآءٌ اور شفا
بخشنے والا ہے شک اور شبہہ کی بیماریون سے وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ ایمان نہین لاتے فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ
اونکے کانون مین گرانی ہے یعنی وہ بہرے بنے جاتے ہین اور گوش ہوش سے اوسکو نہین سنتے وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى اور قرآن
اونکے اوپر اندھاپن ہے اور اندھیری کہ وہ اوسکے جمال کمال کا جلوہ نہین دیکھتے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو قرآن سننے اور اوسکی حقیقت کی
طرف سے اندھے ہین يُنَادَوْنَ پکارے جاتے ہین مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ع دور کی جگہ سے یعنی اونکی مثل ایسی ہے جیسے کسی کو
دور دراز مسافت سے پکارین کہ وہ نہ پکارنے والے کو دیکھے نہ اوسکی آواز سنے تو اوسکو اوس پکار سے کیا فائدہ بیت نادی اقبال می گوید
کاہی نا قابلان ؛ بسے نزدیک و شناس دور دور ؛ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور البتہ دی ہم نے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ کو توریت
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ پس اختلاف کیا اوسمین جیسا کہ اختلاف کیا قرآن مین بعض نے مانا اور کیا بعض نے اوسکی تکذیب وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ اور اگر نہوتا وہ کلمہ جو سبقت لیگیا ہے مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے یعنی قیامت کا وعدہ اور میدان حشر مین
جھگڑے فیصل کرنا تکذیب کرنے والون پر عذاب کی تاخیر تو لَقُضِيَ البتہ حکم کیا جاتا بَيْنَهُمْ اونکے تکذیب کرنے والون کے درمیان
اور وہ نیست و نابود ہو جاتے وَاِنَّهُمْ اور بیشک عرب کے مشرک یا یہود لَفِيْ شَكٍّ البتہ شک مین ہین مِّنْهُ قرآن
یا توریت سے مُرِيْبٍ شک اضطراب مین لانے والی مَنْ عَمِلَ جو کوئی کرے صَالِحًا کام اچھا فَلِنَفْسِهٖ وہ اوسکے
نفس کے واسطے ہے یعنی اوسکا فائدہ اوسی کو پہونچیگا وَمَنْ اَسَآءَ اور جو کرے برا کام فَعَلَيْهَا تو وبال اوسکے نفس پر ہے یعنی او
ضرر اوسی کی طرف پھریگا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ اور نہین ہے تیرا رب ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ○ اپنے بندون پر کہ عمل کے لائق بدلا نہ دے
اِلَيْهِ يُرَدُّ خدا کی طرف پھیرا جاتا ہے عِلْمُ السَّاعَةِ دانا قیامت کا یعنی جب قیامت کو پوچھین تو اوسکا علم خدا کو
حوالہ کرنا چاہیے کہ اوسکے سوا کوئی نہین جانتا وَمَا تَخْرُجُ اور نہین نکلتا مِنْ ثَمَرٰتٍ کوئی میوہ مِّنْ اَكْمَامِهَا
اپنے پردون اور غلافون مین سے وَمَا تَحْمِلُ اور حاملہ نہین ہوتی مِنْ اُنْثٰى کوئی مادہ آدمی اور سب حیوانون کی وَلَا تَضَعُ

ع ۱۳

اور نہین جنتی کوئی مادہ اِلَّا بِعِلْمِهٖ مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی جسطرح قیامت کو وہ جانتا ہی اوسی طرح حمل اور بچہ پیدا ہونے کا علم بھی اوسی کے
واسطے خاص ہی وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور جسدن پکاریگا خدا مشرکون کو اور جھڑکی کی راہ سے فرمائیگا کہ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ کہان ہین
وہ جو تمھارے زعم مین میرے شریک تھے تو قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ وہ کہینگے کہ ای خدا سنا ہمنے تیرا سوال اور جواب دیتے ہین ہم کہ مَا مِنَّا
نہین ہی ہم مین سے مِنْ شَهِيْدٍ کوئی گواہی دینے والا اونکے شریک ہونے پر اسواسطے کہ ہم اونسے بیزار ہین وَضَلَّ عَنْهُمْ
اور گم ہوجائینگی مشرکون سے مَا كَانُوْا يَدْعُوْنَ وہ چیز جسے تھے پوجتے مِنْ قَبْلُ قیامت سے پہلے یعنی بتون کو جو دنیا مین
پوجتے تھے اوسدن اونھین نہ دیکھینگے یا اونسے مدد نہ پائینگے وَظَنُّوْا اور گمان کیا اونھون نے کہ عذاب اور جو ہی مَا لَهُمْ
نہین ہی اونکے واسطے مِنْ مَّحِيْصٍ کوئی بھاگنے کی جگہ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ نہین تھکتا ہی آدمی مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ
نیک خواہش سے اس جہان مین جیسے نعمت اور مثل اسکے وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ اور اگر پہونچے اوسے برائی جیسے مفلسی اور بیماری
فَيَـُٔوْسٌ تو ناامید ہی راحت سے قَنُوْطٌ امید توڑ بیٹھنے والا رحمت سے یاس اور قنوط کافرون اور گمراہون کی صفت ہی وَلَئِنْ
اَذَقْنٰهُ اور اگر چکھاتے ہین ہم اون کافرون کو رَحْمَةً مِّنَّا رحمت اپنی طرف سے جیسے صحت اور دولتمندی مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ
مَسَّتْهُ بعد سختی کے جو اوسے پہونچی ہو تو لَيَقُوْلَنَّ البتہ کہتے ہین کہ هٰذَا لِيْ یہ خیر و عافیت لی ہی میرے واسطے ہی اور مین ہی اسکا
مستحق ہون یا میرے واسطے ہمیشہ رہیگی کبھی زائل ہی نہو گی وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً اور ہم گمان نہین کرتے کہ قیامت
کھڑی ہوگی اس سے بعث و حشر کا انکار مراد ہی وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اور اگر پھیرا جاؤن میں اِلٰى رَبِّيْٓ اپنے رب کی طرف اوس طور پر جیسے
مسلمانون نے وہم کیا کہ قیامت قائم ہوگی اور مجھے پھر اوٹھائینگے تو اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى بیشک میرے واسطے ہی اوسکے پاس
وہ چیز جو بہت نیک ہو یعنی نعمت اور کرامت کا استحقاق میرے واسطے ثابت ہی خواہ دنیا مین خواہ عقبی مین مصرع یہ تصور باطل ہی ہے
خیال محال ہی امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب سے نقل کرتے ہین کہ کافر کو عجیب دو تمنائین ہین ایک تو دنیا مین
کہتا ہی کہ بہشت کی نعمتین میرے واسطے ہونگی اور ایک عقبی مین کہیگا يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا یعنی کاشکے مین مٹی ہوتا اور یہ دونون تمنائین
کوئی بر نہ آئیگی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس خبر دینگے ہم اون لوگون کو جو نہین ایمان لائے بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی
کہ اونھون نے کیا کفر اور تکذیب و اور عذاب کی فقط خبر نہ کیا بلکہ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ اور ضرور چکھائینگے ہم اونکو مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ
عذاب مین سے کہ گاڑھا ہی اور بڑا اور سخت یہ عذاب اونکو پہونچیگا برخلاف اوسکے جو وہ نعمت اور بزرگی حاصل ہونے کا اعتقاد رکھتے
وَاِذَآ اَنْعَمْنَا اور جب ہم نعمت دیتے ہین اور خیر و عافیت کا دروازہ کھولتے ہین عَلَى الْاِنْسَانِ کافرون پر اَعْرَضَ تو
موہنھ پھیرتے ہین شکر سے وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور دور ہوتے ہین یعنی آپ ہی راہ حق سے دور ہوجاتے ہین یا اپنے کو کنارے کھینچتے ہین
شکرگزاری سے وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جب پہونچتی ہی اوسے بلا اور محنت فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ تو بڑی دعا والا ہی
یعنی بہت دعا مانگتا ہی کہ یہ برائی دفع ہوجائے حق تعالی نے یہان دعا کو اوس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جو چوڑان رکھتی ہی اوسکی کثرت کی جہت سے
قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو مجھکو کہ درحقیقت اِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خدا کے پاس سے

ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ پھر تم کافر ہو گئے اوسکے ساتھ اور بیسبب غور و تامل کیے مَنْ اَضَلُّ کون ہی بہت گمراہ مِمَّنْ هُوَ اوس
شخص سے فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ جو خلاف مین ہو دور خدا سے یعنی تمسے زیادہ کون گمراہ ہی کہ ہمیشہ مقابلہ اور عناد اور انکار اور فساد
کرتے رہتے ہو صلہ کی جگہہ پر موصول کا رکھنا اونکے حال اور مزید ضلال کی تشریح کے واسطے ہی امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر مین
مذکور ہی کہ ابو جہل نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند دو ٹکڑے کر دیا
ابو جہل بولا کہ اے قریش محمد نے تمپر جادو کیا ہے و یا تم مکہ معظمہ کے گرد و نواح مین لوگ بھیجو کہ آدمیون سے پوچھین کہ اونھون نے بھی چاند کو دو ٹکڑے
دیکھا یا نہین اگر اور جگہہ بھی لوگون نے دیکھا ہی تو آیت احدی یعنی خدا کا ظاہر کیا ہوا معجزہ ہی ورنہ سحر محمدی یعنی محمد کا کیا ہوا سحر ہی تو کفار
قریش نے ہر طرف قاصد بھیجے سبھون نے کہا کہ ہان ہمنے دیکھا تو ابو جہل بولا کہ ہذا سحر مستمر یعنی یہ جادو ہے سب جگہہ پھیلا ہوا ہی تو حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی کہ سَنُرِيْهِمْ قریب ہی کہ دکھائینگے ہم اونکو یعنی کفار قریش کو اٰيٰتِنَا اپنی قدرت کی نشانیان کہ اونمین سے ایک
شق القمر ہی فِي الْاٰفَاقِ جہان کے کنارون مین وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اور اونکی ذاتون مین یعنی مکہ معظمہ مین حَتّٰى يَتَبَيَّنَ یہانتک
لَهُمْ تاکہ ظاہر ہو جائے اونکو اور یقین کرین اَنَّهُ الْحَقُّ کہ وہ یعنی ہمارا رسول سچا ہی اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ کیا کافی نہین ہی تیرا رب اَنَّهٗ
وہ جو عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر شَهِيْدٌ گواہ ہی یعنی اے ہمارے حبیب اگر کفار تمھارے معجزون سے انکار کرتے ہین تو
تمھارا خالق تمھارا گواہ بس ہی بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ آفاقی دلائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبرین ہین جو امور آئندہ کے باب مین
آپ نے دی تھین جیسے روم مین فارس فتح ہونے کی خبر آپ نے دی تھی اور آیات نفسی وہ امور ہین جو اہل مکہ کے درمیان واقع ہوے
جیسے اونکا قتل ہونا اور پھر قحط پڑنا اور اونکا خوف کھانا مغلوب ہونا معالم مین ہی کہ آفاقی اگلی امتون کے واقعات ہین کہ حضرت نے اہل مکہ کو اونکی
خبر دی اور نفسی جنگ بدر کے دن کا واقعہ ہی فصول مین محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ آفاقی دین اسلام کا غلبہ ہی امام مہدی کے
ظہور کے وقت اور نفسی وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین غلبہ ہوا فتح مکہ وغیرہ اور بعضے مفسر آدمیون کی طرف ضمیر
پھیرتے ہین یعنی آدمیون کو ہم دلائل آفاقی دکھاتے ہین کہ امور جہان کا منضبط اور خراب ہونا ہی اور نفسی بدنون کی حالات ہی آفاق مین
زمانون اور مکانون کا اختلاف اور نفسون مین احوال و مزاجون کا تفاوت کلی یا آفاقی عجائب مصنوعات ہین آسمان مین ستارے درخت
نہرین پھل وغیرہ اور نفسی عجیب غریب حکمتین اور صنعتین جو انسان کے نفس مین پیدا ہین حقائق مین ہی کہ آفاق عالم کبیر ہی اور انفس
عالم صغیر اور قدرت کی دلیلون مین سے جو کچھ عالم کبیر مین ہی اوسکا نمونہ عالم صغیر مین موجود ہی شعر اتزعم انک جرم صغیر
وفيك انطوى العالم الاكبر یعنی جو کچھ عالم مین مفصل ہی وہ انسان مین مندرج مجمل ہی صورت کی رو سے انسان عالم صغیر مجمل ہی
اور انسان کا عالم کبیر مفصل ہی مگر مرتبہ کی رو سے انسان عالم کبیر ہی اور عالم انسان صغیر ہی رباعی اے آنکہ تراست ملک [illegible]
از حرص مباش در پی نیم و درم ۞ عالم ہمہ در تست ولیکن از جہل ۞ چند اشتہ تو خویش را در عالم ۞ آیات آفاقی اور آیات نفسی کی
تطبیق اس تفسیر مختصر مین کرنا مناسب نہین اس آیت کے حقائق کا شمہ تفسیر جواہر مین بیان ہوا ہی اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کافر
فِيْ مِرْيَةٍ شک مین ہین مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی ملاقات سے یعنی اور جزا کے ساتھ اَلَآ اِنَّهٗ آگاہ ہو جاؤ کہ [illegible]

ع ۱۰

بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۔ سب چیزون کو محیط اور پہونچنے والا ہی علم و قدرت کیساتھ اور سب چیزون کی جمعیت اور تفصیلین جانتا ہی اور جو کچھ اپنے ملک مین کرنا چاہے کرسکتا ہو کسی کو چون و چرا کی مجال نہین نظم علم بے جہل و قدرت بے عجز ۔ خاص حضرت الٰہی راست ۔ آنچہ باید در نفس و آفاق ۔ کن از حکم پادشاہی راست ۔

سورۃ الشوریٰ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وھی ثلث و خمسون اٰیۃ
سورہ شوریٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ترپن آیتین ہین

حٰمٓ ۔ عٓسٓقٓ ۔ حروف مقطعہ اشارہ ہی ہونے والے فتنے اور واقعات کی طرف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہین کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حٰم عٓسٓقٓ سے فتنون کو پہچانتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ حے حرب ہی اور میم مہالک اور عین عذاب اور سین مسخ اور قاف قذف اور ایک حدیث مرفوع ہی کہ یہ حروف نازل ہونیکے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک سے رنج کا اثر ظاہر ہوا اصحاب نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اون چیزون کی خبر دی ہی جو میری امت پر نازل ہونگی پھر قذف مسخ خسف وغیرہ دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک کا ذکر کیا اور ایک قول یہ ہی کہ یہ حروف حکیم مجید علیم سمیع قدیر کے پہلے حروف ہین یا حلم مجد علم سنا قدرت کی طرف اشارہ ہی کشف الاسرار مین ہی کہ یہ حروف اون عطاؤن کی طرف اشارہ ہی جو حق تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحمت فرمائے تھے اشارہ ہی حوض مورود کی طرف یعنی حوض کوثر کی جانب کہ اوس حوض سے اپنی امت کے پیاسون کو آپ سیراب کرینگے اور میم ملک ممدود کی طرف کہ مشرق سے مغرب تک آپکی امت کے تصرف مین آویگا اور عین آپ کے عز و وجود کی طرف اسواسطے کہ آپ حق تعالیٰ کے نزدیک سب چیزون سے زیادہ عزیز ہین اور سین آپ کی سنائے مشہود کی جانب کہ آپ کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی نہین پہونچتا اور قاف مقام محمود کی طرف کہ شب معراج مین درجہ او ادنیٰ ہی اور قیامت کے دن شفاعت کبریٰ ہی بیت مقام تو محمود و نام تست محمد ۔ بدین مقام و نام کہ دارد ۔ کَذٰلِکَ ایسے ہی معانی جیسے اس سورت مین ہین یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وحی کرتا ہی تیری طرف وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ ۙ اور اونکی جانب جو رسول تجھسے پہلے تھے وحی کی اللّٰہُ الْعَزِیْزُ اللہ نے ایسا اللہ کہ غالب ہی اور اوسے وحی نازل کرنے سے کوئی بازنہین رکھ سکتا الْحَکِیْمُ ۝ جاننے والا اوسکا حال جسپر وحی نازل ہوتی ہی لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون مین علویات وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ اور جو کچھ زمین مین ہی سفلیات وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ اور وہ برتر ہی اور بہت بزرگ کہ بلندی بڑائی پادشاہی اوسی کی شان ہی تَکَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہی آسمان کہ اوسکی عظمت سے یَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائین مِنْ فَوْقِہِنَّ ایک دوسرے کے اوپر سے یعنی پہلے وہ آسمان پھٹے جو بہت بلند ہی پھر ایک ایک آسمان پھٹ جائے کشاف مین ہی کہ اوسکی بڑی کبریائی اور پورا جلال ظاہر ہونے مین یہ حال ہی اسواسطے اوپر والے آسمان پر عرش اور کرسی اور فرشتون کی صفین ہین تو وہان سے پھٹنے کی ابتدا عظمت پروردگار کے آثار پر بڑی دلیل ہی وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یُسَبِّحُوْنَ اور فرشتے یعنی حاملان عرش سب فرشتون سمیت ذات حق کی پاکی بیان کرتے ہین ایسی پاکی

کہ ملی ہوئی ہی بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی حمد کے ساتھ یعنی تسبیح اور حمد باہم کرتے ہین اسواسطے کہ ایک یعنی تسبیح نفی ہی اون چیزون کی جو اوسکی
ذات کے لائق نہین اور دوسری یعنی حمد اثبات ہی اون باتون کا جو اوسکی شان کے لائق ہین وَيَسْتَغْفِرُونَ اور مغفرت طلب کرتے ہین
لِمَنْ فِي الْأَرْضِ اون لوگون کے واسطے جو زمین مین ہین مومن أَلَا إِنَّ اللَّهَ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک اللہ هُوَ الْغَفُورُ
وہی بخشنے والا بندون کے گناہ الرَّحِيمُ مہربان اونپر توبہ قبول فرماکر وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا اور وہ لوگ کہ ٹھہرا لیتے ہین
مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ خدا کے سوا دوست یعنی بت اور شریک کہ محبت کے ساتھ اونکی پرستش کرتے ہین اللَّهُ حَفِيظٌ اللہ نگہبان ہی
عَلَيْهِمْ اونکا اونکے اقوال احوال اعمال پر اور اونکو مناسب جزا دیگا وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم اور نہین ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر
بِوَكِيلٍ وکیل کہ اونکے اعمال کی محافظت کرو بلکہ تمھارا کام خدا کی طرف بلانا اور احکام شریعت پہونچانا ہی وَكَذَٰلِكَ اور
جسطرح ہر پیغمبر بھیجے اوسکی قوم کی زبان مین وحی بھیجی اسی طرح أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وحی بھیجی ہمنے تیری طرف قُرْآنًا عَرَبِيًّا قرآن
تیری قوم کی زبان مین کہ وہ عرب ہین لِّتُنذِرَ تاکہ ڈراوے اوسکے سبب سے أُمَّ الْقُرَىٰ اوس شہر کے لوگون کو جو اور شہرون کی
مان ہی یعنی مکہ معظمہ کے لوگون کو وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی اوسکے گرداگرد ہی اوسے یعنی سب شہرون والون کو اور یہ بات ٹھہری
ہوئی ہی کہ تمام زمین کو مکہ معظمہ ہی کی زمین سے پھیلایا ہی تو سب شہرون کی اصل وہی ہی اور سب شہر اوسکے گرد ہین وَتُنذِرَ
اور ڈراوے لوگون کو يَوْمَ الْجَمْعِ جمع کے دن سے یعنی قیامت کے روز سے کہ لَا رَيْبَ فِيهِ نہین کچھ شک اوسکے واقع ہونے مین
اوسے حق تعالی نے روز جمع اسواسطے کہا فرمایا اولین اور آخرین خلق سب وہان مجتمع ہونگی یا جمع کرینگے ارواح یا اجسام یا اعمال کیا ہر ایک کو
اوسکے مثل کے ساتھ اور اجتماع کے بعد پھر اونکو متفرق کر دینگے تو فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ ایک گروہ کو بہشت مین لیجاینگے کہ وہ
مومن اور موحد لوگ ہین وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ اور ایک گروہ کو دوزخ مین ڈالینگے کہ وہ منافق اور مشرک لوگ ہین
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا لَجَعَلَهُمْ البتہ کر دیتا سب خلایق کو أُمَّةً وَاحِدَةً ایک گروہ راہ ہدایت پر
یا طریق ضلالت پر وَلَٰكِن يُدْخِلُ اور لیکن داخل کرتا ہی مَن يَشَاءُ جسے چاہتا ہی ہدایت فرماکر اور عبادت کی توفیق
دیکر فِي رَحْمَتِهِ اپنی بہشت مین وَالظَّالِمُونَ اور ظالم لوگ یعنی مشرک اور منافق مَا لَهُم نہین ہی اونکے
واسطے مِّن وَلِيٍّ کوئی دوست جو اونکے کام کا متولی ہو وَلَا نَصِيرٍ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب
اوٹھائے أَمِ اتَّخَذُوا بلکہ ٹھہرالیا کافرون نے مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ خدا کے سوا دوست جیسے بت اور اونکی
محبت کے دم بھرتے اور دعوے کرتے تھے فَاللَّهُ تو خدا ہے برحق هُوَ الْوَلِيُّ وہی ہی ایسا دوست جو دوستون کا ہم بکار ہی
وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ اور وہ زندہ کر دیتا ہی مردون کو اپنی قدرت سے اور اونکے معبود یہ نہین کر سکتے وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ اور خدا سب چیزون پر قَدِيرٌ قادر ہی اور اون کافرون کے بتون کو قدرت نہین معظم اوست قادر بیکران [illegible]
غیر او جملہ عاجز اند و زبون ۔ عجز را سوے قدرتش رہ نیست ۔ عقل ازین کارخانہ آگہ نیست وَمَا اخْتَلَفْتُمْ اور جس چیز مین اختلاف
کرتے ہوا ے مومنو فِيهِ اوس چیز مین کافرون کے ساتھ مِن شَيْءٍ ہر چیز مین سے امور دین و دنیا مین فَحُكْمُهُ تو اوسکا حکم مفوض ہی

إِلَى اللّٰہِ خدا کی طرف اور وہ حکم کریگا اوس باب مین قیامت کے دن ذٰلِكُمُ وہ کہ جو حق حکم کرنا جسکی صفت ہی اللّٰہُ خدا ہر حق ہی رَبِّي میرا رب ہی عَلَیْہِ اوسی پر اوسکے غیر پر نہین تَوَکَّلْتُ اعتماد کیا مین نے اپنے سب کامون مین اور اپنے سب مہمات اوسی کے کرم پر حوالہ کردیے وَإِلَیْہِ أُنِیبُ اور اوسکی طرف ہم پھرتے ہین ہر حال مین فی الحقیقت جسکے واسطے اوسکی درگاہ کے سوا کوئی رجوع کرنے اور پھرنے کی جگہ نہین فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا جَعَلَ لَكُمْ پیدا کین اوسنے تمہارے واسطے مِّنْ أَنفُسِكُمْ تمہاری جنس سے أَزْوَاجًا عورتین وَمِنَ الْأَنْعَامِ اور پیدا کین چارپایون مین سے أَزْوَاجًا قسمین طرح طرح کی یَذْرَؤُكُمْ بہت کردیتا ہی تمکو فِیہِ اوسمین یعنی اس طرح جوڑے ہوتے ہین لَیْسَ نہین ہی کَمِثْلِہِ مثل اوسکے شَيْءٌ کوئی چیز مثل کا لفظ کلام عرب مین زیادہ ہوتا ہی جیسے اللہ تعالیٰ کا قول فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِہِ یا مثل ذات کے معنی مین ہی جیسا کہتے ہین کہ مثلک لا یفعل کذا اور اس آیت مین مثل کو حقیقت پر نہ سمجھنا چاہیے کہ تناقض پیدا ہوتا ہی کہ وہ مثل کا اثبات اور نفی ہی بلیت ذات اوسکی صورت و پیوند نہ تو بکیس ہی تو مانند نہ ہو وَہُوَ السَّمِیعُ اور وہ سننے والا ہی سب سننے کی باتین الْبَصِیرُ دیکھنے والا سب دیکھنے کی چیزین لَہُ اوسکے واسطے ہی مَقَالِیدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ کنجیان آسمان اور زمین کے خزانون کی یعنی رزق کی کنجیان اسواسطے کہ آسمانون کا خزانہ مینہ ہی اور زمین کا خزانہ اوگنے والی چیز یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَن یَشَاءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی اپنے ارادہ سے وَیَقْدِرُ اور تنگ کردیتا ہی جسپر چاہتا ہی اپنی مشیت سے إِنَّہُ بیشک وہ بِكُلِّ شَيْءٍ سب چیزین قبض اور بسط کے عَلِیمٌ جانتا ہی شَرَعَ بیان کی اور ظاہر کردی اور چن لی لَكُم تمہارے واسطے مِّنَ الدِّینِ طاعت اور عبادت اور اصل توحید مین سے مَا وَصّٰی وہ چیز جسکا حکم کیا تھا بِہِ نُوحًا نوح پیغمبر کو وَالَّذِي أَوْحَیْنَا اور وہ چیز جو وحی کی ہمنے إِلَیْكَ تیری طرف ای ہمارے حبیب یعنی دین مین سے جو اصل مشترک ہی تیرے اور نوح کے درمیان وَمَا وَصَّیْنَا بِہِ اور وہ جسکا حکم کیا تھا ہمنے إِبْرٰہِیمَ وَمُوسٰی وَعِیسٰی ان پیغمبرون کو اصول دین مین سے أَنْ أَقِیمُوا الدِّینَ یہ کہ قائم رکھو دین کو کہ ایمان ہی اوس چیز کے ساتھ جسکی تصدیق واجب ہو اور خدا کی فرمانبرداری کرو وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِیہِ اور متفرق نہو جاؤ اوسمین یعنی اوس اصل مین اختلاف نکرو کہ وہ توحید اور طاعت ہی اسواسطے کہ توحید اور شریعتین فروع مین زمانون اور وقتون اور بندون کی مصلحتون کے موافق اختلاف ہوتا ہی كَبُرَ بڑی گران اور سخت ہی عَلَی الْمُشْرِكِینَ مشرکون پر مَا تَدْعُوہُمْ وہ چیز کہ بلاتا ہو اونکو إِلَیْہِ اوسکی طرف کہ وہ توحید ہی اور شرک کی نفی اللّٰہُ یَجْتَبِي إِلَیْہِ خدا کھینچتا ہی اور جمع کرتا ہی اوس چیز کی طرف جدھر کہ بلاتے ہو یا کھینچ اور درست دین کی طرف مَن یَشَاءُ جسے چاہتا ہی یا برگزیدہ کرلیتا ہی اپنی دوستی کے واسطے یا رسول کرنے کو جسے چاہتا ہی وَیَہْدِي اور راہ دکھاتا ہی توفیق دے کر إِلَیْہِ دین حق کی طرف اوسے مَن یُنِیبُ جو پھرتا ہی حق کی جانب اور متوجہ ہوتا ہی اوسکی طرف یعنی جو کوئی غیر خدا سے منہ پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی تو خدا اوسے سیدھی راہ دکھاتا ہی بیت تخت ار یا الہی زجلہ بگذر دوبا اور ہمہ گران حضرت خداآیدکا ہی گذشتہ ایک وَمَا تَفَرَّقُوا اور نہین پراگندہ ہوئین اگلی امتین جیسے عاد و ثمود و اصحاب ایکہ و غیرہم یعنی ان

الگ نہیں ہوئے اِلَّا مگر مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بعد اوسکے کہ آیا اونکو علم پیغمبرونکے خبر دینے سے یا ہوا اونمیں
نہیں پھرے مگر جب پیغمبر کو توریت اور انجیل کی آیتوں سے پہچان لیا یا یہ علم حاصل ہونے کے بعد تفرق محض گمراہی ہے بَغْيًا اور
یہ پھرجانا ظلم اور زیادتی کے سبب تھا کہ واقع ہے بَيْنَهُمْ اونکے درمیان یا جاہ اور ریاست طلب کرنے کو یا اوس حسد کے سبب سے
جو پیغمبر کے ساتھ رکھتے تھے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر وہ بات نہوتی جو سبقت لیگئی ہے یعنی وعدہ ہوچکا ہے مِنْ رَّبِّكَ
تیرے رب کی طرف سے اونکو مہلت دینے کے باب میں اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوے زمانہ تک کہ آخر عمر ہے یا روز قیامت
لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ فیصلہ کیا جاتا اونکے درمیان یعنی اہل باطل پر عذاب نازل کرکے اور اہل حق کو نجات دیکر وَاِنَّ
الَّذِيْنَ اور بیشک جو لوگ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ دیے گئے ہیں کتاب یعنی قرآن مِنْ بَعْدِهِمْ بعد اگلی امتوں کے زمانے
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے [illegible] کہ قرآن دیا اوسی لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ البتہ شک میں ہیں اوس دین
یا قرآن یا پیغمبر کی طرف سے مُرِيْبٍ اونمیں شک ڈالنے والے ہیں فَلِذٰلِكَ پس اس امر کے سبب جو اونسے واقع ہوا
فَادْعُ پس پکارا ہی ہمارے حبیب خلق کو طرف اسلام کے متفق ہوجانے کی طرف وَاسْتَقِمْ اور ثابت رہ پکارنے پر كَمَآ اُمِرْتَ
جس طرح کہ تجھکو حکم کیا گیا ہے تو اوسکا بیان یہ ہے کہ ولید بن مغیرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ [illegible]
رجوع کرو تو میں اپنے مال میں سے آدھا تمکو دوں اور شیبہ بن ربیعہ نے وعدہ کیا کہ تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر آؤ تو
میں اپنی بیٹی کا نکاح تمھارے ساتھ کروں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی دعوت پر قائم اور دین [illegible] پر ثابت قدم رہو وَلَا
تَتَّبِعْ اور پیروی نکر اَهْوَآءَهُمْ اونکی آرزوؤں کی کہ وہ باطل ہیں وَقُلْ اٰمَنْتُ اور کہہ کہ ایمان لایا میں بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اوس چیز کا جو نازل کی خدا نے مِنْ كِتٰبٍ کتاب سے پیغمبر اور انبیا پر مجھسے پہلے یعنی جتنی کتابیں نازل ہوئی ہیں سب پر
ایمان رکھتا ہوں اور حق تعالی نے سب کتابوں میں توحید کا حکم کیا ہے وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں لِاَعْدِلَ کہ عدل کروں
اور برابری نگاہ رکھوں بَيْنَكُمُ تمھارے درمیان یعنی اشراف اور ارذال کو برابر حق کی طرف بلاؤں اور احکام پہنچانے میں
کسی طرف جھک نجاؤں اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اللہ رب ہے ہمارا اور تمھارا لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہیں ہمارے اعمال کی جزا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور تمھارے واسطے ہیں تمھارے اعمال کی جزا لَا حُجَّةَ کچھ خصومت نہیں بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ہمارے
اور تمھارے درمیان یعنی حق ظاہر ہوگیا اور حجت کرنے کی مجال نہیں رہی اور اگر اب کوئی خلاف کرے تو عناد [illegible] ہوگا
اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا اللہ جمع کردیگا ہمارے درمیان قیامت میں وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور اوسی کی طرف لوٹنا ہے
بعضوں کے نزدیک خصومت نکرنے کا حکم آیت سیف سے منسوخ ہے وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ اور جو لوگ کہ [illegible]
جھگڑتے ہیں اور لڑتے ہیں فِي اللّٰهِ خدا کے دین میں مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ بعد اسکے کہ قبول کیا [illegible] اسکا اولی
یعنی روز میثاق میں اور اوسکے رب ہونے کا اقرار کرچکے ہیں یا وہ مرد ہیں کہ خدا کی بات [illegible] حضرت مصطفی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے یا یہ کہ جھگڑتے ہیں بعد اسکے کہ حق تعالی نے اپنے رسول کی دعا قبول فرمائی اور وہ معجزہ ظاہر فرمایا

جو اونکے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہین حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ حجت اونکی باطل ہو عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے نزدیک اسواسطے کہ
معجزے ظاہر ہونیکے بعد دشمنون کا حجتین کرنا محض عناد ہو وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ اور اوپر انکے خدا کا غضب ہین باطل کرنیکے
واسطے جھگڑنیکے سبب سے وَلَهُمْ اور واسطے اونکے واسطے ہو اونکے کفر کے سبب سے عَذَابٌ شَدِيدٌ ○ عذاب سخت کہ وہ آتش
دوزخ ہو اَللّٰهُ خدا ایسا ہو الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ وہ ہو جسنے اوتاری کتاب بِالْحَقِّ سچ ساتھ اور درستی کے ساتھ
وَالْمِيزَانَ اور اوتاری ترازو کہ تولنے کی چیزین اوسمین تولتے ہین تاکہ جھپنے اور عدل لینگے باب مین ظلم نہ کرین اور محقق لوگ
اس بات پر ہین کہ ترازو سے معاملات مین عدل مراد ہو اور عدل اور درستی کو ترازو کے ساتھ کنایہ کیا ہو اسواسطے کہ ترازو آلہ عدل کا ہو
اور عدل نازل کرنا عبارت ہو عدل کا حکم کرنے سے عین المعانی مین ہو کہ میزان یعنی ترازو سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین
اسواسطے کہ عدل کا قاعدہ اور قانون آپ ہی کے سبب سے لکھتے ہین کہ [illegible] نازل کرنا آپ کو رسول کرکے بھیجنا ہو وَمَا يُدْرِيكَ
اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجھے اور تو کیا جانے لَعَلَّ السَّاعَةَ [illegible] قیامت نزدیک ہو امام زاہدی نے
فرمایا کہ لعل تحقیق کے واسطے ہو یعنی یقینی جسوقت [illegible] قیامت قائم ہوگی وہ نزدیک ہو يَسْتَعْجِلُ جلدی کرتے ہین بِهَا ساعت
قیامت کی یعنی قیامت آنیکی الَّذِينَ وہ لوگ جو لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا نہین ایمان لاتے اوسکا یعنی جلدی کرنا جھٹلانے
اور ہنسی کی راہ سے ہوتا ہو وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے خدا کا اور اوسکے رسول کا اور قیامت کا مُشْفِقُونَ
وہ ڈرنے والے ہین مِنْهَا قیامت سے اسواسطے کہ نہین جانتے کہ خدا اونکے ساتھ کیا کریگا اور حساب کیونکر ہوگا اور جزا کیا ملیگی وَيَعْلَمُونَ
اور وہ جانتے ہین أَنَّهَا الْحَقُّ یہ کہ آنا قیامت کا برحق ہو أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ آگاہ ہوجاؤ کہ یقینی جو لوگ لڑائی
جھگڑا کرتے ہین فِي السَّاعَةِ قیامت کے آنے مین لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ○ البتہ گمراہی مین ہین دور راہ صواب سے اَللّٰهُ
لَطِيفٌ اللہ جانتا ہو باریکی کرنے والا ہو بِعِبَادِهِ اپنے بندون کے ساتھ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ روزی دیتا ہو اپنی مہربانی
جسے چاہتا ہو وَهُوَ الْقَوِيُّ اور وہ قوی ہو مہربانی اور رحمت مین الْعَزِيزُ ○ غالب حکم اور ارادے مین فصول مین ہو کہ لطیف کے
چار معنی ہین ایک مہربان اور امام قشیری نے فرمایا کہ یہ اونکی مہربانی ہو کہ کفایت سے زیادہ دیتا ہو اور قوت سے بہت کم کام کو حکم فرماتا ہو
دوسرے نوازنے والا اس سے بڑھکر اور نوازنا کیا ہو کہ اپنی طرف بندون کو نسبت فرمایا تیسرے باریک دان اور دوربین کہ بھید کو
اوسکے جانتا ہو اور سب بھیدون کے بھید اوس سے پوشیدہ نہین چوتھے کام چھپانے والا کہ کسی کو اوسکے قضا و قدر کے بھیدون کی طرف
راہ نہین اور اوسکے کام مین چون و چرا کو دخل نہین قطعہ کسے زچون و چرا دم نمے تواند زد * کہ نقش بند حوادث ورای چون و چراست
چرا مگو کہ چرا دست بستۂ قدرت * زچون ملاف کہ چون نیز پایمال قضاست * موضح مین ہو کہ لطیف اوسے کہتے ہین جو سب امور کو
علم سے جانے اور جرائم جمہور سے بسبب حلم کے درگذر کرے اور ترجمہ شفیعہ مین فرمایا ہو کہ لطیف وہ ہو جسکا علم شامل مصلحتون کو
محیط اور جسکی حکمت باہرہ منفعتون کو شامل ہو کشف الاسرار مین لطیف کے معنی اسطرح پر لکھے ہین کہ آنحضرت تو اپنی قدرت کے اور شکر بندہ کی
قدر جانے اس آیت مین اور فائدے بہت ہین اور لطیف کے معنی مین [illegible] مَنْ كَانَ يُرِيدُ

ع ۱۰

جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے عمل سے حَرْثَ الْآخِرَةِ کھیتی اچھی آخرت کی یا اوسکی جزا تو نَزِدْ لَهٗ زیادہ کرتے ہین ہم اوسکے واسطے فِیْ
حَرْثِهٖ اچھی کھیتی مین یا ثواب مین کھیتی کا ذکر کرکے آخرت کے ثواب کی خبر دی تمثیل کی جہت سے یعنی جسطرح کھیتی دانہ کو زیادہ کرتی ہے
کہ ایک دانہ اوس سے بہت دانے ہو جاتے ہین اسی طرح مومن کا عمل وزن ذرہ خدا کے نزدیک زیادہ ہوتا ہے یہانتک کہ ایک ذرہ کو وہ احد
برابر ہو جاتا ہے وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ اور جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے کردار سے حَرْثَ الدُّنْيَا کھیتی دنیا کی اور متاع دنیا حاصل
کرنے مین کوشش کرے نُؤْتِهٖ مِنْهَا دیتے ہین ہم دنیا مین سے جو کچھ قسمت ازلی مین اوسکا حصہ مقرر ہو وَمَا لَهٗ اور
نہین ہے اوسکے واسطے فِي الْآخِرَةِ آخرت مین مِنْ نَّصِيْبٍ کچھ حصہ اس سے کافر مراد ہین کہ اسی دنیا کو چاہتے ہین بس یا وہ
منافق جو جہادون مین مومنون کے ساتھ اتفاق کرتے اور اونکی غرض فقط یہ ہوتی کہ مال غنیمت حاصل ہو تو حق تعالی نے اس
آیت مین فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہتا ہے تو جسقدر ہم مقدر کر چکے ہین اوسے دینگے اور آخرت کی نعمت سے وہ بے نصیب ہوگا اور جو کوئی
آخرت طلب کرتا ہے وہ دنیا مین سے بھی اپنا حصہ لیتا ہے اور آخرت مین زیادہ سے زیادہ فیض پائیگا بیت دنیا طلبی بہرہ دنیا ہست
عقبی طلبی ہر دو بیکجاست پسند ۔ ایسا نہین ہے جیسا کافرون نے تصور کیا ہے اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا کیا اونکے واسطے شریک ہین یعنی
اونکے واسطے شیطان ہین جو گناہ مین اونکے شریک ہین شَرَعُوْا لَهُمْ رکھا یا اونھون نے اونکے واسطے یعنی آراستہ کر دی
شیطانون نے کافرون کے دلون مین مِّنَ الدِّيْنِ دین جاہلیت مین سے مَا لَمْ يَأْذَنْۢ وہ چیز کہ جائز نہین کی اور
نہین حکم کیا بِهِ اللّٰهُ وہ اوسکا اللہ نے کسی کو جیسے شرک اور قیامت سے انکار اور دنیا کے واسطے کام کرنا اور بحیرہ اور سائبہ کو
حرام کر لینا اور ایسی باتین وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ اور اگر نہ بات ہوتی یعنی اونکے واسطے تاخیر کا ثابت کہ باب مین پہلا
حکم ہو چکا ہوتا تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ضرور فیصلہ کیا گیا ہوتا کافر اور مومن کے درمیان یا مشرکون اور اونکے شریکون مین اور
ہر ایک نے سزا پائی ہوتی مگر اونمین فیصلہ ہونے کا وعدہ قیامت کے دن ہے وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ یعنی کافر
لَهُمْ اونکے واسطے ہے اوس روز عَذَابٌ اَلِيْمٌ عذاب دکھ دینے والا ہمیشہ کہ کبھی نہ تمام ہوگا تَرَى الظّٰلِمِيْنَ دیکھیگا
تو مشرکون کو قیامت مین مُشْفِقِيْنَ ڈرنے والے اور ہراس کرنے والے مِمَّا كَسَبُوْا اوسکی جزا سے جو کچھ اونھون نے
کمائی کی ہو وَهُوَ اور وہ اونکے اعمال اور افعال کا وبال وَاقِعٌۢ بِهِمْ پہونچنے والا ہے اونکو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ
ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ جنتون کے
روضون مین ہین یعنی جنت مین جو مقام بہت خوب اور فرحت اور نزہت زیادہ کرنے والا ہے وہان ہونگے لَهُمْ اونکے واسطے ہے
بہشت مین مَّا يَشَآءُوْنَ وہ چیز جسے چاہینگے اور جسکی آرزو کرینگے تیار ہے عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے پاس ذٰلِكَ
یہ جو مذکور ہوئی جنتیون کی بزرگی هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ وہ ہے بڑا فضل کہ حق تعالی نے اپنے بندون پر کیا اور اوسکے
مقابل مین دنیا کی فنا ہو جانے والی نعمت نہایت حقیر ہے ذٰلِكَ وہ ثواب جسکی خبر دی الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ وہ ہے کہ خوشخبری
دیتا ہے اوسکی عِبَادَهُ اپنے بندون کو الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ایسے بندے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون

کام اچھے اور پسندیدہ ہیں اور کہ انہیں حاصل ہونے کے قبول کی جہت مومنوں کی خوشی زیادہ ہو سکے واسطے ہی اور یہ وہ ہے کہ وہ جانتا ہے تو ہم پاک کام رضا کے نہیں ہیں تو عبادت کرنے میں زیادہ کوشش کرتی ہیں تفضل کی نظر کر کن اگر چہ دنیا کے واسطے ہو کہ جتنا ہو کہ تو یہ نکو کار بندہ کا اگر کیست تو اور طمع اجر سابق ہم دو مرد وہ ربانیہ کو اور چندہ آثار ثعلبی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ کافرون سے ایک گروہ نے جمع ہو کر باہم کہا کہ تم کچھ دریافت کیا کہ محمد جو کام کرتے ہیں یعنی خلق کو خدا کی طرف بلانا اور خدا کے احکام خلق کو پہونچانا اسکا کچھ بدلا چاہتے ہیں یا نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّآ اَسْئَلُکُمْ نہیں مانگتا ہوں میں تم سے عَلَیْہِ پیغام پہونچانے میں اَجْرًا کچھ بدلا اور کسی پیغمبر نے اپنی امت سے خدا کی طرف بلانے کا بدلا نہیں چاہا ہے تبیان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انصار میں جو آدمی تھے وہ آپکی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور یہ بات عرض کی کہ آپ ہمارے ہیں کے بیٹے ہیں اور دین میں ہمارے راہبر اور ہم دیکھتے ہیں کہ آپکا خرچ بہت اور آمد کم ہے اگر آپ حکم فرمایئے تو اپنا تھوڑا سا مال اپنی خوشی سے جمع کر کے ہم لاکر حضور کے خادموں کے سپرد کر دیں تاکہ وہ اپنی حاجتوں میں صرف کریں اور آپ کے دل مبارک کو اس طرف سے فراغت حاصل ہو تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ہمارے حبیب تم کہدو کہ حکم الٰہی پہونچانے میں کسی سے بدلا نہیں چاہتا ہوں اِلَّا الْمَوَدَّۃَ مگر دوستی چاہتا ہوں فِی الْقُرْبٰی قرابت میں یعنی میں چاہتا ہوں کہ قریش تم دوست رکھیں اوس قرابت کے سبب جو میں اونکے ساتھ رکھتا ہوں اور چونکہ وہ رشتہ ملانے کے سبب سے افتخار کرتے ہیں اور قریش میں سے کوئی وہ نہیں جسکے ساتھ مجھے قرابت نہو تو چاہیے کہ دشمنوں کے مقابلہ میں میری مدد کریں اور میرے دشمن نہوں قتادہ رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق یہ معنی نہایت صاف ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ آپ کے قرابتیوں کے ساتھ دوستی مراد ہے یعنی میں جو کام پہونچانے کا بدلا نہیں چاہتا مگر میرے عزیزوں کو دوست رکھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ آپ کے قرابتدار کون ہیں جنکے ساتھ ہمکو دوستی کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ علی فاطمہ حسن حسین علیہم السلام اور تفسیر ثعلبی میں ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار ہاشم کی اولاد اور عبد المطلب کی اولاد ہے کہ جنکو صدقہ لینا حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک قربیٰ سے خدا کا تقرب مراد ہے یعنی اون لوگوں کو دوست رکھو جو نیک کام کر کے خدا سے تقرب کرتے ہیں وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً اور جو کوئی کماتا ہے نیکی یعنی عبادت کرتا ہے اور عین المعانی میں ہے کہ حسنہ سے یہاں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے ساتھ محبت رکھنا مراد ہے کہ جس کسی کو محبت ہو تو نَّزِدْ لَہٗ زیادہ کرینگے ہم اوسکے واسطے فِیْھَا حُسْنًا اوس کی یعنی اوس نیکی کا ثواب ہم زیادہ کرتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے گنہگاروں کو شَکُوْرٌ طاعت قبول کرنے والا فرمانبرداروں کی اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی بلکہ کہتے ہیں کافر افترا کرتے ہیں محمد اور باندھتے ہیں عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا خدا پر جھوٹ نبوت دعوے یا قرآن نازل ہونے میں فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ پھر اگر چاہے خدا تو یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ مہر کر دے تیرے دل پر اے ہمارے حبیب تم افترا کرو اور قرآن تمکو بھلا دے یا مہر کر دے تمہارے دل پر صبر کی کہ اونکی ایذا رسانی سے تمکو ضرر نہ پہونچے حقائق سلمی میں حضرت سہل

اسکے یہ معنی ہین کہ شوق ابدی اور محبت سرمدی کی مہر تمھارے دل پر رکھدے تاکہ اسکے سوا اور کسی کی طرف تم التفات کرو اور خلق کے قبول کرنے اور انکار کرنے سے فارغ ہو جاؤ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ اور مٹا دیتا ہی خدا جھوٹ اور ناراستی کو وَیُحِقُّ الْحَقَّ اور ظاہر کرتا ہی حق کو بِکَلِمٰتِہٖ اپنے کلمون سے یعنی وحی سے یا حکم وقضا سے کہ کوئی اوسے دفع نہین کر سکتا اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بیشک وہ علیم بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جانتا ہی جو کچھ دلون مین ہی یعنی تمھارا سچا ہونا اور اونکا یہ طعنہ کہ تم افترا کرتے ہو خدا پر پوشیدہ نہین تبیین المعانی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ یہ آیہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا نازل ہونے کے بعد بعضے لوگون کے دل مین یہ بات آئی کہ ہمارے رسول اپنے قرابتدارون کے ساتھ دوستی کرنے کا حکم فرماتے ہین تاکہ آپکے بعد ہم اونکی فرمانبرداری کرین الغرض وہ ہمارا حاکم بنین پس جبرئیل امین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر کردی کہ یہ لوگ ایسا سمجھتے ہین کہ آپ پر یہ اتہام کرتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون سے کہا اونھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ سچے ہین یعنی ہمکو یہ خیال آیا تھا اور ہم اپنے اس خیال سے توبہ کرتے ہین اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَہُوَ الَّذِیْ اور وہ اللہ وہ ہی جو اپنے کرم سے یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ قبول کرتا ہی توبہ عَنْ عِبَادِہٖ اپنے بندون سے یعنی جب اوسکی طرف بندہ اپنے گناہ سے پھرتا ہی اور جو گناہ کیا اوس سے پشیمان ہوتا ہی تو حق تعالیٰ اوس پھرنے کو قبول کر لیتا ہی وَیَعْفُوْا اور معاف کر دیتا ہی عَنِ السَّیِّاٰتِ اونکی برائیان یعنی توبہ کے بعد گناہون سے درگذر کرتا ہی وَیَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تَفْعَلُوْنَ جو کچھ کرتے ہو گناہ اور توبہ اور یہ تفعلون غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو کچھ وہ کرتے ہین توبہ کے بعد نیکی اور بدی وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور قبول کرتا ہی اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک وَیَزِیْدُہُمْ اور زیادہ کرتا ہی اونکی مراد اور دعا مِّنْ فَضْلِہٖ اپنے فضل سے یعنی اونکو وہ نعمت عطا فرماتا ہی جسکے مانگنے کی جرأت تک اونھون نے نہ کی ہو کہ وہ دیدار الٰہی ہی اور سلام ہی وَالْکٰفِرُوْنَ اور کافر لوگ لَہُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ اونکے واسطے ہی عذاب سخت کہ حجاب کی ذلت اور ہمیشہ کا عذاب اور ... ہی اور کوئی رنج اور عذاب ذلت حجاب سے بدتر نہین ہی بیت ہیچ رنج تو معلوم ... ہر چہ آید بر کسی در حجاب ... نقل ہی کہ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کہ فقر اور فاقہ مین گذران کرتے تھے ایک دن اونکے دل مین یہ بات آئی کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہم مالدار ہوتے اور اپنا مال اللہ کی راہ نیک مصرف مین صرف کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ اور اگر کشادہ کرتا اللہ روزی کو لِعِبَادِہٖ اپنے بندون کے واسطے اور اونپر فراخ کر دیتا لَبَغَوْا البتہ ظلم کرتے فِی الْاَرْضِ زمین مین اور غلبہ ... بڑی ڈھونڈتے تکبر اور فساد کرتے اور یہ بات اکثر ہی سب لوگون کے واسطے نہین ایسلیے کہ حضرت عثمان غنی اور حضرت عبد الرحمن بن عوف سب اصحاب مین بہت مالدار تھے اور ہرگز ظلم اور زیادتی کا اثر بھی اونسے نہین ظاہر ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ دنیا کا مال پانی کے مثل ہی ... مین جب پہونچتا ہی اور اوسکے ہر قطرے سے گھاس اوگتی ہی ... اور چونکہ خلق کی اکثر طبیعتین ہوا و ہوس کی طرف مائل ہین اور صفات نفسی کی پرورش اور ... غالب ہی اور دنیا کا مال اوسکا سبب مین بہت قوی تر ... اسباب ہی تو اگر حق تعالیٰ خلق پر روزی کشادہ کرتا تو اکثر آدمی ظالم اور باغی ہو جاتے تو ... حکمت کے ساتھ

تقسیم کیا جیسا کہ فرمایا ہی کہ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ اور لیکن اوتارتا ہی روزی بِقَدَرٍ اندازہ پر اوسکے ساتھ مَا یَشَآءُ جو چاہتا ہی اور جس کسی کے
واسطے کہ چاہتا ہی اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ بیشک وہ اپنے بندوں سے خَبِیْرٌ خبردار ہی اونکا حال جانتا ہی بَصِیْرٌ دیکھنے والا ہی
سب کو دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ کسکو کیا چاہیے اور کسقدر چاہیے اور کب چاہیے وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور وہ ہی وہ جو
نازل کرتا ہی مینہ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا بعد اسکے کہ ناامید ہوگئے اونکے برسنے سے وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ اور پراگندہ کرتا ہی اپنی
رحمت یعنی مینہ کو میدانوں اور پہاڑوں میں منتشر کرتا ہی وَهُوَ الْوَلِیُّ اور وہ ہی دوست مومنوں کا اور اونکے کام بنانے والا مینہ
برساکر اور رحمت منتشر فرماکر الْحَمِیْدُ تعریف کیا ہوا نبیوں اونمین یا تعریف کرنے والا احمد کرنے والوں کا وَمِنْ
اٰیٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی دلیلوں اور خلقت کی نشانیوں میں سے خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانوں اور
زمینوں کا وَمَا بَثَّ اور پیدا کرنا ہی اوس چیز کا جو پراگندہ کی فِیْهِمَا آسمان اور زمین میں مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے
والوں میں سے یعنی زندے جیسے فرشتے جن انسان اور سب حیوان وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اور وہ خدا میدان حشر میں اونکو جمع
کرنے پر اِذَا یَشَآءُ جب چاہے قَدِیْرٌ قادر ہی اور اسکے سوا سب اس بات میں عاجز ہیں وَمَآ اَصَابَكُمْ اور جو کچھ پہونچا تمکو

ربع

اے مومنو مِّنْ مُّصِیْبَةٍ مصیبت اور آفت مال میں یا بدن یا اہل وعیال میں فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ تو بسبب اوس
جو کمائی کی تمھارے ہاتھوں نے یعنی تمھارے گناہوں کی شامت سے ہی ہر چند میرے حکم سے ہی مگر تمھارے گناہوں کی عقوبت اور وبال ہی
وَیَعْفُوْا اور عفو کرتا ہی اور درگذر کرتا ہی عَنْ كَثِیْرٍ بہت گناہوں سے اور اگر کسی بیگناہ کو مصیبت اور آفت پہونچتی ہی تو اوسکا
اجر اور زیادہ ہوگا امام ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہی کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حق تعالی نے
جتنی آیتیں اپنے پیغمبر پر بھیجیں اون سب میں اس آیت کے سبب بڑا امید ہی اسواسطے کہ اوسنے خبر دی کہ بعض گناہ کے سبب میں
مصیبت بھیجتا ہوں اور اکثر گناہ معاف کر دیتا ہوں اور وہ بڑا رحیم وکریم ہی جو گناہ ایکبار دنیا میں معاف کر چکا دوبارہ عقبی میں
اوسکے سبب سے مواخذہ نہ کریگا وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ اور نہیں ہو تم ای کافرو عاجز کرنے والے خدا کو حکم جاری کرنے یا مستحق
عذاب کرنے سے فِی الْاَرْضِ زمین میں وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہی تمھارے واسطے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِیٍّ
کوئی دوست کام بنانے والا دنیا میں وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہ کوئی مددگار کہ عقبی میں عذاب کو باز رکھے وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ اور
اوسکی قدرت کی نشانیوں میں سے کشتیاں جاری ہیں فِی الْبَحْرِ دریا میں كَالْاَعْلَامِ پہاڑوں کے مانند بڑائی میں اِنْ یَّشَاْ
اگر چاہے خدا یُسْكِنِ الرِّیْحَ ٹھہرا دے ہوا کو جسکے سبب سے کشتی چلتی ہی اور جب ہوا ٹھہر جاے فَیَظْلَلْنَ تو ہو جائیں کشتیاں رَوَاكِدَ
ٹھہری ہوئیں عَلٰی ظَهْرِهٖ پانی کی پشت پر اور کشتی والوں کو اضطراب ہو اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک ہوا کو مسخر کرنے اور کشتیوں
روان کرنے میں لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کو جو کشتی میں صبر کرتا ہی شَكُوْرٍ
شکر گزار کو جو کشتی میں اوترتے وقت شکر کرتا ہی اَوْ یُوْبِقْهُنَّ یا اگر چاہے خدا تو ہلاک کر دے کشتیوں کو یعنی
اونکو جو کشتیوں میں سوار ہیں بِمَا كَسَبُوْا بسبب اوس چیز کے جو کیے اونھوں نے گناہ وَیَعْفُ

او دیا معاف کرتا ہی عَنْ كَثِيرٍ بہت گناہ اہل کشتی کے اور بعضون نے تفسیر کی ہی کہ اور نجات دیتا ہی بہتون کو غرق ہونے سے پس اگر
چاہے تو بہتون کو نجات دیوے اور اگر چاہے تو کافرون کو غرق کر دے کہ اونسے انتقام اور بدلا ہو جائے وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ
اور تاکہ جان لیوین سب لوگ جو جھگڑتے ہین فِي آيَاتِنَا ہماری قدرت کی نشانیون مین کہ بلا نازل ہونے کے محل مین مَا لَهُمْ نہین ہی اونکے
واسطے مِنْ مَحِيصٍ کوئی بھاگنے کی جگہ فَمَا أُوتِيتُمْ پھر جو دیے گئے ہو مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو اس جہان سے تعلق
رکھتی ہی جیسے مال و فرزند فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تو وہ متاع ہی حیات دنیا کی یعنی جب تک زندہ ہو اوس سے فائدہ لیتے ہو
وَمَا عِنْدَ اللَّهِ اور جو چیز خدا کے پاس ہی آخرت کا ثواب اور جنت کی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہی وَأَبْقَىٰ اور ہمیشہ باقی رہنے والی لِلَّذِينَ
آمَنُوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین وَالَّذِينَ
اور واسطے اون لوگون کے جو يَجْتَنِبُونَ پرہیز کرتے ہین یا کنارے ہو جاتے ہین كَبَائِرَ الْإِثْمِ بڑے گناہون سے
وَالْفَوَاحِشَ اور بُرے کامون سے وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ اور جب غصہ کرتے ہین لوگون پر رنج یا نقصان یا برائی
سبب سے جو اونھین پہونچائی ہو يَغْفِرُونَ تو وہ اوس سے درگذر کرتے ہین اور معاف کر دیتے ہین کہا ہی کہ یہ آیت
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ اونھین ایک کافر نے مسلمانون کا ایمان دیتے تھے اور چاہا اونھین غصہ آیا تو اوسے
ہضم کرتے اور گالیان دینے والون سے تعرض نکرتے بیان مین ہی کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ جب
اونھون نے اپنا سب مال راہ خدا مین خرچ کر دیا تو لوگون نے اونھین ملامت کی اور گالیون تک نوبت پہونچا دی اور اونھون نے حلم
اختیار کیا اور ملامت کرنے والون سے متعرض نہوتے تھے اور ظاہر یہ ہی کہ ان دونون حضرات کی شان مین ہی بلکہ اور مسلمانون کے حق مین ہی کہ
ان بزرگون کا طریقہ اختیار کرین اور جمع کا صیغہ اس مضمون پر دلالت کرتا ہی بیت مستغرق کار خود چنانکہ گرد بپروا سے ملامت گر بیکار ہیست
وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا اور اون لوگون کے واسطے جنھون نے قبول کر لیا لِرَبِّهِمْ اپنے رب کو کس سے انصار مراد ہین کہ حضرت
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین ایمان کی طرف بلایا تو اوسی وقت اونھون نے خوشی سے ایمان قبول کر لیا وَأَقَامُوا
الصَّلَاةَ اور برپا رکھی اونھون نے نماز یعنی شرائط اور ارکان کے ساتھ وقت پر پڑھی وَأَمْرُهُمْ اور اونکا کام شُورَىٰ مشورے کے
ساتھ ہی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان یعنی جب وہ کوئی کام کرتے ہین تو باہم صلاح اور مشورہ کرکے کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
اور اوس چیز مین سے جو ہمنے عطا کیے ہین اونکو مال يُنْفِقُونَ خرچ کرتے ہین خدا کی راہ مین وَالَّذِينَ اور اون لوگون کے لیے
جو ایسے ہین کہ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ جب پہونچتا ہی اونپر ظلم کافرون سے هُمْ يَنْتَصِرُونَ وہ اپنے دشمن سے یعنی کافرون سے
بدلا لیتے ہین اسواسطے کہ کافرون سے بدلا لینا فرض ہی اور اونپر جہاد کرنا لازم ہی وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ اور جزا برے کام کی سَيِّئَةٌ
مِثْلُهَا برا کام ہی مثل ویسے دوسری جگہ لفظ سیئہ با وصف اسکے کہ سیئہ نہین ہی کلام کے جوڑ کے طور پر ہی جیسے وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا
فَمَنْ عَفَا پھر جو کوئی معاف کرے اپنے ظالم کو جو مسلمان ہو اور اوس سے بدلا نلے وَأَصْلَحَ اور صلح کرے اپنے اور ظالم کے درمیان
فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ تو اوسکا اجر اللہ پر ہی مبہم وعدہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ وعدہ کی ہوئی چیز بہت بڑی اور بہتر ہی بیان مین

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ قیامت کے دن ندا پہونچیگی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہو اوس سے کہو کہ اوٹھے اور اپنا اجر لے
تو کوئی نہ اوٹھیگا مگر وہی جسنے ظالم کا ظلم معاف کر دیا ہو ❊ قطعہ ❊ عفو اوگناہ سیرت اہل فتوت ست ❊ بے علم عفو کار فتوت تمام نیست
بگذر ز جرم خصم و کرم کن کہ عاقبت ❊ در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست ❊ اِنَّهٗ تحقیق کہ خدا لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝
دوست نہیں رکھتا ظالموں کو یعنی اون لوگوں کو جو پہلے ظلم کرتے ہیں یا بدلا لینے میں حد سے گذر جاتے ہیں وَلَمَنِ انْتَصَرَ
اور جو کوئی انتقام نکالے ظالم سے بَعْدَ ظُلْمِهٖ بعد اسکے کہ اوسپر ظلم کیا ہو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ بغض نکالنے والوں کا گروہ
مَا عَلَيْهِمْ نہیں ہے اونپر مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ کوئی راہ غصہ اور ملامت کی یا اونپر کچھ گناہ نہیں ہے اِنَّمَا السَّبِيْلُ سوا اسکے
نہیں کہ غصہ و عذاب عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ اون لوگوں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر وَيَبْغُوْنَ فِى
الْاَرْضِ اور زیادتی ڈھونڈھتے ہیں اور حد سے گذرتے ہیں زمین میں بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق بے دلیل اُولٰٓئِكَ وہ گروہ
ظالم اور باغی لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا یعنی دوزخ کا عذاب وَلَمَنْ صَبَرَ اور جو کوئی صبر کرے
لوگوں کی ایذا پر وَغَفَرَ اور درگذرے اونکے ظلموں سے اور بدلا نہ لے تو اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ صبر کرنا اور معاف کر دینا
لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ بہتر کاموں میں سے ہی امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ یہ کام بڑے مردوں کا ہی ہر ایک کو یہ قوت
نہیں ہوتی کہ جفا سے اور وفا کرے ❊ بیت ❊ وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم ❊ کہ در طریقہ ما کافریست رنجیدن ❊ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو چھوڑ دیتا ہی خدا تعالیٰ فَمَا لَهٗ تو نہیں ہی اوسکے واسطے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست جو کام بنائے مِّنْۢ
بَعْدِهٖ بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑ دیا ہو وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ اور دیکھیگا تو کافروں کو لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
جبکہ وہ دیکھینگے عذاب کو یعنی قیامت کے دن کہ يَقُوْلُوْنَ تو کہینگے کہ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ کیا ہے دنیا کی طرف پھرنے کی مِّنْ
سَبِيْلٍ ۝ کوئی راہ کہ پھر وہاں جائیں اور جو نیک کام ہم سے فوت ہوئے اونکا تدارک کریں وَتَرٰىهُمْ اور دیکھیگا تو کافروں کو
اوس روز کہ يُعْرَضُوْنَ حاضر کیے جاتے ہیں عَلَيْهَا آتش دوزخ پر کنایہ غیر مذکور ہو واضح ہونے کی جہت سے ہو واسطے کہ یہ بات
معلوم ہی کہ کافروں کا پیش ہونا آتش دوزخ ہی پر ہوگا خٰشِعِيْنَ اس حال میں کہ فروتنی اور حقیر ہونگے مِنَ الذُّلِّ ذلت اور
رسوائی کے سبب سے يَنْظُرُوْنَ دیکھتے ہونگے آگ کی طرف مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ چھپی نگاہ سے یعنی کنکھیوں سے دوزخ کی طرف
دیکھتے ہونگے اور اوسکی ہول اور ہیبت سے سر اوٹھانے کی مجال نہوگی ضحاک نے فرمایا کہ جب انکو دوزخ کی طرف ہانکینگے تو چھپی
نگاہ سے دیکھینگے کبھی فرشتوں کو کبھی عرش کی طرف کبھی دوزخ کی جانب اور بعضے اس بات پر ہیں کہ طرف خفی سے دل کی آنکھ مراد ہی
اسواسطے کہ کافر اندھے حشر کیے جاینگے تو دل سے دوزخیوں کا حال جانینگے جسطرح دنیا کے اندھے لوگوں کا مختلف حال پہچان لیتے
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور جب وہ یہ حال دیکھینگے تو جو لوگ ایمان لائے وہ کہینگے کہ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ بیشک نقصان اوٹھانے والے
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہیں جنہوں نے نقصان کیا اَنْفُسَهُمْ اپنی جانوں میں وَاَهْلِيْهِمْ اور اپنے لوگوں میں يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قیامت کے دن جانوں میں نقصان یہ ہی کہ اپنے کو بتوں کی عبادت کے سبب آتش دوزخ کا مستحق کر لیا اور اپنے لوگوں میں نقصان کہ وہ دوزخ

تو یہ ہو کہ انکو ایمان سے باز رکھا اور اگر جنتی ہیں تو یہ نقصان ہو کہ حور اونکے دیدار سے محروم رہے اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ آگاہ ہو جاؤ کہ
بیشک ظالم یعنی مشرک فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ عذاب میں ہیں کہ وہ عذاب برابر لگا ہوا ہی ہمیشہ باقی رہیگا کبھی منقطع نہوگا وَمَا كَانَ
لَهُمْ اور نہوگا ان کافرون کے واسطے مِّنْ اَوْلِيَآءَ کوئی دوستون اور مدد کرنے والون میں سے عذاب کے وقت کہ يَنْصُرُوْنَهُمْ مدد دین
اونکو مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی خدا کے سوا کسی کو یہ طاقت نہوگی کہ اونپر سے عذاب دور کرسکے اور خدا اونھین عذاب سے
نہ بچائیگا وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو گمراہ کرتا ہی خدا فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ تو نہین ہی اوسکے واسطے کوئی راہ نجات کی
اِسْتَجِيْبُوْا قبول کرو لِرَبِّكُمْ اپنے رب کو یعنی ایمان اور توحید کا جو اوسنے حکم کیا ہی اوسے مان لو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ
قبل اسکے کہ آئے يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ نہین ہی پھرنا اوسے مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے اوس دن کے آنے کا حکم ہوا ہی اور
یہ حکم نہ ٹلیگا مَا لَكُمْ نہین ہی تمھارے واسطے مِّنْ مَّلْجَاٍ کوئی پناہ اور گریز گاہ يَّوْمَئِذٍ اوس دن وَّمَا لَكُمْ اور نہین
تمھارے واسطے مِّنْ نَّكِيْرٍ کچھ انکار اوس میں جو تمنے کیا ہی یعنی اپنے گناہون سے منکر نہو سکوگے اسواسطے کہ کراماً کاتبین نے
اعمالنامون میں لکھا ہوگا اور تمھارے اعضا بھی اون اعمال پر گواہی دینگے فَاِنْ اَعْرَضُوْا پھر اگر منہ پھیرین مشرک دعوت اسلام
قبول کرنے سے فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ تو تمکو نہین بھیجا ہمنے عَلَيْهِمْ اونپر حَفِيْظًا نگہبان کہ حساب کرو اونکا یا اونکو بچائے رکھو
اِنْ عَلَيْكَ نہین ہی تجھپر اِلَّا الْبَلٰغُ مگر حکم پہونچا دینا اور تم حکم پہونچانے والے ہو وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ
اور تحقیق کہ ہم جب چکھاتے ہین کافر یعنی پہونچاتے ہین مِنَّا اپنی طرف سے رَحْمَةً صحت اور دولتمندی تو فَرِحَ بِهَا
خوش ہوتا ہی اوسکے سبب سے وَاِنْ تُصِبْهُمْ اور اگر پہونچتی ہی اونکو سَيِّئَةٌ برائی جیسے بیماری اور مفلسی اور محنت
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بھیج چکے اونکے ہاتھ برے کام فَاِنَّ الْاِنْسَانَ تو بیشک انسان یعنی کافر
كَفُوْرٌ بڑے ناشکرے اور بے ایمان ہین اور شاید کہ انسان سے سب آدمی مراد ہون اور اکثر اونمین سے ایسے ہی ہین کہ راحت اور
نعمت بھول جاتے ہین اور محنت و مصیبت کو سخت اور بہت جانتے ہین امام منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ شکر نکرنا
ایمان والون کی ناشکری اور کفران ہی لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پادشاہی آسمانون کی اور
زمین کی يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی يَهَبُ عطا کرتا ہی لِمَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اِنَاثًا بیٹیان
اکیلی بغیر بیٹے کے جیسے حضرت لوط علیہ السلام کو وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اور عطا کرتا ہی جسے چاہتا ہی الذُّكُوْرَ بیٹے فقط
بیٹیان نہین جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اَوْ يُزَوِّجُهُمْ یا جوڑا دیتا ہی اونکو ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا بیٹے اور بیٹیان یعنی بیٹا بھی
عطا کرتا ہی اور بیٹی بھی جیسے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسطرح اکیلی بیٹیان اور اکیلے بیٹے عطا کرنا اپنی مشیت کے
ساتھ متعلق کیا تھا اور اسطرح یہان میں ارشاد کیا اسواسطے کہ جہان فقط بیٹی عطا کرتا ہی وہان شاید ان باپ کو بیٹے کی تمنا ہو اور جہان
فقط بیٹا عطا فرماتا ہی وہان شاید ان باپ کو بیٹی کی آرزو ہو تو وہان اپنی مشیت کے ساتھ متعلق کیا یعنی ہم جو کچھ چاہتے ہین عطا کرتے ہین جہان
بیٹا بیٹی دونون عطا فرمائے تو ماں باپ کو کچھ آرزو نہین باقی رہتی کہ اوسکی نفی کرنا چاہیے وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ اور کر دیتا ہی جسے چاہتا ہی

عَقِیْمًا بے اولاد کہ اوسکے اولاد پیدا ہی نہو جیسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بیشک خدا جانتا ہی جو کچھ بناتا ہی قَدِیْرٌ
قادر ہی ہر چیز پر جو کچھ بناتا ہی اوسکا علم اور دانائی بحکم اوس دانائی کے مقدر ہوا اور بنا ہی اور اوسکی قدرت اور توانائی عجز سے منزہ
اور مبرا ہی ہیبت علم او ہر طرف از شائبہ جہل و فتور قدرتش پاک از آلایش نقصان و قصور لکھا ہی کہ یہود نے حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپکا خدا آپ سے بیواسطہ بات کیون نہین کرتا کہ آپ اوسکا دیدار بھی کرین جیسے حضرت موسیٰ اوس سے
کلام بھی کرتے تھے اور اوسکو دیکھتے بھی تھے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ سے کلام کرتے تھے
اسے دیکھتے نہ تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اور نہین ہوا اور نہ چاہیے لِبَشَرٍ آدمی کو اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ یہ کہ کلام کرے
اوس سے وہ بدوا اور روبرو دنیا مین اور وہ آدمی اوسے دیکھے تو خدا کا کلام بشر کے ساتھ نہین ہوتا اِلَّا وَحْيًا مگر وحی کرکے اور
وہ کلام پوشیدہ ہے کہ بہت سرعت اور جلدی کے ساتھ اوسے دریافت کرلیتے ہین یا بطریق الہام یا خواب مین القا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ
حِجَابٍ یا بات کرتا ہی اوسکے ساتھ ورائے حجاب سے یعنی آدمی حجاب اور آڑ مین ہوتا ہی جیسا کہ حضرت موسیٰ اور ادریس علیہما السلام
ساتھ بات کی اور وہ حجاب نور کے پردہ مین تھے صحیح ہین ہی کہ حق تعالیٰ نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ورائے
حجابین سے کلام کیا یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو حجابون مین تھے کہ خدا کا کلام سنا ایک حجاب زرد سرخ کا دوسرا
مروارید سفید کا اور دونون حجابون مین ستر برس راہ کا فرق تھا اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا یا خدا بھیجتا ہی کوئی رسول فرشتہ اوس
بشر پر فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ تو وحی کرتا ہی وہ بھیجا ہوا فرشتہ اوس بشر کو جسکی طرف وہ بھیجا گیا ہی خدا کے اذن سے مَا يَشَآءُ
جو کچھ خدا چاہتا ہی اِنَّهٗ عَلِيٌّ بیشک وہ برتر ہی صفات مخلوق سے اور غالب ہی وحی پہونچانے مین حَكِيْمٌ جانتا ہی بشر کے
ساتھ کلام کرنا حکمت کی رو سے جس طرح پر کہ چاہیے وَكَذٰلِكَ اور جسطرح وحی بھیجی ہمنے پیغمبرون کی طرف تجھسے پہلے اسی طرح
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی کیا ہمنے تیری طرف اے ہمارے حبیب رُوْحًا قرآن کو مِّنْ اَمْرِنَا اپنے حکم سے حق تعالیٰ نے قرآن کو
روح فرمایا اسواسطے کہ اوسکے سبب سے دل زندہ ہوتے ہین جسطرح بدن روح سے زندگی پاتا ہی مَا كُنْتَ تَدْرِيْ نہ تھا تو کہ جانے
وحی کے قبل کہ مَا الْكِتٰبُ کیا چیز ہی قرآن یعنی جب قرآن اوتارا نہ گیا تھا تو تم اوسے نہ جانتے تھے یا ازل مین جو سعادت اور شقاوت
لکھی گئی تمکو کچھ نہ معلوم تھی وَلَا الْاِيْمَانُ اور نہین جانتا تھا تے ایمان کی طرف دعوت کرنا اور بلانا یا ایمان کے احکام اور شرائع
اوسکے علم کے تم عالم نہ تھے یا اہل ایمان کو تم نہین پہچانتے تھے یعنی تمکو یہ نہ معلوم تھا کہ کون تمہارا ایمان لائیگا وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
اور لیکن کر دیا ہمنے کتاب یا ایمان کو نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ نور کہ ہدایت کرین ہم اوسکے سبب سے مَنْ نَّشَآءُ جس کسی کو کہ ہم چاہین
مِنْ عِبَادِنَا اپنے بندون مین سے یعنی جو بندے اوسکو قبول کرلیتے ہین تو طریق دین کی راہ پاتے ہین وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اور
یقینی تو پکارتا ہی اے ہمارے حبیب وحی کے سبب لوگون کو اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سیدھی راہ کی طرف تمہارا پکارنا تو
عام ہی تمام خلق کو اور میری ہدایت خاص ہی جسے مین چاہتا ہون ہدایت کرتا ہون اور صراط مستقیم دین اسلام ہی یا ایسی راہ جو
طالب کو منزل مقصود پر پہونچاوے صِرَاطِ اللّٰهِ وہ خدا کی راہ ہی الَّذِيْ لَهٗ ایسا خدا کہ اوسکے واسطے نشانیان ہین مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِي الْأَرْضِ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے أَلَا إِلَى اللَّهِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی طرف تَصِيرُ الْأُمُورُ
پھرتے ہیں خلائق کے کام آخرت میں یعنی مخلوقوں کے نزدیک ہر وقت اور ہر حال میں سب کام اوسی کی طرف پھرتے ہیں اور پردے اور واسطے اوٹھ جاتے ہیں
یعنی حاصل ہوتے ہیں نظم صورت کثرت حجب وحدت ہست غیبت مانع نور حضور ہو دیدہ دل باز کشا تا ببینی سر الی اللہ تصیر الامور

وهي تسع وثمانون آية	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الزخرف مکیۃ
اور وہ نواسی آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ زخرف کہ معظمہ میں نازل ہوئی

حٰمٓ حروف مقطعہ کا اور جتانے کے واسطے ہیں کہ سننے والے کو خواب غفلت سے ہوشیار کرتے ہیں اور ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول
لغت قدوہ میں ہے اس بات کی تائید کرتا ہے وہ جہاں اونھوں نے کہا ہے کہ حروف تہجی ادا سے تنبیہ کے واسطے آتے ہیں الا کے مقام پر
تو بیان سے اور یہ کلام اعظم سننے کو آگاہ کرنے کے واسطے ہے کشف الاسرار میں ہے کہ حے حیات حق کی طرف اشارہ ہے اور میم
اوسکے ملک کی طرف وہ قسم یاد کرتا ہے حیات بے زوال اور ملک بے انتقال کی وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ اور قرآن کی جو روشن اور
ظاہر ہے دلائل اعجاز کے ساتھ یا ظاہر کرنے والا احکام شرع کا اور ہدایت کی راہوں کا اور قسم کا جواب کیا ہے إِنَّا جَعَلْنَاهُ
بیشک ہمنے بھیجی یہ کتاب قُرْآنًا عَرَبِيًّا قرآن زبان عرب میں لَعَلَّكُمْ تاکہ شاید تم عربی زبان ہو تَعْقِلُونَ ۝ سمجھو
یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت صحیح جان لو اوس سبب سے کہ جو اوس میں فصاحت کے آثار اور بلاغت کے اطوار ہیں وَإِنَّهُ اور تحقیق
کہ قرآن فِي أُمِّ الْكِتَابِ سب آسمانی کتابوں کی اصل یعنی لوح محفوظ میں ہے جو کہ تغییر سے امن ہے لَدَيْنَا ہمارے پاس لَعَلِيٌّ البتہ بلند قدر
حَكِيمٌ ۝ محکم کیا ہوا کہ اوس میں تناقض نہیں ہے پایا اور اگلی آسمانی کتابوں کو منسوخ کرنے والا ہے اور خود منسوخ نہیں ہوتا أَفَنَضْرِبُ
کیا پھر باز رکھیں ہم عَنْكُمُ الذِّكْرَ تمسے قرآن کو صَفْحًا باز رکھنا أَنْ كُنْتُمْ بسبب اسکے کہ تم قَوْمًا مُسْرِفِينَ ۝ قوم
مشرک یعنی باوصف اسکے کہ تم قرآن سے انکار کرتے ہو اور اوسکی تکذیب کرتے ہو کیا ہم اپنی وحی نہ روکینگے بلکہ بسبب حجت لازم کرنے کے واسطے
ہم تو برابر بھیجینگے اور تبیان میں یہ تفسیر کی ہے کہ تمھارے شرک کے سبب سے قرآن کو ہم آسمان پر نہ اوٹھا لینگے اسواسطے کہ ہم جانتے ہیں
کہ عنقریب وہ لوگ پیدا ہونگے جو اوسپر ایمان لائینگے اور اوسکے احکام پر عمل کرینگے وَكَمْ أَرْسَلْنَا اور کتنے بہت سے بھیجے ہمنے
مِنْ نَبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ۝ پیغمبر اگلے لوگوں میں کہ وہ لوگ مشرک اور مسرف تھے اور اونکے کفر نے ہمیں رسول بھیجنے سے نہیں روکا
وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ اور نہیں آیا اگلے کافروں کے پاس کوئی بھیجا ہوا ہمارے
پاس سے مگر یہ کرتے تھے اوسکی قوم کے استہزا کہ اوسکے ساتھ ہنسی کرتے تھے جسطرح قریش کے منکر تمھارے ساتھ ہنسی اور مسخرا پن کرتے ہیں
فَأَهْلَكْنَا پھر ہلاک کر دیا ہمنے ہنسی کرنے کے سبب سے اونکو جو أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا سخت تھے اونسے قوت کی رو سے
یعنی ان کافروں سے زیادہ جو قوی تھے اونکو ہمنے ہلاک کر دیا اور اونکی سختی اور شوکت نے ہمکو عاجز نہیں کیا وَمَضَىٰ اور گذرا قرآن میں کئی جگہ
مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ۝ حال و قصہ اگلوں کا کہ اونھوں نے پیغمبروں کے ساتھ کیا کیا اور ہمنے اونکے ساتھ کیا کیا اور کیونکر

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نصرت کا وعدہ اور دشمنون کے لیے عذاب اور عقوبت کی وعید نکلتی ہے ولئن سألتہم
اور اگر پوچھو تم اے ہمارے حبیب اپنی قوم کے لوگون سے کہ من خلق السموات والارض کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین تو
لیقولن البتہ ضرور کہینگے کہ خلقہن العزیز پیدا کیا اونہین اوس خداوند نے جو غالب ہے اپنے حکم مین العلیم ٥ جاننے والا
بندون کا احوال اس واسطے کہ یہ پیدا کرنا کسی جاہل و عاجز کا کام نہین ہو سکتا اور یہ آیت اون کافرون کے کمال جہالت اور
حماقت سے خبر دیتی ہے کہ اقرار تو کرتے ہین کہ پیدا کرنے والا قوی اور دانا ہے اور اوسکے غیر کی عبادت کرتے ہین پھر حق تعالیٰ اپنی
صفت مین فرماتا ہے کہ الذی جعل ایسا خداوند ہے کہ اوسنے پیدا کیا لکم الارض تمہارے واسطے زمین کو مہدا بچھونا بچھا ہوا
تاکہ تمہاری قرارگاہ ہو وجعل لکم اور پیدا کین اور ظاہر کردین تمہارے واسطے فیہا سبلا اوس زمین مین راہین لعلکم
تہتدون ٥ تاکہ شاید تم راہ پاؤ اونکے سبب سے اون شہرون اور مکانون کی طرف جہان تم جانا چاہو والذی نزل اور وہ
وہ خدا ہے جسنے نازل کیا من السماء آسمان سے ماء بقدر پانی بقدر حاجت اور مصلحت کے نہ زیادہ ہی نہ بہت کہ اوسکے سبب
غرق ہو جائین جیسے طوفان نوح نہ تھوڑا کہ کھیتون کی ضرورت کو کافی ہو فانشرنا بہ پھر زندہ کیا ہمنے اوس پانی کے سبب
بلدۃ میتا شہر اور جگہ مردہ کو یعنی خشک اور افسردہ زمین کو گھاس نکال کر غیبت سے تکلم کی طرف التفات اس جہت سے
کہ فعل وحی کے ساتھ خاص ہے کذلک اسی زندہ کرنے کی طرح تخرجون ٥ تم نکالے جاؤگے قبرون سے زندہ ہو کر
والذی خلق الازواج اور وہ خداوند وہ ہے جسنے پیدا کین جنسین اور قسمین فرشتون اور مخلوقات کی کلہا وہ سب
بے کسی یار اور مددگار کے وجعل لکم اور بنائی تمہارے واسطے من الفلک کشتیون سے والانعام اور چارپایون
مین سے ما ترکبون ٥ وہ چیز کہ سوار ہو خشکی اور تری مین لتستووا تاکہ بیٹھ جاؤ اور جم جاؤ علی ظہورہ اونکی پشتون پر
سوار ہو کر ثم تذکروا پھر یاد کرو نعمۃ ربکم اپنے رب کی نعمت اذا استویتم علیہ جب سیدھے ہو تم اوسپر
وتقولوا اور کہو کہ سبحن الذی سخر پاک ہے وہ خدا جسنے مسخر کر دیا اور زیر دست بنا دیا لنا ہذا ہمارے واسطے اس کشتی کو
یا اس چارپایہ کو کہ اوسپر سوار ہو کر خشکی اور تری کا ہم طی کرتے ہین وما کنا لہ اور نہین ہین ہم اس سواری کو اپنی قوت سے مقرنین ٥
تھامنے والے اور فرمانبردار کرنے والے وانا الی ربنا اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لمنقلبون ٥ پھرنے والے ہین
اپنی آخر عمر مین اوس سواری پر جسکو جنازہ کہتے ہین اور دنیا کی سواریون مین وہ اخیر سواری ہے بیت ہشدار و عنان کشیدہ رو
آخر کار ہا بمرکب چوبین نہ جہان خواہی رفت + حدیث مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکاب مین پاے مبارک رکھتے تو بسم اللہ کہتے
اور جب سواری کی پشت پر بیٹھتے تو کہتے کہ الحمد للہ علی کل حال سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون موضح مین ہے
کہ سوار ہونے والے کو چاہیے کہ الحمد للہ کہے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے کسی کو دیکھا کہ سواری پر بیٹھا اور آیت سبحان الذی آخر تک
پڑھی حضرت امام نے فرمایا کہ تمکو کسنے یہ حکم کیا ہے سوار نے عرض کی کہ اے فرزند رسول تو نہین کیا حکم کیا ہے فرمایا کہ ان تذکروا نعمۃ ربکم یعنی یہ کہ یاد
کرو اپنے رب کی نعمت سوار ہوتے وقت یہ اس طرف اشارہ ہے کہ سوار ہوتے وقت حمد کرنے سے غافل نہ رہو وجعلوا اور حکم کیا ہے

کافر اور مقرر کرتے ہیں لَهٗ خدا کے واسطے مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اوسکے بندون میں سے ایک حصہ یعنی کہتے ہیں کہ فرشتے اوسکی
بیٹیان ہیں کافرون کے جہل سے تعجب ہی کہ اوسکی خالقیت اور رزّاقیت اور علم کا اقرار کرنیکے بعد اوسکے واسطے اولاد ثابت کرتے ہین اور
یہ نہین جانتے کہ ولادت اجسام کی صفتون میں سے ہی اور وہ سب جسمون کا خالق ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ بیشک کافر لَكَفُوْرٌ
مُّبِیْنٌ البتہ ناشکرا کھلا ہوا ہی اوسکا کفر کہ حق تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرتا ہی اور اون کافرون کی جہالت کی نشانیون میں
ایک یہ ہی کہ بیٹیون کی نسبت حق تعالی کی طرف کرتے ہیں اور اپنے واسطے بیٹے چاہتے ہیں تو حق تعالی فرماتا ہی اَمِ اتَّخَذَ کیا لیا ہی
خدا نے اپنے واسطے مِمَّا يَخْلُقُ اوس چیزمین سے جو وہ پیدا کرتا ہی بَنٰتٍ بیٹیان کہ بہت بُری اور ناقص ہوتی ہین
وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ اور تمکو برگزیدہ کیا اور خاص کر لیا بیٹون کے ساتھ کہ بہتر اور بہت کامل ہین اور یہ بات کیونکر
ہونا چاہتے کہ خدا کا بچہ بندہ کے بچہ سے کمتر ہو وَاِذَا بُشِّرَ اور جب خبر دیا جاتا ہی اَحَدُهُمْ کوئی اون مشرکون میں
جو خدا کی طرف بیٹیون کو منسوب کرتے ہیں کہ وہ قبیح ہین بِمَا ضَرَبَ ساتھ اوس چیز کے کہ بناتا ہی لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا
خدا ے مہربان کے واسطے شبیہ اور مانند یعنی خدا کی طرف جو کافر بیٹیون کی نسبت کرتے ہیں تو انکو اوسکے واسطے مثل
اور مانند ٹھہراتے ہیں اسواسطے کہ اولاد کو ضرور ہی کہ والد کے مثل ہو تو وہ کافر بیٹیون کو خدا کے واسطے ضرب المثل کرتے ہیں یعنی اون
کافرون میں سے جب کسی کو خبر دیتے ہیں کہ تیرے بیٹی پیدا ہوئی تو ظَلَّ وَجْهُهٗ ہو جاتا ہی اسکا منہ مُسْوَدًّا کالا انتہا کے
رنج اور غم کے سبب سے وَّهُوَ كَظِیْمٌ اور وہ بھرا ہوتا ہی غم اور بیچینی اور بے صبری میں یعنی اپنے دل ہی دل میں غم کھاتا ہی
پس ای کافرو جب تم اپنے واسطے بیٹیان نہین پسند کرتے تو خدا کے واسطے کیون روا رکھتے ہو اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا کیا جو کوئی پرورش
کیا جاتا ہی فِی الْحِلْیَةِ زیور میں یعنی ناز میں پرورش پاتا ہی اور اوسے لڑائی اور معرکہ آرائی کی قوت نہو وَهُوَ فِی الْخِصَامِ
اور وہ جھگڑے اور گفتگو کے وقت غَیْرُ مُبِیْنٍ نہ بیان کرنے والا دلیل کا ہو اور عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور
اکثر عورتون میں یہ دونون صفتیں نہین ہوتی ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ کیا جو کوئی ایسا ہو خدا اوسے فرزندی میں لیتا ہی اور
کافرون کی بڑی نادانی بیان فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ اور نام رکھا فرشتون کا الَّذِیْنَ هُمْ جو فرشتے کہ وہ
عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ بندے ہیں اللہ کے کیا نام رکھا اِنَاثًا لڑکیان یعنی فرشتے جو ہمیشہ عبادت اور بندگی میں مشغول رہتے ہیں کافر
اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اَشَهِدُوْا کیا حاضر تھے اور اونھون نے دیکھا ہی خَلْقَهُمْ پیدا کرنا خدا کا اونکو کہ عورت ہونے کی
صفت اونمین دیکھی ہو منقول ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے کافرون سے پوچھا کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ فرشتے
عورتین ہین تو کافرون نے کہا کہ ہمنے اپنے باپ دادون سے سنا ہی اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے باپ دادے جھوٹ نہین بولتے تھے تو حق تعالی نے فرمایا
سَتُكْتَبُ قریب ہی کہ لکھی جائے شَهَادَتُهُمْ اونکی گواہی وَيُسْئَلُوْنَ اور پوچھے جائینگے قیامت کے دن کہ یہ بات کہانسے کہی وَقَالُوْا
اور کہا بنو ملیح نے جو اسے کہ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ اگر چاہتا خدا تو مَا عَبَدْنٰهُمْ نہ پوجتے ہم فرشتون کو اور یہ بات جھگڑے کی راہ سے
کہتے تھے اس اعتقاد کی راہ سے نہیں کہ خدا کی مشیت بندون کی مشیت پر غالب ہی اور یہ اعتقاد تو ایمان ہی تو لاجرم حق تعالی نے فرمایا

ع ۵

ہمارا حکم نہین ہوا اونکے واسطے بِذٰلِكَ اوس بات کا جو وہ کہتے ہین مِنْ عِلْمٍ کچھ علم یعنی یہ بات علم کی رو سے نہین کہتے بلکہ مشیت کو
حکم الٰہی خیال کرکے یہ دلیل کرتے ہین اِنْ هُمْ نہین ہین وہ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ مگر جھوٹ کہتے ہین اور بیہودہ بکتے ہین کیونکہ اونکا مدعا یہ تھا کہ حق تعالیٰ نے
ہماری تقدیر مین اونکی پرستش لکھدی ہو اور اس بات پر خدا راضی ہی تو اس بات کے سبب سے ہمپر عذاب نکریگا تو وہ جھوٹ کہتے تھے اسواسطے
کہ حق تعالیٰ کسی کافر کے کفر سے راضی نہین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ جو وہ کہتے ہین ایسا نہین ہی کیا دی تھی ہمنے اونکو كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ کوئی
کتاب قرآن سے قبل جس سے اونکی بات کا سچ ہونا ثابت ہو فَهُمْ پس وہ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ اوس کتاب سے چنگل لینے والے ہوں وہ
اوس سے دلیل نکالین اور یہ بات مقرر ہی کہ ہمنے قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہین دی کہ اوس سے کوئی دلیل و نقل لاوین اور عقل کی راہ سے بھی
کوئی دلیل نہین رکھتے بَلْ قَالُوْٓا بلکہ کہتے ہین کہ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا بیشک پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو عَلٰٓی اُمَّةٍ ایک طریقہ
اور خصلت پر وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر راہ پائے ہوئے ہین یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ کو دلیل پکڑتے ہین جو نادان تھے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ نہین بھیجا ہمنے قبل تمہارے
اے ہمارے حبیب فِيْ قَرْيَةٍ کسی قریہ مین مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی پیغمبر ڈرانے والا کہ اوسنے عذاب سے اوس قریہ والون کو ڈرایا اور
شرک سے توحید کی طرف بلایا اِلَّا قَالَ مگر کہا مُتْرَفُوْهَآ اوس گانون کے دولتمندون اور سردارون نے کہ اِنَّا وَجَدْنَآ بیشک پایا ہمنے
اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو عَلٰٓی اُمَّةٍ ایک طریقہ اور آئین پر وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر مُّقْتَدُوْنَ ۝
پیروی کرنے والے ہین قٰلَ کہا پیغمبر نے اور بعضے قُلْ پڑھا ہی یعنی کہا اے پیغمبر کہ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا تم اپنے نادان باپ دادا کی پیروی
کرتے ہو اگرچہ لایا ہون مین تمہارے واسطے بِاَهْدٰی دین سیدھا مِمَّا وَجَدْتُّمْ اوس چیز سے کہ پایا ہی تمنے عَلَيْهِ اوس
دین پر اٰبَآءَكُمْ اپنے باپ دادا کو اور وہ تقلید پر ایسے کڑے اور اڑے ہوئے تھے کہ محض عناد کی راہ سے قَالُوْٓا کہا اونھون نے کہ
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ہم اوس چیز کے ساتھ کہ بھیجے گئے ہو تم كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین تو تقلید کی شامت سے اونکا کام کفر اور
دشمنی کو پہونچا نظم خلق را تقلید شان بر باد داد کہ دو صد لعنت برین تقلید باد گر چہ عقلش سوے بالا میپرد مرغ تقلیدش بپستی میپرد
فَانْتَقَمْنَا پھر انتقام اور بدلا لیا ہمنے مِنْهُمْ اونسے یعنی مقلدون اور معاندون سے اونکی جڑ اوکھاڑکر فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر
دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ انجام تکذیب کرنے والون کا اس کلام مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی ہی پھر فرماتا ہی
کہ اگر اپنے باپ دادا کی تقلید کرتے ہو تو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تقلید کرو جو تمہارے باپ دادا مین سب سے زیادہ شریف اور بزرگ ہین
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کرو اوس وقت کہ کہا ابراہیم نے غار سے باہر نکلنے کے بعد لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اپنے باپ اور اپنی قوم کو کہ لوگ
جب اونھین بت پرستی کرتے دیکھا کہ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ بیشک مین بیزار ہون مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اوس چیز سے جسکو تم پوجتے ہو
اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ مگر وہ جسنے مجھے پیدا کیا فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ پس بیشک وہ مجھے ثابت رکھتا ہی ہدایت پر
وَجَعَلَهَا اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ توحید کو كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً کلمہ باقی رہنے والا فِيْ عَقِبِهٖ اپنی ذریت مین
اور اسی سے ہمیشہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد مین موحد اور توحید کی طرف بلانے والے ہوئے اور بعضون نے کہا ہی کہ عقب ابراہیم

ع ۱۰

آل محمد یا امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہی اور بعضے اس بات پر ہین کہ حق تعالی نے حضرت ابراہیم کی نسل مین کلمہ توحید کو باقی چھوڑا لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ ۝ کہ شاید کافر شرک سے پھرین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر آئین بَلْ مَتَّعْتُ بلکہ فائدہ دیا ہے
هٰؤُلَاءِ کافرون کے اس گروہ کو جو حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے زمانہ مین ہین وَاٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو عمر دراز
اور نعمت بے اندازہ عطا کر کے حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ یہان تک کہ آیا اونکے پاس کلام سچا یعنی قرآن یا دین اسلام وَرَسُوْلٌ
مُّبِيْنٌ ۝ اور پیغمبر آشکارا دلیلون اور معجزون کے ساتھ یا توحید بیان کرنے والا دلیلون اور آیتون سے وَلَمَّا جَآءَهُمُ
الْحَقُّ اور جب کہ آیا اونکے پاس کلام راست اور درست تو چاہیے تھا کہ اس نعمت کی شکرگذاری مین فرمانبرداری کرتے اونکے بدلے
انکار مین زیادتی کرنے قَالُوْا هٰذَا بولے کہ یہ قرآن سِحْرٌ جادو ہی وَّاِنَّا بِهٖ اور بیشک ہم اوسکے ساتھ كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین
اور باور نہین رکھتے کہ یہ خدا کے پاس سے اوترا ہی وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے دنیا کی بڑائی کے لحاظ سے لَوْلَا نُزِّلَ کیون نہ اوتارا گیا
هٰذَا الْقُرْاٰنُ یہ قرآن اگر خدا کے پاس سے ہی عَلٰى رَجُلٍ کسی مرد پر مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ ایک ان دونون بستیون سے
کہ مکہ معظمہ اور طائف ہی عَظِيْمٍ ۝ بڑے بزرگ پر جو صاحب مال اور صاحب جاہ ہوتا کہتے ہین ولید بن مغیرہ مکہ مین تھا یا
ربیعہ یا اخنس بن شریق تھا اور طائف مین عروہ ثقفی یا حبیب بن عمر یا کنانہ تھا کافرون کا مدعا یہ تھا کہ رسالت منصب عالی ہی
چاہیے تھا کہ کسی بزرگ آدمی کو ملتا اور بزرگی اونکے نزدیک مزخرفات دنیوی جمع ہونے اور حکومت کرنے اور گروہ
اور حشمت کی کثرت پر منحصر تھی اور اونھون نے یہ نہ جانا کہ رسالت عالی رتبہ اور اوسکا استحقاق فضائل روحانی اور کمالات
قدسی سے آراستہ ہونا ہی اور ان سب اختصاص کے ساتھ جاننا چاہیے کہ حضرت واہب العطایا کے خاص فضل سے یہ رتبہ
حاصل ہوتا ہی مصرع تا دوست ازان میان کرا خواہد و تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ کیا وہ بانٹا
کرتے ہین رَحْمَتَ رَبِّكَ تیرے رب کی رحمت کہ نبوت ہی یعنی رسالت کی کنجیان کیا انکے دست تصرف مین ہین تا کہ جسپر
چاہین نبوت کا دروازہ کھول دین نَحْنُ قَسَمْنَا ہمنے تقسیم کی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مَّعِيْشَتَهُمْ اونکی معیشت یعنی وہ
چیز جسکے سبب سے زندہ رہتے ہین فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین اور وہ اوسکی تدبیر اور تغییر مین عاجز ہین پس کہان امر رسالت مین
کہ مراتب انسانیہ مین اعلی رتبہ ہی دخل دیتے ہین وَرَفَعْنَا اور بلند کیا ہمنے بَعْضَهُمْ اونکے بعض کو فَوْقَ بَعْضٍ بعض پر دَرَجٰتٍ
درجون کی رو سے روزی مین کہ ایک مالدار ہی دوسرا فقیر یا حریت مین کہ ایک آزاد ہی دوسرا غلام یا بزرگیون مین کہ ایک فاضل ہی دوسرا
مفضول حقائق سلمی مین ہی کہ درجون کا فرق نیک اخلاق کے سبب سے ہی جسکی خو بہت نیک اوسکا درجہ بہت بلند اور یہ تفاوت ہمنے کیا
لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ تا کہ بنالین بعضے آدمی بَعْضًا بعض کو سُخْرِيًّا کام کرنے والا یعنی لوگون سے کام کہین یا کہ ان کام کرنے والون کے کام نہین
اور اونکی معاش حاصل ہو ایک مال سے دوسرے کا معاون ہو دوسرا اعمال سے اوسکی مدد کرے تا کہ اس صورت سے امور دنیوی کا انتظام ہو
وَرَحْمَتُ رَبِّكَ اور تیرے رب کی رحمت یعنی نبوت خَيْرٌ بہتر ہی مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہین مال دنیا اور اوسے
بزرگی کا سبب جانتے ہین وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اور اگر نہ یہ کہ ہوتے آدمی اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ مجتمع حرص یا آخرت پر دنیا کو

اجتماع کر لیتے ہین لَجَعَلْنَا تو البتہ ہم کر دیتے لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ اوس شخص کے واسطے جو نہین ایمان لاتا خدا کا لِبُيُوتِهِمْ
اونکے گھرون کی سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ چھتین سونے کی وَمَعَارِجَ اور سیڑھیان کہ اونکے سبب عَلَيْهَا چڑھتے اوپر اون گھرون کی
يَظْهَرُونَ ○ چڑھین اور اپنے کو دکھائین وَلِبُيُوتِهِمْ اور کر دیتے ہم اونکے گھرون کو أَبْوَابًا دروازے وَسُرُرًا عَلَيْهَا
اور تخت چاندی کے کہ اوپر يَتَّكِئُونَ ○ تکیہ لگاکر بیٹھین اس آیت مین اشارہ ہی دنیا کی حقارت کی طرف یعنی ہمارے سامنے دنیا کی کچھ
قدر و قیمت نہین ہی اور اگر ایسا ہوتا تو لوگ دنیا کے طلب کرنے اور جمع کرنے مین مشغول ہو جاتے اسواسطے کہ اکثر طبیعتین دنیا کی محبت کے ساتھ
مخلوق ہین اور اوسکے سبب عبادت الٰہی اور فرمانبرداری سے باز رہ کر کفر اور ناشکری کی طرف لوگ میل کرتے ہین اور اگر کافرون کے گھرون کی
چھتون اور دروازون اور سیڑھیون اور تختون کو بالکل ہم چاندی کا کر دیتے وَزُخْرُفًا اور باوجود اسکے اونکو ہم سونا بھی دیتے یا ہم اگر ایسا
کرتے یہ سب چیزین وہ سونے کی بناتے وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ اور نہین ہی یہ سب جو یاد کیا گیا لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مگر متاع
زندگی دنیا کی یعنی زائل و منتقل ہو جانے والی ہی وَالْآخِرَةُ اور نعمت آخرت کی اور بعضے کہا ہی کہ بہشت عِندَ رَبِّكَ تیرے رب
پاس یعنی اوسکے حکم مین لِلْمُتَّقِينَ ○ پرہیزگارون کے واسطے ہی جنھون نے شرک اور گناہون سے احتراز کیا اور لذت حاصل کرنے کی
چیزین اور اس جہان کی نعمتین جو فنا ہو جانے والی ہین اونسے اجتناب کیا اور بیچھے رہے قطعہ ہر کس کہ رخ از متاع فانی برتافت ٭ واندر
طلب دولت باقی بشتافت ٭ آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید ٭ وان چیز کہ مقصود دلش بود بیافت ٭ وَمَن يَعْشُ اور جو کوئی آنکھ چرائے
یعنی انکار کرے عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ یاد الٰہی سے یعنی حلال و حرام کے ذکر سے اور عذاب الٰہی سے نہ ڈرے اور اوسکی رحمت کا امیدوار
نہ رہے نُقَيِّضْ مسلط کر دیتے ہین ہم لَهُ اوسکے واسطے شَيْطَانًا شیطان فَهُوَ پس شیطان لَهُ قَرِينٌ ○ اوسکے واسطے
ہمنشین اور ہمساز اور ہمراز اور مصاحب رہتا ہی یعنی دنیا مین اور ہمیشہ اوسکو وسوسہ دیتا اور اغوا کرنے مین مشغول رہتا ہی نفحات الانس مین ہی
کہ شیخ ابو القاسم نصیر آبادی قدس سرہ ایک مسلمان جن سے دوستی رکھتے تھے ایک دن جامع مسجد مین بیٹھے تھے جن بولا کہ ای شیخ ان لوگون کو
آپ کیسا دیکھتے ہین فرمایا کہ بعض کو بیخواب بعض کو خواب غفلت مین اوسنے پوچھا کہ جو کچھ انکے سرون پر ہی وہ بھی آپ دیکھتے ہین کہا نہین بس اوسنے
اونکی آنکھین ملین تو اونھون نے دیکھا کہ ہر شخص کے سر پر ایک کوا بیٹھا ہی بعض کی آنکھون پر اپنے بازو لٹکا دیے ہین اور بعض کے ساتھ یہ
معاملہ ہی کہ کبھی تو بازو اونکی آنکھون پر لٹکا دیتا ہی کبھی سر پر اوٹھا لیتا ہی اونھون نے اوس جن سے پوچھا کہ یہ کیا ہی وہ بولا کہ آپنے نہین پڑھا ہی
کہ وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا یہ کوے شیطان ہین انکے سرون پر بیٹھے ہوے اور ہر ایک پر اوسکی غفلت کی قدر غلبہ پائے ہوے ہین
رباعی دریغ و درد کہ با نفس یار و قرین شدہ ایم ٭ وزین معاملہ با دیو ہمنشین شدہ ایم ٭ ببارگاہ فلک بودہ ایم ورشک ملک ٭ ز جور نفس چنین
اینچنین شدہ ایم ٭ وَإِنَّهُمْ اور بیشک شیطان لَيَصُدُّونَهُمْ ضرور باز رکھتے ہین اپنے ساتھی آدمی کو عَنِ السَّبِيلِ راہ
حق سے وَيَحْسَبُونَ اور پہچانتے ہین کافر آدمی أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ○ یہ کہ وہ شیطان کی متابعت کے سبب سے راہ
پائے ہوے ہین یا گمان کرتے ہین کہ شیطان اہل ہدایت ہین اور اسی گمان پر رہتے ہین حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا یہانتک کہ جب آیگا
ہمارے پاس وہ انکار کرنے والا اور پڑھنے جاء و نا جمع کا صیغہ پڑھا ہی اور بکر کی قرات اظہر ہی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ سنکر اور اوسکے

نصف ع

ساتھی شیطان کو ایک زنجیر میں باندھ کر میدان حشر میں لائینگے اور دوزخ میں ڈالدینگے تعالم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
کہ جب کافرون کو اوٹھا کر میدان حشر میں لائینگے تو جو شیطان دنیا میں اوسکا ساتھی ہوگا اوسوقت اوسکے ساتھ ہوگا جدا نہو جائیگا یہانتک کہ
دوزخ میں جائینگے غرضکہ جب میدان حشر میں آئینگے قال کہیگا عامی یعنی جو حق سے آنکھ بند کیے ہوے تھا وہ اپنے شیطان سے کہیگا کہ
یلیت بینی وبینک اے کاشکے ہوتی میرے تیرے درمیان بعد المشرقین دوری مشرق اور مغرب کی حق تعالی نے مشرق
لفظ میں غالب کیا یعنی مشرقین فرمایا مغربین نہ فرمایا یا موضح میں ہے کہ مشرقین سے جاڑے اور گرمی کی دو مشرقین مراد ہیں ان دونوں
مشرقون میں بھی بہت فرق ہے غرض یہ کہ کافر شیطان سے کہیگا کہ کاشکے تو مجھسے اور میں تجھسے دور رہتا فبئس القرین ○
پس تو برا ساتھی ہے بہکانے والا اونسے کہیگا کہ ولن ینفعکم الیوم اور فائدہ نہ دیگی تمکو آخرت میں یہ آرزو اور تمنا اذ ظلمتم
جب ظلم کر چکے تم اپنی جانون پر دنیا میں انکم اسواسطے کہ تم ہو فی العذاب مشترکون ○ عذاب دوزخ میں شریک یعنی جیسا
کہ عذاب میں شریک ہو جسطرح سبب عذاب میں شریک تھے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہیں کہ تمکو یہ بات کچھ فائدہ نہ دیگی کہ تم عذاب میں
ہو یعنی عذاب میں شریک ہونے کے سبب کچھ بھی عذاب کم نہو جائیگا لکھا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دل مبارک قوم کے ایمان
لانے کے ساتھ بہت متعلق رہتا تھا چنانچہ دعوت اسلام پر آپ بہت قائم رہتے اور کافرون کو اکثر دعوت فرماتے اور کافرون کا استغنا اور
انکار بڑھتا ہی جاتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ افانت کیا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسمع الصم سنا سکتے ہو بہرون کو یعنی اون
جنکے دل کے کان بہرے ہیں تم کیا حق بات سنا سکتے ہو او تهدی العمی یا تم یہ قوت رکھتے ہو کہ راہ دکھاؤ اندھون کو یعنی دل کے
اندھون کو راہ حق کیا تم دکھا سکتے ہو ومن کان اور جو کوئی ہے فی ضلل مبین ○ کھلی ہوئی گمراہی میں یعنی یا رسول اللہ
گمراہون کو ہدایت کرنے پر تم قادر نہیں ہو تو اپنے نفس کو بہت رنج اور تکلیف نہ دو فاما نذهبن بک پھر اگر تمکو ہم اپنے جوار
رحمت میں لیجائیں قبل اسکے کہ اونکا عذاب تمکو دکھائیں تو تم دل خوش رکھو فانا منهم کہ بیشک ہم اونسے منتقمون ○
انتقام لینے والے ہیں عذاب کرکے او نرینک یا اگر دکھائیں ہم تمکو الذی وعدنهم وہ جو وعدہ کیا ہے ہمنے اونکو
عذاب کا دنیا میں فانا علیهم تو بیشک ہم اونپر مقتدرون ○ قادر ہیں یعنی بہر حال اونپر عذاب ہوگا تمہاری حیات میں
یا تمہاری وفات کے بعد فاستمسک پس تو ہاتھ مار یعنی مضبوط پکڑ بالذی اوحی الیک اوس چیز کو جو وحی کی گئی ہے
تیری طرف آیتیں اور احکام انک بیشک تو اے ہمارے حبیب علی صراط مستقیم ○ سیدھی راہ پر ہے کہ اوس راہ سے جلد
منزل مقصود کو پہونچ سکتے ہیں وانه اور بیشک قرآن لذکر لک البتہ شرف اور عزت ہے تیرے واسطے ولقومک اور تیری
گروہ قریش کیلیے اور مجاہد علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ قوم سے تمام عرب مراد ہیں اور اونکا شرف یہ ہے کہ قرآن اونکی زبان میں ہے اور قریش کو ایک
خصوصیت ہے کہ آپ اونہیں سے ہیں اور اونہیں بنی ہاشم کو اور زیادہ خصوصیت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ قوم سے امت اور وسوف
تسئلون ○ اور قریب ہے کہ پوچھے جاؤگے نعمت اور شکر گزاری یعنی تمسے نعمت و شکر گزاری کا سوال ہوگا واسئل اور پوچھو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ارسلنا من قبلک اون لوگون کو جنکو ہمنے تم سے قبل بھیجا تھا یعنی اونکا حال استفسار کرو

میں جو بھیجے تھے ہم نے مِنْ رُّسُلِنَآ ہمارے بھیجے ہوؤں میں سے کہ فرشتے ہیں یا اگلے رسولوں سے سوال کرو کہ ہم نے اَجَعَلْنَا کیا ہم نے کیا ہی مِنْ
دُوْنِ الرَّحْمٰنِ خدا کے سوا اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ بہت سے معبود کہ پوجے جائیں یعنی پوچھو کہ ہم نے اونکی ملتوں میں سے کسی ملت میں
کوئی حکم بت پوجنے یا کسی غیر خدا کی پرستش کا مقرر کیا ہی اس کلام سے توحید پر سب انبیا علیہم السلام کے جمع ہونے کی گواہی لینا مراد ہی بعض مفسرین نے
فرمایا ہی کہ شب معراج میں جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سب رسولوں کو حق تعالیٰ نے جمع کیا اور آپکو
حکم دیا کہ انسے پوچھو آپ نے مضمون کلام میں شک نہیں کیا اور کسی سے نہیں پوچھا صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ آثار میں آیا ہی کہ حضرت
جبرئیل نے حضرت میکائیل علیہما السلام سے پوچھا کہ حضرت سید عالم نے انبیا سے سوال کیا حضرت میکائیل نے کہا کہ آپکا یقین بہت کامل اور ایمان
بہت محکم ہی اس بات سے کہ آپ سوال کریں [illegible] استدلال ہو وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
اور بیشک بھیجا ہم نے موسیٰ کو بِاٰيٰتِنَآ اپنے معجزات کے ساتھ نبوت کی کھلی ہوئی علامت ہیں اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون
اور اوسکے گروہ کی طرف فَقَالَ تو کہا موسیٰ علیہ السلام نے اونکو اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بیشک میں رسول ہون
رب العالمین کا فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ پھر جب لایا اونکے پاس موسیٰ ہماری نشانیاں جیسے عصا اور ید بیضا وغیرہ تو اِذَا هُمْ
اوسوقت وہ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ اوس سے ہنستے تھے یعنی وہ نشانیاں معجزے دیکھ کر بجائے اسکے کہ اونمیں غور و تامل کرتے اونھون نے یہ کیا کہ
ہنسی اور مسخراپن شروع کر دیا وَمَا نُرِيْهِمْ اور نہیں دکھاتے ہیں ہم اونکو مِّنْ اٰيَةٍ کوئی نشانی اِلَّا هِيَ مگر یہ کہ وہ اَكْبَرُ
بہت بڑی ہوتی ہی مِنْ اُخْتِهَا اوس پہلی سے جو اوسکے مثل اور مانند تھی یعنی ہر ایک ایک قسم اعجاز کے ساتھ خاص کیے گئے تھے
کہ اوسکی جہت سے وہ معجزے تفضیل دیے گئے تھے اس بزرگی اور بڑائی کے ساتھ سب معجزوں کا وصف ہی وَاَخَذْنٰهُمْ
بِالْعَذَابِ اور پکڑ لیا ہم نے اونکو قحط اور کلنیون اور ٹڈیون وغیرہ کے عذاب میں لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ شاید وہ پھریں
باطل آئین سے اور آئین دین حق کی طرف اور جب عذاب اونھون نے آنکھوں سے دیکھ لیا تو استغاثہ کرنے لگے اور پناہ ڈھونڈھنے لگے
وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہ يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ اے مرد جادوگر یعنی اے عالم کامل یہ پکارنا تعظیم کی راہ سے تھا اسواسطے
کہ جادو اونکے نزدیک ایک بڑا علم اور پسندیدہ صفت تھی یا یہ معنی ہیں کہ اے وہ شخص جو علم سحر میں مقدم اور سب ساحروں پر غالب ہی یا چونکہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ ساحر کہکے پکارتے تھے اوسی عادت کے موافق اسوقت بھی کہا اے ساحر اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ پکار ہمارے
واسطے اپنے رب کو بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہی اوسنے یعنی اوس عہد کے ساتھ جو اوسنے تجھسے کیا ہی [illegible] نزدیک اوسکے
وہ آپکی دعا قبول کرتا ہی یعنی چونکہ جو دعا آپ کرتے ہیں اوسے آپکا خدا قبول فرماتا ہی تو ہم پر سے عذاب دفع ہونے کے واسطے بھی آپ اوسکو پکارئے
اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ بیشک ہم راہ پائے ہوئے ہیں یعنی ہم پر سے اگر عذاب دفع ہو جائے تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور راہ پائیں فَلَمَّا
كَشَفْنَا پھر جب کھول لیا ہم نے عَنْهُمُ الْعَذَابَ اونسے عذاب کو موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے تو اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ اوسی وقت اونھون نے
عہد توڑ ڈالا اور حضرت موسیٰ کی دعا قبول ہونے سے فرعون متردد ہوا کہ مبادا لوگ اونپر ایمان لائیں تو اوسنے اپنی قوم کو جمع کیا
اور اونچے کوٹھے پر چڑھا وَنَادٰى فِرْعَوْنُ اور ندا کی فرعون نے فِيْ قَوْمِهٖ اپنی قوم کے درمیان جب قوم پر

عذاب دفع ہو گیا اور عظمت کی راہ سے قَالَ يٰقَوْمِ کہا اے میری قوم یعنی اے قبطیو أَلَيْسَ لِي کیا نہیں ہے میرے واسطے یعنی ہے
میرے لیے مُلْكُ مِصْرَ ملک مصر اسکندریہ سے شام کی سرحد تک وَهٰذِهِ الْأَنْهٰرُ اور یہ نہریں آب نیل کی تَجْرِي چلتی ہیں
مِنْ تَحْتِي نیچے جاری ہیں میرے محل کے نیچے سے نیل کا پانی تین سو ساٹھ نہروں میں تقسیم تھا اور اون میں سے بڑی چار نہریں فرعون
باغوں میں جاری تھیں نہر الملک نہر طولون نہر دمیاط نہر تنیس اور یہ نہریں اوسکے محل کے نیچے سے بہتی تھیں پس فرعون نے ان نہروں کے
سبب سے فخر کیا اور کہا کہ میرے باغوں میں یہ نہریں بہتی ہیں أَفَلَا تُبْصِرُونَ کیا پھر تم میری عظمت اور حشمت نہیں دیکھتے
اور موسیٰ کو یہ باتیں نہیں أَمْ أَنَا خَيْرٌ بلکہ میں بہتر ہوں مِّنْ هٰذَا الَّذِي اس شخص سے جو میرے ملک میں هُوَ مَهِينٌ وہ
ذلیل اور بے قدر ہے وَلَا يَكَادُ يُبِينُ اور نہیں ظاہر کر سکتا بات یعنی مطلب نہیں بیان کر سکتا اسواسطے کہ اوسکی زبان میں گرہ
اور اوس ملعون نے جھوٹ کہا اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے اس دعا سے کہ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي اوس گرہ کو کھول ڈالا تھا اگر یہ بات قوم پر
پوشیدہ تھی اسواسطے کہ رسول ہونے کے قبل حضرت موسیٰ کی گرہ کو اونہوں نے ایسا ہی جانا اور کہا تھا فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ پھر کیوں نہ
ڈالے اوس پر أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ کنگن سونے کے اوس زمانے میں رسم تھا کہ جسکو افسری اور پیشوائی دیتے تھے تو
سونے کے کنگن اوسکے ہاتھ میں اور سونے کا طوق اوسکے گلے میں ڈالتے تھے فرعون بولا اگر موسیٰ کہتا ہے کہ قوم کی سرداری
اور ریاست اوسکے نامزد ہو چکی ہے تو حق تعالیٰ اوسے سونے کے کنگن کیوں نہ دیتا أَوْ جَاءَ یا کیوں نہ آئے مَعَهُ الْمَلٰئِكَةُ
اوسکے ساتھ فرشتے مُقْتَرِنِينَ ملے ہوئے اوسکے ساتھ اور اوسکی یاری اور ہمواری کے لیے اسواسطے کہ جو بادشاہ اپنی
جگہ پر ایلچی بھیجتا ہے تو اپنے خواص کا ایک گروہ اوس ایلچی کی خدمت کے واسطے مقرر کرتا ہے کہ اوسکا شکوہ بہت ہو اور وہ خواص اوسکی
ہر حال میں اوسکے مددگار و معاون رہیں تو یہ کیونکر ہو گا کہ حق تعالیٰ ایک مرد فقیر بیکس کو اپنے پاس سے رسول کر کے بھیجے فَاسْتَخَفَّ تو ہلکی
عقل کا پایا فرعون نے اس مکر میں قَوْمَهُ اپنی قوم کو یعنی فرعون کا فریب اونمیں اثر کر گیا فَأَطَاعُوهُ تو اطاعت کی قوم کے
لوگوں نے اوسکی اور حضرت موسیٰ کی متابعت سے بالکل ہاتھ اوٹھا لیا إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک فرعون والے تھے قَوْمًا فَاسِقِينَ
گروہ باہر نکلے ہوئے عبادت اور اوسکی فرمانبرداری کے دائرے سے بلکہ دائرہ عقل سے خارج تھے کہ جاہ و مال فانی پر اعتماد کر کے موسیٰ علیہ السلام کو
نظر حقارت سے دیکھا اور یہ نہ جانا ہیبت فرعون و عذاب بدور پیش مرقع پر موسیٰ کلیم اللہ و حبیب و شاہ فَلَمَّا آسَفُونَا
پھر جب غضب میں لائے ہمکو جھگڑے اور غلبے میں زیادتی کر کے یا غصے میں لائے ہمارے رسول کو انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ انتقام لیا ہم نے اونسے
فَأَغْرَقْنٰهُمْ أَجْمَعِينَ تو غرق کر دیا ہمنے اون سب کو دریا میں فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا پھر کر دیا ہمنے اونکو آگے چلنے والا اون
کافروں کا جو اونکے بعد آئیں یعنی ہمنے اونکو آیندہ پیدا ہونے والوں مشرکوں کا پیشوا کر دیا استحقاق عذاب میں اونکے کاموں کی
کر میں وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ اور کر دیا ہمنے اونکو نصیحت اور عبرت پچھلوں کے لیے جو عبرت لینے کے مقام اور
مرتبہ پر ہوں اسواسطے کہ عبرت لینے والے کو اونکے قصہ عجیبہ کا ملاحظہ کرنا احوال عبرت جاننے کو کافی ہے اور ان میں سے ایک
یہ کہ جب فرعون نے پانی کے سبب سے نازش کی تو اوسے بھی اوسی کے پانی میں ڈبو دیا اور جس چیز پر اوسنے ناز کیا تھا اوسکی

ع ۱۱

فریاد کو نہ پہنچا بلیت و سرداری کہ با شدت سرداری ہو اندر ضلالت بڑھ گئی کہ وہ سرداری ہو اسباب نزول مین لکھا ہو کہ حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صناوید قریش سے جب کہا کہ خدا کے سوا اور جنکو تم پوجتے ہو انمین کچھ خیر نہین ہو تو اونھون نے کہا یا
کہ عیسیٰ نصارا کے معبود وہین خدا کے سوا اور تم کہتے ہو کہ عیسیٰ نیک بندہ ہی تو اوسمین بھی کچھ خیر نہین اور کفار ویسین لپٹ کر وے یہ بات
سنکر چیخے اور گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملزم ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا
اور جب مثال لایا گیا مریم کا بیٹا اِذَا قَوْمُكَ اوسوقت تیری قوم کے لوگ مِنْهُ يَصِدُّونَ ○ اوس مثل سے انکار کرتے ہین
اور غل کرتے ہین اس آیت کے سبب نزول مین ایک قول یہ ہو کہ کفار قریش نے یہ بات کہی کہ عیسیٰ مخلوق بھی ہین اور نصارا کے معبود بھی
تو ممکن ہو کہ ہمارے خدا بھی مخلوق ہون یا اونھون نے مثال دی کہ جب یہ بات روا ہو کہ عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہین تو کیون نہ چاہیے کہ فرشتے
خدا کی بیٹیان ہون اور بہت صحیح یہ بات ہو کہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ نازل ہونے کے بعد ابن زبعری نے کہا
کہ خدا کے سوا عیسیٰ کو نصارا نے پوجا تو جب عیسیٰ آگ مین ہونگے تو ہم اور ہمارے خدا بھی آگ مین ہونگے اس قول کی تائید کرتا ہو
وہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَقَالُوا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اور کہا مشرکون نے کہ آیا ہمارے خدا بہتر ہین اَمْ هُوَ یا عیسیٰ جب
عیسیٰ جہنم کے ایندھن ہونگے تو ہمارے خدا بھی ہون مَا ضَرَبُوهُ لَكَ نہین دی وہ مثال تیرے واسطے اِلَّا جَدَلًا
مگر جدال اور خصومت کے واسطے حق کو باطل سے تمیز کرنے کے لیے نہین بَلْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ سب امور مین ایک گروہ ہین
خَصِمُونَ ○ خصومت کرنے والے اِنْ هُوَ نہین ہو عیسیٰ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا مگر بندہ کہ احسان رکھا ہمنے عَلَيْهِ
اوسپر نبوت اور رسالت دیکر وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا اور کر دیا ہمنے اوسکو ایک نشانی اور امر عجیب لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○
بنی اسرائیل کے واسطے یعنی بے باپ کے اونکا پیدا ہونا عجیب قصون مین سے ایک قصہ ہو اور سب قصون کے مثل وَلَوْ نَشَآءُ
اور اگر ہم چاہین تو لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ کر دین ہم تمہارے بدلے مَّلٰٓئِكَةً فرشتے یعنی تمکو ہلاک کر کے تمہارے بدلے ہم فرشتے لائین
فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ○ زمین مین تمہارے پیچھے آئین وَاِنَّهٗ اور بیشک عیسیٰ علیہ السلام لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ علم ہو ساعت کے
واسطے یعنی اونکے سبب جانو گے کہ قیامت نزدیک ہی اسواسطے کہ قیامت کی علامت مین سے ایک حضرت عیسیٰ کا اوترنا ہو کہ جب اہل زمین
دجال کا تسلط ہو جائیگا تو وہ دمشق کے پورب طرف کے کنارے منارہ بیضا کے قریب اوترینگے اور رنگین کپڑے پہنے ہوے اپنی دونون
ہتھیلیان دو فرشتون کے بازوون پر رکھے ہوے اور اونکے رخسارہ مبارک پر پسینا آیا ہوگا جب سر آگے جھکائینگے تو قطرے اونکے
ٹپک پڑینگے اور جب سر اوپر اوٹھائینگے تو قطرے اونکے چہرے پر موتیون کی طرح روان ہونگے اور جس کافر پر اونکی سانس پہونچیگی وہ مر جائیگا
اور جہانتک اونکی نگاہ پڑیگی وہانتک اونکی سانس بھی پہونچیگی پھر وہ دجال کی تلاش مین چلینگے اور باب لد جو ایک موضع ہو ولایت شام مین
جب وہان پہونچینگے تو اوسکو قتل کرینگے تو اوسوقت یاجوج ماجوج نکلینگے اور عیسیٰ علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجائینگے اور وہان
پناہ اور آڑ پکڑینگے غرضکہ جب معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت کی ایک نشانی ہین فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا تو شک نکرو اور جھگڑا نہ چاہو
بہا قیامت آنے مین وَاتَّبِعُوْنِ اور پیروی کرو میرے رسول کی شریعت کی هٰذَا یہ ہو صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ سیدھا

کہ اوسپر کوئی گمراہ نہیں ہوتا وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اور چاہیے کہ باز نہ رکھے تمکو شیطان سیدھی راہ چلنے سے اپنے وسوسے کے
سبب سے تو اوسکی متابعت نکرو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمہارے واسطے ہی عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ دشمن کھلا ہوا وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى
اور جبکہ آئے اونکے پاس عیسی علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ یا انجیل کی آیتون یا کھلے ہوئے معجزون کے ساتھ تو
قَالَ کہا عیسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہ قَدْ جِئْتُكُمْ آیا ہون تمہارے پاس بِالْحِكْمَةِ شرع کے ساتھ جو مشتمل ہے
قولی اور فعلی حکمت پر وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ اور اسواسطے کہ بیان کرون مین تمہارے واسطے اور ظاہر کرون بَعْضَ الَّذِيْ
تَخْتَلِفُوْنَ جو کچھ اختلاف کرتے ہو تم فِيْهِ اوسمین کہ وہ امور دین یا احکام توریت ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم عذاب الٰہی
وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور فرمانبرداری کرو میری جو کچھ مین تمکو حکم کرون اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ کہ اوسکے حکم سے مین حکم کرتا ہون
هُوَ رَبِّيْ وہ رب ہے میرا وَرَبُّكُمْ اور رب ہے تمہارا فَاعْبُدُوْهُ پس اوسکی عبادت کرو یگانگی کے ساتھ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ یہ ہے سیدھی راہ جسمین نہ کج ہے نہ خم فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ پس اختلاف کیا گروہون نے
مِنْۢ بَيْنِهِمْ نصارا مین سے جیسے یعقوبیہ نسطوریہ ملکانیہ مرقوسیہ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس واویلا ہے اونکو جنہون نے
ظلم کیا ان گروہون مین سے مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب سے اوس دن کے کہ دکھ دینے والا ہے اوسکا عذاب هَلْ
يَنْظُرُوْنَ کیا امید رکھتے ہین گروہ یعنی منتظر نہین ہین اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً کہ آجاوے اونپر ناگہان
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور وہ نہین جانتے وقت غفلت اور امور دنیا مین مشغولیت کے سبب اَلْاَخِلَّآءُ دوست کفر
یا معصیت کے يَوْمَىِٕذٍۢ اوسدن بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعض اونکے بعض کے دشمن ہونگے اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ مگر پرہیزگار
لوگ اہل ایمان یعنی اوسدن کافر اونکی دوستی کفر اور معصیت پر باہم اعانت کرنیکے واسطے تھی باہم دشمن ہوجاینگے کہ بعض بعض کو
یعنی ایک دوسرے پر لعنت کرینگے اور مومن لوگ جنکی محبت خدا کے واسطے تھی اونکی دوستی برقرار رہیگی کہ ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے
تاویلات کاشفی مین مذکور ہے کہ دوستی چار قسم پر ہوتی ہے پہلی دوستی عشقی کہ محبت روحانی ہے اور وہ مستند ہے روحون کے تناسب اور تعارف کے سبب سے
جیسے انبیا اولیا شہدا اصفیا کی محبت ایک دوسرے سے دوسری محبت قلبی ہے اور اسکی اسناد اوصاف کاملہ اور اخلاق فاضلہ کے تناسب کے سبب سے
جیسے صالح اور ابرار لوگون کی محبت باہمی اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ امتون کی محبت اور پیرون کے ساتھ مریدون کی ارادت اور اس قسم کی
دونون محبتون مین خلل نہین آتا نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور ان دونون محبتون سے ظاہری اور باطنی فائدے حاصل ہوتے ہین تیسری محبت
عقلی کہ اسباب معاش حاصل ہونے اور دنیا کی مصلحتین آسان ہونے کے سبب سے مستند ہے جیسے تاجرون اور کاریگرون کے ساتھ محبت اور خادمون کی
دوستی مخدومون کے ساتھ اور حاجتمندون کی محبت دولتمندون کے ساتھ چوتھی محبت نفسانی جسمی لذتون اور نفسانی خواہش کی چیزون کے سبب سے اسکی
اسناد ہے تو قیامت مین کہ ان دو قسم کی محبت کے اسباب فانی اور زائل ہوجاینگے تو یہ دونون محبتین بھی فنا اور زائل ہوجاینگی بلکہ جب تمنائی ہوتی ہے
نہ پائی جاینگی اور غرض اور حاجت نہ حاصل ہوگی تو وہ دوستی دشمنی کے ساتھ بدل جاویگی نظم دوستی کان بغرض آمیز شد ٭ دوستی او دشمنی انگیز شد
مہر کہ از ہر غرضے گشت پاک ٭ راست چو خورشید بود تابناک ٭ ندا کرنیوالا اوس روز ندا کریگا متقیون کو کہ حق تعالی فرماتا ہے

یٰعِبَادِ ای میرے بندو لَا خَوْفٌ نہین ہی کچھ خوف عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ تمپر آج کہ وہانسے پیش آنے کے سبب وَلَا أَنْتُمْ
تَحْزَنُونَ اور نہ تم غمگین ہوگے مقاصد فوت ہونے کے سبب پھر پکارے ہوئے بندون کی صفت فرماتا ہی کہ الَّذِينَ آمَنُوا
بِآيَاتِنَا وہ میرے بندے ایسے ہین کہ ایمان لائے ہمارے کلام کی آیتون پر وَكَانُوا مُسْلِمِينَ اور تھے گردن جھکانیوالے
حکم الٰہی کے سامنے اوسوقت ندا کرنے والا اونسے کہیگا کہ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو تم جنت مین أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تم اور
تمہاری بیبیان مسلمان تُحْبَرُونَ خوش کیے ہوے یا بزرگی دیے ہوے یا آرائش کیے ہوے يُطَافُ عَلَيْهِمْ دور
دیے جائینگے اون بندون پر جو بہشت مین داخل ہونگے بِصِحَافٍ کاسے مِنْ ذَهَبٍ سونے کے اور اونمین چند اقسام کے
کھانے ہونگے وَأَكْوَابٍ اور کوزے بے دستہ کے اور بے گوشہ کے یعنی صراحیان طرح طرح کی پینے کی چیزون سے بھری ہوئین
وَفِيهَا اور بہشت مین ہوگی اونکے واسطے مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ جو کچھ کہ چاہین جی وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ اور جو چیز دیکھنے مین
خوش آئے آنکھون کو اور اوس سے لذت پائین وسیط مین ہی کہ یہ کلمہ فرما کر حق تعالی نے جنتیون کے واسطے جو نعمتین ہین اون سب کا
شمر دیدی اسواسطے کہ جنت کی نعمتین یا نفس کا حصہ ہین یا آنکھ کا ایک درویش نے فرمایا ہی کہ اہل نظر جانتے ہین کہ آنکھ کی لذت کس چیز مین
ہوسکتی ہی جن لوگون کی نظر بصیرت صاف نہین کہ أَنَّكُمْ تُسْرَوْنَ رَبَّكُمْ کے جمال کا نور اونپر پوشیدہ رہا اونسے کہو وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ کا ہے سے
عبارت ہی اور صاحب بصیرت پر یہ بات ظاہر ہی کہ اہل شوق کے واسطے آنکھ کی لذت جمال محبوب کے مشاہدہ کے سوا اور کسی چیز مین
مقصود نہین بیت پردہ از پیش براندازکہ مشتاقان را * لذت دیدہ بجز دیدن دیدار تو نیست * امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے
لکھا ہی کہ لذت دیدار اشتیاق کے قدر ہی عاشقون کو جسقدر شوق زیادہ ہوتا ہی اوسی قدر لذت دیدار بھی زیادہ ہوتی ہی ذوالنون مصری قدس
سرہ سے نقل کیا ہی کہ شوق محبت کا ثمرہ ہی جسے جسقدر محبت زیادہ ہو اوسے اوسی قدر محبوب کے دیدار کا شوق زیادہ ہی زبور مین ہی کہ ای داؤد میری
بہشت مطیعون کے واسطے ہی اور میری کفایت متوکلون کے لیے ہی اور میری زیادتی شکرگزارون کے واسطے اور میرا انس طالبون کا حصہ ہی اور
میری رحمت نیک کام کرنے والون کا حق ہی اور میری مغفرت توبہ کرنے والون کے واسطے اور مین خاص مشتاقون کا ہون شعر اَلَا طَالَ شَوْقُ الْأَبْرَارِ
إِلَى لِقَائِي وَأَنَا إِلَيْهِمْ أَشَدُّ شَوْقًا * رباعی دلم از شوق تو خون ست ندانم چون ست * دردلم شوق جمالت ز بیان بیرون ست * دردلم شوق تو
ہر روز فزون مے گردد * دل شوریدہ من بین کہ چہ روزافزون ست * اب جنتیون کی پوری لذت کے واسطے فرماتا ہی کہ وَأَنْتُمْ فِيهَا
اور تم بہشت مین خَالِدُونَ ہمیشہ رہنے والے ہو اور کمال نعمت اسی مین ہی کہ اوسے زوال کا کھٹکا نہو وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي
اور وہ بہشت کہ آج أُورِثْتُمُوهَا میراث دیے گئے ہو تم اوسکی وہ بہشت وعدہ کی گئی ہی کہ نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا اور تمکو ہم
دی ہی یہ بہشت بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین انواع طاعات اور اقسام خیرات جزا کو حق تعالی نے
میراث کے لفظ سے یاد کیا اسواسطے کہ خالص ہی اور استحقاق کے سبب ہاتھ آتی ہی لَكُمْ فِيهَا تمہارے واسطے جنت مین فَاكِهَةٌ
كَثِيرَةٌ میوے بہت ہین مِنْهَا تَأْكُلُونَ اور اونمین سے ہمیشہ کھاتے رہوگے معالم مین ہی کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جو
کوئی بہشت مین درخت سے میوہ لیگا فورًا ویسا ہی میوہ پھر اوس درخت مین پیدا ہو جائیگا إِنَّ الْمُجْرِمِينَ تحقیق کہ گنا

عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ عذاب جہنم مین ہمیشہ رہنے والے ہین لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ سست و ہلکا نہ کیا جاویگا عذاب اونسے
وَهُمْ فِیْهِ اور وہ عذاب مین مُبْلِسُوْنَ ناامید ہین نجات کی راحت اور عذابون کی قلت و خفت سے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
اور ہمنے ظلم نہین کیا اونپر عذاب کرنے سے وَلٰكِنْ كَانُوْا اور لیکن تھے هُمُ الظّٰلِمِیْنَ وہی ظالم کیونکہ انھون نے شرک کیا اور بے محل
عبادت کی وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ اور جب نجات کی امید منقطع ہوگی تو اون فرشتون کو پکارینگے جو دوزخ کے مہتمم ہین اور کہینگے کہ
ای مالک درخواست کر خدا سے لِیَقْضِ عَلَیْنَا تاکہ حکم کرے ہمپر یعنی ہمکو مار ڈالے رَبُّكَ تیرا رب تاکہ عذاب کھینچنے سے ہم رہائی پاوین قَالَ
کہیگا مالک فرشتہ اونکے سوال کے جواب مین ہزار برس کے بعد اور بعضیان ہین ہی کہ چالیس دن کے بعد اوس جہان کے دنون مین سے
ایک دن یہان کے ہزار برس کے برابر ہوگا کہ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ بیشک تم دیرتک رہنے والے ہو دوزخ مین کہ نہ تم مروگے نہ تمپر
تخفیف عذاب ہوگی پھر حق تعالیٰ مالک کے جواب دینے کے بعد اونسے فرمائیگا کہ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ بیشک ہم لائے ہین تمہارے
پاس حق یعنی پیغمبرون کی زبانی ہمنے تمہارے پاس کلام صحیح و درست بھیجا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ اور لیکن اکثر تم لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ حق بات
کراہت کرنے والے تھے اور تھے اوسے پسند نہ کیا اَمْ اَبْرَمُوْٓا بلکہ محکم کردیا کافرون اَمْرًا کام حق کو رد اور باطل کرنے مین
یا مکر پیغمبرون کے واسطے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ تو بیشک ہم بھی محکم کرنے والے ہین کام اونکے مکافات کے واسطے یا انبیا کی نصرت
ساتھ کافرون کا مکر باطل کرنے کو اَمْ یَحْسَبُوْنَ کیا گمان کرتے ہین کفار مکار اَنَّا لَا نَسْمَعُ یہ کہ نہین سنتے ہین ہم سِرَّهُمْ
چھپی بات اونکی جو دل مین کہتے ہین وَنَجْوٰىهُمْ اور جو زبانون پر ایک دوسرے سے مصلحت کرتے ہین بَلٰى ہان سنتے ہین ہم اوسے
وَرُسُلُنَا اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے کہ حفظہ ہین لَدَیْهِمْ اونکے پاس ہین اونپر مسلط اور موکل ہین یَكْتُبُوْنَ لکھتے ہین
اوسے بسبب حکم سے اور جب اونکی پوشیدہ باتین ہمارے فرشتون پر ظاہر ہین تو ہم جو خداوند ہین ہمپر کیونکر پوشیدہ ہوگی قُلْ کہہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ اگر ہو خدا کے واسطے وَلَدٌ بیٹا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ
تو مین پہلا عبادت کرنے والا ہون خدا کی اوسکی وحدانیت کے ساتھ تو چاہیے تھا کہ مین جانتا اور جب مین جانتا ہون کہ اوسکا فرزند
نہین ہے تو تم اوسکا فرزند ثابت کرنا کہان سے پیدا کرتے ہو صاحب کشاف نے اس آیت کے معنی مین کہا ہے کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور
صحیح دلیل سے ثابت ہوجاتا تو مین پہلے اوسکی تعظیم کرتا یعنی مین کہ ہمیشہ خدا کی تعظیم کرتا ہون اگر اوسکا کوئی فرزند ہوتا تو اوسکی بھی مین تعظیم
کرتا یہ بات تمثیل کے طور پر ہے اور حق تعالیٰ کے واسطے فرزند نہونے مین مبالغہ ہے امام زاہد نے لکھا ہے کہ ایک دن نضر بن حارث لعنہ اللہ اپنے
گھر مین بیٹھا ڈینگ مارتا تھا اور اکثر سرداران قریش اوسکے پاس تھے ایک آیت قرآن مین خوض اور فکر کرکے ہنسی اور ٹھٹھا اوسنے شروع کیا
ولید بن مغیرہ اوسوقت اسلام کی طرف مائل تھا اور برابر قرآن شریف کی تعریف کیا کرتا تھا بولا کہ ای نضر تو قرآن کے ساتھ ہنسی کی باتین کرتا ہے
قسم خدا کی محمد نہین کہتے ہین مگر حق نضر نے کہا کہ مین بھی حق کہتا ہون محمد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہین مین بھی کہتا ہون لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بلکہ اتنا
زیادہ کہتا ہون کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور آپ غمگین ہوے لیکن جبریل امین آیت
مذکورہ لیکر آیا اور نضر ولید کے سامنے آیا اور یہ آیت پڑھی اور بولا کہ محمد کے خدا نے اس آیت مین ہمارے کلام کی تصدیق کی کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

فلذا انا اول العابدین ولید نے کہا کہ ای احمق خدا نے تیری تکذیب کی اسواسطے کہ ان نفی کے معنی میں ہی فرماتا ہی کہ نہیں ہی اور نہ تھا خدا کا
کوئی فرزند اسواسطے کہ یہ جو فرمایا ہی کہ مین پہلا ہون موحدون کا سبحٰن پاک ہی اور بےعیب رب السمٰوٰت والارض پیدا
کرنے والا آسمانون اور زمینون کا رب العرش خداوند عرش کا عما یصفون ○ اوس چیز سے کہ وصف کرتے ہین کافر
اوسکو یعنی دنیا مین اوسے صاحب اولاد کہتے ہین فذرھم پس چھوڑ دے اونکو یخوضوا تاکہ کوشش کرین باطل مین
ویلعبوا اور کھیلین دنیا مین حتی یلٰقوا یہانتک کہ دیکھین یومھم الذی یوعدون ○ وہ دن کہ وعدہ
کیے گئے ہین جسکی ملاقات کا یعنی قیامت کا دن وھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ ط اور وہ ہی
خداوند آسمان اور زمین کا اوسکی عبادت کرنے والے ہین فرشتے اور جن اور انسان وھو الحکیم اور وہ ہی راست کار
تدبیر خلق مین العلیم ○ جاننے والا اونکی مصلحتین وتبٰرک الذی لہ اور بزرگ ہی وہ جسکے واسطے ہی ملک السمٰوٰت
والارض پادشاہی آسمانون اور زمین کی وما بینھما ج اور جو کچھ زمین و آسمان مین ہی یعنی اوسکا حکم سب مخلوقات کے
اجزا پہ جاری ہی وعندہ اور اوسکے پاس ہی علم الساعۃ ج علم اوس ساعت کا جسمین قیامت قائم ہوگی والیہ
ترجعون ○ اور اوسکی طرف پھیرے جاوگے یعنی سب خلائق اوسدن اوسکی طرف پھیری جاینگی ولا یملک الذین
اور نہ مالک ہونگے اوسدن وہ لوگ یدعون پوجتے ہین کافر جنکو من دونہ سوا خدا کے الشفاعۃ شفاعت کرنے
یعنی کافرون کے معبود جن انسان فرشتے بت کہ مشرک اونکی شفاعت کے امیدوار ہین وہ اوسدن شفاعت نہ کرسکینگے الا من
شھد مگر جسنے گواہی دی ہو بالحق حق جیسے فرشتے اور حضرت عیسی اور حضرت عزیر علیہم السلام کہ اونکو شفاعت کرنے کا منصب
حاصل ہی اسواسطے کہ انھون نے شہادت بر حق ادا کی ہی وھم یعلمون ○ اور وہ جانتے ہین اپنے دل مین یہ بات کہ انھون نے
گواہی دی ہی اور مومن گنہگارون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے ولئن سالتھم من خلقھم اور اگر پوچھو تم ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عبادت کرنیوالون سے اور اونسے جنکی وہ عبادت کرتے ہین کہ کسنے اونکو پیدا کیا تو لیقولن اللہ
ضرور کہینگے کہ اللہ نے اسواسطے کہ یہ جواب ایسا ظاہر ہی کہ اس سے انکار نہ کرسکینگے فانی یؤفکون ○ پھر کیونکر پھیرے جاتے ہین
مشرک اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف وقیلہ اور خدا کے نزدیک ہی جاننا رسول کے قول کا کہ کہا یارب ای میرے
رب ان ھؤلاء بیشک یہ گروہ یعنی کافر معاند قوم ایک گروہ ہین کہ عناد اور غلبہ ڈھونڈھنے کی وجہ سے لا یؤمنون ○
نہین ایمان لاتے فاصفح پس مونھ پھیر لو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عنھم اونھین دعوت اسلام کرنے سے یا اونسے بدلا لینے سے
مونھ پھیرو وقل اور کہو سلٰم ط مدتک تمکو چھوڑ دینا مجھے منظور ہی یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہی فسوف یعلمون ○ پس قریب ہی کہ جانینگے
کفر کا انجام اوسوقت جب اونپر عذاب نازل ہو دنیا مین جنگ بدر کے دن اور عقبی مین آتش دوزخ مین داخل ہونے کے سبب

وقف لازم

ع ۱۴

سورۃ الدخان مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی تسع وخمسون آیۃ
سورۂ دخان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور یہ انسٹھ آیتین ہین

معانقہ

حٰمٓ ۝ (ایک آیت ہے) امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر میں امام محمد حکیم ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ جو سورتیں حروف مقطعہ سے
شروع کی گئی ہیں اون میں جتنے احکام اور قصے مذکور ہوئے ہیں وہ مجملاً حروف مقطعہ میں بھی جمع ہیں مگر چونکہ نبی اور ولی کے سوا حروف مقطعہ میں
اون احکام اور قصوں کو کوئی نہیں پہچانتا تو عوام کو سمجھانے کے لیے پوری سورت میں مفصل ذکر کیے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حروف
کلمات کی طرف اشارہ ہیں چنانچہ حٰم سے یہی کہا ہے کہ اشارہ ہے حبیب المحبین کی طرف یعنی میں نے حمایت کی اپنے دوستوں کی ماسوی کی
طرف متوجہ ہونے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ حم سے یعنی کام بنایا گیا وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اور قسم کتاب ظاہر کی
قرآن ہی کہ محفوظ اپنے کرم سے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہمنے اوسے نازل کیا فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ رات میں جو بزرگ اور برکت والی ہے
بے قدر ہی اور اسکے برابر اور کیا برکت ہو سکتی ہے کہ اوس رات میں کتاب کریم جو دینی و دنیوی فائدون اور ظاہری باطنی
کی سبب ہی لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوئی اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہیں مُنْذِرِيْنَ ۝ ڈرانے والے
اس شب قرآن نازل کرکے اور ایک گروہ اس بات پر ہے کہ لیلہ مبارکہ شب برات ہے اور وہ پندرھوین شب ماہ شعبان کی ہے اوسکی
برکت فرشتے نازل ہونے اور دعائین قبول ہونے اور حکم جاری ہونے اور نعمتین تقسیم ہونے مین ہی فِيْهَا يُفْرَقُ اوس میں شب
جدا کیا اور جاری کردیا جاتا ہی كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ ہر ایک امر جو تمام سال حکم کیا گیا ہی روزیون اور اجلون کا اور شب برات
اون بزرگ راتون میں سے ہے جو اس امت کو عطا ہوئین حدیث میں ہی کہ اس رات اتنے گنہگار بخشے جاتے ہیں جتنے روئین قبیلہ
بنی کلب کی بکریون کے جسم پر ہیں اور اس رات آب زمزم زیادہ ہوجاتا ہی صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ حدیث میں ہی کہ جو کوئی اس
شب میں سو رکعت نماز پڑھتا ہی حق تعالیٰ سو فرشتے بھیجتا ہی کہ وہ اوس نماز پڑھنے والے کے ساتھ رہتے ہیں تیس فرشتے اوسے بہشت کی
بشارت دیتے ہیں اور تیس فرشتے اوسے دوزخ سے بےخوف کرتے ہیں اور تیس فرشتے اوسے دنیا کی آفتون سے بچاتے ہیں اور دس
فرشتے اوس سے شیطان کے مکر کو دفع کرتے ہیں اور اس رات بندون پر نعمت تقسیم کرتے ہیں اَمْرًا حکم کیا ہمنے حکم کرکے اس رات احکام
جاری کرنے کا مِّنْ عِنْدِنَا اپنے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہیں مُرْسِلِيْنَ ۝ بھیجنے والے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ از رحمت تمہارے رب کی طرف سے خلق پر جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ نظم
در دو عالم بخشش و بخشائش است ٭ خلق را از بخشش آسایش است ٭ خواجہ چون در رہ پیچ خویش سفت ٭ اِنَّمَآ اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ گفت ٭
یا بھیجنے والے ہیں ہم جبرئیل کو قرآن کے ساتھ اپنے حبیب پر اس رات فرشتون کو بھیجا مومنون پر سلام کے ساتھ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ۝ بیشک خدا سننے والا اور جاننے والا ہی اونکی سب باتین رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا
آسمانون اور زمینون کا ہی وَمَا بَيْنَهُمَا اور پروردگار اوسکا جو کچھ آسمانون اور زمینون کے درمیان میں ہی بس جان لو کی
مخلوق اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم یقین کرنے والے یعنی یقین طلب کرنے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
کوئی معبود سزاوار اور مستحق عبادت کا نہیں مگر وہ يُحْيِیْ زندہ کرتا ہی وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہی یعنی وہی ہی
زندگی اور موت کا موجود کرنے والا رَبُّكُمْ وہی تمہارا رب وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور رب تمہارے

پہلے باپوں کا بَلْ هُمْ بلکہ کافر اس بات پر یقین کرنے والے نہیں ہیں فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ○ شک میں ہیں قرآن کی طرف سے
کھیل کرتے ہوئے فَارْتَقِبْ پس تو منتظر رہ اونکے واسطے يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ اوس دن جب آئیگا آسمان بِدُخَانٍ
مُّبِينٍ کھلے ہوئے دھوئیں کے ساتھ جو غالب ہوگا اور بسا اوسے دخان کہتے ہیں اس سے وہ عذاب مراد ہے جو قرآن کے
ساتھ ہنسی کرنے والوں پر نازل ہوگا عین المعانی میں ہے کہ دھوئیں سے وہ غبار مراد ہے جو فتح مکہ کے دن اوٹھا تھا اور ساری ہوا کو چھپا لیا
اور بعضے کہتے ہیں کہ قحط کا زمانہ مراد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے کفار بھوکوں مرنے لگے اور مرے ہوئے کتوں کو بھی
بھینٹ کھا جاتے تھے اور دھوئیں سے وہ دھند مراد ہے کہ جو بھوک کی شدت میں آدمی کو ضعف بصارت کے سبب اپنے اور آسمان کے
درمیان دھوئیں کی ایسی ایک چیز نظر آتی ہے اور تبیان میں ہے کہ قحط کے سال خشک سالی کے سبب سے سیاہ غبار زمین سے
اوٹھتا ہے دھوئیں کی شکل پر اسی واسطے قحط کے برس کو سنۃ الغبرا کہتے ہیں اور عام الرماد نام ہونے کی وجہ بھی یہی ہے اور بعض کا قول
یہ ہے کہ یہ دھواں قیامت کی نشانیوں میں سے ہوگا جیسا کہ اشراط الساعۃ کی حدیث میں آیا ہے کہ فذکر الدخان والدجال
یعنی پھر ذکر کیا دھوئیں اور دجال کا اور وہ دھواں ہوگا مشرق سے مغرب تک يَغْشَى النَّاسَ [illegible]
اور چالیس دن کے بعد موقوف ہوگا اور اوسکے سبب سے مومنوں کو ایسی حالت پیدا ہوگی جیسے زکام کی [illegible]
بیہوش اور سراسیمہ کر دیگا فرشتے اونسے کہینگے هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ یہ ہے عذاب دکھ دینا شفاعت کرنے کا
وعدہ کیا تھا ابلیس کا فر روینگے اور کہینگے کہ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اے ہمارے رب دور کر ہم سے
یہ عذاب إِنَّا مُؤْمِنُونَ ○ بیشک ہم ایمان والے ہیں عذاب دفع ہو جانے کے بعد یعنی شفاعت کرنے کا سبب
ضرور ایمان لائینگے تو حق تعالی فرماتا ہے کہ أَنَّىٰ کیونکر ہوگا لَهُمُ الذِّكْرَىٰ اونکے واسطے نصیحت دل میں یہ بات کہ انہوں نے
وَقَدْ جَاءَهُمْ اور حال یہ ہے کہ آیا اونپر رَسُولٌ مُّبِينٌ ○ رسول ظاہر کرنے والا حق خَلَقَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے محمد
نصیحت نمانی ثُمَّ تَوَلَّوْا پھر اوسکی طرف پیٹھ پھیری یعنی انکار کیا عَنْهُ اوسے اور کہتے ہیں کہ کسنے اونکو پیدا کیا تو لَيَقُولُنَّ اللَّهُ
سکھایا ہوا ہے جبر اور یسار اوسے قرآن سکھاتے ہیں مَّجْنُونٌ انکار نہ کر سکینگے فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ○ پھر کیونکر پھیرے جاتے ہیں
اگر وہ ایمان کا وعدہ کرتے ہیں تو إِنَّا كَاشِفُوا وَقِيلِهِ اور خدا کے نزدیک ہے جاننا رسول کے قول کا کہ کہا يَا رَبِّ اے میرے
یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے اور معاند قَوْمٌ ایک گروہ ہیں کہ عناد اور غلبہ ڈھونڈھنے کی وجہ سے لَا يُؤْمِنُونَ ○
بیشک تم پھیرنے والے ہو کفر کی طرف لکھا ہے کہ قحط محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْهُمْ اونہیں دعوت اسلام کرنے سے یا اونسے بدلا لینے سے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تھی منظور ہے یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہے فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○ پس قریب ہے کہ جانینگے
قیامت میں سے لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب مارے جنگ بدر کے دن اور عقبی میں آتش دوزخ میں داخل ہونے کے سبب
جس شرک اور فسق کے حال پر پہلے تھے يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ یاد کرو وہ دن جس دن پکڑینگے ہم کافروں کو بڑی
یعنی قیامت کے دن اور تفسیر میاطی میں لکھا ہے کہ جنگ بدر کا دن مراد ہے کہ حق تعالی مشرکوں کو وعید کرتا ہے کہ اوس دن بڑے عذاب میں ہم کو مبتلا کرینگے

وقف لازم

وقف لازم

آیا تو کیا ہوا ہی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہی کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تبع پیغمبر تھا
یا نہین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ تبع کو گالی نہ دو کہ وہ ایمان لایا ہی اور اسی واسطے حق تعالی نے اوسکی قوم کی
مذمت کی خود اوسکی مذمت نہین کی معالم مین ہی کہ ایک وقت یثرب مین اوسکے بیٹے کو لوگون نے قتل کر ڈالا تھا اور اوسنے وہان کے لوگون کو
قتل کرنے کے قصد سے لشکرکشی کی اور بنی قریظہ کے دو عالم کہ اونکا نام کعب اور اسد تھا اونھون نے جب خبر سنی تو تبع کے پاس گئے
اور کہا کہ یہ جرأت نہ کر اسواسطے کہ یہ شہر نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی تو تبع اپنے قصد
سے باز آیا مدینہ منورہ کے لوگون کو نہ قتل کیا نہ غارت کیا اور دین آتش پرست تھا اور اون دونون عالمون کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور اہل کتاب کے
ایک گروہ کے ساتھ یمن کی طرف چلا تو راہ مین چند آدمی ہذیل کے اوسکے سامنے آئے اور یہ بات زبان پر لائے کہ ہم تجھے ایسا مکان
بتادین کہ جسمین جواہر موتی زمرد کا خزانہ ہی تبع نے پوچھا کہ کہان وہ بولے کہ مکہ مین اور اون آدمیون کی غرض یہ تھی کہ جو کوئی کعبہ کا
ارادہ کرے اور ہلاک ہو جاے تبع نے خزانہ اور مکان کا حال عالمون سے بیان کیا عالم بولے کہ خبردار ایسا ارادہ ہرگز نہ کرنا تمام
روے زمین مین وہ مقام بہت بزرگ اور شریف ہی اور جو کوئی اوسکے ساتھ بے ادبی کا ارادہ کرتا ہو وہ ہلاک ہو جاتا ہو تجھے وہان
جانا چاہیے اور اوس مکان کی تعظیم بجالانا چاہیے تبع وہان گیا اور کعبہ شریف پر پوشش چڑھائی اور چھ ہزار اونٹ قربانی کیے
اور وہان سے یمن کی طرف رخ کیا اور اوسکی قوم جو حمیرین تھی اوسنے مخالفت اور بغاوت شروع کی کہ تو ہمارے دین سے پھر گیا ہم
تجھسے نہین ملتے تبع نے خدا کی عبادت کرنے کی خوبیان اونکے سامنے بیان کین اور اونھون نے عناد اور عداوت زیادہ کی اور بولے کہ ہم آگ سے
امتحان کرتے ہین یمن کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ کے دامن مین آگ تھی جب دو آدمیون مین جھگڑا ہوتا تو اوس آگ مین آتے جو ناحق پر
ہوتا وہ تو جل جاتا اور جو حق پر ہوتا اوسے کوئی آفت نہ پہونچتی غرضکہ علما اپنی کتابون سمیت آگ مین گئے اور صحیح و سلامت نکل آئے اور اور
لوگ بالکل جل گئے اور ایک سیر کے نزدیک یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی کہ تبع نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نامہ لکھا اور شامول یہودی کو دیا
کہ اگر حضرت کا زمانہ پائے تو خود آپکی خدمت مین پہونچائے ورنہ اپنی اولاد کو سپرد کرے وصیت کرے کہ تم مین جو آپکا زمانہ پائے یہ نامہ
حضور مین پہونچائے شامول کی بیسوین پشت مین حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے اونھون نے وہ نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت مین پہونچایا اور آپنے تین بار فرمایا کہ مرحبا بالاخ الصالح اور قاضی رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہی کہ ابو کرب اسعد حمیری ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سات سو برس آپکی نبوت اور بعثت کے قبل ایمان لائے تھے اور درج الدرر مین ہی کہ ایک ہزار تین برس ہجرت کے
قبل کہ نبوت سے ایک ہزار چالیس برس پہلے ہوئے وہ ایمان لائے تھے **وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ** اور نہین پیدا کیا ہمنے
آسمانون اور زمین کو **وَمَا بَيْنَهُمَا** اور اوسکو جو اون دونون کے درمیان مین ہی **لٰعِبِيْنَ** کھیلنے والے یعنی ہمنے حکمت کے ساتھ پیدا کیا کھیل کے
طور پر نہین بلکہ تمام مخلوقات کو حکمت کاملہ کے ساتھ ہمنے ظاہر کیا ہی اور حکمت کی یہ بات سزاوار نہین کہ آدمیون کو مہمل اور معطل چھوڑین بے ثواب اور
بے عذاب **مَا خَلَقْنٰهُمَآ** نہین پیدا کیا ہمنے اہل زمین اور اہل آسمان کو **اِلَّا بِالْحَقِّ** مگر حق کے واسطے کہ وہ طاعت پر ثواب پاوین اور معصیت پر
عذاب اوٹھاوین **وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ** اور لیکن بہت آدمی یعنی مشرک غفلت اور نہ فکر کرنے کے سبب **لَا يَعْلَمُوْنَ** نہین جانتے کہ کیا کام حق اور حکمت کے

ساتھ ہوتا ہے اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ دن جدا ہونیکا حق باطل سے جدا ہوگا یا مومن کافر سے یا مطیع عاصی سے مِیْقَاتُهُمْ
اَجْمَعِیْنَ ۝ وقت ہے سب آدمیون کے جمع ہونے کا یَوْمَ لَا یُغْنِیْ جسدن دفع نکریگا مَوْلًی کوئی دوست اور قرابتی عَنْ
مَّوْلًی کسی دوست اور قرابتی سے شَیْئًا کچھ عذاب مین سے یا کوئی کسی کو کسی چیز سے فائدہ نہ پہنچائیگا وَّلَا هُمْ
یُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہونگے وے ایسے کہ مدد دیے جائین اور دشمنون سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ مگر وہ جسپر رحم کرے
یعنی مومن کہ شفاعت کرے ایکدوسرے کی مدد کریگا اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ بیشک خدا غالب ہے جسپر وہ عذاب کریگا اوسکی
کوئی مدد نکریگا الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہے جسپر چاہے رحمت کریگا اوسے رحم بخشنا عطا فرمائیگا اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝
تحقیق درخت زقوم یعنی اوسکا میوہ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۝ کھانا ہوگا گنہگارون کا یعنی ابوجہل اور اوسکے گروہ کا اور
زقوم جب کھائینگے كَالْمُهْلِ تو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۝ جوش کھائیگا پیٹون مین جوش کھانا
كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ۝ جیسے جوش کھاتا گرم پانی کا یعنی اونکی آنتون وغیرہ کو ٹکڑے کردیگا پھر حق تعالی دوزخ کے فرشتون کو حکم فرمائیگا
خُذُوْهُ پکڑو اوس لیلوان گنہگار کو فَاعْتِلُوْهُ پھر کھینچو اوسکو بزبردستی قہر کے ساتھ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ دوزخ کے درمیان تک
ثُمَّ صُبُّوْا پھر اوس وقت بہائینگے فَوْقَ رَاْسِهٖ اوسکے سر پر مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ۝ عذاب گرم پانی کا کہ اوسکے
بدن پر یا ہر طرف اس پانی کے سبب عذاب ہوگا جس طرح اندر زقوم کے سبب عذاب ہوگا کہینگے اوس سے ذُقْ چکھ اور کھینچ عذاب
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ بیشک تو عزت اور قدرت والا ہے اپنی قوم کے نزدیک الْكَرِیْمُ ۝ بزرگ اپنے زعم مین ابوجہل کہتا تھا
کہ سب اہل مکہ مین مین بہت عزت اور بزرگی والا ہون بطحا مین مجھسے زیادہ کوئی عزت والا نہین ہے تو قیامت کے دن حق تعالی
فرمائیگا کہ اوسپر عذاب کرو جو عزیز اور کریم ہونے کا دعوی کرتا تھا اِنَّ هٰذَا بیشک یہ عذاب مَا كُنْتُمْ بِهٖ وہ ہے کہ
تھے تم اوسکے ساتھ تَمْتَرُوْنَ ۝ شک کرتے یہانتک کہ اب تمنے آنکھون سے دیکھ لیا اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ تحقیق کہ پرہیزگار
فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ امن والے مقام مین ہین یعنی ایسے مقام مین جہان آفات اور کوئی خوف کی بات ہوگی فِیْ جَنّٰتٍ بہشتون مین
وَّعُیُوْنٍ ۝ اور چشمون مین یَّلْبَسُوْنَ پہنینگے مِنْ سُنْدُسٍ باریک وَّاِسْتَبْرَقٍ اور ریشمی کپڑے میں مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝
اوس حال مین کہ روبرو بیٹھے ہونگے ایک دوسرے کے باہم محبت رکھنے واسطے تفسیر سورآبادی مین ہے کہ یہ روبرو بیٹھنا مہمانی کے
دن ہوگا دار الجلال مین کہ حق تعالی سب مومنون کو ایک خوان پر بٹھا لیگا اور سب ایک دوسرے کا منہ دیکھینگے كَذٰلِكَ
اسی طرح اسی حال پر رہینگے نہ تغیر اور تبدیل سے وَزَوَّجْنٰهُمْ اور جوڑا کرینگے ہم متقیون کو بِحُوْرٍ گوری عورتون کے
ساتھ عِیْنٍ ۝ بڑی آنکھون والیان اس بات مین اختلاف ہے کہ یہ دنیا کی عورتین ہونگی یا جنت کی حورین یَدْعُوْنَ
فِیْهَا چاہینگے بِكُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوہ جو آرزو کرینگے اٰمِنِیْنَ ۝ اوس حال مین کہ بیخوف ہین اوسکے ضرر سے
یا منقطع ہو جانے سے لَا یَذُوْقُوْنَ نہ چکھینگے فِیْهَا الْمَوْتَ آخرت مین موت اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی مگر وہ
پہلی جو دنیا مین چکھ چکے اور جب لوگون کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ ہر زندگی کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے تو حق تعالی

کہ جنت میں جو نہ آئی گی ہو اوسکے بعد موت نہیں ہو وَوَقٰهُمْ اور نگاہ رکھیگا جنتیون کو حق تعالی اور اونسے تکلیف دفع کریگا عَذَابَ الْجَحِيْمِ عذاب دوزخ کی فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ فضل و کرم کی راہ سے کہ وہ فضل تیرے رب کی طرف سے ہو یہ کہ وہ عذاب پھرنا اور بہشت میں حیات ابدی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وہ ہے چھٹکارا اور مراد پانا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ پس اسکے نہیں کہ ہمنے آسان کردیا قرآن جو نازل کیا ہے بِلِسَانِكَ تیری زبان میں لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ تا تیری قوم کے لوگ سمجھیں اور نصیحت پاویں اور اونہوں نے نصیحت نہ مانی فَارْتَقِبْ پس امید رکھ اوس چیز کی جو اونپر اوترے گی اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ بیشک وہ بھی منتظر ہیں کہ تجھ پر کیا نازل ہوتا ہے تمہارے واسطے نصرت الٰہی ہوگی اور اونکے لیے عذاب اترنا ہے مومنون کو ہمیشہ فتح تازہ ہو اور دشمنون کو ہر وقت رنج ملا اور وہ بیت تابعان را وعدہ حسن المآب و منکران را وعدہ وقوا العذاب

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سبع و ثلٰثون اٰیۃ
سورہ جاثیہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سینتیس آیتیں ہیں

حٰمٓ یہ حروف مقطعہ حروف اسماء الٰہی کے مختصر ہیں چنانچہ ح سے اشارہ ہے حی اور حنیف کی طرف اور م سے کنایہ ہے ملک اور مجید کی طرف اور لطائف میں ہے کہ ح حکم ازلی ہے اور م ملک ابدی ہے ان دونوں کی قسم کھاتا ہے تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا قرآن کا مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ خدا کے پاس سے ہے جو سب پر غالب ہے الْحَكِيْمِ دانا سب مطالب پر اور عطا کا مقدر کرنیوالا ہے اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ آسمانون میں ثابت اور سیارہ ستارے وَالْاَرْضِ اور زمینون میں پہاڑ اور درخت حیوانات لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ البتہ نشانیان ہیں ایمان والون کے واسطے صانع کی وحدت اور قدرت پر وَفِيْ خَلْقِكُمْ اور تمہارے پیدا کرنے میں نطفہ اور اسکو بدلنے میں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف وَمَا يَبُثُّ اور اوس میں جو کچھ پراگندہ کرتا ہے زمین میں مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے والون میں سے اونکی صورتین اور شکلین مختلف ہونے کے سبب اٰيٰتٌ نشانیان ہیں صحت و ابطال حکمت پر استدلال کے واسطے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو یقین لانے والے ہیں وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور رات دن کے اختلاف میں وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور اوس چیز میں جو اوتاری اللہ نے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے مِنْ رِّزْقٍ روزی یعنی مینھ جو روزی کا سبب ہے فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ پھر زندہ کیا اوس مینھ سے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا اسکے خشک اور پژمردہ ہو جانے کے بعد وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اور ہواؤن کے پھیرنے میں جہتون کے اختلاف اور احوال کے اختلاف کے ساتھ اٰيٰتٌ نشانیان ہیں کھلی ہوئی کمال قدرت الٰہی پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو سمجھتے ہیں تِلْكَ یہ دلیلیں اٰيٰتُ اللّٰهِ دلیلیں ہیں قدرت الٰہی کی یا یہ آیتیں ہیں قرآن کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ پڑھتے ہیں ہم تجھ پر انھیں بِالْحَقِّ صحت اور درستی کے ساتھ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ پھر کس بات کے ساتھ بَعْدَ اللّٰهِ بعد کلام الٰہی کے کہ قرآن ہے وَاٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون کے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہیں اور کہتے تؤمنون خطاب کا صیغہ

ع ۱۷

پڑھا ہی یعنی ای کافرو تم ان باتون پر نہین ایمان لاتے تو پھر کن پر ایمان لاؤگے وَیۡلٌ عذاب کی سختی لِّکُلِّ اَفَّاکٍ ہر جھوٹے
اَثِیۡمٍ ۝ بڑے گنہگار کے واسطے ہی یعنی نضر بن حارث کے لیے کہ یَّسۡمَعُ سنتا ہی اٰیٰتِ اللّٰہِ آیتین اللہ کی جو تُتۡلٰی عَلَیۡہِ
پڑھی جاتی ہین اوسپر ثُمَّ یُصِرُّ پھر اصرار کرتا ہی یعنی ثابت قدمی کرتا ہی اپنے کفر پر مُسۡتَکۡبِرًا اوس حال مین کہ تکبر کرنے والا ہی
اوپر ایمان لانے سے کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡهَا گویا کہ نہین سنا اوسے یعنی جب اوس طرف کان نہ لگایا اور اوس سے نفع نہ اوٹھایا
تو گویا اوسے سنا ہی نہین فَبَشِّرۡهُ تو خوشخبری سنا اوسے بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۝ عذاب دکھ دینے والے کی جو دوزخ مین ہوگا
خوشخبری کا لفظ ہنسی کی راہ سے ہی وَاِذَا عَلِمَ اور جب جانتا ہی مِنۡ اٰیٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون مین سے شَیۡئًا
کچھ یعنی اوسے کوئی دلیل پہونچتی ہی اور جانتا ہی کہ قرآن مین سے ہی اِتَّخَذَهَا هُزُوًا ٹھہراتا ہی اوسے ہنسی ہوئی
یعنی اوسپر ہنسی اور مسخراپن کرتا ہی اور ایسی صورت ظاہر کرتا ہی کہ حق اور صواب وہ دور رہتی ہی اُولٰٓئِکَ وہ گروہ ہنسنے والے
لَهُمۡ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ ۝ عذاب ذلیل کرنے والا مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ اونکے مونھ کے سامنے جَهَنَّمُ دوزخ ہی
اسواسطے کہ اوسکی طرف متوجہ ہین یا اونکے پیچھے دوزخ ہی یعنی مرنے کے بعد اونکا مآل دوزخ مین ہوگا وَلَا یُغۡنِیۡ عَنۡهُمۡ اور نہ
دفع کریگا اونسے مَّا کَسَبُوۡا جو کچھ کمایا اونھون نے مال و پیدا کی اولاد شَیۡئًا کچھ عذاب الٰہی مین وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا اور نہ
کریگا اونسے عذاب کو وہ جو ٹھہرا لیے ہین اونھون نے مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَوۡلِیَآءَ دوست اور معبود وَلَهُمۡ اور اونکے
واسطے ہی عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۝ عذاب بڑا کہ اوسکی شدت حد سے متجاوز ہی هٰذَا یہ قرآن هُدًی راہ دکھانے والا ہی
وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اور جو نہین ایمان لائے ہین بِاٰیٰتِ رَبِّهِمۡ اپنے رب کی آیتون کا کہ قرآن ہی یا قدرت یا حکمت کی دلیلین
لَهُمۡ عَذَابٌ اونکے واسطے ہی عذاب مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِیۡمٌ ۝ بہت سخت عذابون مین سے دکھ دینے والا اَللّٰهُ خدا الَّذِیۡ سَخَّرَ
وہ ہی جسنے مسخر کیا لَکُمُ الۡبَحۡرَ تمھارے واسطے دریا کو یعنی اوسکی سطح برابر کر دی تاکہ وہ چیزین جو اندر ہے سبک رضالی ہین اور اوسکے اوپر
ٹھہری رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ دریا کا مسخر ہونا یہ ہی کہ وہ اپنے مین غوطہ لگانے اور سیر کرنے سے باز نہین رکھتا لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡکُ
تاکہ چلین کشتیان فِیۡهِ اوسمین بِاَمۡرِهٖ خدا کے حکم سے وَلِتَبۡتَغُوۡا اور تاکہ طلب کرو تم مِنۡ فَضۡلِهٖ خدا کے فضل سے انواع
واقسام کے فائدے جیسے تجارت اور مچھلی کا شکار وغیرہ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝ اور تاکہ شاید تم شکر کرو خدا کا ان نعمتون پر
وَسَخَّرَ لَکُمۡ اور حکم مین کر دیا تمھارے واسطے یعنی تمھاری منفعت کے واسطے پیدا کیا اوسے مَّا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہی
آفتاب ماہتاب ستارے مینھ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ اور جو کچھ زمین مین ہی پہاڑ دریا درخت پھل جَمِیۡعًا یہ سب مِّنۡهُ اوسی کی
اوسکے غیر سے نہین اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ بیشک یہ چیزین مسخر کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت الٰہی اور حکمت پادشاہی
لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو تفکر کرتے ہین اوسکی عجیب غریب صنعتون اور خلقتون مین کہ
جہان سے ظاہر ہی بیت درجملہ جہان زمغز تا پوست ✽ ہر ذرہ گواہ قدرت اوست ✽ لکھا ہی کہ غفاری نے شہر مکہ مین فاروق
رضی اللہ عنہ کو گالی دی اور حضرت فاروق نے بمقتضاے شجاعت چاہا کہ اوسے پکڑین اور انتقام لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قل

ع ۱۱

کہدے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین يَغْفِرُوا کہ معاف کرین لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
اون لوگون کو جو نہین ڈرتے ہین أَيَّامَ اللَّهِ ہلاک ہونے کے دنون سے اور عذاب الٰہی کے ایام سے عرب واقعون کو ایام کے ساتھ
تعبیر کرتے ہین جیسے یوم بغاث یوم اغماس تو آیت کے معنی یہ ہین کہ درگذر کرو اون لوگون سے جو کافرون کے ہلاک ہونے کے دنون مین
غور و تامل نہین کرتے اور اوس سے نہین ڈرتے لِيَجْزِيَ تاکہ جزا دے خدا قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ایک قوم کے
لوگون کو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کمائی کرتے برائی کرنا اور معاف کر دینا کشاف مین ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین
ہم حضرت فاروق کے سامنے بیٹھے تھے پڑھنے والے نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لیجزی عمر بما صنع اور
بعضے کہتے ہین کہ آیت نازل ہونے کا سبب جہجاہ غفاری اور سنان جہنی کا قصہ ہے اور اوسکا شمہ انشاء اللہ سورہ منافقون مین
جائیگا اور اس تقدیر پر یہ آیت کو مدنی کہنا چاہیے اسواسطے کہ یہ سورت بالاتفاق مکی ہے امام ثعلبی کی تفسیر مین ہے کہ یہ آیت
نازل ہونے کے بعد کہ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فنحاص یہودی نے یہ بات کہی کہ خدا محتاج ہو گیا ہے کہ
قرض مانگنے لگا اور یہ خبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پہنچی پس آپنے تلوار کھینچی اوسے ڈھونڈھنا شروع کیا کہ جہان ملے اوسے
قتل کر ڈالین تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے
واسطے بھیجا جب حضرت عمر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اپنی تلوار رکھدے کہ حق تعالیٰ نے معاف کرنے کا حکم فرمایا اور یہ آیت حضرت عمر کے
سامنے پڑھی پس امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو خلق کی طرف رسول حق کرکے
بھیجا ہے کہ اب غصہ کا اثر میرے چہرے پر نہ دیکھیگا اور گناہ کے مقابلہ مین معاف کرنے کی صفت کے سوا اور کچھ مشاہدہ نہ فرمائیگا نظم
چه بینی ز خلق و گذاری هنر ٭ ز سید طریق بردباری ببر ٭ اگر چه درشتت رسید رو خار ٭ تو گل باش و وان پر خنده بیار ٭ اور بعضون نے
کہا ہے کہ یہ آیت آیت قتال سے منسوخ ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ جو کوئی کرے نیک کام تو اوسکے نفس کے واسطے ہے اوسکا
ثواب وَمَنْ أَسَاءَ اور جو کوئی برا کام کرے فَعَلَيْهَا تو اوسی پر ہے اوسکا وبال ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تو اپنے رب کی طرف تُرْجَعُونَ
پھیرے جاؤگے کامون اور باتون کی جزا کے واسطے وَلَقَدْ آتَيْنَا اور بیشک تحقیق ہمنے دی بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ
فرزندان یعقوب کو توریت وَالْحُكْمَ اور حکم کرنا امور دین مین وَالنُّبُوَّةَ اور نبوت یعنی اونمین سے بعض کو ہمنے پیغمبر کیا اور
کسی قبیلہ مین اسقدر پیغمبر نہین ہوئے جتنے بنی اسرائیل مین ہوئے حضرت یوسف کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے زمانہ تک
وَرَزَقْنَاهُمْ اور روزی دی ہمنے اونکو مِنَ الطَّيِّبَاتِ پاکیزہ اور حلال چیزون مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ طیبات سے
من و سلوی مراد ہے وَفَضَّلْنَاهُمْ اور فضیلت دی ہمنے اونکو عَلَى الْعَالَمِينَ اونکے زمانے کے اہل عالم پر وَآتَيْنَاهُمْ اور
عطا کین ہمنے اونکو بَيِّنَاتٍ مِنَ الْأَمْرِ کھلی ہوئی دلیلین دین اور ملت کے کام مین سے یا کھلے ہوئے معجزے یا ظاہر آیتین محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین یہانتک کہ اونمین جو پہچاننے کا حق ہے اوسطرح پہچان لیا اور آپکا امر اونکے اوپر خوب محقق ہو گیا فَمَا
اخْتَلَفُوا پھر اختلاف نہین کیا اونہون نے آپکے امر مین إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم حقیقت حال کا

یعنی خوب تحقیق کے ساتھ اونھون نے یہ جانا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہین جنکا حال توریت مین مذکور ہوچکا ہے اور آپکا حال اونھون نے
پوشیدہ کیا بَغْیًا بَیْنَهُمْ عداوت اور حسد کی راہ سے کہ اونکے درمیان مین ہے اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ حکم کریگا اونکے
درمیان یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ اوس چیز مین کہ تھے اوسمین یَخْتَلِفُوْنَ ۝ اختلاف کرتے یعنی توریت
سے اونکا اونکا انکار بعض حضرت کے واسطے حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کی نعت ثُمَّ جَعَلْنٰكَ پھر
ہم نے بنی اسرائیل کے بعد کیا تجھے ای ہمارے حبیب یعنی مقرر کیا ہم نے تجھ کو عَلٰی شَرِیْعَةٍ کھلی ہوئی راہ پر مِّنَ الْاَمْرِ دین کے کام مین
فَاتَّبِعْهَا پس متابعت کر اوس شریعت کی اور اوسے اپنا پیشوا بنا لے اور اوسپر عمل کر وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ اور متابعت
نکر اون لوگون کی آرزو کی جو لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے توحید کی حقیقت یعنی روسائے قریش جو تجھے کہتے ہین کہ اپنے باپ دادا کے
دین کی طرف پھر آ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکی خواہش کی متابعت نکرنا اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا تحقیق کہ وہ دفع نکرینگے عَنْكَ
تجھ سے مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا عذاب الٰہی مین سے کچھ اگر خدا چاہے تیرے ساتھ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ بَعْضُهُمْ
اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ بعضے اونمین سے دوست ہین بعض کے اور اونکی دوستی ایک دوسرے کے ساتھ مجانس ہونے کے سبب سے ہے اور چونکہ
تمھین اونکے ساتھ جنسیت نہین ہے تو تم اونکی آرزوؤن کی پیروی نکرو اور اپنا مصاحب اپنی جنس سے ڈھونڈھو وَاللّٰهُ اور اللہ
وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ دوست ہے پرہیزگارون کا تو تم بھی اونہی کو دوست رکھو هٰذَا یہ شریعت کی متابعت بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ
نگاہین ہین لوگون کے واسطے یعنی روشن چیزین ہین کہ اونکے سبب سے راہ حق دیکھ لیتے ہین گمراہ نہین ہوتے وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ
اور ہدایت اور رحمت ہے خدا کی طرف سے لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو یقین کرتے ہین یعنی گمان کے جنگل سے
نکل کر یقین کی منزل کے طالب ہوتے ہین منقول ہے کہ مشرکون مین سے ایک شخص نے مومنون سے یہ بات کہی کہ یہ جو تم بعث اور
حشر کے باب مین کہتے ہو اگر سچ ہو اور ہمین واقعی دوسرے عالم مین لیجائین تو وہان بھی ہم مال و جاہ مین تمسے زیادہ ہونگے
جسطرح اس عالم مین ہین تو یہ آیت نازل ہوئی اَمْ حَسِبَ کیا ایسا نہین ہے جو گمان کیا الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ
اون لوگون نے جنھون نے کمائی ہین برائیان جیسے کفر اور معصیت اَنْ نَّجْعَلَهُمْ یہ کہ کرین ہم اونکو آخرت مین كَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مانند اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک یعنی مشرک لوگ بزرگی مین
مومنون کے مثل ہونگے سَوَآءً یکسان ہے مَّحْیَاهُمْ اونکی زندگی وَمَمَاتُهُمْ اور اونکی موت دنیا اور آخرت مین یعنی جو کوئی
ایمان پر مریگا وہ ایمان پر اوٹھیگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر اوٹھایا جائیگا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝ برا حکم ہے جو وہ کرتے ہین
اور شرک اور توحید کے نتیجہ کو برابر رکھتے ہین مصرع نیست یکسان لاے زہر آمیز با آب حیات وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اور پیدا کیے خدا نے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ راستی اور عدل کے ساتھ اور مقتضائے عدالت یہ ہے کہ نیک کام
کرنے والے اور بدکار اور موحد اور مشرک مین تفاوت ہو وَلِتُجْزٰی اور دوسرا اس واسطے کہ جزا دیا جاوے كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ
بسبب اوسکے جو کمائی کی اوسنے بھلائی یا برائی وَهُمْ اور وہ یعنی عمل کرنے والے لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ نہ ظلم کیے جاوینگے

یعنی نیک لوگون کے ثواب مین کمی اور بدون کے عذاب مین زیادتی نہوگی بلکہ ہر ایک کو اوسکے عمل کے موافق جزا دینگے أَفَرَأَيْتَ کیا دیکھا
تو نے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے ٹھہرا لیا إِلَٰهَهُ هَوَاهُ اپنا خدا اپنی خواہش کو یعنی خواہش کی پیروی کرتا ہی اور اوسکا حکم اسطرح
مانتا ہی جسطرح خدا کا حکم ماننا چاہیے یا یہ کہ اپنے معبود کو اپنی اٹکل سے بنا لیتا ہی یعنی ایک بت پوجتا ہی اور جب کوئی پتھر اوس سے بہتر
دیکھتا ہی تو پہلے کو چھوڑ دیتا ہی اور اس دوسرے کی پرستش کرنے لگتا ہی وَأَضَلَّهُ اللَّهُ اور کیا دیکھا تو نے اوسے جسکو گمراہ کر دیا اور
چھوڑ دیا خدا نے عَلَىٰ عِلْمٍ اوس علم پر جو حق تعالی کو اوسکے انجام کا ہی یا [illegible] وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ اور مہر کر دی اوسکے
کان پر تاکہ حق بات نہ سنے وَقَلْبِهِ اور اوسکے دل پر [illegible] وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً اور ڈالدیا
اوسکی آنکھ پر پردہ اور پوشش تاکہ عبرت حاصل کرنے کی نظر سے نہ دیکھے فَمَن يَهْدِيهِ پھر کون ہی جو ہدایت کرے ایسے آدمی کو
مِن بَعْدِ اللَّهِ بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑ دیا أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا نصیحت نہیں پکڑتے ہو یعنی نصیحت پکڑو اور متنبہ
ہو جاؤ وَقَالُوا اور کہا قیامت کے منکرون نے کہ مَا هِيَ نہین ہی زندگی إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا مگر زندگی دنیا کی جو
ہمین حاصل ہوتی ہی نَمُوتُ وَنَحْيَا مرتے ہین ہم اور زندہ ہوتے ہین یعنی ہم مین سے بعضے مرتے ہین بعضے جیتے ہین اور احتمال
رکھتا ہی کہ اس بات کے قائل تناسخ کے [illegible] اسکی روح دوسرے جسم سے تعلق پکڑ کر پھر
دنیا ہی مین ظہور کرتا ہی [illegible] نقل کرتے ہین کہ
کہا کہ ہمین [illegible] وَمَا يُهْلِكُنَا اور ہلاک نہین کرتا ہمکو إِلَّا الدَّهْرُ مگر زمانہ
گذرنا اور پرانا ہو جانا اور بوڑھا ہو جانا وَمَا لَهُم اور نہین ہی کافرون کو بِذَٰلِكَ اس بات کا کہ [illegible] نسبت زمانہ کی طرف کرتے ہین
مِنْ عِلْمٍ کچھ علم کہ اون زمانون کا اولٹنے والا اور اونمین تصرف کرنے والا حق تعالی ہی اور زمانہ کو کسی کام مین کچھ اختیار نہین نظم
دہر پناہی [illegible] حکم ترا [illegible] دور زمان کا [illegible] چرخ فلک سر نوازد [illegible] این ہمہ فرمان تو [illegible] در رہ امر تو
شتابندہ اند إِنْ هُمْ نہین ہین وہ إِلَّا يَظُنُّونَ مگر گمان کرتے ہین اور نری تقلید سے [illegible] بات کہتے ہین وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ
اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر آيَاتُنَا آیتین ہماری کتاب کی بَيِّنَاتٍ اور حالت یہ کہ کھلی ہوئی اور صاف دلالت کرنے والی ہوتی ہین بعث و نشر کے
باب مین جیسے قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ اور إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ نہین ہوتی اونکی دلیل إِلَّا أَن
قَالُوا ائْتُوا مگر یہ کہتے ہین کہ لاؤ بِآبَائِنَا ہمارے باپون کو إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اگر ہو تم سچے [illegible] کو زندہ کرتے ہین
مرنے کے بعد قیامت کے دن اور یہ بات [illegible] کہتے ہین اسواسطے کہ مردون کے زندہ کرنے کا وقت مقرر کیا گیا ہی خاص وقت کے ساتھ
ایسی وجہ سے جو مقتضائے حکمت ہی پس اگر فرمائش کے وقت نہ موجود ہو جائین تو عاجزی پر گمان نہ کرنا چاہیے قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ کہو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا زندہ کرتا ہی تمکو ماؤن کے پیٹ مین ثُمَّ يُمِيتُكُمْ پھر مار ڈالتا ہی تمکو دنیا مین ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ پھر جمع کریگا
تمکو قبرون مین إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قیامت تک لَا رَيْبَ فِيهِ نہین ہی کچھ شک اوسکے آنے مین وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ اور لیکن بہتیرے آدمی لَا يَعْلَمُونَ نہین جانتے کم فکر کرنے اور نظرون کے قصور سے وَلِلَّهِ اور اللہ ہی کے

ع ۵

واسطے ہی مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ جسدن قائم
ہوگی قیامت يَوۡمَئِذٍ اوسدن يَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ○ نقصان اوٹھاینگے تباہکار اور اونکا نقصان یہ ہوگا کہ دوزخ مین
پھینکے جاینگے وَتَرٰى اور دیکھیگا تو اوسدن كُلَّ اُمَّةٍ ہر گروہ کو جَاثِيَةً تو زانو کے بل پڑا ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ زانو کے بل گرنا
کافرون کا خاصہ ہوا اور یہ صحیح بات نہین کیونکہ عام ہی اسواسطے کہ اوس دن کی ہیبت سے سب لوگ زانو کے بل گر پڑینگے كُلُّ
اُمَّةٍ ہر گروہ تُدۡعٰۤى بلایا جائیگا اِلٰى كِتٰبِهَا اپنی کتابون کی طرف یعنی اپنے نامۂ اعمال کی طرف اور اونکو کہینگے اَلۡيَوۡمَ
تُجۡزَوۡنَ آج بدلا دیے جاوگے مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے هٰذَا كِتٰبُنَا یہ ہماری کتاب ہی
یعنی وہ کتاب جسکے لکھنے کا حکم ہمنے کراما الکاتبین کو دیا تھا يَنۡطِقُ بولتی ہی یعنی ظاہر کرتی ہی عَلَيۡكُمۡ اوپر تمہارے اعمال بِالۡحَقِّ سچائی
ساتھ نہ کم نہ زیادہ اِنَّا كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ بیشک تھے ہم لکھواتے مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ جو کچھ تھے تم کرتے مروی ہی کہ
جب دونون فرشتے بندون کے عمل آسمان پر لیجاتے ہین تو حق تعالی اوس لکھے مین وہ عمل ثابت رکھتا ہی جسپر ثواب یا عذاب ہو اور لغو
اور بیہودہ کو مٹا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ لکھوانا لوح محفوظ مین سے ہی اسواسطے کہ آدمیون کے نامۂ اعمال سال بسال لوح محفوظ سے
فرشتون کو سپرد کرتے ہین فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا پھر جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے
کام اچھے فَيُدۡخِلُهُمۡ تو داخل کریگا اونکو رَبُّهُمۡ اونکا رب فِىۡ رَحۡمَتِهٖ اپنی رحمت مین کہ منجملہ اوسکے بہشت ہی ذٰلِكَ یہ
اپنی رحمت مین داخل کرنا هُوَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِيۡنُ ○ وہ ہی مراد پانا اور چھٹکارا کھلا ہوا وَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا اور لیکن گروہ لوگ کہ
نہ ایمان لائے اونسے کہینگے کہ اَفَلَمۡ تَكُنۡ اٰيٰتِىۡ کیا نہ تھا کہ میری آیتین تُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ پڑھی جاتین تمپر یعنی ہمنے پیغمبر بھیجے تھے کہ
میری کتاب کی آیتین تمپر پڑھتے تھے فَاسۡتَكۡبَرۡتُمۡ پھر تمنے تکبر کیا اور اوسپر ایمان لانے سے انکار کیا وَكُنۡتُمۡ اور تھے تم قَوۡمًا
مُّجۡرِمِيۡنَ ○ ایک گروہ مشرک وَاِذَا قِيۡلَ اور جب کہا جاتا تھا تمہارے سامنے کہ ای لوگو اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک خدا کا وعدہ
حشر اور حساب اور ثواب اور عذاب کے باب مین حق ہی وَّالسَّاعَةُ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا اور قیامت کچھ شک نہین اوسمین تو قُلۡتُمۡ
مَّا نَدۡرِىۡ تم کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے کہ مَا السَّاعَةُ کیا چیز ہی قیامت اِنۡ نَّظُنُّ گمان نہین کرتے ہم قیامت قائم ہونے کا
اِلَّا ظَنًّا مگر گمان تھوڑا یعنی ہمکو یہ گمان ہی کہ تم بھی اوسکا گمان ہی رکھتے ہو اور تمکو بھی اوسکا یقین نہین وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَيۡقِنِيۡنَ ○
اور نہین ہین ہم اوسمین یقین کرنے والے یعنی ہمکو بھی قیامت قائم ہونے کا یقین نہین وَبَدَا لَهُمۡ اور ظاہر ہوگی اونکے واسطے آخرت مین
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا جزا برائیون کی جو اونھون نے دنیا مین کی ہین وَحَاقَ بِهِمۡ اور اوتریگا اونپر مَّا كَانُوۡا بِهٖ عذاب
اوسکا کہ تھے اوسکے ساتھ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ○ ہنسی کرتے قیامت کے عذابون مین سے وَقِيۡلَ الۡيَوۡمَ اور کہینگے اونسے کہ آج نَنۡسٰٮكُمۡ
ہم چھوڑے دیتے ہین تمکو آگ مین جیسے بھولی ہوئی چیز کو چھوڑ دیتے ہین كَمَا نَسِيۡتُمۡ جسطرح تمنے چھوڑ دیا غفلت سے
یعنی جیسے تم غافل تھے لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا دیکھنے سے اپنے اس دن کو اور تمنے آج کے واسطے کچھ تیاری کی وَمَاۡوٰٮكُمُ
النَّارُ اور ٹھکانا تمہارا آگ ہی وَمَا لَـكُمۡ اور نہین ہی تمہارے واسطے کوئی مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ○ یارون اور مددگارون مین سے

جو تمکو آگ سے بچائے ذٰلِکُمْ یہ تمپر عذاب اوترنا بِاَنَّکُمُ اتَّخَذْتُمْ بسبب اسکے ہے کہ تمنے ٹھہرا لیا اٰیٰتِ اللّٰہِ خدا کی آیتون کو
یا اوسکی قدرت کی دلیلون کو هُزُوًا ہنسی ہوئی چیز یعنی اوسپر تم ہنستے تھے اور اوسمین فکر نکرتے تھے وَّغَرَّتْکُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا
اور فریفتہ کیا تمکو زندگی دنیا نے تم حیات فانی پر ریجھے تھے اور حیات جاودانی کو چھوڑے تھے فَالْیَوْمَ تو آج لَا یُخْرَجُوْنَ
نہ نکالے جاوینگے مِنْهَا آتش دوزخ سے وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ اور نہ این وہ کہ طلب خوشنودی کی کریں اونسے یعنی اونسے
یہ نکہینگے کہ تم عذر خواہی کرو تاکہ تمسے ہم خوش ہون اسواسطے کہ خدا کی خوشنودی اونسے بہت دور ہے فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پس خدا ہی کے واسطے
سب تعریف ہے رَبِّ السَّمٰوٰتِ پیدا کرنے والا آسمانون کا وَرَبِّ الْاَرْضِ اور خداوند زمین کا رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تربیت کرنے والا
سب اہل عالم کا وَلَهُ الْکِبْرِیَآءُ اور واسطے اوسی کے ہے بزرگی اور بڑائی اور اوسی کی فرمانبرداری کرنا چاہیے اور اوسکے آثار قدرت ظاہر ہین
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانون اور زمین میں وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ ہے غالب جس پر غلبہ ممکن نہین الْحَکِیْمُ دانا سب کامون میں

سورۃ الاحقاف مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وهی خمس وثلثون اٰیۃ
سورۂ احقاف مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور یہ پینتیس ۳۵ آیتیں ہیں

حٰمٓ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حے اشارہ ہے حیات الٰہی کی طرف اور میم کنایہ ہے مجید یا مناجات کی جانب حق تعالیٰ اپنے علم
کامل اور مجد شامل کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ جو مجھپر ایمان لایا اوسپر عذاب نکرونگا لطائف میں مسطور ہے کہ کہتے ہیں اہل توحید کی حمایت ہو اور تمام
رضامندی حق ہین اونسے زیادتی کے ساتھ کہ وہ منظر کرتا ہے اوسکے وجہ کی طرف تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ اوتارنا کتاب کا بعض کے بعد بعض مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اللہ کی طرف سے ہے جو قوی اور غالب ہے حکم صائب ہے والا افعال و اقوال میں پیغمبر کی طرف کتاب کا اوترنا نہین ہے
مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو وَمَا بَیْنَهُمَآ اور اوس چیز کو جو اون دونون کے
درمیان میں ہے اقسام مخلوقات اور انواع موجودات اِلَّا بِالْحَقِّ مگر راستی کے ساتھ اسی وجہ پر جو اوسکی حکمت اور عدالت کی چاہتی ہے
وَّاَجَلٍ مُّسَمًّى اور نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر نام رکھے ہوئے زمانہ کے اندازہ کے ساتھ کہ ہر ایک کے باقی رہنے کی آخر مدت ہو یا وہ
زمانہ کہ اوسپر سب کی انتہا ہو کہ وہ قیامت کا دن ہے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے آخرت کا عَمَّآ اُنْذِرُوْا
اوس چیز سے کہ ڈرائے جلتے ہین مُعْرِضُوْنَ منہ پھیرنے والے ہین اوسمین فکر نہین کرتے نہ اوسے
مسلم رکھتے ہین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ خبر دو مجھکو اوس چیز کی
جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا جیسے بت اور فرشتے اور جن وغیرہ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا دکھاؤ مجھکو کہ
کیا پیدا کیا انھون نے مِنَ الْاَرْضِ زمین میں اور اوسکے اجزا سے اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ کیا اونکے واسطے ہے کچھ شرکت فِی السَّمٰوٰتِ
آسمان پیدا کرنے میں اور چونکہ ظاہر ہے کہ تمھارے معبود عاجز ہین اور اونکو زمین اور آسمان میں کچھ تصرف نہین اونکی
پرستش میں ہے شریک کیون کرتے ہو اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ لاؤ میرے پاس کوئی کتاب جو تمھارے پاس آئی ہو مِّنْ قَبْلِ

هٰذَآ اقبل قرآن اوترنے کے کہ اوس کتاب مین تمکو شرک کرنے کا حکم ہوا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ یا لاؤ اگلون کے علم کا بقیہ یا کوئی روایت
اگلے انبیا علیہم السلام سے جو اس بات پر دلالت کرے کہ وہ تمھارے معبود عبادت کے مستحق ہین اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝
اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین جب مشرک اس دلیل مین عاجز آئے تو حق تعالی نے اونکی گمراہی کے باب مین فرمایا کہ وَمَنْ اَضَلُّ
اور کون ہی زیادہ گمراہ مِمَّنْ يَّدْعُوْا اوس شخص سے جو پکارے اور پوجے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ
لَهٗٓ اوسکو جو نہ جواب دے اور نہ قبول کرے اوسکی دعا کو اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت تک یعنی اگر مشرک اپنے معبود باطل کو عمر دنیا کی مدت تک
پکارین تو اجابت کا اثر اوس سے نہ ظاہر ہوگا وَهُمْ اور وے بت عَنْ دُعَآئِهِمْ بت پرستون کے پکارنے سے جو اون بتون کو پکارتے ہین
غٰفِلُوْنَ۝ غافل اور بیخبر ہین اور سبب اونکا پکارنا سنتے ہی نہین تو جواب کیونکر دین پس بدبخت وہ ہی جو سننے والے اور قبول کرنے والے
خداوند کی عبادت سے دست بردار ہوا اور چند جسم جماد جو نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین اونکی عبادت کی طرف متوجہ ہوا بیت بے بہرہ
کسے کہ چشمۂ آب حیات ۔ بگذارد و رو نہد بسوے ظلمات ۔ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ اور جب حشر کیے جاینگے لوگ تو كَانُوْا لَهُمْ
ہونگے معبود باطل اپنی پرستش کرنے والون کے اَعْدَآءً دشمن بخلاف اوس چیز کے جو گمان رکھتے تھے اونسے شفاعت اور مددگاری کا
وَّكَانُوْا اور ہونگے معبود باطل بِعِبَادَتِهِمْ اپنے عابدون کی عبادت کے ساتھ كٰفِرِيْنَ۝ کافر اور منکر یا عبادت کرنے والے
اونکی پرستش سے منکر ہو جاینگے یعنی بت کہینگے کہ انھون نے ہماری پرستش نہین کی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ
بِشِرْكِكُمْ یا بت پرست کہینگے کہ ہمنے تو بتون کی پرستش نہین کی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر اٰيٰتُنَا ہماری کتاب کی آیتین بَيِّنٰتٍ اوس حال مین کہ کھلی ہوئی ہین اور وجہ اعجاز کی دلیلین قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین کافر لِلْحَقِّ حق بات کو لَمَّا جَآءَهُمْ جبکہ آئی اونکے پاس هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۝ یہ جادو ہی کھلا ہوا
اَمْ يَقُوْلُوْنَ اور اسی پر بس نہین کرتے کہ اوسے جادو کہین بلکہ کہتے ہین کہ افْتَرٰىهُ افترا کیا ہی قرآن کو محمد نے خدا پر اور اپنی طرف سے
کہا ہی قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہہ کہ اگر افترا کیا ہو مین نے بفرض محال تو یہ بہت بڑا گناہ ہوگا اور البتہ اوسکی جزا مین عذاب بھی بڑا ہوگا
فَلَا تَمْلِكُوْنَ پس تم اور تمھارے غیر مالک نہین ہوسکتے لِيْ میرے واسطے مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا خدا سے کسی چیز کے یعنی اگر
خدا نے مجھپر عذاب کرنا چاہا ہو تو تم اوسمین سے کچھ بھی دفع کرنے پر قادر نہین ہو تو مین کیونکر جرأت کرون اور مددگار کے بھروسے پر
یہ کام کرون هُوَ اَعْلَمُ خدا خوب جانتا ہی بِمَا تُفِيْضُوْنَ اوس چیز کو جو خوض کرتے ہو تم فِيْهِ جسمین یعنی اوسمین طعن کرو
اور سحر اور افترا کیا ہوا نہ کہو كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا کافی ہی گواہ اوسکا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ میرے تمھارے درمیان میری گواہی
دیگا کہ میرا کلام سچ تھا اور مین نے تمکو احکام پہونچادیے اور تمپر گواہی دیگا کہ تم جھوٹ بولے اور تمنے عنادا انکار اور فساد کیا وَهُوَ
الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہی اوسے جو شرک سے توبہ کرے الرَّحِيْمُ۝ مہربان ہی اوسپر جو ایمان مین پکا ہو قُلْ
مَا كُنْتُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین ہون مین بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ نیا آیا ہوا پیغمبرون مین سے یعنی مین پہلا پیغمبر
نہین آیا ہون مجھسے پہلے بھی پیغمبر ہو چکے تو تم میری نبوت سے کیون منکر ہو وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ اور مین نہین جانتا کہ

کیا کیا جائیگا بِیْ میرے ساتھ یعنی مجھے محنت ہوگی یا راحت یہان ہونگا یا ہجرت کرونگا یا کفار قوم کے ساتھ مجھے قتال کرنا ہوگا
وَلَا بِکُمْ اور مین نہین جانتا کہ تمھارے ساتھ کیا کیا جائیگا زمین مین دھنسا دیے جاؤگے کہ آندھی سے ہلاک ہوگے یا زلزلے سے یا قتل
ہوگے یا قید یا اسکے سوا اور معالم مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرک خوش ہوے اور بولے کہ ہمارا اور محمد کا کام خدا کے نزدیک ایک ہی وہ اپنا انجام
نہین جانتا جیسے ہم نہین جانتے اور اگر خدا کی طرف سے ہمارے اوپر مبعوث ہوتا تو چاہیے تھا کہ خدا اوسے خبر کرتا کہ اوسکے ساتھ کیا کریگا
تو آیت نازل ہوئی کہ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین
دیکھا کہ آپ نے ہجرت فرمائی ہی ایسی زمین مین جسمین پانی درخت اور خرمے کے باغ ہین صحابہ رضی اللہ عنہم یہ خواب سنکر خوش ہوے
چونکہ تعبیر دیر کو ظاہر ہوئی اور کافرون کی ایذا رسانی حد سے زیادہ بڑھی تو اصحاب ہجرت مین جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ اے ہمارے حبیب کہدو کہ مین نہین جانتا کہ مجھے اور تمکو ہجرت کا حکم ہوگا یا نہین اِنْ اَتَّبِعُ نہین پیروی کرتا ہون مین اِلَّا مَا یُوْحٰٓی
مگر اوس چیز کی جو وحی کی جاتی ہی اِلَیَّ میری طرف اور مین اوس سے درگذر نہین کرسکتا وَمَآ اَنَا اور نہین ہون مین اِلَّا نَذِیْرٌ
مگر ڈرانے والا عذاب الٰہی سے مُّبِیْنٌ کھلا ہوا ڈرانے والا اور مین کامون کے انجام کی خبر بے وحی الٰہی کے نہین دے سکتا کیا خوب
کسی نے کہا ہی رباعی ای دل کہ فضولی و بوالعجبی + از من چہ نشان عاقبت می طلبی + گشتہ بود خواہ ولی خواہ نبی + در وادی
مَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ + قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَیْتُمْ خبر دو مجھکو اِنْ کَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ
خدا کے پاس سے وَکَفَرْتُمْ بِہٖ اور تم کافر ہوے ہو اوسکے ساتھ وَشَہِدَ اور گواہی دی ہی شَاہِدٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل مین سے یعنی اونکے عالمون نے جیسے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اور بعضون نے کہا ہی کہ
یامین بن یامین رضی اللہ عنہ نے عَلٰی مِثْلِہٖ قرآن پر کہ خدا کے پاس سے ہی فَاٰمَنَ پھر ایمان لایا اوسکا مسروق رحمہ اللہ تعالی
منقول ہی کہ یہ گواہ نہ ابن سلام رضی اللہ عنہ ہین نہ اونکے اور کوئی علماء بنی اسرائیل مین سے اسواسطے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ مدینہ
منورہ مین مشرف باسلام ہوے اور یہ حکم مکہ معظمہ مین اوترا بلکہ یہ آیت محاجت باہمی کے وقت تھی جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش کے
درمیان واقع ہوئی تھی اور گواہ حضرت موسٰی کلیم اللہ ہین اور مثل قرآن توریت ہی اور آیت کے معنی یہ ہین کہ اگر قرآن حق تعالی کے پاس سے
ہو اور تم اوسپر ایمان نہین لاتے اور حضرت موسٰی نے توریت پر گواہی دی کہ وہ بھی خدا کے پاس سے ہی اور وہ تو قرآن پر ایمان لائے تھے
وَاسْتَکْبَرْتُمْ اور تمنے سرکشی کی اور اوسکا ایمان نہ لائے تو تم اس کام مین اپنا اوپر فلاح نہ پاؤگے اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ لَا یَہْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ع نہین ہدایت کرتا ظالمون کے گروہ کو اور انھین گمراہی کے جنگل مین چھوڑ دیتا ہی لکھا ہی کہ جب قبائل
جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفاری ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اشجع نے اونپر طعن شروع کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور کہا اونھون نے جو کافر تھے بنو عامر اور مثل اونکے لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ان لوگون کے واسطے جو ایمان
لائے جہینہ اور اونکے مثل کہ لَوْ کَانَ خَیْرًا اگر ایمان خوب ہوتا اور راستی اور درستی رکھتا تو مَّا سَبَقُوْنَآ سبقت
نہ لیجاتے ہمپر اور جلدی نہ کرتے اِلَیْہِ اوسکی طرف قبیلون کے رذیل لوگ بلکہ ہمی اوسمین پیشتر ہوتے اسواسطے کہ ہم اور انسباء و

ع ۱ ۱۰

بہت بڑا ہی اور بھاری بزرگی اور شہرت بہت ہی یا ابن سلام اور اونکے دوستون رضی اللہ عنہم کے اسلام کے بعد یہود نے کہا کہ جو کچھ محمد کہتے ہین
کہ مین لایا ہون اگر وہ خوب ہوتا تو او رلوگ ہمپر سبقت نہ لیجا سکتے اسواسطے کہ ہمین انسے زیادہ علم ہی وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ اور جب
راہ نہ پائی کافرون نے یا یہود نے قرآن کی طرف یا جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے تھے اوسکی طرف فَسَيَقُوْلُوْنَ تو کہتے ہین کہ
هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ یہ جھوٹ پرانا ہی یعنی اگلے لوگون نے بھی ایسا ہی کہا ہی وَمِنْ قَبْلِهٖ اور حال یہ کہ قرآن سے
پہلے كِتٰبُ مُوْسٰٓى کتاب موسی کی تھی یعنی توریت اور کتاب تھی واسطے اِمَامًا اہل دین کا پیشوا وَّرَحْمَةً اور رحمت کا
سبب اون لوگون کے واسطے جو اوسے باور کرتے ہین وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ اور یہ قرآن ایک کتاب ہی تصدیق کرنے والی
توریت کی یا جتنی کتابین اوتری ہین اونکی لِّسَانًا عَرَبِيًّا عربی زبان مین لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا تاکہ ڈراے اون لوگون
جنھون نے ظلم کیا اپنے نفس پر کفر اور معصیت کرکے وَبُشْرٰى اور قرآن خوشخبری دینے والا ہی لِلْمُحْسِنِيْنَ ○ نیک کام کرنیوالون
واسطے خدا کی رضامندی کی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جنھون نے کہا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ رب ہمارا اللہ ہی ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
پھر قائم رہے اوسپر اور اوس سے پھرے نہین یعنی توحید کہ خلاصہ علم ہی اور استقامت کہ منتہاے عمل ہی اونھون نے دونون کو
جمع کرلیا بحر الحقائق مین فرمایا ہی کہ ظاہری اعضا سے استقامت کرنا ارکان شریعت بجالانے پر اور نفوس سے آداب طریقت حاصل
کرنے پر اور قلوب سے قلوب صاف کرنے پر تعلقات سے اور ارواح سے جلا حاصل کرنے پر انوار صفات سے اور سر سے محض توحید اور
خفی سے فنا پر غیر حق سے اور بقا پر حق کے ساتھ کمال استقامت یہ ہی اور جاننا چاہیے کہ استقامت کی ہمراہی بغیر منزل مقصود پر پہونچنا
نہایت باطل فکر ہی اور بہت محال خیال ہی مصرع کرامت نیابی مگر استقامت ۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ تو کچھ خوف نہین مستقیم ہونیوالون
اوس جہان مین کوئی مکروہ اور ناگوار چیز پہونچنے کا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اور نہ رنجیدہ ہوتے ہین اس جہان مین کوئی محبوب اور مرغوب چیز
فوت ہوجانے پر اُولٰٓئِكَ وہ گروہ یعنی ایمان اور استقامت والے اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت والے لوگ ہین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے
اوسمین جَزَآءً جزا دیے جاوینگے جزا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ
اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ اوٹھایا ہی آدمی کو اوسکی ماں نے
كُرْهًا رنج اور سختی کے ساتھ وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا اور رکھا اوسے محنت اور مشقت وَحَمْلُهٗ اور اوسکے حمل کی مدت وَفِصٰلُهٗ
اور اوسکے دودھ چھوڑنے کا زمانہ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا تیس مہینے ہین جو کوئی چاہے کہ رضاعت کی مدت پوری ہو اور یہان سے
معلوم ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہین اسواسطے کہ دودھ پلانے کا زمانہ دو برس کامل ہی حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ تا وقتیکہ پہونچے آدمی
اَشُدَّهٗ اپنی قوت کے کمال کو کہ وہ تینتیس برس کی عمر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اٹھارہ برس سے چالیس برس تک کی عمر
وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اور پہونچے چالیس برس کی عمر کو اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
ساتھ یہ آیت خاص ہی اسواسطے کہ آپ چھ مہینے اپنی ماں کے پیٹ مین رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اور اٹھارہ برس کی عمر مین
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن شریف بیس برس کا تھا

پس اوس نے مانے سے حضرت صدیق اکبر سفر اور حضر مین آپ کے رفیق اور مصاحب ہے اور جب حضرت کا سن شریف چالیس برس کو پہونچا تو آپ
رسول ہوے اور حضرت صدیق کا سن اڑتیس برس کا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور جب چالیس برس کو آپکی عمر پہونچی تو
قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اَوْزِعْنِیْٓ الہام دے مجکو اور توفیق عطا کر اَنْ اَشْکُرَ تاکہ مین شکر کرون نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ
تیری نعمت کا جو تو نے اپنے کرم سے اَنْعَمْتَ عَلَیَّ انعام کی مجکو کہ وہ اسلام کی نعمت ہے وَعَلٰی وَالِدَیَّ اور اوس
نعمت پر جو تو نے میرے ماں باپ کو دی ہے کہ وہ زندگی اور قدرت ہے اور بعضون نے نعمت اسلام بھی کہی ہے اسواسطے کہ حضرت صدیق
سوا اصحابہ مہاجرین اور انصار مین کوئی وہ نہین ہے کہ جسکے ماں باپ کو بھی اسلام کی دولت حاصل ہوئی ہو وَاَنْ اَعْمَلَ اور الہام دے کہ
مین عمل کرون صَالِحًا عمل نیک کہ تَرْضٰىهُ پسند فرمائے تو اوسے اور اوس سے خوش رہے حق تعالیٰ نے اونکی دعا قبول فرمائی
اور توفیق دی کہ غلامون کو جو کافرون کے واسطے سختی اور عذاب کرتے تھے اونسے مول لیکر آزاد کر دیا اونہین سے ایک حضرت بلال حبشی بھی ہین
رضی اللہ عنہم وَاَصْلِحْ لِیْ اور دعا کی اپنی اولاد کے واسطے اسطرح پر کہ صلاحیت پیدا کیجئے واسطے میرے یعنی نیکی اور صلاح جاری کر
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ بیچ میری اولاد مین اور یہ دعا بھی قبول ہو گئی اسواسطے کہ حضرت صدیق کی بیٹی ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح اور صحبت اور خدمت مین اکثر سرفراز ہوئین اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت صدیق اکبر کے
سوا اور کسی صحابی کی چار پشتون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا دادا حضرت ابو قحافہ بیٹے حضرت صدیق اکبر پوتے حضرت عبدالرحمان
بن ابی بکر پرپوتے ابو عتیق رضی اللہ عنہم یہ سب شرف صحابیت سے مشرف تھے اور حضرت صدیق کی اولاد مین بہت بڑے بڑے
قابل عالم مین موجود ہین اونمین سے اکثر علم اور صلاح سے آراستہ ہین اِنِّیْ تُبْتُ تحقیق کہ مین تائب ہوا اور باز آیا مین ہر ایک چیز سے جسمین
تیری رضامندی نہین ہے اور رجوع کیا مین تیری طرف وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور یقینی مین گردن جھکائے ہوئے ہون تیرے حکم کے
سامنے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جنھون نے ماں باپ کے ساتھ نیکی کی اور شکر نعمت بجالائے الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ وہ لوگ ہین کہ قبول کرتے ہین
عَنْهُمْ اونسے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت نیک اون کامون کے جو اونھون نے کیے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ احسن یہان حسن کے
معنی مین ہے یعنی اونکے نیک کام مقبول ہین وَنَتَجَاوَزُ اور درگذر کرتے ہین ہم عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ اونکے گناہون اور کرنے دونون
جگہ یُتَقَبَّلُ اور یُتَجَاوَزُ کو یے سے اور احسن کے نون کو پیش پڑھا ہے یعنی قبول کیے جاتے ہین اونکے عمل اور درگذر کیے جاتے ہین اونکے گناہ
اور وہ شمار کیے جاینگے فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ بہشتیون مین وَعْدَ الصِّدْقِ وعدہ دیا اللہ نے وعدہ سچا اونکی قبول کرنے
اور گناہون سے درگذر کرنے مین الَّذِیْ كَانُوْا وہ وعدہ جسکا تھے دنیا مین یُوْعَدُوْنَ وعدہ دیے گئے اور وہ وعدہ
اس آیت مین ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ آخر آیت تک وَالَّذِیْ قَالَ اور وہ شخص جسنے کہا لِوَالِدَیْهِ اپنے
ماں باپ کو جب کہ اوسکے ماں باپ اوسے ایمان کی طرف بلاتے تھے تو اوسنے کہا کہ اُفٍّ لَّكُمَآ کراہت اور رشک ہے تمھارے واسطے
یعنی مین تمسے بیزار ہون اَتَعِدٰنِنِیْٓ کیا وعدہ دیتے ہو تم دونون مجکو اَنْ اُخْرَجَ یہ کہ نکالا جاؤنگا مین قبر سے یعنی مجھے مرنے کے بعد
اوٹھائینگے اور زندہ کرکے قبر سے نکالینگے وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ اور تحقیق کہ گذر گئے بہت سے قرن مِنْ قَبْلِیْ مجھ سے پہلے

اور ایک بھی پھر نہ آیا وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ اور ماں باپ فریاد کرتے تھے خدا سے اور کہتے تھے کہ وَيْلَكَ اٰمِنْ وائے تجھپر ایمان لا
قیامت کا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا بعث و حشر کے باب مین حَقٌّ سچ ہی فَيَقُوْلُ تو وہ شخص کہتا کہ مَا هٰذَا نہین ہی
جسکی طرف تم مجکو بلاتے ہو اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ○ مگر باتان اگلون کی دربطل اور جھوٹ باتین لکھدی ہین بعضون نے
کہا ہی کہ یہ آیت اسلام قبول کرنے کے قبل حضرت عبد الرحمان بن ابی بکر کی شان مین نازل ہوئی اور ام المومنین حضرت بی عائشہ اس قول سے
منکر ہین اور صحیح یہ بات ہی کہ یہ آیت ایک کافر کی شان مین نازل ہوئی کہ وہ اپنے ماں باپ کے حق مین عاق تھا یعنی اونکو ایذا دیتا تھا
اُولٰٓئِكَ وہ عاق اور منکر لوگ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ وہ ہین کہ واجب ہوئی اوپر عذاب کی بات اور وہ ہونگے فِيْٓ اُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ چند گروہ کے ساتھ جو کافرون مین گذر گئے ہین مِنْ قَبْلِهِمْ قبل ونسے مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جن اور
آدمی مین سے اِنَّهُمْ بیشک یہ اور وہ كَانُوْا تھے خٰسِرِيْنَ○ نقصان پانے والے وَلِكُلٍّ اور ہر ایک کے واسطے ان دونو
فریق مین سے دَرَجٰتٌ درجے اور رتبے ہین مِّمَّا عَمِلُوْا اوس چیز کی جزا سے جو انہون نے کام کیے ہین نیک کام والون کے
درجے بلندی کی طرف اور برے کام والون کے پستی کی طرف وَلِيُوَفِّيَهُمْ اور ایسا مقرر کیا ہی خدا نے تاکہ پورا کر دے اونکو
اَعْمَالَهُمْ جزا اونکے کامون کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ○ اور وہ ظلم نہ کیے جاوینگے ثواب مین کمی کرکے اور عذاب مین زیادتی کرکے
وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور یاد کر اوس دن کو کہ جب پیش کیے جاوینگے کافر عَلَى النَّارِ آتش دوزخ پر یعنی دوزخ مین کی
آگ کو کافرون پر پیش کرینگے اور اونکے موافق لوگون کو دوزخ مین اونہین دکھاوینگے تاکہ اونکا رنج اور حسرت زیادہ ہو اور اونسے
کہینگے کہ اَذْهَبْتُمْ لیلیے تم اور کھا لین تمنے طَيِّبٰتِكُمْ اپنی مزہ دار چیزین فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین جو تمکو حاصل تھی
وَاسْتَمْتَعْتُمْ اور فائدہ اوٹھایا تمنے بِهَا اون لذتون سے یعنی دنیا مین لذتین پوری کر لین اور آخرت کے واسطے کچھ نہ چھوڑا
فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ تو آج تم جزا دیے جاؤ گے عَذَابَ الْهُوْنِ عذاب فضیحت اور رسوائی کا بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ
بسبب اوسکے کہ تھے تم تکبر کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق بے استحقاق یعنی تکبر کرتے تھے باطل نہ نیک کے ساتھ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَفْسُقُوْنَ○ اور بسبب اسکے کہ تم فسق کرتے تھے اور فخر کرتے تھے اور حکم سے باہر قدم رکھتے تھے اور فرمانبرداری نہ کرتے تھے یہ بات

ع ۱۰

طالبون کو تنبیہ ہی کہ قدم اندازہ شرع سے باہر نہ رکھین نظم پا از حد و شرع بیرون منہ ای اسیر نفس و ہوا سے کنی مکن + بے حیلہ
شرع نیست خلاصی زچاہ طبع + این رشتہ را ز دست رہا مے کنی مکن + وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اور یاد کر عاد کے بھائی کو یعنی
اوس پیغمبر کو جو قبیلہ عاد سے تھا اس سے حضرت ہود مراد ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ قوم ہود کا حال قریش کے معاندون سے کہ
اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ جب ڈرایا قوم اپنی کو عذاب الٰہی سے بِالْاَحْقَافِ مقام احقاف مین اور وہ ایک ریگستان تھا حضرموت کے
قریب ولایت یمن مین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ عمان اور مہرہ کے درمیان وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ اور حال یہ کہ گذر گئے
پیغمبر ڈرانے والے مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ ہود سے پہلے وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اور اوسکے پیچھے بھی آئے یعنی اوسکے پہلے بھی
خلق مین پیغمبر تھے اور اوسکے بعد بھی ہوئے جب حضرت ہود قوم عاد کی طرف مبعوث ہوئے تو اونکو پکارا اَلَّا تَعْبُدُوْٓا

یہ کہ نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰہَ مگر اللہ کو کہ وہی مستحق عبادت ہی اِنِّیْٓ اَخَافُ بیشک مین خوف کرتا ہون عَلَیْکُمْ تم پر عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ عذاب سے احسن کے جو بڑا اور ہول بھرا ہی قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگون نے کہ اے ہود اَجِئْتَنَا کیا آیا ہی تو ہمارے پاس لِتَاْفِکَنَا تاکہ پھیرے تو ہمکو عَنْ اٰلِھَتِنَا بتون کی پرستش سے تمہید کرکے اور عیب سنا کر فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پس لا تو وہ جو ہمسے وعدہ کیا ہی تو نے عذاب اِنْ کُنْتَ اگر ہی تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ سچون مین سے اپنے وعدہ مین قَالَ کہا ہود علیہ السلام نے کہ جلدی نہ کرو عذاب طلب کرنے مین اِنَّمَا الْعِلْمُ نہین ہی اوسکے نازل ہونے کے وقت کا علم مگر عِنْدَ اللّٰہِ اللہ کے پاس اور مجھے اوسمین دخل نہین ہی وَاُبَلِّغُکُمْ اور تمکو پہونچاتا ہون مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون اوسکے ساتھ اور میرے ذمہ پر فقط حکم پہونچا دینا ہی وَلٰکِنِّیْٓ اَرٰىکُمْ اور مگر دیکھتا ہون مین تمکو قَوْمًا تَجْھَلُوْنَ ایک گروہ کہ نادانی کرتے ہو اور عذاب نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو سورۂ اعراف مین مذکور ہوا کہ قیل نام ایک شخص نے قوم عاد کے ایک گروہ کے ساتھ حرم مین جاکر مینہہ برسنے کی دعا کی تین ابر پیدا ہوے اور منادی نے ندا کی کہ انمین سے ایک اختیار کر لو سیاہ ابر اختیار کیا وہ ابر اونکے شہر تک آتا تھا فَلَمَّا رَاَوْہُ پھر جس وقت اونہون نے دیکھا جس عذاب کا وعدہ تھا عَارِضًا ابر پھیلا ہوا اطراف آسمان مین مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِھِمْ سامنے آنے والا اونکے جنگلون کے قَالُوْا کہا اونھون نے کہ ھٰذَا ایہ ابر ہی عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا پھیلا ہوا اور مینہہ برسانے والا ہمپر پیغمبر ہود نے فرمایا کہ بَلْ ھُوَ یہ مینہہ برسانے والا نہین ہی بلکہ یہ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِہٖ وہ چیز ہی کہ جلدی کرتے تھے تم اوسکی رِیْحٌ یہ ہوا ہی فِیْھَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ اوسمین عذاب دکھ دینے والا ہی اور وہ ایک ہوا ہی کہ نہایت تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْءٍ ہلاک اور نیست و نابود کرتی ہی سب چیزون کو اونکی جان مال چارپایون کو بِاَمْرِ رَبِّھَا اپنے رب کے حکم سے پھر وہ ہوا آئی شدت اور تندی اور سرکشی کے ساتھ اور احقاف کی ریت کے پشتے اونپر ڈالے سات دن رات اوسمین دبے رہے پھر ریتا اونپر سے اوڑا دی اور اونکے بدنون کو دریا مین ڈالدیا فَاَصْبَحُوْا پھر ہوگئے وہ ایسے حال پر کہ اگر کوئی اونکے شہر و دیار مین پہونچتا تو لَا یُرٰٓی نہ دیکھا جاتا اِلَّا مَسٰکِنُھُمْ مگر اونکے مکان یعنی وہ تو سب ہلاک ہوگئے اور اونکے مکان خالی باقی رہے کَذٰلِکَ جسطرح ہمنے اونکو جزا دی اسی طرح نَجْزِی جزا دیتے ہین ہم الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ گنہگار کرنے والے اور کافرون کے گروہ کو وَلَقَدْ مَکَّنّٰھُمْ اور بیشک وشبہ قدرت دی تھی ہمنے قوم عاد کو فِیْمَآ اِنْ مَّکَّنّٰکُمْ اون چیزون مین کہ نہین قدرت دی تمکو اے کفار قریش فِیْہِ اوس چیز مین کہ وہ قوت شوکت مال کی کثرت تصرف کی قوت ہی وَجَعَلْنَا لَھُمْ اور دیے ہمنے اونکو سَمْعًا کان تاکہ سنین وَّاَبْصَارًا اور آنکھین تاکہ دیکھین وَّاَفْئِدَۃً اور دل تاکہ دریافت کرین اور اونھون نے گوش ہوش سے حق بات نہ سنی اور دیدۂ دل سے قدرت کی دلیلین نہ دیکھین اور دل سے خدا کی صنعت مین تفکر نہ کیا اور جبکہ اونپر عذاب نازل ہوا فَمَآ اَغْنٰی تو دفع نہ کیا عَنْھُمْ اونسے سَمْعُھُمْ اونکے کان نے وَلَآ اَبْصَارُھُمْ اور نہ اونکی آنکھون نے وَلَآ اَفْئِدَتُھُمْ اور نہ اونکے دلون نے مِّنْ شَیْءٍ کچھ بھی عذاب الٰہی مین اِذْ کَانُوْا جبکہ تھے کہ تقلید اور تعصب کی وجہ سے یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ انکار کرتے تھے خدا کی آیتون کا یا پیغمبر صلی اللہ

ع ۶

علیہ وآلہ وسلم کے معجزون کا وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لیا اونھین مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ○ اوس چیز نے کہ تھے اوسکے ساتھ
ہنسی کرتے یعنی عذاب نے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا اور ضرور ضرور ہلاک کیا ہمنے اے اہل مکہ مَا حَوْلَكُمْ اوس چیز کو جو تمہارے گرداگرد ہے
مِّنَ الْقُرَىٰ دیہات جیسے حجر و ثمود کہ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ اور بار بار پھیر پھیر کر دکھائیں ہمنے نشانیان اور دلیلین اون دیہاتیون کو
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ شاید کہ پھرین کفر سے مگر وہ نہ پھرے اور ہلاک ہوگئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ پھر کیون نہ مدد دی
اونکو الَّذِينَ اتَّخَذُوا انھون نے جنکو پکڑا تھا اون ہلاک ہونیوالون نے مِن دُونِ اللَّهِ سوا اللہ کے قُرْبَانًا خدا کے
ساتھ تقرب کے واسطے آلِهَةً بہت سے معبود یعنی جن بتون کو اونھون نے تقرب کے واسطے خدا ٹھہرالیا تھا اون بتون نے
عذاب کے وقت اون بت پرستون کو کیون نہ مدد دی بَلْ ضَلُّوا بلکہ کھوئے گئے عَنْهُمْ وہ اونکی مدد کرنے سے یعنی ناامید ہو
اور اونکی یہ امید منقطع ہوگئی کہ بت ہماری مدد کرینگے وَذَٰلِكَ اور بتون کو تقرب آلہی کے واسطے خدا ٹھہرالینا إِفْكُهُمْ اونکا جھوٹ ہے
وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ اور وہ چیز کہ ہین افترا کرتے اور خدائی کو ایک مخلوق عاجز کے ساتھ نسبت دیتے ہین اور خالق قادر
کی طرف توجہ کرنے سے مونھ پھیرتے ہین مصرع رو ہر کہ از تو تافت دگر رو نہ یافت * ارباب سیر اس بات پر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طائف سے پھرتے وقت بطن النخل مین اوترے اور رات کو اوٹھ کر نماز تہجد مین قرآن پڑھتے تھے ایک گروہ جن نصیبین سے
یمن کو جاتا تھا وہان قرات کی آواز سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے کو ظاہر کیا تو حق تعالی اوس قصے سے خبر دیتا ہے وَإِذْ
صَرَفْنَا اور یاد کر اوسے کہ پھیرا اور جھکا دیا ہمنے إِلَيْكَ تیری طرف نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ایک گروہ کو جنون مین سے اور وہ سات تھے
نصیبین یا نینوی یا جزیرۂ موصل کے اور صاحب عین المعانی نے جو اونکے نام صحیح کرکے لکھے ہین وہ یہ ہین شاصر ناصر دس مش ازد ابیان
احقم اور بعضے کہتے ہین کہ نو تھے ورد اور وردیعہ بھی اونمین تھے اور وہ ابلیس کے بیٹے ہین اور روس او ربارہ بھی کہے ہین ابابین ہی کہ سب
جن تھے اور بہر تقدیر يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ سنتے تھے قرآن اور کان لگائے ہوئے تھے فَلَمَّا حَضَرُوهُ پھر جب حاضر ہوئے
رسول کے پاس تو قَالُوا بولے آپس مین ایک دوسرے سے کہ ادب کی راہ سے أَنصِتُوا چپ ہو اور سنو تفسیرین ہین ہی کہ قرآن
سننے کے شوق سے ایک دوسرے پر گرے پڑتے فَلَمَّا قُضِيَ پھر جب تمام کی گئی قرات تو وہ جن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے
اور خبرین پوچھین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین اونکی قوم کی طرف اپنا نائب اور رسول کیا اور وہ وَلَّوْا پھرے إِلَىٰ
قَوْمِهِم اپنی قوم کی طرف مُّنذِرِينَ ○ ڈرانے والے اور اسلام کی طرف بلانے والے اور قَالُوا يَا قَوْمَنَا کہا اونھون نے
اے ہماری قوم إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا بیشک ہمنے سنی ایک کتاب کہ خدا کی طرف سے أُنزِلَ اوتاری گئی ہے مِن بَعْدِ مُوسَىٰ موسی کی
کتاب کے بعد مُصَدِّقًا تصدیق کرنے والی لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اوس چیز کی جو اوسکے پہلے تھین کتابین یا اونکے موافق بعضون نے
کہا ہے کہ وہ جن یہودی تھے اور انجیل نازل ہونے کی اونکو خبر نہ تھی یا اوسکا اعتقاد نہ رکھتے تھے جیسا کہ یہود کا اعتقاد ہے اس جہت سے
أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ کہا يَهْدِي راہ دکھاتی ہے وہ کتاب إِلَى الْحَقِّ حق کی طرف یعنی صحیح اور درست عقیدون کی طرف وَإِلَىٰ طَرِيقٍ
مُّسْتَقِيمٍ ○ اور سیدھی راہ کی طرف یعنی منزل مقصود کو پہونچا دینے والی يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا اے ہماری قوم

لوگو قبول کرو دَاعِیَ اللّٰہِ اللہ کی طرف بلانے والے یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وَاٰمِنُوْا بِہٖ اور ایمان لاؤ اوسکے
ساتھ اور سچ مانو اونکی دی ہوئی خبرین یَغْفِرْ لَکُمْ تاکہ بخشدے خدا تمہارے واسطے مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ تمہارے گناہون مین سے
جو مظالم ہون اور بعضون نے کہا ہی کہ تمہارے سب گناہ بخشدے وَیُجِرْکُمْ اور رہائی دے تمکو مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ عذاب
دردناک سے وَمَنْ لَّا یُجِبْ اور جو کوئی نہ قبول کریگا دَاعِیَ اللّٰہِ اللہ کی طرف پکارنے والے کو یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ تو نہین ہی عاجز کرنیوالا فِی الْاَرْضِ زمین مین یعنی جو خدا کی طرف بلانے والے کو قبول نہ کریگا اوسپر
عذاب نازل ہوگا اور وہ عذاب کرنے سے خدا کو عاجز نہ کرسکیگا وَلَیْسَ لَہٗ اور نہین ہین اوسکے واسطے مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءُ
خدا کے سوا دوست اور مددگار اُولٰٓئِکَ وہ لوگ نہ قبول کرنیوالے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کھلی ہوئی گمراہی مین ہین جو سب پہ
واضح ہو جو جن مومن ہین اونکے حکم مین عالمون کو اختلاف ہی بعضے اس بات پر ہین کہ اونکا ثواب یہی آتش دوزخ سے نجات ہی جیسا کہ
فرمایا یُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ جنون کے واسطے ثواب یہ ہی کہ وہ آتش دوزخ سے چھوٹ جاینگے
پھر اونکو خاک کر دینگے بہائم کی طرح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی اسی طرف گئے ہین اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر ہین کہ جنون کو
نیک کام کرنے پر ثواب ہی جیسا برے کام کرنے پر عذاب ہوگا ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جن بہشت مین آئینگے اور کھائین
پیینگے امام ابوبکر نقاش رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر مین ایک حدیث ہی کہ جن بہشت مین آئینگے امام نقاش سے لوگون نے پوچھا کہ وہ جنت کی
نعمتین کھائینگے فرمایا کہ حق تعالی اونکو ایسی تسبیح اور ذکر تعلیم فرمائیگا کہ اوس سے اونکو ویسی لذت حاصل ہوگی جیسی آدمیون کو بہشت کی
نعمتون سے معالم مین ہی کہ ضمرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ ایماندار جن کے واسطے ثواب ہی کہا ہان اور یہ آیت پڑھی لَمْ یَطْمِثْهُنَّ
اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ اور کہا اَلْاِنْسِیَّاتُ لِلْاِنْسِ وَالْجِنِّیَّاتُ لِلْجِنِّ اور معالم مین عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منقول ہی کہ
ایمان والے جن بہشت کے گرداگرد صحرا اور برج وغیرہ مین رہینگے بہشت مین نہین اور قاضی نے انوار مین فرمایا ہی کہ بہت ظاہر یہ بات ہی کہ
جن توابع تکلیف مین انسان کے مثل ہین واللہ اعلم بالصواب اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکھا اور نہین جانا بعث اور حشر کے منکرون نے
اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ یہ کہ اللہ ایسا ہی کہ اوسنے اپنی قدرت سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو
وَلَمْ یَعْیَ اور ماندہ نہین ہوا اور اوسے رنج نہین پہونچا بِخَلْقِهِنَّ اونہین پیدا کرنے کے سبب بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِۦَ
الْمَوْتٰی اس بات پر کہ زندہ کرے مردون کو اسواسطے کہ اوسکی قدرت ثابت ہی اور اوسمین نقص اور منقطع ہوجانے کو دخل نہین حاصل کلام
یہ ہی کہ خدا جو ایسی قدرت کاملہ ازلی اور ابدی رکھتا ہی کیا وہ مردے زندہ کرنے پر قادر نہین ہی بَلٰی ہان ہی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ بیشک وہ سب
چیزون پر قَدِیْرٌ قادر ہی بے عجز اور تھکن کے وَیَوْمَ یُعْرَضُ اور یاد کرو اوس دن کو کہ پیش کیے جاینگے الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو
نہین ایمان لائے عَلَی النَّارِ آگ پر یعنی آگ اونکے سامنے کیجاویگی اور یہ اولٹی بات ہی کہ بمقتضائے ظاہر کے برخلاف مبالغہ [illegible]
واسطے حق تعالی نے فرمایا ہی پھر اونکو کہینگے کہ اَلَیْسَ هٰذَا کیا نہین ہی یہ عذاب بِالْحَقِّ برحق اور تم باور نہ کرتے تھے قَالُوْا
بَلٰی کہینگے کہ ہان حق ہی پھر وہ قسم کھائینگے کہ وَرَبِّنَا قسم ہمارے رب کی یہ عذاب سچ تھا قَالَ کہیگا حق تعالی یا دوزخ کا فرشتہ

اونسے کہیگا کہ فذوقوا العذاب پس چکھو عذاب بما کنتم تکفرون سبب اسکے کہ تھے تم کافر ہوتے قیامت کے
ساتھ اور پیغمبرون کی بات باور نہ کرتے تھے فاصبر پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کی ایذا اور جفا پر کما صبر جیسا کہ
صبر کیا اولوا العزم عزم اور ثبات اور کوشش والون نے من الرسل پیغمبرون میں سے اور وہ شریعت والے رسول ہین کہ اونھون
قواعد احکام مضبوط اور جاری کرنے مین کوشش کی اور دشمنون کی عداوتون اور زیادتی کرنے والون کے جھگڑون اور منکرون کی
ایذاؤن پر اونھون نے صبر کیا اور وہ اولوا العزم رسول حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہم الصلوۃ
والسلام ہین امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اولوا العزم وہ رسول ہین جنکا ذکر دو جگہ خاص کرکے ہوا ہے ایک میثاق لینے کے مقام
اس آیت مین کہ واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی وعیسی دوسری جگہ اس آیت مین کہ شرع لکم من الدین
ما وصی بہ نوحا وابراہیم وموسی وعیسی اور وہ رسول شریعت والے ہین اور ہمارے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ایک قول یہ ہے کہ اولوا العزم اٹھارہ رسول ہین جنکے نام سورۂ انعام کے رکوع وتلک حجتنا مین مذکور ہین اور ہمارے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ فبہدہم اقتدہ زاد المسیر مین لکھا ہے کہ سب پیغمبر اولوا العزم ہین مگر حضرت آدم اور حضرت یونس
اور حضرت سلیمان علیہم السلام اور بعضون نے کہا ہے کہ سوا حضرت یونس علیہ السلام کے اسواسطے کہ وہ جلدی کرکے قوم سے باہر چلے گئے
اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے فرمایا کہ ولا تکن کصاحب الحوت یعنی بے صبری مین یونس کے مثل
نہو جاؤ اور یہان فرماتا ہے کہ صبر کرو ولا تستعجل لہم اور جلدی نکر کہ واسطے کفار قریش کے واسطے عذاب نازل ہونے مین کہ بیشک اپنے
وقت پر نازل ہوگا کانہم یوم یرون گویا کہ وہ جس دن دیکھینگے ما یوعدون لا وہ چیز کہ جسکا وعدہ کیے گئے ہین
عذاب مین سے یعنی جب قیامت کے ہول دیکھینگے تو اونھین ایسا معلوم ہوگا کہ گویا لم یلبثوا نہین رہے اونھون دنیا مین
الا ساعۃ من نہار مگر ایک ساعت دن مین سے یعنی دنیا مین اپنا رہنا بہت تھوڑا شمار کرینگے اور دوزخ کے عذابون کی
تھوڑی ہی ہیبت بلغ جو اس سورت مین بیان کی گئی نصیحت کے طور پر کفایت ہے فہل یہلک پھر کیا جائیگا عذاب کے سبب ہلاک ونابود
کیا جائیگا یعنی نہ ہلاک ہونگے الا القوم الفسقون مگر گروہ فاسقون کے جو دائرہ فرمان سے باہر نکل گئے ہین

ع

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	مدنیۃ وہی ثمان وثلثون آیۃ
سورۂ محمد رحمت اللہ کی اونپر اور اونکی اولاد پر اور آل پر	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور وہ اڑتیس آیتین ہین

الذین کفروا جو لوگ کافر ہوئے وصدوا اور باز رکھا انھون نے لوگون کو عن سبیل اللہ راہ خدا سے
یعنی اسلام مین داخل ہونے سے منع کیا اس سے قریش کے شیطان مراد ہین جیسے ابو جہل اور زمعہ اور عتبہ یا جنگ بدر کے
کافرون کو کھانا دینے والے کہ وہ بارہ کافر تھے رؤسا قریش مین سے اضل باطل کر دیے خدا نے اعمالہم اونکے
عمل کہ وہ اون عملون کو اچھا جانتے تھے جیسے ناتا رشتہ جوڑنا قیدی کو چھوڑانا پڑوسیون کی حفاظت مہمانداری والذین

آمنوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے وعملوا الصلحت اور کیے اونہون نے کام اچھے جیسے کہ انا کہلانا اور قرابت ملانا وآمنوا
اور ایمان لائے بما نزل ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی ہے علی محمد پیغمبر پر جو خوب تعریف کیا گیا ہے وہ چیز قرآن ہے
وهو الحق اور وہ قرآن حق ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب حق اور صاحب حقیقت آئے ہین من ربهم اپنے رب پاس سے
جو لوگ ایمان لائے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کفر مٹاتا اور چھپاتا ہے عنهم اون سے سیاٰتهم اونکے گناہ واصلح
نیک کر دیتا ہے بالهم ○ اونکا حال دین و دنیا مین یا اونکے دل کی درستی اور اصلاح کر دیتا ہے کہ گنہگار نہو جائین ذلك یہ گمراہ
کرنا اور درست کرنا بان الذين كفروا اس سبب سے ہے کہ جو لوگ کافر ہوے اونہون نے اتبعوا الباطل پیروی کی باطل
فی شیطان کی وان الذين آمنوا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اونہون نے اتبعوا الحق پیروی کی حق کی کہ قرآن ہے جو آیا من
ربهم اونکے رب پاس سے كذلك اسی طرح يضرب الله بیان کرتا ہے اللہ للناس لوگون کے واسطے امثالهم ○
یعنی دونون فریق کے احوال ظاہر کرتا ہے فاذا لقيتم پس جب ملو تم الذين كفروا اون لوگون کو جو کافر ہوے
محاربہ اور مقابلہ کے وقت فضرب الرقاب تو گردن مارو اونکی گردن مارنا حتى اذا اثخنتموهم یہانتک کہ قتل کر چکو
اونکو فشدوا الوثاق تو کڑی کرو قید یعنی اونکو گرفتار کر لو اور مضبوط کسکر باندھو فاما منا بعد تو قید کرنے کے بعد
یا احسان کرنا احسان کرنا اور بے بدلے کے آزاد کر دو واما فداء اور یا فدیہ یعنی بدلا لو اونسے بدلا لینا حتى تضع الحرب یہانتک کہ رکھدے
لڑائی والے اوزارها اپنے ہتھیار یعنی سب جگہ دین اسلام پہونچ جاوے اور قتال کا حکم باقی رہے اور یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
نزول کے وقت ہوگی اس واسطے کہ حدیث مین آیا ہے کہ میری امت کا آخر جہاد دجال سے ہوگا امام شافعی اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ
اس بات پر ہین کہ امام کو اختیار ہے کہ کافرون کو قتل کرے یا لونڈی غلام بناوے یا چھوڑ دے یا مال یا مسلمان قیدی کے بدلے مین اور حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ یہ حکم منسوخ ہے یا جنگ بدر کے ساتھ مخصوص تھا اور اب قتل یا لونڈی غلام بنانا متعین ہے ذلك یہ کام
ایسے یاد رکھو ولو يشاء الله اور اگر خدا چاہے تو لانتصر منهم ضرور بدلا لے تمہارے دشمنون سے بغیر اسکے کہ تمکو لڑنا پڑے ولكن
اور لیکن جہاد کا حکم کیا ليبلوا تاکہ آزمائے بعضكم ببعض تم مین سے بعض کو بعض سے یعنی آزمانے والون کا معاملہ کرے کہ مومنون کو
کافرون کے ساتھ مبتلا کرے تاکہ مومن جہاد کرکے ثواب عظیم پاوے اور کافر کو مومن سے آزمائے تاکہ کافر کی گوشمالی ہو اور وہ کفر سے باز آئے والذين
قتلوا اور وہ لوگ جو قتل کیے جائین اور بعضے قاتلوا پڑھا ہے یعنی جو لوگ قتال کرتے ہین في سبيل الله خدا کی راہ مین فلن يضل
تو خدا باطل اور ضائع نہین کرتا اعمالهم ○ اونکے کام سيهديهم قریب ہے کہ راہ دکھاوے اونکو یعنی حق تعالیٰ دنیا مین اچھے کامون کی
اور عقبیٰ مین کامیابی اور ثواب کے درجون کی ويصلح بالهم ○ اور بناوے اونکے کام ويدخلهم الجنة
اور داخل کرے اونکو بہشت مین عرفها لهم ○ تعریف کیا ہوا بہشت کی اونکے واسطے تاکہ اوسکے مشتاق ہو چلین
یا اونکے مکان جنت مین داخل ہونے کے قبل اونکو دکھاتا رہیگا یا خوش کرتا رہیگا اونکو جنت کی خوشبو سونگھانے کی جہت سے
يايها الذين آمنوا اے ایمان والو ان تنصروا الله اگر مدد کروگے خدا کے دین کی اور اوسکے پیغمبر کی

يَنْصُرْكُمْ مدد کریگا اللہ تمھاری کہ دشمنون پر غالب ہوگے وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ○ اور ثابت کریگا تمھارے قدم تاکہ
معرکہ جہاد سے پس پا نہو وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر ہوے فَتَعْسًا لَّهُمْ پس ذلت اور شرمندگی اور ہلاکت اور رنج
اور خرابی اور ناامیدی اونکے واسطے ہی وَاَضَلَّ اور گم اور نیست و نابود کردیگا خدا اَعْمَالَهُمْ ○ اونکے عمل ذٰلِكَ یہ ذلت اور
اونکے عمل باطل کرنا بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا بسبب اسکے ہی کہ وہ کراہت رکھتے تھے اور نہ چاہنے والے تھے مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اوس
چیز کو جو خدا نے نازل کی ہی اپنے پیغمبر پر توحید کا حکم اور احکام شرع پر قیام کرنا فَاَحْبَطَ پس باطل اور ضائع کردیے حق تعالیٰ نے
اَعْمَالَهُمْ اونکے اعمال جیسے وہ حساب مین رکھتے تھے جیسے مسجد حرام بنانا اور خانہ کعبہ کا طواف اور مہمانداری اور مظلومون کی
اعانت اور یتیمون پر مہربانی اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہین کی ہی کافرون نے یہ استفہام حکم کے معنی مین ہی یعنی چاہیے کہ سفر کرین
فِى الْاَرْضِ زمین مین اس سے عاد اور ثمود کے شہر مراد ہین فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھین تو کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ انجام کار اور مآل اون لوگون کا جو اونسے قبل تھے کافر اور تکذیب کرنے والے اور گنہگار دَمَّرَ اللّٰهُ ہلاک کیا اونکو
خدا نے اور نیست و نابود کردینے کا عذاب بھیجا عَلَيْهِمْ اونپر وَلِلْكٰفِرِيْنَ اور کافرون کے واسطے اَمْثَالُهَا ○ اونکے مثل عذاب
ہونگے یہ بات کفار مکہ کے واسطے تہدید اور دھمکی ہی ذٰلِكَ جو کچھ ذکر کیا گیا دشمنون پر عذاب اور دوستون کی مدد کرنے کا حال بِاَنَّ
اللّٰهَ بسبب اسکے ہی کہ اللہ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا دوست ہی اون لوگون کا جو ایمان لائے ہیں اونکی مدد کرتا ہی وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ
اور اس سبب سے کہ کافر لَا مَوْلٰى لَهُمْ ع کوئی دوست نہین اونکا اونپر سے عذاب دفع کرے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ يُدْخِلُ
ع ۱۱
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہی اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے نیک کام غرض اور ریا سے پاک
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ باغ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو
لوگ کافر ہوئے وہ يَتَمَتَّعُوْنَ فائدہ لیتے ہین متاع دنیا کے سبب سے وَيَاْكُلُوْنَ اور کھاتے ہین كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ جسطرح کھاتے
چارپائے یعنی اونکی تمام ہمت کھانے مین مصروف ہی اور عاقل چاہیے کہ اوسکا کھانا جینے کے واسطے ہو یعنی بدن قائم رکھنے اور قواے نفسانی کو قوت
دینے کے لیے کھانا کھائے اور اوسکی نظر اس بات پر رہے کہ بدن قوی رہے اور قدرت ربانی پر دلیل پکڑنے مین نفسانی قوتین مدد اور معاون ہین
یہ نہین کہ اپنی عمر کھانے کے واسطے جانے اور ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا کی چراگاہ مین چارپایون کی طرح چرے کہ کھانے اور سونے کے سوا اور
کسی چیز پر اوسکی نظر نہین کیا خوب کسی نے کہا ہی بیت خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است ۔ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است
وَالنَّارُ اور آگ دوزخ کی مَثْوًى رہنے کی جگہ ہی لَّهُمْ ○ کافرون کے واسطے وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور کتنے رہنے والے
دیہات مکہ کے کہ بہر حال هِىَ وہ اَشَدُّ قُوَّةً بہت سخت تھے قوت کی راہ سے مِّنْ قَرْيَتِكَ تیری بستی کے لوگون سے
الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ وہ بستی کہ نکال دیا اوسکے لوگون نے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مکہ کے دیہات کے لوگ
جو بہت قوی تھے اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کردیا ہمنے اون دیہات کے لوگون کو فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ○ تو کوئی مدد دینے والا نہ تھا
اونکو کہ ہلاک ہوتے وقت اونکی فریاد کو پہونچے اَفَمَنْ كَانَ کیا پھر جو کوئی ہو عَلٰى بَيِّنَةٍ کھلی ہوئی دلیل پر مِّنْ رَّبِّهٖ

اپنے رب کی طرف سے جیسے پیغمبر اور مومن لوگ وہ ہوتا ہے کَمَنْ زُیِّنَ مانند اوس شخص کے کہ آراستہ کی گئی یعنی شیطان یا اوسکے نفس نے آراستہ
کردی ہو لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی کہ شرک اور معصیت ہے وَاتَّبَعُوْٓا اور پیروی کی اونھون نے اَهْوَآءَهُمْ
اپنی خواہشون کی جیسے ابوجہل وغیرہ مشرک مَثَلُ الْجَنَّةِ یہ سب جو سننے پر پڑھی بہشت کی صفت ہے الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وہ
بہشت کہ وعدہ دیے گئے ہین اوسکا پرہیزگار لوگ فِیْهَآ اوس بہشت مین اَنْهٰرٌ نہرین ہین مِّنْ مَّآءٍ پانی غَیْرِ اٰسِنٍ نہ
بگڑنے والے کی یعنی اوسکا رنگ اور بو اور مزہ خراب نہوگا اور وہ دنیا کے پانی کی طرح اپنے حال سے متغیر نہوگا وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ اور
نہرین ہین دودھ کی کہ ہرگز لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ نہین بدلا مزہ اوسکا یعنی زمانہ گذرنے سے تیز اور کھٹا نہین ہوا
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ اور نہرین ہین شراب کی خوش مزہ لذت دار لِّلشّٰرِبِیْنَ پینے والون کے واسطے کہ اوسکے پینے سے
مستی ہوگی خمار نہین وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی اور نہرین ہین صاف شہد کی اور نہین صاف کیا گیا بلکہ موم وغیرہ سے
پیدا کیا ہوا وَلَهُمْ اور پرہیزگارون کے واسطے ہین فِیْهَا بہشت مین ان نہرون کی چیزون کے ساتھ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ
سب میوے جو وہ چاہین رنگ مین صاف مزہ مین لذیذ بو مین خوب وَمَغْفِرَةٌ اور اونکے واسطے ہے گناہون کا پوشیدہ ہونا مِّنْ رَّبِّهِمْ
اونکے رب کی طرف سے یعنی حق تعالی اونکے گناہ چھپائیگا اور پھر عذاب کریگا نہ عتاب فرمائیگا ارباب اشارت اس بات پر ہین کہ جس طرح
جنت مین چار نہرین شجرۂ طوبی کے نیچے جاری ہین اوسی طرح عارف کی زمین دل مین شجرۂ طیبہ اصلها ثابت وفرعها فی السماء کے
نیچے بھی چار نہرین جاری ہین قلب کے نیچے سے انابت کے پانی کی نہر اور سینے کے نیچے سے صفوت کے دودھ کی نہر اور سر کے نیچے سے شراب
محبت کی نہر اور روح کے مجری سے عسل مشاہدہ کی نہر مثنوی مین ہے نظم آب صبرت جوی آب خلد شد جوی شیر خلد مهر تست و ود ذوق طاعت
گشت جوی انگبین مستی و ذوق تو جوی خمر بین بحر الحقائق مین ہے کہ پانی اشارہ حیات دل کی طرف ہے اور دودھ فطرت اصلی کی طرف
کہ بدعت کے گدلے پن سے متغیر نہین ہوا اور شراب جوشش محبت الہی ہے اور عسل مصفی قرب کی حلاوت اور ثمرات عبارت ہے مکاشفات سے
اور مغفرت اپنے وجود موہوم کے گناہون کا بخشا جانا وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب بیت پندار وجود ما گناہیست عظیم لطفی کن و این
گنہ ز ما درگذران ۱۲ بہشت کی ناز و نعمت حاصل کرنے والون کے ذکر کے بعد دوزخ کی مصیبت کھینچنے والون کے حال کی خبر دیتا ہے اور یہ فرماتا ہے
کہ جو ایسی نعمتون مین ہو جنکا ذکر کیا وہ کیا کَمَنْ هُوَ خَالِدٌ مثل اوسکے ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے فِی النَّارِ دوزخ کی آگ مین وَسُقُوْا
اور پلایا جاتا ہے بہشت کی شربت کی جگہ مَآءً حَمِیْمًا پانی کھولتا ہوا فَقَطَّعَ پس ٹکڑے کر دیتا ہے اَمْعَآءَهُمْ اونکی آنتون کو کہتے ہین کہ
جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور منافقون کا عیب بیان کرتے تو منافقون کا ایک گروہ مسجد سے باہر نکلکر
ہنسی کے طور صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کرتا کہ اس مرد نے کیا کہا حق تعالی اون منافقون کے حال سے خبر دیتا ہے کہ وَمِنْهُمْ
اور بعضے اونمین سے یعنی منافقون مین سے مَّنْ یَّسْتَمِعُ وہ لوگ ہین جو کان لگائے رکھتے ہین اِلَیْكَ تیری طرف
خطبہ پڑھنے مین جمعہ وغیرہ کو حَتّٰٓی اِذَا خَرَجُوْا یہانتک کہ جب باہر جاتے ہین مِنْ عِنْدِكَ تیرے پاس سے
تو قَالُوْا کہتے ہین لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اون لوگون سے جنکو علم دیا ہے صحابہ مین سے جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود

اور حضرت ابوالدرداء اور مثل اونکے رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ مین بھی اونہین مین سے ہون کہ جن سے منافق پوچھتے تھے کہ ماذا قال اٰنفا کہا کہا محمد نے ابھی کچھ ہماری سمجھ مین نہین آیا اور منسخر پن کے طور پر پوچھتے اولٰئک الذین وہ لوگ وہ ہین کہ حکم ازل سے طبع اللہ مہر کر دی ہو اللہ نے علٰی قلوبھم اونکے دلون پر نفاق اور شرک کے سبب واتبعوا اور اونہون نے پیروی کی اھواءھم اپنے نفس کی خواہشون کی اس جہت سے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام کے کلام کی اہانت کرتے ہین والذین اھتدوا اور جن لوگون نے راہ پائی یعنی مومن لوگ زادھم زیادہ کرتا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سننا اونکو ھدی بصیرت اور یقین واٰتٰھم تقوٰھم اور دیتا ہی اونکو وہ چیز جو سبب ہو اونکے تقوی زیادہ ہونے اور رہنے کا یعنی پرہیزگاری فھل ینظرون پھر کیا انتظار کرتے ہین منافق اور کافر یعنی منتظر نہین ہین الا الساعۃ مگر قیامت کے ان تاتیھم بغتۃ یہ کہ آجائے اونپر ناگہان فقد جاء پھر تحقیق کہ آئین اور ظاہر ہو گئین اشراطھا اوسکی علامتین جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبعوث ہونا اور چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا فانی لھم پھر کہان سے ہوگا اذا جاءتھم جب آجائیگی اونپر قیامت ذکرٰھم نصیحت ماننا اونکا اور توبہ کرنا یعنی جب قیامت کا دن آئیگا تو نصیحت ماننا اور توبہ کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا فاعلم انہ لا الٰہ الا اللہ یعنی جب موحدون کی سعادت اور مشرکون کی شقاوت کا حال تجکو معلوم ہو گیا تو جو علم خدا کی وحدانیت کا تجھے حاصل ہی اور تو نے جان لیا ہی کہ معبود برحق کوئی نہین خدا کے سوا اس علم اور دانش پر ثابت رہ حقائق سلمی مین ہی کہ جب کسی عالم یعنی جاننے والے سے کہین کہ اعلم یعنی جان تو اوس سے اوسکا یاد کرنا مقصود ہوتا ہی جو اوسنے جانا ہی موضح مین ہی کہ جو کوئی لا الٰہ الا اللہ کہے اسکے برابر کوئی ثواب نہین واستغفر اور مغفرت طلب کر لذنبک اپنے گناہ کے واسطے معالم مین فرمایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوصف اسکے کہ مغفور ہین طلب مغفرت پر مامور ہوئے تاکہ استغفار سنت ہو جائے اور اس امر مین امت کے لوگ آپکی پیروی کرین تبیان مین ہی کہ طلب مغفرت سے طلب عصمت مراد ہی کہ خدا سے عصمت مانگو تاکہ گناہ سے تمکو بچائے رکھے وللمؤمنین والمؤمنٰت اور مغفرت طلب کر ایمان والون اور ایمان والیون کے واسطے اور یہ خدا کی طرف سے اس امت کے واسطے ایک بڑا انعام اور اکرام ہی کہ اسکے رسول کو اسکے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا امام علاء رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو امت کے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکم الٰہی کے خلاف متصور نہین تو آپ نے امت کے واسطے ضرور مغفرت طلب فرمائی اور حق تعالیٰ کی شان اس سے بڑی ہی کہ اپنے حبیب کو حکم کرے کہ کچھ مجھسے مانگو اور اوسکا حبیب جب مانگے تو وہ عطا نہ فرمائے پس معلوم ہوا کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دولت مغفرت ضرور حاصل ہوگی نظم ہر کہ را چون تو پیشوا باشد۔ نا امید از خدا چرا باشد۔ چون نشان شفاعت کبری یافت بر نام امت اطغری۔ آستان با گناہگار رہا ہم۔ بتو وارد امیدوار رہا ہم۔ واللہ یعلم اور خدا جانتا ہی متقلبکم تمھارے جانے اور پھرنے کی جگہ دنیا مین ومثوٰکم اور تمھارے رہنے اور ٹھہرنے کی جگہ دنیا اور عقبی مین یا وہ جانتا ہی جہان تم دن کو جاتے ہو اور رات کو رہتے ہو ع

ویقول الذین اٰمنوا اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان لائے اور چونکہ جہاد کی حرص رکھتے ہین اسوجہ سے وہ ایمان والے کہتے ہین کہ کیون

ع ۸

لَولَا نُزِّلَت سُورَةٌ یہ کیوں نہ اوتاری گئی کوئی سورت کافروں کے ساتھ قتال کرنے کے باب میں فَاِذَآ اُنزِلَت پھر جب اوتاری جائے
سُورَةٌ مُّحکَمَةٌ سورت قرآن کی کہ اوس میں کوئی متشابہ نہو وَّذُکِرَ اور ذکر کیا جائے فِیہَا القِتَالُ اوس سورت میں جہاد
رَاَیتَ الَّذِینَ دیکھیگا تو اون لوگوں کو فِی قُلُوبِہِم مَّرَضٌ جنکے دلوں میں بیماری ہے شک اور نفاق کی
یَنظُرُونَ اِلَیکَ دیکھتے ہیں تیری طرف نَظَرَ المَغشِیِّ عَلَیہِ دیکھنا اوس شخص کا سا کہ جسپر آئی ہو بیہوشی
مِنَ المَوتِ موت کے غم اور رنج سے اور متحیر اور غمناک ہوتے ہیں فَاَولٰی لَہُم ○ پس وائے ہو اونپر یا دوزخ ہو اونکے لیے
طَاعَةٌ اونکا کام فرمانبرداری ہو وَّقَولٌ مَّعرُوفٌ اور بات اچھی جیسے سمعنا و اطعنا کہنا فَاِذَا عَزَمَ الاَمرُ پس جب
امر قتال اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جہاد کا عزم کیا تو اون لوگوں نے خلاف کیا اور عورتوں کے ساتھ گھروں میں بیٹھ رہے
فَلَو صَدَقُوا اللّٰہَ پھر اگر سچ بولتے جہاد کی حرص ظاہر کرنے میں لَکَانَ خَیرًا لَّہُم ○ البتہ سچ بولنا ہوتا بہتر اونکے لیے فَہَل
عَسَیتُم پس کیا ہو تم اے منافقو نزدیک اس بات کے کہ اِن تَوَلَّیتُم اگر اپنے اوپر والی ہو اور لوگوں کے یعنی حاکم ہو جاؤ
اَن تُفسِدُوا یہ کہ فساد کرو فِی الاَرضِ زمین میں اور جاہ و حکومت حاصل ہونے کے سبب طرح طرح کی تباہیاں اور خرابیاں
تم سے واقع ہونگی وَتُقَطِّعُوا اَرحَامَکُم ○ اور کاٹو اپنی قرابتیں تکبر اور بڑائی جتانے کی وجہ سے یا اگر قرآن سے انکار کرو
اور اوسکے احکام سے مونھ پھیرو تو تمسے یہ بات توقع میں آئیگی کہ پھر جاہلیت کے امور اختیار کر لو اور تباہی اور قرابت قطع کرنا اور خونریزی
اور ایسی باتیں کرنے لگو اُولٰٓئِکَ الَّذِینَ وہ لوگ ایسے مفسد اور منکر ہیں کہ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ راندہ ہے اونکو اللہ نے اور اپنی رحمت سے
دور کیا ہے فَاَصَمَّہُم پس بہرا کر دیا اونکو تاکہ حق بات نہ سنیں وَاَعمٰٓی اَبصَارَہُم ○ اور اندھی کر دی ہیں اونکی آنکھیں تاکہ
قدرت اور عبرت کی دلیلیں نہ دیکھیں اَفَلَا یَتَدَبَّرُونَ القُراٰنَ آیا کیوں فکر نہیں کرتے قرآن میں اور اوسکی نصیحتوں میں پھر کیوں
تاکہ نافرمانی سے درگذریں اَم عَلٰی قُلُوبٍ بلکہ اونکے دلوں پر اَقفَالُہَا ○ قفل اونکے ہیں یعنی ایسی چیزیں جو دلوں پر ایسی ہیں
جیسے دروازوں میں قفل اور وہ دلوں پر اللہ کی مہر ہے ورکہ خدا نے بسبب برے عقیدہ کے پیچ کا یہ حق تو اوسکا دھکا ہے کہ
پیدا ہو دور وا کہ یہ قفل کہا اور پردہ اوٹھا ہے تبیان میں ہے کہ یہود نے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت
توریت میں پڑھی تھی اور آپکی نبوت کی صحت معلوم کر لی تھی اور آپکے ظہور ہونے سے آپکی بڑی صفت کرتے تھے اور آپکے ظہور کی خبر
دیتے تھے جب حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور مدینہ منورہ میں تشریف لیگئے تو یہود آپسے پھر گئے اور حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِینَ ارتَدُّوا تحقیق جو لوگ پھر گئے عَلٰٓی اَدبَارِہِم اپنی پیٹھوں پر یعنی اوسے پھر گئے اور
کافر ہو گئے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی نعت چھپانے لگے مِّن بَعدِ مَا تَبَیَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر
ہو گیا تھا لَہُمُ الہُدَی اونکے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کا بیان اور کھلی ہوئی دلیلوں کے ساتھ وہ
جان چکے تھے الشَّیطٰنُ سَوَّلَ لَہُم شیطان نے آراستہ اور آسان کر دیا اونکے واسطے انکار اور عناد کو وَاَملٰی
لَہُم اور خدا نے مہلت دی اونکو اور اونپر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کی تاکہ گناہ میں اور زیادتی کریں ذٰلِکَ یہ مہلت دینا

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا بسبب اسکے ہے کہ یہ ہوے کہا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا اون لوگون کو جنھون نے کراہت رکھی مَا نَزَّلَ اللّٰهُ اوس چیز سے
جو خدا نے بھیجی کہ وہ قرآن اور دین کے احکام ہین یعنی منافق لوگ قریظہ یہ ہی کہ یہود سے منافقون نے پوشیدہ یہ بات کہی سَنُطِیْعُكُمْ
قریب ہے کہ حکم مانین ہم تمھارا فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ بعضے کامون مین یعنی اگر تم پیغمبر کے ساتھ لڑو تو ہم تمھاری مدد کرینگے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور
خدا جانتا ہے اِسْرَارَهُمْ چھپی باتین اونکی فَكَیْفَ پس کیسا ہوگا اونکا حال اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جب قبض کرینگے
اونکی جان فرشتے یَضْرِبُوْنَ مارینگے وُجُوْهَهُمْ اونکے موہنون کو جو اونھون نے حق سے پھیرے ہین وَاَدْبَارَهُمْ اور
اونکی پیٹھون پر جو اہل حق سے موڑی ہین ذٰلِكَ یہ اونکی روحین اس طرح قبض کرنا بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا اس سبب ہے کہ اونھون نے
متابعت کی مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ اوس چیز کی جو غصہ مین لائے خدا کو یعنی اوسکے غضب کی موجب ہوئے جیسے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانا اور منافقون کا ذرون مشرکون کی مدد کرنا وَكَرِهُوْا اور بسبب اسکے ہے کہ اونھون نے برا جانا اور کراہت کی
رِضْوَانَهٗ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کو یعنی ایسے کام کو جس سے خدا راضی ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نعت ظاہر کرنا اور آپکی نبوت کا اقرار اور آپکی فرمانبرداری فَاَحْبَطَ پس باطل کردیا خدا نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کامون کو　ع ۹
اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ بلکہ گمان کیا اون لوگون نے فِیْ قُلُوْبِهِمْ جنکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہے نفاق کی یعنی منافقون نے
تصور کیا کہ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ یہ کہ ظاہر نہ کریگا اللہ اَضْغَانَهُمْ اونکے کینے جو اپنے دل مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اور مومنون کے ساتھ پوشیدہ رکھتے ہین وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر ہم چاہین لَاَرَیْنٰكَهُمْ البتہ دکھائین ہم تجکو وہ لوگ
یعنی اونکی علامتین اور نشان ظاہر کردین فَلَعَرَفْتَهُمْ تو ضرور پہچان لے تو اونکو بِسِیْمٰهُمْ اوس علامت سے جو دلالت کرنے والی ہو
اونکے نفاق پر وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ اور ضرور تو پہچان لے اونکو فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ بات پھیرنے مین صواب کی طرف تعریض اور توریح کی
جانب وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے اَعْمَالَكُمْ تمھارے کام اور اونکے موافق جزا دیگا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کہتے ہین کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کوئی منافق ایسا نہ تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے نشان اور بات سے نہ پہچان
لیتے ہون تفسیر مطالع اور عین المعانی مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بعض لڑائیون مین نو منافق ایک رات سوئے اور
صبح کو جب اوٹھے تو اونکی پیشانیون پر لکھا تھا کہ ہٰذَا مُنَافِقٌ یعنی یہ منافق ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماتے ہین ہم تمکو امر جہاد اور
تکالیف شاقہ کے سبب سے یعنی آزمانے والون کا معاملہ ہم کرتے ہین حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ تاکہ ہم جان لین مجاہدون
یعنی خلق پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ کون لوگ جہاد کرنے والے ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَالصّٰبِرِیْنَ اور صبر کرنے والے
لڑائی کی شدت پر وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ اور تاکہ آزمائین ہم تمھاری چیزین جو ایمان اور اخلاص کے باب مین تم کہتے ہو تاکہ
سچ اور جھوٹ سب سے ظاہر ہو جائے اور بکرنے تینون فعل یعنی لیبلونکم اور یعلم اور یبلو کو یے سے پڑھا ہے یعنی خدا انکو آزمائے
تاکہ مجاہدون کو معلوم کرے اور تمھاری چیزون کی آزمائش کرتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بیشک وہ لوگ جو
نہین ایمان لائے یعنی بنو قریظہ اور بنو نضیر کے یہود وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور باز رکھا اونھون نے

اپنی قوم کو خدا کی راہ سے کہ وہ دین اسلام ہے وَشَاقُّوا الرَّسُولَ اور مخالفت کی اونھون نے رسول کے ساتھ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
بعد اوسکے کہ ظاہر ہو گئی تھی لَهُمُ الْهُدَىٰ اونکو راہ حق اور توریت مین اونھون نے پڑھا تھا اور جان لیا تھا لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ
ہرگز نہ نقصان پہونچا سکینگے خدا کو شَيْئًا کچھ کفر کے سبب سے اور لوگون کو راہ حق سے باز رکھنے کا اور ضرر کا اثر خدا کے دین کو اور پیغمبر کو نہ پہونچیگا
بلکہ اوسکا شر اونھی کی طرف پھریگا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ○ اور قریب ہے کہ حق تعالیٰ حبط اور باطل کر دے ثواب اونکے کامون کا
یعنی اون عبادتون کا جو وہ کرتے ہین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو أَطِيعُوا اللَّهَ فرمانبرداری کرو اللہ کی اوس
چیزون مین کہ اوسنے حکم کیا وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی اوس چیز مین کہ وہ فرماتے ہین وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ
اور باطل اور بیہودہ اور ضائع نہ کرو اپنے عمل ریا اور سمعہ کے سبب سے یا عجب اور تکبر کی وجہ سے اسواسطے کہ عجب کے سبب کام مذموم اور مردود
ہو جاتا ہے نظم بہت عمل کہ عجب دیدہ آفت او پیش حق نامقبول بر تافت او گر گشتہ بکار خویش مغرور ور دیکہ خوب ماندہ مہجور عجب ست شعار
طریق ابلیس است کہ عجب ہیچ نفاد دامہین تا چند تو عجب خود نمائی یہ بنی وائی إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا تحقیق
کہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی قوم قریش اور اونکے تابع اور منع کیا لوگون کو عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ راہ حق چلنے سے ثُمَّ مَاتُوا
پھر مر گئے یعنی قتل ہو گئے جنگ بدر کے دن وَهُمْ كُفَّارٌ اور حال یہ ہے کہ وہ کافر تھے فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ○ ہرگز نہ بخشیگا اللہ
اونکو اس آیت کا نزول اہل قلیب کی شان مین ہے گو اوسکا حکم عام ہے اور جو کافر مرے اوسکو شامل ہے فَلَا تَهِنُوا پس سستی نہ کرو اے
مومنو وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ اور نہ پکارو کافرون کو صلح کی طرف یعنی اونسے صلح نہ کرو کہ تمہارے ضعف اور ذلت کا نشان ہے وَأَنتُمُ
الْأَعْلَوْنَ حال یہ کہ تم برتر ہو یعنی غالب ہو وَاللَّهُ مَعَكُمْ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے نصرت اور اعانت مین وَلَن يَتِرَكُمْ
اور ضائع اور کم نکریگا أَعْمَالَكُمْ ○ ثواب تمہارے کامون کا إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ
کھیل ہے ناپایدار وَلَهْوٌ اور مشغولی ہے بے اعتبار وَإِن تُؤْمِنُوا اور اگر ایمان لاؤگے خدا اور رسول کا وَتَتَّقُوا اور پرہیز کروگے
گناہ اور فضول کام سے يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ دیگا تمہارے اجر آخرت مین وَلَا يَسْأَلْكُمْ اور نہین چاہتا ہے خدا تم سے
دینے کو أَمْوَالَكُمْ ○ تمہارے مال یعنی حق تعالیٰ تمہارا سب مال نہین چاہتا بلکہ اوسمین سے تھوڑا خرچ کرنے کا حکم کیا ہے کہ وہ بیسوان
اور پانچوان حصہ اور دسوین حصہ کی چوتھائی إِن يَسْأَلْكُمُوهَا اگر چاہے تمہارے مال فَيُحْفِكُمْ پھر مبالغہ کرے چاہنے مین
یعنی یہ کہے کہ سب مال خرچ کرو تَبْخَلُوا تو تم بخل کرو اوسکے ساتھ اور خوشی کے ساتھ نہ دو وَيُخْرِجْ اور ظاہر کر دیگا اللہ اوس
چاہنے کے سبب سے یا تمہارے بخل کی وجہ سے أَضْغَانَكُمْ ○ کینے اور کدورتین تمہاری هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ آگاہ ہو اے گروہ
مخاطبون کے تُدْعَوْنَ تم بلائے گئے ہو اور حکم کیے گئے ہو لِتُنفِقُوا اسواسطے کہ خرچ کرو فِي سَبِيلِ اللَّهِ خدا کی راہ مین یعنی
مال کی زکوۃ دو یا یہ کہ جہاد کے اسباب مین صرف کرو فَمِنكُم پھر تم مین سے ہے مَّن يَبْخَلُ کوئی کہ بخل کرتا ہے زکوۃ دینے مین یا جہاد مین
خرچ کرنے سے وَمَن يَبْخَلْ اور جو کوئی بخل کرتا ہے اوس خرچ مین جو اوسپر واجب ہے فَإِنَّمَا يَبْخَلُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ بخل کرتا ہے
عَن نَّفْسِهِ اپنی ذات سے کہ اپنے کو ثواب سے محروم کرتا ہے وَاللَّهُ الْغَنِيُّ اور اللہ بے پرواہ ہے تمہارے صدقات اور خرچ کی وَأَنتُمُ

الْفُقَرَآءُ اور تم محتاج ہو اوس چیز کے جو اوسکے پاس ہی نعمتین اور کرامتین تو آج ایک فنا ہو جانے والی چیز دو اور کل اوسکے عوض دس باقی رہنے والی نعمتین او بزرگیان لو اسواسطے کہ اوسکے خزانہ رحمت مین کوئی چیز کم نہو گی اور تم اپنی مرادون او مقصدون کو پہونچ جاؤگے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر منھ پھیروگے اوس چیز سے جو تمپر فرض کیا ہی یا اگر انکار کروگے اسلام اور قبول احکام سے يَسْتَبْدِلْ تو بدل دیگا اللہ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ایک گروہ اور تمھارے سوا یعنی تمکو ہلاک کرے اور لوگ پیدا کردیگا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا پھر نہونگے وہ لوگ اَمْثَالَكُمْ مثل تمھارے بلکہ وہ بہت فرمانبردار اور بڑے پرہیزگار ہونگے ان لوگون سے بنی کندہ اور بنی نخع یمن کے مراد ہین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ صحابہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین حضرت سلمان آپکے پہلو مین بیٹھے تھے آپ نے اونکی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ اور اسکی قوم کے لوگ اور حدیث مین آیا ہی کہ اگر دین اوٹھ جائے ثریا تک تو اوسکو پکڑلائین فارسی لوگ لباب مین ہی کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھکر کہتے تھے کہ اِبْشِرُوْا يَا بَنِيْ فَرُّوْقَ اس سے پارسی لوگ مراد ہین

ع ۱۰

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ فتح مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس آیتین ہین

یہ بات صحیح ہی کہ ہجرت کے آٹھوین برس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بعضے صحابہ کے ساتھ آپ مکہ معظمہ کی زیارت کو تشریف لیگئے اور عمرہ ادا کیا ہی صحابہ نے جب یہ حال سُنا تو سمجھے کہ اسی سال اس خواب کی تعبیر ظاہر ہوگی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا سامان کرنے مین مشغول ہوئے اور اوسی سال ذیقعدہ کے غرہ کو مدینہ منورہ سے باہر نکل کر عمرہ کا احرام باندھا اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لیے اور اکثر اصحاب متفق ہوگئے یہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہونے کی خبر مکہ کے مشرکون کو پہونچی زیارت خانۂ خدا سے آپ کو روکنے کے واسطے سب نے متفق ہوکر مکہ سے باہر آکے بلدح مین لشکر کا ٹھہرائی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خبر پاکر حدیبیہ مین اوترے کافرون کی طرف سے عروہ بن مسعود ثقفی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہ آپکے آنے کا سبب دریافت کرے بعد اوسکے حلیس کنانی آیا اور معلوم کرلیا کہ حضرت کو لڑائی کا داعیہ نہین ہی فقط خانۂ کعبہ کی زیارت کے قصد سے آئے ہین مگر کفار قریش حمیت جاہلیت پر لگے اور کسی طرح راضی نہوئے کہ حضرت رسول مقبول صحابہ سمیت مکہ مین داخل ہون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اونکے پاس بھیجا کافرون نے اونکو نظربند کرلیا اور اونکے قتل کی خبر لشکر اسلام مین پہونچی اس سبب سے بیعة الرضوان واقع ہوئی چنانچہ عنقریب اوسکا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ غرضکہ کفار بیعت کا حال سنکر گھبرائے اور سہیل بن عمرو کو بھیجا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان اس بات پر صلح ہوئی کہ دس برس تک مسلمانون اور کافرون مین لڑائی نہو ایک دوسرے سے نہ ظاہر مین تعرض کرین نہ ایک دوسرے کے حلفاء سے متعرض ہو اور یہ بات ٹھہر گئی کہ اگلے برس مسلمان آئین اور عمرہ کی قضا کرلین اور شرطین بھی ہوئین اور اکثر صحابہ اس صلح سے غمگین اور ملول ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اوسی مقام

حدیبیہ مین آپکے سر مبارک سے بال جدا کیے گئے اور بعضے اونٹ آپنے وہین قربانی کیے بعضے ناجیہ اسلمی کے ساتھ کر کے مکہ معظمہ مین بھیجدیے کہ مقام مروہ مین ذبح کرین اور وہان کے فقرا اور مساکین کو اونکا گوشت تقسیم ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی وہین سر منڈوائے بال کتروائے اور اپنی قربانیون کے جانور ذبح کیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن تک حدیبیہ مین توقف فرمایا پھرتے وقت ایک شب یہ سورت نازل ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ یارو آج کی رات یہ سورت ایسی مجھپر نازل ہوئی کہ مین اسے اوس سے زیادہ دوست رکھتا ہون جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی پھر سورۂ فتح کو صحابہ کے سامنے پڑھا اور اونکو مبارکباد دی صحابہ نے بھی آپکو مبارکباد دی اِنَّا فَتَحْنَا بیشک ہمنے حکم کیا ہی ہمنے لَكَ تیرے واسطے فَتْحًا مُّبِينًا ۝ حکم ظاہر اور کھلا ہوا کہ وہ قریش کے ساتھ صلح ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ أَفَتْحٌ هُوَ یعنی کیا وہ یعنی مکہ ہمارے واسطے فتح کر دیا گیا آپنے جواب مین فرمایا کہ نَعَم یعنی ہان اور درحقیقت یہ صلح بہت فتوح کی ابتدا تھی اسواسطے کہ جو مسلمان مکہ معظمہ مین اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے اونھون نے چھپانا چھوڑ دیا اور کافرون کے ساتھ مجاہدہ کیا اونکے سامنے قرآن پڑھا اور بہت لوگ مسلمان ہوگئے اور مکہ معظمہ کی فتح کا سبب بھی یہی صلح ہوئی اور اسی وجہ بعضے مفسرون نے اس آیت کی یہ تفسیر کی ہی کہ ہم فتح کر دینگے تیرے واسطے مکہ اور لفظ ماضی اِنَّا فَتَحْنَا مین وقوع کی جہت سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ خیبر اور فدک کی فتح مراد ہی پس خدا سے بخشش طلب کر لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ تاکہ بخشدے تیرے واسطے اللہ مَا تَقَدَّمَ جو کچھ گذرا ہی وحی نازل ہونے کے قبل مِن ذَنبِكَ اوس چیز سے جو تیرے عتاب کا موجب تھی وَمَا تَأَخَّرَ اور جو کچھ رہا ہی بعد اوسکے یا فتح کے قبل اور بعد یا یہ آیت نازل ہونے کے قبل اور بعد امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ گذرا ہوا گناہ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی زلت اور خطا ہی اور آگے آنے والے گناہ امت کے ہین یعنی حضرت آدم اور حضرت حوا کا گناہ آپکی برکت سے بخشا اور امت کے گناہ آپکی شفاعت سے بخشیگا اور سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت آدم کے گناہ کی اضافت حضرت کی طرف اسواسطے کی ہی کہ آپ اوسوقت اونکی پشت مین تھے اور امت کے گناہون کی اسناد اسواسطے آپکی طرف فرمائی کہ آپ اونکے پیشوا اور کارساز ہین وَيُتِمَّ اور اپنے فضل عمیم سے پوری کر دی نِعْمَتَهُ اپنی نعمت عَلَيْكَ تجھپر بہت سے شہر فتح کر کے یا دین بلند فرما کر یا نبوت اور سلطنت کو ملا کر یا شفاعت قبول فرما کر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ اور دکھائی تجھکو سیدھی راہ یعنی راہ مستقیم پر ثابت رکھے وَيَنصُرَكَ اللَّهُ اور مدد دے تجھکو اللہ نَصْرًا عَزِيزًا ۝ مدد کہ اوسمین عزت اور غلبہ ہو یعنی تم اوس مدد کے سبب سے غالب ہو جاؤگے چونکہ حدیبیہ کی صلح مین صحابہ رضی اللہ عنہم وغدغہ اور تردد سے خالی نہ تھے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ هُوَ الَّذِي وہ ہی وہ خدا جسنے أَنزَلَ السَّكِينَةَ نازل کیا قرار اور آرام اور سکون فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ ایمان والون کے دلون مین لِيَزْدَادُوا تاکہ زیادہ کرین إِيمَانًا ایمان مَّعَ إِيمَانِهِمْ اونکے ایمان کے ساتھ جسقدر اونکو یقین ہی اوسپر اور یقین زیادہ کرین یا جو ایمان اصول دین کے ساتھ رکھتے ہین اوسے زیادہ کرین فروع شرع پر ایمان لانے کے ساتھ وَلِلَّهِ اور اللہ ہی کے واسطے ہین جُنُودُ السَّمَاوَاتِ لشکر آسمانون کے کہ فرشتے ہین وَالْأَرْضِ اور لشکر زمین کے کہ مومن مجاہد ہین اور ایمان والو جہاد کرو اور نصرت آتی

یقین واثق رکھو کہ آسمان اور زمین کے لشکر جسکے حکم مین ہون بلکہ زمین کے ذرے جسکی سپاہ ہون وہ اپنے دوستون کو دشمنون سے لڑنے کی وقت
چھوڑیگا بیت نصرت از وطلب کہ بمیان قدرتش ٭ ہر ذرہ پہلوانے و ہر پشہ صفدر یست وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِيْمًا جانتا خلق کی مصلحتین
حَكِيْمًا ۝ بخشہ کار جو کچھ کرے از انجملہ ایک کام یہہ ہے کہ ایمان والون کے دلون مین اوسنے سکینہ بھیجدی لِّيُدْخِلَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تاکہ لاوے ایمان والون اور ایمان والیون کو دین مین مضبوط اور عقیدے مین ثابت
ہونے کی برکت سے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہشتی باغون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون یا اوسکے
درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہین وہ اوسمین وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
اور اسواسطے کہ چھپاوے اونسے اونکی برائیان یعنی جنت مین داخل ہونے کے قبل اونکی برائیان مٹاوے تاکہ پاک اور پاکیزہ
ہو کے روضۂ رضوان مین داخل ہون وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہے یہہ وعدہ اونکے واسطے عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک یعنی اوسکے
حکم مین فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ چھٹکارا بڑا اور اس سے بڑھکر فوز عظیم اور کیا ہے کہ وہ لوگ مکروہات سے بےخوف ہونگے اور اپنی
مرادون کو پہونچینگے وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ اور اسواسطے ہے تاکہ عذاب کرے منافق مردون اور منافق
عورتون کو جو مدینہ مین ہین وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ اور مشرک مردون اور مشرک عورتون کو جو مکے مین ہین
الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ کہ گمان کرنے والے ہین اللہ کے ساتھ ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان یعنی اسد اور غطفان کے مشرک لوگ
اور بعضے منافقون نے گمان کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حدیبیہ مین جاتے ہین تو وہان قتل ہو جاوینگے مدینہ مین
صحیح سلامت پھر کے نہ آوینگے اور انکا لشکر [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سلامت مع مال غنیمت مدینہ منورہ مین
پھر کر تشریف لائے اور حق تعالی نے فرمایا کہ عَلَيْهِمْ اوپر ان بدگمانون پر ہے دَآئِرَةُ السَّوْءِ گردش بری یعنی یہہ لوگ مغلوب
ہونگے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اور غضب کیا اللہ نے اوپر وَلَعَنَهُمْ اور دور کیا اونکو اپنی رحمت سے وَاَعَدَّ لَهُمْ
اور تیار کی اونکے واسطے جَهَنَّمَ دوزخ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اور بری پھرنے کی جگہہ ہے دوزخ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ ہی کے واسطے ہین لشکر آسمانون کے اور زمینون کے سب اوسی کے مملوک اور مسخر ہین جیسے
لشکری اپنے سردارون کے مطیع ہوتے ہین یہہ بات مکرر فرمانا مومنون کے ساتھ وعدہ ہے تاکہ نصرت الہی پر قوی دل رہین اور مشرکون اور
منافقون کے واسطے وعید ہے تاکہ لشکر بسیار پانی سے ڈرین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا عَزِيْزًا غالب اپنے حکم مین حَكِيْمًا ۝
دانا اوس چیز مین جو حکم فرمایا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہمنے بھیجا تمکو شَاهِدًا گواہ تیری امت کے اقوال اور
افعال پر وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا اونکو جنکے دلون پر سکینہ نازل ہوئی وَّنَذِيْرًا ۝ اور ڈرانے والا اون
لوگون کو جنھون نے برا گمان کیا پس اے ہمارے حبیب تمہاری امت سے کہو کہ خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے واسطے میں بھیجا گیا
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ اسواسطے ہے کہ تم تصدیق کرو اللہ کی یعنی وحدانیت کے ساتھ اوسپر ایمان لاؤ وَرَسُوْلِهٖ اور تصدیق کرو
اوسکے رسول کی اوس دعوے مین جو وہ کرتا ہے وَتُعَزِّرُوْهُ اور تقویت دو اوسکے دین کو وَتُوَقِّرُوْهُ اور

نصف

بزرگ کرو اوسکا حکم وَتُسَبِّحُوْهُ اور پاکی کے ساتھ یاد کرو اوسے یا اوسکے واسطے نماز پڑھو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح شام اور
بعضون نے کہا ہے کہ تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کی ضمیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہے یعنی آپکی مدد کرو اور تعظیم بجا لاؤ اوس واسطے
کہ آپکی تعظیم حقیقت مین تعظیم حق ہے کہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ ٭ بیت ٭ در حریم حرمت تعظیم تو کس را راہ نیست ٭ وز کمال احتشامش
ہیچکس آگاہ نیست ٭ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ یعنی جن لوگون نے بیعت کی تیری حدیبیہ مین اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ
سوا اسکے نہین کہ اونھون نے بیعت کی ہے اللہ کی اسواسطے کہ بیعت سے مقصود وہی ہے اور بیعت اوسی کی رضامندی ڈھونڈھنے کو
ہے بیعت سے بیعت رضوان مراد ہے اور اوسکا ذکر انشاء اللہ آگے آتا ہے سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ یہ بات مقام جمع مین ہے اور حق تعالی نے
جمع کا مرتبہ کسی کے واسطے تصریح نہین فرمایا مگر اوسی کے واسطے جو تمام موجودات مین اخص اور اشرف ہے اور اسی مقام سے ہے کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ قوت اللہ کی اپنا وعدہ وفا کرنے مین کہ ثواب آخرت ہے یا پیغمبر کی نصرت کے باب مین ہے فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ
اونکے ہاتھون پر جو عہد وفا کرے یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور موافقت کرنے مین معالم مین ہے کہ صحابہ رضی اللہ
عنہم بیعت کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور ید اللہ اونکے ہاتھون پر تھا بیعت لیتا اور بیعت کرنے مین
فَمَنْ نَّكَثَ پھر جو کوئی توڑیگا عہد فَاِنَّمَا يَنْكُثُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ توڑتا ہے عَلٰى نَفْسِهٖ اپنے نفس پر یعنی
اوسکا ضرر اوسی کو پہونچیگا موضح مین ہے کہ تین چیزین اپنے کرنے والے کی طرف پھرتی ہین ایک مکر کہ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ
دوسرے ظلم کہ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تیسرے عہد شکنی کہ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ عہد و پیمان شکنی کے باب مین کہا ہے رباعی
عہد شکن کہ ہر کہ پیمان بشکست ٭ از پائے در افتاد و بیرون شد از دست ٭ آنرا کہ درست بود پیمان الست ٭ نشکست ہیچ حال
ہر عہد کہ بست ٭ وَمَنْ اَوْفٰى اور جو کوئی وفا کرے بِمَا عٰهَدَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہے عَلَيْهُ اللّٰهَ اوپر اللہ کے
فَسَيُؤْتِيْهِ تو جلد دیگا اوسے خدا اَجْرًا عَظِيْمًا ع جزاء بڑا آخرت مین وہ بہشت ہے لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مکہ کی طرف متوجہ ہوئے عمرہ کی نیت سے تو مدینہ کے گنوارون کو جیسے اسلم اور جہینہ اور مزینہ اور غفار اور اشجع کو آپنے نامہ لکھا
کہ اس سفر مین میری موافقت اور رفاقت کرو وہ قریش کے ساتھ لڑائی سے ڈرے اور بہانہ کر کے پیچھے رہ گئے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو
خبر دی کہ جب مدینے مین تم پہونچوگے تو سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہے کہ کہینگے تجھے پیچھے رہے ہوئے لوگ مِنَ
الْاَعْرَابِ گنوارون مین سے یعنی جو قبیلے مذکور ہوئے اونکے لوگ عذر کرینگے کہ شَغَلَتْنَا مشغول کیا تھا ہمکو اَمْوَالُنَا
ہمارے مالون نے کہ کوئی اونکا نگہبان نہ تھا اور وہ ضائع ہو جاتے وَاَهْلُوْنَا اور ہماری اولاد نے کہ کسی کے سبب سے بے خبر
اور بے نوا رہجاتی فَاسْتَغْفِرْ لَنَا پس آپ مغفرت چاہیے ہمارے واسطے اس بات مین کہ ہم پیچھے رہ گئے اور آپکی
رفاقت مین حاضر نہین رہے يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کہتے ہین اپنی زبانون سے مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
وہ بات جو نہین ہے اونکے دلون مین یعنی اونکی یہ عذر خواہی اور مغفرت طلبی زبانی ہے اور اونکے دلون کو نہ اسکی کچھ خبر ہے
نہ اسکا کچھ اثر ہے قُلْ کہہ اونکے جواب مین کہ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ پس کون ہے کہ مالک ہو تمہارے واسطے یعنی تمہارے

مِّنَ اللّٰہِ اللہ کے حکم سے شَیْئًا کسی چیز کو اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِکُمْ ضَرًّا تمہارے ساتھ ضرر کہ بلا اور کچھ یا
اور قتل و خلل مال میں اور اولاد میں یا عذاب کچھ بھی پہنچائے یا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ یا اگر چاہے تمہارے ساتھ نَفْعًا فائدہ جیسے
دولت اور نصرت اور مال اور اولاد کی حفاظت بَلْ کَانَ اللّٰہُ بلکہ ہے اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کے ساتھ جو تم کرتے ہو
خَبِیْرًا خبر رکھنے والا وہ جانتا ہے کہ پیچھے رہ جانے میں تمہارا قصد کیا تھا اور مال اور اولاد کے ساتھ مشغولی نہ تھی بَلْ
ظَنَنْتُمْ بلکہ تم نے گمان کیا اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ یہ کہ ہرگز نہ پھرینگے رسول وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور نہ پھرینگے ایمان والے
اِلٰٓی اَہْلِیْہِمْ اپنے لوگوں کی طرف مدینہ میں اَبَدًا ہرگز بلکہ مشرک لوگ اونکو قتل کر ڈالینگے اور مٹا دینگے وَّزُیِّنَ ذٰلِکَ اور آراستہ
کر دیا گیا یہ گمان یعنی شیطان نے آراستہ کر دیا پیغمبر اور اونکے اصحاب کا نیست و نابود ہو جانا یہانتک کہ چھا گیا فِیْ قُلُوْبِکُمْ تمہارے
دلون میں وَظَنَنْتُمْ اور گمان کیا تم نے ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان کہ خدا کا دین باطل ہو جائیگا اور ملت اسلام بے بنیاد
ہو جائیگی وَکُنْتُمْ اور ہو گئے تم اس گمان کے سبب قَوْمًۢا بُوْرًا گروہ ہلاک ہونے والے نیت اور عقیدے کی خرابی سے
وَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْۢ بِاللّٰہِ اور جو کوئی نہ ایمان لائے اللہ کا وَرَسُوْلِہٖ اور اوسکے رسول کا اور دل سے خدا اور رسول کے حکم کی
تصدیق نہ کرے فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا تو بیشک ہمنے تیار کی ہے لِلْکٰفِرِیْنَ کافرون کے واسطے سَعِیْرًا آگ جلتی ہوئی
وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خدا ہی کے واسطے ہے بادشاہی آسمانون اور زمین کی علوی اور سفلی اسباب سب
اوسی کے قبضہ قدرت میں ہیں یَغْفِرُ بخشدیتا ہے بڑے گناہ لِمَنْ یَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہتا ہے وَیُعَذِّبُ اور عذاب
کرتا ہے چھوٹے گناہ پر مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے وَکَانَ اللّٰہُ اور ہے اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والوں کو
رَّحِیْمًا مہربان اونپر سَیَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہے کہ کہیں پیچھے رہے ہوئے جنگ حدیبیہ سے اس سے وہی پہلے
مراد ہیں یعنی گنوار کہینگے اِذَا انْطَلَقْتُمْ جب جاؤ تم اِلٰی مَغَانِمَ غنیمتون کی طرف اس سے خیبر کی غنیمتیں مراد ہیں
لِتَاْخُذُوْہَا تاکہ لو تم وہ غنیمتیں ذَرُوْنَا چھوڑ دو ہمکو تاکہ نَتَّبِعْکُمْ پیروی کریں ہم تمہاری اس سفر میں لکھا ہے کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ذی الحج سن چھ ہجری میں حدیبیہ سے پھرے اور محرم سن سات میں جنگ خیبر کی طرف متوجہ ہوئے
اور حکم ہوا کہ جو کوئی حدیبیہ میں حاضر تھا وہی اس لڑائی میں چلے اوسکے سوا اور کوئی ہمراہ نہو اور جب عزم یا تحقیق ہوا تو مخالف بولے
کہ اجازت دیجیے تاکہ ہم بھی ساتھ دین اور خیبر میں آئیں یُرِیْدُوْنَ چاہتے ہیں مخالف لوگ اَنْ یُّبَدِّلُوْا یہ کہ بدل دیں کَلٰمَ
اللّٰہِ اللہ کی بات یعنی اوسکا حکم کہ اہل حدیبیہ کے سوا اور لوگ اس لڑائی میں نہ جائیں قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا کہہ ہرگز پیروی نہ کروگے
ہماری یہ نفی نہی کے معنی میں ہے یعنی ہمارے ساتھ نہ آئیں کَذٰلِکُمْ قَالَ اللّٰہُ اسی طرح فرمایا ہے اللہ نے مِنْ قَبْلُ قبل تمہارے
مہیا ہونے کے یا قبل ہمارے مدینے میں آنے کے فَسَیَقُوْلُوْنَ پس قریب ہے کہ کہیں حکم نہیں کیا ہے خدا نے بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بلکہ
تم حسد کرتے ہو ہم پر کہ غنیمت میں ہمارا شریک ہوں ولیکن ایسا نہیں ہے جیسا مخالف کہینگے بَلْ کَانُوْا لَا یَفْقَہُوْنَ بلکہ وہ ہیں کہ نہیں
سمجھتے اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑی چیز قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ کہہ پیچھے رہے ہوؤں مِنَ الْاَعْرَابِ گنوارون سے کہ

سَتُدْعَوْنَ قریب ہے کہ بلائے جاؤ تم اِلٰی قَوْمٍ ایک گروہ کی لڑائی کی طرف کہ وہ لوگ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ سخت
لڑائی والے ہیں وہ اہل یمامہ ہیں مسیلمہ کذاب کے تابعوں میں سے یا جو قبیلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد
مرتد ہو گئے تھے یا ہوازن اور غطفان جنھوں نے آپکی زندگی میں حنین کے میدان میں جنگ کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ فارس اور روم
لوگ مراد ہیں آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تمکو پیچھے رہنے والے لوگوں سے لڑنے کو بلاینگے تاکہ تم تُقَاتِلُوْنَهُمْ قتال کرو اونسے اور
اونکو قتل کرو اَوْ يُسْلِمُوْنَ یا وہ مسلمان ہو جائیں اگر یہ لوگ مرتد یا مشرک ہوں تو اونکا حکم قتل ہے یا اسلام اور اگر انکے سوا اہل کتاب ہیں
تو اونکا حکم قتل یا جزیہ ہے اور اس تقدیر پر اسلام اتقا بمعنی میں ہو فَاِنْ تُطِيْعُوْا پھر اگر اطاعت کرو گے کسی کی جو کہ اون لوگوں
لڑنے کے واسطے بلانے والا ہے تو يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ دیگا تمکو حق تعالیٰ اَجْرًا حَسَنًا اجر نیک کہ غنیمت ہو دنیا میں اور جنت ہو
عقبیٰ میں وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر منہ پھیر جاؤ گے اور بلانے والے کی طرف پیٹھ دو گے كَمَا تَوَلَّيْتُمْ جس طرح کہ منہ موڑ چکے
مِّنْ قَبْلُ اس سے پہلے سفر حدیبیہ میں تو يُعَذِّبْكُمْ عذاب کریگا خدا تمکو عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب دردناک منافقوں کے
حق میں جب یہ وعیدیں واقع ہوئیں تو ضعیف اور بیمار مسلمانوں نے اندیشہ کیا کہ ہم عاجزی اور ضعف کے سبب سے
جہاد میں نہیں جا سکتے ہیں ہمارا حال کیا ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ نہیں ہے اندھے پر
کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے وَلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ اگر جہاد میں نہ جائے وَلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ اور
نہ بیمار پر کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے اسواسطے کہ یہ معذور ہیں وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ
اور اوسکے رسول کی جہاد وغیرہ میں يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ داخل کریگا اوسے ایسے بہشتوں میں اور وہ بہشتیں ایسی ہیں کہ تَجْرِيْ جاری ہیں
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اونکے مکانوں کے نیچے سے نہریں وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جو کوئی منھ پھیریگا خدا اور رسول کے حکم سے تو
يُعَذِّبْهُ عذاب کریگا اوسپر خدا عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب دکھ دینے والا اور کسی کی نہایت تمام ہی ہوا اور وہ عذاب محرومی کا ہوا اس واسطے
کہ حکم خدا کی مخالفت کے سبب سے دولت دیدار نہ حاصل ہوگی اور رسول کے حکم سے مخالفت کرنے میں سعادت شفاعت سے محروم رہینگے نعوذ
باللّٰہ من الحرمان بیت سوز آتش جہنم کو ہیچ عذاب در روے سوز دوا لم چون عذاب حرمان نیست لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ میں اوترے تو آپ نے خراش بن امیہ رضی اللہ عنہ کو مکہ میں بھیجا تاکہ اہل مکہ کو یہ بات جتادیں کہ رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عمرہ کے واسطے آئے ہیں لڑنے کے ارادے سے نہیں ہیں اہل مکہ نے خراش رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے اور بات کرنے سے
روکا تو حضرت نے دوسری بار حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو کافروں نے اونھیں مکہ میں نظر بند کر لیا اور اونکے
قتل کی خبر مشہور ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو بلایا یہ لوگ صحیح قول کے موافق پندرہ سو بیس آدمی تھے ان
سب نے اس بات پر بیعت کی کہ قریش کے ساتھ قتال کریں اور لڑائی سے منھ نہ پھیریں [illegible]
کشاف میں ہے کہ حضرت جب درخت کے نیچے بیٹھے تو اوسکی ایک شاخ آپکی پشت مبارک پر جھکی ہوئی تھی [illegible]
کہیں کھڑا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے قریب اوس شاخ کو ہاتھ سے پکڑ کر [illegible] اوٹھایا اور [illegible]

ع

بیعت کی قتل کرینگے اور قتل ہو جاوینگے پر ہم ہرگز نہ بھاگینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم آج تمام زمانہ کے لوگوں سے بہتر ہو
معالم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی اونمین سے
ایک بھی دوزخ میں نہ جائیگا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ حق تعالیٰ ان بیعت کرنے والوں سے راضی ہوا جیسا کہ وہ
خود فرماتا ہے کہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ بیشک وشبہہ راضی ہوا اللہ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والوں سے اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ جب
بیعت کی اونھوں نے تیری تَحْتَ الشَّجَرَةِ ببول کے درخت کے نیچے فَعَلِمَ پس جانتا ہے خدا مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وہ چیز جو اونکے دلوں میں ہے
اخلاص اور وفا صدق وصفا فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ تو نازل کی تسکین اور آرام عَلَيْهِمْ اونپر وَاَثَابَهُمْ اور جزا دی اونکو فَتْحًا
قَرِيْبًا فتح نزدیک کہ خیبر کی فتح ہو یا کہ مکہ کی یا ہجر کی وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور غنیمتیں بہت نقد اور جنس اور باغ اور مکان
يَّاْخُذُوْنَهَا لیتے ہیں اون غنیمتوں کو خیبر وغیرہ کے یہود سے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہے اللہ غالب اور غلبہ دینے والا دوستوں کو
حَكِيْمًا حکم کرنے والا دشمنوں کے مغلوب ہونیکا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وعدہ دیا ہے اللہ نے تمکو اے لوگو مَغَانِمَ كَثِيْرَةً
بہت غنیمتوں کا روم اور فارس کے شہروں میں بلکہ تمام عالم کے اطراف میں تَاْخُذُوْنَهَا لیتے ہوگے تم وہ غنیمتیں قیامت تک
فَعَجَّلَ پس جلدی کے ساتھ نقد دی لَكُمْ تمکو هٰذِهٖ یہ خیبر کی غنیمت وَكَفَّ اور روکے اور کوتاہ کیے اَيْدِيَ النَّاسِ ہاتھ
لوگوں کے یعنی اہل خیبر کے اور اونکے حلفا کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے عَنْكُمْ تم سے یہانتک کہ یہود کے حلفا ڈر کر لڑائی میں نہ آئے اور
وہ تمھارے خوف سے قلعہ بند ہوئے یہانتک کہ تم صحیح وسالم پہنچے وَلِتَكُوْنَ اور تاکہ ہو وہ غنیمت اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ نشان مومنوں کے
واسطے فتح خیبر کے باب میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول سچ ہونے پر یا غنیمتوں کے وعدہ میں اللہ جل شانہ کی بات سچ ہونے پر
وَيَهْدِيَكُمْ اور اسواسطے کہ دکھائے تمکو صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا سیدھی راہ کہ توکل کی شاہراہ ہے اور فضل ازلی پر یقین
اور وثوق کرنا اور لطف لم یزلی پر کام چھوڑنا ارباب سیر رحمہم اللہ تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سفر حدیبیہ سے مراجعت فرمائی تو وعدہ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا کے حکم کے موافق جنگ خیبر کا سامان کیا اور ایک ہزار چار سو آدمی کے ساتھ
مدینہ منورہ سے باہر تشریف لاکر خیبر کے قلعوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منزل صہبا سے مرحبہ کی راہ پر روانہ ہوئے ایک صبح کو وادی
حرضہ کی راہ سے خیبریوں کے قلعوں کے درمیان میں داخل ہوئے وہ لوگ جسطرح بیلچہ وغیرہ کھیت اور باغ درست کرنے کے اوزار لیکر رو
جاتے تھے اوسدن بھی اوسی طرح بیخبری کے ساتھ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئے کہ ناگاہ لشکر اسلام اونھیں نظر آیا وہ بولے کہ واللہ
محمد والخمیس قسم خدا کی کہ محمد ہیں اور لشکر اور اپنے قلعہ میں چلے گئے اور حضرت نے فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ
قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ غرضکہ یہودونے قلعہ بند ہوکر قتل پر دل مضبوط کرلیا اور مسلمانوں نے پہلے نطاۃ والوں سے
جنگ کی اور وہ قلعہ لیلیا پھر حصار شق فتح ہوگیا مغازی محمد بن اسحاق میں مذکور ہے کہ خیبر میں حضرت نے پہلے حصن ناعم فتح
کرلیا پھر نطاۃ اور شق بعد اوسکے یہودونے صعب بن معاذ کے قلعہ میں آکر پکڑی اور وہ بڑی لڑائی کے بعد لیا گیا اونکا کپڑا اور غلہ اور
مال ومتاع بہت کچھ مسلمانوں کے ہاتھ آیا پھر حصار قموص کے محاصرہ میں مشغول ہوئے اور حضرت کو درد سر طاری ہوا آپ خود سوار نہوسکتے تھے

اور وہ قلعہ نہایت مستحکم تھا وہان بڑی سخت لڑائی ہوئی آخر کو حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر یہ قلعہ فتح ہوا اوس قلعہ مین آپ نے
مرحب خیبری کو قتل کیا اور قلعہ کا آہنی دروازہ اوکھاڑ کر آپ نے اپنی سپر کیا اور یہود نے پناہ مانگی یہان بہت غنیمتین صحابہ کے
ہاتھ آئین اور ابو الحقیق کا خزانہ پایا وہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا گیا بکری کا بچہ بھنا ہوا جسمین زہر ملا تھا بولا کہ یا رسول اللہ
مجھمین سے نہ کھائیے اسواسطے کہ مجھمین زہر ملایا ہی بیت ز خوان معجز او گر ثناء الٰہ طلبی ٭ حدیث برہ بریان شنو کہ با حضرت ؐ وَاُخْرٰی اور
وعدہ کیا ہی تمسے اور غنیمتون اور شہرون کی فتحون کا کہ ابھی لَمْ تَقْدِرُوْا قادر نہین ہوے ہو تم عَلَيْهَا اوسپر اور اوسے تم
نہین جانتے قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ تحقیق کہ گھیر لیا ہی اللہ کے علم نے بِهَا اوسے اس سے ہوازن یا فارس اور روم اور شام کے
شہرون کی غنیمتین مراد ہین اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ قیامت تک جو فتح اہل اسلام کو حاصل ہو وہ اسمین داخل ہی وَكَانَ اللّٰهُ
اور ہی اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر شہر فتح کرنے اور غنیمتین عطا فرمانے پر قَدِيْرًا قادر ہی وَلَوْ قَاتَلَكُمُ اور اگر قتال
کرتے تمھارے ساتھ حدیبیہ مین الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو کافر ہوے اہل حدیبیہ مین سے اور صلح نکی تو لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ
البتہ پھیرتے پیٹھین یعنی شکست پاتے ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ پھر نہ پاتے وَلِيًّا کوئی کارساز جو اونکی نگہبانی کرے وَّلَا نَصِيْرًا
اور نہ کوئی یار جو اونکی مددگاری کرے سُنَّةَ اللّٰهِ عادت رکھی ہی اللہ نے عادت رکھنا الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ ایسی عادت جو گذری ہی
مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے اور استون مین کہ ہمیشہ انبیا علیہم السلام اونپر غالب آئے ہین وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّةِ اللّٰهِ
عادت الٰہی کے واسطے تَبْدِيْلًا کچھ تبدیل اور تغیر جو کچھ ازل مین مقدر اور مقرر ہوا لا محالہ وہ ظاہر ہوگا اور کوئی اوسمین
تغیر اور تبدیل نہین کرسکتا رباعی تغیر بحکم ازلی راہ نیابد ٭ تبدیل بفرمان قضا کار ندارد ٭ در دائرہ امر کم و بیش نگنجد ٭ با امر قدر
چون و چرا کار ندارد ٭ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ مین تھے تو اسّی آدمی اہل مکہ مین نماز کے وقت جبل تنعیم
نیچے دوڑ پڑے اور شبخون لائے تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کرین صحابہ نے غلبہ کرکے اونکو گرفتار کر لیا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت مین لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو آزاد کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ
وہ خدا ہی جسنے محض اپنے فضل و کرم سے كَفَّ اَيْدِيَهُمْ روکے کفار مکہ کے ہاتھ عَنْكُمْ تمسے یہانتک کہ اونھون نے
صلح کرلی وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ اور تمھارے ہاتھ اونسے بِبَطْنِ مَكَّةَ وادی مکہ یعنی حدیبیہ مین مِنْ بَعْدِ
اَنْ اَظْفَرَكُمْ بعد اسکے کہ فتح دی تمکو اور غالب کر دیا عَلَيْهِمْ اونپر اس سے وہی اسّی سوار مراد ہین وَكَانَ
اللّٰهُ اور ہی خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کو جو تم کرتے ہو کافرون سے مقاتلہ خدا اور رسول کے حکم کے واسطے
اور وہ جو ہاتھ روکتے ہو اور چھوڑ دیتے ہو خانہ خدا کی تعظیم کی جہت سے حق تعالیٰ سب بَصِيْرًا دیکھنے والا ہی
اور تمکو اوسکے سبب سے جزا دیگا هُمُ الَّذِيْنَ وہ وہ لوگ ہین جنھون نے كَفَرُوْا کفر کیا وَصَدُّوْكُمْ اور
باز رکھا تمکو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے طواف سے وَالْهَدْيَ اور روکے اونٹ جو قربانی کے واسطے لائے تھے
مَعْكُوْفًا اوس حال مین کہ باز رکھا گیا تھا اَنْ يَّبْلُغَ اس بات سے کہ پہونچے مَحِلَّهٗ اپنی جگہ پر جو قربانی کا مقام ہی یعنی منا

خلاصہ مطلب یہ ہی کہ کفار مکہ نے چونکہ تمکو عمرہ سے منع کیا اور قربانی کو اوسکے محل پہنچ جانے نہ دیا اسوجہ سے قتال اور استیصال کے
مستحق ہو گئے مگر ہم انکو استیصال اور انکے قتال سے باز رکھتے ہین ان مومنون کی جہت سے جو مکہ مین ہین وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
اور اگر نہوتے ایمان والے مرد وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ اور ایمان والی عورتین مکہ مین کہ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ نہین جانا ہی تمنے انکو
اور وہ بہتر مرد اور عورتین تھین کہ یہ سبب اپنا ایمان چھپاتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر یہ مکہ مین نہوتے اور تم انکو نہین پہچانتے
اسواسطے کہ وہ مشرکون کے ساتھ ملے ہوے ہین اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ بدل ہی رجال سے یعنی اگر یہ بات نہوتی کہ یہ مومن لوگ وہان ہین
اور نہ یہ ہوتا کہ تم انکو ہلاک کر ڈالتے فَتُصِيْبَكُمْ پس پہونچتی تمکو مِّنْهُمْ اونکے ہلاک ہونے کی جہت سے مَّعَرَّةٌ مکروہی یعنی
غم اور رنج مومنون کے قتل سے یا تاوان جیسے کفارہ اور دیت بِغَيْرِ عِلْمٍ ان تطؤهم سے متعلق ہی یعنی تم انکو قتل کرو اسکے
بے جانے ہوے اور البتہ ہم تمہارے ہاتھ نہ روکتے پس منع کیا ہمنے تمکو اہل مکہ کے قتل سے اونکی نگہبانی کے لیے اور یہ اسواسطے ہی کہ
لِيُدْخِلَ اللّٰهُ تاکہ داخل کرے اللہ فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہے رحمت سے اس جگہ نیکیون کی زیادتی کی توفیق
مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ دین اسلام مقصود ہی لَوْ تَزَيَّلُوْا اگر جدا ہوتے وہ مومن کافرون سے اور مکہ مین نہوتے تو
لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا البتہ ہم عذاب کرتے اونپر جو کافر ہوے مِنْهُمْ اہل مکہ مین سے عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب
دکھ دینے والا عقبی مین اور دنیا مین بھی قتل اور قید کے سبب اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب کیا اور رکھی وہ لوگ جنھون نے ایمان نہ قبول کیا فِيْ قُلُوْبِهِمُ اپنے دلون مین الْحَمِيَّةَ تعصب اور تکبر اور غیرت کو
حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ حمیت جاہلیت [illegible] الی فرمانبرداری سے باز رکھے یعنی اونھون نے باہم یہ بات کہی کہ محمد کو
اونکے یارون سمیت مکہ مین ہم آنے کی اجازت نہ دینگے اسواسطے کہ اونھون نے بدر اور احد مین ہمارے باپ بھائیون کو قتل کیا ہی
قسم لات اور عزی کی کہ ہمارے مکانون مین وہ نہ آئین جب اونھون نے اپنا یہ جھگڑا پیش کیا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تو نازل کی اللہ نے
سَكِيْنَتَهٗ اپنی سکینہ یعنی آرام اور وقار عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون پر کہ اونھون نے
مقابلہ اور مقاتلہ نہین کیا اور صلح پر راضی ہو کر سعادت کی اور سہیل بن عمر جو صلحنامہ کا باعث تھا اوسنے ہرگز اجازت نہ دی کہ صلحنامہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھین اور راضی نہوا کہ کلمہ محمد رسول اللہ تحریر کرین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ وَاَلْزَمَهُمْ اور ثابت رکھا مومنون کو
كَلِمَةَ التَّقْوٰى کلمہ تقوی پر کہ کلمہ شہادت ہی یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اہل مکہ نے اسکو پسند نہ کیا یا کلمہ محمد رسول اللہ کہ
اوسکے لکھنے کی اجازت نہ دی وَكَانُوْٓا اور ہین ایمان والے اَحَقَّ بِهَا بہت مستحق اور سزاوار اس کلمہ کے اپنے غیر کی
بنسبت وَاَهْلَهَا اور ہین اہل وسکے اور اولی اوس کلمہ کے ساتھ وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا
سب چیزین جانتا حدیبیہ سے پھرنے کے بعد بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمارے رسول کے خواب کی تعبیر سچ نہوئی اور
ہمنے خانہ خدا کا طواف نہ کیا اور سر منڈانا بال کتروانا جیسے ہم نہ ادا کر سکے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ البتہ
سچ کیا اور محقق فرمایا اللہ نے رَسُوْلَهُ اپنے رسول کے واسطے الرُّءْيَا وہ خواب جو دیکھا تھا بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ

ع ۹

اور حکمت کے واسطے ایک سال دیر کر دی اور اوسکا بیان یہ ہے لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ضرور ضرور داخل ہو گے تم مسجد حرام میں
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ اگر چاہے خدا ایسے محل میں کہ امن ہو بے خوف ہو کے دشمنون سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر خدا چاہے یہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکایت ہے کہ خواب بیان کرتے وقت آپنے فرمایا تھا کہ تم مسجد حرام میں داخل ہو گے انشاء اللہ امنین یعنی امن ہو کے
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ اپنے سر منڈوانے والے وَمُقَصِّرِيْنَ اور بال کتروانے والے سر کے یعنی بعضے منڈوا دینگے بعضے
کتروا دینگے لَا تَخَافُوْنَ نہ ڈرو گے کسی سے فَعَلِمَ پس جانتا ہے خدا مَا لَمْ تَعْلَمُوْا جو کہ نہیں جانتے تم حکمت عمرہ کی تاخیر میں
فَجَعَلَ پس کر دیا تمہارے واسطے یعنی مقرر کیا مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ پہلے اس سے یعنی عمرہ قضا کے واسطے مسجد الحرام میں داخل
ہونے سے قبل تمہارے واسطے مقرر کر دی فَتْحًا قَرِيْبًا فتح قریب کہ خیبر کی فتح ہے تا کہ عمرہ کی تاخیر کا رنج مسلمانوں کے دلوں سے
جاتا رہے اور اوس فتح کے سبب سے خوشدل ہو جائیں هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ وہ وہ خدا ہے جسنے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بِالْهُدٰى ہدایت خلق اور احکام بیان کرنے کے ساتھ وَدِيْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہے
لِيُظْهِرَهٗ تا کہ غالب کرے اس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ سب دینوں پر یعنی اور دین اگر حق ہو تو اوسکے احکام منسوخ کرے
اور اگر باطل ہو تو اوسکو جڑ سے اوکھاڑ دے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہیں کہ کسی دین والا ایسا نہو گا جو مغلوب اور مقہور مسلمانوں کا
نہو جائے اور اس خبر کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کے بعد ہو گا وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہے اللہ شَهِيْدًا گواہ نبوت
تیری اے ہمارے حبیب اگر سہیل کہتا ہے کہ صلحنامہ پر محمد بن عبداللہ لکھیں تو تم غم نہ کرو کہ ہم تو کہتے ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
محمد رسول ہیں اللہ کے برحق وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اور جو لوگ اونکے ساتھ ہیں مومن اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سخت دل اور
کڑے ہیں کافروں پر رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ مہربان ہیں آپس میں تَرٰىهُمْ دیکھتا ہے تو اونکو رُكَّعًا رکوع کرنے والے سُجَّدًا
سجدہ کرنے والے یعنی اکثر اوقات نماز میں مشغول رہتے ہیں موضح میں ہے کہ یہ سب صفتیں صحابہ کی ہیں مگر ان الفاظ میں اشارہ
خواص اصحاب کے ساتھ ہے ہر ایک صفت خاص ہونے کا وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ قرب
اور معیت اور مصاحبت اور رفاقت کے ساتھ گھر اور غار اور سفر میں آپ مخصوص ہیں اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ مشرکوں اور منافقوں کے ساتھ آپ نہایت سخت اور کڑے تھے اور سب عالم اس بات پر متفق ہیں
کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی صفت ہے اسواسطے کہ آپکی نرم دلی اور حیا اور دلنوازی اور وفا مشہور
و معروف ہے خالق اور خلائق سب کے نزدیک آپ ان صفتوں اور نشانوں سے موصوف اور موسوم ہیں رُكَّعًا سُجَّدًا حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کے حال کی شرح ہے اسواسطے کہ آپکی اکثر اوقات عبادت ہی میں گذرتی تھی یہانتک کہ ہر شب ہزار بار نماز شروع کرنے میں اللہ اکبر
کہنے کی آواز خلوت سے آپکے آستان عالی کے خادموں کے کان میں پہونچتی تھی يَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہیں یہ بزرگ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ فضل اللہ سے یعنی ثواب کی زیادتی ڈھونڈھتے ہیں وَرِضْوَانًا اور خوشنودی خدا کی چاہتے ہیں سِيْمَاهُمْ نشانیاں انکی
فِيْ وُجُوْهِهِمْ اونکے چہروں میں ظاہر ہیں مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ سجدہ کرنے کے اثر سے کتاب میں ہے کہ نماز کا اثر ان حضرات کی نورانی

پیشانیون سے ظاہر تھا اسواسطے کہ نمازی کا چہرہ اہل دل کی نظر مین آفتاب تابان ہی کہ من کثر صلوته باللیل حسن وجهه بالنهار یعنی جو رات کو بہت نماز پڑہتا ہی دن کو اوسکا چہرہ حسین اور نورانی ہوتا ہی نفحات مین مذکور ہی کہ جب وہ مین قرب الٰہی کی برکت سے صاف ہوگئین تو معرفت کے نور چہرون پر ظاہر ہوجاتے ہین بیت درویش رنگواہ چہ حاجت کہ عاشق ست ہا رنگ زعفرانی و روہای لاغر بیان کہ ہست ذٰلِکَ یہ صفت جو مذکور ہوے مَثَلُهُمْ اونکی صفت ہی فِی التَّوْرٰىةِ حضرت موسیٰ کی کتاب مین یعنی توریت مین اونکا یہ وصف لکھا ہوا ہی وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ اور اونکی یہ صفت انجیل مین ہی یعنی انہین صفتون کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب مین اونکا ذکر ہی یا توریت اور انجیل مین اونکا ذکر ایسا ہی کَزَرْعٍ جیسے کھیتی کہ پہلے اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ نکالی ہو چھوٹی سی شاخ اپنی یعنی اوگواپھوٹتا ہی اور سوئی نکلتی ہو فَاٰزَرَهٗ پھر قوی کرتی ہو اپنی اوس شاخ کو فَاسْتَغْلَظَ پھر موٹی ہوجاتی ہو فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پھر سیدھی کھڑی ہوجاتی ہو اپنی جڑ پر پہلے بیج تھا پھر نرم گھاس ہوتی ہو آخر کو درخت ہوجاتا ہی یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ تعجب مین لاتی ہو کھیتی کرنے والون کو اوسکی قوت اور تیاری اور سیدھا کھڑا ہوجانا اور خوبی اس مثال کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے یار رضی اللہ عنہم مثال دیے گئے ہین اسواسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جسقدر بڑہی قوت پکڑی اور سیدھی قائم ہوگئی اور اہل عالم کے تعجب کا سبب ہوئی حق تعالیٰ نے یہ تمثیل فرمائی لِیَغِیْظَ تاکہ غصہ کھائین بِهِمُ الْكُفَّارَ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون پر کافر امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ یہ آیت اصحاب رضی اللہ عنہم کی شان مین ہی تو جو کوئی اونپر غصہ کرے اور اونکے ساتھ دشمنی رکھے وہ کافرون مین داخل ہوگا نعوذ باللہ منہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وعدہ کیا ہی اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے مِنْهُمْ اونسے یعنی اون سب سے وعدہ فرمایا ہی مَّغْفِرَةً گناہ بخشدینے کا وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ○ اور بڑے اجر کا تفسیر عجائب مین لکھا ہی کہ اس جگہ عمل صالح سے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت ہی

معانقہ عند المتأخرین ۱۲

ع

وَهِیَ ثَمَانِیَ عَشَرَةَ اٰیَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِیَّةٌ
اور وہ اٹھارہ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ حجرات مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تُقَدِّمُوْا نہ آگے بڑھاؤ اپنے اقوال بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور اوسکے رسول کے قول کے سامنے یعنی بات نہ کرو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات کرنے سے پہلے یا آپ سے پہلے امر و نہی مین جلدی نہ کرو یا قرآن اور حدیث کے معنی اور تاویل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبقت نہ کرو اسواسطے کہ آپ اوسکے معنی اور تاویل خوب جانتے ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے قول اور فعل مین پہل اور جلدی کرنے سے اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ بیشک اللہ سننے والا ہی تمھاری باتین عَلِیْمٌ ○ جاننے والا ہی تمھارے کام یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لَا تَرْفَعُوْۤا نہ بلند کرو اَصْوَاتَكُمْ اپنی آوازین فَوْقَ صَوْتِ

النَّبِیِّ نبی کی آواز پر اسواسطے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اونکا اوسکی رسمون کا حکم کرتے ہین یعنی جب بات کرو تو آپکی آواز سے
بلند آواز نہ نکالو وَلَا تَجْهَرُوا اور نہ ظاہر کرو لَهُ بِالْقَوْلِ اوسکے واسطے بات کو یعنی آپکی آواز سے بلند آواز کرکے نہ پکارو كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ مانند ظاہر کرنے بعض تمھارے کے لِبَعْضٍ واسطے بعض کے بلکہ اپنی آواز بہت نرم کرو تاکہ لوازم ادب کی رعایت کرتے رہو
و بعض مفسرون نے یہ معنی کہے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام اور کنیت کے ساتھ نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو
آپکو یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہکر پکارا کرو أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ تاکہ باطل نہوجائین تمھارے عمل اس جسارت او
ادبی کے سبب سے وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ اور تم نہ جانو کہ تمھارے عمل حبط اور باطل ہوگئے بزرگون نے کہا ہی کہ
من ترک الادب رد من الباب یعنی جسنے بےادبی کی وہ مردود درگاہ ہی تو الکہ من ابلیس جو طاعت و عبادت کی تھی بےادبی مین
ضائع ہوگئی بیت نگاہدار ادب در طریق عشق و نیاز ۔ کہ گفتہ اند طریقت تمام آداب ست ۔ لکھا ہی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ
مرد بلند آواز تھے ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین باواز بلند ہی بات کرتے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اپنے گھر بیٹھ رہے
اور گریہ و زاری مین مشغول ہوئے یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے اونکو بلایا اور فرمایا کہ تمھارا کیا حال ہی عرض کی
کہ یا رسول اللہ میرے کان مین گرانی ہی اور مین آپکی مجلس مین بلند آواز سے بات کرتا ہون مین ڈرا کہ میرے عمل حبط اور ضبط ہوگئے ہو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات پر راضی نہین ہی کہ زندہ بھی خیر کے ساتھ رہے اور مرے بھی خیر کے ساتھ
یعنی شہید ہو اور تو جنتی ہی ثابت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اس خوشخبری سے بیشک خوش ہوا اور ہرگز آپ کے سامنے
آواز بلند نہ کرونگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ تحقیق کہ جو لوگ نیچی رکھتے ہین أَصْوَاتَهُمْ اپنی
آواز عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور ادب کے ساتھ آہستہ سے بات کرتے ہین
أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ وہ لوگ وہ ہین کہ امتحان کیا ہی اسنے قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى اونکے دلون کو قبول
تقویٰ کے واسطے کشف الاسرار مین ہی کہ پاکیزہ کیا ہی اللہ نے اونکے دلون کو اور امتحان کے معنی پاکیزہ کرنا ہین جس طرح جس سونے کو
کھریا مین رکھتے ہین تاکہ اوسکے میل جل جائین اور خالص سونا رہجائے تو اوسے کہتے ہین کہ سونا آزمایا ہوا ہی بیت در کورہ امتحان
گرم بگدازی بہ منت وارہم کہ بے غشم سازی ۔ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ اون پاک دلون کے واسطے بخشش ہی گناہون کی وَأَجْرٌ اور اجر
عَظِيمٌ ۝ بڑا اور یہ بھی لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کے قبیلون مین سے ایک قبیلے کی طرف
بھیجا وہ لشکر چند قیدی وہان سے مدینہ منورہ مین لایا بنی تمیم کے کچھ لوگ جیسے اقرع بن حابس و عطارد بن حاجب و زبرقان بن بدر
وغیرہ اپنے قیدیون کے پیچھے پیچھے مدینہ مین آئے دوپہر کا وقت تھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے تھے یہ لوگ
حجرہ شریف کے دروازے پر جاتے تھے اور چلّاتے تھے کہ ای محمد باہر آیئے ہمارے قیدیون کا فیصلہ فرمایئے آخر حضرت جاگ پڑے اور باہر تشریف
لائے اور انھی لوگون مین سے ایک کو حَکَم کیا اوسنے حکم دیا کہ نصف قیدیون سے فدیہ لیجیے اور نصف آزاد کر دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ویسا ہی
کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ تحقیق کہ وہ لوگ جو پکارتے ہین تمکو ای ہمارے حبیب مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ

حجروں کے باہر سے یا حجروں کے پیچھے سے اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اکثر اونکے عقل نہیں رکھتے ہیں اور ادب کی رعایت نہ جانتے ہیں
نہ کرتے ہیں وَلَوْ اَنَّھُمْ اور اگر وہ لوگ صَبَرُوْا صبر کرتے حَتّٰی تَخْرُجَ یہانتک کہ باہر آتے تم اِلَیْھِمْ اونکی طرف تو لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ
البتہ بہتر ہوتا اونکے واسطے اسلئے کہ تم سب قیدیوں کو آزاد کر دیتے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اون لوگوں کو جو بے ادبی سے
توبہ کریں رَّحِیْمٌ مہربان ہے اہل ادب پر جو حضرت سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی تعظیم کرتے ہیں سو اسطے کہ ادب رحمت کو کھینچتا ہے
اور حرمت نعمت کو بیت سرمایۂ ادب بکف آور کہ این متاع ہر آنکہ ہست فیض ابد آید بدست ۔ لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہجرت کے نوین برس ولید بن عقبہ کو قبیلۂ بنی المصطلق کے پاس بھیجا تا کہ اونسے زکوٰۃ تحصیل لاویں اون لوگوں اور ولید کے درمیان زمانہ
جاہلیت میں خون ہو گیا تھا جب انہوں نے ولید کے آنے کی خبر سنی تو پرانی عداوت دور کر کے اونکی محبت کی بنیاد ڈالی بہت سے لوگ
تعظیم کی راہ سے استقبال کے واسطے باہر آئے ولید سمجھے کہ مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے آتے ہیں پس بھاگ کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ بنی المصطلق مرتد ہو گئے ہیں اونھوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا اور زکوٰۃ دینے سے انکار کیا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک گروہ کے ساتھ اودھر بھیجا اور فرمایا کہ اونکے کام میں بڑی احتیاط کرنا اور
جلدی نہ کرنا حضرت خالد گئے اور ایک شخص کو اون لوگوں میں روانہ کیا کہ اونکا حال دریافت کرے اوسنے جا کر دیکھا کہ اذان
کہتے ہیں جماعت سے نماز پڑھتے ہیں اسلام کے طریقے اونسے ظاہر ہیں وہ پھر آیا اور حضرت خالد سے کیفیت کہی حضرت خالد نے
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنْ جَآءَکُمْ
اگر آئے تمہارے پاس فَاسِقٌ کوئی جھوٹا فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا بِنَبَاٍ کسی خبر سمیت یعنی کوئی خبر لائے وحشت لانے والی جو
رنج کی باعث ہو اور وہ خبر خلاف واقع کے کہے فَتَبَیَّنُوْٓا تو کھوج کرو اور خوب دریافت کرو اَنْ تُصِیْبُوْا تاکہ نہ پہونچاؤ کوئی
مکروہ امر قَوْمًۢا کسی گروہ کو بِجَھَالَۃٍ نادانی سے یعنی تم گمان کرو کہ وہ کافر ہیں اور اونسے قتال کر بیٹھو اور حقیقت میں وہ مسلمان
ہوں فَتُصْبِحُوْا پھر ہو جاؤ تم عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ اوس بات پر جو تمنے کی ہے نٰدِمِیْنَ نادم اور پشیمان یعنی کسی فاسق کی کہی ہوئی خبر پر
اعتماد کر کے کاموں میں جلدی نہ کر بیٹھا کرو تاوقتیکہ خبر سچ ہونے کا نشان بخوبی ظاہر ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ
اور جان لو تم یہ بات کہ تم میں رسول ہے اللہ کا اونکی تعظیم مقتضی اسکو ہے کہ اونکے حضور میں جھوٹ اور بیہودہ بات نہ عرض کرو لَوْ یُطِیْعُکُمْ اگر اطاعت
کرے تمہاری یعنی اگر رسول تمہاری بات سن لیا کریں اور تمہاری رائے پر کام کیا کریں فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ بہت کاموں میں لَعَنِتُّمْ
البتہ رنج میں پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اور مگر خدا نے حَبَّبَ دوست کر دیا ہے اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ تمہاری طرف ایمان
اور توحید کو وَزَیَّنَہٗ اور آراستہ کر دیا ہے ایمان کو فِیْ قُلُوْبِکُمْ تمہارے دلوں میں اے مومنو یعنی قائم اور واضح کر کے وَکَرَّہَ اور مکروہ
کر دیا ہے اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ تمہاری طرف حق چھپانا وَالْفُسُوْقَ اور سیدھی راہ سے نکلجانا وَالْعِصْیَانَ اور نافرمانی کرنا اُولٰٓئِکَ
وہ لوگ جنہوں نے خبر میں تحقیق کر لی ہے ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ وہی ہیں راہ پائے ہوئے طریق صلاح کی طرف اور وہ ایمان کو زینت دینا اور کفر سے
پاک کرنا فَضْلًا فضل کے واسطے ہے مِّنَ اللّٰہِ اللہ سے یعنی اوس فضل کے سبب جو خدا کی طرف سے تمکو پہونچا وَنِعْمَۃً اور نعمت ہے اوسکی اور

وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ اور خدا جانتا ہے خبر دینے والوں کا سچ اور جھوٹ حَکِیْمٌ حکم کرنے والا اور محکم کار ہے بندوں کے امور میں اور اسکی حکمتوں میں سے یہی ایک حکمت ہے کہ خبروں کی تحقیق کا حکم فرمایا اسواسطے کہ جھوٹی خبروں سے انواع و اقسام کے فتنہ و فساد پیدا ہوتے ہیں رباعی ہرگز سخنان شبہہ آمیز مگوے ٭ وان راست کہ ہست فتنہ انگیز مگوے ٭ خامش کن اگر چارہ نداری ز سخن ٭ شوخی مکن و مشوش تیز مگوے ٭ لکہا ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور ابن ابی سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جھگڑا ہوا اور یہانتک نوبت آئی کہ دونوں کی قوم سے مدد پہنچی اور سخت سست کہنے سے حرب ضرب تک معاملہ پہنچا تو حق تعالی نے آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ اور اگر دو گروہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ایمان والوں میں سے اقْتَتَلُوْا قتال کریں ایک دوسرے سے فَاَصْلِحُوْا تو صلح کر دو بَیْنَھُمَا ان دونوں کے درمیان نصیحت کر کے اور انہیں بلاؤ خدا اور رسول کے حکم کی طرف فَاِنْۢ بَغَتْ پھر اگر ظلم کرے اور زیادتی ڈھونڈے اِحْدٰىھُمَا ایک ان دو گروہوں میں سے عَلَی الْاُخْرٰى دوسرے پر اور صلح سے عدول کرے اور خدا کے حکم پر راضی نہ ہو فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ تو قتال کرو اس گروہ سے جو بغاوت کرتا ہے حَتّٰى تَفِیْٓءَ یہانتک کہ پھرے اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰہِ خدا کے حکم کی طرف اور خدا کا حکم ان سے فَاِنْ فَآءَتْ پس اگر پھرے وہ گروہ باغی حق کی طرف اور ظلم چھوڑ کر وہ لوگ احکام شرع کے مطیع ہو جائیں فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا تو اصلاح کرو ان دونوں کے درمیان بِالْعَدْلِ راستی کے ساتھ یعنی ایک گروہ کی طرف میل نہ کرو اور راہ حق سے نہ ہٹو وَاَقْسِطُوْا اور داد دو سب کاموں میں اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ دوست رکھتا ہے عدل کرنیوالوں کو جو قول و فعل میں قاعدہ عدالت کی رعایت کرتے ہیں اسواسطے کہ بادشاہی اور دین کا مدار عدل ہے نظم عدل چون لشکریست جان فزاے ٭ عدل مشاطہ ایست ملک آراے ٭ عدل کن زانکہ در ولایت دل ٭ در پیغمبری زند عادل ٭ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ سوا اسکے نہیں کہ مومن لوگ بھائی ہیں ایک دوسرے کے دین میں اسواسطے کہ سب منسوب ہیں ایک ہی اصل کی طرف کہ وہ ایمان ہے فَاَصْلِحُوْا پس صلح کر دو بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ اپنے بھائیوں کے درمیان جب کسی طرح کا خلاف واقع ہو اور ذکر کرنے میں بھائیوں کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ جنمیں لڑائی ہوتی ہے وہ کم سے کم دو آدمی ہوتے ہیں یا اوس و خزرج کی اولاد مراد ہو اور وہ دو بھائی تھے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو عذاب الہی سے حکم کی مخالفت کرنے میں لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ شاید تم رحم کیے جاؤ لکھا ہے کہ بنی تمیم کا ایک گروہ فقیر صحابہ پر ہنستا تھا جیسے حضرت عمار یاسر حضرت بلال حضرت سلمان فارسی حضرت خباب حضرت صہیب رضی اللہ تعالی عنہم تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا یَسْخَرْ چاہیے کہ نظر حقارت سے نہ دیکھے اور نہ مسخراپن کرے قَوْمٌ ایک گروہ تمہارا مِّنْ قَوْمٍ دوسرے گروہ سے عَسٰٓى اَنْ یَّکُوْنُوْا شاید کہ ہوں وہ خَیْرًا مِّنْھُمْ بہتر مسخراپن کرنے والوں سے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی بیبیوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کوتاہ قد ہونے کا اور حضرت بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہودی ہونے کا عیب کیا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا نِسَآءٌ اور نہ چاہیے کہ عورتیں نظر حقارت سے دیکھیں اور مسخراپن کریں مِّنْ نِّسَآءٍ عورتوں سے عَسٰٓى اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ شاید کہ وہ عورتیں جن سے ہنسی گئی ہیں بہتر ہوں ہنسنے والیوں سے حضرت ثابت بن قیس

ثلثۃ ربع

رضی اللہ عنہ نے صحابہ مین سے ایک کا عیب کیا تھا اوس سے نہی آئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اور عیب نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کا
یعنی اپنے دین والون کا اسواسطے کہ سب مومن لوگ ایک ذات کے مثل ہین تو جسنے دوسرے کا عیب کیا اوسنے اپنا عیب کیا مروی ہے
عیب ہر کسی کہی ہم ہو بیگیر دبار ہو آبو مالک انصاری نے عبد اللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہما کو کہا کہ یا نصرانی اونھون نے جواب مین کہا کہ
یا یہودی حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور نہ پکارو ایک دوسرے کو برے لقب سے جیسے جو یہود یا نصارا
کہ مسلمان ہوگئے ہون اونکو یہودی یا نصرانی کہکر پکارنا یا کسی مومن کو فاسق یا منافق کہنا بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بدنامی ہے کسی کو فسق کے ساتھ یاد کرنا یعنی یہود و نصارا کہنا بَعْدَ الْاِیْمَانِ بعد دخول ایمان کے کہ جب وہ ایمان قبول کر چکا ہو
وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ اور جو کوئی توبہ نہ کرے ان منع کی ہوئی باتون سے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہ ظلم کرنیوالے ہین
اپنے نفس پر کہ اپنے کو محل عتاب الٰہی مین لاتے ہین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا ای ایمان والو پرہیز کرو اور چھوڑ دو
كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ بہت سے گمان اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ بیشک بعضے گمان اِثْمٌ گناہ ہین اور اوسنے گناہ پیدا ہوتے ہین
جاننا چاہیے کہ گمان چار قسم پر ہین ایک وہ جسکا حکم ہو وہ نیک گمان کرنا ہے خدا کے ساتھ اور مومنون کے ساتھ حدیث مین ہے کہ نیک
گمان کرنا ایمان مین سے ہے دوسرا حرام اور وہ خدا اور مومنون کے ساتھ برا گمان کرنا کہ موجب گناہ ہے تیسرا مستحب اور وہ قبلہ کے باب مین
اپنے دل سے حکم لینا ہے اور امور اجتہادی مین غلبۂ ظن پر بنیاد قائم کرنا چوتھا مباح اور وہ امور دنیا اور معیشت کے کاروبار مین
گمان اور خیال کرنا ہے اور اس صورت مین بدگمانی سلامتی اور کام کے انتظام کا موجب ہے اور اسے حزم کے قبیل سے شمار کیا ہے بیت نہ بس
سیاش و بدگمان باش تا وز فتنہ و مکر در امان باش تا لکھا ہے کہ اکابر صحابہ مین سے دو آدمیون نے بعض سفر مین سلمان رضی اللہ عنہ کو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجکر کچھ خرچ یا کھانا مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر حوالہ فرمایا حضرت اسامہ نے
کہا کہ میرے پاس تو کوئی کھانے کی چیز نہین حضرت سلمان پھر آئے اور حال بیان کردیا اون دونون صحابی نے حضرت سلمان کی غیبت مین کہا
کہ سلمان کا قدم ایسا ہے کہ اگر چاہ سمیحہ پر جائین تو اوسکا پانی خشک ہو جائے اور حضرت اسامہ کی غیبت مین کہا کہ اونکے پاس کھانا تھا لیکن اونھون نے
بخل کیا پھر کھوج مین پڑے کہ آیا اسامہ نے سچ کہا واقعی اونکے پاس کھانا نہ تھا یا جسنے بخل کیا دوسرے روز جب وہ دونون صحابی جنھون نے
غیبت کی تھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت کی سرخی کیا ہے جو مین تمھارے دانتون مین
دیکھتا ہون وہ بولے کہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا حضرت نے فرمایا کہ مین کھانے کا گوشت نہین کہتا ہون اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَجَسَّسُوْا
اور کھوج نہ کرو جیسا کہ اسامہ کے امر مین تم بدگمان ہوے اور کھوج کیا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُكُمْ اور چاہیے کہ نہ غیبت کرے بعض تمھارا بَعْضًا بعض کی
جیسا کہ سلمان کے باب مین کی اور غیبت یہ ہے کہ کوئی غائبانہ ایسی بات دوسرے کو کہے کہ اگر اوسکے مونھ پر کہتا تو اوسے بری معلوم ہوتی پھر حق تعالی غیبت
بری ہونیکی اسطرح مثال دیتا ہے کہ اَیُحِبُّ کیا دوست رکھتا ہے اَحَدُكُمْ کوئی تم مین سے اَنْ یَّاْكُلَ اس بات کو کہ کھائے لَحْمَ اَخِیْهِ
گوشت اپنے بھائی کا مَیْتًا اوس حال مین کہ وہ بھائی مردہ ہو بلکہ تمھارا جی اوس سے تنفر کرتا ہے فَكَرِهْتُمُوْهُ اور مکروہ
جانتے ہو اوسے کھانا تو جسطرح پر مردے کا گوشت کھانے سے کراہت رکھتے ہو اسی طرح غیبت سے بھی کراہت کرتے رہو

غیبت از اشتر است * آن از تن مردگان غذا ساخته است * وانکس که بعیب خلق پرداخته است * زان است که عیب خویش نشناخته است
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے نصیحت غیبت کرنے کے سبب اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے اون
لوگوں سے جو غیبت کی نصیحت توبہ کرین رَّحِیْمٌ مہربان ہے اوپر جو غیبت کرنے سے باز رہے لکھا ہے کہ فتح مکہ کے دن بلال نے اذان
ایک گروہ نے حضرت بلال کی غیبت اوس وقت کی جب وہ بیت الحرام زادہا اللہ تعظیما و شرفا کی چھت پر اذان کہنے میں مشغول تھے
اور اون غیبت کرنے والوں نے ایک یہ بات کہی کہ کیا محمد کو اس کالے کوے کے سوا اور کوئی اذان کہنے والا نہیں ملا اور حضرت
... کے نسب میں اعتراض کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ بیشک ہم نے تم کو پیدا کیا ہے
مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ایک مرد اور ایک عورت سے کہ وہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ہین جب تم سب ایک ہی مان باپ سے ہو
تو نسب پر فخر اور دوسرے کے نسب میں طعن کرنے کی کوئی وجہ نہین کسی نے کیا خوب کہا ہے قطعہ نسبت آن آوسیا نکہ تفاخر ورزند
... وا انصاف چه دوراند * مزید فخر کسی را از نسب ... چونکہ همه اصل ایشان آدم و حوا اند * وَجَعَلْنٰكُمْ اور کیا تم کو شُعُوْبًا قبیلوں اور
قَبَآئِلَ شاخوں میں بنا کرنا ہے اوس سے چاہیے کہ یہ بات جان لے کہ شعبوں اور قبیلوں کا پہچان کے واسطے ہین تفاخر کے واسطے نہیں جیسا کہ
حق تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا اور کہا ہے کہ شعوب یعنی بڑے بڑے گروہ ایک اصل کی طرف منسوب قبائل
اور قبیلے منسوب اون بڑے گروہوں کی طرف لِتَعَارَفُوْا تاکہ پہچان لو ایک دوسرے کو اور نہ فخر کیجیے جاوے بعض پر بعض سے یعنی
دو آدمی ہمنام ہوں تو قبیلے سے تمیز کر لی جاوے جیسے زید قرشی اور زید ہاشمی جاننا چاہیے کہ شعب اصل میں ... پر ... اور شعبی جو قبیلوں پر
مشتمل ہو کہ ایک اونہیں سے کنانہ ہے اور قبیلہ ... جیسے قریش اور عمارہ ... اور عمارہ کے بعد بطون ہیں جیسے اولاد
قریش میں سے ایک بطن ہوا اوسکے بعد افخاذ ہیں جیسے ہاشم کا ایک فخذ ہے پھر عشائر ہین جیسے عباس ہاشم سے اور اوسکے بعد
فصیل ہوتا ہے اور وہ اہل بیت ہین جیسے بنی عباس اور بعضوں نے کہا ہے کہ شعوب عجمیان سے ہوتے ہین اور قبائل عدنان سے اور
ایک قول یہ ہے کہ شعب عجم کے ہین اور قبیلے عرب کے اور پھر تنبیہ کی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ تحقیق کہ بہت بزرگ تمہارا عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے
نزدیک اَتْقٰىكُمْ بڑا پرہیزگار تمہارا ہے اسواسطے کہ پرہیزگاری سے نفسوں کو کمال کا رتبہ حاصل ہوتا ہے جو پرہیزگاری میں بہت
بڑھکر ہے اوسکا قدم مرتبہ کمال میں بہت بڑھا ہوا ہے کہ اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ بادب باش تا بزرگ شوی *
که بزرگی نتیجه ادب است * اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے تمہاری اصل اور تمہارا نسب خَبِیْرٌ آگاہ ہے تمہارے علم
اور ادب سے لکھا ہے کہ بنی اسد کا ایک گروہ مدینہ منورہ میں آیا اور یہ لوگ کلمہ شہادت اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ
تمام عرب آپکے پاس تنہا آئے ہین اور ہم اہل و عیال کے ساتھ آئے ہین اکثر عرب نے آپ سے قتال کیا اور ہم بغیر لڑے بھڑے
ایمان لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑا احسان جتاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا قَالَتِ الْاَعْرَابُ کہا اون گنواروں
یعنی بنی اسد اور غطفان نے کہ اٰمَنَّا ہم ایمان لائے ہین قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہہ تم ایمان نہین لائے ہو اسواسطے کہ ایمان
تو اقرار ہے تصدیق دلی کے ساتھ اور تمکو اقرار ہے بغیر تصدیق کے پس تم کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے ہین وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا

اَسْلَمْنَا اور یہ کہو کہ اسلام لائے ہم اسلام سے لغوی اسلام مراد ہی کہ انقیاد اور اطاعت سے عبارت ہی اور قتل و قید سے ڈر کر
اسلام مین داخل ہونے اور کلمہ ظاہر کرنے سے مراد ہی وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ اور نہین داخل ہوا ہی ایمان فِي قُلُوبِكُمْ
تمھارے دلون مین تو تمھارے دل زبان کے موافق نہین وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی
اور اوسکے رسول کی اخلاص کے ساتھ اور نفاق سے درگذروگے تو لَا يَلِتْكُمْ کم نکریگا خدا تمکو مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا
تمھارے اجر اور اعمال مین سے کچھ بلکہ تمام و کمال تمکو پہونچاویگا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی وہ گناہ جو مطیعون
سے ادا ہوا ہی رَحِيمٌ مہربان اونکے اجر پورے دیتا ہی إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ سوا اسکے نہین کہ تحقیقی مومن الَّذِينَ
آمَنُوا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ خدا اور رسول خدا پر خلوص نیت کے ساتھ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا پھر
اونھون نے شک نہین کیا دل مین زبان سے اقرار کرکے وَجَاهَدُوا اور اپنے ایمان کی حقیقت ظاہر کرنیکو اونھون نے جہاد کیا
بِأَمْوَالِهِمْ اپنے مالون سے کہ غازیون کو دیا اونکے واسطے ہتھیار مول لیے وَأَنْفُسِهِمْ اور اپنی ذاتون سے کفار کی لڑائی مین
شریک ہوکے فِي سَبِيلِ اللَّهِ درضاے الٰہی کی راہ مین أُولَئِكَ یہ مومن جہاد کرنیوالے هُمُ الصَّادِقُونَ وہ ہین سچے
اپنے دعوی ایمان مین یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسی گروہ نے آکر قسم کھائی کہ ہم سچے مومن ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فرما اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے کہ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ کیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو بِدِينِكُمْ اپنے دین کی اور ایمان ہی قسم کھانے سے
وَاللَّهُ يَعْلَمُ اور حال یہ کہ اللہ جانتا ہی مَا فِي السَّمَاوَاتِ وہ چیز جو آسمانون مین ہی علوی خلائق وَمَا فِي الْأَرْضِ
اور جو چیز زمین مین ہی سفلی خلائق وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور خدا سب چیزین عَلِيمٌ جانتا ہی اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین ہی
تو وہ تمھارے جتلانے اور خبر دینے کا محتاج نہین يَمُنُّونَ عَلَيْكَ احسان رکھتے ہین تجہپر أَنْ أَسْلَمُوا اسلئے کہ اسلام
قبول کیا ہی اونھون نے قُلْ لَا تَمُنُّوا کہو کہ احسان نہ رکھو عَلَيَّ مجہپر إِسْلَامَكُمْ اپنے اسلام کے سبب بَلِ اللَّهُ
بلکہ اللہ يَمُنُّ احسان رکھتا ہی عَلَيْكُمْ تمپر أَنْ هَدَاكُمْ بسبب اسکے کہ ہدایت کی اوسنے تمکو لِلْإِيمَانِ ایمان کی طرف
إِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صَادِقِينَ سچے دعوی ایمان مین إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہی غَيْبَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ جو کچھ پوشیدہ ہی آسمانون اور زمینون مین وَاللَّهُ بَصِيرٌ اور اللہ دیکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُونَ ع وہ چیز جو تم کرتے ہو

ع ۸

ایمان ظاہر کرنا اور نفاق چھپانا

سُورَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	خَمْسٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً
سورۂ ق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	پینتالیس آیتین ہین

قٓ فائدہ حروف مقطعہ نظم اور نثر کلام مین فرق کے واسطے ہین امام علم الہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ یہ حروف فاتحۂ سورہ
ایسے ہین جیسے نظم کے لیے تشبیب اسواسطے کہ یہ حروف سنتے ہی سامع اس بات پر دلیل پکڑ سکتا ہی کہ جو کلام اسکے بعد آتا ہی وہ نثر

منظوم نہیں ہو تو ایسے حروف لائے ہیں اون لوگون کے قول کی رو سے جو قرآن کو شعر کہتے ہین اور ان حرفون مین کہا ہی کہ یعینہ خدا کے نامون مین سے
ایک نام ہی یا قرآن کا نام ہی یا اسم قادر اور مقتدر اور قہار اور قدوس اور قیوم کی کنجی اور ابتدا ہی یا کلمہ قضی کی طرف اشارہ ہی یعنی ٹھہر اور قائم رہ ای محمد
اوس عمل پر جسکا تو مامور ہوا ہی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قاف کے معنی یہ ہین کہ اللہ قائم بالقسط ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ قاف ایک
پہاڑ ہی زمین کو گھیرے ہوئے حق تعالی نے اوسے زمرد سبز کا پیدا کیا ہی یہان اوسکی قسم کھائی یا قسم ہی قدرت خدا اور قرب الہی کی کہ نحن اقرب الیہ من حبل
الورید کا بھید اس سورت مین اوسکی خبر دیتا ہی یا اپنے حبیب کی قوت قلب کی قسم کھاتا ہی **وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ** ۝ اور قسم قرآن مجید کی
یہ سب لوگ مرنے کے بعد پھر اوٹھائے جاینگے اور کافر اس بات پر ایمان نہین لاتے ہین **بَلْ عَجِبُوْٓا** بلکہ عجب کیا اونھون نے **اَنْ
جَآءَهُمْ** اس بات سے کہ آیا اونکے پاس **مُنْذِرٌ** کہ خبر دار کرنے والا **مِّنْهُمْ** اونکی جنس سے **فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ** تو کہا کافرون نے
ضمیر کی جگہ اسم ظاہر لانا کفر کے سبب سے کافرون کی خراب حالی ظاہر کرنے کے واسطے ہی تو کافرون نے کہا کہ **هٰذَا** ای محمد کو رسالت کے واسطے
لپند کر لینا **شَيْءٌ عَجِيْبٌ** ۝ عجب چیز اور عجب کام ہی اور کافرون نے کہا **ءَاِذَا مِتْنَا** کیا جب ہم مرجاینگے **وَكُنَّا تُرَابًا** اور
ہو جاینگے ہم خاک تو ہمکو کیا پھر عالم حیات کی طرف پھیرینگے اور ہماری روح جسم میں کیا پھر آئیگی **ذٰلِكَ** یہ پھر زندگی کی طرف **رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ** ۝
پھرنا دور ہی عادت اور امکان سے تو حق تعالی نے اونکی بات رد کرنے کو فرمایا کہ **قَدْ عَلِمْنَا** بیشک ہم جانتے ہین **مَا تَنْقُصُ
الْاَرْضُ** وہ چیز جو کم کر دیتی ہی زمین **مِنْهُمْ** وہ اونمین سے گوشت پوست ہڈی اونکے مرنے کے بعد **وَعِنْدَنَا** اور ہمارے پاس ہی
كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ کتاب نگاہ رکھنے والی اونکی تفصیلین تو جو کچھ اونمین سے خاک ہو گیا اوسے ہم جانتے ہین یا لوح محفوظ ہی جس مین
اونکے سن اور متغیر ہونے کا حال اونکی تعداد اور نامون کے ساتھ مفصل لکھا ہی اوسے بھی ہم نہین بھولتے تو فنا کے بعد اونکو پھر
زندہ کر دینا ہمپر کچھ دشوار نہین ہی اور ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین **بَلْ كَذَّبُوْا** بلکہ تکذیب کی ہی اور نہین ایمان لاتے ہین **بِالْحَقِّ**
قرآن کا جو حق ہی یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر **لَمَّا جَآءَهُمْ** جب آیا اونکے پاس اور معجزہ دکھایا اور دلیل الزام کر دی **فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ
مَّرِيْجٍ** ۝ تو وہ ایک بات مختلف میں ہین یعنی قرآن کے باب مین اونکی ہوس اور مضطرب ہین کبھی اوسے سحر کہتے ہین کبھی شعر کبھی کہانی اور
اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان مین بھی اونکے اور اضطراب کرتے ہین کبھی اونکو مجنون کہتے ہین کبھی کاہن کبھی ساحر
اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا کیا نہین دیکھتے ہین بعث و حشر کے منکر **اِلَى السَّمَآءِ** آسمان کی طرف جو **فَوْقَهُمْ** اونکے اوپر ہی کہ بمحض قدرت
كَيْفَ بَنَيْنٰهَا کیونکر بنایا ہمنے اوسے ایک طبقہ پر دوسرا طبقہ **وَزَيَّنّٰهَا** اور زینت دی ہمنے اوسے ستارون سے **وَمَا لَهَا**
اور نہین ہی اوسکے واسطے **مِنْ فُرُوْجٍ** ۝ کوئی درز اور شگاف یعنی اوسمین کوئی بڑی چھوٹی درز اور شگاف اور خلل پیدا کرنا
ہمارے کمال قدرت و علم اور نہایت حکمت پر دلیل ہی **وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا** اور زمین کو کھینچ دیا ہمنے اور پانی پر بچھایا
وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا اور ڈالدیے ہمنے اوسمین **رَوَاسِيَ** پہاڑ اونچے جمے ہوئے اوسکی جگہہ پر **وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا** اور
اوگائی ہمنے زمین مین **مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ** ہر طرح کی گھاس **بَهِيْجٍ** ۝ اچھی بہار کی خوشی زیادہ کرنے والی اور یہ سب جو
ہمنے کیا **تَبْصِرَةً** بینائی کے واسطے ہی یعنی عبرت لینے اور دلیل پکڑنے کی نظر سے دیکھنے کو **وَذِكْرٰى** اور یاد کرنے کو

نصیحت پکڑنے کے لیے لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ہر بندہ کے واسطے جو پھیرنے والا ہو خدا کی طرف وَنَزَّلْنَا اور نازل کیا ہمنے
مِنَ السَّمَاءِ ابر سے یا آسمان کی جانب سے مَاءً مُّبَارَكًا پانی بہت فائدے والا فَأَنْبَتْنَا بِهِ پھر اوگائے ہمنے
اوس پانی کے سبب سے جَنَّاتٍ باغ درختوں اور پھل والے وَحَبَّ الْحَصِيدِ اور اوگایا ہمنے دانا کہ جسکا کاٹا جانا ہو
کہ اوسکی شان سے یہ ہے کہ اوسے کاٹتے ہیں جیسے گیہوں جو وغیرہ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ اور اوگائے ہمنے خرمے کے درخت بڑے
اونچے لمبے لَّهَا اونکے واسطے طَلْعٌ نَّضِيدٌ خوشے ہیں تہ بہ تہ اس سے کہ اوس میں میوے کی کثرت مراد ہو اور یہ سب چیزیں ہمنے
اوگائی ہیں رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ بندوں کی روزی کے واسطے وَأَحْيَيْنَا بِهِ اور زندہ کردیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے
بَلْدَةً مَّيْتًا مردہ اور افسردہ زمین کو تو جس طرح مری ہوئی زمین کو ہمنے زندگی عطا کی كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ اسی طرح
نکلنا ہی تمہارا قبروں سے یعنی زندہ ہوکے میدان حشر میں تمہارا حاضر ہونا اور اگر کوئی غور و تامل کرے دانہ کے زندہ ہونے میں
کہ مردہ کی طرح خاک میں دفن ہوا اور پوشیدہ ہونے کے بعد اوسکے ظاہر ہونے میں جو کوئی غور کرے تو عجیب نہیں کہ مرنے کے بعد آدمی کے
زندہ ہونے کا ایک شمہ پاوے قطعہ کدام دانہ فرو شد کہ بر نیامد چرا بدانہ انسانت این گمان باشد دانہ فرو شدن چو دیدی برآمدن
بنگر غروب شمس و قمر را چرا زیان باشد پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے کہ قوم کی تکذیب کی
جہت سے ملول تھا اگلی امتوں کے کذابوں کے حال سے خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ سے پہلے
قَوْمُ نُوحٍ قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کی اور اس قوم کے لوگ حضرت شیث اور قابیل کی اولاد تھے وَأَصْحَابُ الرَّسِّ
اور چاہ رس کے لوگوں نے یا بئر معطلہ یا جبل فلج کے لوگوں نے اپنے نبی کی کہ وہ حنظلہ بن صفوان علیہ السلام تھے وَثَمُودُ
اور قوم ثمود نے حضرت صالح کی وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ اور قوم عاد نے حضرت ہود کی اور قوم فرعون نے موسی علیہ السلام کی وَإِخْوَانُ
لُوطٍ اور لوط کے بھائیوں نے یعنی لوط علیہ السلام کے سسرالی لوگوں نے حضرت لوط کی تکذیب کی وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ
اور اصحاب ایکہ نے حضرت شعیب کی وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع نے تبع کی سورہ دخان میں تبع کی حکایت کا ایک شمہ بیان ہوا
اور باقی انبیا علیہم السلام میں سے ہر ایک کا قصہ اپنے محل میں مذکور ہوا كُلٌّ ان سب نے كَذَّبَ الرُّسُلَ تکذیب کی سب پیغمبروں کی
کہ انبیا علیہم السلام ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہیں تو اونمیں سے ایک کی تکذیب اون سب کی تکذیب ہوتی ہی پس جب
اون قوموں کے لوگوں نے انبیا کی تکذیب کی فَحَقَّ وَعِيدِ تو مسلط ہوگئی اور نازل ہوئی اونپر میری وعید یعنی جو کچھ وعدہ عذاب
ہمنے کیا تھا أَفَعَيِينَا کیا عاجز ہوگئے ہم اور رنج پایا ہمنے بِالْخَلْقِ الْأَوَّلِ پہلی خلق کو پیدا کرنے کے سبب سے تاکہ دوسری بار
پیدا کرنے میں ہم عاجز رہیں مکہ کے مشرک یہ اقرار کرتے تھے کہ حق تعالی اول ہی خلق کا خالق ہے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ جو کوئی بے مادہ
اور بے نمونہ پیدا کرنے پر قادر ہو وہ مادوں کو جمع کرکے اونمیں زندگی پھیر لاکر دوبارہ پیدا کرنے پر کیوں نہ قادر ہوگا اور بیشبہہ
ہم اس دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہیں بَلْ هُمْ بلکہ کافر فِي لَبْسٍ شک اور شبہہ میں ہیں شیطانی وسوسوں کے سبب سے
مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ نئی پیدائش سے یعنی بعث و حشر و نشر سے اس واسطے کہ انہیں خلاف عادت جانتے ہیں خلق جدید کے

ع ۱۵

ہین محققون نے باریک نکتے اور لطیف اور دقیق مضامین لکھے ہین اونمین بعضی اسی آیت کی تفسیر مین جواہر التفسیر سے دریافت ہوسکتے ہین
ولقد خلقنا الانسان اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمی کو ونعلم اور ہم جانتے ہین ما توسوس بہ نفسہ جو کچھ
کہ ساتھ وسوسہ دیتا ہی اوسکا نفس ہمہ اندیشے ونحن اقرب الیہ اور ہم بہت نزدیک ہین انسان کے من حبل
الورید اوسکی رگ جان سے اور یہ حق تعالی کی نزدیکی انسان کے ساتھ اوسکے علم اور قدرت کے سبب سے ہی مکان اور مسافت کی راہ سے
نہیں اور ماوردی نے کہا ہی کہ حبل الورید ایک رگ ہی دل کے نزدیک اور اللہ کا علم بندے کے ساتھ زیادہ نزدیک ہی اوس علم سے جو
بندے کے دل کو اوس رگ کا علم ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ ہم بندے کے حال سے نزدیک ہین اوس سے زیادہ جو حبل الورید
اوسکے نزدیک ہوتا ہی صاحب بحر الحقائق کہتے ہین کہ حبل الورید نفس انسانی سے بہت قریب ایک چیز ہی تو اس کلام مین اسطرف اشارہ ہی
کہ حق تعالی اوس سے زیادہ بندے کے قریب ہی تو جسوقت بندہ اپنے کو ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی اسی طرح جب حق تعالی کو بھی
ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی واذا سألك عبادی عنی فانی قریب زبور مین ہی کہ الا من طلبنی وجدنی مثنوی نحن اقرب گفت من حبل
الورید * تو فگندہ تیر فکرت را بعید * ای کمان و تیرہا برساختہ * صید نزدیک و تو دور انداختہ * اور جاننا چاہیے کہ حق تعالی کا قرب
بیچون اور بیچگون ہوتا ہی اے عزیز جان جو جسم انسان سے ملی ہوئی ہی اوسکے قرب کی کیفیت نہین دریافت ہوسکتی تو حق تعالی کا قرب جو
پاک اور منزہ ہی کیونکر دریافت ہوسکتا ہی اور یہ بھی مثنوی معنوی مین مذکور ہی نظم قرب بیچون ست با شد راجعون * قرب حق ایدون بدانی ای عمو *
قرب نی بالا و پستی رفتن ست * قرب حق از قید ہستی رستن ست * کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالی سے بندہ کا قرب یہ ہی جو اوسنے فرمایا
کہ واسجد واقترب احادیث قدسیہ مین وارد ہی کہ لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل آخر یہ قرب پہلے تو ایمان اور تصدیق کے سبب سے ہی
آخر کو احسان اور تحقیق کے سبب سے یعنی مقام مشاہدہ کہ ان تعبد اللہ کانک تراہ اور حق تعالی کا قرب بندہ کو دو قسم پر ہی ایک تو تمام خلق کو
علم اور قدرت کے سبب سے وہو معکم اینما کنتم دوسرے خواص کا کو خاص نیکیون اور لطفون کی وجہ سے کہ ونحن اقرب من حبل الورید
پہلے اوسے قرب دیتا ہی یہانتک کہ جہان سے اوسکو رہا کرتا ہی پھر قرب ذاتی عطا فرماتا ہی یہانتک کہ اوسکو کل سے چھوڑا لیتا ہی اور بندہ کی
ہستی موہوم مین گھٹاتا ہی اور اصلی ہستی کے ساتھ زیادہ ظہور فرماتا ہی جسطرح اول مین جو وہ تھا آخر مین بھی خود ہوتا ہی یہان علاقے مرتفع
اسباب منقطع رسوم باطل حدود پراگندہ اشارات فنا ہی عبارات منتفی اور حق یکتا باقی رہتا ہی نظم موج بحر لمن الملک برآید ناگاہ *
غرق گردند دران بحر چہ درویش چہ شاہ * خرمن ہستی موہوم جہان سوزاندہ * آتش عشق کہ نی دانہ بماند نی کاہ * اذ یتلقی
المتلقیان یاد کر جب لیتے ہین دو فرشتے لینے والے اقوال افعال اعمال مکلف لوگون کے اور لکھتے ہین عن الیمین
داہنی جانب سے ایک ہمنشین فرشتہ وعن الشمال قعید اور بائین طرف سے دوسرا ہمنشین یعنی دو فرشتے
بندے کے داہنے بائین بیٹھے نگہبانی کرتے ہین ما یلفظ نہین نکالتا ہی اپنے موںھ سے من قول کوئی بات
یعنی بندہ مکلف کوئی کلام نہین کرتا الا لدیہ مگر اوسکے پاس رقیب ایک نگہبان ہوتا ہی عتید
آمادہ کہ فورًا لکھ لیتا ہی لباب مین ہی کہ حکمت اولی مین مذکور ہی کہ آدمی سے مین عجب کرتا ہون کہ دو موکل فرشتے اوسکے آگے

ہاتھوں پر بیٹھے ہین آدمی کی زبان اونکا قلم ہی اور آب دہن اونکی روشنائی ہی پس آدمی کیونکر بے مطلب اور لاابالی امر مین بات کرتا ہی اور کہ
بات کرتا ہی اور بے مطلب بعض باتین بکتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ یعنی منظم الہی ارصدق زیست کہ کوتاہ صرف
گفتار کن ایسے کہ بی ہمہ لعنت بست زبان برکام ز تیغ پسند بدہ بود درنیام فرشتے تو اسطرح بندہ کے نگہبان ہین اور اوسکا نامہ
لکھ رہے ہین کہ ناگاہ اجل آ پہونچیگی وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ اور آئیگی غشی موت کی بِالْحَقِّ ساتھ حق کے یعنی خدا کے حکم سے کہ وہ
حکم حق ہی اور اوس اجل رسیدہ بندے سے فرشتے کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ موت ہی مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ وہ چیز جس سے تو بھاگتا
اور ڈرتا تھا اور با وصف اسکے وہ جانتا تھا وَنُفِخَ فِي الصُّورِ اور پھونکا جائیگا صور مین دوسری بار اور اس پھونک سے مردے
زندہ ہوکر قبرون سے نکلینگے اور فرشتے کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْوَعِيدِ وعید کا دن ہی کہ خلق کو اوس سے وعید کرتے
یعنی ڈراتے تھے وَجَآءَتْ اور آئیگا حشر کے دن میدان حشر مین كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک تن مَعَهَا سَآئِقٌ اوسکے ساتھ ہنکانے والا
یعنی فرشتہ جو اوسے موقف حساب مین لیجائیگا وَشَهِيدٌ اور اوسکے ساتھ گواہ ہوگا جو اوسکے نیک اور بد اعمال کی گواہی دیگا اور
وہ بھی یا فرشتہ ہوگا یا اوسکے ہاتھ پاؤن وغیرہ نہ ہنکانے والے سے بھاگنا میسر ہوگا اور نہ گواہ کے سامنے انکار متصور اور ہر ایک کو حق تعالی کی
طرف سے خطاب پہونچیگا کہ لَقَدْ كُنْتَ بیشک تو تھا دنیا مین فِي غَفْلَةٍ غفلت مین مِنْ هٰذَا اس دن سے فَكَشَفْنَا
عَنْكَ پس اوٹھا لیا ہمنے تیری آنکھ سے غِطَآءَكَ پردہ نادانی اور غفلت کا کہ جو کچھ تو نے سنا تھا اب آنکھون سے دیکھتا ہی
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ پس تیری نگاہ آج پردہ اوٹھ جانے کے سبب سے حَدِيدٌ تیز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بینائی یہان دانائی کے
معنی مین ہی یعنی جو کچھ تجھپر پوشیدہ تھا بعث و حشر کا احوال وہ آج ہمنے تجھے دکھا دیا اور اوسے تو نے جان لیا وَقَالَ قَرِينُهُ اور کہیگا
اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو اوسپر موکل و متعین تھا کہ هٰذَا یہ ہی مَا لَدَيَّ وہ جو میرے پاس عَتِيدٌ حاضر یعنی تیرے اعمال کا
دفتر پھر حق تعالی کی طرف سے ہنکانے والے فرشتے اور گواہ کو حکم پہونچیگا کہ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ ڈالدو جہنم مین كُلَّ كَفَّارٍ
عَنِيدٍ ہر کافر عناد کرنے والے کو جو سرکش ہو مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ منع کرنے والا خیر کا یعنی مال کو اون حقون سے روکنے والا
جنکا ادا کرنا فرض تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کی شان مین ہی اور خیر سے دین اسلام مراد ہی وہ اپنی اولاد اور
قرابتدارون کو دین اسلام قبول کرنے سے منع کرتا تھا اور کفر و عناد کی صفت کے ساتھ بھی موصوف تھا اوسکی دوسری صفت یہ ہی
کہ مُعْتَدٍ گذرنے والا اتحاد و دانائی سے مُرِيبٍ شک کرنے والا وحدانیت مین الَّذِي جَعَلَ وہ کہ اوسنے کیا یعنی ٹھہرایا
مَعَ اللّٰهِ خدا سے برحق کے ساتھ إِلٰهًا آخَرَ اور معبود دون کو فَأَلْقِيَاهُ تو ڈالدو تم دونون اوسے فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ
عذاب سخت مین جو ہمیشہ رہیگا اور جب کافر کو دوزخ مین ڈالا جاہینگے تو وہ کہیگا کہ میرا کیا گناہ ہی جو شیطان مجھپر مسلط تھا اوسنے مجھے
گمراہ کردیا پھر وہ شیطان حاضر کیا جائیگا تو وہ انکار کریگا قَالَ قَرِينُهُ کہیگا اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو دنیا مین اوسکے
ساتھ تھا رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ ای ہمارے رب مین نے تو اسے گمراہ نہین کیا اور اوسکے باب مین حد سے نہین گذرا وَلٰكِنْ
كَانَ اور لیکن تھا وہ خود فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ دور دراز گمراہی مین اور اوس سے پھر قَالَ فرمائیگا حق تعالی

لَا تَخْتَصِمُوْا نہ جھگڑو لَدَيَّ میرے پاس اسواسطے کہ اب اس جھگڑے اور خصومت سے کچھ بھی فائدہ نہین وَقَدْ قَدَّمْتُ
اور بیشک مین نے پہلے بھیجی تھی اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ تمہاری طرف اپنی وعید اپنی کتابون مین اپنے رسولون کی زبانی اور اب
کوئی حجت نہین رہی اور تمہارا کوئی عذر نہ سنا جائیگا مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ نہ بدلی جائیگی بات لَدَيَّ میرے پاس یعنی ہم
جو وعدہ وعید کر چکے اوسمین تبدیل تغیر کی گنجائش نہین وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ اور نہین ہون مین ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ
بندون پر کہ بے استحقاق اونپر ظلم کرون يَوْمَ نَقُوْلُ اور یاد کرو اوس دن کو جب ہم کہینگے اور يَقُوْلُ بیسے پڑھا ہی یعنی حق تعالی
فرمائیگا لِجَهَنَّمَ دوزخ کو کہ هَلِ امْتَلَأْتِ کیا تو بھر گئی یعنی مین نے تجھسے وعدہ کیا تھا کہ کافر آدمی اور جنون سے تجھکو بھر دونگا
تو بھر گئی کہ نہین حق تعالی تو یہ استفسار فرمائیگا وَتَقُوْلُ اور کہیگی دوزخ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کیا زیادتی ہی یہ استفہام سوال کے
معنی مین ہی یعنی مجھمین اور زیادہ کرو سے حق تعالی اور کافرون کو دوزخ مین بھیجیگا یہانتک کہ دوزخ بھر جائیگی اور ایک قول ہی کہ دوزخ
نہ بھریگی حتی یضع الجبار قدمہ فیقول قط قط یعنی یہانتک کہ حضرت جبار اوسمین اپنے دونون قدم رکھدیگا پھر فرمائیگا کہ بس بس
بیت آن قدم حق را بود کو را کشد * غیر حق کو کہ کمان او کشد * اما مراد ہی اور بعضے اور محقق اس بات پر ہین کہ یہ استفہام نفی کے
معنی مین ہی یعنی لا مزید یعنی دوزخ کہیگی کہ مین بھر گئی اب مجھمین زیادہ کی گنجائش نہین وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور نزدیک کیجائیگی
بہشت لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ پرہیزگارون کے واسطے نہ دور تاکید ہی یعنی بہشت متقیون کے نزدیک ہوگی
دور نہین اور یہ قبل اسکے ہوگا کہ اونکو بہشت مین لیجائین پہلے بہشت اونکو دکھائینگے اور ہرایک کے مقام اور جو نعمتین اونکے
واسطے مقرر ہین اونکی نظر کے سامنے کر دینگے تاکہ اونکی لذت زیادہ ہو پھر حق تعالی فرمائیگا کہ هٰذَا یہ ہی مَا تُوْعَدُوْنَ
وہ چیز جو وعدہ دیے گئے تھے تم دنیا مین اور یہ بہشت تیار کی ہی لِكُلِّ اَوَّابٍ ہر پھرنے والے کے واسطے جو شرک سے توحید کی
طرف پھر آیا معصیت سے طاعت کی طرف یا خلق سے پھر کر حق تعالی کی طرف رجوع کی حَفِيْظٍ نگاہ رکھنے والا
شرع کی حدین یا امر و نہی کی رعایت کرنے والا بعضون نے کہا ہی کہ نفس کو گناہ سے نگاہ رکھنے والا یا حکم الہی کی حفاظت کرنے والا
یا اپنی ساعتون اور وقتون کا نگاہ رکھنے والا یعنی کسی دم حق تعالی سے غافل نہین رہنا نظم اگر تو پاسداری پاس انفاس * بسلطانی
رسانندت ازین پاس * ترا یک پند بس در ہر دو عالم * کہ بیرون نایدت بیجا دم * مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ جو کوئی ڈرتا ہی رحمن سے
بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی اپنے عمل خلق سے پوشیدہ رکھتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہی وَجَاءَ
بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ اور لائے دل پھرا ہوا حق کی طرف یعنی طاعت کی طرف متوجہ اور نفس کی متابعت سے منکر تو اوس شخص کو
اور اوسکے مثل لوگون کو کہینگے کہ اُدْخُلُوْهَا آؤ بہشت مین بِسَلٰمٍ خوبی اور سلامتی کے ساتھ یا خدا اور فرشتون کے سلام سے بزرگی
پائے ہوے ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُلُوْدِ دن ہی ہمیشہ باقی رہنے کا یعنی اس دن مین موت نہو گی لَهُمْ اونکے واسطے یعنی
جنتیون کے لیے ہی مَّا يَشَآءُوْنَ جو کچھ وہ چاہین طرح طرح کی نعمتین اور قسم قسم کی لذتین فِيْهَا جنت مین وَلَدَيْنَا اور ہمارے
پاس مَزِيْدٌ زیادہ ہی اوس سے جو وہ چاہین اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ مزید سے دیدار مراد ہی وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور

ع ۲

بہتیرے ہلاک کر دیے ہم نے قَبْلَهُمْ اونسے پہلے یعنی ای ہمارے حبیب تیری قوم سے قبل بہتیرے ہلاک کر دیے مِّنْ قَرْنٍ زمانہ والے
گروہ قوم میں هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ وہ بہت سخت تھے مکے کافرون سے بَطْشًا قوت کی راہ سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ
فَنَقَّبُوْا پھر راہ کاٹی اونھون نے فِي الْبِلَادِ شہرون میں یعنی تجارت کو گئے اور سفر کیے اور بہت مال و متاع جمع کیا
هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ کیا تھی اونکے واسطے کوئی بھاگنے کی جگہ موت سے یا قضائے الٰہی سے کوئی پناہ تھی جب اونکے فنا ہو جانے کا
حکم نازل ہوا تو کسی چیز نے بھی اونکی دستگیری نکی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو اس سورت میں مذکور ہوا ہے لَذِكْرٰى البتہ
نصیحت پکڑنا اور یاد کرنا ہی لِمَنْ كَانَ لَهٗ اوس شخص کے واسطے جسکے لیے ہو قَلْبٌ دل فکر کرنے والا چیزون کی حقیقتون میں
یا عقل ہو خواب غفلت سے بیدار سلمی رحمہ اللہ تعالی حضرت شبلی قدس سرہ سے نقل کرتے ہیں کہ قرآن کی نصیحت کے واسطے دل چاہیے
خدا کے ساتھ حاضر کہ ایک ارنے کی قدر بھی غافل نہو اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ یا جو کوئی القا سمع کرتا ہی یعنی کان لگائے رہتا ہی اور عبرت حاصل
کرنے کی راہ سے سنتا ہی وَهُوَ شَهِيْدٌ اور وہ حاضر رہتا ہی سننے کے وقت تاکہ اوسکے معنی سمجھے کتاب [illegible] میں لکھا ہی کہ صاحب قلب
مومن عرب ہی اور شہید مومن اہل کتاب ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پر گواہ رکھتا ہی اور شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے فرمایا کہ
قرآن سنتے وقت اسطرح کان لگائے رکھنا چاہیے کہ گویا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہی پھر فہم میں اور اوپر بڑھ جائے کہ گویا جبرئیل
علیہ السلام سے سنتا ہی پھر فہم کو اور بلند کرے ایسا سمجھے کہ خدا سے سنتا ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ بات پوری ہی اور اس
بات پر قرآن میں ایک گواہ ہی اور وہ لفظ شہید ہی اسواسطے کہ شہید اوسے کہتے ہیں جو حاضر ہو اور کہنے والے سے سنے خبر دینے والے سے [illegible]
اسواسطے کہ خبر دینے والے سے سنتا ہی اور حاضر کلام کرنے والے سے جسکا خود کلام ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ میں
قرآن کو پڑھتا رہا یہانتک کہ میں نے اوس سے سنا جسکا وہ کلام ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور تحقیق کہ پیدا کیے ہم نے
آسمان اور زمین وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو چیز اونکے درمیان میں ہی فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دنون میں اتوار سے جمعہ کے دن تک وَمَا مَسَّنَا
اور نہیں پہونچا ہمیں انھیں پیدا کرنے میں مِنْ لُّغُوْبٍ کچھ رنج اور تھکن یہ یہود کے قول کی رد ہی وہ کہتے ہیں کہ ہفتے کے دن خدا نے
استراحت کی اور سستایا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہود مردود کا یہ قول سنا تو غصہ کے مارے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ ہو گیا
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو یہود کہتے ہیں یا مشرکون کی باتون پر کہ بعث و حشر سے منکر
یا تمھاری شان میں جو بات اونسے صادر ہوتی ہی یا تمھاری طرف سحر و شعر و جنون کی جو نسبت کرتے ہیں اور ہماری جانب اولاد اور شریک کی ان پر
صبر کر ای ہمارے حبیب وَسَبِّحْ اور نماز پڑھ بِحَمْدِ رَبِّكَ اپنے رب کی حمد کے ساتھ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے
فجر کی نماز ہی وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ اور قبل آفتاب غروب ہونے کے کہ وہ نماز عصر ہی وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور رات میں سے
پس نماز پڑھ اوسکے واسطے کہ وہ مغرب اور عشا کی نماز ہی وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ اور نماز پڑھ سجدون کے بعد امام زاہد
رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز ہی اور بعضون نے کہا ہی
کہ عشا کے بعد وتر مراد ہی اور بعض کہتے ہیں کہ فرض کے بعد نفلیں مقصود ہیں وَاسْتَمِعْ اور کان لگائے رہو اور سنو يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ

جسدن کہ ندا کریگا ندا کرنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ نزدیک جگہ سے جو آسمان کے قریب ہی یعنی بیت المقدس کے صخرہ پر سے کہ تمام زمین کا بیچ آسمان سے اٹھارہ میل قریب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مکان قریب کے یہ معنی ہین کہ حضرت اسرافیل کی آواز سب جگہ برابر پہونچیگی اور روایتون مین ہی کہ اسرافیل علیہ السلام صخرہ پر کھڑے ہو کر کانون مین انگلی دیکے پکارینگے کہ اے گلی ہوئی ہڈیو اور ٹوٹے ہوئے جوڑو اور چھوٹے ہوئے گوشت اور پریشان بالو حق تعالی فرماتا ہی کہ سب جمع ہو جاؤ اور فیصلے کے واسطے يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ جسدن سنینگے صور بعث کو کہ وہ دوسری بار صور پھونکنا ہی بِالْحَقِّ اوس ہی کے ساتھ جو حق ہی یعنی بعث اور کہینگے سننے والون سے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُرُوْجِ دن ہی قبرون سے نکلنے کا اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْيٖ زندہ کرتے ہین ہم مردون کو یعنی مردہ نطفون کو ہم زندگی دیتے ہین وَنُمِيْتُ اور مار ڈالتے ہین ہم دنیا مین وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ اور ہماری طرف ہی پھرنا اونکو دوبارہ حساب کے واسطے ہم اونہین زندہ کرینگے يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ یاد کرو وہ دن پھٹیگی زمین اور دور ہو جائیگی عَنْهُمْ اونہون سے یعنی مردون سے پس مردے قبرون سے نکلینگے سِرَاعًا دوڑتے ہوئے پکارنے والے کی طرف ذٰلِكَ یہ مردون کو قبرون سے زندہ کر کے نکالنا حَشْرٌ جمع کرنا اور اوٹھانا ہی عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ہم پر آسان نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین بِمَا يَقُوْلُوْنَ وہ بات جو کافر کہتے ہین انکار قیامت کے باب مین اور ای ہمارے حبیب تیرے حق مین بری باتین اور تیرے حق مین افترا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہین ہی تو اونپر بِجَبَّارٍ مسلط کہ جبر اور قہر سے اونکو ایمان پر لاوے فَذَكِّرْ پس نصیحت کر بِالْقُرْاٰنِ قرآن کے وعدہ اور وعید کے ساتھ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ اوسے جو ڈرتا ہی میری وعید سے اسواسطے کہ ڈرنے والے ہین اونکے سوا اور لوگ قرآن سے نصیحت نہین پاتے

ع ۱۷

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ ذاریات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ ساٹھ آیتین ہین

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا حق تعالی قسم کھاتا ہی اون چیزون کی جو پراگندہ ہونے والیان ہین خاک وغیرہ مین پراگندہ ہو کر اور دانہ کو گھاس پیال بھس سے جدا کرنے والیان یا اون فرشتون کی جو ہوائین چلانے والے ہین فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا پھر اوٹھانے والیان بھاری بوجھ یعنی بدلیان جو بہت پانی برساتی ہین فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا پھر چلنے والیان آسانی سے یعنی روان کشتیان یا ستارے جو اپنی منزلون مین سیر کرتے ہین فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا پھر حصہ کرنے والیان کام کو یعنی وہ فرشتے جنسے مینہ روزیون وغیرہ کی تقسیم متعلق ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اسسے وہ چار مقرب فرشتے مراد ہین کہ جنکے نامزد ایک بڑا کام ہی جبرئیل علیہ السلام سے وحی متعلق ہی میکائیل علیہ السلام رحمت اور روزی تقسیم کرنے کے واسطے خاص ہین عزرائیل علیہ السلام کے نامزد موت ہی اسرافیل علیہ السلام صور پھونکنے پر مقرر ہین حق تعالی ان عجیب اور بڑی چیزون کی قسم یاد کرکے فرماتا ہی کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ وہ چیز جسکا تم وعدہ دئے

آدمی مین سے نہین دیکھے تھے یعنی ہمین نہ قدوقامت مین تمہیں پہچانتا ہون تو کہو تم کون لوگ ہو وہ بولے کہ ہم مہمان ہین فراغ
ابراہیم علیہ السلام الیٰ اھلہ اپنے گھر والون کی طرف پس اصلاح کا ان مہمانون کو ماحضر لیکر آیا فجاء بعجل
سمین ایک بچھڑا موٹا بھنا ہوا فقربہ الیھم پھر نزدیک کیا اوسے اونکی طرف یعنی اونکے سامنے رکھدیا انہون نے
اوسکی طرف ہاتھ نہ بڑھائے قال الا تاکلون کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تم کیون نہین کھاتے ہو یعنی کھاؤ وہ بولے کہ
ہم نہین کھاتے فاوجس پس دل مین آیا ابراہیم کے منھم خیفۃ اونسے ڈر یعنی حضرت ابراہیم کا دل مبارک ڈرا کہ مبادا
چور ہون اور ہمکو ہلاک کرنے کا ارادہ رکھتے ہون اسواسطے کہ اوس زمانہ مین یہ عادت تھی کہ جو کوئی کسی سے دشمنی رکھتا تو اوسکا کھانا
نہ کھاتا جب فرشتون نے حضرت ابراہیم مین خوف کا اثر دیکھا تو قالوا لا تخف بولے کہ تو نہ ڈر ہم فرشتے ہین خدا کے بھیجے ہوئے
حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تم کھانے سے کیون نہ کھایا یہ بچھڑا نہ ذبح کیا اور اوسکی مان سے نہ چھوڑا تب حضرت جبرئیل نے اپنا پر
اوس بچھڑے پر ملا پس وہ زندہ ہوکر کودنے لگا اور چلا آتا ہوا اپنی مان کی طرف چلا حضرت بی بی سارہ دروازہ کے پیچھے کھڑی یہ حال
دیکھتی تھین اور ابراہیم علیہ السلام اس حال سے متعجب ہوا اور فرشتون نے دوبارہ بات کرنا شروع کی وبشروہ اور خوشخبری دی اوسے
بغلام علیم ایک علم والے بیٹے کی یعنی حضرت سارہ سے ایک بیٹا اسحاق نام پیدا ہونے کی حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی کہ وہ بیٹا
جب جوان ہوگا تو عالم ہوگا فاقبلت امراتہ پھر گھر کی طرف رخ کیا اوسکی بی بی سارہ نے فی صرۃ غل کرنے کے حال مین
اور کہتی تھین الیلیا الیلیا اور یہ کلمہ اونکی زبان مین تھا جب بڑے امور ہوتے تو اوسوقت لوگ زبان پر لاتے تھے فصکت پھر طمانچہ مارا
وجھہا اپنے موہنہ پر جیسا کہ تعجب کے وقت عورتین کرتی ہین وقالت اور بولین عجوز عقیم بوڑھیا بانجھ کیا جنیگی قالوا
کذالک فرشتون نے کہا کہ ہان ایسی ہی خوشخبری دی ہے تجکو قال ربک کہا ہے تیرے رب نے اور جنے اوسکے کہنے کی خبر دی انہ
ھو الحکیم بیشک وہ حکم کرنے والا ہے تیرے بیٹا پیدا ہونے کا العلیم خوب جانتا ہے تیرا بانجھ ہونا اور جو کوئی حکمت والا
علم والا ہو وہ ضرور تیری درستی اور اصلاح بھی [illegible] آن ہم توانا بود [illegible]
مراد دل خویش ازو خواہ و بس پس جب ابراہیم علیہ السلام نے جانا کہ وہ فرشتے ہین اور اکٹھا ہوکر آئے تو کسی بڑے ہی کام کے واسطے ہوگا
قال فما خطبکم کہا کہ کیا بڑا کام ہے تمھارا ایھا المرسلون اے بھیجے ہوؤ قالوا وہ بولے کہ انا
ارسلنا ہم بھیجے گئے ہین الیٰ قوم مجرمین گنہگارون کے ایک گروہ کی طرف یعنی کافرون کی جانب اسواسطے
کہ سب گناہون کا سردار کفر ہی اور ہم آئے ہین لنرسل تاکہ ہم پھینکین علیہم اونپر یعنی اونکو ہلاک اور زیروزبر کرنے کے بعد
حجارۃ من طین پتھر مٹی سے یعنی مٹی پکی ہوئی پتھر کیسی سخت جیسے اینٹ مسومۃ پتھر نشان کیا ہوا
عند ربک تیرے رب پاس للمسرفین اون لوگون کے واسطے جو کفر اور گناہ مین حد سے باہر ہوجانیوالے ہین
کہا ہے کہ وہ پتھر نام لکھے ہوئے تھے سیاہ اور سفید خطوط سے یا ہر پتھر پر اوسکا نام لکھا تھا جو اوس پتھر سے ہلاک ہوگا اور یہ پتھر اونپر اوپر
ہلاک ہونے کے بعد برسائے گئے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ وہ پتھر اون لوگون پر برسے جو اوس شہر مین نہ تھے سب کافر وہ پتھر برسنے سے

ہلاک نہین ہوسا اور جب حضرت ابراہیم کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے موتفکہ مین قوم لوط کو ہلاک کرنے جاتے ہین تو آپ کا دل مبارک اپنے بھتیجے
لوط علیہ السلام کے سبب ملول و مغموم ہوا کہ اوسکا حال اس بلا مین کیا ہوگا فرشتے بولے کہ رنج نہ کیجیے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیان
نجات پاوینگی فَاَخْرَجْنَا پس نکال لینگے ہم مَنْ کَانَ فِیْهَا جو کوئی ہو موتفکے دیہات مین مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ گرویدہ
ہونے والون مین سے فَمَا وَجَدْنَا پھر ہم نہ پاوینگے فِیْهَا اون قریون مین غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ سوا ایک گھر
مسلمانون سے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیان اوسمین ہین اور بعضون نے کہا ہو کہ اوس قوم مین سے ایک شخص حضرت لوط پر
ایمان لایا تھا پس مین وَتَرَکْنَا اور چھوڑی ہمنے فِیْهَا اون دیہاتون مین اٰیَۃً ایک نشانی عذاب کی لِلَّذِیْنَ اون لوگون کی
بہتری کے واسطے جو یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ڈرتے ہین عذاب دردناک سے اور وہ نشانی سیاہ پانی ہین در قوم لوط
کا اوچھالنا وَفِیْ مُوْسٰی اور موسیٰ علیہ السلام کے قصہ مین بھی ایک نشانی ہو ڈرنے والون کے واسطے اِذْ اَرْسَلْنٰهُ جب
بھیجا ہمنے اوسے اِلٰی فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ جیسے ید بیضا اور عصا فَتَوَلّٰی
تو پھر گیا فرعون بِرُکْنِهٖ اپنی قوت کے سبب یعنی چونکہ لشکر اور خزانہ کے باعث سے زور رکھتا تھا اوس سبب سے ایمان لانے سے
انکار کیا وَقَالَ سٰحِرٌ اور بولا کہ موسیٰ جادوگر ہو دستبندی کر کے لوگون کو خلاف عادت کام دکھلاتا ہو اَوْ مَجْنُوْنٌ یا دیوانہ ہو کہ
اپنا انجام کار نہین سوچتا محققون نے کہا ہو کہ حضرت موسیٰ پر فرعون کی طعن اوسکے کمال نادانی کی دلیل ہو واسطے کہ دو مخالف
چیزون کے ساتھ طعن کی اس لیے کہ یہ ٹھہرا ہوا ہو کہ جادو کرنے کو کمال عقل اور زور ذہن چاہیے اور اوس فن مین پوری مہارت چاہیے اور
دیوانہ ہونا زوال عقل کی دلیل ہو تو کمال عقل اور زوال عقل ایک دوسرے کی ضد ہین تو فرعون جب حضرت موسیٰ سے پھر گیا اور اونپر طعن کی
اور اوسکی قوم اس بات مین اوسکے ساتھ متفق تھی فَاَخَذْنٰهُ تو پکڑ لیا ہمنے اوسکو اپنے غضب مین وَجُنُوْدَهٗ اور اوسکے لشکر کو
فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈال دیا ہمنے اون سب کو فِی الْیَمِّ دریا مین یعنی ہمنے اونکو ڈبو دیا وَهُوَ اور وہ فرعون مُلِیْمٌ مستحق ملامت تھا کیا
یا اپنے کو ملامت کرنے والا کہ مین نے ایمان کیون نہ قبول کیا اور موسیٰ سے پھر کر اونپر طعن کیون کی تھی اور اسی سبب سے اوسنے کہا تھا
کہ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَفِیْ عَادٍ اور قوم عاد کے ہلاک ہونے مین بھی نصیحت اور عبرت ہو عبرت
لینے والون کو اِذْ اَرْسَلْنَا جب بھیجی ہمنے عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ اونپر ہوا بے فائدے اور بغیر بھلائی کی
یعنی وہ ہوا جس سے نہ درخت بارور ہو اور نہ ابر اوٹھے مَا تَذَرُ نہ چھوڑا اوس ہوا نے مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ کسی چیز کو
کہ گذری عَلَیْهِ اوسپر اِلَّا جَعَلَتْهُ مگر یہ کہ کر دیا اوس چیز کو کَالرَّمِیْمِ مثل سوکھی ہوئی گھاس یا پرانی گلی ہوئی ہڈی کی
مانند وَفِیْ ثَمُوْدَ اور قوم ثمود کے قصہ مین بھی ایک نشانی ہو ڈرنے والون کے لیے اِذْ قِیْلَ لَهُمْ جب کہا گیا اونکے
واسطے حضرت صالح کی تکذیب اور اونٹنی کے کوچین کاٹنے کے بعد کہ تَمَتَّعُوْا فائدہ لو زندگی سے اور دنیا کے کامون سے
حَتّٰی حِیْنٍ عذاب کے وقت تک کہ تین دن گذرنے کے بعد وہ وقت ہوگا فَعَتَوْا اور سرکشی کی اونھون نے
عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ حکم سے اپنے رب کے اور اپنے حال کے تدارک مین نہ مشغول ہوے فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

پھر پکڑ لیا انھیں ہلاک کرنے والے عذاب نے یعنی ان کے بعد وَهُمْ يَنْظُرُونَ ○ اور وہ انتظار کرتے تھے اور بعد ازاں ایک چیخ جبرئیل
علیہ السلام کی چیخ درہی جیسا کہ اس مقام کے سوا کئی بار مذکور ہو چکا فَمَا اسْتَطَاعُوا پھر نہ سکے وہ مِنْ قِيَامٍ اوٹھنا یا اوٹھ سکنے کی
عاجزی سے کنایہ ہے یعنی کھڑے ہونے پر قادر نہ تھے کہ اوٹھیں اور عذاب سے بھاگیں یا یہ طاقت نہ رکھتے تھے کہ اپنی قوم کی اصلاح پر
قائم ہوں اور عذاب دفع کرنے میں کوشش کریں وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ○ اور نہ تھے انتقام لینے والے یعنی یہ نہ کر سکتے تھے کہ وہ
ایک دوسرے کو عذاب سے روکتے ہیں وَقَوْمَ نُوحٍ اور ہلاک کیا ہم نے قوم نوح کو مِنْ قَبْلُ قوم عاد اور قوم ثمود سے قبل إِنَّهُمْ
كَانُوا بیشک وہ لوگ تھے قَوْمًا فَاسِقِينَ ○ ایک گروہ فاسق یعنی کفر اور عصیان کے سبب دائرہ اطاعت سے نکلے ہوئے
وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا اور آسمان کو ہم نے بنایا بِأَيْدٍ اپنی قوت الہی یعنی قدرت خدائی سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوس قوت سے
جو ہم اوسکے پیدا کرنے پر رکھتے ہیں وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ○ اور ہم قادر ہیں اوسکے بنانے پر بندوں پر اسطرح ہم روزی
کشادہ کرنے والے ہیں جسطرح آسمان کو ہم نے کشادہ کر دیا وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا اور بچھایا ہم نے زمین کو فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ○
پھر خوب بچھایا ہے ہم نے اوسے وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ اور ہر جنس موجودات کی جنسوں میں سے خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ پیدا کی ہم نے دو قسم
کہ ایک دوسرے کی جوڑا ہونے والی ہیں یا شکل کے لحاظ سے جیسے مرد عورت یا تخالف کی رو سے جیسے اوجالا اندھیرا یا آگے پیچھے آنے کی راہ
جیسے رات دن یا مخالفت کی وجہ سے جیسے تر خشک اور اسی طرح قیاس کر لینا چاہیے آسمان زمین پہاڑ میدان بر و بحر کفر و ایمان
شقاوت سعادت جاڑا گرمی جن و انس اور صفات میں سے جیسے حلم و قہر نامردی اور مردانگی سخاوت اور بخل اور اسی کے مثل ہیں حق و باطل
شیرینی تلخی بیماری صحت غنی ہونا فقیر ہونا ہنسنا رونا خوشی غم موت زندگی اور علی ہذا القیاس جسقدر خیال کیجیے خدا کی مخلوقات میں
جوڑ نکلینگے اور یہ جوڑ اسواسطے پیدا کیے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ شاید تم نصیحت پاؤ اور یہ بات جانو کہ وحدانیت اور فردانیت
خاص میری ہی صفت ہے اسواسطے کہ تعداد ممکنات کے خاصوں میں سے ہے اور میں واجب بالذات ہوں اور وحدت عدد اور انقسام
نہیں قبول کرتا نظم ذاتش از قسمت و تعدد پاک + وحدتا و مقدس از اشتراک + از عدد و هم مزن که او فرد است + کی عدد بہر فرد در خورد است
احد است و شمار ازو معزول + صمد است و نیاز ازو مخذول + فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ پس بھاگو اور رجوع کرو خدا کی توحید کی طرف
یا اوسکے عذاب سے اوسکے ثواب کی جانب یا اوسکی معصیت سے اوسکی طاعت کی طرف اور شیخ سہل تستری سے یہ معنی منقول ہیں کہ بھاگو
اوسکی طرف اوسکے ماسوا سے اور بحر الحقائق میں یہ معنی لکھے ہیں کہ اے لوگو جو بھاگے ہو خلق میں تعلق کے سبب حق میں بھاگو
قطع تعلق کر کے اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام اسطرف راجع ہے کہ اپنے وصف سے بھاگو حق کے وصف کی طرف بلکہ اپنے سے
فرار کرو اور حق کے ساتھ قرار پکڑو بیت ہیچ تن در تو نیاویخت کہ از خود نہ گریخت + ہیچکس با تو نہ پیوست کہ از خود نہ برید + إِنِّي لَكُمْ بیشک
میں تمہارے واسطے مِنْهُ عذاب الہی سے نَذِيرٌ مُبِينٌ ○ ڈرانے والا ہوں کھلا ہوا یا وہ بات بیان کرنے والا ہوں جسے
سمجھنا چاہیے وَلَا تَجْعَلُوا اور نہ ٹھہراؤ اور نہ پوجو مَعَ اللَّهِ خدا برحق کے ساتھ إِلَٰهًا آخَرَ کسی دوسرے معبود کو إِنِّي لَكُمْ
بیشک میں تمہارے واسطے مِنْهُ خدا سے اوسکے غیر کی عبادت کرنے میں نَذِيرٌ ڈرانے والا ہوں مُبِينٌ کھلا ہوا اور

ع ۲۳

کھلا ہوا کَذٰلِکَ جسطرح تیری قوم کے لوگ تجھے سحر اور جنون کے ساتھ منسوب کرتے ہین اسی طرح مَآ اَتَى الَّذِيْنَ نہین آیا اون
لوگون کے پاس جو تجھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا قَالُوْا مگر یہ کہا اون لوگون نے کہ وہ رسول
سَاحِرٌ جادوگر ہے اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ یا دیوانہ ہے اگر رسول نے اون لوگون کو معجزہ دکھایا تو اوسکے فعل کو اون لوگون نے سحر کہا
اور اگر رسول نے بعث و حشر کی خبر دی تو اوسکے قول کو اون لوگون نے دیوانون کی بات سے مشابہت دی اَتَوَاصَوْا بِهٖ کیا وصیت
کردی تھی اون اگلون نے ان پچھلون کو یہ اس بات کی کہ سب نے یہی بات کہی استفہام نفی کے معنی مین ہے یعنی وصیت نہین کی بَلْ هُمْ
قَوْمٌ بلکہ وہ ایک گروہ ہین طَاغُوْنَ ۝ نافرمانی کرنے والے اور حد سے بڑھنے والے اور اونکی نافرمانی اور زیادتی یہ بات کہلاتی ہے
فَتَوَلَّ پس منھ پھیر عَنْهُمْ اونسے بدلا لینے تک وقت قتال پیدا ہو فَمَآ اَنْتَ پس تو نہین ہے بِمَلُوْمٍ ۝ ملامت کیا ہوا
نزدیک ہمارے اونسے منھ پھیرنے کی وجہ سے منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور
صحابہ رضی اللہ عنہم غمناک ہوئے کہ اب وحی بند ہوئی اور نزول عذاب نزدیک پہونچا تو پھر یہ آیت آئی کہ وَّذَكِّرْ اور نصیحت کیے
وعظ اور نصیحت چھوڑ نہین فَاِنَّ الذِّكْرٰى پس بیشک نصیحت کرنا تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فائدہ کرتا ہے مومنون کو یعنی
کافرون کے عناد اور انکار کے سبب سے مومنون کی تربیت سے ہاتھ نہ اوٹھا اسی طرح نصیحت کرنے پر ثابت رہ کہ وعظ کرنے سے
بہت فائدے ہین فصول مین ہے کہ وعظ کہنے والے کے کلام مین دس چیزین ہونا چاہیے تاکہ سننے والون کو مفید ہو ایک تو خدا کی
نعمت لوگون کو یاد دلائے کہ وہ شکر گزاری کرین دوسری محنت اور مصیبت کا ثواب ذکر کرے کہ لوگ اوس پر صبر کرین تیسری گناہون کا
عذاب بیان کرے تاکہ اوس سے باز آئین اور توبہ کرین چوتھی شیطانی وسوسہ اور مکر کو سنائے کہ لوگ اوس سے بچین پانچوین
دنیا کا فنا اور زوال اور بے اعتبار ہونا ظاہر کرے کہ لوگ اوس سے دل نہ لگائین چھٹی موت کا برابر ذکر کرتا رہے کہ سننے والے
چلنے پر آمادہ ہو جائین ساتوین قیامت اور اوسکی ہولون کا ذکر سنائے کہ اوس دن کا کام بنائین آٹھوین دوزخ کے درجے
اور اقسام عذاب شمار کرے کہ اوس سے ڈرین نوین بہشت کے درجے اور اوسکی نعمتین گنے تاکہ اوسکی طرف راغب ہون دسوین
کلام کی بنیاد خوف و رجا پر رکھے یعنی کبھی حق تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت بیان کرے تاکہ اوس سے ڈرین اور کبھی اوسکی رحمت مغفرت
مہربانی تقریر کرے تاکہ اوس سے امیدوار ہون تو جو نصیحت اور وعظ ان چیزون کو شامل ہو مومنون کو اوس سے نفع حاصل ہو
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اور ہمنے نہین پیدا کیا جنون اور آدمیون کو جو اہل ایمان ہین اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مگر واسطے
کہ میری عبادت کرین یا جتنے جن اور انسان ہین اون سب کو ہمنے نہین پیدا کیا مگر اسواسطے کہ اونکو اپنی عبادت کا ہم حکم کرین
اور سب کو حکم کیا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہین کہ نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر اسواسطے کہ ہمکو وہ
پہچانین اور سب اوسے پہچانتے ہین اپنے حکم نہین مانتے اور بعضے اوسکی عبادت مین شریک ٹھہراتے ہین اس آیت کے دقائق اور
حقائق جواہر التفسیر کے حوالہ ہین وَمَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ اور نہین چاہتا ہون مین اپنے پیدا کیے ہوون سے مِّنْ رِّزْقٍ کچھ روزی
وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اور نہین چاہتا ہون کہ کھانا دین مجھے بلکہ روزی دینا اور کھانا کھلانا میری ہی صفت ہے

پس اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ تحقیق کہ اللہ وہی ہے روزی دینے والا بندون کا اوسکا غیر نہین ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ صاحب اور قدرت والا اپنی قدرت مین استوار اور ثابت ترجمہ شاہ مین قوی اور متین کے معنی لکھے ہین کہ اوسکی قدرت ظاہر اوسکی قوت بالغہ کی دلیل ہوئی اور اوسکی شدت قوت اوسکی متانت قدرت پر حجت ہوگئی نہ کارسازی مین اوسکی متانت کو کچھ فتور ہو اور نہ رزق رسانی اور بندہ نوازی مین اوسکی قدرت کو کمی اور قصور ہو نظم رساند رزق بروجہی کہ شاید بسازد کار با نوعی کہ باید برو زحمت نواله ربا نوازد بہ حجت یکسان ابر کار سازد ۞ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا پس تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے ہے جنہون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کے سبب سے یعنی مکہ والون کے واسطے ہے ذَنُوْبًا حصہ عذاب مین سے مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِہِمْ مانند اونکے یارون کے حصے کے کہ وہ اگلے کافر تھے یعنی جو عذاب اونپر پہونچا تھا وہ انپر بھی پہونچیگا فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ پس چاہیے کہ جلدی نکرین اوسکے طلب کرنے مین فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا پس واے اون لوگون پر جو کافر ہوے مِنْ یَّوْمِہِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ۞ عذاب سے اونکے اوس دن کے جسکا وعدہ دیے گئے ہین اور وہ قیامت کا دن ہے یا جنگ بدر کا واللہ اعلم

سورۃ الطور مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی تسع واربعون اٰیۃ
سورۂ طور مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اونچاس آیتین ہین

وَالطُّوْرِ ۞ قسم طور سینا پہاڑ کی یعنی جبل زبیر کی جسپر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ کا کلام سنا اور بعضون نے کہا ہے کہ مطلق پہاڑ مراد ہین کہ زمین کی میخین ہین وَکِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۞ اور قسم کتاب کی لکھی ہوئی فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۞ ایسے صحیفہ مین جو پڑھتے وقت کھولا جاتا ہے اس کتاب سے قرآن مراد ہے یا وہ چیز جو لوح محفوظ مین لکھی گئی ہے اس تقدیر پر رق منشور مجاز ہوگا اسواسطے کہ لوح محفوظ زمرد سبز کی ہے یا حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تختیان مراد ہین کہ اونپر لکھتے وقت قلم کی آواز سنتے تھے یا توریت مراد ہے کہ اوسمین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت لکھی تھی یا اعمال لکھنے والے فرشتون کے نوشتے مراد ہین یا وہ کتاب مقصود ہے جو حق تعالیٰ نے فرشتون کے واسطے لکھی ہے کہ اوسمین جو کچھ ہوا ہے اور ہوگا اوسکا علم پڑھتے ہین وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ۞ اور قسم ہے آباد گھر کی یعنی کعبہ کی کہ حاجیون کی زیارت اور مجاورون کی خدمت سے اوسکی آبادی ہے یا اوس محل کی جو ساتوین آسمان پر کعبہ شریف کے مقابل و محاذی واقع ہوا ہے اور آباد ہونا اس سبب سے ہے کہ فرشتے کثرت سے اوسکا طواف کرتے ہین وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۞ اور قسم اونچی چھت یعنی آسمان کی کہ انوار حکمت جمع ہونے اور اسرار فطرت چھپے رہنے کی جگہ ہے یا قسم عرش اعلیٰ کی وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۞ اور قسم دریا کی جو چڑھا اور بڑھا ہے یعنی بحر محیط کی یا بحر الحیوان کی جو عرش کے نیچے ہے وہ ایسا دریا ہے کہ چالیس برس تک قبرون پر پہلے نفخہ کے بعد مینھ برسایا جائیگا تاکہ دوسرے نفخہ کے ساتھ قبرون سے مردے نکل آئین یا بحر مسجور سینہ ہے اور ارباب تحقیق کے نزدیک طور نفس ہے کہ کلیم قلب اوسپر حق سبحانہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اور کتاب مسطور ایمان ہے کہ رق منشور قلب مین قلم صنع ازلی نے لکھا ہوا ہے کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ اور بیت معمور عارفون کے دل کا بھید ہے کہ تجلیات سبحانی کی مفردون سے آبادی پائی ہے اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہے

کہ خانۂ دل کی چھت ہی اور بحر مسجور وہ دل ہی جو آتش محبت سے بھرا ہوا ہو اور قسم کا جواب یہ ہی کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ بیشک تیرے رب کا
عذاب لَوَاقِعٌ البتہ ضرور ہونے والا ہی اور اوترنے والا ہی مَا لَهُ نہیں ہی اوس عذاب کو مِنْ دَافِعٍ کوئی دفع کرنے والا بلکہ جان لو کہ
وہ واقع ہوگا يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ جس دن پھریگا آسمان مَوْرًا پھرنا یعنی اضطراب میں آکر پھٹ جائیگا وَتَسِيرُ الْجِبَالُ
اور چلینگے پہاڑ یعنی ہوا میں اوڑ جائینگے روئی کی طرح سَيْرًا چلنا یعنی اوڑکر فَوَيْلٌ تو ویل عذاب کی سختی يَوْمَئِذٍ اوس دن
لِلْمُكَذِّبِينَ تکذیب کرنے والوں کے واسطے ہوگی جنھوں نے خدا رسول کی بات کو جھوٹ جانا الَّذِينَ هُمْ وہ لوگ جو فِي خَوْضٍ
وقف لازم
شروع کرنے میں باطل باتوں کے کہ قرآن شعر ہی یا پڑھی ہوئی ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب اور بعث وحشر کا انکار يَلْعَبُونَ کھیل
کرتے ہیں یعنی غفلت کی رو سے یہ باتیں کرتے ہیں اور بیہودہ کلام کہتے ہیں يَوْمَ يُدَعُّونَ نہیں ڈرتے اوس دن سے جس دن
ڈالے جائینگے کافر یعنی ذلت اور سختی کے ساتھ کھینچے جائینگے إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ آتش دوزخ کی طرف دَعًّا کھینچ کر کہا ہی کہ کافروں کے
ہاتھ تو اونکی گردنوں میں باندھینگے اور اونکی پیشانیاں پیروں کی پشت سے جوڑ دینگے اور دوزخ میں ڈالدینگے اور کہینگے کہ هَٰذِهِ
النَّارُ الَّتِي یہ وہ آگ ہی کہ دنیا میں كُنْتُمْ بِهَا تھے تم اوسکے ساتھ تُكَذِّبُونَ تکذیب کرتے اور باور نہ رکھتے
اور پیغمبر کی وحی کو سحر جانتے تھے أَفَسِحْرٌ هَٰذَا کیا سحر ہی یہ جو تم دیکھتے ہو أَمْ أَنْتُمْ یا تم لَا تُبْصِرُونَ
نہیں دیکھتے ہو یہاں جسطرح دنیا میں کہتے تھے کہ ہماری نظربندی کردی ہی اِصْلَوْهَا دوزخ میں فَاصْبِرُوا
پھر صبر کرو اوسکے عذاب پر أَوْ لَا تَصْبِرُوا یا نہ صبر کرو بے صبری کرو سَوَاءٌ یکسان ہی عَلَيْكُمْ
تمپر صبر اور بے صبری یعنی نہ بچ سکتے ہو نہ بھاگ سکتے ہو اور ہمیشہ عذاب میں رہوگے إِنَّمَا تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہیں کہ
جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اوس چیز کی جو تم عمل کرتے تھے دنیا میں إِنَّ الْمُتَّقِينَ بیشک پرہیزگار
لوگ جنھوں نے کفر اور شرک سے پرہیز کیا فِي جَنَّاتٍ باغوں میں ہیں اور کیا باغ ہیں وَنَعِيمٍ اور نعمتوں میں ہیں
اور کیا نعمتیں ہیں فَاكِهِينَ خوش اور مزے اوڑانے والے بِمَا آتَاهُمْ اوس چیز کے سبب جو عطا کی ہی اونکو رَبُّهُمْ
اونکے رب نے ہمیشہ کے واسطے بزرگیاں وَوَقَاهُمْ اور بسبب اوسکے کہ بچایا اونکو رَبُّهُمْ اونکے رب نے عَذَابَ
الْجَحِيمِ عذاب دوزخ سے اور جنت کے فرشتے برابر اونسے کہینگے کہ كُلُوا کھاؤ جنت کے کھانے وَاشْرَبُوا اور پیو پینے کی
چیزیں کھانا پینا هَنِيئًا پچتا ہوا کہ نہ بدہضمی ہو اور نہ کمی کرے اور تمھارے واسطے یہ ہی بِمَا كُنْتُمْ بسبب اوسکے کہ
کرتے تھے تم دنیا میں تَعْمَلُونَ عمل کرتے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہرچند وعدہ بندہ کے کام پر ہی مگر عمل اوسکا
فضل ہی ورنہ ظاہر ہی کہ ہمارے کام کی کیا مزدوری ہوگی نظم ندارد فعل من آن زور بازو ÷ کہ با فضل تو گردد ہم ترازو ÷ بفضل
خویش و لطفت شو مرا یار ÷ بعدل خود مکن با فعل من کار ÷ مُتَّكِئِينَ تکیہ لگانے والے یعنی متقی لوگ بہشت میں تکیہ لگائے ہونگے
عَلَىٰ سُرُرٍ مَصْفُوفَةٍ تختوں پر جو سونے سے منڈھے ہونگے یا ایک دوسرے سے ملے ہوئے بچھے ہونگے وَزَوَّجْنَاهُمْ اور جوڑا
کردینگے ہم اونکو بِحُورٍ عِينٍ اون عورتوں کے ساتھ جنکا رنگ گورا آنکھیں کشادہ ہیں وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ

ایمان لائے خدا اور رسول کا وَاتَّبَعَتْهُمْ اور پیروی کی اونکی ذُرِّيَّتُهُمْ اونکی اولاد نے بِإِيمَانٍ ساتھ ایمان کے کامون مین
یا ایمان روز میثاق مین اَلْحَقْنَا بِهِمْ ملا دینگے ہم اونکے ساتھ ذُرِّيَّتَهُمْ اونکی اولاد کو خواہ بہشت مین یا اونکے درجون پر
پہونچنے مین یعنی اگر باپ دادا اوسکے درجے بلند ہونگے تو اونکی اولاد کے درجے بھی ہم بلند کردینگے تاکہ باپون کی آنکھیں اولاد کے دیدار سے
روشن ہون وَمَا أَلَتْنَاهُمْ اور ہم نہ گھٹائینگے باپون سے اس ملا دینے کے سبب مِنْ عَمَلِهِمْ اونکے عمل یعنی ثواب مین سے اونکے
کامون کے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز یعنی اولاد کو اونکے باپون کے درجون پر ہم پہونچادینگے ایسا کہ باپون کا ثواب کچھ کم ہو جاوے بلکہ اپنے
فضل و کرم سے اولاد کے رتبے مین ہم بلندی عطا کرینگے شیخ الاسلام حسین مروزی اپنے استاد خواجہ امام ابو علی سرخسی رحمہما اللہ تعالی
نقل کرتے ہین کہ ایمان اور عمل بہشت اور درجات بہشت کے واسطے علت نہین ہین اور بہشت اور اونکے درجون کا وعدہ
ایمان اور عمل پرہی ہے ایمان اور عمل کے نہین اور ایمان اور عمل کا وعدہ محض لم یزل پرہی ہے فضل خداوند لم یزلی پر موقوف ہے
تا فضل نباشد نشود کار تمام كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مکلف عاقل بالغ بِمَا كَسَبَ ساتھ اوس چیز کے جو اوسنے کی رَهِينٌ
گرو ہوگا قیامت کے دن یعنی اپنے کامون کی جزا کے ساتھ بندھا ہوا ہوگا اوس سے رہائی کی شکل نہین رکھتا اور دوسرے کے کام پر
مواخذہ نہین اور مکلف عورت کا بھی یہی حکم ہے وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ اور زیادہ دینگے ہم متقیون کو یعنی جو کچھ اونکو ہم دے چکے ہین
مزید بران اور دینگے جس قسم کے میوے وہ چاہینگے وَلَحْمٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ اور اوس چیز کے گوشت مین سے جسکو وہ خواہش
کرینگے يَتَنَازَعُونَ ایک دوسرے کو دینگے لینگے فِيهَا جنت مین كَأْسًا کاسہ بھرے ہوئے شراب بہشت سے اور یہ تعبیر
بیانی ہے کہ پیمانہ کا سے شراب مراد ہے چیز کا نام برتن کے نام پر رکھدیا ہے یعنی مومنون کو ایسی شراب پلائینگے کہ لَا لَغْوٌ فِيهَا نہ کوئی بیہودہ
بات ہوگی اوسمین یعنی اوسکے پینے کے وقت لغو نہ بکینگے اور نہ جھگڑینگے جیسے دنیا مین فاسقون اور شرابیون کی عادت ہے وَلَا تَأْثِيمٌ اور
نہ گنہگار ہونگے یعنی اونسے ایسا کوئی کام نہوگا جو گناہ کا ہو وَيَطُوفُ اور پھرینگے عَلَيْهِمْ اونکے گرد خدمت کے واسطے
غِلْمَانٌ لَهُمْ غلام جو خدمت کرنے والے اونکے ہین لڑکون کی صورت پر پیدا کیے گئے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ صفائی اور لطافت مین
لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ موتی ہین چھپے ہوئے سیپی مین کہ اون تک کسیکا ہاتھ نہین پہونچا ہے معالم مین قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے
کہ کسی نے کہا کہ خادم تو ایسے ہونگے تو مخدوم کیسے ہونگے فرمایا کہ خادم پر مخدوم کو ایسی فضیلت ہوگی جیسے ستارون پر چودھوین
رات کے چاند کو ہوتی ہے تبیان مین ہے کہ مشرکون کے لڑکے جنتیون کے غلام ہونگے اور لڑکیان حور عین اور مومنون کی
اولاد اپنے باپون کے ساتھ اوسی ہیئت پر ہوگی جسطرح دنیا مین تھی اور یہ عجیب غریب نقل ہے وَأَقْبَلَ اور متوجہ ہونگے بَعْضُهُمْ
بعضے جنتی عَلَىٰ بَعْضٍ بعض پر يَتَسَاءَلُونَ پوچھتے ہونگے ایک دوسرے کا احوال اور اعمال قَالُوا إِنَّا كُنَّا
کہینگے وہ کہ بیشک ہم تھے قَبْلُ پہلے اس سے فِي أَهْلِنَا اپنے لوگون کے درمیان مُشْفِقِينَ ڈرنے والے عذاب
الٰہی سے یا حکم کی برائی یا دشمنون کے برا کہنے یا انجام کار سے فَمَنَّ اللَّهُ پھر احسان رکھا اللہ نے عَلَيْنَا ہم پر اپنی رحمت
یا توفیق عصمت سے وَوَقَانَا اور بچایا ہم کو عَذَابَ السَّمُومِ آگ کے عذاب سے جو لون کی طرح مسام مین

نقود کرتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سموم جہنم کا نام ہی اِنَّا بیشک ہم كُنَّا تھے ہم مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ اس سے پہلے دنیا مین کہ عبادت
کرتے تھے خدا کی اور اوسے پکارتے تھے اور دوزخ سے بچاو مانگتے تھے تو اوسنے ہماری دعا قبول فرمائی اِنَّهٗ بیشک وہ هُوَ الْبَرُّ
وہ تو ہی بھلائی کرنے والا بندون کے ساتھ الرَّحِيمُ مہربان اوپر لکھا ہی کہ کافر لوگ مکہ معظمہ کی گھاٹیون پر کھڑے ہوتے اور
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب کے قافلون کے سامنے کاہن مجنون شاعر ساحر کہتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم انکی ان باتون سے نہایت غمگین ہوتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت کر وای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے
موافق اہل مکہ کو اور اسپر ثابت رہو اور مشرکون کی باتون پر غمگین ہو فَمَا أَنْتَ پس نہین ہی تو بِنِعْمَتِ رَبِّكَ اپنے رب کی
نعمت و بخشش کے ساتھ یعنی بحمد اللہ و انعامہ بِكَاهِنٍ کاہن جو غیب کی خبریں بتاتا ہی اوسپر وحی اوترے وَلَا مَجْنُونٍ اور نہ تو دیوانہ ہو جسکی
عقل پوشیدہ ہوئی ہی یا جن اوسپر لپٹے ہوتا ہی أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ بلکہ وہ کافر کہتے ہین کہ وہ شاعر ہی نَتَرَبَّصُ
بِهٖ یا انتظار کرتے ہین ہم اوسکے ساتھ رَيْبَ الْمَنُونِ حادثہ زمانہ کا یعنی ہم اوسکی موت کے منتظر ہین
جیسے اور شاعر مر گئے یا ہم امید رکھتے ہین کہ اوسکی موت بھی اوسکے باپ دادا کی موت کے مثل ہو یعنی جلدی مر جائے اور
بڑھاپے تک نہ پہونچے لیئے قُلْ کہہ تَرَبَّصُوا کہ منتظر رہو میری موت کے فَإِنِّي مَعَكُمْ پس بیشک مین بھی
تمہارے ساتھ مِنَ الْمُتَرَبِّصِينَ منتظرون مین سے ہون یعنی تمہارے ہلاک ہونے کا منتظر ہون جسطرح تم میرے
ہلاک ہونے کے منتظر ہو أَمْ تَأْمُرُهُمْ کیا حکم کرتے ہین انکو أَحْلَامُهُمْ انکی عقلین بِهٰذَا ان باتون کا جو ایک دوسری کی
نقیض ہین کہ تجھکو کاہن کہتے ہین اور کاہن ہونے کو تیز عقل ہونا لازم ہی اور پھر مجنون بھی کہتے ہین اور جنون کے ساتھ
عقل کچھ نہین ہوتی اور شعر کے ساتھ منسوب کرتے ہین شاعر کا کلام موزون اور خیالی ہونا چاہیے اور وہ بھی جنون کے ساتھ میسر
نہین ہوتا پس کافرون کی یہ باتین عقل کے موافق نہین ہین أَمْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ گروہ ہین طَاغُونَ حد سے گذرے ہوئے جھگڑے
اور عناد مین أَمْ يَقُولُونَ بلکہ کہتے ہین تَقَوَّلَهٗ کہ اوسنے قرآن بنا لیا ہی اپنی طرف سے اور ایسا نہین ہی جیسا وہ کہتے ہین
بَلْ لَا يُؤْمِنُونَ بلکہ وہ نہین ایمان لاتے ہین تکبر اور حسد کی وجہ سے فَلْيَأْتُوا پس کہو کہ لاوین بِحَدِيثٍ مِثْلِهٖ
کوئی بات قرآن کے مثل إِنْ كَانُوا اگر ہین صَادِقِينَ سچے اس بات مین کہ قرآن اپنی طرف سے بن سکتا ہی یعنی اگر قرآن
بنا لینے کی چیز ہی تو یہ لوگ عرب کے فصیح اور بلیغ ہین انسے کہو کہ اوسکے مثل ایک بات بناؤ أَمْ خُلِقُوا کیا پیدا کیے گئے ہین وہ
مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ بے چیز کے یعنی بے ماں باپ کے مراد یہ ہی کہ یہ لوگ آدمی ہین آدمی سے پیدا ہوئے جماد نہین ہین کہ امور شرعیہ سمجھین
بعضون نے آیت کے معنی اس طرح کیے ہین کہ کیا وہ مخلوق ہین بے خالق کے اور محال ہی کہ کوئی پیدا کیا ہوا بے پیدا کرنے والے کے ہو أَمْ هُمُ
الْخَالِقُونَ یا وہ پیدا کرنے والے ہین خود اپنے کو اور یہ بات صاف باطل ہی کہ کوئی معدوم کسی چیز کو کیونکر موجود کر سکتا ہی
أَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ کیا اونھون نے پیدا کیے آسمان اور زمین ایسا نہین ہی بَلْ لَا يُوقِنُونَ
بلکہ وہ یقین نہین کرتے شک مین پڑے ہین أَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہین خَزَائِنُ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کے

ع ۱ ۳۹

یعنی فضل کے خزانے کہ جسکو چاہین نبوت دین یا علم کے خزانے تاکہ جانا لین کہ منصب نبوت کے قابل کون ہی اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ؕ یا وہ مسیطر اور غالب ہین اور مسلط کہ جو کچھ چاہین کرین اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے سُلَّمٌ سیڑھی ہی کہ اوسپر چڑھ کر آسمان پر چلے جا یَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ سنتے ہین اوسمین فرشتون کی باتین جو کہ غیب مین سے فرشتون کی جانب سے کہیجاتی ہین اگر ایسا ہی فَلْيَاْتِ تو چاہیے کہ لائے مُسْتَمِعُهُمْ اپنے سننے والے کو جو آسمان پر گیا اور غیب کا پیغام سن آیا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؕ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ جو اس بات پر گواہ ہو کہ اوسکا سن آنا سچ ہی اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ کیا اللہ کے واسطے بیٹیان ہین وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ؕ اور تمھارے لیے بیٹے ہین اس کلام مین مشرکون کی حماقت و جہالت بیان کرتا ہی اور یہی بار اوپر گذرا اَمْ تَسْــَٔـلُهُمْ کیا مانگتا ہی تو اونسے احکام پہونچانے پر اَجْرًا کچھ بدلا کہ اوسکا تاوان پڑا فَهُمْ پس وہ مِّنْ مَّغْرَمٍ تاوان پڑنے سے مُّثْقَلُوْنَ ؕ گران بار ہوتے ہین اور تجھسے مونھ پھیرتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ کیا اونکے پاس وہ چیز ہی جسمین غیب لکھا ہوا ہی یعنی لوح محفوظ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ؕ پس وہ لکھتے ہین کہ قیامت او بعث کے باب مین پیغمبر کی خبر باطل ہی یا یہ لکھتے ہین کہ تمھاری موت کب ہوگی اور ایسا نہین ہی اَمْ يُرِيْدُوْنَ بلکہ چاہتے ہین كَيْدًا مکر اور قصد تیرے بارہ مین اس سے وہ مکر مراد ہی جو دار الندوہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کرتے تھے کہ قتل کیجیے یا قید یا شہر بدر فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس وہ لوگ جو ایمان لائے هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ؕ وہی مکر کیے گئے ہین یعنی اوس کید اور مکر کی سزا اور وبال اونھی پر پڑیگا اور جنگ بدر مین قتل کیے جاینگے اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ کوئی معبود خداے برحق کے سوا کہ جو عذاب اونکے مکر کی مکافات ہی وہ اونسے روک رکھے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی اللہ کے واسطے ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ اوس چیز سے جسے اوسکا شریک لاتے ہین یا اوسکے واسطے شریک پکڑتے ہین نظم نزدیک عزتش ننشیند غبار شرک ٭ با وحدتش کسے و شرکت چہ سان زند ٭ ہر طرح کا فکند بوصفش خیال و وہم ٭ وست کمال آتش غیرت وران زند ٭ قریش کے معاند حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے تھے کہ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ آسمان کا ٹکڑا ہمپر اوتار و اگر اپنے وعدہ مین سچے ہو تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ يَّرَوْا اور اگر دیکھین كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان کا سَاقِطًا اوترنے والا اونکے سر پر تو يَّقُوْلُوْا کہین دشمنی اور تکبر کی راہ سے کہ یہ آسمان کا ٹکڑا نہین بلکہ سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ؕ ابر ہی ایک پر ایک بندھا اور تہ بر تہ چپکا ہوا یعنی باوصف اسکے کہ عذاب کے آثار دیکھین تو بھی کفر سے باز نہ آئین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ روک اونسے اور اونکو چھوڑ دے یعنی اونسے جنگ نہ کر ابھی قتال کرنے کا دن نہین ہی اور اونکی سزا چھوڑ دے حَتّٰى يُلٰقُوْا یہانتک کہ آنکھون سے دیکھ لین يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ اوس دن کو جسمین يُصْعَقُوْنَ ؕ ہلاک کیے جاینگے یا نفخہ اولی سے بیہوش ہو جاینگے يَوْمَ لَا يُغْنِيْ جسدن نہ نفع کریگا اور نہ باز رکھیگا عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ اونسے اونکا مکر شَيْــًٔا کسی چیز کو عذاب مین سے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ اور نہ وہ مدد دیے جاینگے عذاب سے بچانے والے عذاب اونسے عذاب کو نہ روکیگا اوسدن سے قیامت کا دن مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روز بدر مراد ہی وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ عذاب ہی عذاب آخرت سے جو لون کی طرح مسلمانون

یا دنیا مین مواخذہ جنگ بدر مین قتل ہوکر اور سات برس کے قحط مین مبتلا ہوکے **وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ** اور لیکن بہت کا فر **لَا يَعْلَمُوْنَ** نہین جانتے اسے **وَاصْبِرْ** اور صبر کر **لِحُكْمِ رَبِّكَ** اپنے رب کے حکم کے واسطے کہ اونکے بارہ مین نازل ہوا اونکو مہلت دیکر اور خود اونسے تکلیف اوٹھا کر **فَاِنَّكَ** پس بیشک تو **بِاَعْيُنِنَا** ہماری حفاظت مین ہی اور ہم تجھکو دیکھتے ہین اور تیری حفاظت کرتے ہین **وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ** اور نماز پڑھ اپنے رب کی حمد کے ساتھ **حِيْنَ تَقُوْمُ** جس وقت کہ اوٹھے تو خواب سے یا جب نماز کو کھڑا ہو تو سبحانک اللھم وبحمدک کہہ یا مجلس سے تم اوٹھو تو کہو سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک حدیث مین ہی کہ مجلس سے اوٹھتے وقت جب یہ کلمات کہتے ہین تو جو لغو اور لہو اوس مجلس مین واقع ہوا ہو یہ کلمات اون سب کا کفارہ ہو جاتے ہین **وَمِنَ الَّيْلِ** اور کچھ رات **فَسَبِّحْهُ** پس نماز پڑھ اوسکے واسطے اس لیے کہ رات کو عبادت کرنا بہت دشوار ہی اور نفس پر بہت سخت ہی **وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ** اور نماز ادا کر تارے پھرنے کے پیچھے یعنی جب صبح کے اوجالے مین تارے غائب ہو جاتین اس سے نماز فجر کے قبل کی دو رکعتین سنت مراد ہین اور صاحب موضح اور مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ اس سے صبح کی نماز مراد ہی

سورۃ النجم مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اثنتان وستون آیۃ
سورۂ نجم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ باسٹھ آیتین ہین

جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علانیہ دعوت اسلام کی تو مشرکون نے طعن شروع کی اور کہنے لگے کہ معاذ اللہ محمد اپنے باپ دادا کے دین سے گمراہ ہوگیا اور خطا کی تو حق تعالی نے فرمایا کہ **وَالنَّجْمِ** قسم ستارے کی **اِذَا هَوٰى** جب طلوع کرے یا غروب اس سے سب تارے مراد ہین کہ مسافرون کو راہ بتانے والے ہین تری اور خشکی مین یا وہ ستارے مراد ہین جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت زمین کے نزدیک آ گئے تھے یا وہ ستارے مقصود ہین جنسے شیطانون کو مارتے ہین جب وہ آسمان کے قریب چور اکر فرشتون کی باتین سننے کو جاتے ہین اور بعضون کے نزدیک نجم ثریا ہی یا زہرہ یا زحل اور بعضون نے کہا ہی کہ نجم قرآن مراد ہی اور ہوی نزول کے معنی مین ہی یعنی قسم ہی قرآن کی سورتون اور آیتون کی جب وہ نازل ہوتی ہین اور ایک گروہ کے نزدیک وہ گھاس ہی جسکی ٹہنی نہین ہوتی اور ہوی یعنی سقط یعنی قسم اوس گھاس کی جب وہ گر پڑتی ہی اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ستارہ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مراد ہی جب شب معراج مین آپ آسمان پر سے اوترے اور لباب مین کہا ہی کہ آنحضرت ہی مراد ہین جب شب معراج مین آپ آسمان پر گئے اور ہوی سے دونون معنی لے سکتے ہین اور محققین کے نزدیک یہ ہی کہ حق تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستارۂ دل کی قسم کھائی جو آسمان توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا ہی اور جواب قسم یہ ہی کہ **مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ** گمراہ نہین ہوا صاحب تمہارا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکا نام صاحب اس جہت سے ہی کہ آپ دعوت اسلام کافرون کی صحبت مین بیٹھنے پر مامور تھے **وَمَا غَوٰى** اور راہ سے خطا نہین کی اور کسی باطل امر کا اعتقاد نہین کیا **وَمَا يَنْطِقُ** اور نہین بیان کرتا ہی **عَنِ الْهَوٰى** اپنے نفس کی خواہش سے یا اپنی طبیعت کی آرزو سے یعنی باطل کلام نہین کرتا ہی اور اصل معنی یہ ہین

کہ نہ تھا بولنا قرآن کے ساتھ ہوائے خواہش نفس کے ساتھ نہیں اِنْ هُوَ نہیں وہ جسکے ساتھ وہ بولتا ہے اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ﴿٤﴾
مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے اوسکی طرف عَلَّمَهٗ سکھائی اوسکو یہ وحی اور لایا اوسکے پاس فرشتہ شَدِیْدُ الْقُوٰی ﴿٥﴾ سخت قوتوں والا
یعنی جبرئیل امین اور اونکی قوت سے ایک یہ بات تھی کہ قوم لوط کے شہر کو زمین سے اوکھاڑ کر اپنے بازو پر اوٹھا لیا اور آسمان کے قریب
لیجا کر اولٹ دیا اور اونکی ایک چیخ سے تمام قوم ثمود مر گئی ذُوْ مِرَّةٍ اچھی صورت والا فَاسْتَوٰی ﴿٦﴾ پھر سیدھا کھڑا ہوا یعنی
جبرئیل علیہ السلام اوس کام پر جسکے ساتھ قائم ہوئے جسپر مامور تھے یا اپنی اصلی صورت پر ٹھہرے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ﴿٧﴾
اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا یعنی مطلع آفتاب کے قریب یہانتک کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دیکھا اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا حضرت جبرئیل کو کسی نے صورت اصلی پر نہیں دیکھا اور آپ نے اونکو دوبارہ دیکھا ہے پہلی بار تو جب اونکی اصلی
صورت پر دیکھا تو بیہوش ہو گئے اور جب آپ ہوش میں آئے تو حضرت جبرئیل کو اپنے قریب دیکھا کہ ایک ہاتھ آپکے سینہ مبارک پر دوسرا
آپکے شانہ پر رکھے ہوئے بیٹھے تھے حق تعالی اسی بات سے خبر دیتا ہے کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر علیہما السلام کے بعد اسکے
کہ آپ جبرئیل امین کو دیکھکر بیہوش ہو گئے تھے فَتَدَلّٰی ﴿٨﴾ پھر سرکا یا حضرت سے بات کرنیکو فَكَانَ تو تھا فرق جبرئیل اور محمد
علیہما السلام کے درمیان قَابَ قَوْسَیْنِ دو کمانوں کے درمیان کا اَوْ اَدْنٰی ﴿٩﴾ بلکہ اوس سے بھی بہت کم فَاَوْحٰی پھر وحی کی
جبرئیل نے اور ظاہر کر دیا اِلٰی عَبْدِهٖ خدا کے بندہ کی طرف کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مَا اَوْحٰی ﴿١٠﴾ جو کچھ وحی کی خدا نے یعنی
جبرئیل امین سے کہا اور بعض کے قول پر یعنی ضمیریں حق تعالی کی طرف پھرتی ہیں اور بعضی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اسطرح کہ ثم
دنی پھر نزدیک ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت احدیت کے ساتھ یعنی مقرب درگاہ الہی ہوئے مرتبہ میں مکان میں نہیں فتدلی پھر فروتنی کی یعنی
خدمت کا سجدہ بجا لائے اور چونکہ وہ مرتبہ خدمت کے واسطے سے پایا تھا تو دوبارہ زیادہ خدمت ادا کی اور سجدہ میں قرب کا وعدہ بھی ہے کہ
اَقْرَبُ مَا یَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ اَنْ یَّكُوْنَ سَاجِدًا اور فکان قاب قوسین او ادنی کنایہ ہے تاکید قربت اور تقریر محبت سے فہم کے قریب ہو جانے کے
واسطے تمثیل کی صورت میں ادا ہوا اسواسطے کہ عرب کے بڑے آدمیوں کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی عہد پکا کرنا چاہتے کہ یہ عہد ٹوٹنے نہ پائے
تو دونوں عہد کرنے والے اپنی کمان لاتے اور ایک دوسرے سے ملاتے اور دونوں عہد کرنے والے دونوں قبضے پکڑکے ایکبارگی کھینچکے
متفق ہو کے ایک تیر اوس میں پھینکتے اور اون دونوں عہد کرنے والوں سے یہ صورت ظاہر ہوتا ان معنی کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے
درمیان موافقت کلی متحقق ہو گئی اور ایسا اتحاد ہو گیا کہ اسکے بعد ایک کی رضامندی اور ناراضی دوسرے کی رضامندی اور ناراضی کا
سبب ہو گی تو گویا اوس آیت باعنایت میں یہی معنی ادا کیے گئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت اور محبت
حق تعالی کے ساتھ اس مرتبہ ہے کہ جو مقبول رسول ہے وہ مقبول خدا ہے اور جو مردود جناب مصطفی ہے وہ مردود بارگاہ [illegible]
اور علی ہذا القیاس اور محققوں کے نزدیک دنی اشارہ ہے آپکے مکان نفس کی طرف اور فتدلی آپکے دل پر جانے واسطے [illegible]
اور فکان قاب قوسین آپکی روح سلیمہ کے مقام کی طرف اور او ادنی آپکے سر منور کے مرتبہ کی جانب اور آپکا نفس [illegible] مَا كَذَبَ [illegible]
اور آپکا دل منزل محبت میں اور آپکی روح مقام قربت میں اور آپکا سر مرتبہ مشاہدہ میں تھا شیخ ابو الحسن نوری سے لوگوں نے [illegible]

ہر پتّے پر ایک فرشتہ تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اوس درخت کو گرد فرشتے اسطرح اوڑتے تھے جیسے سونیکے پروانے یا نور کبریا اوس کو گھیرے
چھپائے تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ نہ پھری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ یعنی داہنے بائین نہین دیکھا وَمَا طَغٰى اور نہ بڑھی
اوس حد سے جسکو دیکھنا مقرر تھا اس آیت مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن ادب اور علو ہمت کی تعریف ہے
کہ اوس رات تمام کائنات مین سے کسی کی طرف اپنے التفات نہین فرمائی اور دل کی آنکھ مشاہدۂ جمال الٰہی کے سوا اور کسی پر نہین کھولی
نظم درو دیدہ کشید کحل مازاغ ÷ ز ریاغ نگاہ کرد نی باغ ÷ میراند براق عرش پرواز ÷ تا حجلۂ ناز و پردۂ راز ÷ بیس پردہ نہ پیش
دیدہ برخاست ÷ بے پردہ بدید آنچہ دل خواست ÷ لَقَدْ رَاٰى قسم خدا کی کہ دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج
مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى اپنے رب کی قدرت کی نشانیون مین سے بہت بڑی یعنی بڑی بڑی نشانیان دیکھین
جیسے جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو بازو سمیت ہر ایک بازو مشرق سے مغرب تک اور سبز رفرف اور سدرۃ المنتہی اور عرش عظیم
اور کرسی اور سب عجائب ملکی اور ملکوتی اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى بھلا خبر دو مجھکو لات اور عزیٰ وَمَنٰوةَ
الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى اور منات تیسرا اور یہ سب وہ کرسکتے ہین جو خدا نے کیا ہی لات ایک بت تھا ثقیف کا طائف مین
یا قریش کا نخلہ مین اور عزیٰ ایک درخت ہی غطفان کے اوسے پوجا ہی اور منات ایک بڑا پتھر ہی کہ ہذیل و خزاعہ اوسکو
کرتے تھے یا ایک بت سلسل تھا کہ بنو کعب اوسکی عبادت کرتے تھے اور کافر یہ اعتقاد رکھے ہوئے تھے کہ ہر بت کے اندر ایک پری
اور یہ جن یا فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَلَكُمُ الذَّكَرُ کیا تمہارے واسطے بیٹے ہین وَلَهُ الْاُنْثٰى
اور خدا کے واسطے بیٹیان تِلْكَ یہ بانٹ اور تقسیم اِذًا جبکہ ایسی ہی ہو تو قِسْمَةٌ ضِيْزٰى بانٹ ہی نادرست و بیجا
اسواسطے کہ خدائی مین جس چیز سے کہ تم ننگ و عار رکھتے ہو اوسے اپنے خالق کی طرف نسبت کرتے ہو اِنْ هِيَ نہین ہین وہ
اِلَّآ اَسْمَآءٌ مگر نام چند کہ اون نامون سے سَمَّيْتُمُوْهَآ نام رکھ لیا ہی تمنے اونکو اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ تمنے اور تمہارے
باپ دادا نے اپنی خواہش کے موافق یعنی خداؤن کے نام تم انپر بولتے ہو اور خدائی کے معنی مین سے انمین کچھ نہین ہی مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
نہین بھیجی ہی اللہ نے بِهَا اونکی عبادت پر مِنْ سُلْطٰنٍ کوئی دلیل کہ اوس دلیل کو پکڑ کر جھگڑنے والے پر غالب ہو جاؤن اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
پیروی نہین کرتے مشرک بت پوجنے مین اِلَّا الظَّنَّ مگر شک اور گمان کی یعنی اونھون نے یہ توہم کیا کہ اونکا کام حق ہی وَمَا تَهْوَى
الْاَنْفُسُ اور متابعت نہین کرتے مگر اوسکی جو چاہتے ہین اونکے نفس یعنی اپنے نفس کی خواہشون کی پیروی کرتے ہین اور اوس
جو کچھ شیطان اونکی نظر مین آراستہ کرتا ہی وَلَقَدْ جَآءَهُمْ اور البتہ آئی اونکے پاس مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى
اونکے رب کی طرف سے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین اَمْ لِلْاِنْسَانِ کیا ہی انسان کے واسطے یعنی کافرون کے لیے
مَا تَمَنّٰى جو کچھ آرزو کرتے ہین بتونکی شفاعت یا یہ جو کہتے ہین کہ نبوت فلان فلان شخص کو کیون نہ دی فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ
وَالْاُوْلٰى پس اللہ ہی کے واسطے ہی ملک آخرت کا اور مملکت دنیا کی جو کچھ جسے چاہے دے کسی کو اوسپر
تحکم نہین پہونچتا وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ اور بہتیرے فرشتے فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین کہ کافر اون

ع ۵

شفاعت کے امیدوار ہین وَلَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ فائدہ نکریگی اونکی شفاعت شَیْئًا کچھ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ
مگر بعد اسکے کہ اذن دے خداے تعالی اونکی شفاعت مین لِمَنْ یَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہے فرشتون مین سے کہ وہ شفاعت کرین
یا لوگون مین سے جسکے لیے ارادہ کرے کہ وہ لوگ اپنے لوگون کی شفاعت کرین وَیَرْضٰی اور پسند کرے حق تعالی اوسے شفاعت
کرنے والا ہونیکے واسطے یا شفاعت قبول کیا گیا ہونیکے لیے اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے
بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِکَةَ البتہ وہ نام رکھتے ہین فرشتون کو تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰی نام رکھنا
عورتون کا یعنی کہتے ہین کہ اللہ کی بیٹیان ہین وَمَا لَهُمْ بِهٖ اور نہین ہے اونکو بہ اوس چیز کا جو وہ کہتے ہین اونکو عورتین
مِنْ عِلْمٍ کچھ علم اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ نہین پیروی کرتے ہین اس بات مین اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی یعنی حق تعالی کو
علم کے سوا اور کسی طرح ادراک نہین کرسکتے اور حقائق کی معرفت مین گمان کا کچھ اعتبار نہین وَاِنَّ الظَّنَّ اور تحقیق کہ گمان
لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا نفع نہین کرتا شخص حق سے کچھ یعنی دفع نہین کرتا عذاب الٰہی مین سے کسی چیز کو اگر عذاب
نازل ہو فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی پس منہ پھیر اوس شخص سے جو منہ پھیرتا ہو عَنْ ذِکْرِنَا ہمارے ذکر سے کہ وہ
قرآن ہو وَلَمْ یُرِدْ اور نہین چاہتا اپنے عمل سے اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا مگر دنیا کی زندگی کو ذٰلِکَ یہ دنیا کی محبت
اور اوسے اختیار کرنا مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ پہونچ اونکی ہی علم سے اور اوس کے سوا وہ نہین کرسکتے بلکہ اونکی
ہمت اوسی کو جمع اور ذخیرہ کرنے مین مصروف اور موقوف ہو اور بعضے عالم کہتے ہین کہ یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہے
اِنَّ رَبَّکَ بیشک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ وہ تو بڑا جاننے والا ہی بِمَنْ ضَلَّ اوسے جو گمراہ ہوا عَنْ سَبِیْلِهٖ راہ
دین اسلام کی وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ خوب جانتا ہی بِمَنِ اهْتَدٰی اوس شخص کو جسنے راہ پائی حق اور ہر ایک کو جزا
اوسکے لائق دیگا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور خدا کے واسطے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی موجودات علوی وَمَا فِی
الْاَرْضِ اور جو کچھ زمینون مین ہی مخلوقات سفلی اور وہ سب کا مالک ہی اور سب کو جزا دینے پر قادر ہی تو اونکو قیامت مین
لائیگا لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا اون لوگون کو جنہون نے برا کیا یعنی کافر ہوے بِمَا عَمِلُوْا عذاب
اوس چیز کے جو اونہون نے کیا یعنی آتش دوزخ سے مبتلا ہوے وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا اور جزا دیگا اونہین جنہون نے
نیکی کی اور توحید کے قائل ہوے بِالْحُسْنٰی اچھی جزا کے ساتھ کہ بہشت ہی الَّذِیْنَ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہین
جو یَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہین یا الگ ہو جاتے ہین کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے بڑے گنا یعنی کبیرہ گناہون
جنکے باب مین وعید واقع ہوئی یا اون گناہون کے لیے کچھ حد مقرر ہوئی وَالْفَوَاحِشَ اور بڑی فاحشہ باتون
یعنی خاص زنا سے کہ گناہ کبیرہ مین بڑا فاحش گناہ ہی اور فاحشہ باتون مین بہت برا ہی اِلَّا اللَّمَمَ مگر چھوٹے گناہ
یعنی اگر کوئی وہ گناہ کرے جو تھوڑا سا اور چھوٹا سا گناہ ہی یا اوسکے دل مین آئے اور وہ کرے نہین تو یہ گناہ معاف ہین اِنَّ
رَبَّکَ بیشک تیرا رب وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ بڑا بخشنے والا ہی اسواسطے کہ اوسکی مغفرت سب گناہگارون کو پہونچتی ہی

ربع

نظم گر بیا بگناہ ما گرانست ۞ عفو کرم تو بیکرانست ۞ مارا گنہ از حد برونست ۞ عفو تو ز جرم ما فزونست ۞ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ وہ خوب
جانتا ہی تمھارا احوال اِذْ اَنْشَاَكُمْ جسوقت پیدا کیا تمکو یعنی تمھاری پیدائش کی ابتدا کی مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی تمھارے
باپ آدم علیہ السلام کو اوسنے خاک سے پیدا کیا اور افعال اقوال احوال سب اوسنے جان لیے وَاِذْ اَنْتُمْ اور اوسوقت جبکہ تم
اَجِنَّةٌ بچے تھے فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ اپنی ماؤن کے پیٹون مین تو وہ تمھارے امور کی کیفیت جانتا تھا
فَلَا تُزَكُّوْٓا پس تعریف نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنے نفسون کی بیگناہی اور کثرت خیر اور خوبی اوصاف کے ساتھ لباب مین ہی
کہ جب یہود کا کوئی لڑکا مرتا تو کہتے کہ وہ صدیق ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سنی اور فرمایا کہ یہود جھوٹ کہتے ہین کوئی
لڑکا اپنی مان کے پیٹ مین نہین مگر یہ کہ یا وہ سعید ہی یا شقی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ تمھارا حال خوب جانتا ہی ابتداے خلقت سے
جب تم اپنی ماؤن کے پیٹ مین چھوٹے چھوٹے بچے تھے تو تم اپنی تعریف نہ کرو اور ایک قول ہی کہ بعض لوگون نے کہا کہ ہماری نماز ہی
ہمارا روزہ ہی ہمارا حج ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی تعریف نہ کرو هُوَ اَعْلَمُ وہ خوب جانتا ہی بِمَنِ اتَّقٰى ۝ اوس شخص کو
جو تقوی اور پرہیزگاری کرتا ہی اور اپنے کام مین خلوص رکھتا ہی لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیچھے چلتا اور آپکا کلام سنا کرتا مشرکون نے اوسے ملامت کی کہ تو اپنے باپ دادا کا دین اور آئین چھوڑے دیتا ہی اور اونکو گمراہی کی
طرف منسوب کرتا ہی وہ بولا کہ کیا کرون عذاب الہی سے ڈرتا ہون پس ایک کافر بولا کہ اسقدر مال مجھے دے اگر تجھپر عذاب آئیگا
تو مین عذاب اوٹھا لونگا ولید نے شرط کی اور اوس مال مین سے تھوڑا سا دیا اور باقی مین بخل کیا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝ کیا دیکھا تو نے اوسے جسنے حق کی پیروی سے مونھ پھیرا وَاَعْطٰى قَلِيْلًا اور دیا تھوڑا سا
مال رشوت مین اپنے اوپر سے عذاب اوٹھا لینے کو وَّاَكْدٰى ۝ اور باز رکھا باقی کو تو اوسنے جہل اور بخل دونون اکٹھا کر لیے
اَعِنْدَهٗ کیا اوسکے پاس ہی عِلْمُ الْغَيْبِ علم پوشیدہ چیزون کا فَهُوَ يَرٰى ۝ کہ وہ دیکھتا ہی یعنی جانتا ہی کہ اوسکا یار اوسکے
بار عذاب اوٹھالیگا اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ کیا خبر نہین دیا گیا اوس چیز کے ساتھ جو موسی کے
صحیفون یعنی توریت مین ہی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۝ اور ابراہیم کے صحیفون مین ہی جسنے وفا کی یعنی جان مال اولاد
سب خدا کو تسلیم کر دیئے مین یا وفا کی خصلات اسلام مین کہ وہ دس چیزین ہین یا آیت کے معنی یہ ہین کہ کیا ولید پلید کو اون باتون کی
خبر نہین جو حضرت موسی اور حضرت ابراہیم علیہما التحیۃ والتسلیم کے صحیفون مین ہی اَلَّا تَزِرُ یہ کہ نہ اوٹھائیگا وَازِرَةٌ کوئی
نفس اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى ۝ بوجھ دوسرے کے گناہ کا تو ولید اپنا بوجھ دوسرے کو کیونکر حوالہ کرتا ہی وَاَنْ لَّيْسَ اور
دوسرے یہ کہ نہین ہی لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے اِلَّا مَا سَعٰى ۝ مگر وہ چیز جو کوشش کرے یعنی جسطرح کسی کو کسی کے گناہ
نہین پکڑتے اوسی طرح دوسرے کا ثواب بھی نہین دیتے تبیان مین ہی کہ یہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ سورۂ طور مین مذکور ہوا
کہ اولاد کو باپ دادا کی نیکی کے سبب سے درجہ کی بلندی عنایت کرینگے وَاَنَّ سَعْيَهٗ اور یہ کہ اپنی کوشش کو یعنی اوسکو جسمین
اوسنے کوشش کی ہو سَوْفَ يُرٰى ۝ قریب ہی کہ دیکھین قیامت کے دن عدل کی ترازو مین ثُمَّ يُجْزٰىهُ پھر جزا دینگے

اوسکو بدلا الجزاء الاوفی جزا پوری اگر نیک عمل ہو تو نیک جزا اور اگر برا کام ہے تو بری جزا وان الی ربک المنتہی اور
یہ کہ تیرے رب کی طرف ہو نہایت تمام خلائق کی اور سب کی رجوع وانہ ہو اضحک وابکی اور یہ کہ خدا وہی ہو
ہنساتا ہو اور رلاتا ہو یعنی خوش کرتا ہو اور غمگین کرتا ہو یا ہنساتا ہو اہل جنت کو بہشت میں اور رلاتا ہو اہل دوزخ کو دوزخ میں
یا زمین کو ہنساتا ہو نبات اوگا کر اور ابر کو رلاتا ہو پانی برسا کر اور بعضوں کے نزدیک ہنسی اور رونا وعدہ اور وعید کے سبب
یا طاعت اور معصیت کی وجہ سے یا حق کی طرف متوجہ ہونے اور اوسکی طرف سے منہ پھیرنے وانہ ہو امات واحیا
اور یہ کہ خدا وہ مارڈالتا ہو اور زندہ کرتا ہو یعنی زندہ کرنے اور مارڈالنے پر وہی قادر ہو اور بعضوں نے کہا ہو کہ کافرون کو مردہ کرتا ہو
انکار کے ساتھ اور مومنون کو زندہ کرتا ہو معرفت عطا فرما کر اور ایک گروہ کے قول پر مارڈالنا اور جلانا جہل اور علم کے سبب سے ہی
یا بخل اور سخاوت کی وجہ سے یا عدل او فضل کرکے اور محققون کے نزدیک ہیبت اور انس کے سبب سے یا پوشیدگی اور تجلی کے ساتھ
امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مارڈالتا ہو زاہدون کے نفسون کو مجاہدہ سے اور زندہ کرتا ہو عارفون کے دلون کو انوار
مشاہدہ سے یا جسکو مقام فنا فی اللہ میں پہونچاتا ہو اوسے جام بقا باللہ سے ایک گھونٹ چکھاتا ہو مثنوی ہر کرا از بود وا و فانی
کنی + پیر زکو ہر لحظہ روحانی کنی + کشتگان لا شربت حیوان دہی + بعد کشتن جان جاویدان دہی + وانہ اور وہ جو حضرت
موسی اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفون میں تھا وہ یہ ہی کہ خدا نے خلق الزوجین پیدا کیا انسان کو دو قسم الذکر
والانثی نر اور مادہ یعنی مرد اور عورت من نطفۃ آب منی سے اذا تمنی جب گرائی جاتی ہو رحم میں خدا نے
انسان کا جوڑا یعنی مرد اور عورت پیدا کیا حضرت آدم اور حوا علیہما السلام اور حضرت عیسی اس حکم سے
مستثنی ہیں وان علیہ اور یہ کہ خدا پر ہو النشأۃ الاخری پیدا کرنا دوسرا کہ بعث ہو قیامت میں وانہ
ہو اغنی اور وہ ہو وہ جو تو انگر کرتا ہو نقد مال سے واقنی اور پونجی دیتا ہو چارپائے اور مال متاع یا قناعت کے
سبب سے غنی کرتا ہو اور اپنے سے راضی کر دیتا ہو وانہ اور یہ کہ خدا ہو رب الشعری وہ پیدا کرنے والا ہو شعری کا
اور شعریان دو ستارے ہین ایک کو غمیصا کہتے ہین اور وہ شعری شامیہ ہو اور دوسرا عبور اور وہ یمانیہ ہو اور یہان شعری سے وہی مراد ہو
اوسواسطے کہ ابو کبشہ کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے نانون میں سے تھا اوسکی پرستش کرتا اور اوسنے قریش کے ساتھ بت پرستی میں
مخالفت کی اسی خلاف کی جہت سے قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے وانہ اہلک اور یہ کہ خدا نے
ہلاک کیا عادا الاولی پہلی قوم عاد کو کہ حضرت ہود کی امت تھی اور اونمین سے ایک قوم جسے بنو لقیم کہتے ہین قوم
عاد کے ہلاک ہونے کے وقت مکہ معظمہ میں مقیم تھی اسلئے اونکے بعد ظاہر کیا اور اسے عاد اخری کہتے ہین یعنی دوسری قوم عاد
وثمودا اور ہلاک کیا قبیلہ ثمود کو فما ابقی پس باقی نہ چھوڑا اونمین سے کسی کو وقوم نوح اور ہلاک کیا قوم نوح
علیہ السلام کو من قبل عاد اور ثمود سے قبل انہم کانوا ہم بیشک تھے وہ لوگ اظلم واطغی بڑے ظالم
اور حد سے بڑے بڑھنے والے شرک اور عداوت میں اوسواسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو بہت رنج پہونچاتے نوسو پچاس برس حضرت نوح

دعوت اسلام کی اور نہین وہ لوگ بہت تھوڑے سے ایمان لائے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اور حضرت لوط کے شہر کو اَهْوٰى ۝ الٹ
گرا دیا بعد اسکے کہ حضرت جبرئیل نے اوسے اوٹھا لیا تھا یعنی اوس شہر کو الٹ پلٹ دیا فَغَشّٰىهَا پھر اوڑھا دیا اوس شہر کو مَا غَشّٰى ۝
جو کچھ اوڑھایا یعنی نشان کیے ہوے پتھر اوس شہر پر برسائے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكَ پھر اپنے رب کی نعمتون مین سے کس نعمت پر
تَتَمَارٰى ۝ تو شک لاتا ہی اور جھگڑتا ہی اس آیت مین ولید بن مغیرہ مخاطب ہی یا ہر ایک سے خطاب ہی اور جو کچھ کہ صحف ابراہیم
اوسے حق تعالی نے نعمت فرمایا اسواسطے کہ اومین نصیحت اور عبرت لینے والون کو اور قصّون سے انبیا علیہم السلام کا انتقام لینا
اوسکے ضمن مین ہی اور وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی اور مومنون کے دلون کی تقویت کا
سبب ہی هٰذَا نَذِيْرٌ یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیغمبر ہی ڈرانے والا مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ اگلے
پیغمبرون کی جنس سے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہی فرماتے ہین جو اگلے پیغمبرون نے فرمایا اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ قریب
ہوئی قریب ہونے والی یعنی قیامت جو قرب اور نزدیکی کے ساتھ وصف کی گئی ہی لَيْسَ لَهَا نہین ہی اوسکو یعنی اوسکے آنے کے وقت کو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا كَاشِفَةٌ ۝ خوب ظاہر کرنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ کیا اس کلام سے کہ قرآن ہی
تَعْجَبُوْنَ ۝ تعجب کرتے ہو وَتَضْحَكُوْنَ اور ہنستے ہو ٹھٹھے پن سے وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ اور نہین روتے ہو اوس وعید کے خوف سے
جو اوس مین ہی وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ اور تم کھیلنے والے یا غافل یا گانے والے ہو کافرون کا حال یہ تھا کہ جب قرآن پڑھا جاتا تو وہ
گانے بجانے لگتے تا کہ قرآن سننے سے لوگون کو باز رکھین فَاسْجُدُوْا پس سجدہ کرو لِلّٰهِ خدا کے واسطے وَاعْبُدُوْا ۝ اور
اوسکی عبادت کرو باطل معبودون کی پرستش نہ کرو معالم مین ہی کہ پہلی سورت جو اوتری اور جسمین سجدہ تھا وہ یہی سورت ہی اور حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر سجدہ کیا مومن مشرک جن انسان سبنے سجدہ کیا اور قرآنی سجدون مین سے یہ بارھوان سجدہ ہی
فتوحات مین اس سجدہ کو سجدۂ عبادت کہا ہی اسواسطے کہ حکم الٰہی اس امر سے ملا ہوا ہی کہ حق تعالی کے ساتھ عاجزی اور
مسکینی کرو اور راہ عبادت چلنے والون کے سوا اس سجدہ کے بھید کی سرمنزل پر کوئی نہین پہونچ سکتا

ع ۳

سورۃ القمر مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	خمس وخمسون اٰیۃ
سورہ قمر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	پچپن ۵۵ آیتین ہین

کفار قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپنے اونکے واسطے چودھوین رات کے پورے چاند کو دو ٹکڑے
کر دیا اسطرح پر کہ کوہ حرا کو دونون ٹکڑون کے بیچ مین دیکھا معالم اور تبیان مین مذکور ہی کہ شق قمر دو بار واقع ہوا مکہ معظمہ مین اور یہ آیت
نازل ہوئی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ قریب آئی قیامت وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ اور پھٹ گیا چاند اور قریب قیامت کی علامتون مین
ایک علامت چاند کا پھٹنا ہی اسوجہ سے جو آگی کہتا ہون حضرت امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ ایک شب ابوجہل اور ایک یہودی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے ابوجہل بولا کہ اے محمد کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ ورنہ تمھارا سر تلوار سے اوڑاتا ہون حضرت نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتا ہی

ادسے داہنے بائین دیکھا کہ کیا معجزہ چاہون جسکا وقوع محال اور متعذر ہو یہودی بولا کہ محمد ساحر ہین اُنسے کہو کہ چاند کو پھاڑ دین اسواسطے
کہ سحر زمین پر متحقق ہوتا ہی اور ساحر آسمان پر تصرف نہین کر سکتے ابو جہل بولا کہ ای محمد چاند کو ہمارے واسطے پھاڑ دو پس حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کلمہ کی اونگلی اوٹھائی اور اشارہ فرمایا چاند کو کہ پھٹ جا فوراً چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اپنے مقام پر رہا اور دوسرا
ٹکڑا بہت دور ہٹ گیا پھر ابو جہل بولا کہ اس سے کہو کہ مل جائے آپ نے اشارہ فرمایا دونون ٹکڑے مل گئے بیت شق گشت با چار دہ
بر لوح سپہر چرخ تا چون خامہ وہر تیغ سنان او و یہودی تو ایمان لایا ابو جہل بولا کہ محمد نے جادو کر کے میری آنکھ باندھ دی اور
چاند دو ٹکڑے ہمکو دکھا دیا مسافر لوگ جو دور دور رہتے ہمارے یہان آئین ہم پوچھینگے کہ اونھون نے بھی چاند دو ٹکڑے دیکھا ہی
کہ نہین جب آنے جانے والون سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ ہان فلان شب چاند کو ہمنے دو ٹکڑے دیکھا پس باوجود اس
بات کے کہ ابو جہل نے خود بھی دیکھا اور ون سے بھی سُنا مگر ایمان نہ لایا اور یہی کہتا رہا کہ محمد کا جادو بہت سخت ہی جیسا کہ
حق تعالی نے فرمایا کہ وَإِن يَرَوْا اور اگر دیکھتے ہین کافر آيَةً کوئی نشانی ہماری قدرت کی نشانیون مین سے جس سے
ہمارے حبیب کے دعوی کی تصدیق ہو اظہار معجزہ مین تو يُعْرِضُوا انکار کرتے ہین اور پہچان لانے سے یا اوسمین غور
وتامل کرنے سے وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ اور کہتے ہین کہ جادو ہی ہمیشہ رہنے والا اور زمین سے آسمان تک
جانے والا وَكَذَّبُوا اور تکذیب کرتے ہین پیغمبر کی وَاتَّبَعُوا اور پیروی کرتے ہین أَهْوَاءَهُمْ اپنی خواہشون کی
یعنی اوس بات کی جسے شیطان نے اونکی نگاہ مین آراستہ کر دیا عناد اور انکار وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ اور جو کام مقرر کیا گیا وہ
واقع ہی یعنی کافرون کی شقاوت مومنون کی سعادت جو مقرر ہو چکی وہ اونکو ضرور پہونچیگی وَلَقَدْ جَاءَهُم اور تحقیق کہ آئی
اونکو یعنی اہل مکہ کو قرآن مین مِّنَ الْأَنبَاءِ خبرون مین سے اگلون کی یا امور اخروی کے بیان مین سے مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ۝
وہ چیز جسمین باز رکھنا ہو منہیات سے اور منع ہو تمرد اور سرکشی سے حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ وہ حکمت پوری ہی حد کمال کو پہونچنے والی
فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ پس فائدہ نہین کرتے اونکو اور نفع نہین پہونچاتے ڈرانے والے یعنی پیغمبر لوگ اور قرآنی نصیحتین اگر اونکے
پاس ایک کے بعد ایک آئین تو اونکو کچھ فائدہ نہین ہوتا فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس منہ پھیر اونسے قتال کا حکم ہونے تک اور اونکی
جزا کا منتظر رہ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اوس دن جب پکاریگا پکارنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام اونکو پکارینگے
إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ سخت اور بری چیز کی طرف کہ قیامت کی ہولین ہین خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ نیچی ہونگی اونکی آنکھین
ہول کے مارے يَخْرُجُونَ نکلینگے مِنَ الْأَجْدَاثِ قبرون مین سے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝ ٹیڑی
پراگندہ ہین یعنی بہت اور پراگندہ ہونے سے تلے اوپر ہونگے اور ہر طرف حیران اور سرگردان جائینگے مُّهْطِعِينَ جلدی
کرنے والے إِلَى الدَّاعِ پکارنے والے کی طرف یعنی جدہر سے آواز آئیگی دوڑتے ہونگے يَقُولُ الْكَافِرُونَ کہینگے کافر هَٰذَا
يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ یہ دن سخت ہی كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی تیری قوم سے پہلے قَوْمُ نُوحٍ قوم نوح نے
بعث وقیامت کی فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا پھر تکذیب کی اور جھوٹا ٹھہرایا ہمارے بندہ نوح کو وَقَالُوا مَجْنُونٌ اور بولے کہ دیوانہ ہی

وَازْدُجِرَ اور باز رکھا گیا خلق کی دعوت سے یعنی حضرت نوح جب اپنی قوم کے لوگون کو توحید کی طرف بلاتے تو وہ آپکو ایذا
پہونچاتے دھمکاتے پتھر مارتے کہ آپ بیہوش ہو جاتے اور دعوت سے باز رہتے فَدَعَا رَبَّهُ تو پکارا نوح علیہ السلام نے
اپنے رب کو أَنِّي مَغْلُوبٌ کہ بیشک مین قوم سے مغلوب ہوا اور ان سے مقابلہ نہیں کر سکتا ہون فَانْتَصِرْ پس تو اپنے
انتقام لے میرے واسطے فَفَتَحْنَا تو کھولدیے ہمنے اونپر عذاب کرنے کو أَبْوَابَ السَّمَاءِ آسمان کے دروازے بِمَاءٍ
مُنْهَمِرٍ بہت پانی گرنے والے کے ساتھ کہ چالیس دن رات آسمان سے پانی گرتا رہا اور اس سے پہلے ابھی نہ تھا وَفَجَّرْنَا
الْأَرْضَ اور کھولدیے ہمنے زمین مین عُيُونًا چشمے کہ اونسے بھی پانی ابلا فَالْتَقَى الْمَاءُ پھر ملگیا پانی آسمان اور زمین کا
عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اوس کام پر جو مقدر اور مقرر کیا گیا تھا اونپر یعنی طوفان سے قوم نوح کی ہلاکت وَحَمَلْنَاهُ اور
اوٹھالیا ہمنے نوح علیہ السلام کو اور اون لوگون کو جو ساتھ اونکا ایمان لائے تھے یعنی ہمنے اونکو سوار کیا عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ کشتی پر جو تختون کی
وَدُسُرٍ اور کیلون اور رسیون کی جس سے کشتی کو باندھتے اور مضبوط کرتے ہین تَجْرِي چلتی تھی وہ کشتی بِأَعْيُنِنَا ہماری
نگہبانی سے اور یہ طوفان آیا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ اوس شخص کی جزا کے واسطے جو كُفِرَ نہ ایمان لایا تھا اور جن لوگون نے حضرت
نوح کے پیدا ہونے کی نعمت پر شکر نہ کیا تھا اونکی جزا کے لیے وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا اور تحقیق کہ ہمنے چھوڑا اس قصہ کو آيَةً ایک
نشانی لوگون کے درمیان یا نوح علیہ السلام کی کشتی کو ہمنے زمین مین ایک علامت اور عبرت چھوڑا قصص مین ہے کہ اس امت کے
اگلے لوگون نے وہ کشتی دیکھی ہے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پھر کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے کہ اوس سے نصیحت پکڑے اور عبرت لے
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي پھر کیسا تھا میرا عذاب دنیا مین کہ سبکو مین نے طوفان مین مبتلا کیا وَنُذُرِ اور ڈرانا میرا قوم کو
نوح علیہ السلام کو بھیجکر وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ اور بیشک ہمنے آسان کردیا قرآن کو لِلذِّكْرِ اگلی امتون کا حال یاد کرنے کے
واسطے فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پھر ہے کوئی نصیحت سننے والا جو اوسکے سبب نصیحت پکڑے كَذَّبَتْ عَادٌ تکذیب کی قوم عاد نے
حضرت ہود علیہ السلام کی فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا ہوا تھا عَذَابِي میرا عذاب کرنا اونکو سخت ہوا بھیجکر وَنُذُرِ اور اونکو
میرا ڈرانا پیغمبر کی زبانی وعید قیامت سے إِنَّا أَرْسَلْنَا بیشک ہمنے بھیجی عَلَيْهِمْ اونپر رِيحًا صَرْصَرًا سخت ہوا مہیب
اور ہولناک آواز کے ساتھ فِي يَوْمِ نَحْسٍ نحوست کے دن مین مُسْتَمِرٍّ اور مستحکم ہوا اوسکی نحوست اور وہ دن صفر کا آخری
چارشنبہ تھا تَنْزِعُ النَّاسَ ہوا نے جڑ اوکھاڑ دی قوم عاد کی كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ گویا کہ بڑی بڑی
کھجور درخت کی جڑون مین کٹی ہوئی اور زمین پر پڑی ہوئی یہ تو خود دنیا کا عذاب تھا فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا ہوگا میرا
عذاب آخرت مین اور عَذَابِي وَنُذُرِ میری وعید جس سے مین نے اونکو ڈرایا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ اور
تحقیق کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کہ عربی زبان مین بھیجا لِلذِّكْرِ نصیحت پکڑنے کو فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پھر کیا کوئی
نصیحت پکڑنے والا ہے كَذَّبَتْ ثَمُودُ تکذیب کی قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ بسبب ڈرانے کے
اونکے پیغمبر نے اونکو ڈرایا اور نصیحت کی فَقَالُوا تو وہ بولے کہ أَبَشَرًا مِنَّا کیا آدمی ہماری جنس مین سے وَاحِدًا

ایک کہ خدم حشم کچھ نہیں رکھتا نَتَّبِعُهٗ اوسکی ہم پیروی کرین اوسے تو ہمپر کچھ فضیلت نہین اِنَّآ اِذًا بیشک ہم جب اوسکی متابعت
کرین تو پڑ جائین لَّفِیْ ضَلٰلٍ گمراہی مین وَّسُعُرٍ اور جنون مین ءَاُلْقِیَ کیا القا کیگئی ہے الذِّکْرُ عَلَیْهِ وحی اوسپر
مِنْۢ بَیْنِنَا ہم مین سے یعنی قوم ثمود مین سے کیا نزول وحی کے ساتھ اوسے خاص کرلیا ہے بَلْ هُوَ ایسا نہین بلکہ وہ تو
كَذَّابٌ بڑا جھوٹا ہے اَشِرٌ خود پسند اور جھگڑالو چاہتا ہے کہ ہمپر ترقی اور بلندی کرجاے تو حق تعالی نے فرمایا کہ
سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا قریب ہے کہ جان لینگے کل جب اونپر عذاب نازل ہوگا یا قیامت کے دن معلوم کرینگے کہ مَّنِ الْكَذَّابُ
الْاَشِرُ کون ہے بڑا جھوٹا جھگڑالو جب قوم ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب کی اور معجزہ مانگا کہ پتھر سے اونٹنی نکال دو تو
اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ یقینی ہم نکالنے والے بھیجنے والے تھے اونٹنی کو فِتْنَةً لَّهُمْ واسطے اونکے امتحان کے واسطے تاکہ خلق جان لے کہ
اونپر عذاب کا کیا سبب تھا اور صالح علیہ السلام کو ہمنے کہا کہ فَارْتَقِبْهُمْ اونکا نگہبان رہ دیکھ تو اونٹنی کے ساتھ کیا کرتے ہین
وَاصْطَبِرْ اور صبر کر قوم کی ایذا پر وَنَبِّئْهُمْ اور اونکو آگاہ کر دے کہ اَنَّ الْمَآءَ یقینی کنوے کا پانی قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ
حصہ کیا گیا ہے اونکے اور اونٹنی کے درمیان ایک دن اونکا اور اونکے چارپایون کا حصہ ہے اور ایک دن فقط اونٹنی کا حصہ ہے كُلُّ شِرْبٍ
ہر حصہ اوس پانی کا مُّحْتَضَرٌ حاضر کیا گیا ہے اوس حصہ والے کے واسطے یعنی اپنی باری کے دن وہ حصہ لینے والا آئے اور اپنا
حصہ لیجائے فَنَادَوْا تو پکارا قوم ثمود کے لوگون نے صَاحِبَهُمْ اپنے یار کو کہ وہ قدار بن سالف تھا اونٹنی کی کونچین کاٹنے کو
فَتَعَاطٰی تو پکڑی اوسنے اپنی تلوار اور اونٹنی جدھر سے نکلتی تھی اوس راہ پر گھات مین بیٹھا فَعَقَرَ پس کونچین کاٹین اوسنے
اونٹنی کی اونٹنی کی کونچین کاٹنے کے باب مین تحریک کرنے والی دو عورتین تھین ایک عنیزہ دوسری صدوق اور اوسکا سبب جیسا کہ تو
پہلے سورۂ ہود مین مذکور ہوا صدوق نے اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن مہرج کو اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹیون مین
ایک بیٹی قدار بن سالف کے نامزد کی وہ دونون اونٹنی کی راہ گذر پر گھات مین بیٹھے جب اونٹنی پانی پیکر پھری تو پہلے مصدع کے سامنے ہوئی
اوسنے ایک تیر مارا کہ اونٹنی کے پاؤن چھد گئے قدار بھی سامنے آیا اور تلوار سے اونٹنی کی کونچین کاٹین جب اونٹنی گری تو اوسکے ٹکڑے کرکے
قوم کے لوگون نے بانٹ لیے اوسکا بچہ کوہ صنوبر پر چڑھا اور تین بار چلایا اور وہان سے آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مار ڈالا گیا
تین دن کے بعد قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا فَكَیْفَ كَانَ تو کیسا تھا عَذَابِیْ میرا عذاب قوم ثمود پر وَنُذُرِ اور میرا ڈرانا
صالح کو بھیجکر اِنَّآ اَرْسَلْنَا بیشک ہمنے بھیجی عَلَیْهِمْ اونپر صَیْحَةً وَّاحِدَةً چیخ ایک یعنی جبرئیل علیہ السلام کی
ایک چیخ فَكَانُوْا تو ہوگئے اوس آواز کی ہول سے كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ روندی ہوئی گھاس کی مانند جو ریزہ ریزہ ہوکر بکریون کی
جگہ بنانے والے نے اوسے تلے اوپر کرکے رکھا ہو وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور تحقیق کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کو
لِلذِّكْرِ یاد کرنے کے واسطے کہ سہولت سے حفظ کرلیتے ہین فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پھر کوئی یاد کرنے والا ہے كَذَّبَتْ
قَوْمُ لُوْطٍ تکذیب کی قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ ڈرانے کے سبب سے کہ حضرت لوط نے اپنی قوم کو ڈرایا
اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ بیشک بھیجی ہمنے اونپر حَاصِبًا ہوا یا بدلی پتھر برسانے والی اور سب کو ہمنے ہلاک کردیا اِلَّآ

آل لوط مگر لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون کو نَجَّيْنٰهُمْ نجات دی ہمنے اونکو عذاب سے بِسَحَرٍ اوس صبح کو جب عذاب
واقع ہوتا تھا نِعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا بسبب نعمت دینے کے اپنی طرف سے كَذٰلِكَ جسطرح لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون
ہمنے انعام کیا اسی طرح نَجْزِيْ جزا دیتے ہین ہم اپنی نعمت اور رحمت کے ساتھ مَنْ شَكَرَ اوسکو جو شکر کرے ہماری نعمت کا
کہ رسولون کو بھیجنا اور کتابین نازل کرنا ہی اور اوسپر ایمان لائے وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ اور تحقیق کہ ڈرایا لوط علیہ السلام نے
اپنی قوم کو بَطْشَتَنَا ہماری پکڑ سے عذاب اور ہلاک کی فَتَمَارَوْا تو شک لائے وہ بِالنُّذُرِ اوس ڈرانے کے
ساتھ اور اونھون نے جھگڑا شروع کیا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ اور تحقیق کہ طلب کیے اونھون نے لوط علیہ السلام سے عَنْ ضَيْفِهٖ
اوسکے مہمان کہ فرشتے تھے یعنی قوم لوط نے کہا کہ انھین ہمارے سپرد کرو اور لوط علیہ السلام اس بات سے انکار کرتے تھے اور قوم کے لوگون کو
نصیحت فرماتے تھے وہ ظالم گھر کا دروازہ توڑکر گھس آئے فَطَمَسْنَا پس مٹا دین ہمنے اَعْيُنَهُمْ اونکی آنکھین یا اونکا چہرہ ہمنے
برابر کردیا اور حدیث شریف مین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر اونکی آنکھون پر ملا تو وہ سب اندھے ہوگئے اور ہمنے فرشتون کی زبانی
اونسے کہا کہ فَذُوْقُوْا پس چکھو عَذَابِيْ میرا عذاب وَنُذُرِ اور لوط علیہ السلام کو جس سے ڈراتے تھے وَلَقَدْ
صَبَّحَهُمْ اور تحقیق کہ صبح کی قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ بُكْرَةً اول دن مین یعنی صبح کے وقت آیا اوپر عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ
عذاب قرار پکڑا ہوا یعنی جبتک اونکو ہلاک نہ کیا اوپر سے نہ پھرا اور برقرار رہا اور ہمنے اونسے کہا کہ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ پس چکھو اور چکھو
میرا عذاب وَنُذُرِ اور میرا ڈرانا یعنی وہ عذاب جس سے تمکو میرے حکم کے موافق ڈراتے تھے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور
ضرور سہل اور آسان کردیا ہمنے قرآن لِلذِّكْرِ کہ وہ عربی زبانون کے واسطے اوسکے معنی سمجھنے کو اور اگلون کی خبرین جاننے کو
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پس کوئی نصیحت سننے والا ہی کہ اوس سے عبرت پکڑے وَلَقَدْ جَاۤءَ اور تحقیق کہ آئے اٰلَ فِرْعَوْنَ

ع ۲ ۱۸

النُّذُرُ فرعون اور اوسکی قوم کے پاس ڈرانے والے یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نشانیون اور معجزون سمیت کہ حضرت
موسیٰ اون معجزون کے سبب سے قبطیون کو ڈرایا اور وہ نو نشانیان تھین كَذَّبُوْا تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا ہماری اون نشانیون کے
ساتھ اور اونپر ایمان نہ لائے فَاَخَذْنٰهُمْ تو پکڑ لیا ہمنے اونکو عذاب غرق مین اَخْذَ عَزِيْزٍ پکڑنا ایسے غالب کا جو کبھی مغلوب نہو
مُّقْتَدِرٍ قادر مشرکون کے ہلاک کرنے پر اَكُفَّارُكُمْ کیا تمھارے کافر اے گروہ عرب خَيْرٌ بہت قوی اور سخت ہین
مِّنْ اُولٰۤىِٕكُمْ ان تکذیب کرنے والون کے گروہ سے جو شمار کیے گئے یعنی یہ کافر اون اگلے کافرون سے قوت اور حشمت و سطوت مین
بہتر اور بڑھکر نہیں ہین اور اونپر جب ہمارا عذاب آپہونچا تو اونپر کیون نہ آئیگا اَمْ لَكُمْ یا یہ کہ تمھارے واسطے ہی اے مشرکو بَرَاۤءَةٌ
فِي الزُّبُرِ برات آسمانی کتابون مین یعنی برات نامہ تمھارے نام پر لکھا ہوا کہ تمپر عذاب نہوگا اَمْ يَقُوْلُوْنَ یا کہتے ہین
عرب کے کفار کہ ہم نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ گروہ جمع ہوئے ہین بدلہ لینے والے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے
بلا روکنے والے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ قریب ہی کہ شکست پائیگی اونکی جماعت وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ اور پھیری جائینگی
اونکی پیٹھین لڑائی سے یعنی ہر ایک معرکہ قتال سے پیٹھ پھیرین اور بھاگ جائین اور یہ صورت جنگ بدر کے دن واقع ہوئی

تو آیت دلائل نبوت مین سے ایک دلیل اور اعجاز قرآن مین سے ایک معجزہ ہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب آیت نازل
ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کے معنی مین نہین جانتا ہون کہ کیا ہین ناگاہ جنگ بدر کے دن مین نے دیکھا کہ حضرت
زرہ پہنتے ہین اور یہ فرماتے ہین کہ سیہزم الجمع تو مین نے جانا کہ آیت کے یہی معنی تھے اور اسی قتل اور قید اور شکست پر بس نہین ہی
بل الساعۃ بلکہ قیامت کا دن موعدہم اونکے عذاب کلی کا وعدہ گاہ ہی والساعۃ اور قیامت کا عذاب
ادہی بہت سخت و بہت ہولناک وامر اور بہت کڑوا اور بہت ناگوار ہی دنیا کے عذاب سے ان المجرمین بیشک
مشرک لوگ فی ضلل گمراہی مین ہین راہ حق سے دنیا مین وسعر اور عنا اور مشقت مین یا جلانے والی آگ مین ہین
آخرت مین یوم یسحبون اس دن کھینچے جاوینگے فی النار آتش دوزخ مین علی وجوہہم اپنے مونہون پر یعنی
اونکو اونکے مونہون کے بل کھینچکر دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے کہ ذوقوا چکھو مس سقر چھونا دوزخ کا یعنی اوسکی آگ کی گرمی
اور دکھ سہو انا کل شیء خلقنہ بیشک ہمنے سب چیزون کو پیدا کیا بقدر اندازہ پر جو مقرر اور مرتب ہو مقتضائے
حکمت پر یا جو کچھ ہمنے پیدا کیا وہ اندازہ کیا ہوا اور لکھا ہوا ہی لوح محفوظ مین اور اوسکے واقع ہونے کے قبل حکم ازلی اوس سے متعلق ہو
تو ضرور بالضرور تغیر اور تبدیل سے دور ہی شعر قضی اللہ امرا وجف القلم ✿ فما شاء یحدد بالا قلم ✿ بیت سر خط لوح ازلی دار
خموش ✿ کز ہر چہ قلم رفت قلم در نکشند ✿ وما امرنا اور نہین ہی حکم ہمارا ہر چیز کو جسکا ہونا ہم چاہتے ہین الا واحدۃ
مگر ایک لفظ کہ وہ کن ہی یا نہین ہی قیامت قائم ہونے کو ہمارا حکم مگر ایک فعل کلمح بالبصر جیسے دیکھنا آنکھ سے جلدی اور سہولت کے
ساتھ یعنی اگر ہم چاہین تو پلک مارتے ہی قیامت قائم کردین ولقد اہلکنا اور بیشک ہمنے ہلاک کردیا اشیاعکم
تمہارے ہمجنسون کو یعنی اگلے زمانے مین جو کافر تمہارے مثل تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا جیسا کہ تمنے اس سورت مین سنا فہل من مدکر
پھر کوئی ہی نصیحت ماننے والا کہ اونکے حال سے عبرت پکڑے وکل شیء فعلوہ اور جو چیز کی ہی اونکا فرون نے فی الزبر
وہ لکھی ہی لوح محفوظ مین زبر کتابون کو کہتے ہین اور یہان لوح محفوظ کو زبر اسواسطے فرمایا کہ سب کتابون کی اصل ہی یا خود اونکے سب
افعال اونکے نامۂ اعمال مین لکھے ہین جو فرشتون کے ہاتھ مین ہین وکل صغیر وکبیر اور ہر ایک چھوٹا بڑا فعل اور قول کہ اولین
اور آخرین سے صادر ہوا اور ہوگا مستطر لکھا ہوا ہی اور سب جزا پاینگے ان المتقین تحقیق پرہیزگار اور ڈرنے والے
لوگ فی جنت جنتون مین ہین قیامت کے دن ونہر اور نہرون اور چشمون مین یعنی ایسے باغون مین جنمین نہرین
اور چشمے ہین اور بعضون کے قول پر نہر روشنی اور کشادگی کے معنی مین ہی یعنی متقی لوگ جنت مین ہونگے نہایت وسعت
اور روشنی مین بخلاف کافرون کے کہ وہ تنگی اور تاریکی مین گرفتار ہینگے اور متقی لوگ ہونگے فی مقعد صدق
مکان پسندیدہ مین کہ اوسمین نہ لغویات ہوگی نہ گناہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اوس
مکان کا وصف صدق کے ساتھ فرمایا تو وہان نہ بیٹھینگے مگر اہل صدق سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ وہ وہ مکان ہی جسمین
حق تعالی وہ وعدے سچ کریگا جو اوسنے اپنے دوستون کے ساتھ کیے ہین اور خدا کے دوست وہان ہونگے عند

وقف

مَلِيكٍ ایسے پادشاہ کے پاس جو مُقْتَدِرٍ قادر ہی سب چیزون پر صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ مَقْعَدِ صِدْقٍ وحدت قربت کا مقام ہی کہ عندیت کے مرتبہ مین متحقق ہوتا ہی اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ عند کا کلمہ تقریب اور تخصیص کی علامت رکھتا ہی یعنی اہل قرب کل اوس گھر مین اوس مرتبہ کے ساتھ اختصاص پاوینگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی عالم مین اوس مرتبہ کے ساتھ مخصوص تھے کہ ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی اور جب وہ مرتبہ جسکے سبب سے خاص لوگ کل ناز کرینگے آج آپکا ادنی رتبہ تھا تو کل قیامت مین جو مرتبہ اعلی آپکو حاصل ہوگا اوسکا کون نشان دے سکتا ہی نظم ای محرم سر لایزالی ٭ مرآت جمال ذو الجلالی ٭ مهمان ابیت عند ربی ٭ صاحب دل لا ینام قلبی ٭ از قربت حضرت الهی ٭ هستی بجنابہ کہ خواهی ٭ قربی کہ عبارتش نگنجد ٭ در حوصلہ خرد نگنجد ٭ گر گفته شود عبارت انجا ٭ بلکہ نرسد اشارت انجا ٭

سورۃ الرحمن مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان وسبعون آیۃ
سورہ رحمن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھتر آیتین ہین

جب حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے کافرون کو اسم رحمن کی خبر دی تو کافر بولے کہ ہم تو رحمان کو نہین پہچانتے تو یہ سورت نازل ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ مکے کے کافر طعن کرتے تھے کہ فلان فلان شخص محمد کو قرآن تعلیم کرتے ہین تب یہ سورت نازل ہوئی کہ اَلرَّحْمٰنُ ۝ خدا بڑی بخشش والا جسکی رحمت سب چیزون کو پہونچی ہی اوسنے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ سکھایا اور تعلیم کیا ہی قرآن اپنے حبیب کو جبرئیل یا کسی اور نے نہین یعنی خدا نے اپنے حبیب کو قرآن سیکھنا اور اورون کو سکھانا آسان کر دیا ہی خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ پیدا کی خدا نے آدمیون کی جنس عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ تعلیم کر دیا اوسکو بیان یعنی جو کچھ اوسکے دل مین ہی اوسے کہکر یا لکھکر ظاہر کرنا یا حضرت آدم کو پیدا کیا اور علم اسما اونہین تعلیم کر دیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا سب اونکو تعلیم کر دیا چنانچہ علمت علم الاولین والآخرین کا مضمون اسکی خبر دیتا ہی اَلشَّمْسُ آفتاب وَالْقَمَرُ اور ماہتاب چلتے ہین بِحُسْبَانٍ ۝ ایک حساب معلوم سے یعنی اوس طرح پر کہ حق تعالی نے مقرر کر دیا اونکی سیر کے واسطے برجون اور منزلون مین اور اوسکے سبب سے فصلین اور وقت پہچانے جاتے ہین وَّالنَّجْمُ اور وہ گھاس کہ اوگتی ہی اور اوسکی ٹہنی نہین ہوتی زمین پر پھیلتی ہی وَالشَّجَرُ اور جو گھاس شاخدار اور کھڑی ہوتی ہی یعنی درخت يَسْجُدَانِ ۝ فرمانبرداری کرتے ہین خدا کی اپنی طبیعت و خوشی سے جیسے سجدہ کرنے والون کا سجدہ یا اون گھاسون کا سجدہ اونکے سایہ سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسطرح ان چیزون کی تسبیح کی ہمکو تمیز اور وقوف نہین اوسی طرح انکے سجدہ کی بھی تمیز نہین جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہی وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ وَالسَّمَاۗءَ رَفَعَهَا اور اوٹھایا رحمان نے آسمان کو زمین سے پالسویرس کی راہ اونچا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اور پیدا کی یا اوتاری ترازو یا خلق کو اوسکی کیفیت و بنانا الہام کر دیا اَلَّا تَطْغَوْا اسواسطے کہ حد سے نگذرو فِي الْمِيْزَانِ ۝ ترازو مین دیتے لیتے وقت یعنی عدل سے تجاوز نہ کرو اور راستی کے ساتھ معاملہ کرو وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ اور قائم رکھو تولین بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی ترازو درست رکھو وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ

اور کم نہ کرو ترازو یعنی لینے دینے میں کم نہ تولو ترازو والوں کو یہ سبب تاکید اسواسطے ہی کہ قیامت میں جب ترازو کھڑی ہوگی تو اوسوقت
شرمندہ وہ ہونگے مثنوی ظلم بر جو و بر جو کہ بازو سے توبہ گر کند از کیل و ترازو سے توبہ ہست یکایک ہمہ بر جاے خویش شرو ز جزا حملہ بیارند پیش
او نکایند نہایت راہ کہ وہی بیش ستانیت راہ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا اور زمین کو بچھایا پانی پر رکھا لِلْاَنَامِ آدمیوں کے واسطے
تاکہ اوسپر قرار پکڑیں فِيهَا زمین میں فَاكِهَةٌ انواع و اقسام کے میوے ہیں وَالنَّخْلُ اور خرمے کے درخت ذَاتُ
الْاَكْمَامِ خوشوں اور غلاف والے اسواسطے کہ خرما جب تک پکتا نہیں غلاف میں رہتا ہی اور میووں میں خرمے کی تخصیص
اور بیچ ذکر کرنے اوسکی فضیلت کی جہت سے ہی اور اوس شباہت کی وجہ سے جو انسان کے ساتھ رکھتا ہی چنانچہ جواہر التفسیر میں بیان ہوا
وَالْحَبُّ اور زمین میں دانہ ہو ذُو الْعَصْفِ سوکھی پتی یعنی بھوسی والا دانے سے وہ چیز مراد ہی جس سے غذا کرتے ہیں جیسے گیہوں
اور جو وغیرہ اور عصف وہ پتی ہی جس سے دانہ جدا ہوتا ہی وَالرَّيْحَانُ اور زمین میں پھول پتی بھی ہو واسطے کیا اوسنے تمکو
پاس نہ آنا مراد یہ ہی کہ زمین میں جنے تمکو بہت نعمتیں دی ہیں یعنی کھانے کی بعضی سونگھنے کی فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پس
او میوہ اور جنو کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتوں میں سے جو مذکور ہوئیں تُكَذِّبٰنِ جھٹلاتے ہو اور انکار کرتے ہو کہ اوسکی طرف
نہیں ہی اے عزیز اور جان اے بات کو جان کہ اس سورت میں اکتیس بار یہ کلمہ کرائے ہیں اس جہت سے کہ اس سورت میں خدا کی نعمتیں
مذکور ہیں تو ہر نعمت کے بعد یہ الفاظ لائے گئے اور یہ کلمات فرمائے گئے تاکہ پڑھنے اور سننے والے نعمتوں کی کثرت سے آگاہ ہو جائیں
اور بعضوں نے کہا ہی کہ ان الفاظ کا مکرر لانا غفلت دفع کرنے اور حجت قائم کرنے اور نعمت یاد دلانے کے واسطے ہی صحیح حاکم میں
جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورت آخر تک ہم لوگوں کے سامنے پڑھی بعدہ فرمایا کہ مجھے کیا
کہ میں تمکو چپ دیکھتا ہوں البتہ جن اس سوال کا جواب دینے میں تم سے بہتر ہیں میں نے جتنی بار پڑھا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ اونہوں نے
جواب میں کہا کہ وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنی ہم کسی چیز کو اے ہمارے رب تیری نعمتوں میں سے نہیں جھٹلاتے ہیں پس تیرے ہی واسطے ہی حمد و
خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا آدم علیہ السلام کو جو انسان کے باپ ہیں مِنْ صَلْصَالٍ خشک مٹی سے كَالْفَخَّارِ مانند سفال
پختہ کے کہ اگر ہاتھ اوسپر مارے تو وہ بجے اور آواز دے وَخَلَقَ الْجَآنَّ اور پیدا کیا جان کو جو جنوں کا باپ ہی مِنْ مَّارِجٍ شعلہ سے
جو صاف ہوتا ہی دہوین کا مِّنْ نَّارٍ آگ سے اور بعضوں نے کہا ہی کہ مارج اوس آگ سے مراد ہی جو شعلہ سرخ اور سبز اور زرد والا ہو
آگ کی تیزی اور بلندی کے بعد فتوحات کے دوسرے سفر کے نوین باب میں مذکور ہی کہ مارج آگ ہی ہوا سے ملی ہوئی کہ اوسکو
مشتعل ہوا یعنی لو کہتے ہیں تو جان دو عنصر سے مخلوق ہی آگ سے اور ہوا سے اور آدم بھی دو عنصر سے پیدا ہوئے خاک اور
پانی سے جب خاک اور پانی باہم ملتا ہی تو اوسے طین کہتے ہیں اور جب ہوا اور آگ ملتی ہی تو اوسے مارج کہتے ہیں جس طرح
رحم میں پانی یعنی آب منی ڈالنے سے آدمی کی نسل بڑھتی ہی اسی طرح رحم میں ہوا ڈالنے سے جن کی نسل بڑھتی ہی اور
جان اور آدم کی پیدائش میں ساٹھ ہزار برس کا فرق تھا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پس
پھر کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتوں میں تکذیب کرتے ہو تم دونوں جن وانس اوسنے تمکو طین اور مارج سے پیدا کیا

نصف

ہلاک ہو یعنی انجام کو پہنچ کر فنا ہو جاوینگے وَّيَبْقٰى اور باقی رہیگی وَجْهُ رَبِّكَ ذات تیرے رب کی ذُو الْجَلٰلِ خداوند بزرگی
و عظمت کا وَالْاِكْرَامِ اور بزرگی دینے والا اپنے فضل عام اور کرم تام سے وہ جو بزرگی کا مستحق ہو فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
پس کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے تمکو تمھارے فنا ہو جانے کی خبر دی تاکہ آمادہ ہو جاؤ
اور اوسکا کام بناؤ اور اوسنے اپنی بقا سے تمکو آگاہ کر دیا تاکہ اوسی کی طرف رجوع کرو اور اوسکے غیر پر اعتماد نہ کرو يَسْئَلُهٗ چاہتا ہے
اوسکو یعنی اوس سے مانگتا ہے مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی ہے آسمانوں اور زمینوں میں اپنی حاجتیں
اسواسطے کہ سب اپنی ذات اور صفات میں اوسی کے محتاج ہیں كُلَّ يَوْمٍ ہر وقت هُوَ فِىْ شَاْنٍ وہ ایک کام
بنانے میں ہے دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے سائل کو عطا فرماتا ہے حاجتمند کو نجات بخشتا ہے غمگین کو خوش کرتا ہے بیمار کو صحت دیتا ہے
کسی قوم کو توبہ پر رکھتا ہے کسی گروہ کو بخشتا ہے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ توبہ اور دعا قبول کرتا
اور گناہ بخشتا ہے تُكَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک سب زمانہ دو دن ہیں ایک دن
دنیا کی مدت اور اس ایک دن میں اوسکی شان امر و نہی ہے عطا کرنا روکنا پیدا کرنا روزی دینا مارنا زندہ کرنا عزت دینا ذلیل کرنا دوسرا
دن آخرت کی مدت ہے اوسدن اوسکی شان حساب ہے عذاب ہے جزا دینا سوال کرنا ثواب دینا عقاب کرنا اور محققوں کے نزدیک
یوم آن کے معنی میں ہے اور وہ ایک جزو اقل زمان کا ہے اور بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ اس ہر نشانی میں حق کی تجلی مراد ہے اوسکے
موافق جسکے واسطے تجلی کیجائے اور اوسکی استعداد کے مناسب اور تجلیات کی کوئی نہایت نہیں ہے رباعی كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ
شَاْنٍ چہ شان ہست چہ شان ٭ یعنی اوصاف کمال تو ندارد پایان ٭ جلوہ حسن ترا غایت و پایانے نیست ٭ ہر زمان جلوہ دیگر شود
از پردہ عیان ٭ سَنَفْرُغُ لَكُمْ قریب ہے کہ حساب کرینگے ہم تمھارے واسطے فارغ یہاں حساب کرنے اور جزا دینے کے
قصد کے معنی میں ہے اوس فراغ کے معنی میں نہیں جو شغل کے بعد ہوتا ہے یہ کلام تہدید اور وعید کی راہ سے ہے جیسے کوئی
مثلاً کسی کو کہے کہ تجھ کو میں تیرے ساتھ مشغول ہوں حالانکہ کہنے والا کچھ کام نہیں کرتا ہے تو وہاں سننے والے کو ڈرانا منظور
ہوتا ہے تو یہاں بھی وعید کی رو سے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمھارے حساب کا قصد کرونگا اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ اے دو گروہ
بڑے یعنی جن اور انسان اور جسکی قدر و قیمت بڑی ہوتی ہے عرب اوسکو ثقل کہتے ہیں کہا اِنِّىْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اور بعضوں نے
کہا ہے کہ ثقل گران بار ہے اور جن و انس مکلف ہونے کے سبب سے گرانبار ہیں یہانتک کہ بھاری گناہوں کے بوجھ سے عاجز
اور درماندے ہیں فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ وہ حساب کے سبب سے تہدید کی
تاکہ برے کاموں میں ہتکی مانے رہو اور خطاب کے سبب سے تعریف ہے تاکہ کرم مجید سے امیدوار رہو تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اے گروہ جنوں اور آدمیوں کے اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اگر سکو اَنْ تَنْفُذُوْا یہ کہ نکلجاؤ
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کناروں سے آسمانوں اور زمین کے اور بھاگ جاؤ میرے حکم سے یا موت آنے سے
فَانْفُذُوْا تو نکلجاؤ اور بھاگو لَا تَنْفُذُوْنَ نہ نکل سکوگے اِلَّا بِسُلْطٰنٍ مگر قہر اور تسلط اور غلبہ کے سبب

[illegible] بزرگی و عزت والی ۱۲

اور تمکو یہ قوت نہین ہی بلکہ جہان جاؤگے موت تمھارے ساتھ ہی اور موت آنے سے تمکو کچھ چارہ نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قیامت کے
دن اہل محشر کے گرداگرد فرشتے صفین کھینچینگے اور منادی ندا کریگا کہ ای آدمیو اور جنو یہ میدان حشر ہی اگر تم سکتے ہو تو نکلجاؤ اگر تم
نہین نکل سکتے لیکن دلیل اور حجت سے اور تمھارے واسطے نہ حجت ہی نہ وہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کسکے ساتھ اپنے رب کی
نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو خبر کردی کہ تم دنیا مین عاجز ہو اور آخرت مین درماندے تاکہ تم جان لو کہ دونون جہان مین اوسکے سوا
کوئی یار اور مددگار نہین ہی اور سب چھوڑ کر اوسی کی طرف متوجہ ہو تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو یُرْسَلُ بھیجا جاتا ہی عَلَیْکُمَا
تم دونون مین سے اوسپر جو گنہگار اور مشرک ہو شُوَاظٌ خالص شعلہ مِّنْ نَّارٍ آگ سے وَّنُحَاسٌ اور کالا دھوان یعنی
ایکبار آگ کا شعلہ پہونچیگا اور ایکبار دھوان اور بعضے کہتے ہین کہ نحاس پگھلا ہوا تانبا ہی کہ اونکے سرون پر ڈالینگے فَلَا تَنْتَصِرٰنِ
پھر بدلہ نہ لے سکوگے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے عذاب نہ روک سکوگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی
نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو شعلہ اور دھوئین سے ڈرایا تاکہ نافرمانی سے باز آؤ اور اوسی کی عبادت مین مشغول ہو تُکَذِّبٰنِ ○
تکذیب کرتے ہو فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ پھر جب پھٹیگا آسمان فرشتے اوترنے کے واسطے فَکَانَتْ پھر ہو جائیگا وَرْدَةً
سرخ یعنی گلابی کَالدِّهَانِ ○ مانند سرخ چمڑی کے یا روغن زیتون کے مثل کہ ہر ساعت دوسرے رنگ پر نظر آتا ہی فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے آسمان پھٹنے کی اور ہولون کی شدت
اور اوسکے رنگ بدلنے کی تمکو خبر کردی اوس سے پناہ مانگو فَیَوْمَئِذٍ پھر اوسدن لَّا یُسْئَلُ نہ پوچھا جائیگا عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اوسکے گناہ
اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○ آدمی اور نہ جن یعنی اونسے علم حاصل کرنے کا سوال نہ کرینگے کہ تمنے کیا کیا بلکہ جھڑکی کے ساتھ سوال ہوگا کہ کیون
کیا یا گنہگارون کو علامت سے پہچان لینگے اور سوال کی حاجت ہی نہوگی یا قبرون سے نکلتے وقت اونسے نہ پوچھینگے اور وہ جو
حق تعالی نے فرمایا ہی کہ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ وہ موقف حساب مین ہوگا کہ سب سے سوال کرینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کسکی
اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے اوس دن کے احوال کی تمکو خبر کردی تاکہ ایمان اور تقوی پر ثابت رہو
کہ تمھاری نجات کا سبب ہی یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ پہچانے جائینگے کافر بِسِیْمٰهُمْ اپنی نشانیون سے کہ مونھ کی سیاہی اور آنکھون کا
نیلا ہونا ہی یا اونکے چہرے سے غم اور رنج کے آثار ظاہر ہونگے فَیُؤْخَذُ پھر پکڑے جائینگے بِالنَّوَاصِیْ پیشانی کے بالون سے ایکبار
وَالْاَقْدَامِ ○ اور قدمون سے ایکبار یعنی کبھی تو اونکی پیشانی کے بال پکڑ کر دوزخ کی طرف کھینچینگے اور کبھی پانون پکڑ کر سر نیچے
پانون اوپر کرکے کھینچتے ہوے دوزخ مین ڈالینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ○
انکار کرتے ہو کہ اوسنے تمکو کافرون کے پکڑے جانے اور دوزخ مین ڈالدیے جانے کی خبر کردی تاکہ تم کفر سے پرہیز کرو اور مشرکون کو
دوزخ مین ڈالکر فرشتے کہینگے کہ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یہ وہی دوزخ ہی کہ عناد کی وجہ سے یُكَذِّبُ تکذیب کرتے تھے
بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ اوسکی مشرک لوگ اور یاد اوسے نہ کرتے تھے یَطُوْفُوْنَ طواف کرینگے اور پھرینگے بَیْنَهَا
دوزخ کے درمیان وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ○ اور درمیان اوسکے گرم پانی کے جو نہایت کھولتا ہوگا یعنی جب کافر

آگ سے پناہ چاہینگے تو اونکی فریاد رسی اس طرح کیجائیگی کہ آگ سے نکال کر ایسے گرم پانی مین ڈالدینگے کہ اونکے جوڑ ایک دوسرے سے
کھلجاینگے اور ہمیشہ آگ اور کھولتے ہوے پانی کے درمیان مین رہینگے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے
تُكَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے تمکو دوزخیون کے عذاب سے آگاہ کیا تاکہ کفر سے پرہیز کرکے ایمان سے آراستہ ہو اور اوس سے بچا
پاؤ وَلِمَنْ خَافَ اور اوسکے واسطے جو ڈرتا ہی مَقَامَ رَبِّهٖ خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے جَنَّتٰنِ ○ دو جنتین ہین یعنی
جو شخص موقف حساب سے ڈرے اور گناہ چھوڑدے اوسکو دو جنتین دینگے ایک جنت عدن دوسری جنت نعیم اور بعضون نے کہا ہی
کہ ایک انس خائف کے واسطے ہی اور ایک خائف جن کے لیے اور موضح مین ہی کہ بہشت مین اونکو دو باغ دینگے کہ اونمین سے ہر ایک
سو برس راہ کی قدر لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہوگا اور ہر باغ مین مکانات خوب اور میوے خوب اور حورین خوبصورت ہونگی یا کہ
قدس سرہ نے کہا ہی کہ ایک بہشت اونکو خوف الٰہی کے واسطے ہی اور ایک ترک گناہ کے واسطے ہی ایک خاص خائف کے واسطے
اور ایک اوسکے خاوندون اور متعلقون کے لیے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے راحت
اور ترک معصیت کے واسطے دو بہشتین بنائی ہی تُكَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ○ دو باغ ہین شاخون والے
یعنی انمین بہت درخت ہونگے ہر ایک درخت مین طرح طرح کے میوے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی
نعمتون مین سے کہ وہ بہشتین بندہ کو عطا کرتا ہی جنمین درخت اور میوے ہونگے تُكَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو فِيْهِمَا ان دونون
باغون مین عَيْنٰنِ دو چشمے ہین تَجْرِيٰنِ ○ کہ جاری ہین ہر جگہ جہان جنتی چاہین اونچے مکانون پر یا نیچے مقامون پر
ایک تسنیم ہی اور ایک سلسبیل معالم مین ہی کہ ایک صاف پانی کا چشمہ ہی ایک شراب لذیذ کا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی
نعمتون مین سے کہ جسنے ایسے چشمے تمہاری راحت اور لذت کے واسطے جاری کیے ہین تُكَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو فِيْهِمَا ان دونون
باغون کے درختون مین مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوے سے زَوْجٰنِ ○ دو قسم ہین ایک تو پہچانا ہوا کہ دنیا مین دیکھا ہوگا اور دوسرا
عجیب غریب کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا ہو فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جو انواع و اقسام کے
پھل اور میوے بندہ کو عطا فرماتا ہی تُكَذِّبٰنِ ○ منکر ہوتے ہو مُتَّكِـِٕيْنَ تکیہ دینے والے لوگ ان بہشتون مین تکیہ کرنے والے ہونگے
عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَاۗىِٕنُهَا بچھونون پر کہ اسکا استر مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ریشمی موٹے کپڑے کا ہوگا ایک بزرگ سے پوچھا کہ
اون بچھونے کا استر تو ایسا عمدہ ریشمی ہوگا تو ابرا کیسا ہوگا فرمایا کہ نور سے بنا ہوا اور دوسرے ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ اوسکا ابرا اس آیت مین
داخل ہی کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ اور میوے ان دونون بہشتون کے درختون کے دَانٍ ○ نزدیک ہین
کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اوسپر پہونچتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جو شخص فرش پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور میوے کی آرزو
کریگا تو درخت کی شاخ جھک آئیگی اور جس میوے کی خواہش ہی وہ اوسکے مونھ مین آجائیگا فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو بادشاہانہ تختون اور فرشون پر بٹھائیگا اور لذیذ اور لطیف میوے دیگا
تُكَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو فِيْهِنَّ ان دونون بہشتون کے محلون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ بند رکھنے والیان

آنکھوں کی ہیں یعنی حوریں کہ اپنے شوہروں کے سوا اور کو دیکھنے سے آنکھ بند کیے ہیں لَمْ يَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اونکو اِنسٌ
آدمیوں نے قَبْلَهُمْ قبل اونکی ازدواج کے جنت میں وَلَا جَانٌّ ○ اور نہ جنوں نے یعنی جو حوریں آدمیوں کے لیے مقرر ہیں
اونکو اس تک کسی آدمی کا ہاتھ نہ پہونچا ہوگا اور جو حوریں جنوں کے لیے مقرر ہیں اونپر کسی جن نے تصرف کیا ہوگا فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں کہ اس لطافت کے ساتھ اوسنے اپنے بندوں کے واسطے حوریں عنایت کیں تُكَذِّبَانِ ○ تکذیب
کرتے ہو اور باور نہیں کرتے كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ○ گویا وہ حوریں پلیہوئی ہیں صفائی اور سرخی میں یاقوت سے
اور سفیدی اور چمک میں پاکیزہ موتی سے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ اوسنے اس صفائی اور
پاکیزگی کے ساتھ تمہارے واسطے حوریں پیدا کی ہیں تُكَذِّبَانِ ○ تکذیب کرتے ہو اور باور نہیں کرتے هَلْ جَزَاءُ
الْإِحْسَانِ کیا جزا عمل میں نیکی کرنے کی ہوتی ہے إِلَّا الْإِحْسَانُ ○ مگر نیکی کرنا ثواب میں یا جو کوئی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے اور مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللّٰهِ کہے اوامر و نواہی پر عمل کرے نہیں اوسکی جزا مگر بہشت اور اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ نیکی کی جزا نیکی ہے تو طاعات کی جزا
درجات ہیں اور شکر کا بدلا نعمت کی زیادتی اور تقوی کا فرحت اور توبہ کا قبولیت اور دعا کا اجابت اور سوال کا عطا اور استغفار کا مغفرت
اور دنیا میں خوف کا امن آخرت اور خدمت کا سلطنت بدلا اور جزا ہے بحر الحقائق میں فرمایا ہے کہ فنا فی اللہ کی جزا نہیں ہے مگر بقا باللہ
مثنوی ہر کہ در راہ محبت شد فنا ٭ یافت از بحر بقا دُرّ لقا ٭ ہر کرا شمشیر شوقش سر برید ٭ میوہ ذوق از درخت وصل چید فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ اوسنے نیکی کرنے کی توفیق دی اور اوسکی جزا مقرر کی تُكَذِّبَانِ ○ تکذیب اور انکار
کرتے ہو وَمِنْ دُونِهِمَا اور ان دو بہشتوں کے سوا جو مذکور ہوئیں یا انسے کمتر جَنَّتَانِ ○ دو جنتیں اور ہیں بعضوں نے
کہا ہے کہ وہ جنتیں جو پہلے مذکور ہوئیں سونے کی ہیں سابقوں کے واسطے اور یہ دو جنتیں چاندی کی ہیں اصحاب یمین کے لیے فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ یہ جنتیں بندوں کے نامزد کیا ہے تُكَذِّبَانِ ○ منکر ہوتے ہو مُدْهَامَّتَانِ ○
وہ بہشتیں سبز سبزی تیز ہونے سے سیاہی مارتی ہیں فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے کہ ایسے سبز باغ عطا
فرمایا ہے اور سبزی سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے تُكَذِّبَانِ ○ انکار کرتے ہو فِيهِمَا ان دو بہشتوں میں عَيْنَانِ دو چشمے ہونگے
نَضَّاخَتَانِ ○ خوب جوش مارتے ہوئے یعنی ہر چند اونمیں سے پانی لیں پھر اور پانی جوش مارے گا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے
رب کی نعمتوں میں سے کہ ایسے دو چشمے بہت پانی کے تمکو دیتا ہے تُكَذِّبَانِ ○ انکار کرتے ہو فِيهِمَا فَاكِهَةٌ ان دونوں بہشتوں میں
میوہ بہت ہوگا وَنَخْلٌ اور درخت خرما کے ہونگے وَرُمَّانٌ ○ اور درخت انار کے تخصیص خرما اور انار کی کل میووں میں بسبب انکی
فضیلت کے ہے اسواسطے کہ خرما میوہ بھی ہے اور غذا بھی اور انار میوہ بھی ہے اور دوا بھی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں سے
کہ ایسے میوے اپنے بندوں پر انعام کرتا ہے تُكَذِّبَانِ ○ انکار کرتے ہو فِيهِنَّ ان چار جنتوں میں خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ○ عورتیں
برگزیدہ ہونگی خوبصورتیں یعنی خوبصورت بھی ہونگی اور نیک سیرت بھی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتوں میں کہ تمکو حوریں
دیگا ایک دوسری سے بہتر تُكَذِّبَانِ ○ تکذیب کرتے ہو حُورٌ مَقْصُورَاتٌ حوریں چھپی ہوئی فِي الْخِيَامِ ○ خیموں میں ہیں جو

ہوا نشانہ اور رفالی کیے ہوئے ہونگی ہیں اور بعضون نے کہا ہے کہ خیام سے مراد وہ محل ہیں بعضون نے تخصیص کی ہے حجلون کے ساتھ اور حجلہ وہ گھر ہے جو آراستہ ہو دلہا دولہن کے لیے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسی اپنے رب کی نعمتون میں سے کہ ایسی پاکیزہ حورین جنتیون کو دیتا ہے تُکَذِّبٰنِ انکار کیجیے گا لَمْ یَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اونکو اِنْسٌ قَبْلَهُمْ کسی آدمی نے اونکے شوہرون سے پہلے جنکے ساتھ نازیہ ہوئی ہین وَلَا جَآنٌّ ۝ اور نہ جن نے اونکو ہاتھ لگایا ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسی اپنے رب کی نعمتون میں سے کہ اوسنے گنوا دیا ہیں ایمان والون کے نامزد کی ہین تُکَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو کہ ایسی حورین محفوظ رکھکر عطا کریگا مُتَّکِئِیْنَ اصحاب الیمین تکیہ لگائے ہونگے عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ سبز بچھونون یا سبز تکیون پر وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۝ اور بہت خوب قیمتی بچھونون پر فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسی اپنے رب کی ان نعمتون میں سے جو مذکور ہوئین تُکَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کیے ہو تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ بزرگ ہوا نام تیرے رب کا اس حیثیت سے کہ وہ نام اوسکی ذات پر بولا جاتا ہے پس جان سکتے ہین کہ ذات کی بزرگی کس درجہ پر ہوگی اور اسی سے ہے کہ کسی نے اوسکی ذات کی عظمت سے خبر دی ہو وے سکتا ہے بلیت برلب بحر تشنہ ہیں والماء اذا خشک لب ہم ہستی ہم مشتہی ہو ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ ترجمہ تفسیر میں اس اسم کے معنی اسطرح پر ادا کیے ہین کہ ایسا خداوند کہ صفات جلال ہین جنکا ثابت کرنا کمال کو مستلزم ہو وہ صفات اونچے اونکی ذات بے مثال کے واسطے ثابت ہین اور جن صفتون کا سلب عزت اور کبریا کا مقتضی ہے وہ جناب مقدس اون صفتون سے منزہ اور مبرا ہے اور اکثر محقق اس بات پر ہین کہ جلال اشارہ ہے صفات قہریہ کی طرف اور اکرام عبارت ہے اوصاف لطیفہ سے تو ذوالجلال والاکرام یہ نام سب صفات الٰہی کو جامع ہے اور اسی سبب سے اوسے اسم اعظم کہا ہے اور الظوا بیا ذالجلال والاکرام یہ خبر اس قول کی تائید کرتا ہے

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَهِیَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَۃً
سورہ واقعہ کے معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چھیانوے آیتین ہین

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ۝ یاد کر جب واقع ہوگی یعنی پیدا ہوگی اور آئیگی قیامت لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا نہیں ہے اوسکے واقع ہونے اور آنے مین کَاذِبَۃٌ ۝ کچھ جھوٹ یا اوسکے واقع ہونے کے واسطے کچھ جھوٹ واقع ہی نہیں بلکہ جو اوسکی خبر دیتا ہے وہ سچا ہے اور وہ دن خَافِضَۃٌ نیچے لیجانے والا ہے ایک گروہ کو اسفل السافلین مین عدل کی رو سے رَّافِعَۃٌ ۝ بلند کرنے والا ہے ایک گروہ کو اعلیٰ علیین کی طرف فضل کی راہ سے یا وہ جھکانے والا ہے دشمنون اور اہل شقاق اور منافقون کو اور بلند کرنے والا ہے اولیا کو جو اخلاص اور موافقت والے ہین یا نیچا رکھیگا اون لوگون کو جو دنیا مین اپنے کو اونچا اور بلند رکھتے تھے اور اونچا کریگا اون لوگون کو جو دنیا مین جھکا ہوا اور نیچے رہتے تھے اور فروتنی کرتے تھے اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ یاد کر جب جنبش دیجائیگی زمین رَجًّا ۝ جنبش دیکر اسطرح پر کہ اوسپر جو بنا اور عمارت ہے سب منہدم ہو جائیگی وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ اور ریزہ ریزہ کر دیے جائینگے پہاڑ بَسًّا ۝ ریزہ کرنا یہانتک کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے فَکَانَتْ پھر ہو جائینگے هَبَآءً غبار جو آفتاب کی شعاعون مین نظر آتا ہے جب وہ شعاع

روشندان وغیرہ مین پڑتی ہو مُّنْۢبَثًّا پراگندہ اور منتشر ہوا وَّكُنْتُمْ اور ہوگئے تم اے مکلف لوگو اوس وقت اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝
اقسام تین یعنی تم سب تین مرتبہ پر تین گروہ ہوگئے فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ پس داہنے ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ کیا ہین
داہنے ہاتھ والے حق تعالی اونکی تعظیم کرتا ہو جیسا کہ تو یون کہے کہ فلانی قوم کے لوگ بزرگ ہین اور کیا بزرگ لوگ ہین استفہام مین تعجب کے معنی بھی ہین
اور اصحاب یمین وہ لوگ ہین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت اونکی پشت سے نکالی گئی تو وہ لوگ حضرت آدم کے داہنے ہاتھ کی طرف تھے
یا جنکو داہنے ہاتھ مین انکے نامۂ اعمال دینگے یا جو لوگ جنت مین جاینگے اور جنت عرش کے داہنی طرف ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ میمنہ یمن
اور برکت کے معنی مین ہی یعنی اون لوگون کا قدم مبارک ہی وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ اور بائین ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ
الْمَشْئَمَةِ ۝ کیا ہین بائین ہاتھ والے اور یہ لوگ ذریت نکالتے وقت حضرت آدم کے بائین ہاتھ کی طرف تھے یا انکے نامۂ اعمال
انکے بائین ہاتھ مین دینگے یا یہ لوگ دوزخ مین جاینگے اور دوزخ عرش کے بائین طرف ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مشئمہ شوم سے
لیا ہی یعنی وہ لوگ شوم اور نامبارک ہین وَالسّٰبِقُوْنَ اور سبقت لیجانے والے سب قومون پر یا بہشت مین آگے جانے والے
السّٰبِقُوْنَ ۝ سبقت لیجانے والے ہین ایمان کے ساتھ جیسے آل فرعون کے مومن اور حبیب نجار اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت
علی مرتضی رضی اللہ عنہم یا وہ لوگ جنھون نے دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہی یا پیغمبر لوگ یا اہل قرآن یا صف جہاد مین آگے بڑھنے والے
یا نماز جماعت مین پہلی تکبیر کے وقت سبقت کرنے والے اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ وہ لوگ ہین نزدیک کیے گئے رحمت اور بزرگی سے
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ بہشتون مین ہین جنمین طرح طرح کی نعمتین ہین ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ گروہ زیادہ اگلون مین سے
یعنی اگلے انبیا علیہم السلام کی امت کا گروہ وَقَلِيْلٌ اور تھوڑا سا مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلون مین سے یعنی امت محمدی مین سے
مضمون کلام یہ ہی کہ اگلی امت کے سبقت لیجانے والے اس امت کے سبقت لیجانے والون سے زیادہ ہین تبیان مین ہی کہ ان لوگون سے وہ گروہ مراد ہی
جن لوگون نے انبیا علیہم السلام کو آنکھون سے دیکھا اور اونکی خدمت مین پہونچکر اونپر ایمان لائے اگلے پیغمبرون کی تمام امت مراد نہین ہی
اسواسطے کہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت متابعت اگلی سب امتون سے بہت زیادہ ہوگی جیسا کہ حدیث انا اکثر الناس تبعا یوم
القیامۃ کا مضمون اوسکی خبر دیتا ہی اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین مذکور ہی کہ جنتیون کی ایک سو بیس صفین ہونگی
اسّی صفین میری امت کی اور چالیس اور سب امتون کی اور یہ سابق لوگ اولین اور آخرین جنتون مین ہونگے عَلٰى سُرُرٍ تختون پر کہ
مَّوْضُوْنَةٍ ۝ بنے ہوئے ہین سونے سے اور جڑے ہوئے ہین موتی یا قوت اور زمرد سے مُّتَّكِـِٕيْنَ تکیہ لگائے ہوے عَلَيْهَا اون
تختون پر مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ ایک دوسرے کے برابر یعنی مونھ کی طرف مونھ کیے ہوے تاکہ دیدار سے بھی خوش اور مسرور
رہین يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ دورہ کرتے ہین اونپر خدمت کے واسطے وِلْدَانٌ لڑکے مُّخَلَّدُوْنَ ۝
ہمیشہ رہینگے لڑکپن کی ہیئت پر اسواسطے کہ چھوٹون کی خدمت بڑون کی نسبت زیبا دیتی ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ مخلدون کے معنی گوشوارون سے آراستہ ہونگے اور ان لڑکون کو حق تعالی نے جنتیون کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہی سلمان رضی اللہ
عنہ سے منقول ہی کہ یہ مشرکون کے لڑکے ہین کہ جنتیون کی خدمت کو نامزد ہوے ہین اور جنتیون کے گروہ کا نام خدمت

پھرتے رہینگے بِاَكْوَابٍ کوزے وَّاَبَارِيْقَ ۙ اور ابریقین لیے ہوے وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ اور جام شراب
بھرے ہوے جو بہشت مین جاری ہو یا پاک صاف شراب جیسے آب زلال ہوتا ہو لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا نہ درد سر پاوینگے
اوس شراب سے یعنی اوس شراب مین خمار نہوگا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ اور نہ بے عقل و بے ہوش ہونگے اوس سے وَفَاكِهَةٍ
اور پھرینگے گرد پھرینگے میوے لیے ہوے مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ اونمین سے جسے اختیار اور پسند کرینگے
وَلَحْمِ طَيْرٍ اور چڑیون کا گوشت لیے ہوے کہ سب گوشتون سے زیادہ لطیف ہو مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝
اوسمین سے کہ آرزو کرینگے یعنی جسطرح وہ چاہین شوربا یا بھنا ہوا وَحُوْرٌ ۙ اور سابق لوگون پر جنت مین طواف کرینگی
اور پھرتی رہینگی خدمت کے واسطے گورے رنگ کی عورتین عِيْنٌ ۙ کشادہ چشم بڑی اور لطافت مین كَاَمْثَالِ
اللُّؤْلُؤِ مانند موتی الْمَكْنُوْنِ ۝ چھپے ہوے کے جو سیپی کے اندر پوشیدہ ہوتا ہو کہ اوسپر گرد و غبار نہ بیٹھا ہو اور نہ کسی کا
ہاتھ لگا ہو جَزَآءً ۢ جزا دیتے ہین ہم اونکو جزا دینا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے
دنیا مین لَا يَسْمَعُوْنَ نہ سنینگے فِيْهَا جنت مین لَغْوًا بیہودہ بات یا جھوٹا چلانا یا جھوٹی قسم وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ
اور نہ ایسی بات کہ جسکا کہنا موجب گناہ ہو جیسے فحش گالی اِلَّا قِيْلًا مگر سنینگے بات کہ وہ یہ ہو سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ اس
لفظ کا مکرر لانا اس بات کی دلیل ہو کہ جنتی لوگ برابر ایک دوسرے کو سلام کہینگے وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ اور داہنے
ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ کیا ہین داہنے ہاتھ والے یعنی بزرگ اور عزیز اور مکرم ہین اور وہ ہونگے
فِيْ سِدْرٍ بیری کے درخت کے بیچ مَّخْضُوْدٍ ۙ بے کانٹے کا بخلاف دنیا کی بیری کے کہ اسمین کانٹے ہوتے ہین
لکھا ہو کہ مسلمانون کی نظر وج پر پڑی اور یہ طائف مین ایک میدان ہو اسمین بیریان لگی ہین اسے دیکھکر مسلمان بولے
کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہمین اسکے مثل باغ ملتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جنتیون کے واسطے بیریان بے کانٹے کی ہونگی وَّطَلْحٍ
مَّنْضُوْدٍ ۙ اور کیلے کے درخت کہ اوسکے میوے تلے اوپر جھکے ہوے یعنی جڑ سے پھنگی تک درخت مین سب میوہ ہی میوہ
ہوگا وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ اور سایہ کھنچا ہوا یعنی برابر اور رہا ہوا سایہ کہ کبھی زائل نہو ظل سے راحت مراد ہو وَّمَآءٍ
مَّسْكُوْبٍ ۙ اور بہتا پانی یعنی پانی جنت عدن سے گرا اور بافون پہ آتا ہوگا وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ اور بہت
میوے کہ لَّا مَقْطُوْعَةٍ نہ کاٹا گیا یعنی کسی زمانہ مین وہ میوہ نہ کٹیگا بخلاف دنیا کے میوون کے کہ فصل پر ہوتے ہین
بغیر فصل کے نہین وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ اور نہ منع کیا گیا یعنی کھانے والے سے کچھ منع نہ ہونگے دنیا کے میوون کی طرح نہین کہ
بے قیمت ہاتھ نہین آتے وَّفُرُشٍ اور بچھونے مَّرْفُوْعَةٍ ۝ بلند کیے گیے یعنی قیمت کی روسے یا اونچی قدر بلندی اور بعضون کے
قول کے موافق فرش کنایہ ہے پلنگ کی ہوئی عورتون سے جو اونچے تختون پر بیٹھی ہونگی اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ تحقیق ہمنے پیدا کیا انکے
ولادت دنیا کی بڑھیون کو اِنْشَاۗءً ۝ پیدا کرنا یعنی بڑھاپے کے بعد اونہین دوسری صورت و خلقت پر ہم پیدا کرینگے یعنی مراد یہ ہو
کہ سب بڑھیون کو ایک سن پر ہم جوان کردینگے فَجَعَلْنٰهُنَّ پھر کرینگے ہم اونکو اَبْكَارًا ۙ کنواری لڑکیان یعنی جب اونکے شوہر

اونسے قربت کرینگے تو اونکو کنواری پائینگے عُرُبًا دوستدار اور اپنے شوہرون کی عاشق زار ہونگی یا نازدار اور شیرین کلامی کیساتھ
ہونگی اَتْرَابًا ۝ ہمجولیان یعنی تینتیس ۳۳ برس عمر کی اور اونکے شوہرون کے بھی یہی سن ہونگے یعنی جتنی بیبیان ہین ہر کریدین کو بھی جنت مین
اسی سن کا کرکے شوہرون کو دینگے اور بوڑھیون کو بھی اسی سن کا کرکے دینگے اگر دنیا مین اوسکا شوہر نہوگا تو اور کسی جنتی کے حوالہ کرینگے
اور اگر دنیا مین اوسکا شوہر ہو مگر جنتی نہو جیسے فرعون کی جورو تو ایسی عورت کو بھی کسی جنتی کو دینگے اور اگر اوسکا شوہر بھی جنتی ہوگا تو
اوسی کو اوسکی جورو عنایت کیجائیگی اور اگر کسی عورت کے کئی شوہر رہے ہون اور سب جنتی بھی ہون تو اخیر شوہر کو وہ عورت دیجائیگی اور
یہ عورتین ہم پیدا کرینگے لِاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ اصحاب یمین کے واسطے یعنی جو داہنے ہاتھ والے ہین اور کوئی پوچھنے والا پوچھتا
کہ اصحاب یمین کون لوگ ہین تو حق تعالی فرماتا ہے کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ایک گروہ ہے اگلون مین سے وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝
اور ایک گروہ ہے پچھلون مین سے اسباب نزول مین لکھا ہے کہ جب یہ آیت قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ نازل ہوئی تو حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور ہم مین تھوڑے ہی آدمی نجات پاوینگے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت حضرت فاروق کے سامنے پڑھی حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَضِيْنَا عَنْ رَّبِّنَا یعنی ہم راضی ہوے اپنے رب سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے
مجھ تک ایک گروہ اور مجھسے قیامت تک ایک گروہ اور حدیث مین آیا ہے کہ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی مین آرزو کرتا ہون
کہ اہل جنت مین سے آدھے تم لوگ ہوگے اور بعضی حدیث مین یہ بات بیان ہوئی ہے کہ جنتی لوگ ایک سو بیس ۱۲۰ صف ہونگے اونمین اسی ۸۰ صفین
میری امت کی ہونگی اور اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی امت متابعت مین کوئی شخص دوزخ مین ہمیشہ نہ رہیگا نظم
بعہد تو ان دوزخ اسیر کسے ۔ را کہ باشد چنین دستگیر ۔ نماند بہ عصیان کسے در گرو ۔ کہ دارد چنین سید پیشرو ۔ وَاَصْحٰبُ
الشِّمَالِ ۔ اور بائین ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ کیا ہین بائین ہاتھ والے یعنی ذلیل و بدبخت رہین
اور اوسدن ہونگے فِيْ سَمُوْمٍ گرمی مین جو اثر کرتی ہے یعنی آگ مین یا گرم ہوا مین کہ اوسکی گرمی اونکے جسم کے اندر اثر کریگی وَّحَمِيْمٍ ۝
اور گرم پانی جو انتہا کا گرم ہوگا صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ جب سموم کی گرمی اونکے جسمون اور کلیجون مین اثر کریگی تو وہ پانی
پناہ ڈھونڈھینگے جسطرح دنیا مین گرمی کے مارے ہوے پانی مانگتے ہین جب حمیم یعنی کھولتے ہوے پانی مین ڈالدیے جائینگے
تو وہ جلینگے اور بھی زیادہ ایذا ہوگی تو سایہ مین پناہ چاہینگے اور اوس سایہ کی حق تعالی خبر دیتا ہے وَّظِلٍّ اور سایہ
مین مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ کالے گرم دھوین کا اور بعضے کہتے ہین کہ یحموم آگ کا ایک پہاڑ ہے کہ دوزخی اوسکے سایہ مین
پناہ لیجائینگے لَّا بَارِدٍ نہ ٹھنڈا ہے اور سایون کی طرح وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اور نہ فائدہ دینے والا نہ راحت پہونچانے والا
اور یہ عذاب اونپر اس جہت سے ہے کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا تحقیق وہ تھے قَبْلَ ذٰلِكَ اسکے قبل دنیا مین مُتْرَفِيْنَ ۝
نازو نعمت مین پالے گئے اور اونکی آرام طلبی حرام چیزون اور خواہشون کی پیروی کے ساتھ تھی وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ اور تھے
اصرار کرتے عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ بڑے گناہ پر کہ وہ شرک ہے یعنی شرک پر قائم تھے یا جھوٹی قسم کھاتے تھے

ع ۲۸

اس بات پر کہ حشر ہوگا وَكَانُوا يَقُولُونَ اور تھے کہتے کہ أَئِذَا مِتْنَا کیا جب مر جاوینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جاوینگے ہم
مٹی وَعِظَامًا اور ہڈیان بے گوشت و بے پوست أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ○ کیا ہم اوٹھائے جاوینگے قبرون سے اور زندہ
ہونگے استفہام کی تکرار انکار مین مبالغہ کے واسطے ہے أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ○ کیا اور اگلے ہمارے باپ دادا بھی مبعوث ہونگے
قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ إِنَّ الْأَوَّلِينَ بیشک اگلے تمہارے باپ دادا وغیرہ وَالْآخِرِينَ ○ اور
پچھلے تم اور تمہارے سوا لَمَجْمُوعُونَ البتہ جمع کیے گئے ہین إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ○ وقت مقرر کیے ہوئے کے
واسطے روز معلوم مین کہ وہ قیامت کا دن ہے یا سب قبرون مین جمع کیے گئے ہین میقات حشر کے واسطے کہ وہ روز معلوم ہے یا سب حشر
کیے جاوینگے حساب کے مکان یا زمان مین وہ جو کہ خدا کو معلوم ہے ثُمَّ إِنَّكُمْ پھر تحقیق کہ تم أَيُّهَا الضَّالُّونَ اے گمراہو راہ
حق سے الْمُكَذِّبُونَ ○ تکذیب کرنے والو بعث و نشر کی خطاب اہل مکہ سے ہے اور اونکے مثل اور کافرون سے فرمایا ہے کہ تم
فردا ے قیامت کو لَآكِلُونَ البتہ کھانے والے ہو مِنْ شَجَرٍ ایک درخت سے مِنْ زَقُّومٍ ○ وہ زقوم ہے یعنی تمکو زندہ
کرکے اوس درخت مین سے کھلاوینگے فَمَالِئُونَ پھر بھرنے والے ہوگے مِنْهَا الْبُطُونَ ○ اوس درخت کے میوے سے
پیٹون کو فَشَارِبُونَ پھر پینے والے عَلَيْهِ زقوم پر مِنَ الْحَمِيمِ ○ گرم پانی مین سے کہا ہے کہ دوزخیون پر بھوک کا عذاب
ڈالینگے یہانتک کہ وہ اپنے پیٹ زقوم سے بھر لینگے پھر اونپر پیاس غلبہ کریگی تو کھولتا ہوا پانی اونکے سامنے کرینگے اوسمین سے وہ بہت سا
پانی پی جاوینگے فَشَارِبُونَ پس پینے والے ہین کھولتے پانی مین سے شُرْبَ الْهِيمِ ○ پینا جیسے پیاس کے مارے ہوئے اونٹ پیتے ہین
جنھون نے مدتون پانی نہ پایا ہو یا زمین ریگستان کی طرح کہ کتنا ہی پانی پیے اوسکا اثر اوسپر ظاہر نہین ہوتا یعنی دوزخی کتنا ہی کھولتا
پانی پینگے مگر اونکی پیاس نہ بجھیگی هَٰذَا یہ کھانا پانی نُزُلُهُمْ اونکے واسطے پیشکش ہے يَوْمَ الدِّينِ ○ روز جزا مین جیسے وہ
ما حضر جو مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور اسکے بعد دوزخ مین اونکے واسطے طرح طرح کے کھانے پینے ہونگے کہ اونکی سختی اور عذاب کی
شرح بیان مین نہین آتی نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ ہمنے پیدا کیا تمکو ابتدا مین اور تم اوسکا اقرار کرتے ہو فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ○
پھر کیون باور نہین رکھتے ہو پیدائش ثانی اسواسطے کہ ہر عقلمند پر یہ بات ظاہر ہے کہ جو کوئی پہلے پہل پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوبارہ
پیدا کرنے پر بھی قادر ہوگا أَفَرَأَيْتُمْ آیا خبر دو مَا تُمْنُونَ ○ اوس پانی کی جو عورت کے رحم مین تم ڈالتے ہو أَأَنْتُمْ
تَخْلُقُونَهُ کیا تم پیدا کرتے ہو لڑکے اوس سے أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ○ یا ہم ہین اوسکے پیدا کرنے والے اور تم مقر ہو
اس بات کے کہ خالق مین ہی ہون اسواسطے کہ جس صورت اور جس طرح پر تم اولاد چاہتے ہو پیدا نہین ہوتی ہے تو ہمارے
ارادے اور مشیت کے موافق پیدا ہوتی ہے نَحْنُ قَدَّرْنَا ہمنے تمکو پیدا کرکے اندازہ کر دی بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ
تمہارے درمیان موت اور ہر ایک کی موت کا زمانہ ہمنے مقرر کر دیا وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ○ اور نہین ہین ہم
پیچھے رہ جانیوالے یعنی ہمارے حکم پر کوئی سبقت نہین لیجا سکتا تو جو موت مقرر ہو چکی ہے اوس سے کوئی نہین بھاگ سکتا
اور ہمنے یہ موت مقرر اور مقدر کی عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ اسواسطے کہ بدل دین ہم أَمْثَالَكُمْ وہ لوگ جو تمہارے

مانند ہین یعنی تمکو ہم مارڈالین اور اون کو پیدا کردین وَنُنْشِئَكُمْ اور پیدا کرین ہم دوبارہ تمکو فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝
اوس صورت اور ہیئت مین جو نہین جانتے ہو تم آج یعنی کافرون کو بہت بری صورت پر اور مومنون کو بہت اچھی صورت پر
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ اور تحقیق کہ جانا ہے تمنے النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ پیدا کرنا پہلی بار کا کہ تم نطفہ تھے پھر علقہ ہوئے آخر تک
اور تم اسکا اقرار بھی کرتے ہو فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝ پھر کیون نہین یاد کرتے خدا کی قدرت دوبارہ پیدا کرنے پر اسلئے کہ
اوسپر قادر ہی وہ اس سے عاجز نہین ہوسکتا نظم آنکہ یکبار از خاک [illegible] بود وہ میتواند [illegible] وجود بار دیگر [illegible]
روے پوشیم زیر پردہ خاک ٭ ہم تواند بامر کن فیکون ٭ کار دار [illegible] أَفَرَأَيْتُم کیا خبر دیتے ہو تم مَّا تَحْرُثُونَ ۝
اوس چیز کی جو کھیتی کرتے ہو اور زمین مین بیج بوتے ہو أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ کیا اوگاتے ہو تم وہ بیج أَمْ نَحْنُ یا ہم
الزَّارِعُونَ ۝ یا ہمین اوگاتے ہی بونا بندہ کا فعل ہی اور اوگانا خدا کا کام ہی حدیث شریف مین ہی کہ تم مین سے کسی کو
زَرَعْتُ نہ کہنا چاہیے یعنی مین نے اوگایا بلکہ حَرَثْتُ کہنا چاہیے یعنی مین نے بویا اسواسطے کہ بیج بونا اور زمین مین ڈالنا
بندہ کا کام ہی اور اوگانا حق تعالی کی طرف سے ہی لَوْ نَشَاءُ اگر ہم چاہین تو لَجَعَلْنَاهُ البتہ کردین ہم اوسے
جو کچھ تمنے بویا ہی حُطَامًا گھاس بلی دلی اپنی مراد کو پہونچنے سے قبل یا گھاس بے دانہ کی فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝
پھر تمام دن رہو تم اوس سے تعجب کرتے یا اوس بلا اور آفت پر غمگین رہو یا اپنی محنت اور مشقت سے پشیمان ہو اور
کہو کہ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝ بیشک ہم تاوان دیے گئے ہوتے ہین اور بکر نے ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی کہ
کیا ہم تاوان دیے ہوے ہین بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ بلکہ ہم بے نصیب ہین روزی سے أَفَرَأَيْتُمُ کیا خبر
دیتے ہو الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ اوس پانی کی جو پیتے ہو پیاس بجھانے کو اور تمھاری زندگی اوسکے ساتھ بندھی ہی
أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ کیا تمنے اوتارا ہی اوسے مِنَ الْمُزْنِ سفید بدلی سے أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۝ یا ہم
اوتارنے والے ہین پانی شیرین لطیف کو لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ اگر چاہین تو کردین ہم اوس پانی کو أُجَاجًا کڑوا اور
کھاری اور اوسکا فائدہ اوس سے ہم زائل کردین فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ پھر کیون نہین شکر کرتے خدا کا اس نعمت پر
أَفَرَأَيْتُمُ بتاؤ تو کیا النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ وہ آگ جو تم نکالتے ہو أَأَنتُمْ کیا تمنے أَنشَأْتُمْ پیدا کیا ہی
تمنے شَجَرَتَهَا اوس آگ کا درخت کہ وہ مرخ اور عفار ہی أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ۝ یا ہم پیدا کرنے والے ہین
اوسکے دیہاتی لوگ درخت مرخ کو مرد کہتے ہین اور عفار کو عورت اوسکی ہری شاخ اسکی سبز شاخ پر رگڑتے ہین حق تعالی
اپنی قدرت سے اون ہری شاخون مین آگ پیدا کردیتا ہی جنسے پانی ٹپکتا ہی نَحْنُ جَعَلْنَاهَا ہمنے کردیا اوس آگ کو تَذْكِرَةً
تذکرہ اور یاد کرنا کہ جب اوسے دیکھو دوزخ کی آگ کو یاد کرو یا اوسکو ہمنے تبصرہ کردیا کہ اہل بصیرت جان لین کہ جو کوئی
سبز اور تر درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہی باوصف اوس تری کے جو اوسمین موجود ہی اور تری کیفیت مین آگ کی
ضد ہی تو یقینی وہ انسان کی ہستی کے درخت کو خشک اور پژمردہ ہوجانے کے بعد تر و تازہ کردینے پر قادر ہی وَمَتَاعًا

ثلث ع

اور ہنسے کر دیا اگ کو فائدہ کی چیز لِّلْمُقْوِينَ ۝ مسافروں اور مقیموں کے لیے حق تعالیٰ نے دو ضدوں میں سے ایک کے بیان پر
اکتفا کیا جیسے سرابیل تقیکم الحر کہا فَسَبِّحْ پس تسبیح کر یا بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ اپنے رب کے نام کے ساتھ اور اوسے پاکی کے
ساتھ یاد کر فَلَا أُقْسِمُ پس قسم کھاتا ہوں میں بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ۝ نجوم قرآن کے مواقع کی یعنی اوسکے منزل کے وقتوں کی
یا تاروں کے غروب ہونے کی جگہوں کی صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ مغارب کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ غروب زوال کی دلیل ہے
اور اثر زوال سے دلیل پکڑ سکتے ہیں اوس موثر کے ہونے پر جسکی تاثیر کو زوال نہیں ہے یا تاروں کے طلوع ہونے یا جاری ہونے کی جگہوں کی
قسم عین المعانی میں ہے کہ اس سے صحابہ کے سینے اور قبروں کی جگہیں مراد ہیں کہ وہ تاروں کے ساتھ تشبیہ دیے گئے ہیں چنانچہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ یا تاروں کی منزلیں مراد ہیں کہ وہ آسمان
کے برج ہیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ یا وہ وقت مراد ہے جبکہ تارے شیاطین کو رجم کرنے اور مارنے پر مامور ہوں
اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا وقت ہے اور آپکے مبعوث ہونے کا زمانہ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ نجوم قرآن مراد ہیں اور اوسکے مواقع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مقدس ہے حضرت کا دل ایک برج ہے کہ نجوم
قرآنی بہت ہیں ہر نجم کا ایک موقع ہے اس نظر سے مواقع بصیغہ جمع ارشاد ہوا اور امام حمزہ اور امام کسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کی قراءت
کہ اونہوں نے بموقع النجوم پڑھا ہے اس قول کی تائید کرتی ہے اور آپکے دل مبارک پر قرآن کا نازل ہونا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ کی
نص سے ثابت ہوا وَإِنَّهُ اور تحقیق کہ وہ کہ خدا قسم کھاتا ہے لَقَسَمٌ البتہ قسم ہے لَّوْ تَعْلَمُونَ اگر تم جانو عَظِيمٌ ۝ بڑا
بڑی اور معتبر ہے اور قسم کا جواب یہ ہے کہ إِنَّهُ بیشک وہ جو حضرت پڑھتے ہیں لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ البتہ قرآن ہے بڑے فائدے والا
اسواسطے کہ اصول علوی پر مشتمل ہے کہ معاش اور معاد کے مصالح میں کام آتے ہیں یا بزرگ ہے حق تعالیٰ اور فرشتوں اور مومنوں کے
نزدیک یا اوسے حفظ کرنے والا اور اوسکی قراءت کرنے والا معزز اور مکرم ہے یہ قرآن لکھا ہوا ہے فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝ کتاب میں
جو پوشیدہ اور نگاہ رکھی ہوئی ہے خدا کے پاس یعنی لوح محفوظ میں لَّا يَمَسُّهُ نہیں چھوتے ہیں لوح کو یعنی جو کچھ اوس میں ہے
اوس پر مطلع نہیں ہوتے إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ مگر پاکیزہ یعنی فرشتے جو ردی اوصاف کی کدورتوں سے پاک ہیں کلبی رحمہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مطہرون سے سفرہ اور کرام بررہ مراد ہیں اور بعضے قرآن کی طرف ضمیر پھیرتے ہیں اور قرآن سے مصحف مراد ہے
یعنی مصحف کو نہیں چھوتے مگر وہ لوگ جو حدثوں سے پاک ہیں ظاہر آیت نفی ہے اور حقیقت میں نہی مراد ہے یعنی وہ شخص جو
بے وضو ہو یا جسے غسل کی ضرورت ہو اوسے چاہیے کہ قرآن کو نہ چھوئے مالکی اور شافعی مذہب ہے کہ بے وضو اور جنب اور حائض کے واسطے
مصحف گلے میں لٹکانا اور چھونا جائز نہیں رکھتے اور فقہائے حنبلی کہتے ہیں کہ بے وضو اور جنب کو مصحف گلے میں لٹکانا اور چھونا
درست ہے اور حیض والی عورت کو نہیں اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی عورت کو
قرآن چھونا نہ چاہیے مگر اوسکے اوپر سے جو قرآن سے جدا ہو تو اور ہدایہ میں مذکور ہے کہ جنب اور حائض کو امام ابو یوسف کے قول پر
قرآن لکھنا جائز ہے جبکہ لوح زمین پر ہو گو دیں نہیں اور امام محمد کے نزدیک کسی طرح درست نہیں ہے اور بعضوں نے چھونے کو

جھٹلانے ہیں الضالین گمراہ اوہ تو اوسکے واسطے پیشکش قبر میں من حمیم گرم پانی سے ہو جو دوزخ میں
گرم کیا گیا ہی یا آتش دوزخ کا دھوان ہی وتصلیۃ جحیم اور پہونچنا قیامت کے دن دوزخ کی آگ میں جو جلتی اور جلاتی ہی
ان ھذا تحقیق کہ جو کہا گیا ان تینوں قسموں میں لھو حق الیقین البتہ وہ حق یقین یعنی صحیح اور درست و بیشک
فسبح پس تسبیح کر یا نسبت باسم ربک العظیم اپنے رب کے نام کے ساتھ کہ بڑا ہی یعنی اوسکا نام مبارک لیکر اوسکی تنزیہ اوس چیز سے
جو اوسکی عظمت اور کبریا کے لائق نہیں یا نماز پڑھ اپنے رب کو یاد کرنے کے ساتھ اور ایک قول ہی کہ سبحان ربی العظیم کہو اور حدیث میں ہی کہ
یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اجعلوھا فی رکوعکم یعنی اس حکم کی تعمیل تم اپنے رکوع میں کرو

سورۃ الحدید مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تسع وعشرون آیۃ
سورۂ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اوسمیں ۲۹ آیتیں ہیں

سبح للہ تسبیح کی اور عبادت کی خدا کے واسطے ما فی السموات والارض اوسنے جو کوئی ہی آسمانوں میں فرشتے اور جو
کوئی زمین میں ہی مومن اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ تسبیح خدا کی اور اوسکے پاکی کے ساتھ یاد کیا اوس چیز نے جو آسمانوں میں ہی فرشتے
ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ اور جو کچھ زمین میں ہی حیوان جماد نبات وغیرہ تو تسبیح عام ہی ہر چیز میں جسے اللہ نے پیدا کیا مگر
بعض کی زبان تسبیح کرتی ہی اور بعض کا سایہ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وظلالھم بالغدو والاصال وھو العزیز
اور خدا غالب ہی ہر چیز میں جو چاہے الحکیم دانا ہی حکم میں جو فرمائے لہ ملک السموات والارض
اوسی کے واسطے ہی بادشاہی آسمان اور زمین کی کہ وہی انکا پیدا کرنے والا ہی اور اون میں تصرف کرنے والا یحیی زندہ کریگا
آخرت میں ویمیت اور مارڈالتا ہی دنیا میں وھو علی کل شیء اور وہ سب چیزوں پر مار ڈالنے اور زندہ کرنے پر قدیر
قادر ہی ھو الاول وہی پہلے سب چیزوں کے اور اوسکا ظاہر کرنے والا یعنی وہ قدیم ازلی ہی کہ اوسکی ابتدا نہیں والآخر اور
سب موجودات فنا ہو جانے کے بعد وہ ہی یعنی باقی ابدی ہی کہ اوسکے آخر ہونے کی نہایت نہیں ہی فرد اول و اول بے ابتدا و آخر
و آخر بے انتہا ہست بود و نبود از بلندی و پست نہ باشد و این ہمہ نباشد کہ ہست او والظاھر ظاہر ہی اوسکی ہستی
دلیلوں کی کثرت کے سبب سے والباطن اور پوشیدہ ہی اوسکی ذات ہر عاقل کے سمجھ لینے سے مفسروں نے کرون منقول کے
اقوال اس آیت میں حدوں سے تجاوز کر گئے ہیں شرح و بسط تمام کے ساتھ جواہر التفسیر میں تحریر ہیں یہاں دو قول پر اختصار کیا جاتا ہی
صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ زبان رحمت اشارت کی رو سے کہتی ہی کہ اے آدمی خلق عالم کی تیرے حق میں چار گروہ ہیں ایک وہ
گروہ جو اول حال میں تیرے کام آئے جیسے ماں باپ دوسرا وہ گروہ جو اخیر عمر میں ہاتھ پکڑتا ہی جیسے بیٹے پوتے تیسرا وہ گروہ
جو تیرے ساتھ ظاہر رہتا ہی جیسے دوست آشنا خدمتگار چوتھا وہ گروہ جو پوشیدہ تیرے ساتھ زندگی بسر کرتا ہی جیسے
عورتیں اور لونڈیاں پس رب العالمین فرماتا ہی کہ ظاہر خلق اور پوشیدہ خلق پر اعتماد نہ کر اور اونکو اپنا کارساز نہ جان

ع ۲۴

اوسکے واسطے ایک دروازہ ہوگا کہ مومن اوس دروازہ مین داخل ہوجاینگے باطنہ بھیتر دیوار کا کہ اوسمین مومن جاتے ہین فیہ
الرحمۃ اوسمین رحمت ہوگی اسواسطے کہ بہشت کے نزدیک ہے وظاھرہ اور باہر دیوار کا من قبلہ العذاب
اوسکے آگے سے کہ منافقون کی طرف ہی عذاب ہوگا اسلیے کہ دوزخ کے نزدیک ہی پس منافق جب پیچھے پھینگے اور نور نظر نہ آئیگا تو پھر
مومنون کی طرف متوجہ ہونگے تو ایک دیوار دیکھینگے اپنے اور مومنون کے درمیان مین کہ آڑ ہو گئی ہی اور ایک دروازہ اوسمین ہی اوس دروازے
مومنون کو دیکھینگے کہ ٹہلتے ہوے باغ جنت کی طرف چلے جاتے ہین تو ینادونھم پکارینگے اونکو عجز اور زاری کے ساتھ اور کہینگے
ای مومنو الم نکن کیا نہ تھے ہم معکم تمھارے ساتھ دنیا مین اور تمھاری جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تمھارے ساتھ روزے
رکھتے تھے تو قالوا بلی مومن کہینگے کہ ہان ظاہر مین تم ہمارے ساتھ تھے ولکنکم اور لیکن تم فتنتم انفسکم فتنہ مین
ڈالدین اپنی جانین اور نفاق کے سبب سے گناہون کا مزہ چکھا تاکہ عذاب کے مستحق ہوگئے وتربصتم اور دیکھتے تھے تو بین
وارتبتم اور شک کیا تمنے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین وغرتکم الامانی اور فریب دیا
تمکو تمھاری آرزوون نے یعنی بڑی لمبی امیدین تھے یہان تک کہ حتی جاء امر اللہ یہانتک کہ آیا حکم الٰہی تمھاری روح قبض کرنیکو
وغرکم باللہ الغرور اور فریب دیا تمکو خدا کے ساتھ شیطان فریبی نے یا تا یہ اور دنیا نے فالیوم تو آج
لا یؤخذ نلیجایگی منکم تم سے ای منافقون فدیۃ وہ چیز جو اپنا فدیہ کرو عذاب سے چھوٹنے کو ولا من
الذین کفروا اور فدیہ نلینگے اونسے بھی جو کافر ہوے ماوٰکم النار تمھارا اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہی ھی
وہ آگ مولٰکم بہت سزاوار ہی تمھارے واسطے وبئس المصیر اور بری پھرنیکی جگہ ہی دوزخ لکھا ہی کہ مومنون نے
مکہ معظمہ مین فقر و فاقے کے ساتھ قواعد طاعت کی تمہید بجد تمام کی ہجرت کے بعد کہ بہت مال اونکے ہاتھ آیا اور نعمت کشادہ
ہوئی تو فتور اور قصور کے آثار اونکے وظائف عبادت مین ظاہر ہوے تو یہ آیت آئی کہ الم یأن کیا وقت نہین آیا للذین
امنوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین ان تخشع قلوبھم یہ کہ ڈرین اور نرم ہوجائین اونکے دل لذکر
اللہ خدا کو یاد کرنے کے واسطے وما نزل اور اوسکے واسطے جو اوتارا خدا نے من الحق یا اپنا کلام کہ حق ہی اور ایک
قول یہ ہی کہ بعضے صحابہ مین مزاح بہت زیادہ ہوئی اور یہ آیت اوتری یا صحابہ نے نصیحت اور موعظت ڈھونڈھی تو یہ آیت آئی اور
ایک گروہ کہتا ہی کہ یہ آیت منافقون کی شان مین ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ وقت نہین آیا اونپر جو ایمان لائے ہین زبان سے کہ
اونکا دل اوس سے خبر نہین رکھتا کہ وہ ڈرین اور اخلاص کو اپنا شعار کرین ولا یکونوا اور نہو جاؤ ای مومنو کالذین
اوتوا الکتب اون لوگون کے مانند جو دیے گئے ہین کتاب من قبل پہلے اس سے یعنی یہود و نصارا کے مثل نہو کہ اونکو
توریت اور انجیل دی فطال پھر کھنچا علیہم الامد اونپر زمانہ یعنی بڑی عمر پائی اور امید بڑھائی فقست
قلوبھم تو سخت ہوگئے اونکے دل اور اونمین خشوع اور خضوع نہ رہا وکثیر منھم اور بہتیرے اونمین
فسقون خارج ہین اپنے دین سے اور چھوڑے ہوے ہین اپنی کتاب کے احکام سخت دلی کی شدت اور شہوتون سے

کہا ہو کہ سخت دلی کا نتیجہ غفلت ہو اور نرم دلی کی علامت توجہ طاعت ہو ابیات وے کہ نورمعنی نیست وشن ہ خواہش دل کہ آن سنگ سست و آہن ہ وے کہ گر ز غفلت زنگ دارد ہ از ان دل سنگ آہن ننگ دارد ہ اِعْلَمُوْا جان لو اہل بعث کے منکر اَنَّ اللّٰہَ یہ کہ اللہ یُحْیِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہی زمین بَعْدَ مَوْتِہَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد اور اسی طرح زندہ کریگا مردون کو قَدْ بَیَّنَّا تحقیق کہ ظاہر کین ہمنے لَکُمُ الْاٰیٰتِ تمہارے واسطے اپنی قدرت کی نشانیان لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ شاید تم اپنی عقلین ہ لیں پکڑنے مین لاؤ اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ تحقیق کہ صدقہ دینے والے وَالْمُصَّدِّقٰتِ اور صدقہ دینے والیان اور یکے صاد کو فقط زبر پڑھا ہو بے تشدید یعنی تصدیق کرنیوالے اور تصدیق کرنے والیان جنہون نے خدا اور رسول کو سچا جانا وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ اور حال آنکہ قرض دیا اونہون نے خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی بہت پاکیزہ مالون مین سے یُّضٰعَفُ زیادہ کیا جاتا ہی لَہُمْ اونکے واسطے اونکا اجر دس سے سات سو تک اور زیادہ وَلَہُمْ اور اونکے واسطے ہو اَجْرٌ کَرِیْمٌ ○ اجر بڑا اور بدلا بزرگ یعنی بہشت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ خدا کا اور اوسکے رسولون کا اونکے احکام اور اونکی دی ہوئی خبرون مین اُولٰٓئِکَ وہ لوگ ہُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وہ صدیق ہین یعنی بڑے سچے وَالشُّہَدَآءُ اور گواہ ہین قیامت کے دن عِنْدَ رَبِّہِمْ اپنے رب پاس انبیا پر اور اگلی امتون پر اور بعض کے قول کے موافق جو وَالشُّہَدَآءُ کو مبتدا جانتے ہین آیت کے یہ معنی ہین کہ اور جو لوگ خدا کی راہ مین شہید ہوے وہ خدا کے پاس ہین قرب کے درجون مین لَہُمْ اَجْرُہُمْ اونکے واسطے ہو اونکا اجر جسکا ہمنے وعدہ کیا ہی وَنُوْرُہُمْ اور اونکا نور کہ روز حشر مین اونکے ساتھ ہوگا وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جنہون نے چھپایا حق اور پیغمبرون کی نبوت کا انکار کیا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اور اونہون نے تکذیب کی ہماری آیتون کی جو محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر ہمنے اتارین اُولٰٓئِکَ وہ لوگ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ع دوزخ مین رہنے والے ہین اِعْلَمُوْٓا جان لو تم اے دنیا طلب کرنے والو اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اس بات کو کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ کھیل ہی وَّلَہْوٌ اور بیہودہ ہی اور رنج کھینچنا ہی متاع دنیا کی طلب مین اور لڑکون کے کھیل کے مثل بے حاصل چیز ہی بیت بازیچہ اطفل فریب این متاع دہر ہ بے عقل مردمان کہ بدو مبتلا شدند ہ وَّزِیْنَۃٌ اور آرایش ہی خوش مزہ کھانون اور عمدہ کپڑون اور پاکیزہ مکانون اور راہوار سواریون مین وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ اور فخر کرنا ہی باہم جاہ ونسب مین وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ اور اترانا ہی کثرت اموال وَالْاَوْلَادِ اور کثرت اولاد مین اور جان لو کہ تھوڑے ہی زمانہ مین یہ کھیل بر طرف ہو جائیگا اور اوسکی دل لگی اور خوشی رنج اور غم سے بدل جائیگی اور آرائشین جاتی رہینگی اور فخر کرنا اور زیادتی چاہنا آگ کی چنگاری کی طرح نیست ونابود ہو جائیگا تو اسکی مثل جلد زائل اور منتقل ہو جانے مین کَمَثَلِ غَیْثٍ مینہ کی مثل ہو جو پیاسی زمین پر برستا ہی اور جو بیج زمین مین پڑے ہین اوسکے سبب سے جلد اوگ آتے ہین اور درخت کھڑے ہو جاتے ہین پھر خوبی اور خوشنمائی کی وجہ سے اَعْجَبَ الْکُفَّارَ تعجب اور خوشی مین لاتا ہی نَبَاتُہٗ وہ جو اوگا ہی اوس مینہ سے ثُمَّ یَہِیْجُ پھر خشک ہو جاتا ہی سماوی یا ارضی آفت کے سبب سے فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا

پھر دیکھتا ہی تو اوس گھاس کو نہ ہری ہونے کے بعد ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا پھر ہو جاتی ہی زرد ہونے کے بعد روندی
اور گلی ہوئی ریزہ ریزہ وَفِي الْآخِرَةِ اور آخرت مین عَذَابٌ شَدِيدٌ عذاب سخت ہی خدا کے دشمنون کو کہ تمام
عمر دنیا طلبی مین بسر کرکے حق کو بھولے رہے وَمَغْفِرَةٌ اور بخشش ہو مِّنَ اللَّهِ خدا کی طرف سے وَرِضْوَانٌ
اور خوشنودی خدا اسکے دوستون کو جنھون نے طلب مولا مین دنیا اور عقبی دونون کو ترک کردیا رباعی اے طالب دنیا تو بسے
مغروری ٭ وی مائل عقبی تو بسے مزدوری ٭ وی آنکہ ز ہیچ ہر دو عالم دوری ٭ تو طالب نوری بلکہ عین النوری ٭ وَمَا الْحَيَوٰةُ
الدُّنْيَا اور نہین ہی زندگی دنیا کی إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ مگر متاع جو فریب دیتی ہے اور باقی نہ رہے اور متاع غرور
اوس شخص کی نسبت ہی جو دنیا کو اخروی نعمتین حاصل کرنے کا ذریعہ نہ کرے اور نفس اور خواہش کے مزون مین پھنسکر آخرت کے
کام مین نہ مشغول ہو لیکن اگر کسی صاحب دولت کو مدد توفیق رفیق ہوئی اور وہ اسباب دنیا کے سبب سے مقاصد عقبی حاصل کرنے مین
کوشش کرتا ہی اور دنیا کو راضی کرنے کے بہرہ مند ہوتا ہی اوسکی نسبت دنیا متاع سرور ہی متاع غرور نہین نعم المال الصالح للرجل الصالح
بیت مال کز بہر حق باشد حمول ٭ نعم مال صالح گفتہ رسول ٭ سَابِقُوا آگے بڑھو اور جلدی کرو إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ اون کامون کی
طرف جو موجب مغفرت ہین مِّن رَّبِّكُمْ تمھارے رب کی طرف اور موجب مغفرت توبہ ہی یا استغفار یا فرائض ادا کرنا یا روزہ یا صدقہ
یا جہاد یا پہلی تکبیر یا جماعت مین حاضر ہونا اور سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ سبیل مغفرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہی
تو حق تعالی فرماتا ہی کہ حضرت کی پیروی اور متابعت کرنے مین جلدی کرو کہ یہی سبب مغفرت ہی وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا اور بہشت کو جنت کے
جانے مین کہ اوسکا عرض كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مثل آسمان وزمین کے عرض کے ہی اس شرط پر کہ سبکو ایک ایک
ورق کرکے باہم جوڑ دین أُعِدَّتْ تیار کی گئی ہی یہی بہشت لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین خدا کا
وَرُسُلِهِ اور اوسکے رسولون کا ذَٰلِكَ یہ ایمان لانا یعنی ایمان لانے کی توفیق فَضْلُ اللَّهِ خدا کا فضل وکرم ہی يُؤْتِيهِ دیتا ہی
اپنی عنایت سے مَن يَشَاءُ جسے چاہتا ہی وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور اللہ بڑے فضل والا ہی مومنون پر
دنیا مین ایمان کی توفیق دیکر اور آخرت مین مغفرت اور رضامندی کے سبب سے مَا أَصَابَ نہ پہونچی ہی اور نہ پہونچیگی مِن مُّصِيبَةٍ
کوئی مصیبت فِي الْأَرْضِ زمین مین جیسے قحط اور گرانی اور مال وکھیتی کا نقصان اور سوا اسکے وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ اور نہ
تمھاری ذاتون مین جیسے بیماری اور ضعف اور محتاجی اور اولاد کا مرجانا اور سوا اسکے إِلَّا فِي كِتَابٍ مگر یہ کہ
لکھی گئی ہی لوح محفوظ مین مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا پہلے سے اسکے کہ پیدا کرین ہم اوس مصیبت کو یا زمین کو یا تمھاری
ذاتون کو إِنَّ ذَٰلِكَ تحقیق کہ یہ لوح پر مقدرات لکھنا باوصف اونکی کثرت کے عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ اللہ پر آسان ہی
اوسنے رحمت اور مہربانی کی راہ سے ازل مین یہ حکم فرمایا اس جہت سے کہ دلون مین یہ بات [illegible] رکھے اور بندے
یہ امر جان لین کہ احکام ازلی منسوخ نہین ہوتے حق تعالی فرماتا ہی کہ ازل مین یہ حکم ہمنے تمپر لکھ رکھے ہین لِّكَيْلَا تَأْسَوْا
تاکہ تم اندوہگین نہو اور غم نہ کرو عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ اوس چیز پر جو فوت ہوئی مال اولاد صحت عافیت وَلَا تَفْرَحُوا اور

نہ خوش ہو بِمَآ اٰتٰىكُمْ ساتھ اوس چیز کے جو دی تمکو دنیا کی پونجی سے جسمین دینا اور منع کرنیکے معنی ہین ہو یعنی اگر دنیا
تمھاری طرف متوجہ ہو تو تم خوش نہو اور اگر دنیا تمسے منھ پھیرے تو تم غمگین نہو اس واسطے کہ اوسکا اعتبار نہین اوسے قرار ہی
نیست گر دست دہد گدائی شادی مکن و ور فوت شود نیز نوحہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہو کہ جو شخص اس آیت پر
عمل کرے البتہ زہد کو دونون کنارون سے لیلے یعنی وہ پورا زاہد ہو جاوے اور کسی نے کیا خوب کہا ہی بیت مال ار بود و نبود
مشو شاد و ازان ہم ور فوت شود مشو بغم یا وازان ہم چون نیست پسندیدہ مکن یا وازان ہم تا دنیا و ونیست شود آباد و ازان ہم وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ اور اللہ دوست نہین رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر متکبر کو جو دنیا کی نعمت کے سبب دوسرے پر بڑائی کرے فَخُوْرِ
اترانیوالے کو دنیا کے سبب سے اور جو دنیا کی وجہ سے اپنے رشتہ دارون و ہمسرون پر فخر کرتا ہو پھر حق تعالی اونکا حال بیان کرتا ہی
کہ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ مختال اور فخور وہ لوگ ہین کہ باوصف دنیاداری اور اسباب دنیا جمع ہونے کے بخل کرتے ہین اور اپنا مال
راہ خدا مین نہین صرف کرتے وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ اور خود بخیل ہونیکے ساتھ حکم کرتے ہین لوگون کو بھی بِالْبُخْلِ بخل
کرنے کا تبیان مین ہی کہ ایک گروہ کے قول کے موافق اس آیت سے یہود مراد ہین کہ انکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور
احوال کا جو علم حاصل تھا اوسے ظاہر کرنے مین انھون نے بخل کیا اور اوسے پوشیدہ کرکے اورون کو بھی پوشیدہ کرنے کا حکم کیا
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جسنے منھ پھیرا مال خرچ کرنے سے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ هُوَ
الْغَنِيُّ وہ ہی بے نیاز اوس سے اور اوسکے خرچ کرنے سے الْحَمِيْدُ تعریف کیا ہوا ذات و صفات مین کہ اعدائے دین کا منھ پھیرنا
اور انکار کرنا اوسے کچھ ضرر نہین کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تحقیق کہ ہمنے بھیجے اپنے رسول یعنی فرشتے پیغمبرون کے پاس
بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ کہ وہ معجزے ہین یا واضح شریعتون کے ساتھ وَاَنْزَلْنَا اور نازل کی ہمنے مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ اونکے ساتھ کتاب کہ دینی اور دنیوی مصالح کو شامل تھی وَالْمِيْزَانَ اور نازل کی ہمنے اونکے ساتھ ترازو لِيَقُوْمَ
النَّاسُ تاکہ قائم ہو جائین لوگ بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی تاکہ معاملات کے وقت ایک دوسرے کے درمیان اوسکے سبب سے
حقوق برابر کرین اور ترازو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مین اوتری اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکے بھیجنے
نازل کرنا اور اوسکے بنانے کا حکم کرنا مراد ہی وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ اور بھیجا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام کے پاس ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا ہی کہ حضرت آدم جب بہشت سے دنیا مین آئے تو لوہے کی تین چیزین اونکے ساتھ تھین تبر پتک سندان عالم مین ہی کہ خدا نے
چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر بھیجین پانی آگ نمک لوہا فِيْهِ لوہے مین بَاْسٌ شَدِيْدٌ لڑائی سخت ہی یعنی لڑائی
جو ہتھیار کام آتے ہین وہ لوہے سے بنائے جاتے ہین خواہ دشمن کو دفع کرنیکے واسطے جیسے نیزہ کا پھل اور تلوار اور گانسی و خنجر اور اسکے
مثل اور خواہ اپنے بچاؤ کے لیے جیسے زرہ خود جوشن وغیرہ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور لوہے مین ہین فائدے لوگون کے واسطے
اسلیے کہ جنگ و ضرب کی سب صناعت کا قیام لوہے کے ساتھ متعلق اور بندھا ہوا ہی اور کوئی حرفہ وہ نہین ہی جسمین لوہے کا دخل
اور نحو پورا نفع اوسکا یہ ہی کہ کافر مسلمانون کے تیر و تلوار سے ڈرتے ہین اور مسلمان اکثر شہرون مین کافرون سے بیخوف رہتے ہین

پس حق تعالیٰ نے لوہا اسواسطے بھیجا تاکہ دین کے دشمن قتل ہوں اور ترازو بھیجی تاکہ تول کے معاملات سچائی کے ساتھ فیصل ہوا کرین اور کتاب
اسواسطے نازل فرمائی تاکہ حق اور باطل مین تمیز اور فرق ہو جائے وَلِيَعۡلَمَ اللّٰهُ اور تاکہ دیکھ لے اللہ مَنۡ يَّنۡصُرُهٗ کہ اوس شخص
جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے وَرُسُلَهٗ اور مدد دیتا ہے اوسکے رسولون کو کافرون کے ساتھ جہاد کرنے مین ہتھیار استعمال کرنے کے
سبب سے اس سے مرد مومن مراد ہے جو مدد دیتا ہے پیغمبر کو بِالۡغَيۡبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی جب کہ پیغمبر موجود نہون اسواسطے کہ منافق
لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مددگار تھے اور آپکی غیبت مین یار اور سوا اوسکے اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ بیشک اللہ قادر ہے
دشمنون کو ہلاک کرنے پر عَزِيۡزٌ غالب ہے سب پر حکمت کے ساتھ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا اور تحقیق کہ ہمنے بھیجا نُوۡحًا نوح
علیہ السلام کو بنی قابیل کی طرف وَّاِبۡرٰهِيۡمَ اور ابراہیم خلیل کو نمرودیون کی طرف وَجَعَلۡنَا اور امانت رکھی ہمنے فِىۡ ذُرِّيَّتِهِمَا
النُّبُوَّةَ اونکی اولاد مین نبوت وَالۡكِتٰبَ اور وحی بھیجی ہمنے اونکی طرف وہ کتاب جو اونکا فرقان تھی فَمِنۡهُمۡ پس بعضے وہ لوگ
جنکی طرف انبیا علیہم السلام گئے مُّهۡتَدٍ راہ پائے ہوئے ہین یعنی ایمان لائے کتاب اور نبی پر وَكَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ اور بہتیرے اونمین
فٰسِقُوۡنَ باہر نکلجانے والے ہین راہ حق سے یعنی رسولون اور کتابون پر ایمان لائے ثُمَّ قَفَّيۡنَا پھر پیچھے لائے ہم عَلٰٓى
اٰثَارِهِمۡ عقب پر نوح اور ابراہیم علیہما السلام اور اونکی امتون کے بِرُسُلِنَا اپنے رسولون کو چنانچہ نوح علیہ السلام کے بعد
ہود اور صالح علیہما السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اسمٰعیل اسحاق یعقوب یوسف علیہم السلام کو وَقَفَّيۡنَا اور پیچھے لائے
ہم ان رسولون کے اور پورے کر دیے ہمنے انبیا بنی اسرائیل بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ عیسیٰ فرزند مریم پر وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ ۵
اور عطا کی ہمنے اوسے کتاب انجیل وَجَعَلۡنَا اور ڈال دی ہمنے فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ اون لوگون کے دلون مین
جنہون نے عیسیٰ کی پیروی کی رَاۡفَةً مہربانی وَّرَحۡمَةً اور رحمت ایک دوسرے پر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی
کرنے والون کو ہمنے باہم ایک دوسرے پر مشفق و مہربان کر دیا وَرَهۡبَانِيَّةَ اور انہون نے پیدا کیا طریقہ رہبانیہ اور اپنی طرف سے
ابۡتَدَعُوۡهَا بنا لیا اونہون نے اوسے مَا كَتَبۡنٰهَا ہمنے فرض نہین کیا تھا عَلَيۡهِمۡ اونپر اور وہ اسطرح تھا کہ حضرت
عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکی امت مین سے بعضون نے احکام انجیل ہاتھ سے اوٹھا یا اور کافر
ہو گئے اور بعضے اوسی دین پر رہے اور لوگون مین سے نکلکر پہاڑون پر چلے گئے اور کھانا پینا اور نکاح چھوڑ کر گوشہ نشینی یا ... اختیار
کین اور اونپر فرض نہ تھا اِلَّا ابۡتِغَآءَ رِضۡوَانِ اللّٰهِ مگر خدا کی خوشنودی طلب کرنا اور اونہون نے رہبانیت اختیار کی فَمَا
رَعَوۡهَا پھر اونہون نے نہ رعایت کی اوسکی اور نہ نگاہ رکھا اوسے حَقَّ رِعَايَتِهَا جو حق تھا اوسکی رعایت اور حفاظت کا
بلکہ تین خداؤن کے قائل ہو کر قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منکر ہو گئے اور اونمین سے بہت تھوڑے آدمیون نے حضرت مسیح
علیہ السلام کی متابعت سے انحراف نہ کرکے جناب خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور اسلام کی دولت سے
سرفراز ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے مشرف ہوے حق تعالیٰ نے اونکی شان مین فرمایا کہ فَاٰتَيۡنَا الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا پھر دیا ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے مِنۡهُمۡ راہبون مین سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

أَجْرَهُمْ اونکا اجر کہ بڑا ثواب اور بہت بزرگی ہو وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے نصاریٰ فَاسِقُونَ ○ اہل بیعت سے باہر ہونے
والے ایمان سے پھرا ل کتاب کو فرماتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگلے رسولوں پر اتَّقُوا اللَّهَ
ڈرو عذاب الٰہی سے وَآمِنُوا اور ایمان لاؤ بِرَسُولِهِ اوسکے رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر يُؤْتِكُمْ تاکہ دے
تمکو كِفْلَيْنِ دو حصے مِن رَّحْمَتِهِ اپنی رحمت میں سے ایک حصہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے سبب
اور ایک حصہ تمام انبیا علیہم السلام پر ایمان لانے سے وَيَجْعَل لَّكُمْ اور دیوے اور خاص کریگا تمہارے واسطے نُورًا تَمْشُونَ
بِهِ نور کہ اوسکے سبب چلوگے اور گذروگے صراط پر وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشیگا تمہارے واسطے گناہ وَاللَّهُ غَفُورٌ
اور خدا بخشنے والا ہی مومنوں کو رَّحِيمٌ ○ مہربان اونپر لکھا ہی کہ دو حصے رحمت کی امید پر اہل کتاب کا ایک گروہ ایمان لایا اور
اونمیں سے جو ایمان نہ لائے تھے اونھوں نے اونپر حسد کیا جو ایمان لائے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالیٰ نے کرم سے اونکو
دو حصے رحمت اور نور اور مغفرت عطا فرماتا ہی لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ تاکہ جانیں وہ اہل کتاب جو پیغمبر پر ایمان
نہ لائے أَلَّا يَقْدِرُونَ یہ کہ نہیں ہیں وہ قادر ہونگے عَلَىٰ شَيْءٍ کسی چیز پر مِّن فَضْلِ اللَّهِ خدا کے فضل سے یعنی
اون بزرگیوں میں سے جو اونکے ایمان والوں کے واسطے مذکور ہوئیں اونکے لیے کوئی چیز بھی نہوگی اور اونمیں نہ پہونچیگی
وَأَنَّ الْفَضْلَ اور تحقیق کہ فضل یعنی ثواب اور جزا کی زیادتی بِيَدِ اللَّهِ خدا کے دست قدرت میں ہی يُؤْتِيهِ عطا کرتا ہی
اوسے مَن يَشَاءُ جسکو چاہتا ہی وَاللَّهُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○ بڑے فضل والا ہی یعنی اتنی بڑی نعمت والا
جو سب خاص و عام کو پہونچی ہوئی ہی قطعہ فیض کرم سایۂ او از شرق تا غرب ہمہ خوان نعم نہادہ او از ذات تا لقاف ہمہ ہستند [illegible]
کم زوال تو بہرہ مند [illegible] تو اعتراف

سورة المجادلة مدنية	بسم الله الرحمن الرحيم ○	وهي اثنتان وعشرون آية
سورۂ مجادلہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بائیس آیتیں ہیں

لکھا ہی کہ اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ خولہ بنت ثعلبہ کے ساتھ صحبت کرنے کی رغبت کی خولہ نے روکا اوس رضی اللہ عنہ نے کہا انتِ
عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي یعنی تو مجھپر ایسی ہی جیسے میری ماں کی پیٹھ اور اسے ظہار کہتے ہیں جاہلیت میں ظہار طلاق تھی خولہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس باب میں دادخواہی کی حضرت نے فرمایا کہ تو اوسپر حرام ہو گئی خولہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اوس نے مجکو طلاق
نہیں دی حضرت نے فرمایا کہ میں گمان نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ تو اوسپر حرام ہو گئی خولہ لڑکوں کی کثرت اور کم سنی اور قدیم انیس کی مفارقت کے
سبب سے نہایت غمگین ہوئیں اور دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا پھر رو دیا
آسمان کی طرف کرکے دعا کی کہ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْكُو إِلَيْكَ یعنی یا اللہ میں تجھسے شکایت کرتی ہوں پس فوراً یہ آیت آئی کہ
قَدْ سَمِعَ اللَّهُ تحقیق کہ سنی اللہ نے قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ بات اوس عورت کی جو جھگڑتی ہی تجھسے ساتھ فِي

فِي زَوْجِهَا اپنے شوہر کے باب مین وَتَشْتَكِي اور فریاد کی اور اپنی شکایت اوٹھائی إِلَى اللَّهِ خدا کی طرف وَاللَّهُ يَسْمَعُ
اور خدا سنتا ہی تَحَاوُرَكُمَا جواب دینا اور بات پھیرنا تم دونون کا یعنی اوسکے سبب تم کہتے تھے کہ تو اوسپر حرام ہوگئی اور وہ کہتی تھی
کہ اوسنے مجکو طلاق نہین دی إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بیشک اللہ سننے والا ہی لوگون کے اقوال بَصِيرٌ ○ دیکھنے والا ہی اونکے احوال
یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی مان نہین ہوجاتی الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ وہ لوگ جو ظہار کرتے ہین مِنْكُمْ تم مردون
مین سے مِنْ نِسَائِهِمْ اپنی عورتون سے اور کہتے ہین کہ تیری پشت مجپر مثل میری مان کی پشت کے ہی مَا هُنَّ نہین ہین
اونکی عورتین أُمَّهَاتِهِمْ اونکی مائین یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی مان نہین ہوجاتی إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ نہین ہین
اونکی مائین در حقیقت إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ مگر وہ عورتین جو جنتی ہین انکو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیان اور دودھ
پلانے والیان ماؤن کے حکم مین ہین وَإِنَّهُمْ اور بیشک مرد لَيَقُولُونَ کہتے ہین مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ بے جانی بوجھی بات
وَزُورًا اور جھوٹ کہ ہرگز جورو مان نہین ہوتی وَإِنَّ اللَّهَ اور بیشک اللہ لَعَفُوٌّ عفو کرنے والا ہی اونکے گناہ جو اس قول سے
توبہ کرتے ہین غَفُورٌ ○ بخشنے والا ہی اونکو کفارے واجب کرکے اور ظہار وہ جو تشبیہ دینا ہی اور جورو کے ساتھ کہ تعبیر کیجاتی اوسکے
زوجہ سے یا اوسکے کسی جز وعام کو تشبیہ دینا اوس عضو کے ساتھ جسکی طرف نظر ڈالنا حرام ہی اور ان عورتون کے اعضا میں سے جنکے ساتھ
نکاح کرنا حرام ہی نسب کی وجہ سے خواہ رضاعت کے سبب سے جیسے کوئی اپنی جورو سے کہے کہ تیری پیٹھ مجپر مثل میری مان کی پیٹھ کے ہی یا تیرا سر
یا تیرا نصف وغیرہ مثل میری مان کی پیٹھ کے ہی یا میری بہن یا پھوپی یا خالہ کی پیٹ یا ران یا فرج کے مانند ہی اور علی ہذا القیاس اور ایسے کلمات
کہنے سے شوہر مظاہر ہوجاتا ہی وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ اور وہ لوگ جو مظاہرہ کرتے ہین مِنْ نِسَائِهِمْ اپنی عورتون سے ثُمَّ
يَعُودُونَ پھر پھرتے ہین لِمَا قَالُوا اوسکے توڑنے کے واسطے جو اونھون نے کہا ہی یعنی اوس سے وطی کا قصد کرین تفسیر امام اعظم
علیہ الرحمہ کے مذہب پر یہ ہی کہ روک رکھین اپنی عورتون کو جو رو پیٹھ پر ظہار کے بعد اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو اور جو امکان طلاق کے ہی اور یہ امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی یا وطی کرے یہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالی کے مذہب ہی اور اونکے نزدیک عود وطی ہی کے سبب سے ہوتا ہی اور بعد عود کے
کفارہ دینا چاہیے اور کفارہ کا بیان یہ ہی کہ جب کوئی مرد ظہار کرے اور قصد کرے اوس سے وطی کا یا اپنی جورو کو بد نظر سے نگاہ کرے یا کہ
کرے تو فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ تو اوسپر ہی آزاد کرنا ایک بندے کا مومن خواہ ذمی جیسا کہ امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہی اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بندہ مومن آزاد کرنا چاہیے مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا پہلے اسکے کہ مرد ظہار کرنے والا اور
عورت جس سے ظہار کیا گیا مس کرین ایک دوسرے کو اور فائدہ اوٹھائین باہم آگے یعنی ایسی بات پہین کہ مس جماع سے کنایہ ہی اور جس
عورت سے ظہار کیا گیا اوس سے جماع حرام ہی کفارہ دینے کے قبل ذَلِكُمْ یہ حکم کفارہ کا جسکے تم مامور ہو تُوعَظُونَ بِهِ
نصیحت کیے جاتے ہو اوسکے ساتھ تاکہ ایسے الفاظ کہنے سے باز رہو وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا وہ چیز جو تم کرتے ہو
خَبِيرٌ ○ جانتا ہی اور اوسپر پوشیدہ نہین ہی فَمَنْ لَمْ يَجِدْ پھر جو بندہ نہ پاوے یا بندہ کا مالک ہو مگر اوس کی خدمت
لینے کا محتاج ہو یا اوسکے پاس بندہ کی قیمت ہو مگر خرچ کی احتیاج رکھتا ہی تو اوسے چاہیے کہ روزہ کی طرف نقل کرے یہ قول امام شافعی

علیہ الرحمہ کا ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بندہ ہی آزاد کرتے ہین اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات ہے کہ اگر بندہ رکھتا ہو
تو اوسے آزاد کر دینا چاہیے ہر چند اوس سے خدمت کا محتاج ہو لیکن اگر بندہ کی قیمت رکھتا ہو اور جو شخص کہ محتاج ہو
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تو اوسپر ہین روزے دو مہینے کے پے در پے اوسکے درمیان مین [illegible] افطار نہ کرے
اور اگر افطار کیا تو پھر نئے سرے سے روزے رکھے اور اگر عذر رکھتا ہو تو اسمین اختلاف ہے اور یہ روزے رکھنا چاہیے مِنْ قَبْلِ
أَنْ يَتَمَاسَّا قبل اسکے کہ ایک دوسرے سے چھوئین مباشرت کے ساتھ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ پھر جو کوئی نہ سکے روزے
رکھنا فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا تو اوسپر کھانا کھلانا ہے ساٹھ مسکینون کو ہر ایک کو آدھا صاع گیہون یا ایک
صاع اور اناج اور امام شافعی کے نزدیک ہر ایک کو مد طعام دینا چاہیے ذٰلِكَ یہ ظہار کا بیان ہوا یا احکام مقرر ہوئے
لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ تاکہ تصدیق کرو خدا کی وَرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کی اوامر اور نواہی قبول کرنے کے ساتھ وَتِلْكَ
اور یہ احکام حُدُودُ اللَّهِ حدین ہین خدا کی کہ اوس سے نہین درگذرنا وَلِلْكَافِرِينَ اور کافرون کے واسطے
جو حکم نہین مانتے عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ عذاب دردناک ہے إِنَّ الَّذِينَ تحقیق کہ وہ لوگ جو يُحَادُّونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ مخالفت اور دشمنی کرتے ہین خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ یعنی امر و نہی کی حدون سے تجاوز کرتے ہین
كُبِتُوا خوار و ذلیل کیے جاینگے كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ جسطرح ذلیل اور رسوا ہوئے مِنْ قَبْلِهِمْ جو اونسے پہلے
کافر تھے وَقَدْ أَنْزَلْنَا اور تحقیق کہ نازل کین ہمنے آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آیتین کھلی ہوئین یعنی قرآن اور وہ معجزے جو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہین وَلِلْكَافِرِينَ اور کافرون کے واسطے ہی ہر وقت عَذَابٌ
مُهِينٌ ۝ عذاب ذلیل اور رسوا کرنے والا آیت بعضون نے کہا ہے کہ کافرون پر ایسا عذاب آخرت مین ہوگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ
اللَّهُ یاد کرو اوس دن کو جبکہ اوٹھائیگا اللہ اونکو انکی قبرون سے جَمِيعًا سب کو کوئی وہ نہوگا جو قبر سے نہ اوٹھایا جاے
فَيُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوا اوسکی جو اونھون نے کیا ہوا أَحْصَاهُ اللَّهُ گنا ہے اللہ نے [illegible]
[illegible] وَنَسُوهُ اور وہ بھول گئے ہونگے وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیز [illegible] پر بندون کے اعمال
اقوال پر شَهِيدٌ ۝ گواہ ہے اور اوسکے مناسب بدلا دیگا کہ کوئی اوسکی گواہی [illegible] حاکم حکم دہد
اگر گواہ نیست حاکم کہ خود گواہ بود مشکل ست کشاف مین ہے کہ ایک [illegible] بن عمرو اور حبیب اونکے بھائی صفوان
بن امیہ کے ساتھ باتین کرتے تھے ایک نے کہا کہ کیا خدا جانتا ہے جو کچھ ہم کہتے ہین [illegible] نے کہا کہ ہان بعضی بات جانتا ہے
بعضی نہین تیسرے نے کہا کہ اگر بعض جانتا ہے تو سب جانتا ہے اسواسطے کہ [illegible] سے کوئی منع کرنے والا نہین پھر آیت
نازل ہوئی کہ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ کیا نہین جانتا ہے تو یہ کہ خدا [illegible] مَا فِي السَّمَاوَاتِ [illegible]
آسمانون مین فرشتے تارے روحین وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو کچھ زمین مین [illegible] کھانین اور اوگنے والی [illegible]
حیوانات مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ نہین ہوتے ہین آدمی کہ باہم سرگوشی کرنے والے ہون [illegible]

رَابِعُهُمْ مگر خدا اونکا چوتھا ہی علم مین یعنی اونکو چار کر دیتا ہی اس حیثیت سے کہ اونکا رفیق ہی اور اونکے کلام پر مطلع ہی وَلَا خَمْسَةٍ اور نہ پانچ راز کہنے والے ہوتے ہین اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ مگر وہ اونکا چھٹا ہی افعال اور اقوال دیکھنے اور جاننے کے سبب سے یعنی اونکو چھ کر دیتا ہی وَلَا اَدْنٰى اور نہ بہت کم ہوتے ہین مِنْ ذٰلِكَ تین عدد سے وَلَا اَكْثَرَ اور نہ بہت زیادہ پانچ سے اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ مگر وہ اونکے ساتھ ہی علم کے سبب اَيْنَ مَا كَانُوْا جہان کہین ہون آسمانون مین یا زمین مین اسواسطے کہ اوسکے علم کو چیزون کے ساتھ قرب مکانی نہین ہی کہ مکانات مختلف ہونے سے تفاوت کرے نظم این معیت در بیان عقل و شرع نیست معیت دم مزن بنشین خموش * قرب حق از بندہ دور ست از قیاس * بر قیاس خود منہ آنرا اساس * ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی جو کچھ اونھون نے کیا ہی دنیا مین اونکی تفضیح اور تشہیر کے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ اللہ سب چیزون اور باتون اور کام عَلِيْمٌ ۝ جانتا ہی اور اوسکے علم کی نسبت سب معلومات کے ساتھ یکسان ہی اہل آسمان کے حالات اوسی طرح جانتا ہی جیسے اہل زمین کے اور اوسکا علم چھپے ہوئے امور کو اسطرح گھیرے ہوئے ہی جیسے ظاہری امور کو بیت نہان و آشکارا بر وی یکسانست * علمیست چنین کہ ذرہ بیرون نرود [illegible] تفسیر مین لکھا ہی کہ یہود اور منافقون کی یہ عادت تھی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لشکر روانہ فرماتے اور اوسکی خبر دیر کو آتی تو مومنون کی راہ پر یا مومنون کے پاس بیٹھتے اور ایک دوسرے سے مصلحت کرتے اور جن لوگون کے عزیز قریب اوس لشکر مین ہوتے اونکی طرف کنکھیون دیکھکر کوئی رمز غمازی کے ساتھ درمیان مین لاتے یہانتک کہ مومنون کو گمان ہوتا کہ اوس لشکر پر کوئی شکست یا کچھ آسیب واقع ہوئی ہی تو مومن نہایت غمگین ہوتے یہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہونچی آپنے اونکو نہی فرمائی اور ممانعت کی مگر ان لوگون نے آپکا حکم نہ مانا پھر اوسی طرح باتین کرنا شروع کین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا تو نہین دیکھتا ہی اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگون کی طرف جو نُهُوْا باز رکھے گئے عَنِ النَّجْوٰى مصلحت کرنے سے آپس مین یعنی اونکو نہی کی گئی ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ پھر پھر کرتے ہین لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اوس چیز کی طرف جس سے نہی کیے گئے تھے وَيَتَنٰجَوْنَ اور مصلحت کرتے ہین عداوت کی راہ سے بِالْاِثْمِ اوس چیز کے ساتھ جو اونکو گنہگار کرتی ہی مومنون کی غیبت وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ اہل ایمان کے حق مین اور اونکے غمگین کرنے کو وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ اپنے کلام کا پاس اور لحاظ نہ رکھکر مجالس مین ہوکر یہود رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور کہا اَلسَّامُ عَلَيْكَ حضرت نے فرمایا کہ وَعَلَيْكُمْ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہود کا کلام سنا اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لیکن حضرت نے فرمایا کہ آہستہ رہو ای عائشہ اور عادت نرم کر حضرت بی بی عائشہ رضی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپنے سنا نہین کہ انھون نے کیا کہا حضرت نے فرمایا کہ ای عائشہ کیا تم نے وہ نہین سنا کہ مین نے کیا کہا اور رد کیا یعنی مین نے بھی تو کہا کہ وعلیکم اونکی بات اونپر رد کر دی اور میری بات اونکے حق مین مقبول ہی اونکی بات میرے باب مین نہین پس حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَاِذَا جَآءُوْكَ اور جب آتے ہین یہود تیری طرف تو حَيَّوْكَ تحیت ادا کرتے ہین تجھکو بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اوس چیز کے ساتھ کہ نہین تحیت ادا کی ہی تجھے اوسکے ساتھ خدا نے یعنی حق تعالی نے تجھکو کہا

وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اور یہ کہتے ہین کہ السام علیک اور سام زبان یہود مین موت ہی یا ملو اسے قتل ہونا وَيَقُولُونَ
اور کہتے ہین یہود فِي أَنفُسِهِمْ اپنے جی کے درمیان کہ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ کیون نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ بِمَا نَقُولُ
بسبب اوس چیز کے جو ہم کہتے ہین اوسکے پیغمبر کی نسبت یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو چاہیے تھا کہ ہم پر جو اونکی اہانت کرتے ہین اسکے
سبب سے خدا ہمپر عذاب کرتا حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ بس ہی اونکو دوزخ عذاب کے واسطے يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اوسمین
فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ پس برا ٹھکانا ہی دوزخ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای ایمان والو إِذَا تَنَاجَيْتُمْ جب مصلحت کرو ایک
دوسرے سے فَلَا تَتَنَاجَوْا تو نہ مصلحت کرو بِالْإِثْمِ گناہ کے ساتھ وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ وَمَعْصِيَتِ
الرَّسُولِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ جیسا کہ منافق اور یہود کرتے ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ اور مصلحت کرو نکوکاری
اور پرہیزگاری اور ڈر کے ساتھ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے ہر کام مین جو تم کرتے ہو الَّذِي ایسا اللہ کہ تم إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝
اوسکی طرف اکٹھا کیے جاؤگے اور تمکو کامون پر جزا دیگا إِنَّمَا النَّجْوَىٰ سوا اسکے نہین کہ مصلحت کرنا گناہ اور بیداد کے ساتھ
مِنَ الشَّيْطَانِ شیطان کے وسوسہ سے ہی کہ تمہاری نگاہ مین آراستہ کرتا ہی اور اوس کام پر تمکو رکھتا ہی لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا
تاکہ غمگین کرے مومنون کو وَلَيْسَ اور نہین ہی شیطان راز کہنے کے ساتھ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا ضرر پہونچانے والا مومنون کو کچھ
إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ مگر اللہ کے اذن سے یعنی اوسکی مشیت اور حکم سے وَعَلَى اللَّهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہین فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ ۝ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے اور اپنے کام حق تعالیٰ پر چھوڑین اور یہود اور منافقون کی مصلحت کرنے کو
حساب مین نہ لائین اسواسطے کہ اونکے کامون کی کوئی مقدار اور اونکی خبرون کا کچھ اعتبار نہین ہی بیت گر باسخن خصم تند خوست مگو
کہ اہل مجلس بار از ان حساب نیست ۔ اہل بدر مین سے ایک گروہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور بعضے صحابہ حضرت کے گرداگرد
بیٹھے تھے اور جگہ نہ تھی بدریون نے سلام کیا اور مسجد کے درمیان مین کھڑے رہے کسی نے اونکو جگہ نہ دی تو حضرت نے فرمایا کہ قم یا فلان
یا فلان یعنی ای فلان فلان شخص تم کھڑے ہو جاؤ وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور اہل بدر کے واسطے جگہ چھوڑ دی منافقون نے موضع
کر اس باب مین شکایت اور کنایے شروع کیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای ایمان والو إِذَا قِيلَ
لَكُمْ تَفَسَّحُوا جب کہا جائے تمہارے واسطے کہ جگہ کشادہ کرو فِي الْمَجَالِسِ مجلسون مین جیسے ذکر اور تلاوت
اور نماز کی مجلسین فَافْسَحُوا تو جگہ کشادہ کرو لوگون پر يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ تاکہ کشادہ کرے اللہ تمہارے واسطے
قبر یا بہشت مین مکانات وسیع تمکو عطا فرمائے یا تمہارے دل کھول دے تنگی اور زحمت دور کرکے وَإِذَا قِيلَ اور جب
کہا جائے تمکو کہ انْشُزُوا اٹھو فَانْشُزُوا تو اٹھو اور کھڑے ہو موضح مین ہی کہ ایک گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
مجلس مین بیٹھتا تھا اون لوگون مین سے جب کسی ایک کو کسی کام کے لیے بلاتے تو وہ نہ اٹھنا چاہتا تو یہ آیت نازل ہوئی اور
تفسیر زاہدی مین مذکور ہی کہ جب تمسے کہین کہ اٹھو جمعہ کی نماز کو یعنی اذان کہین تو تم جلدی کرو اوٹھنے مین يَرْفَعِ
اللَّهُ تاکہ بلند کرے اللہ درجے بہشت مین الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور بلند کرتا ہی اون لوگون کے جو دیے گئے علم ایمان کے ساتھ دَرَجٰتٍ ؕ درجے اون مومنون کے
درجون پر جو بے علم ہوتے ہین اسواسطے کہ مومن عالم افضل ہی مومن بے علم سے کشف الاسرار مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو مین نے خواب مین دیکھا تو مین نے کہا کہ مجکو خبر دو اوس عمل سے جو سب عملون سے بہتر ہی تاکہ اوسکے
سبب سے مین خدا کا قرب اور نزدیکی ڈھونڈھون فرمایا کہ عالمون کے درجے سے زیادہ بلند کوئی درجہ مین نے نہین دیکھا اوسکے اوپر کم
اندوہناکون کا درجہ ہی تو یہ جواب اس آیت کے موافق ہی اور علماے دین کے درجے بہت بلند ہین دنیا مین مرتبہ اور شرف اور وراثت
انبیا کے سبب سے اور عقبی مین بھی فضل اور قدر اصفیا کے ساتھ موافقت کی وجہ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مومن عالم کو
مومن غیر عالم پر درجے ہین کہ ان دونون درجون مین ساٹھہ برس تک تیز رو گھوڑے کے دوڑنے کا فرق ہی ابو داود کی حدیث مین ہی کہ
کہ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کو ستارون پر بیت مَصَابِیْحُ الْاَنَامِ سُبُلُ الْاَرْضِ ؕ هُمُ الْعُلَمَاءُ وَ بِاللّٰهِ
اَلْكِرَامِ ؕ اور کسی نے کیا خوب کہا ہی رباعی ؕ قیمت آدمی بعلم بود ؕ ہر کرا علم بیش قیمت بیش ؕ قیمت ہر کسے بدانش اوست ؕ
سازافزون بعلم قیمت خویش ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو خَبِيْرٌ ۝ جانتا ہی اس کلام مین
امید خوف وعدہ وعید سب ہی لکھا ہی کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت تردد کرتے تھے اور بہت مصلحت کرکے ہر قسم کی خبرین
پوچھتے یہانتک کہ آپ تنگ آگئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ
جب مصلحت کیا چاہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَقَدِّمُوْا آگے بھیجو یعنی دو بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ مصلحت کرنے سے پہلے
صَدَقَةً ؕ صدقہ مستحقون کو ذٰلِكَ یہ صدقہ دینا راز کہنے کے قبل خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اسلیے کہ طاعت زیادہ
کرتا ہی وَاَطْهَرُ ؕ اور بہت پاکیزہ ہی اسواسطے کہ گناہ مٹاتا ہی فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا پس اگر نہ پاؤ کوئی چیز صدقہ دینے کو فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ تو بیشک اللہ بخشنے والا ہی اوسے جو گناہ کرے یعنی بے صدقہ دیے راز کہے رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہی بندہ کو وہ تکلیف
نہین دیتا جسکے اوٹھانے کی طاقت نہو حدیث مین ہی کہ یہ ممانعت دس رات رہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پاس سونے کا
ایک دینار تھا آپنے اوسے دس درم کو بھنایا ہر روز ایک درم پہلے صدقہ دیکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصلحت کرتے
اور کچھ پوچھتے بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا امام زاہد نے کہا ہی کہ یہ حکم نازل ہوا تو حضرت علی مرتضی کے سوا اور کسی نے اسکی تعمیل نہین کی
اور یہ بات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب مین سے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم ایک ساعت دن کو رہا حضرت علی مرتضی نے اوسی ساعت
اسکی تعمیل کرلی پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ءَاَشْفَقْتُمْ کیا تم ڈرے اور دشوار ہوا تمکو اَنْ تُقَدِّمُوْا یہ کہ مقدم کرو تم بَيْنَ
يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ اپنے مصلحت کرنے اور راز کہنے کے پہلے صدقے فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا پھر جب نہ کیا تمنے یہ کام
وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اور پھرا اللہ تمپر توبہ کے ساتھ یعنی درگذر کی تمسے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس قائم رکھو فرض نماز
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ واجب وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اور طاعت کرو خدا اور اوسکے رسول کی ہر حال مین کہ اوسکی
دوستی اور تلافی کرے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ اور اللہ خبر رکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع اوس چیز کی جو تم کرتے ہو حدیث مین ہی کہ عبداللہ بن نبتل

ع

ایک منافق تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھتا اوٹھتا اور آپ کی باتین یہود سے کہدیا کرتا ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرات طاہرات مین سے ایک حجرے مین تشریف فرما تھے اور صحابہ کا ایک گروہ بھی حاضر تھا حضرت نے فرمایا کہ ابھی تم مین ایک مرد آئیگا کہ اوسکا دل سخت اور متکبر ہی اور وہ شیطان کی نگاہ سے دیکھتا ہی ناگاہ ابن نبتل آیا حضرت نے فرمایا کہ تو مجھے گالی کیون دیتا ہی اور فلان فلان تیرے یار کیون مجھے سخت کہتے ہین پس ابن نبتل اور اوسکے یار دین قسم کھائی کہ ہمنے ہرگز یہ بے ادبی نہین کی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہی تو اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا اون لوگون یعنی منافقون کی طرف جنھون نے دوست پکڑا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ اوس گروہ کو کہ غصہ کیا ہی اللہ نے عَلَيْهِمْ اون لوگون پر یعنی یہود پر مَا هُمْ نہین ہین منافق مِّنْكُمْ تم مین سے ای مومنو وَلَا مِنْهُمْ اور نہ اون یہود مین سے وَيَحْلِفُوْنَ اور قسم کھاتے ہین وہ عَلَى الْكَذِبِ جھوٹ دعوی اسلام اور حضرت سید انام کے اعزاز واحترام پر وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اور وہ جانتے ہین کہ جھوٹ کہتے ہین اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ تیار کیا ہی خدا نے اونکے واسطے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت دنیا مین ذلت اور رسوائی اور آخرت مین آتش دوزخ کے سبب سے اِنَّهُمْ بیشک وہ سَآءَ برا ہی مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ ہین وہ کرتے اور اوسپر اصرار کرتے ہین اِتَّخَذُوْٓا اونھون نے ٹھہرالیا ہی اَيْمَانَهُمْ چند قسمون کو جو وہ کھاتے ہین جُنَّةً سپر یعنی اپنی آڑ اور پناہ کہ اوسکے سبب سے اونکی جان اور مال امن مین ہی فَصَدُّوْا پس باز رکھا اونھون نے لوگون کو اپنی بجھوٹی کے وقت عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے فتنہ انگیزی اور سخن چینی کر کے یا لوگون کو بد دل کرتے ہین یہانتک کہ وہ لوگ جہاد مین نہین جاتے گھر بیٹھ رہتے ہین فَلَهُمْ تو اونکے واسطے ہی عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ عذاب رسوا کرنیوالا لَنْ تُغْنِيَ دفع نہ کرینگے عَنْهُمْ اونسے قیامت کے دن اَمْوَالُهُمْ اونکے مال وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ اونکی اولاد مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ یہ وہ منافق دوزخی ہین هُمْ فِيْهَا وہ دوزخ مین خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہنے والے ہین منافق بھی ہمیشہ دوزخ کے اندر رہنے مین کافر کا حکم رکھتے ہین بلکہ انکا درکہ مشرکون سے بھی بہت نیچے ہوگا اور انپر عذاب بہت سخت ہوگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا یاد کرو وہ دن جب اوٹھائیگا حق تعالی سب منافقون کو اونکی قبرون سے فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ پھر قسم کھائینگے خدا کے واسطے اپنے اسلام اور اخلاص پر كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ جسطرح قسم کھاتے ہین تمہارے واسطے وَيَحْسَبُوْنَ اور اوس دن گمان کرینگے اَنَّهُمْ یہ کہ وہ عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر ہین اور کام کرتے ہین جو قسم کھاتے ہین اور حق تعالی فرماتا ہی کہ اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک وہ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ وہ جھوٹے ہین اور اونکا جھوٹ اس حد کو پہونچ گیا کہ اوسکے سامنے جھوٹ بولتے ہین جو ظاہر اور باطن کا حال جانتا ہی اِسْتَحْوَذَ غالب ہوا عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ اونپر شیطان اور وسوسہ دیکر اونھین گناہون کی رغبت دیتا ہی فَاَنْسٰىهُمْ پس بھلادی اونکو ذِكْرَ اللّٰهِ خدا کی یاد کہ نہ وہ دل سے یاد کرتے ہین نہ زبان سے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ بھول جانے والے حِزْبُ الشَّيْطٰنِ لشکر ہین شیطان کے اور اونکی متابعت کرنے والے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ آگاہ ہو جاؤ کہ لشکر شیطان هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ تو نقصان پانے والے ہین کہ اونھون نے ہمیشہ رہنے والی نعمتین ہاتھ سے کھوئین

اور ہمیشہ رہنے والے عذاب مین مبتلا ہونگے إِنَّ الَّذِينَ تحقیق کہ وہ لوگ جو يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مخالفت کرتے ہین
خدا اور رسول کی أُولَٰئِكَ وہ مخالف لوگ فِي الْأَذَلِّينَ ۝ بہت ذلیل لوگون مین ہین اور اونکے ساتھ ہین یعنی
دنیا مین تو قتل اور قید ہونے کی ذلت و خواری مین گرفتار ہین اور عقبی مین رسوا اور روسیاہ اور بے اعتبار ہین كَتَبَ اللَّهُ لکہا ہے
خدا نے لوح محفوظ مین اور حکم کر دیا ہی کہ ہر حال مین لَأَغْلِبَنَّ أَنَا ضرور ضرور غالب ہونگا مین وَرُسُلِي اور میرے رسول رسول اگر
جہاد کے مامور ہین تو اونکا غلبہ قہر اور زجر کے سبب سے ہی اور اگر جہاد کے مامور نہین ہین تو دلیل اور حجت سے إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ تحقیق
کہ اللہ قوی اور قادر ہے انبیا کی نصرت پر عَزِيزٌ ۝ غالب ہے ہر کام کرنے پر جو کچھ چاہے اور کوئی اوسے روکنے پر قادر نہین بیت
کے ایمان ببارگہ کبریا بود وہ کس را دران مجال نصرت کجا بود حق تعالی منافقون کا ذکر اور خدا کے دشمنون کے ساتھ اونکی
دوستی بیان کر چکا تو اوسکے بعد مخلصون کی صفت فرماتا ہے کہ وہ مطلق کسی دشمن کے ساتھ دوستی نہین کرتے اگرچہ چند درجہ قرابتین
واقع ہون چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ نہ پاویگا تو اوس گروہ کو جو ایمان لاتے ہین بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
خدا کا اور روز آخرت کا کہ يُوَادُّونَ محبت کرین اور دوست رکہین مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اوسکو جو مخالفت
کرتا ہو خدا کے ساتھ اور اوسکے رسول سے یعنی مومن لوگ کافرون کو دوست نہین رکھتے وَلَوْ كَانُوا اگرچہ ہون وہ خدا اور رسول کے
مخالف آبَاءَهُمْ اونکے باپ جیسے ابو عبیدہ جراح نے اپنے باپ عبد اللہ جراح کو جنگ احد مین قتل کیا أَوْ أَبْنَاءَهُمْ
یا اونکے بیٹے ہون جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے دن اپنے فرزند عبد الرحمن کو لشکر کفار سے طلب کیا کہ
اونکے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق کو نہ چھوڑا کہ اپنے بیٹے سے لڑنے کو
جائین أَوْ إِخْوَانَهُمْ یا اونکے بھائی ہون جیسے مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید کو جنگ احد مین قتل کیا أَوْ عَشِيرَتَهُمْ
یا اونکے قرابتدار ہون جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا اور جیسے حضرت مرتضی علی
اور حضرت حمزہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے عتبہ اور شیبہ اور ولید کو جنگ بدر مین قتل کیا أُولَٰئِكَ وہ لوگ جو خدا کے
دشمنون سے محبت نہین کرتے كَتَبَ لکہا ہی خدا نے یعنی ثابت کر دیا ہی فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ اونکے دلون مین
ایمان کو یا ایمان کو اور اوسکے لوازم اخلاص اور استقامت و عدہ کے ساتھ اونکے دلون مین اکٹہا کر دیا ہی وَأَيَّدَهُمْ اور تائید اور
تقویت کی اونکی بِرُوحٍ رحمت یا نصرت یا نور ہدایت کے ساتھ مِنْهُ اپنے پاس سے اور بعضے تفسیر کرتے ہین کہ مدد دی اونکو
جبرئیل علیہ السلام یا قرآن کے سبب سے وَيُدْخِلُهُمْ اور داخل کریگا اونکو حشر کے دن جَنَّاتٍ بہشتون مین کہ
جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا اوسکے درختون کے نیچے سے الْأَنْهَارُ نہرین پانی و دودھ و شراب و شہد کی خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے
والے ہین اوسمین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ راضی ہوا اللہ اونسے اوس طاعت کے سبب سے جو اونہون نے دنیا مین کی وَرَضُوا عَنْهُ اور راضی
ہوئے وہ عَنْهُ خدا سے اوس نعمت اور کرامت کے سبب سے جو اوسنے اونکو عقبی مین عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہو أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ یہ
وہ لوگ خدا کا لشکر ہین اور اوسکے دین کی مدد کرنے والے ہین أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا لشکر هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

ع ۳

وہ لوگ چھٹکارا پانے والے ہیں امام ثعلبی جرجانی رحمہ اللہ تعالی سے نقل کرتے ہیں اور وہ اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ داؤد
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے حق تعالی سے پوچھا کہ الٰہی تیرا لشکر کون لوگ ہیں خطاب آیا الفاقدۃ ابصارہم والسلیمۃ اکفہم
والنقیۃ قلوبہم اولئک حزبی وجنود عرشی یعنی جنھوں نے محارم پر نگاہ ڈالنے سے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور خلق کو آزار
پہونچانے اور حرام کا مال لینے سے اپنے ہاتھ روکے اور اپنے دل ما سوی اللہ سے پاک کیے وہ لوگ میرا لشکر ہیں اور میرے عرش کے
گرد طواف کرینگے اور اسی باب میں کسی نے کہا ہے قطعہ از ہرچہ یار دوست بود پیوند تو از ہرچہ ناپسند بود دوست باز دار
لوح دل از غبار تعلق بشوی پاک تا باشدت مجانستہ اہل قبول یار پند منشنو نصیحتے ز قمیر خود ادرم نگر تا آیت بدینا و شفیعی زار باز

سورة الحشر مدنية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي اربع وعشرون آية
سورۂ حشر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چوبیس ۲۴ آیتیں ہیں

سَبَّحَ تسبیح کہی اور پاکی کے ساتھ تعریف کی لِلّٰهِ خدا کے واسطے جو حمد و ثنا کا مستحق ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
اوس چیز نے جو آسمانوں میں ہے اور اوس چیز نے جو زمینوں میں ہے وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ غالب ہے سب پر حکم میں الْحَكِيمُ
پکا اور محکم کام کرنے والا لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنہ چار ہجری میں خواص اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ
اون دو مرد عامری کی دیت لینے یہود بنی النضیر کے محلہ میں تشریف لے گئے جو آپ کے عہد میں تھے اور عمرو بن امیہ بن ضمری نے اونھیں قتل
کیا تھا جب آپ یہود کے گھر کی دیوار سے پیٹھ لگا کر بیٹھے یہود نے ایک بڑا پتھر چھت پر لیکے کہ حضرت پر ڈالیں فوراً حضرت جبرئیل نے آپکو خبر کر دی
اور آپ مدینہ منورہ میں پھر گئے اور یہود کے پاس کسی کو بھیجا کہ چونکہ تمہاری غداری ظاہر ہو گئی تو تم ہمارے شہر و دیار سے نکل جاؤ اور اونکو آپ نے
دس دن کی مہلت دی یہود سامان سفر مہیا کرنے میں مشغول ہوئے اور عبد اللہ بن ابی جو منافقوں کا پیشوا تھا اوس نے کسی کو اون یہود کے
پاس بھیجا کہ تم اپنے گھروں سے نہ نکلو اپنے قلعوں میں اڑ کر بیٹھے رہو میں اپنی قوم سے دو ہزار آدمیوں سمیت تمہارا معین اور مددگار ہوں
یہود اوس منافق کی بات پر مغرور ہو کر باغی ہو گئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی آپ ایک گروہ لیکر اونکے سر پر پہونچے اور پندرہ دن تک اونکو
گھیرے رہے اوس منافق نے یہود سے وعدہ نہ وفا کیا اور کچھ مدد نہ کی آخر یہود نے اوس خوف سے جو اس کی وجہ سے تھا اور طلبی قبول کی جو خدا نے
اونکے دلوں میں ڈال دیا تھا اور جب شہر بدر ہونا اونھوں نے قبول کر لیا تو حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ شرط ہے کہ اپنے ہتھیار چھوڑ جاؤ اور
تمہارے جانور جسقدر مال اوٹھا سکیں اونپر لاد لیجاؤ یہ امر قرار پایا اور حق تعالی نے آیت بھیجی کہ هُوَ الَّذِي وہ وہ خداوند ہے جس نے ذلیل
کرنے کی وجہ سے أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا نکال دیا اونھیں جو نہ ایمان لائے مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت میں سے یعنی
بنی نضیر میں سے مِنْ دِيَارِهِمْ اونکے گھروں سے مدینہ میں لِأَوَّلِ الْحَشْرِ پہلی بار اونکو جزیرۂ عرب سے نکالنے کے
واسطے اور اونکا وہاں سے نکالنا پہلے ہو گا یا یہ لوگوں کا پہلا حشر ہوا کہ شام کی طرف اسواسطے کہ آخر زمانہ میں ایک آگ
مشرق کی جانب سے آویگی اور لوگوں کو زمین شام کی طرف ہانکا دیگی اور وہیں قیامت قائم ہوگی اور وہ دوسرا حشر قائم ہوگا

مَا ظَنَنْتُمْ تم گمان رکھتے تھے اے مومنو اَنْ يَّخْرُجُوْا یہ کہ نکل جاوینگے بنی نضیر مدینہ سے بہت دور ہونے کی جہت سے اور قوت و
شوکت کی وجہ سے وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اور گمان کیا اونھون نے کہ اونکو مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ باز رکھنے والے ہین اونکے
قلعے مِّنَ اللّٰهِ اونپر حکم اور قضاے الٰہی نازل ہونے سے فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ پھر آیا اونپر عذاب الٰہی کا مِنْ حَيْثُ
لَمْ يَحْتَسِبُوْا اوس جگہہ سے جہان سے اونھون نے گمان نہ کیا تھا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور
ڈال دیا اللہ نے اونکے دلون مین رعب اور خوف کہ شہر بدر ہونے پر مستعد ہوگئے اور جب شہر سے نکلنے کا حکم ہوا تو يُخْرِبُوْنَ
خراب کرتے ہین اور گراتے ہین بُيُوْتَهُمْ اپنے گھر بِاَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھون سے وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون کے
ہاتھون سے یعنی اونھون نے عہد شکنی کی یہانتک کہ اونکے گھر اہل ایمان کے ہاتھون سے خراب ہوے تو گویا اونھون نے خود اپنے ہاتھون
خراب کیے لکھا ہے کہ یہود جب وطن چھوڑنے پر آمادہ ہوے اور سمجھے کہ ہمارے مکانات مومنون کے قبضے مین آجاوینگے تو اپنے مکان کھودتے
تھے اور جو دروازے اور لکڑی اور پتھر اونھین اچھا معلوم ہوتا اوسے اپنی جگہہ سے اوکھاڑ کر چاہتے تھے کہ اپنے ساتھ لیجاوین تو پھر سو اونٹ
لاد کر اپنے کو آراستہ کیا اور بناوٹ کی راہ سے دف بجاتے اور گاتے ہوے مدینہ منورہ کے بازار سے نکلے بعضے تو ولایت شام مین
چلے گئے اور بعضے خیبر مین فَاعْتَبِرُوْا پس عبرت لو يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ اے آنکھون والو یعنی اونکا حال دیکھو اور عبرت پکڑو
وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اور اگر نہ یہہ کہ خدا نے لکھا ہو لوح مین اور حکم کیا ہو عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ اونپر جانا ان سے نکلانے کا
لَعَذَّبَهُمْ ضرور عذاب کرتا اونکو فِي الدُّنْيَا دنیا مین قتل ہونے اور لونڈی غلام بننے کے سبب وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور اونکے
واسطے باوصف اسکے کہ دنیا مین شہر بدر ہوے آخرت مین عَذَابُ النَّارِ ۝ عذاب ہے آتش دوزخ کا ذٰلِكَ یہ عذاب
اونپر بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ اونھون نے شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دشمنی کی خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ اور
حکم کی مخالفت اختیار کی وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ اور جو کوئی دشمنی کرتا ہے اللہ کو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝
سخت عذاب کرنے والا ہے اوسپر اور جو اوسکے مثل ہین اوپر لکھا ہے کہ محاصرہ کے زمانہ مین حکم ہوا کہ اونکے خرمون کے باغ کاٹے جاوین
نخل عجوہ کے سوا اور حضرت عبداللہ بن سلام اور ابولیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس کام پر مامور ہوے تو ابولیلی رضی اللہ عنہ اچھے
درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین انھین کاٹ کر منافقون کے دل توڑتا ہون اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اونمین سے برے
برے درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین جانتا ہون کہ حق تعالی یہ خرمے کے درخت مسلمانون کے ہاتھ مین پھیریگا تو جو درخت بہتر ہین وہ مین
مسلمانون کے واسطے چھوڑتا ہون تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ جو کاٹے تمنے خرمے کے درختون مین
اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا یا چھوڑ دیے تمنے اونکو قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا قائم اونکی جڑون پر فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس خدا کے حکم سے ہے اور
اوسکی پسند کے موافق اسواسطے کہ تمکو مدد دے وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اور اسواسطے ہے کہ ذلیل اور خوار کرے یہود کو جو دائرہ
ایمان سے باہر نکلے ہوے ہین لکھا ہے کہ جب بنی نضیر شہر بدر ہوے تو پچاس زرہین اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین اونکی رہین اور اونکے
مال اور باغ سب فی ہوے یعنی سب خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ ہوا پھر حضرت نے جو چیز جیسے چاہی عطا کی اور باغات

بعضے لوگون کو بخشے اور اکثر روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسمین پانچ حصے کر دیے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی صورت کی طرف
گئے ہین اور حق تعالی اس باب مین فرماتا ہے کہ وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ اور جو کچھ پھیر دیا اللہ نے عَلٰی رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر مِنْهُمْ اونکے مال
اور املاک مین سے یعنی جو غنیمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملا تھا فَمَا اَوْجَفْتُمْ تو نہین دوڑایا تھا تم نے عَلَيْهِ اوسکے
حاصل کرنے پر مِنْ خَيْلٍ کسی گھوڑے سے وَلَا رِكَابٍ اور نہ اونٹ سے یعنی تم لوگ اس حصار پر پیادہ آئے تھے اور زیادہ
لڑائی بھی نہین ہوئی کہ تمکو کچھ کلفت اور دقت ہوئی ہو اور بیشتر لڑے بغیر اس حصار کو فتح نہین کیا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا اپنی
مدد سے يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ مسلط اور غالب کر دیتا ہے اپنے پیغمبرون کو عَلٰی مَنْ يَّشَاءُ جسپر چاہتا ہے وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ
شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر پیغمبرون کو غالب اور دشمنون کو مغلوب کرنے پر قَدِيْرٌ قادر ہے کبھی سبب ظاہری جیسے جدال اور قتال سے
اونکو غلبہ دیتا ہے اور کبھی سبب باطنی جیسے اونکے دلون مین خوف و ہراس ڈالتا ہے مَا اَفَاءَ اللّٰهُ جو کچھ پھیر دیتا ہے اللہ عَلٰی رَسُوْلِهٖ
اپنے رسول پر مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى دیہاتون اور اہل شہر کے اموال اور املاک مین سے جو لڑائی کر کے نہین لیے جاتے فَلِلّٰهِ پس خدا کے
واسطے ہین وَلِلرَّسُوْلِ اور رسول کے لیے وَلِذِي الْقُرْبٰى اور قرابتیون کے واسطے جو رسول سے قرابت رکھتے ہین
وَالْيَتٰمٰى اور بے باپ کے محتاج بچون کے لیے وَالْمَسٰكِيْنِ اور فقیرون کے واسطے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور راہ چلتون
یعنی مسافرون کے لیے جو مال نہ رکھتے ہون علما اس بات پر ہین کہ فی خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تھا اور اوسکی تقسیم
آپ سے متعلق تھی اپنی زندگی مین اہل و عیال کے واسطے سال بھر کا خرچ آپ اوس سے کرتے تھے اور باقی جسطرح حق تھا آپ تقسیم فرماتے تھے اور
آپ کی وفات کے بعد بعض علما ظاہر آیت پر عمل کر کے چھ حصون پر تقسیم کرتے ہین جو حصہ خدا کے نام کا ہے اوسے کعبہ شریف اور مسجدون کی
تعمیر مین صرف کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ حق تعالی کا نام فقط تعظیم کے واسطے ہے اور پانچ ہی حصون پر تقسیم کرتے ہین اور رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصہ مین اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہین کہ امام اوسکا مصرف ہے اور بعض کے نزدیک مسلمانون کے مصالح مین
صرف کرنا چاہیے اور بعضون کے نزدیک مجاہدون کے ہتھیار وغیرہ مین صرف کرنا چاہیے اور معالم مین ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ جب غنیمت
لیتے تو اوسکا سردار اوسمین ایک چوتھائی لیتا اور باقی مین سے بھی اپنے واسطے تحفہ اختیار کرتا اور اوسے صفی کہتے اور باقی قوم پر چھوڑ دیتا
اور قوم کے تونگر لوگ اوسے فقیرون پر تقسیم کرنے مین چھینا کرتے رؤساے اہل ایمان کے ایک گروہ نے یہی خیال کر کے بنی النضیر کی غنیمتون کے
باب مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اس مال غنیمت مین سے ایک چوتھائی اور صفی لے لیجیے اور باقی
چھوڑ دیجیے کہ ہم تقسیم کر لین حق تعالی نے اوسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص حصہ کر کے اوسکی تقسیم اوس طور پر مقرر فرما دی جو مذکور ہوئی
اور فرمایا کہ یہ فی کا حکم ظاہر کر دیا كَيْ لَا يَكُوْنَ تاکہ نہو وہ دُوْلَةً پھرنے والی ہاتھون ہاتھ بَيْنَ الْاَغْنِيَاءِ درمیان
مالدارون کے مِنْكُمْ تم مین سے کہ اپنے حق سے زیادہ لیلین اور فقیرون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے زمانہ جاہلیت مین رسم تھا وَمَا اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ اور جو دے تمکو رسول فی اور غنیمت مین سے فَخُذُوْهُ تو لیلو تم اوسکو کہ وہ تمہارا حق ہے وَمَا نَهٰىكُمْ
عَنْهُ اور جس چیز سے منع کرے تمکو جیسے غنیمت مین خیانت فَانْتَهُوْا تو باز رہو اوس سے اور متقی لوگ اس

ربع وقف لا

بات یہہ ہین کہ ان کلمات کا حکم عام ہے اور اوسکے معنی یہہ ہین کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس بات کا حکم کرین اوسے قبول کرلو اور حکم مانو اور
جس بات سے منع کرین اوس سے باز رہو کہ اونکا امر و نہی بحق ہے جو کوئی اونکے حکم کی تعمیل کرے نجات پائیگا اور جو کوئی اونکی نہی سے
پہلو تہی کرے وہ ہلاکت مین پڑیگا بیت آنکس کہ شد متابع رسول تو قد نجا ٭ وان کو خلاف امر تو ورزید قد ہلک ٭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط
اور ڈرو عذاب الٰہی سے رسول کی مخالفت کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ o سخت عذاب کرنے والا ہے
اون لوگون کو جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہین لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ اور فئی کی تقسیم یتیمون مسکینون
مسافرون کے لیے ہے اور ہجرت کرنے والے فقیرون کے واسطے الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا وہ جو نکالے گئے ہین مِنْ دِيَارِهِمْ
اپنے گھرون سے مکہ مین وَاَمْوَالِهِمْ اور دور کیے گئے ہین اپنے مالون سے يَبْتَغُوْنَ طلب کرتے ہین فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ
فضل اللہ سے وَرِضْوَانًا اور اوسکی خوشنودی یعنی اونکی ہجرت تجارت اور دنیوی غرضون کے واسطے نہ تھی بلکہ ہجرت سے
حق تعالی کی رحمت اور خوشنودی کے وہ طالب تھے اور خدا و رسول کی محبت مین اونھون نے اپنے گھر اور مال چھوڑے وَيَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ اور مدد کرتے ہین خدا کے دین کی اپنی جان اور مال سے وَرَسُوْلَهٗ اور مدد کرتے ہین اوسکے پیغمبر کی یاری کرکے اُولٰٓئِكَ
وہ مہاجرون کا گروہ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ o وہ ہین سچے دین اسلام مین قول کی رو سے بھی اور فعل کی راہ سے بھی وَالَّذِيْنَ
اور اون لوگون کے واسطے بھی جنھون نے تَبَوَّؤُ الدَّارَ مقام کیا ہجرت کے گھر وَالْاِيْمَانَ اور ایمان کے گھر یعنی مدینہ منورہ
مین امام ابوبکر نقاش کی تفسیر مین ہے کہ یہہ مدینہ منورہ کا نام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا یہ نام رکھا تو اس آیت کے یہ معنی
ہوے کہ اونھون نے مدینہ مین اقامت کی مِنْ قَبْلِهِمْ مہاجرون کی ہجرت کے قبل اس سے انصار مراد ہین جو وہان اپنے گھرون مین
ایمان لائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے سے دو برس قبل مسجدین بنائی تھین يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ
دوست رکھتے ہین اوسے جسنے ہجرت کی اِلَيْهِمْ اونکے شہر و دیار کی طرف اور اوسے جگہ دیتے ہین اور اپنے مال سے امداد و اعانت
کرتے ہین وَلَا يَجِدُوْنَ اور نہین پاتے فِيْ صُدُوْرِهِمْ اپنے دلون مین حَاجَةً حسد اور کینہ اور دغدغہ مِّمَّآ اُوْتُوْا
اوس چیز سے جو وہ دیے جاتے ہین مراد یہہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو طلب فرمایا اور اونھون نے
مہاجرون کے ساتھ جو اعانت اور امداد اور احسان کیا تھا وہ بیان کیا پھر فرمایا کہ اے گروہ انصار اگر تم چاہو تو بنی نضیر کے مال تم
سب کو مین تقسیم کر دون اور مہاجر لوگ بدستور سابق تمھارے گھرون مین رہین اور اگر چاہو تو یہ مال خاص مہاجرون کو مین دیدون
اور وہ تمھارے گھرون سے نکلکر اپنے امور معیشت کے بند و بست مین مشغول ہون پس حضرت سعد بن ابی وقاص اور سعد بن معاذ
اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کہ اہل مدینہ کے پیشوا تھے بولے کہ یا رسول اللہ ہمارا جی یہہ چاہتا ہے کہ یہ مال بھی آپ مہاجرون کو تقسیم فرمائیے
اور جسطرح وہ ہمارے گھرون مین رہتے ہین اوسی طرح ہمارے گھرون مین رہین کیونکہ اسواسطے کہ ہمارے گھرون مین اون ہی کے سبب سے نور اور
برکت ہے پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے حق مین دعا فرمائی اور حق تعالی اونکی شان مین فرماتا ہے وَيُؤْثِرُوْنَ
اور ایثار کرتے ہین اور مقدم رکھتے ہین مہاجرون کو عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اپنی جانون پر یعنی اپنی ذاتون سے پہیر لیکر اونکو دیتے ہین

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ اور اگرچہ ہو اونکو خَصَاصَةٌ فقر و حاجت اوس چیز کی جو ایثار کرتے ہین یہ بات نقل ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
منقول ہے کہ ایک سر بکری بھونی ہوئی کسی فقیر صحابی کے واسطے کوئی شخص لایا اون صحابی نے دوسرے مسلمان کو جو اون سے زیادہ محتاج
تھا بھیجدی اونے تیسرے پر ایثار کی اسی طرح نو محتاجون نے دوسرے پر ایثار کی اور یہ آیت اون فقیرون کی شان مین نازل
ہوئی حکما اس بات پر ہین کہ جن چیز مضمونون کو جو شامل ہے اونمین صفت ایثار بہت کامل اور فاضل صفت ہے اور ایثار یہ ہے کہ کوئی شخص
کسی چیز کا محتاج ہو اور دوسرے کو اوسکا مستحق دیکھے تو اپنے صرف مین لاوے اوسے دیدے یا علی کریم کا حال ایسا ہی تھا اندرین ورطہ
کرکرنا نے پیداز آسیا ... کرد نفس بزہد استغنا سے بہت باوجود فقر ... بزہد وانکے دستار ... فرمایا نفس ہو وصف
ہوئی اور جو کوئی نگاہ رکھا جائے وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ بخل سے اوسکے نفس یعنی اپنے نفس کو مال کی محبت اور خرچ کرنے کی عداوت سے
باز رکھے فَأُولَٰئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وہی ہین چھٹکارا پانے والے یا مقصد پانے والے دنیا مین نقد سکینا کی
اور آخرت مین عمدہ سے ہوئے ثواب کا وَالَّذِينَ جَاءُوا اور جو لوگ آئے اور آتے ہین مِنْ بَعْدِهِمْ بعد مہاجرین اور انصار کے
اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے تابع مراد ہین روز قیامت تک يَقُولُونَ کہتے ہین رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے ہمارے رب
بخشدے ہمکو وَلِإِخْوَانِنَا اور ہمارے بھائیون کو الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وہ جو سبقت لیگئے ہمپر ایمان مین
وَلَا تَجْعَلْ اور نہ کر فِي قُلُوبِنَا ہمارے دلون مین غِلًّا کینہ اور حسد اور خیانت لِلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون کے
ساتھ جو ایمان لائے ہین ہمسے پہلے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رَبَّنَا اے ہمارے رب إِنَّكَ رَءُوفٌ بیشک تو
مہربان ہے ہماری دعا قبول کر رَحِيمٌ رحمت والا اپنی رحمت سے ہمکو سابقون کے گروہ مین داخل کر علما نے کہا ہے کہ جس کسیکو
اصحاب مین سے کسی ایک کے ساتھ بھی دل مین کینہ ہو وہ اس آیت والون مین سے نہین ہے اور اس دعا سے محروم ہے صاحب انوار نے فرمایا
کہ حق تعالی نے مسلمانون کے تین مرتبے کیے ہین مہاجر انصار تابعین کہ یہ حضرات دل کی سادگی اور طینت کی پاکی سے موصوف ہین تو جو
شخص اس صفت پر نہو وہ مومنون کی قسمون سے باہر ہو جائیگا أَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا تو نے إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا اون لوگون کی
طرف جو نفاق کرتے ہین اور جو کچھ اونکے دل مین ہے اوسکے خلاف ظاہر کرتے ہین یعنی ابن ابی اور ابن نبتل اور رفاعہ اور اونکے لشکر کہ
اونھون نے بنی نضیر کے پاس پیغام بھیجا تھا کہ تم جو محمد کے ساتھ لڑائی کیا چاہتے ہو اسمین ہم تمہارے شریک ہین اور تمہاری پوری
اعانت ہم کرینگے اور ہم تمہارے ساتھ ایسے متحد ہین کہ اگر وہ تمکو اس شہر و دیار سے نکال دینگے اور تمپر غالب آئینگے تو ہم تمہاری رفاقت
کرینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون کا حال دیکھو کہ وہ يَقُولُونَ کہتے ہین لِإِخْوَانِهِمُ
اپنے بھائیون سے جو کفر مین اونکے مثل ہین الَّذِينَ كَفَرُوا وہ جو نہین ایمان لائے مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
اہل توریت مین سے کہ وہ یہود ہین کہ غم نہ کرو لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ اگر نکال دیے جاؤگے تم اپنے شہر و دیار سے تو لَنَخْرُجَنَّ
ضرور نکلینگے ہم بھی مَعَكُمْ تمہارے ساتھ دوستی اور جمعیت کی وجہ سے وَلَا نُطِيعُ اور ہم اطاعت نہ کرینگے
فِيكُمْ تمہاری ایذا اور رنج مین أَحَدًا کسی کی کہ وہ محمد ہین یا تمہارے برخلاف کسی مسلمان کی ہم اطاعت نہ کرینگے

ع ۱۰

ابداً ہمیشہ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ اور اگر تم قتال کیے جاؤگے یعنی مسلمان تمہارے ساتھ قتال کرینگے تو لَنَنْصُرَنَّكُمْ ضرور ضرور
ہم مدد دینگے تمکو وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ بیشک وہ جھوٹے ہیں لَئِنْ
اُخْرِجُوْا اگر نکالے جاوینگے یہود مدینہ سے تو لَا يَخْرُجُوْنَ نہ نکلینگے منافق مَعَهُمْ اونکے ساتھ اور اونکی موافقت اور مصاحبت
نہ کرینگے وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا اور اگر قتال کیا جاوے اونکے ساتھ تو لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ نہ مدد دینگے منافق اونکو وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ
اور اگر بالفرض مدد دیں منافق یہود کو اور لڑائی میں اونکے ساتھ موجود بھی ہوں تو لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ البتہ پھیر جاوینگے اور پیٹھ
شکست پاکر بھاگ جاوینگے ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ○ پھر اونکے ایسا ہو جانے کے بعد یعنی نصیر مدد نہ دیے جاوینگے یعنی جب اونکے مددگار ہی
پسپا ہو جاوینگے تو پھر وہ کیونکر مدد پاوینگے لَاَنْتُمْ البتہ تم اے مومنو اَشَدُّ رَهْبَةً بہت سخت ہو خوف کی راہ سے فِیْ
صُدُوْرِهِمْ اونکے دلوں میں مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی منافق لوگ تم سے بہت ڈرتے ہیں کہ اوس قدر خدا سے نہیں ڈرتے ذٰلِكَ یہ جو
اونکو تم سے بڑا ڈر ہے بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ ایک گروہ ہیں کہ نہیں جانتے خدا کی عظمت ورنہ چاہیے تھا
کہ اوس سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ نہیں قتال کرینگے تمہارے ساتھ جَمِيْعًا وہ سب یعنی یہود اور منافق اِلَّا فِیْ قُرًى
مُّحَصَّنَةٍ مگر دیہات میں کہ جو مضبوط کیے گئے ہیں خندق اور برج وغیرہ سے اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ یا دیواروں کے پیچھے سے
اور تیروں سے یعنی اونکو یہ قوت نہیں ہے کہ میدان میں روبرو ہوکر تم سے مقاتلہ اور مقابلہ کرسکیں اور یہ خوف اور بزدلی کی وجہ سے نہیں بلکہ بَاْسُهُمْ
لڑائی اونکی بَيْنَهُمْ ایک دوسرے کے درمیان جب وہ لڑائی کرتے ہیں شَدِيْدٌ بہت سخت ہے مگر جو شجاع کہ خدا اور رسول سے لڑتا ہے وہ ڈرپوک
اور بزدل ہو جاتا ہے تو وہ اوس خوف کے سبب سے جو خدا نے اونکے دلوں میں ڈالدیا ہے روبرو ہوکر مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے تَحْسَبُهُمْ
جَمِيْعًا تو گمان کرتا ہے یہود اور منافقوں کو سب کو مجتمع اور متفق رائے اور تدبیر میں وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى حالانکہ اونکے دل پراگندہ
اور پریشان ہیں اسواسطے کہ اونکے عقائد اور مقاصد مختلف پڑے ہیں ذٰلِكَ یہ جو اوصاف جو اونمیں ہیں بِاَنَّهُمْ
بسبب اسکے ہیں کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ گروہ ہیں کہ عقل نہیں رکھتے اور دریافت نہیں کرتے اوس چیز کو جسمیں اونکی
صلاح ہے پس یہود کی مثل كَمَثَلِ الَّذِيْنَ جیسے اون لوگوں کی مثل ہے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے قَرِيْبًا
قریب زمانہ میں کہ ذَاقُوْا چکھا اونھوں نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی ضرر اپنے گناہ کا وَلَهُمْ اور اونکے
واسطے ہے دنیا میں ذلت اور رسوائی کے علاوہ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دردناک آخرت میں اور یہود کو فریب دینے
اور اونسے مدد کا وعدہ کرنے میں منافقوں کی مثل كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ جیسے شیطان کی مثل ہے اِذْ قَالَ جب اوسنے
کہا لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ کافر کو کہ اپنے کفر پر ثابت اور قائم رہ کہ میں تیرا یار اور مددگار ہوں فَلَمَّا كَفَرَ پھر جب
کفر پر ثابت قدم ہوگیا اور شرک کے درخت کی جڑ اوسکے دل کی زمین میں خوب جمگئی تو قَالَ کہا شیطان نے اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ
مِّنْكَ میں تجھسے بیزار ہوں اِنِّیْٓ بیشک میں تو اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ڈرتا ہوں اللہ سے جو
رب ہے سب اہل عالم کا شیطان سے ابلیس مراد ہے اور انسان سے ابوجہل ہے یہ گفتگو اوس وقت تھی جب ابوجہل جنگ بدر کو

متوجہ ہوا اور قبیلہ کنانہ سے توہم رکھتا تھا اور سراقہ جو بنی کنانہ کا رئیس تھا اوسکی صورت پر ابلیس ظاہر ہوکر ابو جہل سے بولا کہ او ابو الحکم تو
نہ ڈر کہ مین تیرا یار اور مددگار ہون اور جب مقام بدر مین پہونچا اور ابلیس نے دیکھا کہ اہل اسلام کی مدد کو آسمان سے فرشتے اوترے
ہین تو بھاگا اور کافرون سے بولا کہ مین تمسے بیزار ہون اور سورۂ انفال مین یہ قصہ مذکور ہوا ہے اور بعضے روایات مین ہے کہ شیطان
سے ابیض ابلیس کا بیٹا مراد ہے اور انسان سے برصیصا راہب مقصود ہے ابیض نے اوس راہب کو کفر پر رکھا اور آخر کو اپنی بیزاری ظاہر کی اور یہ
حکایت مجملاً اس طور پر ہے کہ برصیصا نے ستر برس خدا کی عبادت کی اور شیطان اوسکے اغوا مین عاجز آئے تو ابیض اوسکے اغوا
کرنے کا ذمہ دار ہوکر آیا آدمی کی شکل بدل کے اور اوسکے صومعہ مین با خدمت کرنے لگا راہب اوسکی شدت عبادت سے متعجب
ہوکر اوسکا مرید ہو گیا اور ابیض نے وہان سے جانے کا ارادہ کیا تو بیمارون کی صحت اور جو لوگ مبتلائے بلا ہون اونکی عافیت کے واسطے
چند کلمے راہب کو تعلیم کیے پھر شہر مین آکر ایک شخص کا گلا دابا اور ایک طبیب کی صورت پر ظاہر ہوکر اوس شخص کے عزیزون سے کہا
کہ جب تک برصیصا اسکے حق مین دعا نہ کریگا یہ اچھا نہوگا لوگ اوسے برصیصا کے صومعہ کے دروازہ پر لیگئے برصیصا نے
اوسپر دم کیا شیطان نے اوس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اوسے صحت ہو گئی غرض کہ ابیض اسی طرح لوگون کو بلا مین مبتلا کرکے
برصیصا پاس لیجانے کی راہ بتایا کرتا جب وہ وہی کلمات پڑھکر دم کرتا تو یہ اوس مبتلا کو چھوڑ دیتا یہان تک کہ اسی طرح بادشاہ کی بیٹی
بیمار ہوئی اوسے برصیصا کے صومعہ پر لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اوسے چھوڑ دیا وہ اچھی ہو گئی پس اوس لڑکی کو
برصیصا کے سپرد کیا ابیض نے برصیصا کو وسوسہ دیا یہان تک کہ اوسنے اوس شاہزادی سے زنا کی اور رسوائی کے خوف سے اوسکو
قتل کر ڈالا ابیض نے شاہزادی کے بھائیون کو اس بات سے مطلع کر دیا اونھون نے برصیصا کو پکڑ کر سولی پر چڑھایا اوس وقت
ابیض اوسی پہلی صورت پر ظاہر ہوا اور برصیصا سے کہا کہ مجھے سجدہ کر کہ تجھے چھوڑا دون برصیصا نے سجدہ کیا تو ابیض نے اوس سے
بیزاری ظاہر کی اور وہ بے سعادت اس سب عبادت کے بعد شقاوت ابدی مین گرفتار ہوا ؎ قطعہ ؎ غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را
در سنگلاخ وسوسہ پیہا بریدہ اند ؎ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ؎ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ؎ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا
پس ہے انجام کار اوس شیطان اور انسان کا أَنَّهُمَا یہ کہ وہ دونون فِي النَّارِ آتش دوزخ مین خَالِدَيْنِ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے
ہین اوسمین وَذَٰلِكَ اور یہ ہمیشہ رہنا جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ع جزا ہے کافرون کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو
جو ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو عذاب الہی سے اور اوسی کی طرف پھرو وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص
مَا قَدَّمَتْ اوس چیز کو جو اوسنے آگے بھیجی ہے لِغَدٍ کل قیامت کے واسطے تاکہ اگر نیکیان اور طاعتین کی ہین
تو شکر کرے اور اوسکی زیادتی مین کوشش کرے اور اگر برائیان اور گناہ آگے بھیجے ہین تو توبہ کرے اور پشیمان ہو وَاتَّقُوا اللَّهَ
اور ڈرو اور بچے رہو قہر خدا سے اس حکم کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یا پہلا حکم ادائے واجبات مین ہے اس قرینہ سے کہ
عمل اوسکے ساتھ ملا ہوا ہے اور دوسرا حرام چیزین چھوڑ دینے مین ہے اس دلیل سے کہ فرمایا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ خَبِيرٌ
جاننے والا ہے بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور کشف الاسرار مین ہے کہ اول اشارہ ہے اصل تقویٰ کی طرف

ع ۷

اور دوسرا کمال تقوی کی جانب یا پہلا تقوی عوام کا ہی اور وہ حرام چیزون سے پرہیز کرنا ہی دوسرا خواص کا تقوی ہی اور وہ پرہیز کرنا اور بچنا ہی
ماسوی اللہ سے بیت اصل تقوی کہ زاد این رہ ست ✽ ترک مجموع ماسوی اللہ ست ✽ وَلَا تَكُونُوا اور نہ ہو تم اے مومنو
كَالَّذِينَ مثل اون لوگون کے جنھون نے نَسُوا اللّٰهَ چھوڑ دیا اللہ کو جیسے یہود اور منافق اور مشرک فَأَنْسٰهُمْ
أَنْفُسَهُمْ پھر خدا نے بھلا دین اونپر اونکی جانین کہ اپنے واسطے اونھون نے کچھ نیکی پہلے سے نہ بھیجی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین
کہ توفیق کا دروازہ بھی اونکے منھ پر بند کر دیا اور سہل بن عبد اللہ نے یہ تفسیر کی ہی کہ گناہ کے وقت خدا کا حکم وہ بھول گئے حق تعالی نے
بھی یہ اونکو بھلا دی أُولٰئِكَ وہ لوگ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ وہی ہین فرمانبرداری سے باہر ہونے والے لَا يَسْتَوِي برابر نہین ہین خدا کے
نزدیک أَصْحٰبُ النَّارِ دوزخ والے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل و خوار کرکے آتش دوزخ کے مستحق ہو گئے وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اور جنت والے
کہ اونھون نے نفس کا کمال حاصل کرنے مین کوشش کر کے جنت کی قابلیت حاصل کی أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت کے لوگ یعنی جنت مین رہنے والے هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ وہی ہین چھٹکارا پانے والے یعنی عذاب دوزخ سے چھٹکارا پا گئے ہوے اور قائم رہنے والی نعمتون سے ملے ہوے لَوْ أَنْزَلْنَا اگر بھیجتے ہم
هٰذَا الْقُرْاٰنَ یہ قرآن عَلٰى جَبَلٍ کسی پہاڑ پر اور اوس پہاڑ کو ہم فہم اور ادراک دیتے تو لَرَأَيْتَهٗ البتہ ضرور دیکھتا اوسے خَاشِعًا دبنے والا
اور فرمانبردار مُتَصَدِّعًا پھٹا ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوے مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ خدا کے خوف سے اور اوس عبد کی ہیبت سے جو اوس مین بھیجی
پہاڑ با وجود اس بڑائی اور سختی کے اگر قرآن سمجھتا تو ڈرتا اور حکم مانتا اور آنکھون سے چشمے بہاتا اور کافرون کے سخت دل اوس سے اثر
نہین قبول کرتے بیت اے دل سنگین تو یک ذرہ سوہان گیر نیست ✽ نفس کافر کیش تو از ترک عصیان سیر نیست ✽ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ
اور یہ مثلین نَضْرِبُهَا بیان کرتے ہین ہم لِلنَّاسِ لوگون کی تنبیہ کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ کہ شاید اوس مین
اور اوس کے حصے لین [illegible] جس نے قرآن بھیجا اللّٰهُ الَّذِيْ وہ اللہ ہی لَآ اِلٰهَ نہین ہی کوئی معبود مستحق عبادت اِلَّا
هُوَ مگر وہ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا ہی پوشیدہ اور آشکارا کا اور بعضون نے کہا ہی کہ جاننے والا معدوم
اور موجود کا یا زندگی اور موت یا رزق اور اجل کا یا دنیا اور آخرت کا یا اوس چیز کا جو ہی اور اوس چیز کا جو ہوگی هُوَ الرَّحْمٰنُ
وہی بڑا رحم کرنے والا کہ اوسکی رحمت عام سبقت لیجانے والی نے دنیا مین سب خلق کو گھیر لیا ہی الرَّحِيْمُ بڑی رحمت والا
کہ اوسکی خاص رحمت مومنون کو پہونچیگی آخرت مین عفو اور مغفرت رضامندی اور رویت کے ساتھ هُوَ اللّٰهُ وہی خدا
الَّذِيْ وہ خدا کہ کسی وجہ سے لَآ اِلٰهَ نہین ہی کوئی معبود عبادت کے قابل اِلَّا هُوَ مگر وہ اَلْمَلِكُ بادشاہ کہ اوسکی
ذات کا جلال احتیاج سے محفوظ ہی اور اوسکی صفات کا کمال استغنائے مطلق سے ملا ہوا ہی الْقُدُّوْسُ پاک
نقصان اور عیبون کے شائبون سے اور منزہ آفتون کے راہ پانے سے السَّلٰمُ سالم عیبون اور علتون سے مبرا ضعف اور
عجز اور خلل سے الْمُؤْمِنُ امن دینے والا مومنون کا عقوبت نیران سے یا پکارنے والا خلق کو ایمان اور امان کی طرف
یا رسولون کی تصدیق کرنے والا معجزے اور دلیل ظاہر کرنے سے الْمُهَيْمِنُ سچا گواہ اوسپر جو کچھ خلق کرتی ہی یا خلق کا نگہبان
یا عدل کے ساتھ قائم یا پوشیدہ باتون پر مطلع یا حق حق حکم کرنے والا اور بعضون نے کہا ہی کہ مہیمن اللہ کے نامون مین سے

ایک نام ہے کہ اسکے معنی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا الْعَزِيزُ غالب حکم مین یا عزت دینے والا الْجَبَّارُ بندہ کو اپنا سر توڑنے والا یا بگڑے
کام بنانے والا الْمُتَكَبِّرُ عظمت یا کبریا کا مستحق سُبْحَانَ اللَّهِ پاک ہے اللہ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ اوس چیز سے کہ شریک
کرتے ہین اوسکے ساتھ اسواسطے کہ واجب الوجود شرکت نہین قبول کرتا هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ وہی ہے خدا پیدا کرنے والا یعنی خلق کی تقدیر
اور اندازہ کرنے والا مشیت اور حکمت کے موافق الْبَارِئُ ظاہر کرنے والا او نیست سے ہست کرنے والا الْمُصَوِّرُ صورت دینے والا
مخلوقات کو لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ اوسی کے واسطے ہین نام نیک جو شرع اور عقل کے نزدیک پسندیدہ اور مستحسن ہین يُسَبِّحُ
لَهُ پاکی کے ساتھ اوسے یاد کرتی ہے مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وہ چیز جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہے اور سب نقصانون سے اوسے
منزہ اور مقدس جانتے ہین وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ ہے غالب اپنی بادشاہی مین کہ مقہور اور مغلوب نہین ہوتا الْحَكِيمُ ۝ پکا کام
کرنے والا اپنے قول اور فعل مین کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے وہ حکمت کے موافق ہوتا ہے عین المعانی مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت
جبرئیل سے اسم اعظم پوچھا حضرت جبرئیل نے کہا کہ عَلَيْكَ بِآخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ دو بار پوچھا یہی جواب پایا ان نامون کے دقائق اور حقائق
اور ہر نام سے بندہ کا حظ مفصل جواہر التفسیر مین ڈھونڈھنا چاہیے

سورۃ الممتحنۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وهي ثلث عشرة آية
سورہ ممتحنہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیرہ آیتین ہین

سن آٹھ ہجری مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پوشیدہ طور پر مکہ معظمہ کا قصد کیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جو مہاجرین
مین سے تھے اونھون نے ایک خط قریش کے نام لکھکر حضرت کے اوس قصد سے آگاہ کر دیا جبرئیل نے آکے حضرت کو اس حال سے مطلع کیا
حضرت علی اور مقداد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا اور وہ روضہ خاخ مین گئے اور وہ خط سارہ سے کہ ابی عمرو بن صیفی کی مولات تھی
لیلیا اور حضرت کی خدمت مین لائے حضرت نے حاطب کو طلب کیا اور پوچھا کہ تمسے کس چیز نے یہ کام کروایا عرض کی کہ یا رسول اللہ
قسم خدا کی کہ مومن ہون خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہون اور دین اسلام سے پھرا نہین ہون مگر قریش کا حلیف ہون اونکی جان سے نہین
اور مکہ مین کوئی شخص ایسا مین نہین رکھتا ہون کہ میرے لوگون اور اولاد اور مال کی حمایت اور حفاظت کرے بخلاف اور مہاجرون کے کہ
مکہ مین اونکے قرابت دار ہین مین نے یہ خط لکھکر چاہا کہ قریش پر اپنا حق ثابت کر لون تاکہ اوسکے ملاحظہ سے میرے لوگون کی حفاظت
کرین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یارو حاطب نے تمسے سچ کہدیا اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ غصہ مین آئے اور عرض کی
کہ یا رسول اللہ مجھے حکم دیجیے کہ مین اس منافق کی گردن مارون حضرت نے فرمایا کہ اے عمر اوسے رنج نہ دو کہ وہ اہل بدر سے ہے اور حق تعالی
نے بدریون کو خوشخبری دی ہے کہ جو چاہو کرو بیشک مین نے تمکو بخش دیا اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا نہ پکڑو عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ میرے دشمنون اور اپنے
دشمنون کو أَوْلِيَاءَ دوست تُلْقُونَ ڈالتے ہو اور القا کرتے ہو إِلَيْهِمْ میرے اور اپنے دشمنون کی طرف

میرے حبیب کی خبرین بِالْمَوَدَّةِ دوستی کے سبب سے کہ اونسے رکھتے ہو یا محبت کی طرح ڈالتے ہو وَقَدْ كَفَرُوا اور حال یہ ہو
کہ وہ دشمن کافر ہوے ہین بِمَا جَاءَكُمْ اوس چیز کیساتھ جو آئی ہے تمہارے پاس مِنَ الْحَقِّ سچی بات کہ وہ قرآن ہے یا درست کام
کہ دین اسلام ہے یا متابعت کے لائق کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ نکالتے ہین رسول کو مکے سے
وَإِيَّاكُمْ اور تمکو بھی نکالتے ہین أَنْ تُؤْمِنُوا اسواسطے کہ تم ایمان لاتے ہو بِاللَّهِ رَبِّكُمْ خدا کا جو تمہارا رب ہے اور وہ
لوگ ایمان کے سبب سے تمکو تمہارے گھرون سے نکالتے ہین پھر تم اونکو دوست بناتے ہو إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ اگر ہو تم کہ نکلے ہو
اپنے وطنون سے جِهَادًا فِي سَبِيلِي جہاد کے واسطے میری راہ مین وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي اور میری خوشنودی طلب
کرنے کو تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ راز کہتے ہو یعنی پوشیدہ بات اونکے پاس لکھ بھیجتے ہو بِالْمَوَدَّةِ دوستی کے ساتھ نصیحت کے
پردہ مین وَأَنَا أَعْلَمُ اور مین زیادہ جاننے والا ہون بِمَا أَخْفَيْتُمْ اوس چیز کو جو تم چھپاتے ہو دشمنون کی دوستی
وَمَا أَعْلَنْتُمْ اور وہ جو ظاہر کرتے ہو تم عذر وَمَنْ يَفْعَلْهُ اور جو کوئی کریگا تم مین سے یہ کام یعنی دشمنون مین کسی کو دوست
بنائیگا یا اونکو خبر بھیجیگا مِنْكُمْ تم مین سے فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک اوسنے گم کی ہے سَوَاءَ السَّبِيلِ سیدھی راہ إِنْ
يَثْقَفُوكُمْ اگر پاوین تمکو مکے کے کافر یعنی تمپر قادر ہو جاوین اور تمکو قید کرلین يَكُونُوا ہوجاوین لَكُمْ أَعْدَاءً تمہارے
واسطے دشمن یعنی اونسے محبت کی طرح ڈالنا کچھ فائدہ نہ دیگا اور وہ تمہارے ساتھ کھلا کھلا دشمنی کرینگے وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ
أَيْدِيَهُمْ اور کھولینگے تمہاری طرف اپنے ہاتھ مارنے اور قتل کرنے کے ساتھ وَأَلْسِنَتَهُمْ اور کھولینگے اپنی زبانین تمپر
بِالسُّوءِ برائی کے ساتھ یعنی گالیان دینگے اور فحش کہینگے وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ اور دوست رکھتے ہین یہ بات
کہ تم کافر ہو جاو جیسے وہ ہین لَنْ تَنْفَعَكُمْ فائدہ نہ دینگے تمکو أَرْحَامُكُمْ تمہارے قرابت والے وَلَا أَوْلَادُكُمْ
اور نہ تمہارے فرزند یعنی آج مال اور اولاد کی محبت کے سبب سے مشرکون سے محبت کرتے ہو اور رکھتے ہو اور وہ مال اور فرزند نہ
نفع دینگے تمکو يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ جدا کردیگا اوسدن خدا تمہارے درمیان
اور تمہاری اولاد اور قرابتدارون کے یعنی کافرون کو دوزخ مین بھیجیگا اور مومنون کو جنت مین پہونچائیگا وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ اور خدا جو کچھ تم کرتے ہو دوستی یا دشمنی بَصِيرٌ دیکھنے والا ہے اور اوسپر جزا دیگا قَدْ كَانَتْ تحقیق کہ ہے
لَكُمْ تمہارے واسطے اے مومنو أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ سنت اچھی کہ اوسکی اقتدا کرنا چاہیے فِي إِبْرَاهِيمَ ابراہیم علیہ السلام
کلام مین وَالَّذِينَ مَعَهُ اور اون لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے ایمان لائے إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ یاد کرو جب ابراہیم
علیہ السلام نے اور اونکی قوم کے مومنون نے کہا اپنی قوم سے کہ وہ قوم کے لوگ مشرک تھے کہ تم ہم سے دوستی اور محبت نہ ڈھونڈھو إِنَّا
بُرَآءُ بیشک ہم بیزار ہین مِنْكُمْ تم سے کہ بت پرست ہو وَمِمَّا تَعْبُدُونَ اور بیزار ہین ہم اوس چیز سے جسے تم پوجتے
ہو مِنْ دُونِ اللَّهِ خدا کے سوا كَفَرْنَا بِكُمْ کافر ہوے ہم تمہارے دین یا تمہارے معبود سے وَبَدَا اور
ظاہر ہو گئی بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے الْعَدَاوَةُ دشمنی لڑائی سے وَالْبَغْضَاءُ

نقاہ ملت عند المتاخرہ

اور دشمنی ہاتھ سے یعنی باہم لڑائی اَبَدًا ہمیشہ یعنی دل اور ہاتھ سے برابر ہم مین تم مین دشمنی قائم رہیگی حَتّٰی تُؤْمِنُوْا یہان تک
کہ تم ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اوسکے ساتھ جو ایک ہی یعنی اوسکی وحدانیت کا ایمان لاؤ تو حق تعالی مومنون کو نصیحت فرماتا ہی
کہ مشرکون سے بیزار ہونے مین ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی پیروی کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ مگر ابراہیم کی اوس بات مین
جو اونسے کہی لِاَبِيْهِ اپنے باپ سے کہ اوس وعدہ پر جو مغفرت طلب کرنیکا مین نے تجھسے کیا ہی اور ایمان لانے کا تو نے مجھسے کیا ہی
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ ضرور مغفرت طلب کرونگا مین تیرے واسطے وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ اور مالک نہین ہون مین پاس تیرے
واسطے یعنی تجھسے دفع نہین کرسکتا ہون مِنَ اللّٰهِ عذاب الہی مین سے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز اگر تو خدا کی طرف نہ پھرے خلاصہ
کلام یہ ہی کہ کافرون سے بیزار ہونے مین تو ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرو مگر اونکی مغفرت چاہنے مین نہین اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام
سے یہ امر وعدہ کے سبب سے واقع ہوا تھا اور جب ابراہیم علیہ السلام اور اونکے یارون نے قوم سے بیزاری ظاہر کی تو کہا کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب
عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا تجھ پر ہمنے توکل کیا یعنی خلق سے ہم کٹے اور خالق کے کرم پر ہمنے اعتماد کیا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا اور تیری طرف
ہم پھرے وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ اور تیری طرف ہی پھرنا سبکو آخرت مین ایک قول یہ ہی کہ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول کا
تتمہ نہین ہی بلکہ مومنون کو کافرون کے ساتھ دوستی رکھنے کو منع فرماکر فرماتا ہی کہ جب تمنے دشمنون سے قطع تعلق کیا تو کہو کہ یا اللہ
اونسے ہم کٹے اور تیری مہربانی کے ساتھ ملے مثنوی سوے تو کردیم روے و دل تو بستیم ✤ از ہمہ بازآمدیم و با تو پیوستیم ✤ ہر چہ
نہ پیوند یار بود بریدیم ✤ ہر چہ نہ پیمان دوست بود شکستیم ✤ رَبَّنَا اے ہمارے رب لَا تَجْعَلْنَا نہ کر ہمکو فِتْنَةً محل ابتلا
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کے واسطے جو نہین ایمان لاتے ہین یعنی اونکو ہمپر مسلط نہ کر اور اونکے ہاتھون ہمپر عذاب نہ کر
وَاغْفِرْ لَنَا اور بخش دے ہمکو رَبَّنَا اے ہمارے رب اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ بیشک تو غالب ہی حکم مین تو اونکا شر دفع کردے
الْحَكِيْمُ ۝ دانا اپنے کام مین پس ہمکو بخش دے لَقَدْ كَانَ بیشک ہی لَكُمْ تمہارے واسطے فِيْهِمْ ابراہیم علیہ السلام
اور اونکی قوم مین اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خصلت اچھی کہ اوسکی پیروی کرو یہ اس مضمون کا مکرر لانا حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم
کی پیروی کرنے مین تاکید کے واسطے ہی یا پہلی اقتدا اقوال مین ہی اور دوسری افعال مین اور یہ پیروی ہی لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ
اوس شخص کے واسطے جو امید رکھتا ہی رضاء الہی کی وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ اور قیامت کے دن جزا کی یا جو خدا سے اور روز قیامت سے
ڈرتا ہی وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جو شخص منہ پھیرے حکم سے اور دشمنون سے محبت کرے فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہی
اوس سے اور اوسکی مدد دین کرنے سے اسواسطے کہ وہ خود اپنے دین کا مددگار ہی الْحَمِيْدُ ۝ع تعریف کیا ہوا ہی خلق کی
تعریف سے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مسلمانون نے اپنے لوگون سے جو مکہ مین مشرک تھے قطع محبت کی تو حق تعالی نے
وعدہ فرمایا کہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ قریب ہی کہ خدا پیدا کرے بَيْنَكُمْ درمیان تمہارے وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
اور درمیان اون لوگون کے جنکو عَادَيْتُمْ تمنے دشمن رکھا مِّنْهُمْ کفار مکہ مین سے مَّوَدَّةً دوستی اور یہ اسیطرح تھا
کہ ابو سفیان اور سہل بن عمرو اور حکیم بن حزام وغیرہ رؤساء عرب جو مسلمانون کے بڑے دشمن تھے اونھون نے اسلام قبول کیا اور

ع ٦

اونکے لوگون کو اونکے ساتھ محبت کامل پیدا ہوگئی وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ اور اللہ قادر ہے اس بات پر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل دے وَاللّٰہُ
غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اوسے جسنے مشرکون کے ساتھ نہی کے قبل دوستی کی رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہے اوپر جنھون نے نہی کے
بعد قطع محبت کی کہتے ہین کہ قوم خزاعہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد و پیمان تھا اور اونھون نے ہرگز مسلمانونکا
قصد نہین کیا اور دین کے دشمنون کو مدد نہین دی حق تعالیٰ نے اونکے باب مین فرمایا کہ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ منع نہین
کرتا ہے تمکو اللہ عَنِ الَّذِیْنَ اون لوگون سے جنھون نے لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ نہین قتال کیا تمہارے ساتھ فِی الدِّیْنِ
دین کے کام مین وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ اور نہین نکالا اونھون نے تمکو مِّنْ دِیَارِکُمْ تمہارے گھرون سے یعنی خزاعہ نے تمسے
قتال نہین کیا اور تمہارے اخراج مین کوئی دخل نہین دیا یا اللہ کے اور بعض نے کہا مراد یہ ہین کہ اونکو تمہارے قتل اور اخراج مین چندان دخل نہین ہے
فرمایا کہ خدا باز نہین رکھتا تمکو اَنْ تَبَرُّوْھُمْ اس بات سے کہ نیکی کرو اونکے ساتھ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْھِمْ اور اس بات سے
کہ عدل کرو یا اونکے واسطے حصہ بھیجو اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنے والونکو
اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ سوا اسکے نہین کہ حق تعالیٰ منع کرتا ہے تمکو عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ اون لوگون سے جنھون نے
قتال کیا تمہارے ساتھ فِی الدِّیْنِ دین خدا مین وَاَخْرَجُوْکُمْ اور نکال دیا اونھون نے تمکو مِّنْ دِیَارِکُمْ تمہارے
گھرون سے وَظٰھَرُوْا اور مدد کی اونھون نے اور پشت پناہ ہوگئے دشمنون کے عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ تمکو نکال دینے مین تمہارے
خانمان سے یعنی مکہ کے مشرک بعض قتال پر آمادہ ہوے اور بعض نے کوشش کے اخراج کیا اور بعضے کوشش کرنے والون کے
یار اور مددگار رہے تو اللہ روکتا ہے اور باز رکھتا ہے تمکو اَنْ تَوَلَّوْھُمْ اس بات سے کہ دوستی کرو اونکے ساتھ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ
اور جو کوئی دوست رکھے اونکو فَاُولٰٓئِکَ تو وہ دوست رکھنے والے ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہ ظالم ہین کہ بے محل دوستی
کرتے ہین اسواسطے کہ محبت خدا سے چاہیے اور اوسکے دشمنون سے اور اونکی دوستی سے کچھ نہین ہوتا بابت تحصیل دین و
دنیا و حیلہ سازی یا رہے طلب کہ طالب نقش وفا بود وہ لکھا ہے کہ جب حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی تو شرائط صلح مین ایک یہ بات تھی
کہ جو مسلمان مکہ سے مدینہ مین آئے حضرت اوسے کافرون مین بھیجدین اور اگر کوئی مسلمان مدینہ منورہ سے منھ پھیر کر مکہ معظمہ کی
جانب جائے تو قریش اوسے نہ پھیرین ہنوز حضرت حدیبیہ مین تھے کہ مومنون کی ایک جماعت مکہ سے بھاگ کے حضرت کی بارگاہ مین
حاضر ہوئی اوسمین سبیعہ اسلمیہ تھین اونکے پیچھے پیچھے اونکا شوہر مسافر مخزومی پہونچا اور یہ بات کہی کہ شرط صلح یہی تھی کہ ہم مین سے
جو کوئی تم مین آئے اوسے پھیر دو پس حضرت جبرئیل نازل ہوے اور یہ بات کہی کہ یارسول اللہ وہ شرط مردون کے باب مین تھی عورتون پر
یہ بات روا نہین ہے کہ ایمان والی عورت کو مشرک کے حوالہ کیجیے اور یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو
اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئین تمہارے پاس عورتین ایمان والیان مُھٰجِرٰتٍ ہجرت کرنے والیان
کفر کے گھر سے دار ایمان مین فَامْتَحِنُوْھُنَّ پس اونکو آزماؤ اونکو اسطرح پر کہ اونسے قسم دیکر دریافت کرو کہ اونکا نکل آنا
اپنے شوہر کی عداوت یا کسی اور مرد کی محبت کے سبب تو نہین اور دنیوی غرضون مین سے کوئی غرض تو نہین لگی ہوئی ہے خالص

خدا اور رسول کے واسطے اور دین اسلام قبول کرنے کو آئی ہین اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہی بِاِیْمَانِهِنَّ اونکے ایمان کو اسواسطے کہ وہ دل کی چھپی ہوئی باتون پر مطلع ہی مگر چونکہ حکم شرع ظاہر پر ہی تم اونکو امتحان کرو فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ پس اگر تم جان لو اونکو غالب ظن کے ساتھ کہ ایمان والیان ہین فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ تو نہ پھیرو اونکو اِلَى الْكُفَّارِ اونکے شوہرون کی طرف جو کافر ہین لَا هُنَّ نہ یہ عورتین حِلٌّ لَّهُمْ حلال ہین اون کافرون پر وَلَا هُمْ اور نہ وہ کافر یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ حلال ہوتے ہین اون عورتون کے واسطے اسواسطے کہ دو گھر اور مقام کی دوری اور اختلاف اونکے درمیان جدائی کر دینے والا ہی وَاٰتُوْهُمْ اور دیدو اونکے شوہرون کو مَّا اَنْفَقُوْا وہ چیز جو عورت پر خرچ کی ہی یعنی مہر پس حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دی اور اوسکے شوہر مسافر نے جو مہر اوسے دیا تھا وہ اونکو پھیر دیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور کچھ گناہ نہین تمپر اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یہ کہ نکاح کر لو تم ان مہاجرہ عورتون سے اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ جب دو تم اونکو اُجُوْرَهُنَّ اونکے مہر پس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اوس مہاجرہ عورت سے نکاح کر لیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُمْسِكُوْا اور نہ مضبوط پکڑو بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ عصمتون یعنی عقدون اور نکاحون کو کافرہ عورتون کے یعنی اونکا نکاح باقی نہ چھوڑو بلکہ اونکو طلاق دیدو اگر ایمان نہ لائین تو اصحاب کے نکاح مین جو کافرہ عورتین تھین اصحاب نے اونکو طلاق دیدی اور یہ حکم ہوا کہ وَسْـَٔلُوْا اور مانگ لو اوس شخص سے جو کافرون مین سے اوس عورت کو اپنے عقد مین لائے مَاۤ اَنْفَقْتُمْ جو کچھ خرچ کیا ہی تمنے مہر اوسپر وَلْيَسْـَٔلُوْا اور چاہیے کہ مانگ لین کافر تمسے مَاۤ اَنْفَقُوْا جو کچھ اونھون نے خرچ کیا اپنی جورو ون پر جو ہجرت کر آئین یعنی عصمت اور عقد زوجیت منقطع ہو گیا مومن مرد اور کافرہ عورت مین اور کافر مرد اور مومنہ عورت مین تو ہر ایک کو چاہیے کہ جو مہر اپنی جورو کو دیا ہی پھیر لے ذٰلِكُمْ یہ جو ذکر کیا گیا حُكْمُ اللّٰهِ حکم ہی اللہ کا یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ حکم کرتا ہی خدا یہ تم مین وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ اور اللہ جانتا ہی تمہارے مصالح حَكِیْمٌ ۝ حکم کرنے والا وہ جو محض حکمت ہی یہ آیت نازل ہونے کے بعد مومنون نے مہاجرہ عورتون کے مہر اونکے شوہرون کو ادا کیے اور کافرون نے مرتدہ عورتون کے مہر ادا کرنے سے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِنْ فَاتَكُمْ اور اگر فوت ہو جائے اے مومنو تمسے شَیْءٌ کوئی چیز مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ تمہاری عورتون مین سے اِلَى الْكُفَّارِ کافرون کی طرف یعنی عورت دار الحرب مین جا کر عقد کر لے اور اوسکا مہر تمہارے ہاتھ نہ آئے فَعَاقَبْتُمْ تو تم غنیمت پاؤ یعنی لڑو اور انجام کو تم ہی فتح پاؤگے اور مال ہاتھ آئیگا فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ پس دو اون لوگون کو چلی گئی ہین اَزْوَاجُهُمْ اونکی عورتین دار الکفر مین اور اون لوگون نے اون عورتون کے کافر شوہرون سے مہر نہین پایا ہی مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مثل اوسکے جو خرچ کیا ہی اونھون نے اوس عورت کا مہر معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ چھ عورتین مومن مہاجرون کی عورتون سے مرتدہ ہو کر کافرون پاس چلی گئین اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکے مہر مال غنیمت مین سے اونکے شوہرون کو دیے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے الَّذِیْۤ اَنْتُمْ وہ خدا کہ تم بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اوسکے ساتھ ایمان لائے ہو اس آیت کا حکم بقاء عہد تک باقی تھا اور جب عہد اوٹھ گیا تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا لکھا ہی کہ فتح مکہ کے دن جب رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم مردوں کی بیعت لینے سے فارغ ہوئے تو عورتوں نے بھی بیعت کی رغبت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ
ای خبر کرنے والے یا ای بلند قدر اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئیں تمہارے پاس ایمان والی عورتیں کہ یُبَایِعْنَكَ
بیعت کریں تیری عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ اس بات پر کہ شرک نہ کریں اور شریک نہ ٹھہرائیں بِاللّٰهِ شَیْـًٔا اللہ کے ساتھ کسی
چیز کو وَلَا یَسْرِقْنَ اور چوری نہ کریں وَلَا یَزْنِیْنَ اور نہ زنا کریں وَلَا یَقْتُلْنَ اور نہ مار ڈالیں اَوْلَادَهُنَّ
اپنی اولاد کو جیسے زندہ خاک میں توپ دیتی تھیں یا جو بچہ پیٹ میں رکھتی ہیں اوسکا قصد نہ کریں اور اوسے نہ گراویں وَ
لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ اور نہ آئیں جھوٹ کے ساتھ کہ نادانی کی رو سے یَّفْتَرِیْنَهٗ باندھا ہو اوسے بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ
اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی ایسا نہ کریں کہ حرامی لڑکا جنیں اور شوہروں پر جھوٹ لگائیں اور اپنے ہاتھ پاؤں سے
اوسکی پرورش کریں وَلَا یَعْصِیْنَكَ اور نہ عاصی اور گنہگار ہو جائیں تیری فِیْ مَعْرُوْفٍ اوس چیز میں جو تو حکم کرے
اونکو نیکی کا کہ وہ رونے پیٹنے کو چھوڑ دینا منہ نوچنے بال پراگندہ کرنے سے باز آنا ہے جب ان شرطوں سے بیعت کریں فَبَایِعْهُنَّ
تو بیعت لے اونسے ام المؤمنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبانی ارشاد فرماکر عورتوں سے
بیعت لی مگر کسی کا ہاتھ نہیں چھوا اور ایک قول ہے کہ پانی کے ایک پیالے میں عورتیں ہاتھ ڈالتیں پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس میں
دست مبارک ڈالتے اسطرح پر عورتوں کی بیعت ہوتی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کی بہن امیمہ کو آپ نے حکم کیا اور اونھوں نے عورتوں سے
بیعت لی وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اور مغفرت طلب کر بیعت کرنے والی عورتوں کی اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے
اونکے گناہ جو خدا کی توحید پر بیعت کریں رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہے اونپر کہ توبہ اور ایمان کی توفیق دی ایک بزرگ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمت
ایمان پر موقوف ہے یعنی جب تک بندہ ایمان نہیں لاتا رحمت کا مستحق نہیں ہوتا اور میں کہتا ہوں کہ ایمان رحمت پر موقوف ہے جب تک حق تعالیٰ اپنی رحمت سے
توفیق نہیں دیتا کسی کو دولت ایمان نہیں حاصل ہوتی بیت رحمت آن یار ز روی توفیق رسد ہو توفیق ز دست سپرد کس نرسد بعضے محتاج
مسلمان فائدہ حاصل کرنے کو یہود سے دوستی کرتے تھے اور مسلمانوں کی خبر اونسے کہتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
ای ایمان والو لَا تَتَوَلَّوْا دوستی نہ کرو قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اون لوگوں سے کہ غصہ کیا ہے اونپر اللہ نے قَدْ یَىِٕسُوْا تحقیق
کہ وہ نا امید ہوئے ہیں یعنی یہود مِنَ الْاٰخِرَةِ ثواب آخرت سے اسواسطے کہ اونھوں نے جان لیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت صحیح ہے
اور آپکے ساتھ عناد اور عداوت کرنے سے اونکو کسی طرح اخروی ثوابوں میں کچھ حصہ نہوگا تو ضرور وہ نا امید ہیں كَمَا یَىِٕسَ الْكُفَّارُ
جسطرح نا امید ہوئے کافر مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ○ قبروں کے لوگوں سے یعنی دنیا میں اونکے پھر آنے سے یا بہبود ثواب آخرت سے
ایسے نا امید ہیں جیسے کافر مردے ہوئے کہ اونھوں نے اپنا حال صاف جان لیا اور اوس جہان کی نعمتوں سے بالکل امید قطع کی

ع

سورۃ الصف مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی اربع عشرۃ آیۃ
سورہ صف مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چودہ آیتیں ہیں

سَبَّحَ لِلّٰہِ پاک اور بے عیب کہا ہی خدا کو مَا فِی السَّمٰوٰتِ اونسے جو کچھ آسمان میں ہی علویات وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہی سفلیات وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہی کہ اوسکا حکم کسی طرح رد نہین ہوتا الْحَکِیْمُ ۝ درست کار کہ اوسکے کامون مین کسی طرح خلل راہ نہین پاتا و تیسیا طی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کیا کام ہم کرین جو ہمکو دوزخ سے بچا کر جنت مین پہونچاوے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ آخر آیت تک پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای لوگو جو چیز تم ڈھونڈھتے تھے وہ آئی یعنی وہ کام جو بندہ کو تجھین سے بچاتی ہے اور اعلی علیین مین پہونچاتی ہے وہ ایمان اور جہاد ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے موت سے کراہیت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو لِمَ تَقُوْلُوْنَ کیون کہتے ہو مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وہ چیز جو نہین کرتے ہو کَبُرَ مَقْتًا بڑا ہی غصہ کی راہ سے عِنْدَ اللّٰہِ خدا کے نزدیک اَنْ تَقُوْلُوْا یہ کہ تم کہو مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وہ چیز جو نہ کروگے اور بعضے علما کے نزدیک یہ آیت عام اور شامل ہی یعنی جو شخص بات کہے اور نہ کرے وہ اس عتاب مین داخل ہی اور اون عالمون کو بھی یہ سیاست ہوگی جو خلق کو نیک کام کرنے کا حکم کرتے ہین اور خود اوسے نہین کرتے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ ایسے عالمون کی زبانین آگ کی قینچیون سے کاٹی جاتی ہین رباعی ازمن بگوے عالم تفسیر گوے را ٭ گر در عمل نکوشی نادان مفسری ٭ بار درخت علم ندانم بجز عمل ٭ با علم اگر عمل نکنی شاخ بے بری ٭ اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ دوست رکھتا ہی اون لوگون کو جو قتال کرتے ہین فِیْ سَبِیْلِہٖ اوسکی راہ مین صَفًّا صف باندھے ہوے دشمن کے برابر کَاَنَّھُمْ گویا وہ استحکام مین بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ دیوار ہین جن مین سیسا پلائی ہوئی یہ کنایہ ہی معرکہ حرب مین اونکی ثابت قدمی سے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور جھڑے رہنے سے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی اور یاد کرو اوسے کہ کہا موسی علیہ السلام نے لِقَوْمِہٖ اپنی قوم سے یعنی بنی اسرائیل سے یہ بات کہی یٰقَوْمِ ای میری قوم لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ کیون رنج دیتے ہو مجھکو تم لوگ میرا حکم نہ سنکر وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اور تحقیق کہ جانتے ہو تم اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ یہ کہ بیشک مین رسول ہون اللہ کا اِلَیْکُمْ تمھاری طرف اور اپنی رسالت پر کھلے ہوے معجزون سے مین گواہی قائم کر چکا ہون اور تمکو میری رسالت معلوم ہو گئی اور کچھ شبہہ نہین رہا تو رسول کو معزز اور مکرم ہونا چاہیے تو تم میری فرمانبرداری کرو قوم کے لوگ اوسی جہالت اور ضلالت پر قائم رہے اور حضرت کلیم اللہ کی بات نہ سنی فَلَمَّا زَاغُوْٓا پھر جب پھر گئے بنی اسرائیل حضرت موسی کا حکم قبول کرنے سے تو اَزَاغَ اللّٰہُ پھیر دیے اللہ نے قُلُوْبَھُمْ اونکے دل صفت یقین سے اور اونمین شک ڈالدیا وَاللّٰہُ اور اللہ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ راہ نہین دکھاتا اپنی معرفت کی طرف دائرہ فرمان سے باہر نکلنے والون کو وَاِذْ قَالَ اور یاد کرو اوسے بھی کہ کہا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عیسی فرزند مریم نے اپنی قوم کو کہ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ای فرزندان یعقوب اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ بیشک مین رسول ہون اللہ کا تمھاری طرف دلیل اور رحمت کے ساتھ مُّصَدِّقًا حال آنکہ تصدیق کرنے والا ہون لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ اوس چیز کو جو مجھسے پہلے ہی مِنَ التَّوْرٰىۃِ

کتاب توریت یعنی مجھسے پہلے نازل ہوئی ہے اور مین نے اوسکی تصدیق کی ہے کہ وہ خدا کے پاس سے آئی ہے وَمُبَشِّرًا اور مین خوشخبری دینے والا
ہون بِرَسُولٍ يَأْتِي ایک رسول کی کہ وہ آئینگے دین کامل اور شرع شامل کے ساتھ مِنْ بَعْدِي میرے زمانہ کے بعد کہ
اسْمُهُ أَحْمَدُ نام اونکا احمد ہے یعنی بڑی تعریف کرنے والے اور حضرت عیسیٰ کے کلام کا ترجمہ یہ ہے کہ اِنِّي ذَاهِبٌ اِلٰى
رَبِّي وَرَبِّكُم وَالْفَارِقْلِيطَا جَاءَ اور فارقلیطا کے معنی احمد ہین یعنی حضرت عیسیٰ نے کہا کہ تحقیق مین جانے والا ہون اپنے رب اور تمہارے
رب کی طرف اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئینگے یعنی میرے بعد یقینی آئینگے تبیان مین ہے کہ زبان سریانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا نام منحمنا ہے اور اوسکے معنی یہ ہین کہ خدا اوسے تمہارے پاس بھیجیگا مسیح کے بعد فَلَمَّا جَاءَهُمْ پھر جبکہ آیا عیسیٰ
علیہ السلام اونکے پاس بِالْبَيِّنَاتِ کھلے ہوے معجزون کے ساتھ جیسے مردے کو زندہ کرنا اندھے مادرزاد اور کوڑھی کو اچھا کر دینا تو
قَالُوا کہا کافر بنی اسرائیل نے کہ هٰذَا یہ جو وہ ہمین دکھاتا ہے سِحْرٌ مُّبِينٌ جادو ہے کھلا ہوا یعنی کسی پر یہ بات پوشیدہ نہین
کہ وہ سحر کرتا ہے وَمَنْ أَظْلَمُ اور کون ہے بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرَىٰ اوس شخص سے جو باندھے عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
خدا پر جھوٹ یعنی اوسکے پیغمبر کی تکذیب کرے اور اوسکی نشانیون کو جادو جانے بعضے علما اس بات پر ہین کہ نضر بن حارث نے
کہا کہ قیامت کے دن لات اور عزیٰ ہمیری شفاعت خدا سے کرینگے اور خدا اونکی شفاعت قبول فرمائیگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
اوس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے کہ کافرون کے حق مین وہ بتون کی شفاعت قبول فرمائیگا وَهُوَ يُدْعَىٰ
اور حال یہ ہے کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہے یعنی اللہ کا رسول اوسے پکارتا ہے إِلَى الْإِسْلَامِ طرف دین اسلام کی طرف جو مشتمل ہے خیر
وصلاح اور فوز و فلاح پر دنیا و عقبیٰ مین وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي نہین راہ دکھاتا نجات کی الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
ظالمون کے گروہ کو کتاب مین ہے کہ چند روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نہین اوتری تو کعب بن اشرف نے کہا کہ خوشخبری
ہو تمکو اے گروہ یہود کہ محمد کے خدا نے اوسکا نور بجھا دیا اور اوسکا کام پورا نہو گا یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگون نے
عرض کی آپ کے دل مبارک کو رنج و ملال ہوا پس حضرت جبریل وہ رنج دفع کرنے کو یہ آیت لائے کہ يُرِيدُونَ چاہتے ہین یہود
لِيُطْفِئُوا کہ بجھا دین نُورَ اللّٰهِ اللہ کے نور کو کہ اوسکا دین اور اوسکی کتاب ہے یا نور خدا اوسکا رسول ہے تو اس نور کو
بجھانا چاہتے ہین بِأَفْوَاهِهِمْ اپنے مونہون سے یعنی ناپسندیدہ اور بے ادبانہ باتون سے وَاللّٰهُ مُتِمُّ اور اللہ
پورا کرنے والا ہے نُورِهِ اپنا نور دین اور روشنی شرع سید المرسلین کو قیامت قائم ہونے کے قبل وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
اگرچہ کراہت رکھین کافر اوسکے کامل اور پورے ہونے سے اسواسطے کہ اونکی کراہت کو صدق و صواب کا چراغ بجھا دینے مین
کچھ اثر نہین ہے جیسے چمگادڑ کا ارادہ آفتاب جہانتاب کے نیست و نابود ہونے مین کچھ اثر نہین کرتا رباعی شب پرک خواہد کہ بندد
آفتاب ✿ تا نہ بیند دیدۂ او مرز و بوم ✿ دست قدرت ہر صباحے شمع مہر ✿ برفروزد کوری خفاش شوم ✿ هُوَ الَّذِي
أَرْسَلَ وہی وہ خدا ہے جسنے بھیجا رَسُولَهُ اپنے رسول کو بِالْهُدَىٰ اوس چیز کے ساتھ جو سبب ہدایت ہے یعنی قرآن
وَدِينِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ ملت حنیفہ ہے لِيُظْهِرَهُ تاکہ غالب کرے اس دین کو عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

سب دینون اور ملتون پر حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کے وقت کہ سب اہل دینون دین اسلام قبول کرلینگے وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ اور ہر چند کہ کراہت کرتے ہین مشرک اظہار اور غلبہ دین محمدی سے کہ مشتمل ہے توحید ثابت کرنے اور شرک باطل کرنے پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو هَلْ أَدُلُّكُمْ کیا خبردار کرون مین تمکو عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُم ایسی تجارت پر جو چھوڑالے تمکو مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ عذاب دردناک سے پھر تجارت کو بیان فرماتا ہے کہ تُؤْمِنُونَ خبر ہے اور کے معنی مین یعنی ایمان لاؤ مراد یہ ہے کہ ثابت رہو اوس ایمان پر جو تم رکھتے ہو بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ وَتُجَاهِدُونَ اور جہاد کرو کافرون پر فِي سَبِيلِ اللَّهِ خدا کی راہ مین بِأَمْوَالِكُمْ اپنے مالون سے کہ زاد وراہ اور سواریان اور ہتھیار مجاہدون کے واسطے مول لو وَأَنفُسِكُمْ اور اپنی جانون سے کہ قتل اور حرب پر آمادہ رہو ذَٰلِكُمْ جو کچھ مذکور ہوا ایمان اور جہاد خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمہارے واسطے نفع دینے والے معاملات سے إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اگر ہو تم جانتے حقیقی تجارت کا طریقہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ اس تجارت مین اصل معاملا یہ ہے کہ اپنی ہستی حق کو دیدے اور حق کو لیلے نقل ہے ابو عبداللہ تستری قدس سرہ سے منقول ہے کہ اونکا بیٹا اونکے پاس آیا اور بولا کہ مین نے ایک گھڑا رکھتا تھا کہ وہی میری پونجی تھی گھر سے نکالا تو گر کے ٹوٹ گیا اور میری پونجی ضایع ہو گئی ابو عبداللہ تستری نے فرمایا کہ بیٹا اپنا سرمایہ وہ بنا جو تیرے باپ کا سرمایہ ہے واللہ کہ تیرے باپ کے پاس دنیا اور آخرت مین کچھ نہین ہے اللہ کے سوا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ بڑا فائدہ یہ ہوتا کہ اوسکا باپ بھی نہوتا یہ اشارہ ہے فنا کی طرف اور بازار بقا مین اصل پونجی اور نفع ہار دینے کی طرف رباعی تا چند بہ بازار خودی ہست شوی ٭ بشتاب کہ از جام فنا مست شوی ٭ از مایہ و سود دو جہان دست بشوی ٭ سود تو ہمان بہ کہ تہیدست شوی ٭ پس اگر ایمان لاؤگے اور جہاد کروگے تو يَغْفِرْ لَكُمْ بخشدیگا خدا تمکو تمہارے واسطے ذُنُوبَكُمْ تمہارے گناہ دنیا مین وَيُدْخِلْكُمْ اور داخل کریگا تمکو عقبیٰ مین جَنَّاتٍ تَجْرِي باغون مین کہ جاری ہین مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً اور مکانات پاکیزہ کہ واقع ہین فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ہمیشگی کی جنتون مین کہ اقامت کا گھر ہے ذَٰلِكَ وہ مغفرت اور جنت مین داخل کرنا الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ چھٹکارا ہے بڑا وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا اور تمہارے واسطے دوسری نعمت ہے دنیا مین کہ اوسے تم دوست رکھتے ہو نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ فتح ہے خدا کی طرف سے قریش پر وَفَتْحٌ قَرِيبٌ اور فتح ہے نزدیک کہ فتح مکہ ہے یا فارس اور روم کی فتح ابن عطا قدس سرہ نے فرمایا کہ نصرت توحید ہے اور فتح حضرت ملک مجید کے جمال پر نظر کرنا اور محققون کے نزدیک فتح قریب دل کے دروازہ کا کھلنا ہے مقامات نفس کی ترقی کے سبب سے اور اس فتح کی غنیمت مین معارف یقینیہ ہوتے ہین اور سب مومنون کو اس مرتبہ مین شرکت ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنون کو دنیا مین نصرت کی اور آخرت مین جنت کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو یہ خطاب یا اون انصار کی جماعت سے ہے جنھون نے عقبۂ ثانیہ مین بیعت کی اور وہ بہتر آدمی تھے یا خطاب عام ہے یعنی سب مسلمانون کو فرماتا ہے کہ کونو ہو جاؤ أَنصَارَ اللَّهِ نصرت کرنے والے خدا کے دین کے اور رسول کے اور تقدیر کلام یون ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی قوم سے نصرت طلب کی وَكَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ جیسا کہ نصرت طلب کی اور کہا عیسی بن مریم نے حواریوں کو
جو اونکے خواص اور اونکے دین میں سب سے پیش قدمی لینے والے تھے کہ مَنْ أَنصَارِي کون ہیں میرے یار اور مددگار اور میرے حال پر متوجہ
ہونیوالے إِلَى اللَّهِ خدا کی مدد کی طرف یا خلق کو خدا کی طرف دعوت کرنے میں میرے معین اور مددگار کون لوگ ہیں تو قَالَ
الْحَوَارِيُّونَ کہا حواریوں نے کہ اس راہ میں نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ہم ہیں مدد کرنیوالے دین خدا کے اور فی الواقع حضرت عیسی
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد خلق کو خدا کی طرف حواریوں نے دعوت کی فَآمَنَت تو ایمان
لایا اونکی دعوت کے سبب سے طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ ایک گروہ بنی اسرائیل کا عیسی علیہ السلام پر اور اونھیں بندہ
اور خدا کا رسول جانا وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ اور کافر ہوا ایک گروہ دوسرا اور حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہا اور جب حضرت
خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ نے سب مومنوں کے موافق فرمایا کہ عیسی اللہ کے بندے ہیں اور
اوسکے رسول اور اوس گروہ مومن نے مدد پائی اور حق تعالی نے فرمایا کہ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا پھر قوت دی ہمنے اور غالب
کردیا ہمنے اون لوگوں کو جو ایمان لائے تھے حضرت عیسی پر اور اونکے رسول اور بندے ہونیکا اعتقاد رکھتے تھے عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ
اونکے دشمنوں پر جو حضرت عیسی کے خدا ہونیکے قائل تھے فَأَصْبَحُوا پس ہوگئے ایمان والے ظَاهِرِينَ غالب کافروں پر

سورة الجمعة مدنية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي احدى عشرة آية
سورہ جمعہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آیتیں ہیں

يُسَبِّحُ پاکی کے ساتھ یاد کرتی اور تنزیہ کرتی ہے لِلَّهِ خدا کی مَا فِي السَّمَاوَاتِ وہ چیز جو آسمانوں میں ہے علوی وَمَا فِي
الْأَرْضِ اور وہ چیز جو زمینوں میں ہے سفلی ایسا اللہ کہ الْمَلِكِ بادشاہ ہے اور اوسکی بادشاہی ہمیشہ رہنے والی بے زوال ہے
الْقُدُّوسِ پاک عیب اور خلل پڑنے سے الْعَزِيزِ غالب کہ مثل اور نظیر نہیں رکھتا الْحَكِيمِ حکم کرنیوالا اپنی [illegible]
ساتھ هُوَ الَّذِي بَعَثَ وہی خدا جسنے مبعوث کیا فِي الْأُمِّيِّينَ امیوں میں یعنی قوم عرب مراد ہے کہ وہ [illegible] آدمی
لکھے پڑھے تھے رَسُولًا مِّنْهُمْ رسول اونہیں سے یعنی رسول امی مبعوث کیا تاکہ اوسکی رسالت تہمت سے دور رہے اور
یہ جو کہا ہے کہ حضرت کا امی ہونا اس جہت سے ہے کہ اگلی کتابوں میں یوں ہی مذکور تھا کہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا امی ہونگے
چنانچہ حضرت شعیب کی کتاب میں مذکور ہے کہ انی ابعث امیا فی الامیین واختم بہ النبیین یعنی میں ایک رسول امی مبعوث کرونگا
امیوں میں اور ختم کرونگا اوس پر نبیوں کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امی ہونیکے بہت نکتے ہیں یہاں [illegible] پر اون کا
رہنا ہے مثنوی نقش ام الکتاب پرورش با لقب امی خدا ساز ان کردش با لوح تعلیم گرفتہ [illegible]
وسعت انس و جان را سر بسر گر نخواند است خط از ان چہ خطر پھر نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ کی صفت کرتا ہے کہ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
پڑھتا ہے اونپر آيَاتِهِ آیتیں کلام الٰہی کی باوصف اسکے کہ اونکے مثل امی ہے وَيُزَكِّيهِمْ اور پاک کرتا ہے اونکو کفر کے میل سے اور عقائد

خبث سے اور اخلاق کی برائی سے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور تعلیم کرتا ہے اونکو قرآن وَالْحِكْمَةَ اور احکام شریعت
اور دین کے کام معقول و منقول وَاِنْ كَانُوْا اگرچہ تھے یہ لوگ جو آپ سے قرآن پڑھنے والے اور پاکیزہ ہونیوالے ہین مِنْ قَبْلُ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کھلی ہوئی گمراہی مین کہ شرک تھا اور دین جاہلیت کا
تتبع وَّاٰخَرِیْنَ اور مبعوث کیا دوسرون کے درمیان مِنْهُمْ مومنون سے کہ وہ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ نہین پہونچے
ان لوگون کو جو اونسے سابق تھے مگر لاحق ہونگے اس سے تابعین مراد ہین اور معالم مین ایک حدیث صحیح منقول ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ
وہ لوگ عجم ہین اور بہت صحیح قول یہ ہے کہ جو کوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام مین داخل ہوا اور ہوتا ہے وہ
ان آخرین مین داخل ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہی غالب ہے امر بعثت مین جس کسی کو چاہتا ہے رسول کر کے بھیجتا ہے الْحَكِيْمُ
حکمت والا ہے پیغمبر کو ہر امت کے واسطے اختیار کرنے مین ذٰلِكَ یہ نبوت یا بعثت فَضْلُ اللّٰهِ فضل ہے اللہ کا اور وہ اونکا
مزید کرم ہے يُؤْتِيْهِ دیتا ہے اوسے مَنْ يَّشَاۗءُ جسے چاہتا ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور اللہ ہے فضل والا بڑے
اور اوسکے فضل کے سامنے دنیا اور آخرت کی سب نعمتین حقیر اور ناچیز ہین مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ مثل اون
لوگون کی جو تحمل کیے گئے توریت کا یعنی جنکو حکم ہوا کہ احکام توریت کا بار تکلیف اوٹھائین ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا پھر نہ اوٹھایا
اونھون نے وہ بار اور فقط زبانی توریت پڑھنے پر قناعت کی جو احکام اوسمین تھے اوسپر عمل نہ کیا اونکی مثل كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ
گدھے کی ایسی ہے کہ اوٹھاتا ہے اَسْفَارًا بڑی کتابین علم کی یعنی اونھین اوٹھائے پھرتا ہے اور اوس سے کچھ فائدہ نہین
پاتا یہی حال یہود کا ہے کہ توریت پڑھتے ہین اور اوس سے فائدہ نہین حاصل کرتے مثنوی گفت ایزد یحمل اسفارہ بار باشد
علم کان نبود زہو ❁ علمہاے اہل دل حمال شان ❁ علمہاے اہل تن احمال شان ❁ علم چون بر دل زند یاری بود ❁ علم چون بر تن زند
بارے بود ❁ چون بدل خوانی ز حق گیری سبق ❁ چون بگل خوانی سیہ سازی ورق ❁ بِئْسَ بری مثل ہے جو کہی گئی مَثَلُ
الْقَوْمِ مثل گروہ یہود کی الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا جنھون نے تکذیب کی بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتون کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی نبوت پر دلیل تھین وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور اللہ فلاح اور چھٹکارے کی راہ نہین دکھاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ظالمون کے
گروہ کو کہ حق کے ساتھ عناد کرکے اونھون نے اپنی جانون پر ظلم کیا اور باوصف اسکے کہتے ہین نَحْنُ اَبْنٰۗؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ اور دعوی کرتے ہین کہ
لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اے یہودیو اِنْ زَعَمْتُمْ
اگر گمان کرتے ہو اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ یہ کہ تم دوست ہو خدا کے مِنْ دُوْنِ النَّاسِ سوا لوگون کے یعنی عرب اور عجم مین سے
جو ایمان لائے ہین فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ تو تمنا کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اس بات مین
کہ تم ہی خدا کے دوست ہو تا کہ اون درجات اور کرامات کو پہونچو جو حق تعالی نے اپنے دوستون کے واسطے مقرر کیے
ہین وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا اور حال یہ ہے کہ یہود تمنا نہ کرینگے موت کی ہرگز کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
بسبب اسکے جو آگے بھیج چکے ہین اونکے ہاتھ یعنی اون کامون کے واسطے جو اونھون نے کیے جیسے احکام توریت کی تحریف

اور حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کی نعت کو بدل دیا اور جانتے ہین کہ مرنے کے بعد اون کامون کے سبب سے عذاب مین گرفتار ہونگے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بِالظّٰلِمِينَ ○ ظالمون کو جنھون نے اپنے اوپر ظلم کیا قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي یقینی وہ موت کہ تم تَفِرُّونَ مِنْهُ بھاگتے ہو اوس سے اور اوسکی تمنا نہین کرتے اور اوسکے وقوع سے کراہت رکھتے ہو فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ پس تحقیق کہ وہ پہونچنے والی ہی تمکو یعنی ضرور تمکو آپکڑیگی اور یقینی تم اوسکا مزہ چکھوگے ثُمَّ تُرَدُّونَ پھر پھیرے جاؤگے إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ظاہر اور پوشیدہ جاننے والے کی طرف فَيُنَبِّئُكُمْ پھر آگاہ کریگا تمکو بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ ساتھ اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اور اون کامون کے مناسب جزا پاؤگے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای لوگو جو ایمان لائے ہو احکام شرع پر إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ جب ندا کیے جاؤ نماز کے واسطے مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن فَاسْعَوْا تو دوڑو إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ اللہ کو یاد کرنے کی طرف کہ وہ نماز ہی اور خطبہ یعنی اوسکی طرف رغبت کرو اور اوسمین کوشش کرو وَذَرُوا الْبَيْعَ اور چھوڑ دو خرید فروخت کو قول صحیح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر یہ ہی کہ نماز کی رغبت کرنا اور خرید فروخت ترک کر دینا جمعہ کے دن پہلی اذان واجب کر دیتی ہی اگر اذان دینے والے متعدد ہون ذَٰلِكُمْ وہ کوشش کرنا اور خرید فروخت ترک کر دینا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمھارے واسطے معاملہ کرنے سے اس واسطے کہ اوسمین آخرت کا نفع ہی جو باقی رہیگا اور وہ دنیا کے فائدے سے بہتر ہی کہ فنا ہونیوالا ہی إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ اگر ہو تم جانتے نفع ضرر اور پہچانتے ہو خیر و شر فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ پھر جب ادا کیگئی نماز جمعہ کی فَانتَشِرُوا تو پراگندہ ہو جاؤ فِي الْأَرْضِ زمین مین تجارت کے واسطے اور اپنی حاجت کی چیزون کے لیے یہ امر اباحت ہی یعنی اگر تم چاہو تو نماز کے بعد اپنے کام مین مصروف ہو وَابْتَغُوا اور ڈھونڈھو مِن فَضْلِ اللَّهِ اللہ کا فضل یعنی اپنی روزی اس سے اسباب معاش مہیا کرنا مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منتشر ہونا یعنی زمین مسجد مین ہی عالمون اور واعظون کی مجلس مین جانے کو اور ایک قول کے موافق بیمارون کی عیادت اور جنازہ پر حاضر ہونا اور مومنون کی زیارت اور علم طلب کرنا اور ایسی باتین مراد ہین اس واسطے کہ اللہ کا فضل ڈھونڈھنا ان ہی کامون سے ہو سکتا ہی وَاذْكُرُوا اللَّهَ اور یاد کرو اللہ کو كَثِيرًا بہت یعنی اکثر اوقات اوسکے ذکر مین مشغول ہو فقط نماز ہی کے وقت نہین لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ شاید تم فلاح پاؤ اور دونون جہان کی خیر کو پہونچو کہ اوسکا ذکر جمعیت ظاہر و باطن کا سبب اور نجات دنیا و آخرت کا باعث ہی رباعی

زذکر خدا مباش یکدم غافل ✤ کز ذکر بود خیر دو عالم حاصل ✤ ذکر است کہ اہل شوق را در ہمہ وقت ✤ آسایش جان باشد و آرامش دل ✤ لکھا ہی کہ ایک دن رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا خطبہ پڑھتے تھے ناگاہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا قافلہ ملک شام کی طرف سے پہونچا بہت سا غلہ لیے ہوے اور اوسوقت مدینہ منورہ مین تنگی تھی اور قافلہ صحیح سلامت آپہونچا تو خوشی کا طبل بجاتے تھے طبل کی آواز حضار مجلس کے کان مین پہونچی غلہ مول لینے کے واسطے لوگ مسجد سے نکل آئے اور قافلہ کی طرف چلے بارہ آدمیون کے سوا کوئی مسجد مین نرہا کہ اونمین چارون خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی تھے پس حضرت

ع ۸

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سب ایک کے پیچھے ایک چلے جاتے اور مسجد مین کوئی نہ رہتا تو اس میدان سے
تمہاری طرف آگ روان ہوتی اور اس حال کے ساتھ ہی اس آیت کا نزول اجلال ہوا کہ وَإِذَا رَأَوْا اور جب دیکھتے ہین تِجَارَةً
سوداگری یعنی تجارت کا قافلہ أَوْ لَهْوًا یا سنتے ہین طبل کی آواز جو قافلہ پہونچنے کی بابت سے بجاتے ہین انْفَضُّوا
تو متفرق ہو جاتے ہین مجلس سے اور چلے جاتے ہین إِلَيْهَا اوس تجارت کی طرف تاکہ ایک دوسرے سے پہلے غلہ مول لینے کو پہونچ جاوے
وَتَرَكُوكَ اور چھوڑ دیتے ہین تجکو قَائِمًا کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ کہہ کہ جو چیز خدا کے پاس ہے نماز پڑھنے خطبہ
سننے مجلس نبوی مین حاضر رہنے کا ثواب خَيْرٌ بہتر اور بہت فائدہ کی چیز ہے مِنَ اللَّهْوِ لہو یعنی طبل کی آواز سننے
وَمِنَ التِّجَارَةِ اور تجارت کے نفع سے اسواسطے کہ ثواب کے کامون کے فائدے یقینی ہین اور معاملات کے فائدے وہمی
وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ع اور اللہ بہتر روزی دینے والون کا ہے یعنی اونسے بہتر روزی دینے والا ہے جو رزق کے وسائط ہین
اسواسطے کہ کسی وقت ہوتا ہے کہ وہ جلدی کرتے ہین اور شاید کہ مصلحت وقت نہین جانتے نقل ہے کہ ایک خلیفہ بغداد نے بہلول
دانا سے یہ بات کہی کہ آؤ تمہاری ہر روز کی روزی مین مقرر کردون تاکہ تمہارا دل اوس سے متعلق نرہے بہلول نے جواب دیا کہ
اگر تجمین چند عیب نہوتے تو مین ایسا کرتا ایک تو تو یہ نہین جانتا کہ مجھے کیا دینا چاہیے دوسرے تو یہ نہین جانتا کہ مجھے کب دینا
چاہیے تیسرے تجھے یہ نہین معلوم کہ مجھے کتنا دینا چاہیے اور حق تعالیٰ رزق کا کفیل اور یہ سب باتین جانتا ہے اور اپنی حکمت کاملہ کی راہ سے
مجھے روزی پہونچاتا ہے اور شاید تو بیچ غصہ مین آوے اور وہ روزینہ موقوف کردے اور حق تعالیٰ گناہ کے سبب سے میری روزی بند
نہین کرتا نظم خدائے کہ اوساخت از نیست ہست ؛ بعصیان در رزق بر کس نہ بست ؛ از و خواہ روزی کہ بخشندہ است ؛ برآرندہ کار ہر بندہ است +

ع

سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وَهِيَ إِحْدَى عَشْرَةَ آيَةً
سورہ منافقون مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آیتین ہین

سن پانچ ہجری مین جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ مریسیع سے مراجعت فرمائی اور ایک کنوین کے قریب ورود کیے
تو سنان بن وبر جہنی جو ابن عمرو بن عوف کے حلیف تھے خزرج مین سے تھے اور جہجاہ بن غفاری جو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے
اجیر تھے اونکے درمیان نزاع ہوئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ مہاجر اور انصار کے درمیان فتنہ اور فساد قائم ہو جاوے ابن ابی
منافق نے اوس محل پر ناشایستہ باتین کہین از انجملہ یہ کہ مہاجرون کو کچھ نہ دو کہ مدینہ سے چلے جائین اور پراگندہ ہو جائین دوسری بات
یہ کہ جب ہم مدینہ مین پھر جائینگے تو جو بہت عزت دار ہے وہ اوسے نکال دیگا جو بہت ذلیل و خوار ہے حضرت زید بن ارقم نے
جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مجلس مین حاضر ہو کر یہ خبر کردی حضرت نے سنا اور فتنہ و فساد فرو کرنے کو گرمی کی شدت مین
دن کے وقت کوچ کا حکم دیا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا اور حال دریافت کرکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی تسلی خاطر عاطر کے واسطے بہت خوب کوششین کین اور ابن ابی کو یہ خبر پہونچی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر وہ

خبر غلط ہونے پر قسم کھائی لوگون نے ملامت شروع کی کہ حضرت زید بن ارقم کو جھوٹی خبر کہنے کی تہمت لگائی تو حق تعالی نے حضرت زید کی
بات سچ کرنے کو یہ سورت نازل کی کہ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ جب آتے ہین تیرے پاس منافق یعنی ابن ابی اور اوسکے یار تو
قَالُوْا نَشْهَدُ کہتے ہین ہم لوگ گواہی دیتے ہین کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ بیشک آپ تو رسول ہین اللہ کے یعنی ہم منافق
نہین ہین اور دل سے آپکی رسالت کے معتقد ہین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ اور خدا جانتا ہے کہ تم اے محمد لَرَسُوْلُهٗ ؕ البتہ
رسول ہوا اوسکے اسواسطے کہ اوسی نے تمکو رسول کیا ہے وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور خدا گواہی دیتا ہے کہ بیشک
منافق لَكٰذِبُوْنَ ۚ ضرور جھوٹے ہین اپنی گواہی ہین اس جہت سے کہ اونکا اعتقاد اونکی بات کے موافق نہین ہے تو اونکی یہ
گواہی کہ ہمارا دل آپکی رسالت کا معتقد ہے جھوٹی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ گواہی سے یہان قسم مراد ہے یعنی قسم کھا کر منافق کہتے ہین
کہ ہمارے دل مین آپکی رسالت کا اعتقاد ہے تو خدا جانتا ہے کہ اونھون نے یہ جھوٹی قسم کھائی اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ ٹھہرایا ہے
منافقون نے اپنی قسم کو جُنَّةً سپر یعنی بچاؤ کہ اوسکی بدولت قتل اور قید ہونے سے بچے ہوئے رہتے ہین فَصَدُّوْا پھر باز
رکھتے ہین لوگون کو گواہی دیکے عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ خدا کے دین سے یا جو راہ خدا مین جہاد کرنے سے منہ پھیرتے ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ
سَآءَ برا کام ہے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ وہ کرتے ہین جھوٹی قسم اور حق سے منہ موڑنا ذٰلِكَ یہ حکم جو اونکے کام برے ہین کہا
بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بسبب اسکے ہے کہ وہ ایمان لائے زبان سے ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے دل سے یا ظاہر مین مومنون سے اونھون نے
کہا کہ ہم تمھین سے ہین اور تنہائی مین اپنے رؤسا کے سامنے کفر کے کلمات بولے فَطُبِعَ پس مہر کر دی گئی ہے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے
دلون پر فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ تو وہ نہین جانتے حقیقت ایمان کو کہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا ہے نقل ہے
کہ ابن ابی مرد جسیم خوبصورت شیرین سخن اور فصیح تھا اور دوسرے منافقون کی بھی صورت اوسکے قریب قریب تھی جب یہ منافق
رسول مقبول کی مجلس مین آتے تو آپ اونکی شکلون اور باتون سے متعجب ہوتے تو حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ
اور جب دیکھتے ہو تم اے ہمارے حبیب منافقون کو تُعْجِبُكَ تعجب مین لاتے ہین تمکو اَجْسَامُهُمْ ؕ اونکے جسم بڑائی اور
نازکی کی وجہ سے وَاِنْ يَّقُوْلُوْا اور اگر بات کرتے ہین وہ تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ سنتے ہو تم اونکی بات اور اونکی قسم باوجودیکہ ایسے ہو
حال آنکہ بے عقلی اور کم فہمی کی وجہ سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ خُشُبٌ سوکھی ہوئی لکڑی ہین مُّسَنَّدَةٌ ؕ دیوار سے
لگا کر کھڑی کی ہوئی یعنی اجسام ہین علم اور نظر سے خالی يَحْسَبُوْنَ گمان کرتے ہین كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ ہر آواز کو اپنے اوپر
یعنی مدینہ مین لوگ جو آواز نکالتے ہین اور شور فریاد کرتے ہین تو یہ منافق ایسے بددل اور ڈرپوک ہین کہ اوس آواز کو سنکر گمان کرتے ہین
کہ ہمارا نفاق پیغمبر اور مسلمانون پر ظاہر ہو گیا یہ اوسی کا شور و غل ہے اب ہم ذلیل اور رسوا ہونگے هُمُ الْعَدُوُّ وہ دشمن ہین
تیرے اے ہمارے حبیب اور سب مسلمانون کے فَاحْذَرْهُمْ ؕ پس حذر کر اونکے مکر و فریب سے اور اونسے بچو
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ ہلاک کرے اللہ اونکو یا لعنت کرے اونپر اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ کیونکر پھیرے جاتے ہین اوس حق سے
عالم مین ہے کہ یہ آیتین نازل ہونے کے بعد ابن ابی کی قوم نے اوس سے کہا کہ یہ آیتین تیری شان مین نازل ہوئی ہین تو رسول

وقف لازم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جاناکہ تیرے واسطے مغفرت چاہین تو وہ منافق گردن گھماکر بولا کہ تم لوگون نے مجھسے کہا کہ ایمان لا مین
ایمان لایا زکوۃ مال کی دینے کو کہا مین نے زکوۃ بھی دی اب یہی بات باقی ہے کہ محمد کو سجدہ کرنا چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَإِذَا
قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور جب کہتے ہین منافقون سے کہ آؤ عذر خواہی کو يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ تاکہ مغفرت طلب کرین تمہارے
واسطے رَسُولُ اللَّهِ رسول خدا لَوَّوْا گھماتے ہین رُءُوسَهُمْ اپنے سر یعنی منہ پھیرتے ہین اور گردن گھماتے ہین جیسے
کوئی کسی امر مکروہ بات سے منہ پھیرتا ہے وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ اور تو دیکھتا ہے ہمارے پیغمبر اونکو کہ وہ انکار کرتے ہین
تیری خدمت مین حاضر ہونے سے وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ اور وہ تکبر کرنے والے ہین سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ برابر ہے اونپر
أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ مغفرت چاہے تو اونکے واسطے أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ یا مغفرت نہ چاہے تو اونکے لیے لَنْ
يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونکو نفاق مین اونکے پکے ہونے کی وجہ سے إِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ فلاح اور نجات کی راہ نہین دکھاتا اون لوگون کو جو دائرہ اصلاح سے باہر ہین اور اپنے کام نہین بناتے
هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ وہ منافق وہی ہین کہ کہتے ہین انصار سے کہ تم لَا تُنْفِقُوا خرچ کرو عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ اون لوگون پر جو رسول اللہ کے پاس ہین مہاجر فقیر حَتَّىٰ يَنْفَضُّوا تاکہ متفرق ہوجائین غلام اپنے آقاون کے
پاس چلے جائین اور بیٹے اپنے باپون سے جاملین منافق لوگ انصار کو منع کرتے ہین کہ مہاجرون کو خرچ نہ دو وَلِلَّهِ اور حال یہ ہے کہ
خدا کے واسطے ہے خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ خزانے روزی کے آسمانون اور زمین مین اور اون خزانون کی کنجیان اوسی کے
دست قدرت مین ہین جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ اور لیکن منافق نہین جانتے کہ رزاق مطلق
حق تعالیٰ ہے آدمی نہین ہین **نظم** خواجہ پندارد کہ روزی او دہد ٭ لاجرم بر این آن منت نہد ٭ زان سببہا او بکے
شد لیس اگر ٭ گم شود ہستند اسباب گر ٭ حکم روزی بر سببہا نہد ٭ بے سببہا نیز روزی مے دہد ٭ يَقُولُونَ کہتے ہین منافق
اس سے ابن ابی مراد ہے کہ لَئِنْ رَجَعْنَا اگر پھرینگے ہم اس سفر سے إِلَى الْمَدِينَةِ مدینہ کی طرف تو لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ
ضرور ضرور نکال دیگا بڑا عزت دار مِنْهَا الْأَذَلَّ مدینہ سے بہت ذلیل وخوار کو بڑے عزت دار سے اوسکی مراد اپنی ذات تھی
اور اوس دوسرے لفظ سے حضرت اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی ذات جامع الکمالات مقصود تھی
وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ اور اللہ کے واسطے ہے عزت اور قدرت اور ربوبیت وَلِرَسُولِهِ اور اوسکے رسول کے واسطے نبوت
اور شفاعت کی عزت وَلِلْمُؤْمِنِينَ اور ایمان والون کے واسطے ایمان اور طاعت کی عزت وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ
اور لیکن منافق حقیقت عزت کو لَا يَعْلَمُونَ نہین جانتے ہین نقل ہے کہ جب لشکر ظفر پیکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
وادی عقیق مین پہونچا تو ابن ابی کا بیٹا عبداللہ نام کہ مومن مخلص تھا راستہ پر ٹھہر رہا یہانتک کہ اوسکا باپ بھی وہان پہونچا
عبداللہ نے اوسکے اونٹ کو بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھ پر پانون رکھکر اپنے باپ سے کہنے لگا کہ خدا کی قسم تجھے مین نہ چھوڑونگا کہ
تو مدینہ مین جائے جب تک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے اذن نہ دینگے اور تو یہ بات خوب جان لے کہ بڑا ذلیل تو ہے اور بڑے

ع ۸

پہونچا اور جب حضرت کی سواری وہان پہونچی تو آپکو یہ حال معلوم ہوا آپ نے ابن ابی کو مدینہ منورہ مین داخل ہونے کی اجازت دی یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے مومنو لَا تُلْهِكُمْ باز رکھین تمکو اَمْوَالُكُمْ تمھارے مال وَلَآ اَوْلَادُكُمْ اور نہ تمھارے فرزند عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اللہ کو یاد کرنے سے اسواسطے کہ ایمان کا مقتضا یہ ہے کہ خدا کی محبت سب چیزون کی محبت پر غالب ہو اگر دنیا کے تمام مال اور آخرت کی سب نعمتین اوسکے سامنے کرین تو نظر قبول سے کسی کو نہ دیکھے بلکہ شغل النعیم و عالم الجنۃ ... مقصود ما از دنیا و عقبی توئی و بس وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی یہ کام کرے یعنی مال اور اولاد کے سبب حق تعالیٰ کی یاد سے باز رہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وہ نقصان پانے والے ہین کہ جو چیز حقیر اور فانی ہے اوسکے سبب باز رہتے ہین بڑی نعمت سے جو باقی رہیگی وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو یعنی جو حق واجب ہین وہ نکالو مِّنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہے ہمنے تمکو اور ذخیرہ آخرت کرو مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ قبل اسکے کہ آئے اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ایک کو تم مین سے موت کے اسباب فَيَقُوْلَ پھر کہے وہ شخص رَبِّ اے میرے رب لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ کیون نہین پیچھے ڈالا تو نے یعنی کیا ہوتا اگر تاخیر کرتے موت مین اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ تھوڑی مدت تک فَاَصَّدَّقَ تاکہ تصدق کرون اور زکوٰۃ ادا کرون مین وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور ہو جاؤن مین نیک مردون مین وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ اور ہرگز نہین پیچھے ہٹاتا اللہ نَفْسًا کسی کو موت سے اِذَا جَآءَ جب آپہونچی ہے اَجَلُهَا اوسکی اجل اور چلنے کا وقت یعنی عمر تمام ہو جاتی ہے نہ اوسپر کچھ بڑھاتے ہین اور نہ اوسمین سے کچھ گھٹاتے ہین وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ اور اللہ جانتا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور ابوبکر نے یعملون غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو کچھ خیر و شر آدمی کرتے ہین خدا کو اوسکی خبر ہے واللہ اعلم بالصواب

ع ۳

سورۃ التغابن مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی ثمان عشرۃ آیۃ
سورہ تغابن مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھارہ آیتین ہین

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ پاکی اور پاکیزگی کے ساتھ تعریف کرتی ہے اللہ کی مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو چیز ہے آسمانون مین روحانیات وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو چیز ہے زمین مین جسمانیات لَهُ الْمُلْكُ اوسی کے واسطے ہے بادشاہی زمین آسمان کی اور جو کچھ زمین آسمان کے درمیان ہے وَلَهُ الْحَمْدُ اور اوسی کے لیے تعریف ہے پیدا کرنے کی نعمت پر وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور وہ سب چیزون پر قادر ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ اور وہ وہی ہے جسنے پیدا کیا تمکو اے آدمیو فَمِنْكُمْ پس تم مین بعض كَافِرٌ کافر ہین اوسکے خالق ہونے کا ایمان نہین رکھتے جیسے دہریے اور طبیعیے وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ اور تم مین سے بعضے ایمان رکھنے والے ہین اوسکے خالق ہونے کا جیسے اہل اسلام اور اہل ایمان وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہے اور بندون کے ساتھ معاملہ اونکے اعمال کے موافق کریگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اوسنے آسمان اور زمین بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یا اپنی حکمت بالغہ کے موافق یا کلمہ کن سے یا حق بیان کرنے کو یعنی یہ مخلوق اوسکی وحدانیت کی دلیلین ہین اور حق

اونکے سبب سے ظاہر ہوتا ہی وَصَوَّرَكُمْ اور تمھاری صورتین بنائی فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر اچھی کین تمھاری صورتین
قد کشیدہ اور خلقت اعتدال کے ساتھ کرکے امام قشیری نے یہ معنی کہے ہین کہ اوسنے تمھارا ظاہر آراستہ کردیا کمال قدرت کے ساتھ
اور تمھارے باطن کو زینت دی جمال قربت سے اور محققون کے نزدیک حسن انسان یہ ہی کہ اوسکو اوصاف کائنات کی صورت
آراستہ کردیا اور خصائص مبدعات کے خلاصے کے ساتھ شرف اختصاص بخشا تاکہ سب موجودات علوی اور سفلی ملکی اور ملکوتی کا
نمونہ ہو تو حسن معنوی مراد ہی حسن صوری نہین قطعہ درون نیست بصری کہ توئی شایستہ بالیش ٭ چہ غم ست گر ز بیرون بدرون نگہ
نداری ٭ شدہ ام غلام صورت بمثال بت پرستان ٭ تو چہ یوسفی ولیکن بخود نظر نداری ٭ بخدا جمال خود را چو در آئینہ ببینی ٭
بت خویش هم تو باشی بکسے گذر نداری ٭ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ اور اوسکی طرف ہی سب کی بازگشت يَعْلَمُ مَا فِي
السَّمَاوَاتِ جانتا ہی علم کامل سے جو کچھ ہی آسمانون مین ظاہر اور پوشیدہ وَالْأَرْضِ اور جو کچھ ہی زمین مین عیان و پنہان
وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تُسِرُّونَ جو کچھ تم چھپاتے ہو وَمَا تُعْلِنُونَ ط اور وہ چیز جو تم ظاہر کرتے ہو وَاللَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ اور اللہ جانتا ہی جو کچھ سینون مین ہی خطرے اور فکر ہین أَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آئی تمھارے پاس
اے اہل مکہ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا خبر ان لوگون کی جو کافر ہوئے مِنْ قَبْلُ تم سے پہلے جیسے اولاد قابیل اور عاد و ثمود و صحاب
ایکہ وغیرہ فَذَاقُوا پس چکھا اونھون نے وَبَالَ أَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی کفر کا ضرر دنیا مین کہ غرق ہونا آندھی سخت آوا
عذاب یوم الظلہ ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ اور اونکے واسطے ہی آخرت مین عذاب دردناک کہ کبھی منقطع نہوگا ذَٰلِكَ
یہ عذاب اونکے واسطے بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ تھے کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول بھیجے ہوئے
اونکی طرف بِالْبَيِّنَاتِ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہری معجزون کے ساتھ فَقَالُوا تو کہا اونھون نے کہ أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا
کیا آدمی مثل ہمارے ہمین ہدایت کرتے ہین اونھون نے یہ تعجب کیا کہ حق تعالی آدمی کی طرف وحی بھیجتا ہی فَكَفَرُوا پس
کافر ہوگئے اور رسولون پر ایمان نہ لائے وَتَوَلَّوْا اور منھ پھیرا اونھون نے اون دلیلون اور معجزون مین غور و فکر کرنے سے جو اون رسولون کے
ساتھ تھے پس خدا نے اونکو ہلاک کردیا وَاسْتَغْنَى اللَّهُ ط اور بے نیاز و مستغنی ہی اللہ خلق کے ایمان سے وَاللَّهُ غَنِيٌّ
اور اللہ بے پروا ہی مخلوق کی عبادت سے حَمِيدٌ ۝ تعریف کیا ہوا اپنے تعریف کرنے والون کی تعریف سے زَعَمَ الَّذِينَ
كَفَرُوا گمان کیا اون لوگون نے جو کافر ہوے أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا ط یہ کہ نہ اوٹھائے جاوینگے قُلْ بَلَىٰ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کہ ہان اوٹھائے جاؤگے وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ قسم ہی میرے رب کی کہ ضرور ضرور تم اوٹھائے جاؤگے قیامت کے دن ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ
پھر خبر دیے جاؤگے بِمَا عَمِلْتُمْ ط اوس چیز کی جو تمنے کیا ہی دنیا مین اور خبر دینا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب سے ہوگا وَذَٰلِكَ
اور یہ اوٹھانا اور خبر دینا عَلَى اللَّهِ خدا پر يَسِيرٌ ۝ سہل اور آسان ہی فَآمِنُوا بِاللَّهِ پس ایمان لاؤ خدا پر وَرَسُولِهِ
اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ط اور اوس نور کا جو نازل کیا ہمنے محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اوس سے قرآن مراد ہی اور اوسے نور اسواسطے کہا کہ اعجاز مین اپنی ذات سے ظاہر ہی اور حلال حرام کے

ثلثة

احکام کی حقیقتیں ظاہر کرنے والا ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اقرار اور انکار خَبِيْرٌ ○ جانتا ہے
يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ یاد کرو وہ دن کہ جمع کریگا تمکو اللہ لِيَوْمِ الْجَمْعِ اوس دن کے واسطے جو جمع کرنے کا دن ہے حساب اور جزا
قیامت کو حق تعالی نے روز جمع اسواسطے فرمایا کہ اوس دن سب آدمی جمع ہونگے اولین اور آخرین یا سب انبیا اور سب امتین
جمع ہونگی یا ظالم اور مظلوم یا اہل ہدایت اور اہل ضلالت یا جنتی اور دوزخی اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ فرشتے اور جن اور
آدمی سب جمع ہونگے ذٰلِكَ وہ دن يَوْمُ التَّغَابُنِ ط دن ہے نقصان ہونے کا یعنی جب مومن کو کافر کا مقام جنت میں
میراث ملیگا اور کافر دوزخ میں مومن کے مقام میں داخل ہونگے تو نقصان ظاہر ہوگا اور اوس دن کافر اپنے کو جانینگے کہ ہم
بڑے زیانکار ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ کافر اپنا نقصان دیکھینگے ایمان ترک کرنے کے سبب سے اور مومن اپنا نقصان دیکھینگے نیکیان
کم کرنے کی وجہ سے یا نقصان ڈھونڈھنے کا دن ہے کہ ہر شخص اپنا فایدہ ڈھونڈھیگا اور دوسرے کا نقصان وَمَنْ يُّؤْمِنْ
بِاللّٰهِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا کا وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے کام اچھے يُّكَفِّرْ چھپائیگا اللہ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
اوس سے اوسکی برائیان یعنی معاف کردیگا وَيُدْخِلْهُ اور داخل کریگا اوسکو جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے محلون یا درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اوس حال مین کہ ہمیشہ رہینگے اوس جنت مین
اَبَدًا ط ہمیشہ خلود کی تاکید ہے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ یہ گناہ بخشوانا اور بہشت مین داخل ہونا بڑی کامیابی اور رستگاری ہے
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے وحدانیت کا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اور تکذیب کی اونھون نے ہماری آیتون کی
کہ وہ قرآن ہے یا وہ معجزات جو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ہمنے ظاہر کیے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ لوگ
دوزخ والے ہین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط باقی رہنے والے اوسمین یعنی مرینگے نہین وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ اور بری جگہ ہے پھرنے کی

ع ۱۰

دوزخ مَآ اَصَابَ نہین پہونچتی ہے کسی کو مِنْ مُّصِيْبَةٍ کوئی مصیبت بیماری کی شدت اور عیال و اطفال کی موت
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط مگر حکم الٰہی سے یعنی سب مصیبتون کو اوسکا علم گھیرے ہے اگر چاہتا ہے اوس سے سالم رکھتا ہے بندون کے حال کی
درستی کے لیے اور رحم کے ساتھ اونکے امتحان کرتا ہے اور ثواب کی زیادتی اور گناہون سے پاک کرنے کے واسطے بندون پر مصیبت ڈالتا ہے
وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ط اور جو کوئی تصدیق کرتا ہے خدا کی اور جانتا ہے کہ مصیبت اوسکے ارادہ اور مشیت سے ہے
تو راہ دکھاتا ہے اللہ اوسکے دل کو صبر اور ثبات کی یعنی جیسا جانتا ہے کہ وہ بلا اللہ کی مراد ہے یعنی ارادہ کی ہوئی ہے تو اوسے دل و جان سے قبول
کرلیتا ہے اور اوسکے واقع ہونے سے مضطرب نہین ہوتا شعر گو نے کہا ہے کہ بلا آئینہ جمال مولی ہے تو آئینہ کو اوسکے جمال کا نور دیکھنے کو دوست
رکھنا چاہیے نظم ہرچہ از دست تو آید خوش بود + گر ہمہ دریاے پر آتش بود + زخم کز دست تو می آید برون + گو بریز از سینۂ من جوے
خون + وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ اور اللہ سب چیزین جانتا ہے صبر کرنے والے اور شکایت کرنے والے کو خوب جانتا ہے
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور اطاعت کرو اللہ کی اداے فرض مین وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج اور اطاعت کرو رسول کی اداے
سنت مین فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ پھر اگر تم منہ پھیر گئے پیغمبر کی اطاعت سے تو اوسکا کیا نقصان فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا

پس نہیں ہمارے رسول پر الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور ہمارے رسول نے کماحقہ تبلیغ احکام کردی اَللّٰهُ لَآ
عبادت ہو لَآ اِلٰهَ کوئی معبود مستحق عبادت نہیں اِلَّا هُوَ مگر وہ وَعَلَى اللّٰهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہیں فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ○ پس چاہیے کہ توکل کریں ایمان والے ایمان یہی چاہتا ہے کہ اپنے کام حق تعالی پر چھوڑ دین اور کفایت مہمات
اوسی پر چھوڑ دیں اور شاکر رہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد مسلمانوں نے
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا مگر اونکے زن و فرزند نالہ و زاری گریہ و بیقراری کرکے اونکو چھوڑتے نہ تھے اور وہ
لوگ بھی اونپر کمال شفقت و مہربانی کی وجہ سے عاجز ہو کر رہ گئے تھے حق تعالی نے اونکے باب میں آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بیشک بعضی عورتیں تمہاری وَاَوْلَادِكُمْ اور اولاد تمہاری جو ہجرت
سے مانع ہوئی ہے عَدُوًّا لَّكُمْ دشمن ہیں تمہاری فَاحْذَرُوْهُمْ پس اونسے تم حذر کرو اور اونکی گریہ و زاری پر فریفتہ ہو کر
ہجرت نہ چھوڑو یہ آیت اون مسلمانوں کو پہونچی تو اونھوں نے ہجرت کی اور جب مہاجروں کو دیکھا کہ اونھوں نے سراسر احکام دین میں تفقہ
کامل اور عالم فاضل ہوگیا ہے تو ان مسلمانوں نے اپنے زن و فرزند پر سختی کرنے کا ارادہ کیا کہ ہم تمہارے ہی سبب علم سے بے بہرہ رہے
ہیں اور اسی وجہ سے اونکو خرچ دینا اور کا مہربانی کی رسمیں اونکے ساتھ چھوڑ دین تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ تَعْفُوْا اور
اگر معاف کرو جو جرم اونھوں نے کیے ہیں وَتَصْفَحُوْا اور درگذر کرو وَتَغْفِرُوْا اور بخشدو اونکو اور اونکا عذر قبول کرو
فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ بخشنے والا مہربان ہے تمہارے ساتھ عفو و مغفرت کا معاملہ کریگا اِنَّمَآ
اَمْوَالُكُمْ سوا اسکے نہیں کہ تمہارے مال وَاَوْلَادُكُمْ اور تمہاری اولاد فِتْنَةٌ آزمایش ہے تاکہ یہ بات ظاہر
ہو جائے کہ تم میں سے کون حق کو اونپر ایثار کرتا ہے اور کون دل مال اور اولاد سے اٹکا کر محبت الہی سے کنارہ کرتا ہے وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ
اور اللہ اوسکے پاس ہے اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ اجر بڑا اوسکے واسطے جسکے دل میں خدا اور رسول کی محبت غالب ہو مال اور اولاد کی
محبت پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب الہی سے اور بچو اون چیزوں سے جو موجب عذاب ہیں مَا اسْتَطَعْتُمْ جسقدر
بچ سکتے ہو یہ آیت اوس آیت کے حکم کی ناسخ ہے کہ اتقوا اللہ حق تقاتہ وَاسْمَعُوْا اور سنو اللہ کی بات وَاَطِيْعُوْا
اور حکم مانو اوسکا وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو خَيْرًا بہتر یعنی جو بہتر ہو خدا کی راہ میں دو لِّاَنْفُسِكُمْ اپنی ذاتوں کے واسطے
اسلیے کہ اوسکے فائدے تمہی کو پہونچتے ہیں وَمَنْ يُّوْقَ اور جو کوئی حفاظت کیا جاتا ہے شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے نفس اوسکا
یعنی خدا کے واسطے بخل نہیں کرتا اور خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ خرچ کرنے والے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○
وہ فلاح پانے والے ہیں دنیا میں خوف کی چیزوں سے اور عقبی میں عذاب اور سختیوں سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ اگر قرض دوگے
اللہ کو یعنی جس چیز میں وہ حکم کرتا ہے اوسمین اپنا مال خرچ کروگے اور صدقہ دوگے قَرْضًا حَسَنًا قرض ملا ہوا اخلاص کے ساتھ
یا صدقہ دوگے خوشی خاطر سے يُّضٰعِفْهُ تو زیادہ کریگا اللہ اوسکو لَكُمْ تمہارے واسطے ایک کو دس یا سات سو تک یا ہزار یا جہانتک
بلا حساب وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدیگا تمہارے گناہ جو اوس سے پہلے ہوئے ہوں بخل کرکے اور خرچ نہ کرکے وَاللّٰهُ

شَكُورٌ اور اللہ جزا دینے والا ہے شکر گزارون کو تھوڑے سے صدقے کے عوض بہت کچھ عطیہ دیتا ہے حَلِيمٌ بردبار ہے بخیلون اور ممسکون پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا جانتا ہے جو ظاہر مین بندے تصدیق کرتے ہین اور جو دل مین رکھتے ہین ریا اور اخلاص الْعَزِيزُ غالب ہے بدلا دے سکتا ہے اوس شخص کو جسکا صدقہ خالص نہو الْحَكِيمُ حکم کرنے والا ہے اونکی کرامت اور عزت کا جو صدق کی رو سے تصدق کرتے ہین

ع ۸

وهي اثنتا عشرة آية	بسم الله الرحمن الرحيم	سورة الطلاق مدنية
اور وہ بارہ آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ طلاق مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی

آیاتها ۱۲ رکوعاتها ۲

لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حالت حیض مین طلاق دی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ رجوع کرین اور جب حیض سے پاک ہو جائے تو اگر چاہین طلاق دین اور اس باب مین آیت آئی کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے نبی برگزیدہ کہ اپنی امت سے کہ تم إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ جب چاہو کہ طلاق دو اپنی اون عورتون کو جو تمہاری مدخولہ ہو چکی ہین کمسن اور آئسہ اور حاملہ نہون فَطَلِّقُوهُنَّ پس طلاق دو لِعِدَّتِهِنَّ اونکی عدت یعنی طہر بے جماع مین کہ اوسے عدت مین شمار کرسکین اور یہ طلاق موافق سنت ہے اسواسطے کہ عورت طلاق کے بعد عدت مین داخل ہوتی ہے اور طلاق بدعت یہ ہے کہ حالت حیض مین یا اوس طہر مین جسمین مجامعت کی ہو طلاق دے اسواسطے کہ وہ ایام عدت مین حساب نہین ہوسکتے اور عورت اوس محل مین عدت والی ہوتی ہے نہ شوہر والی اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک طلاق کے عدد کا کچھ اعتبار نہین اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک معتبر ہے پس اگر طہر بے مباشرت مین طلاق دین تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین سنت ہے اور اون دونون امامون کے نزدیک بدعت ہے اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو سب امامون کے نزدیک سنت ہے وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ اور شمار کروائے مرد عورتون کی عدت کو کہ وہ اوسکے حساب اور یاد داشت سے عاجز اور غافل ہین وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ اور ڈرو اللہ سے جو تمہارا رب ہے اور طلاق سنت کے موافق دو اور طلاق کے بعد لَا تُخْرِجُوهُنَّ نہ نکالو طلاق دی ہوئی عورتون کو مِنْ بُيُوتِهِنَّ اونکے گھرون سے جبتک عدت منقضی نہو جائے وَلَا يَخْرُجْنَ اور عورتون کو بھی چاہیے کہ باہر نہ آئین پس اونکو تم نہ نکالو إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ مگر یہ کہ آئین وہ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ برے کام کے ساتھ جو اون عورتون کا حال بدکاری مین ظاہر کرنے والا ہو اور بعضے مُبَيَّنَةٍ کی ے کو زبر پڑھا ہے یعنی کہ جب وہ عورتین برا کام کرین ظاہر کیا ہوا اس سے وہ گناہ مراد ہے جسمین حد مقرر ہوئی ہے زنا ہو یا چوری اسواسطے کہ حد جاری کرنے کے واسطے اون عورتون کو گھر کے باہر لانا چاہیے یا یہ کہ فحش اور سفاہت کے سبب اون گھر والون کو ایذا دین تو اوس حال مین اونکو گھر سے نکال دینا حلال ہے اسواسطے کہ یہ امر مخالفت کا حکم رکھتا ہے حق ساقط ہو جاتے ہین وَتِلْكَ اور یہ حکم جو مذکور ہوئے حُدُودُ اللَّهِ اندازے ہین اللہ کے کہ اوسنے مقرر فرمائے جنسے بندے باہر نہین ہو سکتے وَمَنْ يَتَعَدَّ اور جو شخص گذر جائے حُدُودَ اللَّهِ خدا کی حدون سے فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ تو بیشک اوسنے ظلم کیا اپنی جان پر اور اپنے کو عذاب کا

مستحق کردیا لَا تَدْرِیْ تو نہیں جانتا ہی تو اے طلاق دینے والے یا نہیں جانتا ہی کوئی کہ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ شاید اللہ پیدا
کرے بَعْدَ ذٰلِکَ بعد اس طلاق کے اَمْرًا ۝ کوئی کام یعنی شاید مرد کو پشیمان کرے یا عورت کی محبت اوسکے دل میں آئے اور وہ
رجوع کرے فَاِذَا بَلَغْنَ پھر جب پہونچ جاویں عورتیں اَجَلَهُنَّ اپنی مدت کو یعنی عدت کا زمانہ آخر ہو جاوے فَاَمْسِكُوْهُنَّ
تو نگاہ رکھو اونکو یعنی اونکی طرف رجوع کرو اور اونکو روک رکھو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ کہ وہ اچھی طرح نباہ کرنا ہی اور دوبارہ طلاق دیکر
اونہیں ضرر پہونچانے کو اَوْ فَارِقُوْهُنَّ یا جدا ہو جاؤ اور چھوڑ دو اونکو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ یعنی کچھ طلاق کا حق ہی مہر وغیرہ
وہ ادا کرو وَّاَشْهِدُوْا اور گواہ کرو ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ دو عدل والے تم مسلمانوں میں سے جو فاسق نہوں کہ وہ رجوع
کرنے پر گواہ ہوں اور یہ امر مستحب ہی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ واجب ہی وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ اور گواہی قائم کرو اے
گواہو حاجت کے وقت لِلّٰهِ واسطے رضاء الٰہی اور طلب ثواب کے واسطے ذٰلِكُمْ یہ گواہ کرنا اور گواہی بپا کرنی یُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہی
اوسکے ساتھ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ جو کوئی ہی ایمان لاتا بِاللّٰهِ خدا پر اور اوس چیز پر جو اوسنے حکم فرمایا وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روز آخر
اور جو کچھ اوس روز سے متعلق ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور منہیات کا مرتکب نہو خدا سے ڈر کر تو يَجْعَلْ
کرتا ہی اور ظاہر کرتا ہی لَّهٗ مَخْرَجًا نکلنا یعنی وہ نجات پاتا ہی دنیا اور آخرت کے غم سے یا جو کوئی حرام سے پرہیز کرتا ہی خدا اوسکو وجہ
حلال سے پہونچاتا ہی وَّيَرْزُقْهُ اور روزی دیتا ہی اوسکو مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جہاں سے گمان نہ کرے اور شمار میں
نہ لائے یعنی اوسکے دل میں نہ گذرے نظم از سببہا بگذر و تقوی طلب ۔ تا خدا روزی رساند بے سبب ۔ حق ز جائے بخشدت رزق حلال
کہ نباشد در گمان و در خیال ۔ یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہی کہ مشرکوں نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا اوسکا باپ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا کافروں کی قید میں گرفتار ہو گیا اور اوسکی ماں بہت بیقراری اور بے صبری
کرتی ہی اور اسکے ساتھ فقر و فاقہ کی بھی نہایت پہونچ گئی جو چیز سد رمق ہو سکے اوسکی بھی قدرت نہیں حضرت نے فرمایا کہ تو تقویٰ
اختیار کر اور صابر رہ تو اور اوسکی ماں اکثر کہا کرے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عوف نے اپنی عورت سمیت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قول پر عمل کیا تھوڑی مدت میں عوف کا بیٹا مشرکوں کی قید سے چھوٹا اور اونکی چار ہزار بکریاں ہنکائے ہوئے
صحیح سلامت مدینہ منورہ میں آیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقویٰ اختیار کرتا ہی وہ حلال روزی پاتا ہی وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ اور جو
کوئی توکل کرتا ہی عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اپنے کام اوسی پر چھوڑتا ہی فَهُوَ حَسْبُهٗ تو اللہ بس ہی اوسے کفایت مہم میں اِنَّ اللّٰهَ
بیشک اللہ بَالِغُ اَمْرِهٖ پہونچانے والا ہی اپنے کام کو جس جگہ چاہے یعنی جو کچھ اللہ جل شانہ کی مراد ہوتی ہی وہ اوس سے فوت نہیں ہوتی
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ تحقیق کر دیا ہی اللہ نے اور پیدا کیا ہی لِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کے واسطے فقیری ہو یا تونگری قَدْرًا اندازہ کہ اوس سے
وہ چیز بڑھتی نہیں یا وقت کی مقدار مقرر کر دی ہی کہ آگے پیچھے نہیں پڑتا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اوسے مضبوط پکڑیں یعنی اوسپر کاربند ہوں تو اون سب کو کافی ہو
پھر آیۃ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ پڑھی اور چند بار اسکا اعادہ فرمایا اس آیت کی بنیاد تقویٰ اور توکل پر ہی تقویٰ بوستان

قرب کی خوشبو ہی اور معیت سے خبر دیتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور توکل گلزار کفایت کی خوشبو ہی اور اوس سے ریحان محبت کی
خوشبو مہکتی ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ اور بیان ان دو صفتوں کے طریق تحقیق میں قدم نہیں رکھ سکتے بیت سلوک راہ معنی را
توکل باید و تقوی زاد توکل مرکب راہ دست و تقوی توشہ ہے ہر دو ۔ جب طلاق دی ہوئی عورتوں کی عدت کا حکم نازل ہوا اکثر یَتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ تو معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ جن عورتوں کو حیض نہیں ہوتا اونکی کیا عدت ہے تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ اور وہ عورتیں جو نا امید ہو گئی ہوں مِنَ الْمَحِیْضِ حیض سے بڑھاپے کے سبب مِنْ نِّسَآئِکُمْ
تمہاری عورتوں میں سے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک میں پڑے ہو اونکے حکم میں یعنی نہیں جانتے ہو فَعِدَّتُهُنَّ تو اونکی عدت کا
زمانہ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ تین مہینے ہیں وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ اور اونکی عدت جو حائض نہیں ہوئیں کم سنی کی وجہ سے اونکی عدت
بھی یہی تین مہینے مقرر ہیں وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اور حمل والیاں اَجَلُهُنَّ اونکی عدت کی انتہا ہے اَنْ یَّضَعْنَ
یہ ہے کہ رکھیں حَمْلَهُنَّ اپنا حمل یعنی اونکے لڑکا پیدا ہو خواہ وہ طلاق دی ہوئی ہوں یا بیوہ ہو گئی ہوں وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ
اور جو کوئی ڈرتا ہے خدا سے اور اوسکے احکام کی مراعات کرتا ہے یَجْعَلْ لَّهٗ ظاہر کرتا ہے خدا اوس متقی کے واسطے مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا
اوسکے کام سے آسانی یعنی اوسکا کام اوسپر سہل کر دیتا ہے ذٰلِکَ یہ جو کہا گیا اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ حکم خدا کا ہے کہ نازل کیا ہے اوسکو
لوح محفوظ سے اِلَیْکُمْ تمہاری طرف وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ اور جو کوئی ڈرتا ہے عذاب الٰہی سے اور اوسکے حکم مانتا ہے یُکَفِّرْ
چھپاتا ہے اللہ عَنْهُ اوس سے سَیِّاٰتِهٖ اوسکی برائیاں یعنی عفو کرتا ہے وَیُعْظِمْ اور بڑا کرتا ہے لَهٗٓ اوسکے واسطے اَجْرًا
اجر یعنی اوسکو اجر زیادہ دیتا ہے اَسْکِنُوْهُنَّ ساکن رکھو طلاق دی ہوئی عورتوں کو مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ جہاں تم رہتے
ہو مِّنْ وُّجْدِکُمْ اپنی وسعت اور طاقت سے یعنی اپنی طاقت اور سکت کے موافق اونکے رہنے کی جگہ مقرر کر دو وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
اور رنج نہ دو طلاق دی ہوئی عورتوں کو خرچ اور گھر کی طرف لِتُضَیِّقُوْا اسواسطے کہ تنگ کرو عَلَیْهِنَّ اوپر اونکے رہنے کی جگہ اور
اونکو نکلجانا ضرور پڑے وَاِنْ کُنَّ اور اگر ہوں طلاق دی ہوئی عورتیں اُولَاتِ حَمْلٍ حمل والیاں فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ
تو خرچ دو اونکو حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اوس وقت تک کہ اپنا وضع حمل کریں فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ پھر اگر دودھ
پلائیں یہ عورتیں علاقہ نکاح منقطع ہوجانے کے بعد تمہارے لڑکوں کو فَاٰتُوْهُنَّ تو دو اونکو اُجُوْرَهُنَّ اونکی اجرتیں دودھ
پلانے پر وَاْتَمِرُوْا اور مشورہ کرو بَیْنَکُمْ آپ دوسرے کے درمیان فرزند کے باب میں بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ دودھ
پلانے اور اوسکی اجرت کے باب میں وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ اور اگر دشواری اور تنگی کرو تم ماں باپ دودھ پلانے اور اوسکی
اجرت میں یعنی شوہر اجرت دینے سے انکار کرے یا عورت دودھ نہ پلائے فَسَتُرْضِعُ تو دودھ دینے کو چاہیئے کہ لَهٗٓ اوس بچے کے
واسطے اُخْرٰی دوسری عورت کو یعنی اپنے لڑکے کے واسطے انّا رکھو اور ماں پر جبر اور زبردستی نہ کرو لِیُنْفِقْ
چاہیئے کہ خرچ دے ذُوْ سَعَةٍ وسعت اور مقدرت والا مِّنْ سَعَتِهٖ اپنی وسعت سے یعنی اپنی طاقت کے
موافق طلاق دی ہوئی عورت کو خرچ دے وَمَنْ قُدِرَ اور وہ شخص کہ تنگ کی گئی ہے عَلَیْهِ اوسپر رِزْقُهٗ اوسکی

روزی یعنی جو شخص فقیر اور تنگدست ہو فَلْيُنْفِقْ پس چاہیے کہ خرچ کرے مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ اوس چیز میں سے جو خدا نے
اوسکو دی ہو لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ تکلیف نہیں دیتا الله نَفْسًا کسی کو اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا مگر اوس چیز کی جو اوسے عطا کی ہو یا دی
ہے یعنی الله اوس چیز کی تکلیف بندوں کو نہیں دیتا جسکی طاقت اونکو نہو سَيَجْعَلُ اللّٰهُ قریب ہے کہ ظاہر کرے الله بَعْدَ
عُسْرٍ پیچھے سختی اور تنگدستی کے بعد يُسْرًا ع آسانی اور فراخ دستی وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور بہت دیہاتی ہیں کہ اونکے والی اور
منادی روسے عَتَتْ انکار کیا اونھوں نے عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا حکم سے اپنے رب کے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبر کی بات سے
فَحَاسَبْنٰهَا پھر حساب کرینگے ہم اونسے قیامت میں حِسَابًا شَدِيْدًا احساب سخت کہ اوسمیں مناقشہ ہوگا وَ
عَذَّبْنٰهَا اور عذاب کیا ہمنے اونپر دنیا میں عَذَابًا نُّكْرًا ○ عذاب بڑا ہولناک جیسے قوم لوط پر یا قیامت کے دن حساب کے بعد ہم
اونپر عذاب کرینگے فَذَاقَتْ پھر چکھا اون گانوں والوں نے وَبَالَ اَمْرِهَا وبال اپنے کام کا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا
اور تھا انجام اونکے کام کا خُسْرًا ○ نقصان اوٹھانا اور اس سے بدتر اور بڑھکر کونسا نقصان ہے کہ جنت اور دیدار الٰہی سے محروم
ہونگے اور قیدخانۂ دوزخ اور عذاب دردناک میں مبتلا ہونگے اَعَدَّ اللّٰهُ تیار کیا ہے الله نے لَهُمْ مشرکوں کے واسطے عَذَابًا
شَدِيْدًا عذاب سخت دونوں جہان میں فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب الٰہی سے يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ ج اے عقل والو
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط وہ جو ایمان لائے قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تحقیق کہ بھیجی ہے الله نے اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ○ تمہاری طرف نصیحت
یا عظمت کلام قرآن شریعت ہے اور بھیجا تمہارے پاس رَّسُوْلًا رسول کہ محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قرآن کو حق تعالی نے ذکر فرمایا
اسواسطے کہ دنیا میں شرف اور عقبیٰ میں بزرگی قرآن پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے کے ساتھ منسوب ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ذکر
قرآن ہے اور رسول یعنی بھیجے ہوئے خدا کے جبرئیل امین ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول بدل ہے ذکر سے اور ذکر وہی رسول ہے یعنی ذکر کا
نصیحت کرنے والا اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہے کہ ذکر پر کلام تمام ہوا اور رسول منصوب ہے محذوف کے سبب سے تقدیر کلام یہ ہے
کہ متابعت کرو رسول کی جو ہمیشہ يَتْلُوْا پڑھتا ہے عَلَيْكُمْ تمپر اٰيٰتِ اللّٰهِ آیتیں قرآن کی کہ خدا کا کلام ہے مُبَيِّنٰتٍ
ظاہر کرنے والا اور بعضے مُبَيَّنٰتٍ کی ی کو زبر پڑھا ہے یعنی ظاہر کی گئیں اور حق تعالی نے ذکر اور رسول کو بھیجا لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا تاکہ نکالے خدا یا قرآن یا رسول اون لوگوں کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہیں اونھوں نے کام اچھے
مِنَ الظُّلُمٰتِ گمراہی کی تاریکی سے اِلَى النُّوْرِ ط ہدایت کی روشنی کی طرف یا باطل سے نکالے حق کی طرف یا جہل سے علم کی
جانب وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا کا اور تصدیق کرے اوسکے رسول کی وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے
کام اچھے اور پاک یعنی ریا اور بناوٹ اور غرض سے خالص يُّدْخِلْهُ داخل کریگا اوسکو الله جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتوں میں
کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانوں کے نیچے سے نہریں خٰلِدِيْنَ ہمیشہ رہنے والے ہیں فِيْهَآ
جنت میں اَبَدًا ط ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ تحقیق کہ خوب تیار کیا ہے الله نے بہشت میں
لَهٗ اون مومنوں کے واسطے جو نیک کام کرتے ہیں رِزْقًا ○ روزی اور کیا خوب روزی اَللّٰهُ خدا ہے جو اَلَّذِيْ

خلق وہی ہے جسنے پیدا کیے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان ایک پر ایک وَّ مِنَ الْاَرْضِ اور پیدا کی زمین مِثْلَهُنَّ مانند آسمانوں کے ایک کے نیچے ایک اور بعضوں نے مِثْلَهُنَّ کو عدد پر حمل کیا ہے یعنی زمینیں بھی سات پیدا کی ہیں يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ اوترتا ہے حکم الٰہی اور اوسکی قضا و قدر بَيْنَهُنَّ آسمانوں اور زمینوں میں یعنی اوسکا حکم آسمان اور زمین میں سب جگہ جاری ہے اور بروایتے ہر طبقہ زمین و آسمان میں اوسکا امر اور اوسکی خلق ہے اور سب کو پیدا کیا لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ تاکہ جان لو کہ خدا عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ سب چیزوں پیدا کرنے پر قَدِيْرٌ قادر ہے وَّ اَنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ نے اپنا حکم سب پر جاری کیا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے قَدْ اَحَاطَ یقینی گھیر لیا ہے بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا سب چیز کو علم کی رو سے یعنی اوسکا علم اور اوسکی قدرت سب چیزوں کو گھیرے ہے موجودات علمی اور موجودات عینی میں سے کوئی چیز اوسکے علم اور قدرت سے خارج نہیں ہے رباعی ہر لیست ز سر قدرتش کن فیکون ٭ باوانش او یکیست بیرون و درون ٭ در غیب و شہادت ذرہ نتوان یافت ٭ از دایرۂ قدرت و علمش بیرون

ع ۵

سورۃ التحریم	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اثنتا عشرۃ اٰیۃ
سورہ تحریم مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ بارہ آیتیں ہیں

نقل ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہد کے شربت کو دوست رکھتے تھے ایک وقت میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس کسیقدر شہد تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے گھر میں رونق افروز ہوتے تو حضرت زینب شربت بناتیں اور حضرت کو اس سبب اونکے گھر میں زیادہ توقف ہوتا یہ بات بعض ازواج طاہرات کو گران گذری ام المومنین حضرت بی بی عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے اس بات پر اتفاق کیا اور یہ امر ٹھہرا لیا کہ جب حضرت وہان سے شہد کا شربت پیکر تشریف لائیں تو ہم میں ہر ایک کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغفور ایک درخت کا گوند ہے کہ اوسے عرفط کہتے ہیں اوسمیں بری بو ہوتی ہے اور حضرت اچھی بو کو دوست رکھتے تھے اور بری بو سے متنفر رہتے تھے پس حضرت ایک دن شہد کا شربت پیکر جس بی بی کے پاس تشریف لائے ہر ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ میں سے مغفور کی بو آتی ہے آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے مغفور تو نہیں کھایا مگر زینب کے گھر شہد کا شربت پیا ہے بیبیاں بولیں کہ شہد کی مکھیوں نے عرفط کی کلی چوسی ہوگی امام زاہد نے لکھا ہے کہ جب صورت مکرر واقع ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ حرمت اَلْعَسَلَ عَلٰى نَفْسِیْ وَاللّٰهِ لَا اَذُوْقُهٗ اَبَدًا یعنی میں نے حرام کر لیا شہد اپنی ذات پر پس قسم اللہ کی نہ کھاؤنگا میں اوسے کبھی اور یہ قسم آپ نے اسواسطے کھائی کہ دوبارہ کوئی آپ کو شہد نہ کھلانے پلانے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اے برگزیدہ پیغمبر لِمَ تُحَرِّمُ کیوں حرام کرتا ہے تو مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ وہ چیز جو حلال کر دی ہے خدا نے لَكَ تیرے واسطے یعنی شہد اور بروایت مشہور یہ روایت ہے کہ حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن آپ اونکے گھر تشریف لیگئے وہ آپکی اجازت سے اپنے والد ماجد کو دیکھنے گئی تھیں پیچھے سے حضرت ماریہ قبطیہ کو طلب فرما کر اپنی خدمت سے سرفراز کیا حضرت حفصہ اس بات سے مطلع ہوئیں اور رنج ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ اے حفصہ تو راضی نہیں ہے کہ میں اوسے اپنا اوپر حرام کرلوں حضرت حفصہ نے عرض کی کہ ہاں میں راضی ہوں پس حضرت نے

آپ نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے پاس امانت ہے تمہیں چاہیے کہ کسی سے نہ کہنا اونھون نے قبول کیا جیسے ہی حضرت اونکے گھر کے باہر آئے
فوراً حضرت بی بی حفصہ نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات کہدی اور بشارت دی کہ بارے قبطیہ سے ہمنے نجات پائی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی بی عائشہ کے گھر تشریف لیگئے تو اونھون نے رمز و کنایہ مین یہ حکایت کہی اور یہ سورت
نازل ہوئی کہ یا رسول اللہ تم اپنے اوپر اوسے کیون حرام کرتے ہو جسے خدا نے تمپر حلال کردیا یعنی ماریہ قبطیہ کو اور تم قسم کھاتے ہو تَبْتَغِي
ڈھونڈھتے ہو اس حرام کرلینے سے مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ خوشنودی اپنی بیبیون کی وَاللَّهُ غَفُورٌ اور اللہ بخشنے
والا ہے تمہارے قسم کھانے کو رَّحِيمٌ ○ مہربان ہے کہ اوسنے قسم کا کفارہ مقرر کیا ہے کہ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ بیشک مقرر کیا ہے
خدا نے اور بیان کردیا ہے لَكُمْ تمہارے واسطے تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ کھولنا اور توڑنا تمہاری قسمون کا کفارے کے ساتھ یعنی
جو کچھ قسم کے سبب سے باندھتے ہو اوسے کفارہ سے کھول سکتے ہو اور قسم کے کفارہ کا بیان سورہ مائدہ مین ہے وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ
اور اللہ تمہارا دوست ہے اور تمہارے کامون کا متولی وہی کرتا ہے جسمین تمہارے کام کی درستی ہے وَهُوَ الْعَلِيمُ اور وہ جاننا ہے
بندون کی مصلحتین الْحَكِيمُ ○ پکا کام کرنے والا ہے جو چیزین کہ بندون کی نسبت کہتا ہے یا کرتا ہے وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ
اور یاد کرو اے مومنو جب راز کہا پیغمبر نے اور پوشیدہ کیا إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ اپنی بعضی بیبیون یعنی حضرت حفصہ کی طرف
حَدِيثًا بات کو کہ بی بی ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے یا شہد کو یا حضرت شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کی خلافت کا ذکر حضرت
حفصہ سے آپ نے پوشیدہ کیا تھا اور اونھون نے حضرت بی بی عائشہ سے ظاہر کردیا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ پھر جب آگاہ کردیا حضرت بی بی
حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کو بیاہ اوس بات سے وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ اور ظاہر کردیا اللہ نے اپنے رسول کو اور آگاہ کردیا عَلَيْهِ
اوس بات کو حضرت حفصہ کے ظاہر کردینے پر تو عَرَّفَ پہچنوادی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی حفصہ کو اور جتادی
بَعْضَهُ بعضی وہ بات یعنی مین نے وہ جو تمسے فلان فلان بات کہی تھی اور تمنے اونمین سے اسقدر بات ظاہر کردی یعنی بی بی ماریہ قبطیہ
کو حرام کرلینا وَأَعْرَضَ اور منہ پھیرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَنْ بَعْضٍ بعض دوسری سے یعنی خلافت شیخین مراد ہے
کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کرم کی راہ سے سب باتین نہین جتائین حالانکہ حضرت بی بی حفصہ نے رسول مقبول کی سب
پوشیدہ باتین کہدی تھین تو آپ وہ سب باتین حضرت حفصہ کے سامنے منہ پر نہین لائے فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ پھر جب آگاہ کیا حضرت نے
بی بی حفصہ کو بیاہ اوس بات سے جسکی اطلاع خدا نے آپکو دی تھی تو قَالَتْ کہا بی بی حفصہ نے کہ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا
کسنے خبر دی آپ کو کہ مین نے آشکار و فاش کردیا قَالَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نَبَّأَنِيَ
الْعَلِيمُ خبر دی مجکو خدا نے جو جاننے والا ہے دل کی چھپی باتین الْخَبِيرُ ○ خبر رکھنے والا پوشیدہ بھیدون کی إِن تَتُوبَا اگر توبہ
کرو تم دونو اے حفصہ اور اے عائشہ اور پھرو إِلَى اللَّهِ خدا کی طرف اور حضرت کا دل ستانے مین باہم پشت پناہ نہو تو تمہارے واسطے
بہتر ہوگا فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا پس تحقیق کہ پھر گئے ہین دل تمہارے ہواے ہوس کیطرف کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھید کی محافظت
نہین کرتین وَإِن تَظَاهَرَا اور اگر باہم پشت پناہ ہوگی تم دونو عَلَيْهِ رسول کا دل ستانے مین فَإِنَّ اللَّهَ تو یقینی اللہ هُوَ

مَوْلٰىهُ وہ تو یار اور مددگار ہے اپنے پیغمبر کا اور آپکو نصرت دیگا وَجِبْرِيْلُ اور جبریل اونکے رفیق ہیں مددگاری کرینگے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ج اور مومن صالح اونکے تابع اور معین ہیں ان مومنوں سے سب صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں اور ایک قول کے موافق حضرت صدیق اور حضرت فاروق کہ حضرت بی بی عایشہ اور حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہم کے والد ہیں اور آپ کے معاون ہیں کہ آپکی خوشی اپنی اولاد کی خوشی پر اختیار کرینگے اور مجاہد نے کہا ہے کہ صالح المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور سب فرشتے آسمان اور زمین کے بَعْدَ ذٰلِكَ باوجود اس بات کے خدا اور جبریل اور صحابہ آپکے یار ہیں ظَهِيْرٌ ۝ یار و مددگار اور معاون اور ایک دوسرے کے پشت پناہ ہیں آپکی یاری اور مددگاری میں عَسٰى رَبُّهٗٓ شاید پروردگار اوسکا اِنْ طَلَّقَكُنَّ اگر وہ طلاق دے تمکو یہ آپکی بیبیوں کو خوف دلانا ہے یعنی بالفرض اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو طلاق دیں تو اونکا رب شاید اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ یہ کہ بدل دے اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ بیبیاں بہتر تم سے یہ قدرت سے خبر دینا ہے اس امر کے واقع ہونے کی خبر دینا نہیں ہے اسواسطے کہ خدا جانتا تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق نہ دینگے پھر اون بیبیوں کی تعریف فرماتا ہے جو اوسکی قدرت میں اپنے رسول کے واسطے بدل دینا ہیں کہ مُسْلِمٰتٍ اقرار کرنیوالیاں وحدانیت کی یا حکم الٰہی ماننے والیاں مُؤْمِنٰتٍ تصدیق کرنیوالیاں یا باور رکھنے والیاں یا اخلاص لانے والیاں قٰنِتٰتٍ نمازی یا فرمانبردار تٰٓئِبٰتٍ توبہ کرنیوالیاں گناہ سے یا درگاہ خدا کی طرف رجوع لانے والیاں عٰبِدٰتٍ بندگی بجالانے والیاں یا زاری کرنیوالیاں سٰٓئِحٰتٍ ہجرت کرنیوالیاں یا روزہ رکھنے والیاں ثَيِّبٰتٍ شوہر کو دیکھے ہوئی وَّاَبْكَارًا اور کنواریاں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ شوہر دیکھی ہوئی تو آسیہ فرعون کی جورو ہے اور کنواری حضرت مریم حضرت عیسی علیہما السلام کی ماں کہ حق تعالی نے وعدہ فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ان دونوں بیبیوں کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی بنائیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ نگاہ رکھو اپنی جانوں کو گناہ ترک کرکے وَاَهْلِيْكُمْ اور اپنے لوگوں اور اولاد کو نصیحت کرکے نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ آگ سے جسکا ایندھن لوگ ہونگے یعنی کافر جن اور انسان وَالْحِجَارَةُ اور پتھر گندھک کا اوسکی گرمی تیز کریگا یا پتھر کے بت جنہیں کافر پوجتے ہیں یا احبار اور راہبوں کے خزانے سونے چاندی کے کہ جمع کیا اور رکھا تھا اونکا پتھر ہے قطعہ زر و سیم اند سنگ زرد و سفید ٭ اندرین سنگہا مبند امید ٭ دلے از سنگ سخت تر باید ٭ کز سنگ آسایش راحت افزاید ٭ دل ازین سنگ اگر تو برگیری ٭ یعنی ہمہ سختی ہا بسر لیسنگ زنی ٭ عَلَيْهَا اوس آگ پر مَلٰٓئِكَةٌ فرشتے ہیں یعنی متعین اور موکل ہیں دوزخ پر غِلَاظٌ سخت کلام کرنیوالے شِدَادٌ سخت کام کرنے والے قوی کہ دوزخیوں کو نہ اونسے لڑنے کی قوت نہ اونکے قبضہ سے بھاگ جانے کی مجال اور طاقت ہوگی لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ نافرمانی نہ کرینگے خدا کی مَآ اَمَرَهُمْ اوس چیز میں جو کہ حکم کریگا وہ اونکو یعنی رشوت سے فریب میں نہ آئینگے کہ خدا کے حکم کی مخالفت کریں وَيَفْعَلُوْنَ اور کرتے ہیں مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ جو کچھ حکم کیے جاتے ہیں تبیان میں لکھا ہے کہ دوزخ کے فرشتوں کو کافروں کے عذاب کے سبب سے اوتنی لذت حاصل ہوگی جتنی لذت جنتیوں کو جنت کی نعمتوں سے حاصل ہوگی جب وہ فرشتے کافروں کو دوزخ کے کنارے لائینگے تو کافر عذر کرنا شروع کرینگے اور اخلاص کا دعوی کرینگے تو حق تعالی فرمائیگا یا فرشتے کہینگے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

كَفَرُوا اے کافرو لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ط عذر نہ کرو آج کہ اب عذر قبول نہیں ہے اور عذر سے کچھ فائدہ نہو گا اِنَّمَا
تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہیں کہ جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؏ اوس چیز کی جو دنیا میں تھے تم کرتے يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ توبہ کرو اللہ کی طرف تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط توبہ خالص یعنی توبہ کرو اور پھر
گناہ کے پاس نجاوہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ توبہ نصوح یہ ہے کہ توبہ کرکے گناہ کی طرف نہ پھرے جیسے دودھ چھاتی کی طرف
نہیں پھرتا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہیں ایک تو ندامت گذرے ہوئے گناہ پر دوسرے عزیمت
آیندہ گناہ نہ کرنے پر نظم توبہ چون باشد پشیمان آمدن ٭ بر در حق نو مسلمان آمدن ٭ خدمتے از سر گرفتن با نیاز ٭ با حقیقت رو
کردن از مجاز ٭ عَسٰى رَبُّكُمْ امید ہے تم توبہ کرو تو شاید تمہارا رب اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ یہ کہ مٹا دے تم سے سَيِّاٰتِكُمْ
تمہارے گناہ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ اور داخل کرے تمکو جنتوں میں کہ ہمیشہ بہتی جاری ہیں تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اوسکے درختوں اور محلوں کے نیچے سے نہریں اور جنتوں میں داخل کرنا کب ہوگا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ اوس دن جب
خجل کریگا اللہ پیغمبر علیہ السلام کو یعنی نہ اونکی ذات پر عذاب کریگا اور نہ گنہگاروں کے باب میں اونکی شفاعت رد فرمائیگا وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج اور رسوا نہ کریگا ان لوگوں کو بھی جو رسول کے ساتھ ایمان لائے ہیں یعنی اونکی شفاعت بھی اونکے دوستوں کے
باب میں قبول فرمائیگا نُوْرُهُمْ نور اونکا یعنی وہ نور جو خدا نے مومنوں کو عطا کیا ہے يَسْعٰى دوڑتا اور چلتا ہوگا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
اونکے آگے وَبِاَيْمَانِهِمْ اور اونکے داہنے پر اوس وقت جب صراط پر گذرینگے اور اوس وقت منافقوں کا نور بجھ جائیگا يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
کہینگے مومن کہ اے میرے رب اَتْمِمْ لَنَا پورا کر ہمارے واسطے نُوْرَنَا نور ہمارا یعنی ہمارا نور باقی رکھ تاکہ صراط پر سے صحیح سلامت ہم
گذر جائیں وَاغْفِرْ لَنَا ج اور بخشدے ہمکو یعنی گناہ کی تاریکی سے پاک کر دے اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بیشک تو سب چیزوں
نور پورے کرنے پر بھی اور گناہ بخشدینے پر بھی قَدِيْرٌ ۝ قادر ہے يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر خبر دینے والے بالبلند قدر جَاهِدِ
الْكُفَّارَ جہاد کر کافروں پر تلوار سے وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور منافقوں پر وعید سنا کر وَاغْلُظْ اور سختی کر عَلَيْهِمْ ط اونپر یعنی دونوں
گروہ پر وَمَاْوٰىهُمْ اور ٹھکانا کافروں اور منافقوں کا اگر وہ ایمان نہ لائیں اور مخلص نہو جائیں جَهَنَّمُ ط دوزخ ہے وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ۝ اور بری جگہ پھرنے کی دوزخ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا بیان کی اللہ نے ایک مثل لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا اون لوگوں کے
واسطے جو نہ ایمان لائے امْرَاَتَ نُوْحٍ اور وہ مثل حضرت نوح کی عورت کی ہے کہ واعلہ اوسکا نام تھا وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ط اور لوط
علیہ السلام کی عورت کی کہ اوسے واہلہ کہتے تھے كَانَتَا تھیں ج وہ دونوں عورتیں تَحْتَ عَبْدَيْنِ زیر حکم دو بندوں کے مِنْ
عِبَادِنَا ہمارے بندوں میں سے صَالِحَيْنِ دونوں نیک اور شایستہ فَخَانَتٰهُمَا پس خیانت کی اون دونوں عورتوں نے
اون دونوں نیک بندوں کی نفاق اور دین میں مخالفت کر کے نوح علیہ السلام کی عورت تو قوم کے لوگوں سے کہتی تھی کہ وہ دیوانہ
ہے اور لوط علیہ السلام کی عورت قوم کو حضرت لوط کے مہمانوں کی خبر کرتی تھی کہ قوم کے لوگ اون مہمانوں کی آرزو اور خواہش بدفعلی
واسطے کرتے جیسا کہ اونکے قصے میں گذرا فَلَمْ يُغْنِيَا پھر دفع نہ کی ان دونوں پیغمبروں نے عَنْهُمَا اون دونوں

ع

عورتون سے مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز نوح علیہ السلام کی عورت تو غرق ہو گئی طوفان مین اور لوط علیہ السلام
کی عورت پر پتھر برسا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ اور کہا جائیگا قیامت کے دن واہلہ اور واعلہ سے کہ داخل ہو دوزخ مین مَعَ
الدَّاخِلِينَ ○ داخل ہونے والے کافرون کے ساتھ اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ کافرون پر عذاب پہونچتا ہے اور اونمین اور
پیغمبرین مین جو نسبت ہو اونکے کفر کے موجود ہوتے ہوے وہ نسبت کچھ فائدہ نہین دیتی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور
بیان کی خدا نے مثل لِّلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ اور وہ مثل
فرعون کی بی بی کی ہے یعنی آسیہ بنت مزاحم کی إِذْ قَالَتْ جب کہا اوسنے کہ رَبِّ ابْنِ لِي اے میرے رب بنا میرے واسطے
عِندَكَ اپنے پاس بَيْتًا گھر فِي الْجَنَّةِ بہشت مین یعنی مقام قرب مین مجھے جگہ دے لکھا ہے کہ جب آسیہ ایمان لائین
تو فرعون کے حکم سے لوگون نے اونسے چومیخا کر کے دھوپ مین ڈالدیا تو حق تعالی نے فرشتون کو حکم فرمایا کہ اوسکے گرد اگرد اپنے پرون
او سپر سایہ کر لیا اور فرعون کے حکم سے ایک بڑا پتھر لاکر اوسکے سینہ پر رکھدیا تو آسیہ نے دعا کی کہ یا الٰہی مجھے جنت مین گھر دے وَنَجِّنِي
اور نجات دے مجھکو مِن فِرْعَوْنَ فرعون کے نفس خبیث سے وَعَمَلِهِ اور اوسکے کام سے یعنی اوس سختی اور
عذاب سے جو وہ مجھپر کرتا ہے میری توحید پر ایمان لانے کے سبب وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○ اور
نجات دے مجھکو ظالمون کی قوم سے کہ قبطی ہین اور فرعون کے تابع حق تعالی نے اوس بی بی کی دعا قبول فرمائی اور پتھر
اوسکے سامنے سے اوٹھا دیا اور جنت مین اوسکا گھر اوسے دکھا کر اوسکی روح قبض کی جب اوسکی چھاتی پر پتھر رکھا تو
اوسکی روح نکل چکی تھی اکثر تفسیرون مین ہے کہ اوس بی بی کو حق تعالی نے اوسکے جسم سمیت آسمان پر اوٹھا لیا اور وہ جنت مین ہے
اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ ایمان ہونے کی بدولت کافرون سے ملے ہونے نے اوسکو کچھ ضرر نہین کیا جسطرح حضرت نوح
اور لوط علیہما السلام کی عورتون کو کفر کے سبب انبیا سے ملے ہونے نے کچھ نفع نہین دیا اور یہ مثل حق تعالی نے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون اور سب ایمان والیون کے واسطے بیان فرمائی وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ
اور مریم عمران کی بیٹی کو الَّتِي أَحْصَنَتْ ایسی وہ کہ نگاہ رکھا اوسنے فَرْجَهَا اپنا دامن حرام اور برے کام سے
فَنَفَخْنَا پھر پھونکا ہمنے فِيهِ اوسکے گریبان مین مِن رُّوحِنَا اپنی روح مین سے جو ہمنے پیدا کی تھی وَصَدَّقَتْ
اور تصدیق کی مریم نے بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا اپنے رب کے کلمات کی یعنی اون صحیفون کی جو انجیل کے قبل
نازل ہوے تھے یا اون وعدون کو جو جبرئیل علیہ السلام نے خدا کی طرف سے اوسے کہے کہ لاہب لک غلاما زکیا
وَكُتُبِهِ اور تصدیق کی مریم نے خدا کی کتابون کی یعنی اسکی بھیجی ہوئی سب کتابون کی اور بکسر کے کتابہ پڑھا ہے یعنی انجیل کی یا اوسکی
جو خدا نے لوح محفوظ مین اونکی اور اونکے بیٹے عیسی علیہما السلام کی حکایت لکھی تھی وَكَانَتْ اور تھین مریم مِنَ الْقَانِتِينَ ○
فرمانبردارون مین سے یا ہمیشہ عبادت کرنے والی قانتین مذکر کا صیغہ اسطرف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت مریم کی عبادت مردان کامل کی عبادت
تھی حدیث مین ہے کہ مردون مین تو بہت کمال کو پہونچے ہین لیکن عورتون مین کامل نہین ہوئی مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بی بی

سورۃ الملک مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	وھی ثلثون آیۃ
سورہ ملک مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس آیتیں ہیں

تبارک بزرگ اور بہتر ہے اور ہمیشہ کو ثابت الذی بیدہ الملک وہ جسکے دست قدرت میں بادشاہی ہے
اور اسوا ملک میں تصرف کرنا یعنی جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے وھو علی کل شیء اور وہ سب چیزوں پر جو کچھ چاہے قدیر ○ توانا ہے
الذی خلق الموت وہ خدا جسنے پیدا کی موت والحیوۃ اور زندگی اس سے دنیا میں آدمیون کی موت اور زندگی اور آخرت کی
اونکی زندگی مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حق تعالی نے موت کو ایک گہری بھیڑ کی صورت پر پیدا کیا ہے جسپر اوسکا گذر ہوتا ہے یا جسے اوسکی
بو پہونچتی ہے وہ مرجاتا ہے اور زندگی کو ایک ابلق گھوڑی کی شکل پر پیدا کیا ہے وہ جسپر گذرتی ہے یا جسکو اوسکی بو پہونچتی ہے وہ زندہ ہوجاتا ہے
اور ایک قول کے موافق موت اور زندگی سے دنیا اور آخرت مراد ہے یعنی دنیا اور آخرت کو پیدا کیا لیبلوکم تاکہ آزمائے تمکو یعنی
تمہارے ساتھ آزمایش کرنے والون کا معاملہ کرے تاکہ معلوم ہوجائے کہ تکلیف کا گھر جو دنیا ہے اسمین ایکم کون تم میں سے
احسن عملا بہت نیک ہے عمل کی جہت سے یعنی کسکا اخلاص بہت بڑھا ہوا ہے وھو العزیز اور خدا غالب ہے اپنی بادشاہی
میں ڈرنے والون کو شرمندہ نہین کرتا الغفور ○ بخشنے والا ہے اونکی خطائیں الذی خلق وہ خدا جسنے پیدا کیے سبع
سموات سات آسمان طباقا طبقہ طبقہ ایک ایک پر یعنی عالم میں ہے کہ آسمان دنیا ایک موج مضبوط ہو گئی ہے دوسرا آسمان مرمر
ہے تیسرا لوہا چوتھا سیسا اور بعض نے کہا ہے کہ تانبا پانچوان چاندی چھٹا سونا ساتوان یاقوت سرخ ما تری نہیں دیکھتا ہے اے
دیکھنے والے فی خلق الرحمن خدا کے پیدا کرنے میں آسمان کو من تفوت کچھ خلل اور اختلاف اور تناقض اور عیب
اور کجی فارجع البصر پس پھیر آنکھ کو آسمان کی طرف تاکہ اوسمین تو غور اور فکر کرے ھل تری کچھ دیکھتا ہے تو من فطور ○
کوئی دراڑ یا نقصان ثم ارجع البصر پھر دوبارہ پھیر آنکھ کو کرتین بار بار دیکھ تو کوئی بھی عیب پاتا ہے یعنی اگر ایک بار
دیکھنے سے معلوم نہو تو بار بار دیکھ ینقلب پھریگی الیک البصر تیری طرف تیری آنکھ خاسئا دور عیب دیکھنے سے
وھو حسیر ○ اور وہ تھک جائیگا آسمان کی طرف دیکھنے سے پشیمان ہوت نگاہ پھیرنے سے کہ ہر چند دیکھتا ہے اوسمین کوئی
عیب نہیں پاتا ولقد زینا اور تحقیق کہ زینت دی ہمنے السماء الدنیا آسمان دنیا کو یعنی وس آسمان کو جو زمین سے بہت
نزدیک ہے اور آرایش دی ہمنے بمصابیح چراغون سے یعنی ستارون سے کہ راتون کو چراغون کی طرح روشن ہوتے ہیں وجعلنھا
اور کردیا ہمنے ستارون کو رجوما للشیطین ہنکانے والا شیطانون کو جب چوری کر باتیں سننے کو آسمان کا قصد کرتے ہیں
واعتدنا اور تیار کیا ہمنے لھم شیطانون کے لیے دنیا میں آگ کے تیرون سے جلنے کے بعد عذاب السعیر ○
عذاب جلتی ہوئی آگ کا عقبی میں وللذین کفروا اور اونکے واسطے جو کافر ہوئے شیطان وغیرہ بربھم اپنے رب کے
ساتھ عذاب جھنم عذاب دوزخ کا ہے وبئس المصیر ○ اور بری جگہ پھرنے کی ہے دوزخ اذا القوا جب

ڈالے جائینگے کافر فِيهَا دوزخ مین تو سَمِعُوا لَهَا سنینگے دوزخ سے شَهِيقًا آواز گدھے کی ایسی جو بہت بری اور مکروہ آواز ہو
ہو یعنی جب کافرون کو دوزخ مین لائینگے تو دوزخ شور و فریاد کریگی وَهِيَ تَفُورُ اور وہ جوش ماریگی اور اونکو اپنے اندر پیچائیگی
جیسے کہ پشت جوش کھاتی ہوئی دیگ مین تَكَادُ تَمَيَّزُ قریب ہوگا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے دوزخ مِنَ الْغَيْظِ غصہ کے مارے
کافرون پر كُلَّمَا أُلْقِيَ جب ڈالا جائیگا فِيهَا دوزخ مین فَوْجٌ گروہ مشرکون یا فاسقون یا ظالمون کا تو جو گناہ اونکے دوزخ مین
داخل ہونے کا سبب ہوگا اوسے سَأَلَهُمْ پوچھینگے اونسے خَزَنَتُهَا دوزخ کے خازن فرشتے ملامت کی رو سے کہ اے مشرکو او
ر گنہگارو أَلَمْ يَأْتِكُمْ کیا نہین آیا تمہارے پاس نَذِيرٌ ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر کیا تمہاری طرف مبعوث نہین
ہوا جو تمکو خدا کی طرف بلاتا اور اوسکے عذاب سے ڈراتا اور اپنی نصیحت سے سمجھاتا قَالُوا بَلَىٰ تو کہینگے کیون نہین قَدْ جَاءَنَا بیشک آیا
ہمارے پاس نَذِيرٌ ڈرانے والا فَكَذَّبْنَا تو جھٹلایا ہمنے اوسکی بات یعنی پیغمبر کی تکذیب کرنے مین ہمنے زیادتی کی یہانتک
کہ رسول کرنے اور رسول ہونے کی ہمنے تکذیب کی وَقُلْنَا اور کہا ہمنے رسولون کو کہ اسطرح مَا نَزَّلَ اللَّهُ نہین اوتاری ہے
اللہ نے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو تم کہتے ہو وعدہ و وعید امر نہی اور ہمنے کہا کہ إِنْ أَنْتُمْ نہین ہو تم اے رسولو إِلَّا فِي ضَلَالٍ
كَبِيرٍ مگر بڑی خطا مین کہ باوجود آدمی ہونے کے نبوت کا دعوی کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ خطاب دوزخ کے فرشتون کا ہے
کافرون سے یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے جواب مین کہینگے کہ تم نہ تھے مگر بڑی گمراہی مین یا نہین ہو تم اب مگر بڑے عذاب مین وَقَالُوا
اور کہینگے کافر کہ دنیا مین لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اگر ہوتے ہم کہ سنتے پیغمبرون کی بات اور اونسے بحث نکرتے اور مطلبون اور مقصدون کی
تفتیش نہ کرتے اسواسطے کہ اونکے معجزات سے اونکے سچے ہونے کی علامتین اونکے احوال سے ظاہر تھین أَوْ نَعْقِلُ یا سمجھتے اونکے
کلام کے معنی اور فکر کرتے اونکی حکمت کے نورون مین اسواسطے کہ اونکے اقوال اور افعال ہم معائنہ کرتے تھے تو مَا كُنَّا نہوتے ہم
آج فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ دوزخ کے لوگون مین فَاعْتَرَفُوا اقرار کرینگے بِذَنْبِهِمْ اپنے گناہ کا اور اوس وقت
اقرار کرنا کچھ فائدہ نہ دیگا فَسُحْقًا پس دوری ہو جیو میری رحمت سے لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ دوزخ کے رہنے والون کو إِنَّ
الَّذِينَ يَخْشَوْنَ بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہین رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خوف
آثار خلق سے چھپاتے ہین اور تنہائیون مین نالہ و فریاد کرتے ہین روتے ہین عین المعانی مین ہے کہ غیب سے دل مراد ہے کہ خلق سے پوشیدہ ہے
اور خدا پر ظاہر ہے یعنی دل مین ڈرتے رہتے ہین لَهُمْ مَغْفِرَةٌ اونکے واسطے بخشش ہے گناہون کی وَأَجْرٌ كَبِيرٌ اور
اجر بڑا کہ بہشت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سختیون اور مکروہات سے بےخوف ہونا یعنی ڈرنے والون کو اوس چیز سے امان کی
خوشخبری ہے جس سے ڈرتے ہین نظم لَا تَخَافُوا فرمودہ ترسندہ است ‡ ہر کہ می ترسد مبارک بندہ است ‡ خوف و خشیہ خاص
دانایان بود ‡ ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود ‡ لکھا ہے کہ کفار قریش شہوات عیش مین مسرور اور مغرور ہو کر رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے باب مین بے ادبانہ باتین کہتے تھے اور چونکہ قرآن اوترنے کے ذریعے سے کبھی قدر اونکی باتون کا بھید
کھل گیا تو باہم اونھون نے تدبیر کی اور یہ رائے قرار دی کہ آپس مین محمد کی باتین آہستہ آہستہ کیا کرین تاکہ اونکا خدا

نہ سنے اور اونکو آگاہ نہ کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَسِرُّوْا اور چھپاؤ تم قَوْلَكُمْ اپنی بات پیغمبر کے باب میں اَوِ اجْهَرُوْا
بِهٖ یا ظاہر کرو اوسے یعنی دونوں باتیں اوسکے نزدیک یکساں ہیں اِنَّهٗ بیشک خدا بے حق عَلِيْمٌ جانتا ہے بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ۝ وہ چیز جو سینوں میں ہے قبل اسکے کہ زبان پر آئے تو جو دل کی چھپی باتوں سے واقف ہے اوسپر کچھ پوشیدہ نہوگا وہ
دل کی بات زور سے کہیں خواہ آہستہ اَلَا يَعْلَمُ کیا نہیں جانتا ہے جو کچھ دلوں میں ہے مَنْ خَلَقَ وہ جسنے پیدا کیے دل
وَهُوَ اللَّطِيْفُ اور وہ جانتا ہے چیزوں کے باطن اور اونکی حقیقتیں الْخَبِيْرُ۝ ع آگاہ ہے موجودات کے ظاہر اور دقائق سے
هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ وہ ہی خدا جسنے کیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین کو ذَلُوْلًا نرم تاکہ اوسپر تمکو سیر کرنا
اور چلنا آسان ہو فَامْشُوْا پس چلو فِيْ مَنَاكِبِهَا زمین کے اطراف و جوانب میں وَكُلُوْا اور کھاؤ مِنْ رِّزْقِهٖ
روزی حلال خدا کی دی ہوئی جو اوسنے تمہارے واسطے مقرر اور مقدر کردی ہے وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۝ اور اوسکی طرف ہے
بازگشت تمہاری تو اوسکی شکرگزاری کرو ءَاَمِنْتُمْ کیا بیخوف ہوگئے تم اے کافرو مَّنْ فِي السَّمَآءِ اوس سے جو آسمان پر ہے تمہارے
زعم میں یعنی حق تعالی سے یا مقرب فرشتے سے جو عذاب پر مقرر ہے کہ وہ جبریل علیہ السلام ہیں خلاصہ کلام یہ ہے کہ تم بیخوف ہوگئے ہو
اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ اس بات سے کہ حق تعالی یا جبریل اوسکے حکم سے دھنسا دیں تمکو زمین میں فَاِذَا هِيَ پھر اوس وقت
زمین تمہارے دھنسنے کے بعد تَمُوْرُ۝ پھرے اور اضطراب کرتی ہوئی تمکو بہت نیچے ڈالدے اَمْ اَمِنْتُمْ کیا تم نڈر ہوگئے
مَّنْ فِي السَّمَآءِ اوس سے کہ آسمان میں ہے اوسکا عرش یعنی حق تعالی یا اوسکا مقام آسمان میں ہے تمہارے زعم کے موافق یا مقرب
فرشتہ حضرت جبریل جو آسمان پر ہیں اوس سے تم نڈر ہوگئے اَنْ يُّرْسِلَ یہ کہ بھیجے عَلَيْكُمْ تمپر حَاصِبًا سنگریزے جیسے
قوم لوط پر پتھر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ پھر جلدی ہی جانوگے تم عذاب دیکھکر کہ كَيْفَ نَذِيْرِ۝ کیسا تھا میرا ڈرانا اور اوس
تمہارے جاننے سے کچھ فائدہ نہوگا وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ اور تحقیق کہ تکذیب کی اپنے رسولوں کی اونھوں نے جو تھے
مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اِن بانکے کافروں سے یعنی اگلی امتوں کے تکذیب کرنے والے اور اپنی تکذیب کی شامت سے ہلاک ہوئے
فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسی تھی اونپر نَكِيْرِ۝ میری سختی یا میرا انکار یا میرا عذاب نازل کرنا اَوَلَمْ يَرَوْا کیا وہ نہیں جانتے
اور نہیں دیکھتے اِلَى الطَّيْرِ چڑیوں کی طرف فَوْقَهُمْ اپنے سروں پر ہوا میں صٰٓفّٰتٍ صف کھینچے اور قطار باندھے
اپنے پر کھولے ہوئے وَّيَقْبِضْنَ اور سمیٹ لیتی ہیں بازو پھیلانے کے بعد مَا يُمْسِكُهُنَّ نہیں نگاہ رکھتا اونکو ہوا میں
خلاف طبع بازو پھیلانے اور سمیٹنے کے وقت اِلَّا الرَّحْمٰنُ مگر خدا بڑے رحم والا کہ اوسنے ہر ایک قسم کی چڑیا کو ایک خاص شکل صورت
ہیئت طبیعت دی ہے اور اونکے اوڑنے کے اسباب ہوا میں مہیا کیے اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بیشک خدا سب چیزیں بَصِيْرٌ۝
دیکھتا ہے اَمَّنْ آیا کون ہے جو کہہ سکے کہ هٰذَا الَّذِيْ یہ وہ ہے جو حمایت کی رو سے هُوَ جُنْدٌ وہ مددگار ہے اور لشکر لَّكُمْ
تمہارے واسطے يَنْصُرُكُمْ مدد دیتا ہے مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ خدا کے سوا اوسکے عذاب اور غضب سے اِنِ الْكٰفِرُوْنَ
نہیں ہیں کافر اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ۝ مگر فریب میں شیطان کے کہ وہ کہتا ہے کہ تمپر عذاب نہ نازل ہوگا اَمَّنْ هٰذَا جب

ع ۱۲

[illegible] ... [illegible]ان

الَّذِیْ آیا وہ کون ہے جو اشارہ کرسکے اوسکی طرف کہ یہ وہی ہے جو محض عنایت سے یَرْزُقُکُمْ روزی دیتا ہے تمکو اِنْ اَمْسَکَ
اگر روکے اللہ رِزْقَہٗ اپنی روزی تمسے یعنی روک لے یا وہ اسباب باطل اور رسائل کہ جو رزق حاصل ہونے کے وسیلے
اور واسطے ہیں یعنی اگر خدا تمسے رزق روکے تو وہ کون ہے جو تمکو روزی دے سکے اور کافر جانتے ہیں کہ خالق اور رازق وہی ہے اور انکا
کفر نادانی کے سبب سے نہیں بَلْ لَّجُّوْا بلکہ اڑے اور بڑھے ہیں فِیْ عُتُوٍّ لڑائی اور تکبر میں حق کے ساتھ وَّنُفُوْرٍ ۝ اور
بھاگنے میں حق سے اور راستی سے اور نفرت کرتے ہیں اَفَمَنْ یَّمْشِیْ کیا جو کوئی چلتا ہے مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖ سر جھکا
اپنے منھ پر یعنی سر جھکائے چلتا ہے آگے پیچھے داہنے بائیں نہیں دیکھتا اَهْدٰۤی بہت راہ پائے ہوے ہے اَمَّنْ یَّمْشِیْ
یا وہ جو چلتا ہے سَوِیًّا سیدھا کھڑا اور سب طرف دیکھتا ہے اور وہ چلتا ہے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ سیدھی راہ پر
جو مقصد اور منزل مقصود کو پہونچا دینے والی ہے پہلی مثل گمراہ کافر کے واسطے ہے جو گمراہی کے جنگل میں حیران اور سرگردان جاتا ہے اور دوسری
پایا ہوا اور راہ حق پر بصیرت کی روسے چلتا ہے یا مومن فرق است میان آنکہ از روی یقین ﴿ با دیدہ بینا رود وانکہ درو بین و با آنکہ
دو چشم بستہ چو دستانکسی ﴿ ہر گوشہ ہمی پوید بظن و تخمین ﴿ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مشرکوں سے کہ وہ خدا جسکی
طرف میں تمکو بلاتا ہوں وہ وہی ہے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَکُمْ پیدا کیا تمکو وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ اور دی اوسنے
سماعت تاکہ حق باتیں سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھیں تاکہ قدرت کی دلیلیں دیکھو وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دل اور ادراکات الٰہی کے
مضمون اور مصنوعات بادشاہی کی باریکیوں میں فکر اور غور کرو اور تم بہت دیکھتے سنتے ہو مگر قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ۝
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ان نعمتوں کا قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ کہ خدا وہ خدا ہے کہ پیدا کرنے کے بعد اوسنے تمکو پراگندہ کیا فِی
الْاَرْضِ زمین میں یعنی ہر ایک کو ایک منزل اور مکان اور راہ اور کام دیا تاکہ تم عبادت کرو اور فرمانبرداری کرتے رہو وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
اور اوسکی طرف پھیرے جاؤ گے تاکہ اپنے کاموں اور اپنی باتوں کی جزا پاؤ وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں مشرک پیغمبر صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم اور اونکے یاروں سے کہ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ کب ہوگا یہ وعدہ حشر کا اور جزا پانے کا اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝
اگر ہو تم سچے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونکے جواب میں کہ اِنَّمَا الْعِلْمُ سوا اسکے نہیں کہ قیامت کا علم یعنی
اوسکے آنے کا وقت جاننا عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہے اوسکے سوا اور کوئی اسکی اطلاع نہیں رکھتا وَاِنَّمَاۤ اَنَا اور نہیں
ہوں میں مگر نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ ڈرانے والا ظاہر یعنی قیامت آنے سے میں تمکو ڈراتا ہوں لیکن اوسکے آنے کا وقت میں نہیں
جانتا فَلَمَّا رَاَوْهُ پھر جب دیکھینگے وعدہ کی ہوئی چیز کو کہ وہ قیامت ہے زُلْفَةً اپنے نزدیک تو سِیْٓـَٔتْ بُرے ہو جاوینگے اور بگڑ جاوینگے
وُجُوْهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا منھ اونکے جو کافر ہوے یعنی غم اور رنج کا اثر اونکے چہروں پر ظاہر ہوگا وَقِیْلَ اور کہا جاویگا یعنی دوزخ کے
فرشتے اونسے کہینگے کہ هٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ یہ وہ ہے کہ تم بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝ اوسکی تمنا کرتے تھے اور اوسکی
طلب میں جلدی کرتے تھے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کافر ہمیشہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی موت کی تمنا اور آپکے
صحابہ کے ہلاک ہونے کی آرزو رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فرمایا کہ قُلْ اَرَءَیْتُمْ کہہ دیکھو تو اِنْ

اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ اگر ہلاک کرے خدا مجکو وَمَنْ مَّعِيَ اور وہ جو میرے ساتھ ہین مومن اَوْ رَحِمَنَا یا بخشش ہمکو اور ہماری اجل مین
تاخیر کرے فَمَنْ تو کون ہی وہ جو يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ پناہ دے کافرون کو مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب دردناک سے یعنی ہماری
موت سے تمکو کچھ فائدہ نہین یا وہ ہماری زندگی تمپر سے عذاب دفع کریگی مراد یہہ ہی کہ ایمان اور توحید کے سوا عذاب الٰہی سے تمکو کوئی نجات
دینے والا نہین تو اوروں کی موت کے انتظار مین رہنا کیا فائدہ دیگا قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسپر ایمان لانا نجات کا سبب ہی
هُوَ الرَّحْمٰنُ وہ ہی خدا بڑا رحم کرنے والا اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لایا ہون مین اوسکا وَعَلَيْهِ اور اوسپر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْنَا
توکل کیا ہی ہمنے اور اپنا کام اوسپر ہمنے چھوڑا ہی فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہی کہ جانو گے تم یعنی عذاب دیکھکر تم معلوم کرلوگے کہ حقیقت مین
مَنْ هُوَ کون ہی وہ ہم یا تم فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ بتاؤ مجکو کہ اِنْ اَصْبَحَ
اگر ہوجاوے مَاۗؤُكُمْ تمہارا پانی یعنی چاہ زمزم کا پانی یا میمون حضرمی کے کنوے کا پانی غَوْرًا زمین کے اندر گیا ہوا اسطرح
کہ ڈول رسی اوس تک نہ پہونچے فَمَنْ تو کون ہی وہ جو يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ لاوے تمہارے واسطے پانی مَّعِيْنٍ ۝ ظاہر جاری یا بہتا ہوا
ایسا کہ سب دیکھین بعض صحابہ کا قول ہی کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ الْعٰلَمِيْنَ تفسیر زاہدی مین مذکور ہی کہ ایک زندیق نے
سنا کہ ایک معلم اپنے شاگرد کو پڑھاتا تھا کہ فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ تو اوس ملعون زندیق نے جواب دیا کہ بِالْمِعْوَلِ وَالْمُعِيْنِ یعنی بیلچہ اور مددگار کے
سبب سے پانی کو پھر نکال لینگے اوسی رات کو اندھا ہوگیا اور ہاتف نے آواز دی کہ تیری آنکھ کے چشمہ کا پانی غائب ہوگیا ہی کہ بیلچہ اور مددگار
پھیر لاوین مثنوی معنوی مین ہی مثنوی فلسفی منطقی مستہان ٭ میگذشت از سوی مکتب آن زمان ٭ چونکہ بشنید آیت آن ناپسند
گفت آریم آب را ما بر بلند ٭ ما بزخم بیل وتیزی تبر ٭ آب را آریم از پستی زبر ٭ شب بخفت و دید او یک شیر مرد ٭ زد طپانچہ ہر دو چشمش
کور کرد ٭ گفت زان دو چشمۂ چشم ای شقی ٭ با تبر نوری برآر ار صادقی ٭ روز برجست و دو چشمش کور دید ٭ نور فائض ز دو چشمش ناپدید ٭

اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	سُوْرَةُ نٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ وفی بعض المصاحف سورۃ ن والقلم ۱۲
باون آیتین ۵۲ ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ نون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ

نٓ حروف مقطعہ قانون حساب سے عددون پہ دلالت کرتے ہین اور بعضون کے قول کے موافق یہہ ہی کہ اس امت کے ملک اور بادشاہی کی
نہایت اوس سے جان سکتے ہین مگر ایک کی فہم اوسے نہین پہونچ سکتی اور یہود نے اسمین سے بعض کو لیا اور بعض کو چھوڑ دیا اور اونپر مشتبہ ہوگیا
جیسا کہ سورۂ آل عمران مین ذکر ہوا اور بعض علما اوسے اسماء الٰہی کے حروف اول جانتے ہین جیسا کہ حروف نون مین کہا ہی کہ اسم
نور اور ناصر کا اول ہی اور معالم مین کہا ہی کہ اسم رحمٰن کا آخر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سورت کا نام ہی یا لوح نور ہی یا بہشت مین ایک
نہر کا نام ہی یا مومنون کے واسطے نصرت الٰہی کی قسم ہی اور روایت صحیح اور مشہور یہہ بات ہی کہ نون مچھلی کا نام ہی اور اوس سے مچھلی کی
جنس مراد ہی یا وہ مچھلی مراد ہی جسکی پشت پر زمین ہی اور اوسے لیوثا کہتے ہین یا بہموت اور وسیط مین اپنی اسناد صحیح کے ساتھ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ پہلی

خدا نے پیدا کی وہ قلم تھا پھر نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہے اور قلم نے اوس دوات سے لکھا جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا اس تقدیر پر حق تعالیٰ نے
قسم کھائی دوات کی وَالْقَلَمِ اور قسم قلم اعلیٰ کی کہ نور سے ہے اور اوسکا طول مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ قلم
مراد ہے جس سے کتابت کرتے ہیں اور دین و دنیا کے مصالح میں اوسکے فائدے بہت ہیں وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ اور اوسکی قسم
کھاتا ہے جو کچھ ملائکہ حفظہ لکھتے ہیں احکام وحی یا جو کچھ اونکو حکم ہوتا ہے تبیان میں ابن عباس سے نقل ہے کہ نون من ہے اور قلم زبان اور
مَا يَسْطُرُونَ وہ ہے جو کچھ حفظہ بندے پر لکھتے ہیں حق تعالیٰ نے ان چیزوں کی قسم کھا کر فرمایا مَا أَنْتَ نہیں ہے تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بِنِعْمَةِ رَبِّكَ اپنے رب کی رحمت اور حفاظت سے بِمَجْنُونٍ ۝ دیوانہ یہ ولید بن مغیرہ کا جواب ہے کہ حضرت
کو معلم مجنون کہتا تھا بحر الحقائق میں ہے کہ کلمہ نون علم اجمالی کی طرف اشارہ ہے جو احدیت ذاتیہ جمعیہ میں مندرج ہے اور قلم علم تفصیلی کی
طرف اشارہ کرتا ہے جو واحدیت اسمائیہ میں مندرج ہے تو حق تعالیٰ نے قسم کھائی علم اجمالی کی جو احدیت میں ہے اور علم
تفصیلی کی قسم کھائی جو واحدیت میں ثابت ہے اور اوس چیز کی قسم کھائی جو اوسکے قلم کرم نے دوات قدیم سے لکھا ہے یعنی حروف الٰہیہ
مجردہ علویہ اور کلمات ربانیہ مرکبہ سفلیہ ان چیزوں کی قسمیں کھا کر فرمایا کہ تو اپنے رب کی نعمت اور رحمت سے پوشیدہ کیا گیا
نہیں ہے یعنی تجھ سے ازل اور ابد کے اسرار پوشیدہ نہیں کیے ہیں وَإِنَّ لَكَ اور تحقیق کہ تیرے واسطے لَأَجْرًا اجر اور ثواب ہے بار
نبوت اوٹھانے میں غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ احسان رکھا ہوا یعنی بے کسی کے واسطے کے جسکا احسان اوٹھانا پڑے حق تعالیٰ نے تجھے
عطا فرمایا ہے یا وہ اجر بغیر منقطع ہے یعنی ہمیشہ ہے کہ منقطع ہو جاوے اوس ہرگز اوسمین خلل ہی نہیں وَإِنَّكَ اور بیشک تو لَعَلٰى
خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ بڑے دین پر ہے کہ وہ دین اسلام ہے یا تم بزرگ خو پر ہو کہ وہ جو کسی کو نہ تھی اسواسطے کہ اپنی قوم سے تم سختیاں
اوٹھاتے ہو کہ کسی کو اوسکے اوٹھانے کی قوت نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ خلق سے قرآن مراد ہے کہ حق تعالیٰ نے آپکو عطا فرمایا ام المومنین
حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کی کیفیت پوچھی فرمایا کہ آپکا خلق قرآن ہے
سلسلۃ الذہب میں ہے نظم بود ہم بحر کرمت ہم کان ہم گوہر خلق کان خلقہ القرآن وصف خلقش کہ قرآن ست خلق را
نعت او چہ امکان ست محمد حکیم قدس سرہ نے فرمایا کہ کوئی خلیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھکر نہ تھا اسواسطے کہ آپنے
اپنی خواہش سے ہاتھ اوٹھایا اور اپنے کو بالکل حق تعالیٰ کے ساتھ چھوڑ دیا امام قشیری قدس سرہ نے کہا ہے کہ آپ بلا سے منحرف
ہوئے اور نہ عطا سے پھرے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آپکو کوئی مقصد اور مقصود خدا کے سوا نہ تھا اور آپکے اخلاق کے حقائق کا
ایک شمہ رسالہ مرات الصفا فی صفات المصطفیٰ میں مذکور ہوا ہے اور جواہر التفسیر میں بھی مسطور ہے فَسَتُبْصِرُ پس قریب ہے کہ
دیکھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَيُبْصِرُونَ ۝ اور دیکھیں تمہارے معاند اہل مکہ یعنی جسوقت اونپر عذاب نازل ہوگا تو
معلوم ہو جائیگا کہ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝ کسکے ساتھ ہے تم میں سے فتنہ اور بلا یا تم میں سے کس گروہ میں دیوانہ ہے یعنی اوسوقت
اونہیں معلوم ہو جائیگا کہ وہ دیوانے ہیں یا تم إِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ أَعْلَمُ وہ جانتا ہے بِمَنْ ضَلَّ
اوسے جو گمراہ ہو گیا عَنْ سَبِيلِهِ اوسکی راہ سے جو سیدھی ہے اور حقیقت میں ایسا ہی آدمی دیوانہ ہوتا ہے وَهُوَ أَعْلَمُ اور وہ

خوب جانتا ہے بِالْمُهْتَدِينَ ۝ راہ پائے ہوؤن کو کمال عقل کے ساتھ کہ وہ مومن ہین فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ پس
اطاعت مت کر تکذیب کرنے والون یعنی مکہ کے مشرکون کی جو تجکو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہین وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ دوست
رکھتے ہین وہ یہ بات کہ تو نرمی کرے اونکے ساتھ اور شرک پر اونکو ملامت نہ کرے فَيُدْهِنُونَ ۝ تو وہ بھی چکنی باتین اور نرمی
کرین اور تیرے دین پر طعنہ نکرین وَلَا تُطِعْ اور نہ فرمانبرداری کر كُلَّ حَلَّافٍ ہر جھوٹی قسم کھانے والے کی کہ وہ ابوجہل ہے یا
اخنس بن شریف یا اسود بن عبد یغوث اور بہت صحیح اور مشہور ولید بن مغیرہ ہے کہ بہت جھوٹی قسمین کھاتا تھا مَهِينٍ ۝ ذلیل
یا ذلیل و خوار بے حقیقت بے مقدار هَمَّازٍ عیب کرنے والا لوگون کے پیٹھ پیچھے یا طعن کرنے والا مَشَّاءٍ چلنے والا
بِنَمِيمٍ ۝ لا کر چغلی کے ساتھ لوگون کے درمیان یا چغلی کھانے والا مَنَّاعٍ بڑا منع کرنے والا لِلْخَيْرِ خیر کا یا منع کرنے والا ایمان
اور احسان سے مُعْتَدٍ ظلم کرنے والا اور حد سے گذر جانے والا أَثِيمٍ ۝ بڑا گنہگار یا زناکار عُتُلٍّ بدخو اور درشت خو بَعْدَ
ذَٰلِكَ ان عیبون کے بعد زَنِيمٍ ۝ حرامزادہ زنا فہ یا تحقیق کہ اوسکا باپ معلوم نہین لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ اٹھارہ برس کا تھا اور
مغیرہ نے دعوی کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اسکا باپ ہون اور اوسے اپنے ساتھ لیا تفسیر زاہدی مین ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت
قریش کی محفل مین ولید کے سامنے پڑھی ولید نے جس عیب کو خیال کیا اپنے مین پایا مگر حرامزادہ ہونا آپ جی مین کہا کہ مین قریش کا
سردار ہون اور میرا باپ مشہور و معروف ہے اور مین جانتا ہون کہ محمدؐ جھوٹ نہین کہتے مجھے انھون نے حرامزادہ جو کہا تو یہ مبہم کیونکر ہے
الغرض تلوار کھینچکر اپنی مان کے پاس آیا نزدیک اوسے بہت دھمکایا کہ سچ بتا آخر اوسنے اقرار کیا کہ تیرا باپ عورتون کے حق مین بے
طاقت اور بے سر تھا یعنی بالکل نامرد تھا اور اوسکے بھتیجے اوسکی میراث کی تاک مین تھے مجھے شک آیا فلان شخص کے غلام کو مین نے قریب بلا کر
ٹھہرایا اور اوس سے تیرے باپ کا کام لیا اسطرح تجھے پیدا کیا تو اوسکا نطفہ ہے بیشک حرامزادہ ہے اور اوس عورت کی بات سچ ہونے پر کھلی ہوئی
دلیل یہ ہے کہ ولید کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بڑی خصومت اور عداوت تھی بابت جرم و گناہ مدعی از فعل ما ست
کو یہ خطاب ہے اور وہ خاکسار کر دو أَنْ كَانَ اس جہت سے کہ وہ ہے اور پڑھے ہمزہ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا اسواسطے کہ وہ ہے
ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝ مال اور اولاد والا اے ہمارے حبیب ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو کہ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ جب
پڑھی جاتی ہین اوسپر آيَاتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ کہتا ہے یہ باتین کہانیان ہین پہلے لوگون کی
سَنَسِمُهُ قریب ہے کہ نشان کرین ہم داغ دیکر عَلَى الْخُرْطُومِ ۝ اوسکی ناک پر یا اوسکو ہم سیاہ رو کرینگے اور اوسکا عیب
ہم ایسا کھولین کہ پھر وہ نہ چھپا سکے اور تفسیر مین ہے کہ جنگ بدر کے دن اوسکی ناک پر زخم لگا اور اوسکا نشان باقی رہا إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ
بیشک ہمنے آزمایا اہل مکہ کو قحط اور گرانی اور زوال نعمت سے كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ جسطرح آزمایا ہمنے باغ والے
والون کو میوے زائل کر دینے سے لکھا ہے کہ ولایت یمن مین صنعا کے نواح مین ایک مرد صالح کا باغ تھا میوے توڑنے کے دن
فقیرون کو بلاتا اور درختون کے نیچے جو گرا پڑا تھا جس میوے تک ہاتھ نہ پہنچتا یا ہوا جھونکے درخت سے گرا پا جو میوہ
چھوٹنے کے گرتا سب فقیرون کو دیدیتا اور اوس باغ کے حاصلات کا دسوان حصہ بھی فقیرون کو بانٹتا جب اوسکے

وفات کی تو اوسکے بیٹون نے کہا مال تھوڑا ہی اور عیال بہت اگر ہم ایسا کرینگے جیسا ہمارا باپ کرتا تھا تو ہمپر زندگی اور معیشت تنگ
ہو جائیگی صبح سویرے جب فقیرون کو خبر بھی نہو ہم جائین اور میوہ توڑ لائین اور اس بات پر باہم قسمیہ ہوئے جیسا کہ حق تعالی
فرماتا ہے اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝ یاد کر جب قسم کھائی باغ ضروان کے وارثون نے کہ فقیرون سے چھپاکر
اوس باغ کا میوہ توڑ لائین اوس حال مین کہ داخل ہون صبح کے وقت یعنی صبح سویرے تو ایسی قسم کھائی وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ اور
استثنا نہ کیا یعنی انشاء اللہ نہ کہا اس بات نیت کرکے سو رہے تو حکم الہی نازل ہوا فَطَافَ عَلَيْهَا تو آئی اوس باغ پر
طَآئِفٌ بلا گھومنے والی مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اور وہ سوتے تھے یعنی وارث بیٹے
فَاَصْبَحَتْ تو ہو گیا وہ باغ اوس بلا کے سبب كَالصَّرِيْمِ ۝ اوس باغ کا ایسا جسکا میوہ ٹوٹ چکا ہو اور چن گیا
ہو ایسا کہ اوسمین کچھ نہ باقی رہا ہو وہ اس حال سے بیخبر تھے جب صبح ہوئی فَتَنَادَوْا تو ایک نے دوسرے کو پکارا مُصْبِحِيْنَ ۝ صبح
کرتے ہوئے یعنی صبح ہوتے ایک نے دوسرے کو پکارا اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ یہ کہ صبح سویرے چلو اپنی کھیتی کاٹنے کی طرف
یعنی جو پھل پکے ہوئے ہین اونہین توڑنے کو اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝ اگر ہو تم میوے کاٹنے والے اور اوس باغ مین خرمے
درخت تھے پس وہ سر اوٹھا کے باغ کو چلے فَانْطَلَقُوْا پس چلے باغ کی طرف وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝ اور وہ چپکے چپکے
باتین کرتے تھے تاکہ کوئی نہ سن لے اور باتون کا مطلب اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝ یہ کہ نہ آنے پاوے
آج تمپر کوئی فقیر یعنی تمہارے باغ مین آگے سابق کی طرح حصہ پانے کو اور ہمارے حصہ مین کمی ہو جاوے وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ
قٰدِرِيْنَ ۝ اور صبح گئے باغ کی طرف فقیرون کو محروم اور باز رکھنے کے قصد سے قادر اپنے اعتقاد مین میوے توڑنے اور چننے پر
فَلَمَّا رَاَوْهَا پھر جب باغ کو دیکھا اوسکے برخلاف جیسا چھوڑا تھا تو قَالُوْٓا بولے ایک دوسرے سے کہ اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝
بیشک ہم بھولے باغ کی راہ اسواسطے کہ ہمارا باغ تو کل میوے سے بھرا ہوا تھا اور یہ باغ خالی ہے پھر بعض نے غور و تامل کیا تو درو دیوار کو
نشانیون سے پہچانا کہ وہ باغ تو اونہین کا ہے تو بولے بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ ہم راہ نہین بھولے بلکہ ہم بے نصیب ہین اوسکے
حاصلات اور میوے سے باین جہت کہ ہمنے فقیرون کو باز رکھا اور انشاء اللہ نہین کہا تھا قَالَ اَوْسَطُهُمْ کہا اوسنے
جو اونمین فاضل تھا عقل کی رو سے یا بڑا تھا سن مین یا بہت صائب اور پختہ تر تھا رائے مین کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا مین نے
کہا تھا مین نے تم سے کل کہ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ کیون نہین یاد کرتے ہو تم خدا کو بزرگی کے ساتھ اور انشاء اللہ کیون نہین کہتے
تو قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ بولے وہ کہ پاک ہے ہمارا رب اس بات سے کہ ہم پر ظلم بھیجے بلکہ اوسنے ہمپر ظلم کیا ہو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝
یقینی ہمہی تھے ظلم کرنے والے اپنے اوپر فقیرون کو محروم اور باز رکھکر فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ پھر متوجہ ہوا اونمین سے
بعض نے بعض کی طرف يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ ملامت کرتے تھے باہم ایک دوسرے کو کہ تو نے یہ خیال کیا تھا اور عذر کرتا اور
کہتا تو بھی تو اس بات پر راضی تھا غرض کہ اپنے گناہ کے مقر ہوئے اور عجز و بیچارگی کی راہ سے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ بولے ہاے
ہمپر اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝ بیشک ہم ہین حد سے گذرنے والے گناہگار ہین کہ ہمنے انشاء اللہ نہ کہا اور فقیرون کو

محروم کیا عَسٰی رَبُّنَا چاہیے کہ ہمارا رب کہ ہم اوسکے کرم سے امیدوار ہین اَنْ يُّبْدِلَنَا یہ کہ بدلے ہمکو خَيْرًا مِّنْهَآ
بہتر اوس باغ سے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا تحقیق کہ ہم اپنے رب کی طاعت کی طرف رٰغِبُوْنَ ○ رغبت کرنے والے ہین توبہ اور طلب
عفو کے بعد پس حق تعالیٰ نے اونکو بخشدیا اور باغ انگور سے لدا ہوا حیوان نام اونکو عطا کیا ابن مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ جسنے
وہ باغ دیکھا تھا اوسنے مجھے خبر دی کہ مین نے اوس باغ مین انگور کا خوشہ دیکھا سیاہ مرد کے برابر کھڑا ہوا محققون نے کہا ہے کہ جو کوئی
بلا مین گرفتار ہوا اور اوسکا مال و متاع تلف ہو تو اوسے چاہیے کہ وہ عذر اور نالہ کرے اور جانے کہ وہ بلا اوسکے استحقاق کے سبب
اوسپر نازل ہوئی پھر اپنے گناہ کا اقرار کرے اور حضرت رب العزت کی طرف پھرے تو اللہ جل شانہ اوس سے بہتر اور بڑھ کر اوسے عطا
فرماتا ہے جو اوس سے تلف ہوا ہے جیسا ان لوگون کو باغ ضروان کے بدلے باغ حیوان اوسنے عطا فرمایا حضرت مولانا روم اسی مضمون کی
خبر دیتے ہین جہان پر فرماتے ہین کہ قطعہ او لم شکست و سر کہ بریخت ◦ من نگفتم کاین چنین ماتم کرد ◦ صد خم شہد جانی از پئے آن ◦
عوضم داد و شادمانم کرد ◦ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط اسی طرح ہے عذاب کرنا خدا کا دنیا مین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م
اور البتہ عذاب آخرت کا سب سے بڑا ہے اس جہت سے کہ یہ عذاب جلد جاتا ہے اور زوال پاتا ہے اور اوس جہان کا عذاب ابدالآباد باقی رہتا ہے
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ع اگر ہوتے لوگ کہ جانتے تو البتہ جو باتین موجب عذاب ہین اونسے پرہیز کرتے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ
تحقیق کہ پرہیزگارون کے واسطے عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس یعنی آخرت مین یا جوار اقدس مین جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○
بہشتین ہین نعمت سمیت کافر کہتے تھے کہ یہ جنت اور نعمت جو مسلمان کہتے ہین اول تو پیدا ہی نہین کی گئین اور اگر بالفرض ہون
بھی تو پہلے ہمین ملینگی جسطرح دنیا مین مسلمانون سے زیادہ ہم خوشحال ہین اسی طرح عقبیٰ مین بھی ہونگے حق تعالیٰ اونکے قول کو رد فرماتا ہے
کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ کیا کرینگے ہم مسلمانون کو كَالْمُجْرِمِيْنَ ○ط مشرکون کے مثل حصول نجات اور وصول درجات مین
مَا لَكُمْ وقفہ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ج کیا ہے تمکو ای کافرو کیسا حکم کرتے ہو مشرکون کو موحدون سے برابر کرتے یا موحدون پر اونکو
فضیلت دیتے ہو یہ التفات تعجب اور استبعاد کی راہ سے ہے اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ○لا کیا تمکو کوئی نوشتہ نازل
ہوا ہے آسمان سے کہ تم اوسمین پڑھتے ہو کہ کافر جزا اور سزا مین مسلمانون کے مثل ہونگے اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ○ج
کیا بیشک تمہارے واسطے ہے اوس نوشتے مین جو کچھ تم چاہتے ہو کہ اختیار کرلو اور آرزو کرو اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ کیا تمہارے
واسطے ہین عہد اور پیمان مضبوط کیے ہوئے قسمون سے عَلَيْنَا بَالِغَةٌ ہمپر پہنچے ہوے نہایت مضبوطی کو اور ثابت رہتے ہوے
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لا قیامت کے دن تک اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ○ج کیا بیشک تمہارے واسطے ہے اوس عہد پیمان مین
وہ جو تم اپنے واسطے حکم کرتے ہو اوس جہان کی بہتری اور بزرگی کا سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ○ج پوچھو
ای محمد مشرکون سے کہ کون تم مین سے اس حکم کے ساتھ باقی رہنے والا ہے کہ آخرت مین اوس ... اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ج
کیا اونکے واسطے شریک ہین اس بات مین یا اونکے بت ہین جنکو وہ شریک کرتے ہین فَلْيَأْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ
پس کہدو کہ آوین اپنے شریکون کے ساتھ یعنی اونکو لاوین اپنی مدد کے واسطے اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہوتے ہین سچے اپنے

یاد کرو اوس دن کو جبکہ ظاہر ہوگی شدت کی بات یا ہم بیان کرینگے **یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ** تم لاتا اون مشرکون کو اوس دن جبکہ کھولا جائیگا پردہ ہول بڑے
کام یا امر سے یا اوس روز سخت سے یا کھل جائیگی اور دکھائی دیگی ساق عرش یا تجلی فرمائیگا حق تعالی **وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ**
اور بلائے جائینگے لوگ خدا کو سجدہ کرنے کے لیے کتاب مین حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی اوس دن بڑا نور دکھائیگا اور خلق سجدہ مین گر پڑیگی معالم مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب ساق عرش سے نور کھولیگا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن
عورت اوسکو سجدہ کریگی اور وہ لوگ باقی رہجائینگے جنہون نے دنیا مین دکھلانے سنانے کو سجدہ کیا ہوگا تو جب یا کار سجدہ کرنا چاہیگا
تو اوسکی پیٹھ تختہ ہوجائیگی اور وہ سجدہ نہ کرسکیگا اور حدیث مین ہے کہ منافق اور کافر کی پیٹھ ایک تختہ ہوجائیگی **فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ**
تو نہ سکینگے سجدہ کرنا **خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ** بہت نیچی ہونگی اونکی آنکھین یعنی آنکھون اپنے سر جھکائے ہوئے شرمندہ ہونگے **تَرْهَقُهُمْ**
ذِلَّةٌ گھیر لیگی اونکو ذلت خواری اور نگونساری **وَقَدْ كَانُوْا** اور تحقیق کہ تھے دنیا مین **یُدْعَوْنَ** پکارے جاتے تھے **اِلَی السُّجُوْدِ** خدا کو
سجدہ کرنیکی طرف **وَهُمْ سٰلِمُوْنَ** ○ اور وہ تندرست تھے اور اوسپر قادر تھے جب فرصت کا وقت اونھون نے فوت کیا تو اوس حشر کے دن
حسرت اور ندامت کے سوا اونھین کچھ حاصل نہین قطعہ بدہ فرصت از دست گر بایدت ہا گوے سعادت ز میدان بری ہا کہ قہر
عزیزیست اگر فوت شد ہا بسے دست حسرت بدندان بری ہا **فَذَرْنِیْ** پس چھوڑ مجھکو **وَمَنْ یُّكَذِّبُ** اور اوسکو جو تکذیب
کرتا ہے **بِهٰذَا الْحَدِیْثِ** اس کلام کی کہ قرآن ہے یا بعث و حشر کی اس آیت مین حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تسلی ہے
اور تکذیب کرنے والون کو دھمکی ہے **سَنَسْتَدْرِجُهُمْ** قریب ہے کہ پکڑینگے ہم انکو درجہ بدرجہ یعنی آہستہ آہستہ عذاب ہم انکے قریب
کر دینگے **مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ** ○ اوس جگہ سے کہ وہ نہ جانین یعنی جب یہ خطا کرین ہم انکو عطا دین اور یہ بڑائی اور
بزرگی جانین **وَاُمْلِیْ لَهُمْ** اور مہلت دیتے ہین ہم انکو دنیا مین یہانتک کہ مغرور ہون پھر ہم انکو پکڑ لینگے **اِنَّ كَیْدِیْ**
مَتِیْنٌ ○ تحقیق ہمارا عذاب محکم ہے کسی چیز سے دفع نہین ہوتا اسواسطے کہ ہماری پکڑ سخت ہے کسی کو اوسکی طاقت اور تحمل نہین
اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا کیا تو مانگتا ہے اونسے بدلا دعوت اور ہدایت و ارشاد کرنے پر **فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ** تو وہ اوسکے
تاوان کے مارے **مُّثْقَلُوْنَ** ○ گرانبار ہین اور اس سبب سے تجھسے منہ پھیرتے ہین **اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ** کیا اونکے پاس
لوح محفوظ ہے جسمین غیب کی باتین لکھی ہین **فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ** ○ کہ وہ اوسمین سے لکھ لیتے ہین جو کچھ حکم کرتے ہین
مومن اور کافر کے برابر ہونے کا **فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ** پس صبر کرتا رہ اپنے رب کے حکم کے واسطے تبلیغ احکام اور
کافرون کی ایذا سہنے کے ساتھ **وَلَا تَكُنْ** اور نہ ہو دل تنگ ہوکر اور جلدی کے مارے **كَصَاحِبِ الْحُوْتِ** م
مثل صاحب ماہی کے یعنی یونس علیہ السلام کے کہ اونھون نے کافرون کی ایذا پر صبر نہ کیا اور بے حکم اونکے درمیان سے
چلے گئے کہ مچھلی کے پیٹ مین قید کیے گئے **اِذْ نَادٰی** یاد کر جب یونس نے پکارا اپنے رب کو مچھلی کے پیٹ مین سے اور
لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہا **وَهُوَ مَكْظُوْمٌ** ط اور وہ نکالا گیا تھا غصہ اور رنج سے

وقف لازم

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَکَهٗ اگر نہ ہوتا کہ پا لیتی اوسکو نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ نعمت اور رحمت اوسکے رب کی یعنی توبہ قبول ہونے کے سبب سے تو لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ البتہ ڈالا جاتا پٹپر میدان میں جہاں درخت اور گھاس وغیرہ کچھ نہوتا وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ اور وہ ملامت اور مذمت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پھر برگزیدہ کر لیا اوسے اوسکے رب نے نبوت اور رسالت دیکر اور وحی بھیجکر فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ پھر کر دیا اوسے صالحوں یعنی پیغمبروں میں سے بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلۂ ثقیف کے حق میں بد دعا کرنے کا ارادہ کیا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ہمارے حبیب صبر کرو اور اسی عالم کو قبول کرو کہ صبر کرنے سے کام خوب ہوتا ہے قطعہ کار با از صبر گردد دلپسند ٭ حرم آن کز صبر باشد بہرہ مند ٭ چون در افتادی بگرداب حرج ٭ صبر کن الصبر مفتاح الفرج ٭ صد ہزاران کیمیا حق آفرید ٭ کیمیائے ہمچو صبر آدم ندید ٭ لکھا ہے کہ قریش نے کہا تا نظروں نے قبیلۂ بنی اسد میں سے ایک گروہ کو جو حسد اور بد نظری میں مشہور تھے تجویز کرکے بہت کچھ وعدوں سے اونکو تقویت دی تا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر تو جمال کو نظر بد کا صدمہ پہنچا کر اس عالم سے مٹا دیں تو حق تعالیٰ نے نظر بد سے آپکی حفاظت اور عصمت کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ اور قریب تھا کہ جو لوگ کافر ہیں البتہ لغزش دیں یا ور گرا دیں اور ہلاک کریں تجھکو بِاَبْصَارِهِمْ اپنی نظروں کے سبب سے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ اوس وقت جب کہ سنا اونھوں نے قرآن کہ تم پڑھتے تھے وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ اور وہ کہتے تھے کہ یقینی اس مرد کو تو جن پکڑے ہے یعنی اسکے ساتھ جن ہے کہ اسے تعلیم کرتا ہے وَمَا هُوَ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہے قرآن اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر شرف تمام اہل عالم کے بلیت ای شرف جملہ عالم تو بہ روشنے دیدۂ آدم تو ٭ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ چشم زخم یعنی نظر لگنے کی دوا نہیں ہے مگر یہ آیت

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ حاقہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ باون آیتیں ہیں

اَلْحَآقَّةُ ۝ وہ حالت جسکا واقع ہونا حق ہے یا وہ ساعت جس سے ڈرنا بہت سزاوار ہے مَا الْحَآقَّةُ ۝ کیا حالت ہے اور کیا ساعت ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے بتایا تجھے اور علم دیا تجھکو کہ مَا الْحَآقَّةُ ۝ کیا چیز ہے اور کیا حالت اور کونسی ساعت ہے جسمیں عملوں کی مکافات اور جزا واقع ہوگی اس سے قیامت کا دن مراد ہے اور حاقہ بھی اوسکا ایک نام ہے كَذَّبَتْ تکذیب کی ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ قبیلۂ ثمود اور قبیلۂ عاد نے بِالْقَارِعَةِ ۝ قیامت کی کہ کھڑکھڑانے والی اور توڑنے والی ہے لوگوں کو فَاَمَّا ثَمُوْدُ پھر لیکن قبیلۂ ثمود فَاُهْلِكُوْا پس ہلاک کیے گئے وہ لوگ بِالطَّاغِيَةِ ۝ زیادتی کرنے کے سبب یا اونمیں سے فرقۂ طاغیہ کی وجہ سے جیسے قدار بن سالف اور اوسکے یا جنھوں نے اونٹنی کی کوچیں کاٹی تھیں یا حد سے زیادہ سخت آواز کے

باعث ہلاک ہوئے کہ کسی نے ویسی آواز سنی تھی نہ دیکھی تھی یعنی حضرت جبرئیل کی چیخ وَاَمَّا عَادٌ اور مگر قبیلہ عاد فَاُهْلِكُوْا
پس ہلاک کیے گئے بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ ٹھنڈا اور سرد ہوا عَاتِيَةٍ حد سے گذری ہوئی سے یعنی جو فرشتے اوسپر مقرر ہیں اونکا حکم ماننے والی
حدیث میں ہے کہ ایک ذرہ ہوا اور کوئی قطرہ پانی دنیا میں نہیں بھیجا جاتا مگر ایک وزن اور مقدار معلوم کے ساتھ لیکن قوم نوح اور
قوم ہود پر جب پانی اور ہوا نے طغیانی کی وہ اون فرشتوں کے حکم میں نہ رہی جو اوسپر مسلط اور موکل ہیں تفسیر کبیر میں ہے کہ فرشتے
اوس ہوا کو نہ روک سکے اور خدا نے سَخَّرَهَا مسلط کر دی وہ ہوا عَلَيْهِمْ قوم عاد پر سَبْعَ لَيَالٍ سات راتیں وَ
ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ اور آٹھ دن ایک بدھ کی فجر سے دوسری بدھ کی شام تک حُسُوْمًا دن رات برابر چلتی رہی قوم عاد
فَتَرَى الْقَوْمَ پس تو دیکھتا قوم عاد کو اگر موجود ہوتا فِيْهَا اون دنوں میں صَرْعٰى مرے پڑے كَاَنَّهُمْ گویا وہ
بڑے قد ہونے کے سبب اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ درخت خرما کی جڑیں ہیں زمین پر پڑی یا خالی یا کھوکھلے فَهَلْ
تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ پھر کچھ دیکھتا ہے تو اونکا کوئی باقی رہا یعنی سب مر گئے اور کفر نیست و نابود ہو گئے اور اونمیں سے
کوئی روے زمین پر نہ رہا قطعہ مقرر ہست کہ بود در زمانہ بسے ﴿ شہان تخت نشین خسروان شاہ نشان ﴾ چو عاصفات قضا
از مہب قہر وزید ﴿ شدند خاک و ازان خاک نیز نیست نشان ﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ اور آیا فرعون وَمَنْ قَبْلَهٗ اور
آئے وہ لوگ جو اوسکے پہلے تھے وَالْمُؤْتَفِكٰتُ اور وہ بستیاں موتفکہ کے لوگ بِالْخَاطِئَةِ گناہوں کے ساتھ یعنی خود بھی
شرک کیا فَعَصَوْا پھر گناہگار ہو گئے ہر قوم کے لوگ رَسُوْلَ رَبِّهِمْ اپنے رب کے رسول کے فَاَخَذَهُمْ تو پکڑا خدا نے
اونکو اَخْذَةً رَّابِيَةً سخت پکڑنا اور اور امتوں سے زیادہ اونپر عذاب کیا اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ بیشک ہمنے
اوسوقت جب طغیانی کی پانی نے یعنی جب طوفان کے وقت پانی حد سے بڑھا تو حَمَلْنٰكُمْ اوٹھایا ہمنے تمہارے باپ دادا کو فِی
الْجَارِيَةِ اوس کشتی پر جو پانی پر رواں تھی یعنی سفینہ نوح میں لِنَجْعَلَهَا تاکہ کریں ہم اوس کشتی کو لَكُمْ تمہارے
واسطے تَذْكِرَةً ایک نصیحت اور عبرت مومنوں کی نجات اور کافروں کی ہلاکت کے باب میں وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ
اور نگاہ رکھتا ہے اس نصیحت کو کان نگاہ رکھنے والا یعنی بات سنکر فائدہ اوٹھاتا ہے حدیث میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی میں نے حق تعالیٰ سے دعا کی کہ تیرے کان کو وہ اذن واعیہ کرے پس حضرت علی کہتے ہیں کہ اوسکے بعد میں
کوئی بات نہیں بھولا قطعہ گرچہ ناصح را بود صد واعیہ ﴿ پند را اذنے بباید واعیہ ﴾ گر نبودے گوشہاے عیب گیر ﴿ وحی یاورد
از گردون یک بشیر ﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ پھر جب پھونکی جائیگی صور میں نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ایک پھونک کہ وہ نفخہ صعقہ ہے
وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ اور اوٹھائی جائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور اوٹھائے جائینگے پہاڑ اپنی جگہوں سے محض قدرت کاملہ سے
یا سخت زلزلوں اور ہواؤں کے باعث سے فَدُكَّتَا پھر ٹوٹ پھوٹ جائیگی زمین اور پہاڑ دَكَّةً وَّاحِدَةً ایک ٹوٹنا اور
روئی کے گالوں کی مثل ہو جائینگے فَيَوْمَئِذٍ تو اوسوقت وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ واقع ہو گی واقع ہونے والی یعنی قیامت
قائم ہو جائیگی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ اور پھٹ جائیگا آسمان فَهِيَ پھر آسمان يَوْمَئِذٍ وہ دن وَّاهِيَةٌ سست اور

ربع

اوسکے ہاتھ ثُمَّ الْجَحِیْمَ پھر بڑی آگ مین صَلُّوْهُ ۝ ڈالدو اوسے ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ پھر آگ کی زنجیر مین ذَرْعُهَا
اوسکے گز سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ستر گز ہونگے نوشیروانی گز سے کہ ہر گز سات باع کے برابر ہوا اور ہر باع کوفے سے مکہ تک فَاسْلُكُوْهُ
تو لاؤ تم اوسے اوس زنجیر مین یعنی اوسکے جسم پر خوب کسکر لپیٹ دو کہ ہل نہ سکے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دنیا مین جتنا لوہا ہے
اگر جمع کرین تو اوس زنجیر کے ایک حلقے کے برابر نہین ہے اور اگر اوسکا ایک حلقہ عالم کے پہاڑون پر رکھدین تو رانگے کی طرح پگھلجائین
اِنَّهٗ بیشک یہ شخص كَانَ لَا يُؤْمِنُ تھا کہ ایمان نہ لاتا تھا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ خدا بزرگ کا وَلَا يَحُضُّ
اور نہ اوبھارتا تھا اپنے کو یعنی رغبت نہ کرتا تھا اور حرص نہ رکھتا تھا عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ محتاج کو کہانا دینے پر
فَلَيْسَ پس نہین ہے لَهُ الْيَوْمَ اوسکے واسطے آج هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ یہان کوئی دوست جو اوسکی حمایت کرے
وَّلَا طَعَامٌ اور نہ اوسکے واسطے کہانا ہے اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ مگر پیپ جو دوزخیون کے بدن سے بہتی ہے لَا يَأْكُلُهٗ نہ کہائیگا
اوسے اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۝ مگر گناہگار شرک اسواسطے کہ سب گناہ کبیرہ کا سردار شرک ہے فَلَآ اُقْسِمُ پس ایسا نہین ہے جو کافر کہتے ہین
کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے اُقْسِمُ قسم کہاتا ہون بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اوس چیز کی جو تم دیکھتے ہو یعنی دیکھی ہوئی
چیزون مین سے وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اور اوس چیز کی جو تم نہین دیکھتے ہو غائب چیزین یا اوسکی قسم جو زمین کے اوپر ہے اور زمین
اندر ہے یا اجسام اور ارواح کی قسم یا انس و جن کی قسم یا کعبہ اور بیت المعمور کی قسم یا بر و بحر کی قسم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم
پہونچانے اور جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے کی قسم یا میرے حبیب کے آثار رسالت اور انوار ولایت کی قسم کہ اِنَّهٗ بیشک قرآن
لَقَوْلُ رَسُوْلٍ البتہ پڑھنا ہے ایک رسول كَرِيْمٍ ۝ بزرگوار کا کہ خدا کے نزدیک بزرگ ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
اور بعض نے کہا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ہین وَّمَا هُوَ اور نہین ہے قرآن بِقَوْلِ شَاعِرٍ کلام شاعر کا جیسا کہ ابوجہل کہتا ہے
قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ بہت تھوڑی سی تصدیق کرتے ہو یعنی نہین تصدیق کرتے ہو وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن
کلام ہے کاہن کا جیسا کہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہے قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ بہت تھوڑی سی نصیحت مانتے ہو یعنی نصیحت
نہین مانتے ہو تَنْزِيْلٌ قرآن اوتارا ہوا ہے مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے رب پاس سے وَلَوْ تَقَوَّلَ اور اگر افترا کرین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ تمہارا زعم ہے اور جہوٹ باندھلین عَلَيْنَا ہم پر بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ بعضی باتین
لَاَخَذْنَا البتہ پکڑلین ہم مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ اوس سے زور اور قوت کے ساتھ ثُمَّ لَقَطَعْنَا پھر کاٹ دین ہم
مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ اوس سے اوسکی رگ دل کو یعنی ہم اوسے ہلاک کردین فَمَا مِنْكُمْ پس نہین ہے تم مین سے مِّنْ
اَحَدٍ کوئی یعنی تم نہین ہو عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ اوس سے دفع کرنے والے ہلاک کو وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَتَذْكِرَةٌ البتہ
ایک نصیحت ہے لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے اسواسطے کہ وہ اوس سے نفع اوٹھاتے ہین وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اور بیشک
ہم جانتے ہین اَنَّ مِنْكُمْ یہ کہ بعضے تم مین سے مُّكَذِّبِيْنَ ۝ تکذیب کرنے والے ہین قرآن کی وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن
لَحَسْرَةٌ البتہ حسرت ہے عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ کافرون پر قیامت کے دن کہ قرآن کا ثواب دیکہینگے اور خود اوس سے

ع ۳۵

محروم ہونگے وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ قرآن لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ○ صحیح یقین ہی یعنی یقین ہی کہ حق تعالی کے پاس سے نازل ہوا فَسَبِّحْ پس تسبیح کہہ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○ اپنے رب کے نام کے ساتھ جو بڑا ہی یعنی اوسکی تنزیہ کرنا لائق صفتون سے اور بڑی ثنا اور صفت کے ساتھ اوسے یاد کر

ع ۱۵

سورۃ المعارج مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع واربعون اٰیۃ
سورہ معارج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چوالیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ نضر بن حارث نے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا کہ خدایا اگر محمد حق پر ہی اور جو کچھ وہ کہتا ہی اگر تیرے پاس سے ہی تو تو ایک پتھر مجھپر برسا یا مجھکو عذاب دردناک مین مبتلا کر تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سَاَلَ سَآئِلٌ مانگا مانگنے والے نے بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ○ عذاب جو ہونا ہی لِّلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے کہ جنگ بدر کے دن کا قتل ہی دنیا مین یا عذاب دردناک ہی آخرت مین اور بعضے کہتے ہین کہ عذاب مانگنے والا ابو جہل تھا کہ اوسنے کہا فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا اور ایک قول یہ ہی کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کفار پر عذاب نازل ہونے کی درخواست اور جلدی کی اور پھر تقدیر لَيْسَ لَهٗ نہین ہی اوس عذاب کو دَافِعٌ کوئی دفع کرنے والا جو اوسے روکے مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے اسواسطے کہ ارادہ ازلی اوس سے متعلق ہو چکا ہی اور اللہ کا ارادہ کیا ہوا امر دفع نہین کیا جاتا پھر آگے اللہ جل شانہ کی صفت ہی کہ ذِی الْمَعَارِجِ ○ خداوند بلند درجون کا یعنی جنت مین اونچے اونچے محل اپنے دوستون کے واسطے اوسنے مہیا کیے ہین یا بلند مقامات کلمات طیبات کے بلند ہونے کو مقرر فرمائے ہین تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ اوپر جاتے ہین فرشتے وَالرُّوْحُ اور جبرئیل یا جو گروہ فرشتون مین بڑا ہی اِلَيْهِ حکم الٰہی کی طرف یعنی اوس جگہ جہان حکم ہو فِيْ يَوْمٍ كَانَ اوس دن مین کہ ہی مِقْدَارُهٗ مقدار اوسکی خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ○ پچاس ہزار برس دنیا کے برسون سے یعنی اگر کوئی چاہے کہ دنیا مین سیر کرے وہانتک جہانتک فرشتون کو جانے کا حکم ہی اور وہ ایک دن مین جاتے ہین تو وہ سیر کرنے والا پچاس ہزار برس مین جا سکے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اوس دن سے قیامت کا دن مراد ہی کہ کافرون پر اس درازی کے ساتھ گذریگا اور بعضون نے کہا ہی کہ میدان قیامت مین پچاس موقف اور موطن ہونگے اور ہر موقف مین ہزار برس ٹھہرائینگے اور موقفون کا بیان جواہر التفسیر مین ڈھونڈھنا چاہیے اور فتوحات مین لکھا ہی کہ اللہ کے نامون مین ہر نام کے واسطے ایک دن خاص ہی کہ اوسکے ساتھ تعلق رکھتا ہی اور قرآن مین اون دنون مین سے دو دن مذکور ہین ایک یوم الرب اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ یہ دن ہزار برس کا ہی اور دوسرا یوم ذی المعارج کہ پچاس ہزار برس کا دن ہی اور سنین ابدی اور سرمدی کے ایام کا بیان ان اوراق مین نہین سماتا مصرع ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد فَاصْبِرْ پس صبر کر منکرون کی تکذیب پر صَبْرًا جَمِيْلًا ○ نیک صبر یعنی بے قلق اور شکایت کے اِنَّهُمْ تحقیق کہ کافر يَرَوْنَهٗ دیکھتے ہین قیامت دن کو بَعِيْدًا ○ دور امکان سے یعنی کہتے ہین کہ نہین ہی اور نہوگا جیسا کہ عرف مین کہتے ہین کہ فلان کام کا وقوع دور ہی

یعنی ہمکو معلوم ہوتا ہے وَنَرٰىهُ اور ہم جانتے ہین قیامت کو قَرِيبًا ۝ قریب واقع ہونیکے يَوْمَ تَكُونُ السَّمَآءُ جس دن ہو جائیگا
آسمان كَالْمُهْلِ ۝ جیسے پگھلی ہوئی قلعی یا روغن زیتون کا تلچھٹ یعنی آسمان پگھل جائیگا وَتَكُونُ الْجِبَالُ اور ہو جائینگے
پہاڑ كَالْعِهْنِ ۝ جیسے اون رنگین دہنکی ہوئی یعنی نرم اور سست اور ریزہ ریزہ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيمٌ اور نہ پوچھے
جائیگا کوئی یگانہ حَمِيمًا ۝ اپنے یگانہ کے گناہ سے یعنی ہر ایک آدمی کے گناہ اور افعال پوچھے نہ جائینگے يُبَصَّرُونَهُمْ
دکھائے جائینگے وہ اپنے یگانے یعنی ہر ایک اپنے قرابتدار کو پہچانیگا اور اوسکا احوال دیکھیگا اور جانیگا کہ ہر ایک اپنے اعمال کے
سبب سے مواخذہ مین ہے يَوَدُّ الْمُجْرِمُ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کافر لَوْ يَفْتَدِي یہ کہ فدیہ دے اور بدلا کرے مِنْ
عَذَابِ يَوْمِئِذٍ اوس دن کے عذاب سے بِبَنِيهِ ۝ اپنے بیٹوں کو یعنی اپنے بدلے اپنے بیٹون کو عذاب مین جسے جو عزیز
سمجھے اوسکے نزدیک کہ بیٹے عذاب مین کھینچین اور باپ نجات پاوے وَصَاحِبَتِهِ اور فدیہ دے اپنی جورو کو جو اوسکی یار اور
ہمدرد تھی وَأَخِيهِ ۝ اور اپنے بھائی کو جو اوسکا قوت بازو اور مددگار تھا وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ اور اپنے
قرابتدارون کو جنہون نے اوسے دنیا مین جگہ دی یعنی اوسکی پناہ کی جگہ تھے وَمَنْ فِي الْأَرْضِ اور دوست رکھیگا کہ بدلا دے
اوسے جو کوئی زمین مین ہے جَمِيعًا سب کو یعنی تمام خلائق کو چاہیگا کہ اپنا فدیہ اور بدلا دے ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ پھر نجات دے
اوسے یہ بدلا دینا كَلَّا حاشا کہ نجات نہ پائیگا عذاب سے إِنَّهَا بیشک وہ دوزخ کی آگ جس سے مجرم بدلا دیتا ہے لَظَىٰ ۝ شعلہ
خالص نَزَّاعَةً کھینچنے والی ہے لِّلشَّوَىٰ ۝ مشرکون کے ہاتھ پاؤن یا اونکے سر کی کھال کو سو برس یا دو سو برس کی راہ سے
یعنی دوزخ کا شعلہ کافرون کو اپنے مین اسطرح کھینچیگا جسطرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے تَدْعُوا پکاریگی آگ یعنی پکاریگی یا دوزخ کے
فرشتے پکارینگے معالم مین ہے کہ آگ زبان فصیح سے نام اور لقب کے ساتھ پکاریگی مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝ اوسکو جسنے حق کی
طرف پیٹھ کی ہے اور منہ پھیرا ہے حکم الٰہی سے وَجَمَعَ اور جمع کیا ہے دنیا کا مال فَأَوْعَىٰ ۝ پھر باردان مین کرکے نگاہ رکھا اور خدا کا
حق ادا نہ کیا إِنَّ الْإِنسَانَ تحقیق کہ آدمی خُلِقَ پیدا کیا گیا هَلُوعًا ۝ حریص فانی مال جمع کرنے پر اور بخیل حقوق مالی
ادا کرنے پر لباب مین مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ ہلوع ایک جانور ہے کوہ قاف کے پیچھے کہ ہر روز سات میدان گھاس
خالی اور صاف کر دیتا ہے یعنی اون میدانون کی گھاس پات کاٹنے تک سب کھا جاتا ہے اور سات دریاؤن کا پانی پی جاتا ہے اور نہ کبھی
صبر کرتا ہے نہ سیری پاتا ہے اور ہر شب اسی خیال اور اندیشہ مین رہتا ہے کہ کل مین کیا کھاؤنگا تو حق تعالیٰ آدمی کو بے صبری اور روزی
کی فکر مین اس چارپایہ سے تشبیہ دیتا ہے نظم جانوری را کہ نہ جز آدمی ست ❊ معدہ چو پرشد سبب بے غمی ست ❊ آدمی
آنکہ بہ سیری بود ❊ بر سر سیری غم روزی خورد ❊ خوردہ ہمہ عمر چہ بیش و چہ کم ❊ روزی ہر روزہ زخوان کرم ❊ دردہ حرص ش والاشی
ہمچنان ❊ ہیچ غمی نیست بجز فکر نان ❊ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جب پہونچتا ہے اوسے کچھ ضرر جیسے محتاجی مفلسی جَزُوعًا ۝ بہت
بے صبری کرنے والا ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ اور جب پہونچتی ہے اوسے بھلائی جیسے تندرستی اور مالداری
مَنُوعًا ۝ روکنے والا ہوتا ہے اپنے نفس کو طاعت سے اور مال کو راہ خدا مین خرچ کرنے سے اور سب آدمی اسی حال پر مخلوق ہوئے ہین

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ لیکن نماز پڑھنے والے الَّذِينَ هُمْ وہ جو عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر دَائِمُونَ ۝ ہمیشگی
کرنے والے ہیں یعنی کسی شغل کے سبب سے اوس سے باز نہیں رہتے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ نماز ادا کرنے کے وقت ساکن ہیں
وادہنے بائیں التفات نہیں کرتے وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ اور وہ لوگ جنکے مالوں میں حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۝ حق ہے جانا
ہوا جیسے زکوۃ کہ اندازہ کی ہوئی ہے اور صدقے جو معمولی ہیں لِّلسَّائِلِ فقیر سوال کرنے والے کے واسطے وَالْمَحْرُومِ ۝
اور اوس محتاج کے واسطے جو سوال نہ کرے وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ اور اون لوگوں کے واسطے جنھوں نے تصدیق کی ہے بِيَوْمِ
الدِّينِ ۝ روز جزا واقع ہونے کی اور قیامت کی تصدیق کی نشانی طاعت اور عبادت میں مشغول ہونا ہے وَالَّذِينَ هُم
اور وہ لوگ جو مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم عذاب سے اپنے رب کے مُّشْفِقُونَ ۝ ڈرنے والے ہیں اور عذاب الٰہی سے ڈرنے کی علامت
ممنوعات شرعی سے بچنا ہے إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ بیشک اونکے رب کا عذاب غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝ امن پایا گیا نہیں ہے
یعنی اوس سے بیخوف نہیں ہوسکتے کہ البتہ گناہگاروں کو وہ عذاب پہونچیگا وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ اور وہ لوگ جو
اپنی شرمگاہوں کو حَافِظُونَ ۝ حفاظت کرنے والے ہیں إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی عورتوں پر أَوْ مَا مَلَكَتْ
یا اوس پر جسکے کہ مالک ہوئے ہیں أَيْمَانُهُمْ اونکے ہاتھ یعنی لونڈیاں کہ ہاتھ کا مال ہونے کے سبب سے اونمیں تصرف کرسکتے ہیں
فَإِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ نہیں ملامت کیے ہوئے ہیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے پر اپنی جوروؤں اور
لونڈیوں کی نسبت فَمَنِ ابْتَغَىٰ پھر جو کوئی ڈھونڈھے دخول کرنے کی جگہ وَرَاءَ ذَٰلِكَ سوا اسکے جو کہا گیا یعنی اپنی لونڈی
اور جورو کے سوا فَأُولَٰئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وہ حد سے گذرنے والے ہیں یعنی مردوں اور جانوروں سے وطی کرنے والا
اور بعض کے قول پر جلق لگانا بھی حد سے گذرنے میں داخل ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو لِأَمَانَاتِهِمْ اپنی امانتوں کو وَ
عَهْدِهِمْ اور عہد و پیمان کو رَاعُونَ ۝ رعایت کرنے والے ہیں امانت اور عہد خالق کا ہو یا مخلوق کا کہ سب کی حفاظت کرنا
چاہیے اور امانت ادا کرنا اور عہد پورا کرنا نہ چھوڑنا چاہیے نظم اگر می باید از آتش امانت ٭ فرو مگذار قانون امانت ٭ بہر عہدے کہ
می بندی وفا کن ٭ رسوم حق گذاری را ادا کن ٭ وَالَّذِينَ هُم اور وہ لوگ جو بِشَهَادَاتِهِمْ اپنی گواہیوں پر قَائِمُونَ ۝
قائم ہیں یا گواہی دیتے ہیں اوس چیز میں جو بندوں کے حقوق سے وہ جانتے ہیں اور بکرنے بِشَهَادَتِهِمْ پڑھا ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو
عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر يُحَافِظُونَ ۝ محافظت کرتے ہیں یعنی آداب و شرائط کے ساتھ ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں نماز کا ذکر
ان آیتوں کے شروع اور خاتمہ میں مکرر فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ نماز سب عبادتوں میں افضل ہے اور بعضوں نے کہا ہے ہمیشہ پڑھنا
فرض نمازوں سے تعلق رکھتا ہے اور محافظت کرنا نفلوں سے متعلق ہے أُولَٰئِكَ جو لوگ ان صفتوں سے موصوف ہیں وہ فِي جَنَّاتٍ
بہشتوں میں ہیں قیامت کے دن مُّكْرَمُونَ ۝ بزرگی دیے گئے ثواب ابدی اور جزاے سرمدی سے سبب اس آیت نازل ہونے کے بعد
مشرکوں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرداگرد حلقہ باندھا اور ہنسی اور مسخرہ پن کی راہ سے کہنے لگے کہ اگر اصحاب عقبی میں جنتوں کی
طمع رکھتے ہیں تو ہمکو بھی یہ طمع ہے کہ ہم اونسے پہلے بہشتوں میں پہنچینگے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا پھر کیا ہے اور کیا ہوگیا ہے

ع ۲۵

اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اور صفتین جو مذکور ہوئین انسے بے بہرہ ہے قِبَلَكَ تیری طرف مُهْطِعِينَ دوڑنے والے
عَنِ الْيَمِينِ داہنی طرف وَعَنِ الشِّمَالِ اور بائین طرف سے عِزِينَ گروہ گروہ حلقہ کیے ہوے أَيَطْمَعُ کیا
طمع رکھتا ہے كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِنْهُمْ انسے أَنْ يُدْخَلَ یہ کہ داخل کیا جائیگا مومنون کے ساتھ جَنَّةَ نَعِيمٍ
جنت نعمت والی مین یعنی مشرکون کو یہ داعیہ ہے کہ بے ایمان قبول کیے ہوے جنتون مین نعمت پر دخل پائینگے كَلَّا ایسا نہوگا
اور کافرون کو بہشت مین جانے کی راہ نہین ہے إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ بیشک ہمنے انکو پیدا کیا ہے مِمَّا يَعْلَمُونَ اوس
چیز سے جسے وہ جانتے ہین یعنی نطفہ سے کہ اوسکو کسی طرح عالم قدس سے مناسبت نہین ہے پس اگر کوئی کدورتون کے لوث سے
صاف نہو اور اخلاق ملکی سے متخلق نہو جائے وہ جنت مین داخل ہونیکی استعداد اور لیاقت نہ رکھیگا فَلَا پس ایسا نہین ہے جیسا
کہتے ہین أُقْسِمُ قسم کھاتا ہون مین بِرَبِّ الْمَشَارِقِ مشرقون کے پیدا کرنے والے کی کہ وہ آفتاب کی مشرقین ہین کہ سال بھر
ہر روز دوسرے نقطہ سے آفتاب طلوع کرتا ہے وَالْمَغَارِبِ اور مغربون کے رب کی کہ آفتاب کی ہین اور ہر روز دوسرے نقطہ پر غروب
کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ تارون کی مشرقین اور مغربین مراد ہین اسواسطے کہ دائرہ افق سے ہر ایک کے شرق اور غرب کا محل دوسرا ہے
اور پھر بتقدیر حق تعالی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ إِنَّا لَقَادِرُونَ لا یعنی ہم قادر ہین عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ اس بات پر کہ بدل دین
ہم یعنی ان مشرکون کو ہم ہلاک کرکے انکے بدلے اور خلق پیدا کرین خَيْرًا مِنْهُمْ انسے بہتر اور فرمانبردار وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوقِينَ اور نہین ہین ہم مسبوق یعنی ہمپر کوئی سبقت اور پیشی نہین لیجا سکتا اگر ہم کسی امر کا ارادہ کرین تو ہمکو کوئی
مغلوب نہین کرسکتا اوسے ظاہر کرنے مین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ اوٹھا اونسے يَخُوضُوا تاکہ باطل کام شروع کرین وَ
يَلْعَبُوا اور کھیل مین مشغول ہون دنیا مین حَتَّىٰ يُلَاقُوا اوس وقت تک کہ ملاقات کرین يَوْمَهُمُ اپنے دن سے
الَّذِي يُوعَدُونَ وہ دن جسکا وعدہ دیے گئے ہین کہ وہ جنگ بدر کا دن ہے یا قیامت کا روز اس آیت کا حکم آیت
قتال کے حکم سے منسوخ ہے يَوْمَ يَخْرُجُونَ جسدن کہ نکلینگے وہ مِنَ الْأَجْدَاثِ قبرون سے سِرَاعًا جلدی کرنے والے
حضرت اسرافیل کا پکارنا قبول کرکے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ إِلَىٰ نُصُبٍ اوس جھنڈے کی طرف جو استادہ کیا يُوفِضُونَ دوڑتے ہین
جیسے سپاہ پراگندہ جب اپنا جھنڈا قائم دیکھتی ہے اور اوسکی طرف دوڑتی ہے خَاشِعَةً ذلیل اور خوار أَبْصَارُهُمْ اونکی آنکھین
یعنی آنکھون والے اپنے سر جھکائے ہونگے تَرْهَقُهُمْ ڈھانپے ہوگی یعنی گھیرے ہوگی اونکو ذِلَّةٌ ذلت ذَٰلِكَ یہہ ہے
الْيَوْمُ الَّذِي وہ دن کہ دنیا مین كَانُوا يُوعَدُونَ تھے وعدہ کیے گئے

ع ۹

سورۃ نوح مکیۃ وهی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ثمان وعشرون آیۃ
سورہ نوح مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اٹھائیس ۲۸ آیتین ہین

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا بیشک ہمنے بھیجا نوح کو إِلَىٰ قَوْمِهِ اوسکی قوم آل قابیل کی طرف أَنْ أَنذِرْ

ایاتها ۲۸ رکوعاتها ۲ کلماتها حروفها

اس حکم کے ساتھ کہ ڈرا قَوۡمَکَ اپنی قوم کو اور ڈرا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَهُمۡ قبل اسکے کہ آئے اونپر عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝
عذاب دردناک کہ طوفان ہے یا عذاب آخرت قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ یٰقَوۡمِ اے میری قوم کے لوگو اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ
تحقیق مین تمکو ڈرانیوالا ہون مُّبِیۡنٌ ۝ ظاہر ہو میرا ڈرانا سو تمہارا ہون مین تمکو اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ یہ حکم کہ عبادت کرو
اسکی اور اسکی وحدانیت کے ساتھ وَاتَّقُوۡهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے باہر پھر کر اوسکی نافرمانی سے وَاَطِیۡعُوۡنِ ۝
اور اطاعت کرو میری اوس چیز مین جو مین حکم کرون اور منع کرون یَغۡفِرۡ لَکُمۡ تاکہ بخشے خدا تمکو مِّنۡ ذُنُوۡبِکُمۡ بعض
گناہ تمہارے کہ قبل اسلام کے جنکے مرتکب ہوئے ہو وَیُؤَخِّرۡکُمۡ اور پیچھے رکھے تمکو عقوبت اور ہلکات سے یعنی زندہ رکھے تمکو
اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وقت نام رکھے ہوئے تک کہ وہ زندگی کی مدت ہے اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ تحقیق کہ جو مدت خدا نے اندازہ کردی
اِذَا جَآءَ جب آتی ہے اوس طرح پر کہ مقدر اور مقرر فرمائی ہے لَا یُؤَخَّرُ پیچھے نہین ہٹائی جاتی ہے اور جسکی وہ اجل آ پہونچی ہے
اوسے مہلت نہین ہوتی رباعی روزیکہ اجل در آید از پیش و پست * شاخ امید کہ ز مہلت نہ بیک نشست * یاری رسد ز مرگ
از ہیچ کس نشد * ہر باد شود جملہ ہوا و ہوست * لَوۡ كُنۡتُمۡ اگر ہو تم کہ فکر اور نظر سے تَعۡلَمُوۡنَ ۝ جانو کوئی چیز تو یہ بھی جانو
کہ اجل مین تاخیر اور مہلت دینا کچھ نہین ہے غرضکہ حضرت نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس برس اپنی قوم کو دعوت کی اور انھون نے
سرکشی اور عناد اختیار کرکے اونکو ایذا رسانی مین حد سے زیادہ کوشش کی اور ہرگز اپنی طرف سے ایذا رسانی مین کمی نہ کرتے تھے یہانتک
کہ حضرت نوح تنگ آگئے اور قَالَ رَبِّ کہا اے میرے رب اِنِّیۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِیۡ تحقیق کہ دعوت کی مین نے اپنی قوم کو اور
اونکو میری طاعت اور عبادت کی طرف بلایا لَیۡلًا وَّنَهَارًا ۝ رات دن یعنی ہر ہر وقت مین اونکو دعوت کرتا رہا فَلَمۡ یَزِدۡهُمۡ
پس نہین زیادہ کیا اونکو دُعَآءِیۡۤ میرے بلانے اور پکارنے نے اِلَّا فِرَارًا ۝ مگر بھاگنا ایمان اور طاعت سے وَاِنِّیۡ اور تحقیق
کہ مین نے كُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ جب پکارا مین نے اونکو توحید اور عبادت کی طرف لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ تاکہ بخشے تو اونکو عبادت قبول
کرنیکے سبب سے جَعَلُوۡۤا کرلین اونھون نے اَصَابِعَهُمۡ اپنی اونگلیان فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ اپنے کانون مین اور میرے کلام
اور دعوت سننے کی راہ اونھون نے بند کرلی وَاسۡتَغۡشَوۡا اور سر سے اوڑھ لیے اونھون نے ثِیَابَهُمۡ اپنے کپڑے تاکہ مجکو
نہ دیکھین وَاَصَرُّوۡا اور اڑ گئے کفر اور معصیت پر وَاسۡتَكۡبَرُوا اور سرکشی کی اونھون نے میری متابعت سے
اسۡتِكۡبَارًا ۝ بڑی سرکشی ثُمَّ اِنِّیۡ پھر باوصف اونکے اصرار اور استکبار کے دَعَوۡتُهُمۡ دعوت کی مین نے اونکو
جِهَارًا ۝ علانیہ اونکی محفلون مین ثُمَّ اِنِّیۡۤ پھر بیشک مین نے اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ ظاہر کی اونکے بعض کو یعنی علانیہ
پکار کر کہہ مین نے دعوت کی وَاَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ اور پوشیدہ بھی مین نے بعض سے کہا اِسۡرَارًا ۝ پوشیدہ کہنا
راز کے طور پر یعنی جسطرح مین دعوت کر سکا دعوت کرنے سے باز نہین رہا محفلون مین خلوتون مین پوشیدہ علانیہ اونکو
حق کی طرف مین نے بلایا اور جب تیری قہاری نے اونسے باران رحمت روکا اور اونکی عورتون کو بانجھ کردیا کہ اونکے
اولاد ہونا موقوف ہوگئی تو اونھون نے میری طرف رجوع کی فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا تو مین نے کہا کہ مغفرت چاہو

رَبَّكُمْ اپنے رب سے یعنی توبہ کرو کفر سے اِنَّهٗ كَانَ بیشک خدا ہے غَفَّارًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو اور اگر تم توبہ کرو
تو يُرْسِلِ السَّمَآءَ بھیجے ابر کو عَلَيْكُمْ تم پر مِّدْرَارًا برسنے والا جھڑی لگا کر وَّيُمْدِدْكُمْ اور مدد دے تمکو
بِاَمْوَالٍ مالون سے وَّبَنِيْنَ اور بیٹون سے یعنی تمہارے مال اور اولاد بہت کر دے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے تمکو جَنّٰتٍ
باغ میوہ دار وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے اور جاری کرے تمہارے واسطے اَنْهٰرًا نہرین پانی کی مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ
کیا ہے تمکو کہ تم امید نہیں رکھتے ہو یعنی نہیں پہچانتے ہو لِلّٰهِ خدا کو وَقَارًا عظمت اور بزرگی کے ساتھ مراد یہ ہے کہ تم اوسکی بزرگی کا
اعتقاد نہیں کرتے تاکہ اوسکی نافرمانی سے ڈرو یا تمکو کیا ہے کہ اوسکی عظمت اور قہاری سے نہیں ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اور حال یہ ہے
کہ اوسنے تمکو پیدا کیا ہے اَطْوَارًا طرح طرح کا صورت اور سیرت مین مختلف یا نطفہ کے طور سے پھر گوشت کے طور پر پھر لوتھڑے کے طور پر
کر دیا آخر تک اور یہ اوسکی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ کی دلیل ہے اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ کیونکر خَلَقَ اللّٰهُ
پیدا کیے اللہ نے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان طِبَاقًا طبقہ بطبقہ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ اور کر دیا چاند کو فِيْهِنَّ
اونمین سے ایک مین نُوْرًا روشنی یعنی تفسیرون مین ہے کہ چاند کا جرم آسمان دنیا مین ہے اور اوسکا نور سب آسمانون پر پھیلتا ہے
اسطرح جیسے زمین پر پھیلتا ہے اور اونکو روشن کر دیتا ہے وَّجَعَلَ الشَّمْسَ اور کیا اوسنے آفتاب کو سِرَاجًا چراغ
اہل زمین کا کہ جس طرح چراغ اندھیرے کو اپنے گرد سے دور کر دیتا ہے آفتاب رات کی تیرگی زمین پر سے ہٹا دیتا ہے اور حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جہت سے چراغ فرمایا کہ آپ کے نور نے کفر اور نفاق کا نور عالم سے زائل کر دیا قطعہ چراغ جسم
دل چشم و چراغ جان رسول اللہ ٭ کہ شمع ملت ست از پے تو احکام آن رخشان ٭ درین ظلمت سرا گر نہ چراغ او فروختی عشق ٭ کجا
کس را خلاصی بودی از تاریکی طغیان ٭ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ اور خدا نے اوگایا تمکو یعنی تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو
پیدا کیا مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی خاک سے اونکا نہال ہستی اوگایا نَبَاتًا اچھا اوگانا اور جب ہمارے باپ آدم
علیہ السلام خاک سے پیدا ہوئے تو ہم سب خاک سے مخلوق ہین ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ پھر پھیر لیجائیگا تمکو فِيْهَا زمین مین یعنی موت
کے بعد قبر مین لیجائیگا وَيُخْرِجُكُمْ اور نکالیگا تمکو قبرون سے اِخْرَاجًا نکالنا حساب کے واسطے اور جزا کے لیے وَاللّٰهُ جَعَلَ اور اللہ نے
کر دیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمہارے واسطے زمین کو بِسَاطًا بچھونے کے مثل بچھی ہوئی کہ اوسمین آرام لینا اور اوسپر چلنا ہے
لِّتَسْلُكُوْا تاکہ چلتے ہو تم مِنْهَا اوسمین سے سُبُلًا فِجَاجًا کشادہ راہون مین آن نصیحتون کے بعد قوم نوح کے عوام لوگون نے
غور و تامل کیا اور اونکے خواص اور رئیسون نے اونکو بہکایا اور بگڑ گیا کہ جس حال پر تھے اوس سے بھی بدتر ہوگئے اور پہلے سے بھی
زیادہ ظلم کرکے نافرمانی اور عناد زیادہ کیا تو قَالَ نُوْحٌ کہا نوح علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کر رَّبِّ اِنَّهُمْ اے رب میرے یعنی
وہ لوگ یعنی میری امت کے عام لوگ عَصَوْنِيْ عاصی ہوگئے میرے باب مین وَاتَّبَعُوْا اور پیروی کی اونھون نے مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ
اوسکی کہ زیادہ نہین کیا مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ اوسکے مال اور اولاد نے اِلَّا خَسَارًا مگر نقصان پانا اور گمراہی یعنی اونھون نے
میرا حکم نہ مانا اپنے رئیسون اور سردارون کی متابعت کی جو اپنے مال اور اولاد پر مغرور تھے وَمَكَرُوْا اور مکر کیا قوم کے بزرگون نے مَكْرًا

ع ۲۰

كُبَّارًا ۝ مکر بڑا کہ اوسکے سبب کمینون اور نادانون کو اپنی طرف کھینچا اور مجالس اوسکی [?] ترغیب اور تحریص کی وَقَالُوا
اور کہا اونھون نے کہ لَا تَذَرُنَّ ہرگز نہ چھوڑیو اٰلِهَتَكُمْ اپنے معبودون کی عبادت وَلَا تَذَرُنَّ اور نہ چھوڑو وَدًّا
وَدّ کو اور وہ ایک بت تھا مرد کی صورت پر بنایا ہوا وَلَا سُوَاعًا اور نہ سواع کو اور وہ ایک بت عورت کی صورت تھا وَلَا يَغُوثَ
اور نہ یغوث کو اور وہ ایک بت تھا شیر کی صورت وَيَعُوقَ اور نہ یعوق کو اور وہ ایک بت گھوڑے کی صورت پر تھا وَنَسْرًا ۝
اور نہ نسر کو اور وہ ایک بت کرگس کی شکل پر تھا اور یہ بت مشہور ہیں یا نہی پانچ مردان صالح کے نام تھے کہ یہ لوگ حضرت آدم اور حضرت
نوح علیہما السلام کے زمانہ کے درمیان میں گذرے تھے اور لوگون کو اونسے اعتقاد تھا اور انکے مرنے کے بعد شیطان نے اونکی صورتیں
لکڑی اور پتھر سے بنا دی تھیں لوگ اونکی تعظیم کرتے آخر جب زمانہ گذرا تو پرستش کرنے لگے طوفان نوح کے بعد شیطان نے وہ بت نکالکر
عرب کو اونکی پرستش کا حکم کیا قبیلہ بنی کلب نے وَدّ کو دومۃ الجندل میں رکھا اور سواع قبیلہ ہذیل میں تھا دریا کے کنارے اور یغوث
مذحج اور بنی غطیف اور بنی مراد نے اختیار کیا اور یعوق ہمدان میں جا پڑا اور نسر اہل حمیر اور آل ذی الکلاع کا معبود تھا
بیت کافران از بت بیجان چہ تمتع دارند باری آن بت بپرستید کہ جان دارد غرضکہ نوح علیہ السلام نے حق تعالی
سے مناجات کی کہ خدایا قوم کے بڑے آدمیون نے غریب آدمیون سے کہا کہ ان بتون سے ہاتھ نہ اوٹھاو وَقَدْ أَضَلُّوا اور حال
یہ ہے کہ گمراہ کیا قوم کے رؤسا نے ان بتون کے سبب كَثِيرًا بہت سے آدمیون اور کمزور لوگون کو وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ
اور نہ بڑھا بار خدایا ظالمون کو إِلَّا ضَلَالًا ۝ مگر عذاب اور ہلاکت مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ گناہون کے واسطے أُغْرِقُوا
ڈبو دیے گئے طوفان میں فَأُدْخِلُوا نَارًا پھر داخل کیے گئے آگ میں یعنی قبرون کے اندر اور بعضون نے کہا ہے کہ آخرت میں
داخل کیے جائینگے فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ پھر نہ پایا اونھون نے اپنے واسطے اونمیں سے جنہیں خدا ٹھہرایا تھا مِنْ دُونِ
اللَّهِ سوا خدا کے أَنْصَارًا ۝ یار اور مددگار کہ عذاب طوفان کو اونپر سے روکیں لکھا ہے کہ حق تعالی نے حضرت نوح کو خبر دی کہ
اور کوئی تیری قوم میں سے ایمان نہ لائیگا اور اونسے کوئی لڑکا بھی ایسا نہ پیدا ہوگا جو ایمان لائے تو حضرت نوح علیہ السلام نے
مناجات کی وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ اے میرے رب لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ نہ چھوڑ روے
زمین پر مِنَ الْكَافِرِينَ کافرون میں سے دَيَّارًا ۝ دورہ کرنے والا یعنی کوئی آپ چلنے والا اس سے ہلاک عام مراد ہے یعنی
کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ یقینی تو اگر چھوڑ دیگا اونکو تو يُضِلُّوا عِبَادَكَ وہ گمراہ کرینگے تیرے بندونکو
یعنی چاہینگے کہ مومنون کو بہکائیں اور پھر کافر بنائیں وَلَا يَلِدُوا اور وہ نہ پیدا کرینگے إِلَّا فَاجِرًا مگر بدکار كَفَّارًا ۝
ناشکر گذار یعنی اونکے لڑکے پیدا ہوکر جب بالغ ہونگے تو کفار فجار عنادی [?] ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِي اے میرے رب بخشدے
مجکو وَلِوَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ کو حضرت نوح کے والد ملک بن متوشلخ تھے اور اونکی ماں بہت مشہور قول کے موافق
شمخا بنت انوش تھیں اور دونون مومن تھے حضرت نوح نے دعا کی کہ خدایا اونکو بخشدے وَلِمَنْ دَخَلَ اور اوس
شخص کو جو داخل ہو بَيْتِيَ میرے گھر میں اور میری ٹھہرنے کی جگہ یا میرے کشتی یا مسجد میں مُؤْمِنًا اوس حال میں

کہ وہ مومن ہو وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور بخشدے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو جو قیامت تک ہونگے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس امت مرحومہ کے لوگ مراد ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جسطرح حضرت نوح کی دعا کافروں کے
باب میں قبول ہوئی اسی طرح مومنوں کے باب میں بھی قبول ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اور نہ زیادہ کر ظالموں یعنی کافروں کو اِلَّا تَبَارًا مگر ہلاکی سختی کے ساتھ نعوذ باللہ من ذلک

نصف ع

ایاتها ۲۸ رکوعاتها ۲ کلماتها ۲۸۶ حروفها ۱۱۴۳

سورۃ الجن مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان وعشرون اٰیۃ
سورۂ جن مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھائیس آیتیں ہیں

اس سے قبل سورہ احقاف میں مذکور ہوا کہ جنوں کا ایک گروہ بطن نخلہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت سے مشرف
ہوا اور قرآن شریف سنکر وہ سب جن ایمان لائے تاویلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول سورۂ اقرأ پڑھتے تھے اور وہ لوگ
یا سات تھے اور نصیبین سے یا نجران کے تھے جیسا تیسیر میں ہے صاحب کشاف نے کہا ہے کہ شیصبان کے اور وہ اپنے قبیلوں میں بڑے اور
بزرگ تھے اور ابلیس کا تمام لشکر اونھی سے ہوا اور وہ گروہ جو ایمان لایا تھا اونھوں نے اپنی قوم میں جا کر انواع واقسام کی باتیں کہیں
حق تعالی اس سورت میں اونکی خبر دیتا ہے کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُوْحِيَ اِلَيَّ وحی کی گئی میری طرف کہ اَنَّهُ
اسْتَمَعَ یہ کہ سنا قرآن بطن نخلہ میں نَفَرٌ ایک گروہ نے کہ دس سے کم تھے اور تین سے زیادہ مِّنَ الْجِنِّ گروہ جن میں سے
فَقَالُوْٓا پھر کہا اونھوں نے جب اپنی قوم میں گئے کہ اے قوم کے لوگو اِنَّا سَمِعْنَا تحقیق ہم نے سنا قُرْاٰنًا عَجَبًا قرآن
عجیب کہ آدمی کے کلام سے نہیں ملتا اور کوئی ویسی عبارت بنانے کی قدرت نہیں رکھتا يَّهْدِيْٓ راہ دکھاتا ہے اِلَى الرُّشْدِ
راستی اور صواب اور دین و دنیا کی صلاح کی طرف فَاٰمَنَّا بِهٖ پس ایمان لائے ہم اوسکا وَلَنْ نُّشْرِكَ اور ہرگز شریک نہیں
لاتے اور شریک نہیں ٹھہراتے ہم بِرَبِّنَآ اَحَدًا اپنے رب کے ساتھ کسی بت یا شیطان وغیرہ کو جسطرح پہلے ہم شریک
کرتے تھے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى اور بیشک بڑا ہے جَدُّ رَبِّنَا ملک ہمارے رب کا یا بزرگی اوسکی عظمت اور جلال مخلوقات کے
ساتھ ہمجنس ہونے سے مَا اتَّخَذَ نہیں پکڑی اوسنے صَاحِبَةً کوئی عورت جیسا بعضے بدلیج کہتے ہیں وَّلَا وَلَدًا
اور نہ کوئی فرزند جیسا یہود و نصارا عزیر اور عیسی علیہما السلام کی نسبت فرزند خدا ہونے کا اعتقاد کرتے ہیں وَّاَنَّهٗ كَانَ
يَقُوْلُ اور تحقیق کہتا ہے سَفِيْهُنَا جاہل اور نادان ہمارا یعنی ابلیس عَلَى اللّٰهِ اللہ پر شَطَطًا بات دور کی
اوسکی طرف جورو لڑکوں کی نسبت کرتا ہے وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اور ہم سمجھے اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ یہ کہ نہیں کہتے ہیں
آدمی وَالْجِنُّ اور جن عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ تو ہمارا احمق یعنی ابلیس جو کہتا تھا ہم باور کرتے تھے
جب ہمنے قرآن سنا تو معلوم ہوا کہ وہ خدا پر جھوٹ باندھتا تھا وَّاَنَّهٗ كَانَ اور تحقیق کہ تھے رِجَالٌ مِّنَ
الْاِنْسِ مرد آدمیوں میں سے کہ بعض مکانوں میں يَعُوْذُوْنَ پناہ لیتے تھے بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ مرد

جنون سے اسطرح پر کہ جب کوئی مرد آدمی ہولناک میدان میں پہونچتا تو کہتا کہ میں پناہ لیتا ہون اس جنگل کے سردار کی قوم
نادانون کے شر سے اور اعتقاد یہ تھا کہ اس پناہ مانگنے سے وہ شخص سالم اور امن میں رہتا ہے اور اہل مکہ ہولناک مقام میں پہونچکے
کہ پناہ مانگتے ہیں ہم حذیفہ بن بدر کی اس جنگل کے جن کے شر سے فَزَادُوهُمْ تو زیادہ کیا آدمیون نے جنون کے واسطے
اس پناہ مانگنے کے سبب سے رَهَقًا تکبر اور سرکشی اور جہالت یہانتک کہ جن کہتے تھے کہ ہماری بزرگی اس وجہ سے ہے کہ آدمی ہمسے
پناہ ڈھونڈھتے ہیں وَأَنَّهُمْ اور تحقیق کہ آدمی یعنی کافر آدمیون نے ظَنُّوا گمان کیا كَمَا ظَنَنتُمْ جیسا تمنے
گمان کیا ہے ای جنو أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا یہ کہ نہ اوٹھاویگا خدا کسی کو حساب وجزا کے واسطے وَأَنَّا لَمَسْنَا
السَّمَاءَ اور تحقیق کہ ہمنے مس کیا ہے آسمان کو اور چاہا کہ بات سننے کو ہم اوپر گئے اور ہمنے چاہا کہ آسمان میں ہم چلے جائیں
فَوَجَدْنَاهَا تو ہمنے آسمان کو پایا مُلِئَتْ بھرا ہوا حَرَسًا شَدِيدًا پاسبانون سخت قوی سے یعنی فرشتون
جو جنون کو منع کرنے اور روکنے کے واسطے تاہز رہے ہیں وَشُهُبًا اور اون آگ جہاڑنے والے ستارون سے جو شیطانون
ہانکنے کے واسطے متعین ہوے ہیں وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ اور یقینی ہم تھے کہ بیٹھتے تھے مِنْهَا آسمان مَقَاعِدَ بیٹھنے کی
جگہون میں لِلسَّمْعِ سننے کو آسمانی خبرین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل ہم آسمانون پر جاتے اور بیٹھنے
کی جگہون پر بیٹھتے تھے نہ پاسبان روکتے تھے نہ ستارون کی آگ سے ہم ہنکائے جاتے تھے فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ پھر اب جو جن
سننے کی خواہش کرتا ہے اب يَجِدْ لَهُ پاتا ہے اپنے واسطے شِهَابًا روشن ستارہ آگ برسانے والا رَّصَدًا نگاہ رکھنے والا اور
منتظر کھڑا ہوا اوسکے جلانے کو وَأَنَّا لَا نَدْرِي اور بیشک ہم نہیں جانتے کہ أَشَرٌّ أُرِيدَ کیا برائی چاہی گئی ہے آسمان سے
ہمکو باز رکھنے میں بِمَن فِي الْأَرْضِ اون لوگون کے ساتھ جو زمین پر آدمی ہیں أَمْ أَرَادَ بِهِمْ یا چاہا ہے اونکے واسطے
رَبُّهُمْ اونکے رب نے رَشَدًا بھلائی اور صلاح وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ اور یقینی ہماری جنس میں سے نیک ہیں یعنی
مومن نیک کام کرنے والے خیر میں سبقت لیجانے والے وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ اور ہم میں ہے اس سے کمتر ہیں یعنی خیر اور شر میں
راہ چلنے والے كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا اور ہم ہیں مختلف اور متفرق طریقون اور مذہبون والے عالم میں حضرت حسن بصری
منقول ہے کہ جسطرح آدمیون میں مختلف مذہبون کے لوگ ہیں جیسے قدریہ مرجیہ رافضی وغیرہ اسی طرح جنون میں بھی ہیں وَأَنَّا
ظَنَنَّا اور بیشک ہمنے جانا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ یہ کہ ہم عاجز نہ کر سکینگے خدا کو جس جگہ ہون ہم فِي الْأَرْضِ زمین میں
یعنی اگر وہ ہمارے ساتھ کچھ کیا چاہے تو ہم اوسے اوسمین عاجز نہ کر سکینگے اپنے مقام میں مقابلہ اور مقاومت کے واسطے
ثابت قدم اور ساکن رہکر وَلَن نُّعْجِزَهُ اور عاجز نہیں کر سکتے ہیں ہم اوسے هَرَبًا بھاگنے کی رو سے اطراف میں
یا جبال کوہ قاف میں وَأَنَّا اور بیشک ہمنے لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ جب کہ سنا ہمنے قرآن کہ اہل عالم کی ہدایت
کا سبب ہے آمَنَّا بِهِ ایمان لائے ہم اوسکا اور اس شخص پر جس سے ہمنے سنا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ جنون کی ہدایت کو کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا مگر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپکی

دعوت جن او انس دونون کو پہونچی ہوئی ہے نظم داخل بدر دعوت او جن و انس تا قیامت نقش ہر نوع و جنس ۞ اوست
سلطان طفیل او ہمہ ۞ اوست شاہنشاہ و طفیل او ہمہ ۞ فَمَنْ يُّؤْمِنْ پھر جو کوئی ایمان لائے بِرَبِّهٖ اپنے رب پر فَلَا يَخَافُ
تو وہ نہ ڈریگا بَخْسًا نقصان سے اپنی جزا مین وَّلَا رَهَقًا اور نہ ظلم سے اپنے اوپر اور نہ اپنے کو عیب پہونچنے سے
وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور ہم مین سے مسلمان ہین یعنی پیغمبر پر ایمان لائے ہوئے اور دین اسلام قبول کیے ہوئے وَمِنَّا
الْقٰسِطُوْنَ اور ہم مین سے ظالم اور بیداد کرنے والے ہین اپنے اوپر کہ شرک کرتے ہین اور حق تعالی کا حکم نہین مانتے فَمَنْ
اَسْلَمَ پھر جسنے حکم مانا خدا کا جسطرح ہمنے حکم مان لیا ہے فَاُولٰٓئِكَ تو اون حکم مان لینے والون نے تَحَرَّوْا قصد
کیا ہے رَشَدًا سیدھی راہ کا اور اوس راہ سے مقصد کو پہونچینگے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ اور لیکن ظالم جو نہ ایمان لائے
حق پر فَكَانُوْا تو وہ ہونگے لِجَهَنَّمَ آتش دوزخ کے واسطے حَطَبًا ایندھن کہ اونکے سبب آگ بھڑکائی اور دہکائی
جائیگی جیسے کافر دیون سے سلگائی جائیگی وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا اور پھر وحی کی ہے کہ اگر مستقیم ہوون اہل مکہ عَلَى الطَّرِيْقَةِ
سیدھی راہ پر یعنی ایمان لائین تو لَاَسْقَيْنٰهُمْ البتہ پلائینگے ہم اونکو مَّآءً غَدَقًا پانی بہت تھا اور تنگ سالی کے
بعد یعنی روزی ہم اوپر کشادہ کر دینگے یا اگر جن اسلام پر استقامت اختیار کرین تو اونکو ہم بہت صاحب نعمت کرینگے یعنی دوزخ کی
وعید سے اونکو ہم امان دینگے اور یہ بہت بڑی نعمت ہے اور مفسرون کے ایک گروہ نے عام لیا ہے یعنی اگر جن اور انس اسلام پر مستقیم رہین ہم
اوپر معیشت کشادہ کر دینگے لِّنَفْتِنَهُمْ تاکہ آزمائین ہم اونکو فِيْهِ اوس فراخی مین کہ اوس نعمت کا شکر ادا کرتے ہین کیونکر
قیام کرتے ہین وَمَنْ يُّعْرِضْ اور جو کوئی اعراض اور انکار کرے عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ اپنے رب کو یاد کرنے سے اور اوسکی نعمت یاد کر کے
شکرگزاری نہ کرے تو يَسْلُكْهُ داخل کریگا اوسکو خدا عَذَابًا صَعَدًا عذاب سخت مین جسمین راحت اور فرحت نہو وَّاَنَّ
الْمَسٰجِدَ اور پھر وحی آئی ہے کہ مسجدین لِلّٰهِ اللہ ہی کے واسطے ہین اور اوسی کے لیے خاص ہین فَلَا تَدْعُوْا تو نہ پکارو اور نہ پوجو
مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اَحَدًا کسی کو جسطرح یہود و نصارا اپنے کنیسون اور صومعون مین حضرت عزیر اور مسیح
علیہما السلام کو خدائی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور جسطرح بیت الحرام کے گرد اگرد کہتے ہین کہ لبیک لا شریک لک لبیک الا شریک
ہو لک اور بعضون نے کہا ہے اس مساجد سے تمام روے زمین مراد ہے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین
کی مسجد ہے اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا یعنی کر دی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد
اور پاک تو زمین کے کسی قطعہ اور کسی بقعہ مین خدا کی یاد کے ساتھ دوسرے کی یاد خوب نہین بیت دل را بجز از یاد خدا
شاد مکن ۞ با یاد دوئی از کسے دگر یاد مکن ۞ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ اور تحقیق کہ جب کھڑا ہوا عَبْدُ اللّٰهِ خدا کا بندہ
یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بطن نخلہ مین يَدْعُوْهُ پکارتا تھا خدا کو اور نماز ادا کرتا تھا اور جن اوسکی قرآت سنتے تھے
كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ قریب تھا کہ ہوون جن عَلَيْهِ لِبَدًا اوسپر لپٹ جانے والے شوق کے مارے سے جو
حق تعالی نے اپنے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو عبد اللہ کہا اسمین بہت نکتے ہین صحابہ کا قول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

ع ۱۹

علیہ وآلہ وسلم کو اس سے زیادہ کوئی نام پسند نہیں آیا اسواسطے کہ شرط عبادت اور عبودیت جسطرح حضرت نے قیام فرمایا اوسطرح
کسی کو اوسپر قیام کرنیکی قدرت نہ تھی تولاجرم منازل ملکی پر عروج کے وقت آپ اس نام سے ذکر کیے گئے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى
بِعَبْدِهٖ اور مدارج فلکی سے قرآن اوترنے کے وقت بھی آپکو اسی نام سے یاد فرمایا تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهٖ
شعر ای بندہ شعار بندگی دوست ✽ کز جملہ بندگان گزین اوست ✽ واو نازبندگیش شاہی ✽ کان راہ ندیدہ ہیچ شاہی ✽ مکہ
کافروں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ تم نے عجب کام اختیار کیا ہی اور بڑا معاملہ شروع کیا ہی اس مہم سے پھرو اور اس کام سے
رجوع کرو تاکہ ہم تمکو پناہ دیں اور تمہاری حمایت کریں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ مشرکوں سے کہ بہرحال إِنَّمَا أَدْعُوا
نہیں پکارتا ہوں میں یعنی نہیں عبادت کرتا ہوں میں مگر رَبِّي اپنے رب کی وَلَا أُشْرِكُ بِهٖ اور شریک نہیں ٹھہراتا ہوں
میں اوسکے ساتھ أَحَدًا کسی کو قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ کہہ کہ یقینی میں مالک نہیں ہوں لَكُمْ تمہارے واسطے
ضَرًّا ضرر دفع کرنے کا وَلَا رَشَدًا اور نہ بھلائی پہونچانے کا یعنی میں بندہ ہوں اور بندہ کا کام خدا کی عبادت ہی
قُلْ إِنِّي کہہ کہ بیشک میں لَنْ يُجِيرَنِي نہ پناہ دیگا مجھے اور نہ پناہ میں لیگا مجھے مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے أَحَدٌ
کوئی یعنی اگر خدا مجھپر عذاب کرنا چاہے تو کوئی میری حمایت نہیں کرسکتا وَلَنْ أَجِدَ اور نہ پاؤنگا میں ہرگز مِنْ دُونِهٖ
اوسکے سوا مُلْتَحَدًا کوئی پناہ جسکی طرف میں متوجہ ہوں إِلَّا بَلَاغًا مگر پہونچاتا ہوں تمکو پہونچانا مِّنَ اللّٰهِ خدا کے
پاس سے کہ وہ تمکو کافی ہی وَرِسَالَاتِهٖ اور پہونچاتا ہوں اوسکے بھیجے ہوے پیغام وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ اور جو کوئی نافرمانی
کرے خدا کی اوسکی عبادت میں وَرَسُولَهٗ اور اوسکے رسول کی امر ونہی میں فَإِنَّ لَهٗ تو بیشک اوسکے واسطے ہی نَارَ
جَهَنَّمَ آگ دوزخ کی خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہینگے اوسمیں أَبَدًا ہمیشہ کبھی اوس سے نجات نہ پاوینگے اور ای ہمارے
حبیب آج تو کافر تجکو کمزور اور بے یار ومددگار جانتے ہیں اور تیرے اب میں عاصی اور گنہگار ہوتے ہیں حَتّٰى إِذَا رَأَوْا
یہانتک کہ جب دیکھینگے مَا يُوعَدُونَ جو کچھ وعدہ دیے گئے ہیں دنیا میں جیسے واقعہ بدر یا آخرت میں فَسَيَعْلَمُونَ
تو قریب ہی کہ جانیں جب وعدہ کیا ہوا عذاب دیکھیں کہ مومن اور کافر کے گروہ میں سے مَنْ أَضْعَفُ کون ہی بہت
ضعیف نَاصِرًا یار اور مددگار کی راہ سے وَأَقَلُّ عَدَدًا اور کون ہی بہت کم عدد کی راہ سے اور معلوم ہوجائیگا کہ کسکے
یار مددگار بہت قوی اور بہت زیادہ ہیں اور کسکے یار مددگار بہت ضعیف اور بہت کم ہیں کافروں نے یہ آیت سنکر کہا کہ یہ وعدہ
کیا ہوا امر کب ظاہر ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ جو کچھ وعدہ کیا ہی وہ صحیح اور درست ہی مگر اوسکا وقت مجھپر پوشیدہ ہی إِنْ
أَدْرِي نہیں جانتا ہوں میں کہ أَقَرِيبٌ آیا نزدیک ہی مَا تُوعَدُونَ وہ چیز جو تم وعدہ دیے گئے ہو عذاب
أَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّي یا مقرر کیا ہی میرے خدا نے اوسکے واسطے أَمَدًا زمانہ دور عَالِمُ الْغَيْبِ وہ جاننے والا ہی
پوشیدہ چیزوں کا فَلَا يُظْهِرُ تو ظاہر نہیں کرتا اور مطلع نہیں فرماتا عَلٰى غَيْبِهٖ اوس غیب پر جو مخصوص ہی اوسکے علم کے
ساتھ أَحَدًا کسی کو إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مگر جسے پسند کرلیتا ہی مِنْ رَّسُولٍ اپنے رسول میں سے اور

اونمین سے بعض پر اطلاع دیتا ہی تاکہ اوس رسول کا معجزہ ہو اور یہان رسول سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین **فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ** پس تحقیق کہ دوڑاتا ہی یعنی کرتا ہی **مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ** اوس اپسند یدہ رسول کے سامنے سے **وَ مِنْ خَلْفِهٖ** اور اوسکے پیچھے سے **رَصَدًا** نگہبان فرشتے کہ اوسے بچائے رکھتے ہین **لِّیَعْلَمَ** تاکہ جانے نبی جسکی طرف وحی آئی ہی **اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا** یہ کہ سو پہنچا دیے جبرئیل اور ملائکہ نے جو نزول وحی کے وقت اوسکے ساتھ رہتے ہین **رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ** پیغام بھیجے ہوے اپنے رب کے بے تغیر اور بے تبدیل **وَ اَحَاطَ** اور گھیر لیا ہی خدا کے علم نے اور شامل ہوا ہی **بِمَا لَدَیْهِمْ** اوس چیز کے ساتھ جو رسولون اور فرشتون کے پاس ہی **وَ اَحْصٰى** اور گن لیا ہی **كُلَّ شَیْءٍ** ہر چیز کو **عَدَدًا** عدد کی رو سے یہانتک کہ مینہہ کے قطرے اور ریگستان کی ریت اور مثل اسکے سب جانتا ہی اس سے سب معلوم کے ساتھ اوسکا کمال علم مراد ہی یعنی مطلقا کوئی معلوم اوسکے دائرہ علم سے باہر نہین ہی بیت ہر چہ دانستنی ست در وجہان نیست از علم شامل او پنہان

سورۃ المزمل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی عشرون اٰیۃ
سورۂ مزمل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بہوش ہوے تو اوس بات کی ابتدا مین آپ نماز پڑھتے اور ایک کمل اوڑھے رہتے ام المومنین حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وہ ایک جامہ کمل تھا چودہ گز کا نصف بچھا رہتا اور نصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھ لیتے اور اوسی کو اوڑھے ہوے نماز پڑھتے تو حق تعالی نے آپ سے خطاب فرمایا کہ **یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ** اے کمل اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ زمل حمل کے معنی مین ہی یعنی اے بار نبوت اوٹھانے والے **قُمِ الَّیْلَ** اوٹھ رات کو یعنی نماز کے واسطے **اِلَّا قَلِیْلًا** مگر تھوڑی رات رات کو اوٹھ کر نماز پڑھنا ابتدائے اسلام مین فرض تھا اور تین مقدارون مین اختیار دیا گیا تھا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ شب کو نماز کے واسطے اوٹھ مگر تھوڑی رات کہ **نِّصْفَهٗۤ** آدھی رات ہی **اَوِ انْقُصْ مِنْهُ** یا کم کر آدھی رات سے **قَلِیْلًا** تھوڑی سی کہ ایک تہائی ہو اور اس کم نہ چاہئے **اَوْ زِدْ** یا زیادہ کر **عَلَیْهِ** آدھی رات پر کہ دو تہائیون تک پہونچے اور یہ نہایت تھی **وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ** اور آہستگی کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھ قرآن یا اوسکے حروف تلاوت کے وقت ظاہر کر **تَرْتِیْلًا** ظاہر کرنا ایسا کہ سننے والا اونکو شمار کرسکے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ترتیل سے وقفون کا یاد رکھنا اور حرفون کا ادا کرنا مراد ہی **اِنَّا سَنُلْقِیْ** تحقیق کہ قریب ہی کہ ہم وحی کرین اور اوتارین **عَلَیْكَ** تجھ پر **قَوْلًا ثَقِیْلًا** ایک بات بھاری یعنی کلام تکالیف شاقہ پر مشتمل کہ مکلفون پر اوسکا اوٹھانا گران ہو یا گران ہو امر و نہی و وعدہ و وعید حلال حرام حدود احکام کی جہت سے یا اوسکا سننا کافرون کو گران ہو اور اوسکا سمجھنا منافقون پر یا اوسکا ثواب قیامت کے دن میزان یعنی ترازو مین بھاری ہو یا ثقیل ہو تجھ پر اوسکا لینا اور وہ وحی کی سخت صورت تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جرس کی سی آواز سنتے تھے اور فقط آواز سے سمجھ جاتے

ع ۲ / ۹

بے اعتنا کیے ہوئے حروف اور کلمات کا لینا عبادت کیے ہوئے طریقہ سے باہر معلوم ہوتا تھا اور اس حیثیت سے اوس حال میں حضرت سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہایت گرانی پہونچتی تھی چنانچہ ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک دن
نہایت شدت سے جاڑا تھا میں نے دیکھا کہ حضرت پر وحی اوترتی ہے اور آپکی پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپکتے ہیں
اس طرح پر جو دیکھا کہ کبھی جب وحی آتی اور آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو اونٹ کے ہاتھ پاؤن ٹیڑھے ہو جاتے اور اپنے یاروں میں سے
اگر کسی کی ران کا تکیہ آپ لگائے ہوتے تو اوسے ران ٹوٹ جانے کا خوف ہوتا اور ایسے محل میں چہرہ مبارک زیادہ منور اور
روشن ہو جاتا مصرع بسا این گل کہ بحسن بیں برافروزد ۞ بحر الحقائق میں ہے کہ قرآن فی نفسہ مفصل ہے جیسا کہ حق تعالی فرمایا
کہ کتاب فصلت آیاتہ اور سب آسمانی اوتری ہوئی کتابوں کی نسبت اجمالی صورت رکھتا ہے اسواسطے کہ سب کی تصدیق
کرنے والا اور سب کے مطابق ہے کہ مصدقا لما بین یدیہ پس قرآن کا ثقل اوسکی جمعیت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ صورت اجمالی اور
صورت تفصیلی دونوں کو جمع کرنے والا ہے اور دو امروں کو جمع کرنے والا یقینی بہت بھاری اور بہت بزرگی اور بہت کامل اور بہت
بڑا ہوگا اور ایسا بوجھ اوٹھانے والا صاحب جمعیت کے سوا اور کوئی نہ چاہیے نظم حمل چنین بار بمقدار تست ۞ کار کسیست
کہ این کار تست ۞ کس نتواند زدن اینجا نفس ۞ قوت این کار تو داری وبس ۞ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ بیشک رات کی ساعت
یا جو عبادت رات کو کیجاتی ہے یا شب کا قیام هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وہ بہت سخت ہے رنج اور کلفت کی رو سے اسواسطے کہ
راحت اور نیند کا چھوڑ دینا نفس پر نہایت شاق ہے یا شب کو عبادت کرنے میں فراغت بڑی ہے اسواسطے کہ دن کو باب معیشت میں
دل مشغول اور مصروف رہتے ہیں اور رات کو طرح طرح کے خطروں سے فارغ ہوکر محراب عبادت میں متوجہ ہو سکتے ہیں بیت
خاموش شد عالم بشب تا چیست باشی در طلب ۞ زیرا کہ بانگ ہر بدہ تشویش خلوت گاہ تست ۞ وَّاَقْوَمُ اور بہت سیدھا ہے
قِيْلًا ۝ مقال کی رو سے یعنی رات کو قرآن پڑھنا بہت خوب بات اور پختہ کام ہے کہ دل فارغ ہوتا ہے اور زبان دل کے ساتھ
موافق ہوتی ہے زبان سے پڑھتا ہے اور دل سے اوسمیں تفکر کرتا ہے اور ناشئۃ الیل بعضوں نے کہا ہے کہ مغرب اور عشا کا درمیان ہے
یا عشا کے بعد صبح تک اور ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے قول پر ناشئہ یہ ہے کہ سو کر اوٹھے اِنَّ لَكَ بیشک
تیرے واسطے فِي النَّهَارِ دن میں سَبْحًا طَوِيْلًا ۝ آنا جانا لمبا ہے یعنی خلق کو دعوت اسلام کرتے ہو اور اونکے کاموں میں
مشغول رہتے ہو تو راتوں کو تہجد ادا کرنا اولی ہے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر نام اپنے رب کا اور اسماء حسنی اوسکے ساتھ اوسے
پکار وَتَبَتَّلْ اور کٹ جا خلق سے اور توجہ کر اِلَيْهِ اوسکی عبادت کی طرف تَبْتِيْلًا ۝ کٹنا پورا یعنی اپنے نفس کو ماسوی اللہ کے
خیال سے خالی کر اور بالکل اوسی کی طرف متوجہ ہو جا فرد دل در وبند و زغیرش بگسل ۞ ہر چہ جز اوست برون کن از دل ۞
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ یہ بدل ہے ربک سے یعنی یاد کر اپنے رب کا نام جو رب ہے مشرق اور مغرب کا لَا اِلٰهَ کوئی معبود نہیں
عبادت کے قابل اِلَّا هُوَ مگر وہ فَاتَّخِذْهُ تو پکڑ اوسکو وَكِيْلًا ۝ اپنا کارساز اور مہمات اوسی پر چھوڑ وَاصْبِرْ
اور صبر کر عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اوسپر جو کہتے ہیں کافر اور تکذیب کرنے والے واہیات خرافات وَاهْجُرْهُمْ اور کٹ اون

هَجْرًا جَمِيلًا ○ کنارہ خوب یعنی مقام انتقام میں نہ رہ اور اونسے نصیحت نہ روک یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہی وَذَرْنِي
وَالْمُكَذِّبِينَ اور چھوڑ مجھکو تکذیب کرنے والون أُولِي النَّعْمَةِ نعمت والون کے ساتھ یعنی سرداران قریش کا کام میرے
ساتھ چھوڑ وَمَهِّلْهُمْ اور مہلت دے اونکو قَلِيلًا ○ مہلت تھوڑی سی یعنی تھوڑے سے ہی زمانہ میں اونکو تکذیب کا بدلا دونگا
امام زاہد رحمۃ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی اور جنگ بدر اور سرداران عرب کی ہلاکت میں تھوڑا ہی زمانہ گذرا إِنَّ لَدَيْنَا
بیشک ہمارے پاس ہی آخرت میں ہر ایک دشمنوں کے واسطے أَنْكَالًا بیڑیان بھاری کہ اونمین مقید ہونگے وَجَحِيمًا اور بڑی
آگ دہکتی ہوئی کہ اوسمین جل جائینگے وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کھانا گلے میں اٹکتا ہوا جیسے ضریع اور زقوم وَعَذَابًا
أَلِيمًا ○ اور عذاب دردناک اور سوا اسکے بہت سی سختیان کہ جنکے سوا کوئی اوسکی حقیقت نہیں جانتا اور کتاب میں ہی کہ یہ
آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہوش ہوکر گر پڑے اور فرمایا کہ یہ وعدے سچ ہونگے يَوْمَ تَرْجُفُ
الْأَرْضُ جسدن تھرتھرائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور تھرتھرائینگے پہاڑ وَكَانَتِ الْجِبَالُ اور ہو جائینگے بڑے بڑے
پہاڑ كَثِيبًا ریت کا ڈھیر مَهِيلًا ○ پراگندہ یعنی سخت پہاڑ ریگ رواں کے مثل ہو جائینگے اوس روز کی ہیبت سے
إِنَّا أَرْسَلْنَا بیشک ہمنے بھیجا إِلَيْكُمْ تمہاری طرف اے اہل مکہ رَسُولًا ایک پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شَاهِدًا عَلَيْكُمْ گواہ تمہارے اقوال و افعال پر یعنی قیامت کے دن گواہی دینگے دعوت اسلام تمہارے قبول کرنے
اور نکرنے پر كَمَا أَرْسَلْنَا جس طرح بھیجا ہمنے إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ○ فرعون کی طرف رسول یعنی موسی
علیہ السلام کو فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ تو عاصی ہوگیا فرعون اوس پیغمبر کے باب میں اور اونکی دعوت قبول نکی اور کہا
نمانا فَأَخَذْنَاهُ تو پکڑا ہمنے اوسے أَخْذًا وَبِيلًا ○ پکڑنا سخت یعنی پانی میں اوسے غرق کیا اور پانی کی راہ سے آگ میں
پہونچایا کفار قریش کی تہدید اس آیت میں مندرج ہی فَكَيْفَ تَتَّقُونَ تو کیونکر بچاؤگے اے مشرکو اپنی جانیں إِنْ
كَفَرْتُمْ اگر رہوگے اپنے کفر پر يَوْمًا اوسدن کے عذاب سے جسکی ہول يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ کریگی لڑکون کو
شِيبًا ○ بوڑھے یعنی اونکے سر کے بالون کو سفید کردیگی اس سے قلق اور غم کی کثرت مراد ہی اسواسطے کہ شدت غم آدمی کو جلد بوڑھا
کردیتی ہی اور ہو سکتا ہی کہ اوسدن کے طول اور درازی میں یہ مبالغہ ہوا السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ آسمان پھٹا ہوگا اوس روز کی
سختی اور ہیبت سے كَانَ وَعْدُهُ ہی وعدہ خدا کا یہ واقعہ اور حادثہ واقع اور حادث ہونے کے ساتھ اور مَفْعُولًا ○ ہونا إِنَّ
هَٰذِهِ بیشک یہ آیتین تَذْكِرَةٌ نصیحت اور عبرت ہین فَمَنْ شَاءَ پس جو کوئی چاہے اتَّخَذَ پکڑے إِلَىٰ رَبِّهِ اپنے رب کی
قرب کی طرف سَبِيلًا ○ راہ اس نصیحت کے سبب سے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا آنحضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور صحابہ راتون کو اوٹھتے اور چونکہ رات کی مقدارین نصف اور ثلث کم اور زیادہ [illegible] اسمین [illegible] ایسا ہوتا کہ [illegible] کی
محافظت کی رعایت نہ رہتی دن تک نماز پڑھا کرتے یہانتک کہ آپکے قدم مبارک ورم کر گئے اور جسم مبارک پر ضعف و نقاہت غالب
ہوئی اور [illegible] آیا فَقَدْ شَقَّ [illegible] کی ندا بلند کی تو حق تعالی نے ایک سال کے بعد [illegible] پر [illegible] آیت بھیجی کہ

ع ۱۴

اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب یَعْلَمُ جانتا ہے اَنَّكَ تَقُوْمُ کہ تو اوٹھتا ہے شب کو نماز کے واسطے اَدْنٰی بہت کم مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ دو تہائی رات سے وَنِصْفَهٗ اور نماز پڑھتا ہے تو آدھی رات وَثُلُثَهٗ اور ایک تہائی وَطَآئِفَةٌ اور اسی طرح اوٹھتے ہیں ایک گروہ کے لوگ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ اون لوگوں میں سے جو تیرے ساتھ ہیں تیرے اصحاب وَاللّٰهُ اور اللہ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ اندازہ کرتا ہے رات دن کا اور وہ جانتا ہے اوسکی ساعتوں کی مقداریں اور اوسکا علم ہر شب اور دن مقداروں میں [illegible] قیام کو محیط ہے عَلِمَ جانتا ہے اللہ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ یہ کہ تم طاقت نہیں رکھتے ہو وقت اندازہ کرنے کی اور اون اندازوں کو نگاہ نہیں رکھ سکتے فَتَابَ عَلَیْكُمْ پس پھرا تمہاری طرف عفو اور تخفیف کے ساتھ اور اندازہ کیا ہوا قیام ترک کرنے کی رخصت دیدی فَاقْرَءُوْا پس پڑھو مَا تَیَسَّرَ وہ چیز جو آسان ہو مِنَ الْقُرْاٰنِ قرآن میں سے مراد یہ ہے کہ رات کی نماز میں سے جس قدر کہ آسان ہو اوتنی پڑھو عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ جانتا ہے خدا یہ کہ ہونگے مِنْكُمْ تم میں مَّرْضٰی بیمار وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ اور دوسرے سفر کرینگے فِی الْاَرْضِ زمین میں یَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہیں مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ خدا کے فضل کرم میں سے یعنی تجارت کرتے ہیں اور حلال وجہوں سے کسب معاش کرتے ہیں وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ اور دوسرے قتال کرتے ہیں فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ میں بیماروں کو بیماری سے اور مسافروں کو تجارت اور مجاہدوں کو جہاد سے رنج اور محنت ہوتی ہے تو رات کی نماز اور اوسکی مقداریں گھیرنے میں تم پر تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ تو پڑھو جو کچھ میسر اور آسان ہو مِنْهُ قرآن میں سے اور یہ حکم بطور فرضیت کے ہے یعنی نماز میں قرآن پڑھنا اور بعضوں نے کہا ہے کہ قرآن پڑھو نماز کے باہر اور یہ حکم بطریق مندوب اور مستحب ہونے کے ہے جس مقدار قرآن پڑھنا مندوب اور مستحب ہے اوسمیں اختلاف کیا ہے اور وہ تین آیتیں ہیں یا سو یا دو سو یا ہر چالیس دن میں ختم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو حکم کیا کہ ہر مہینے میں ختم قرآن کرو اونھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں یعنی میں جلدی پڑھ سکتا ہوں فرمایا کہ بیس راتوں میں ختم کرو پھر عرض کی کہ مجھے زیادہ قوت ہے فرمایا کہ سات دن میں پڑھو اور اس سے زیادہ جلدی نہ کرو صاحب معالم رحمہ اللہ تعالی اپنی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایک دن یا رات میں پچاس آیتیں پڑھے اوسے غافلوں میں نہیں لکھتے اور اگر سو آیتیں پڑھے تو اوسے فرمانبرداروں میں لکھتے ہیں اور اگر دو سو آیتیں پڑھے تو اوسکے ساتھ قرآن دعوی اور خصومت نکریگا قیامت کے دن اور اگر پانسو آیتیں پڑھا کرے تو اوسکے واسطے ایک قنطار ثواب لکھتے ہیں وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز فرض وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ واجب وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ اور قرض دو خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یعنی راہ خیر میں مستحب اخراجات کرنے اور اوسکے عوض بہشت پانے کا اشارہ ہے وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچھ آگے بھیجوگے لِاَنْفُسِكُمْ اپنی ذاتوں کے واسطے مِّنْ خَیْرٍ نیکی سے تَجِدُوْهُ تو پاؤگے اوسے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس هُوَ خَیْرًا وہ بہتر ہے وَّاَعْظَمَ اور بہت بڑا ہے اَجْرًا اجر کی رو سے یعنی [illegible] ثواب پاؤگے ایک کا دس اور سات سو اور اوس سے بھی زیادہ یا

کو حساب فاستغفروا اللہ اور مغفرت چاہو خدا سے ہر حال مین ان اللہ غفور بیشک خدا بخشنے والا ہی بندون کو
رحیم ۝ مہربان اونپر اوسکی شفقت اور مہربانی بیان سے باہر کہو

سورة المدثر مکیة	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ست وخمسون آیة
سورہ مدثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چھپن آیتین ہین ۵۶

ع ۲

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابتدا زمانہ وحی مین مین راہ جاتا تھا
ناگاہ آسمان کی طرف سے مین نے ایک آواز سنی نگاہ اوٹھائی تو کیا دیکھتا ہون کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین میرے پاس
آیا تھا زمین آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہی اوسکی ہیبت اور قد وقامت کی عظمت سے مجھ خوف طاری ہوا مین گھر پھر آیا اور
مین نے لوگون سے کہا کہ مجھے اوڑھاؤ تو مجھ کپڑے اوڑھا دیئے اور مین اوسی اندیشے مین تھا کہ حضرت ذوالجلال عم نوالہ نے وحی
بھیجی کہ یا ایھا المدثر ۝ ای کپڑے اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ دثار نبوت مراد ہی یعنی ای لباس رسالت پہننے والے
قم اوٹھ اپنی خوابگاہ سے یا قائم ہو جا امر اسم نبوت ادا کرنے پر فانذر ۝ پس ڈرا خلق کو عذاب الہی سے اگر اوسکے سوا اور
کی عبادت کرین وربک فکبر ۝ اور اپنے رب کو تعظیم کے ساتھ یاد کر وثیابک فطہر ۝ اور اپنے کپڑے
پاک کر میلون سے یا کوتاہ کر سرداران عرب کے خلاف کہ وہ لباس لمبا پہنتے ہین اونکی عادت ترک کرنے پر پہلی علامت ہو حضرت علی
مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اپنا لباس کوتاہ کر فانہ اتقی وانقی وابقی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ جو کچھ نہ چاہیے اوس سے
اپنے نفس کو پاک کر نفحات مین شیخ ابو الحسن علی شاذلی مغربی قدس اللہ سرہ سے نقل ہی کہتے ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ ای علی طہر ثیابک من الدنس تحظ بمدد اللہ فی کل نفس یعنی اپنے کپڑے
میل سے پاک کر تاکہ تو بہرہ مند ہو مدد الہی اور تائید خدا سے ہر دم مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے کپڑے کیا ہین فرمایا کہ حق تعالی نے
تجھے پانچ خلعت پہنائے ہین خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام اور جو کوئی خدا کو دوست
رکھتا ہی اوسپر ہر چیز آسان ہو جاتی ہی اور جو خدا کو پہچانتا ہی اوسکی نگاہ مین سب چیزین چھوٹی معلوم ہوتی ہین اور جو کوئی خدا کو
وحدانیت اور یگانگی کے ساتھ جانتا ہی وہ اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہین کرتا اور جو خدا پر ایمان لاتا ہی وہ ہر چیز سے امن
ہو جاتا ہی اور جسکو صفت اسلام حاصل ہو جاتی ہی وہ خدا کا گناہ نہین کرتا اور اگر گنہگار ہو جاتا ہی تو عذر کرتا ہی اور جب عذر
کرتا ہی تو عذر قبول ہوتا ہی تو شیخ رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ یہان سے مین نے ثیابک فطہر کے معنی جانے قطعہ در نیوپوشید لطف
یزدانی خلعتے از صفات روحانی دارش ز لوث خشم وشہوت دور تا بپاکیزگی شوی مشہور والرجز
فاھجر ۝ اور سب گناہون سے کنارہ کر یعنی جیسے تقوے پر تو ہی اسی پر رہ ولا تمنن اور دیگر احسان رکھ تستکثر ۝
تاکہ تو زیادہ لے یا نیک کام کرکے خدا پر احسان رکھ کہ اوسکو تو بہت شمار کرے یا تبلیغ احکام کرکے لوگون پر احسان جتا کر اون سے

بہت بلا تو طلب کرے ولربک فاصبر اور اپنے رب کی رضامندی کے واسطے صبر کر یا تو اوامر کے تحت مین
خدا کے واسطے صابر رہ فاذا نقر فی الناقور پھر جب پھونکا جاویگا فی الناقور صور مین یعنی دوسرا نفخہ پس وہ یعنی اوسکا اثر
فذلک یومئذ تو یہ پھونکنا اوس روز یوم عسیر نشانی ہے سخت دن کی علی الکافرین کافرون پر
غیر یسیر نہ آسان ہوگا کہ ہول جیسے شدت اوس دن عام ہوگی اگرچہ حق تعالیٰ اپنے کرم عام سے مومنون پر سے سختی اور
دشواری اوٹھا لیگا اور کافرون پر سختی باقی رہیگی اور حساب مین اونکے ساتھ سختی اور تنگی کرینگے اور اونکا منہ سیاہ ہو جائیگا اور اونکے
نامہ اعمال اونکے بائین ہاتھ مین دینگے لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ لعنہ اللہ تعالیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورہ حم المومن کے
شروع کی آیتین سنکر قوم مین پہونچا اور یہ بات کہی کہ قسم خدا کی کہ اب محمد سے مین نے ایسا کلام سنا ہے کہ نہ آدمی کا کلام ہے اور جن
اور پری کا اوسمین عجب حلاوت اور شیرینی ہے کہ کسی کلام مین نہین ہوتی اور اوسمین وہ طراوت اور تازگی ہے کہ کسی کلام مین نہوگی اوسکی
اقبال کی ٹہنیان شگفتہ اور سعادت کی پہول بیچ والیان ہین اور اوس شجرہ طیبہ کی جڑ مضبوطی اور بلندی مین اور رگون سے خوب
محکم اور مضبوط ہے کوئی ہو یہ کلام غالب اونکا مغلوب ہوگا اور بلندی سے پستی کی طرف نہ جھکیگا قریش نے یہ بات سنکر گمان کیا
کہ ولید ایمان لایا پس ابوجہل طرح طرح کی باتین کرکے اوسے حمیت جاہلیت مین لایا یہانتک کہ قرآن کو سحر کہا یہ خبر رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نہایت غمگین ہوئے اور حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ ذرنی چھوڑ مجھے ومن خلقت اور
اوسکو جسے پیدا کیا مین نے وحیدا اکیلا بے مال اولاد بے یار مددگار اور ایک قول ہے کہ اوسے وحید القوم کہتے تھے
یعنی اپنی قوم مین ایک وجعلت لہ اور دیا مین نے اوسے مالا ممدودا مال کھینچا ہوا یعنی بہت لکھا ہے کہ
اوسکے پاس زرنقد دس لاکھ دینار تھے اور مکہ اور طائف کے درمیان اوسکے اونٹ گھوڑے بکریان بہت تھین باغ اسباب لونڈی
غلام بے شمار تھے وبنین شہودا اور بیٹے دیے اوسکو بیٹے اوسکے ساتھ حاضر اور موجود کہ نہین یعنی تجارت اور کسب معاش کے
واسطے سفر کے محتاج تھے اور ہمیشہ اپنے باپ کے ساتھ محفلون مین حاضر ہوتے لکھا ہے کہ اوسکے دس بیٹے تھے اونمین خالد اور عمارہ اور
ہشام رضی اللہ عنہم ایمان لائے ومہدت لہ تمہیدا اور بچھایا مین نے اوسکے واسطے جاہ و ریاست کا بچھونا تمہید
بچھانا یہان تک کہ ریحانہ قریش اوسکا لقب ہو گیا تھا یا بنایا مین نے اوسکا کام خوب بناکر ثم یطمع پھر طمع رکھتا ہے ان
ازید کہ زیادہ کرین ہم اپنے عطیہ اوسکے باب مین کلا ہرگز نہ ہم ایسا کرینگے اور اپنی نعمتین اوسکو زیادہ نہ دینگے
انہ کان بیشک وہ ہے لآیاتنا ہمارے کلام کی آیتون کا عنیدا ستیزہ کرنے والا اور اونمین جھگڑا کرنے والا اور اونکو جادو کے
ساتھ نسبت دینے والا اکثر تفسیرون مین ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسکا جاہ و مال گھٹنے لگا اور اوسکے فرزند اوس سے برگشتہ
ہو گئے اور بعضے مر گئے اور وہ محتاج ہوا ہلاک ہوا سارہقہ صعودا قریب ہے کہ پہونچاؤن ہم اوسے صعودا
صعود پر اور وہ ایک پہاڑ ہے آگ کا ستر برس مین اوسکے اوپر چڑھ سکتے ہین اور اوسکے اوپر چڑھتے ہی پھر نیچے گر پڑتے ہین
تبیان مین ہے کہ تکلیف دونگا مین اوسکو صعود پر صعود اور وہ ایک پتھر ہے دوزخ مین کہ اوسپر نہین جا سکتے تو اوسکو

آگ کی زنجیروں میں جکڑ کر آگے سے کھینچینگے اور پیچھے سے آگ کے گرز مارینگے کہ اوس جگہ پر جا پہنچے اور ولید کے واسطے جزا اور سزا کی
یہ بڑی وعید ہے اِنَّهٗ فَكَّرَ تحقیق اوسنے فکر کی کہ قرآن پر کیا طعن کرے وَقَدَّرَ ۝ اور اپنے دل میں اندازہ ٹھیک
کیا کہ کیا کہے اسکے قول کو بیہودہ کیا اوسنے قرآن کی تعریف کی اور جب قریش نے اوسکو ملامت کی تو اوسنے کہا کہ تم محمد کو
مجنون کہتے ہو اور یقینی جانتے ہو کہ اوسکی عقل کامل ہے اور شیطان کو اوسپر قابو نہیں اور تم خیال کرتے ہو کہ محمد کاہن ہے
خدا اوس سے کاہن ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی اور تم گمان کرتے ہو کہ وہ کذاب یعنی بڑا جھوٹا ہے ہرگز جھوٹ کی تہمت
اوسپر نہیں لگی اور تم گمان کرتے ہو کہ شاعر ہے اوسکا کلام شعر سے نہیں ملتا کفار قریش بولے کہ اچھا تو ہی فکر کر کہ اوسکو کیا
کہہ سکتے ہیں اور اوسکے کلام کو کس چیز سے نسبت دے سکتے ہیں ولید نے فکر کی اور اپنے دل میں خیال باندھا کہ محمد ساحر ہے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ فَقُتِلَ لعنت کیا گیا ہے وہ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ کیسا اندازہ کیا ثُمَّ قُتِلَ پھر لعنت کیا گیا ہے وہ كَيْفَ
قَدَّرَ ۝ کیسا اندازہ کیا ثُمَّ نَظَرَ ۝ پھر اوسنے فکر کی قرآن کے باب میں دوبارہ ثُمَّ عَبَسَ پھر منہ بگاڑا کہ اوسمیں
طعن کا موجب نہ پایا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نگاہ کی اور اپنا منہ ٹیڑھا کیا وَبَسَرَ ۝ اور تیوری چڑھائی کہ جیسے
کوئی پریشان ہوا ثُمَّ اَدْبَرَ پھر منہ پھیرا حق سے یا پیغمبر حق سے وَاسْتَكْبَرَ ۝ اور تکبر کیا اونکی متابعت سے فَقَالَ پھر
کہا کہ اِنْ هٰذَآ نہیں ہے یہ جو محمد کہتے ہیں اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ مگر جادو کہ تعلیم کیا جاتا ہے ساحروں سے اِنْ هٰذَآ
نہیں ہے یہ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ مگر کلام آدمی کا یعنی ابا فکیہہ اور جبر اور یسار کا سَاُصْلِيْهِ قریب ہے کہ ڈالدونگا میں
ولید کو سَقَرَ ۝ دوزخ کے پانچویں درکہ میں کہ اوسکا نام سقر ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ اور کسنے دانا کیا
تجکو کہ کیا ہے سقر لَا تُبْقِيْ وہ آگ ہے جو باقی نہ چھوڑیگی گوشت پوست رگ پٹھے ہڈیوں کو کسی دوزخی پر بلکہ سب کو جلادیگی اور
پھر حق تعالیٰ اونکے اجزا نئے پیدا کریگا وَلَا تَذَرُ ۝ اور نہ چھوڑیگی دوبارہ جب تک نہ جلادے لَوَّاحَةٌ جھلس کر سیاہ
کرنیوالی لِّلْبَشَرِ ۝ کافروں کی کھال کو عَلَيْهَا اوس آگ پر تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ اونیس فرشتے یا اونیس قسم کے
فرشتے مسلط اور متعین ہیں تفسیر تبیان میں ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود کے ایک گروہ نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے دوزخ کے فرشتوں کو پوچھا آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا دوسری بار دو انگوٹھا
بند کر لیا اور یہ آیت آپکے کلام کی تصدیق میں نازل ہوئی اور یہودیوں نے مان لیا کہ یہ بات توریت کے موافق ہے اور اس عدد کی تخصیص میں
مفسروں اور مذکروں نے تکلفات کیے ہیں از انجملہ ایک یہ بات ہے کہ تسعۃ یعنی نو کا عدد اکائیوں کا اکثر ہے اور عشر یعنی دس
دہائیوں کا اقل ہے تو یہ عدد جامع ہے اکثر قلیل کو کہ نو ہیں اور اقل کثیر کو کہ دس ہیں اور باقی وجہیں جواہر التفسیر میں مذکور ہیں لکھا ہے کہ
یہ آیت نازل ہونے کے بعد ابو جہل بولا کہ ای گروہ قریش دوزخ کے فرشتے اونیس سے زیادہ نہیں ہیں کیا تم میں سے دس آدمی ایک
ایک فرشتے کو دفع نہ کر سکینگے ابو الاسد بن کلدۃ الجمحی بن علی بولا کہ سترہ کو تو میں کافی ہوں دس کو دہنے اور سات کو بائیں
باقی دو کو تم کفایت کرتے ہو اور ایک روایت ہے کہ وہ بولا کہ صراط پر میں تمہارے آگے دس کو داہنے ہاتھ سے اور نو کو

بائین ہاتھ سے ڈھکیل کر صحیح سلامت بہشت میں ہم چلے بھی جاینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا جَعَلْنَآ اور ہم نے نہیں کیا ہے
اَصْحٰبَ النَّارِ دوزخ کے خازنوں کو اِلَّا مَلٰٓئِكَةً مگر فرشتے کہ تمام خلق میں بہت قوی ہیں مقابلہ میں ہر ایک دوزخ کے
خازنوں کا انیس یا مالک ہے اور مالک کے ساتھ اٹھارہ اور ہیں اونکی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہیں اور اونکے دانت [illegible]
اور منہ کے مانند آگ کے شعلے اونکے منہوں سے نکلتے ہیں اور اونکے دونوں شانوں کے درمیان سال بھر چلنے کی مسافت
ہے اونمیں سے ایک ایک ہاتھ میں ستر ہزار کافروں کو دوزخ کے جس کونہ میں چاہیگا ڈالیگا اور فرشتوں کا ذکر کافروں کا وہ کلام قطع
کرنے کو کیا وہ جانتے ہیں کہ دوزخ کے خازن آدمی نہیں ہیں فرشتے ہیں سمجھا اور سب آدمی ایک فرشتے کو پہنچنے کی طاقت نہیں
رکھتے مقابلہ کا کیا ذکر وَمَا جَعَلْنَا اور نہیں کیا ہم نے عِدَّتَهُمْ اونکا شمار کہ وہ انیس ہیں اِلَّا فِتْنَةً مگر کم عدد کہ
فتنہ کا سبب ہے لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگوں کے واسطے جو کافر ہیں یعنی وہ ہنسی اور تعجب کرینگے کہ اونیس کیونکر
تمام جن و انس پر عذاب کرینگے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ تاکہ یقین کریں وہ لوگ جو اُوْتُوا الْكِتٰبَ دیے گئے ہیں کتاب
اسواسطے کہ قرآن کو توریت کی تصدیق کرنے والا پاتے ہیں وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور تاکہ زیادہ کریں ایمان والے
اِيْمَانًا ایمان اس کلام کے سبب یا اہل کتاب کی تصدیق کی وجہ سے وَلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اور تاکہ شک نہ لاویں وہ
لوگ جو اُوْتُوا الْكِتٰبَ دیے گئے ہیں توریت وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان والے اہل اسلام سے جو دوزخ کے
خازنوں کے عدد پر ایمان لائے ہیں وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ اور تاکہ کہیں وہ لوگ کہ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلوں میں مَّرَضٌ
بیماری ہے شک اور نفاق کی وَّالْكٰفِرُوْنَ اور [illegible] کافر [illegible] مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ [illegible] بِهٰذَا مَثَلًا
اس عدد سے کہ عجیب ہے مثل کی کَذٰلِكَ اسی طرح يُضِلُّ اللّٰهُ گمراہی میں چھوڑتا ہے خدا مَنْ يَّشَآءُ جسے
چاہتا ہے وَيَهْدِيْ اور ہدایت کرتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے آگاہی ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ گروہ قریش اب تو محمد کے انیس
یار اور مددگار سے زیادہ نہیں رکھتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَمَا يَعْلَمُ اور نہیں جانتا جُنُوْدَ رَبِّكَ تیرے رب کے لشکر
کہ وہ فرشتے ہیں پیغمبروں کے سوا اور پروردگار اِلَّا هُوَ مگر وہ کہ سب معلومات کا عالم ہے وَمَا هِيَ اور نہیں ہے سقر کی
تمثیل یا خازنوں کی تعداد یا یہ سورت اِلَّا ذِكْرٰى مگر ایک نصیحت لِلْبَشَرِ آدمیوں کے واسطے كَلَّا ایسا نہیں ہے کہ
کوئی سقر کا انکار کر سکے وَالْقَمَرِ قسم چاند کی کہ وقتوں اور مدتوں کی پہچان اوس سے متعلق ہے وَالَّيْلِ اور قسم رات کی اِذْ
اَدْبَرَ جب جاتی ہے دن کے آگے سے اور بکر نے اِذَا الف کے ساتھ اور دبر ماضی کا صیغہ اور سے پڑھا ہے یعنی رات جب آتی ہے دن کے
پیچھے سے وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ اور قسم صبح کی جب روشن کرتی ہے عالم کو اِنَّهَا بیشک سقر لَاِحْدَى
الْكُبَرِ البتہ ایک درکہ دوزخ کے بڑے درکوں میں سے ہے نکل آیا ہے اوسکا ایک چیز کہ اوس سے ڈرائیں
آدمی کو کتاب میں ہے کہ حق تعالی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ قُمْ نَذِيْرًا یعنی کھڑا ہو ڈرانے والا لِّلْبَشَرِ
آدمیوں کے واسطے تاکہ نصیحت پکڑ کر گناہ سے پرہیز کریں لِمَنْ شَآءَ بشر سے بدل ہے یعنی تو ڈرانے والا ہے

اور پہلے قول کے موافق دوزخ ڈرانے والی ہے واسطے جو چاہے مِنْكُمْ تم میں سے اَنْ يَّتَقَدَّمَ یہ کہ آگے بڑھے چلے جزا اور طاعت میں
اَوْ يَتَاَخَّرَ یا باز رہے شر اور معصیت سے یعنی سب گروہوں کو نصیحت کرنے والی ہے تم اے پہلے حبیب یا سب کو دوزخ نصیحت
کرنے والی ہے كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ساتھ اوس چیز کے جو اوسنے کیے ہیں کام گرو ہے یعنی
دوزخ میں ہے واسطے اوس کام کے جو روکا اور قید کیا ہوا ہے اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ مگر داہنے ہاتھ والے کہ وہ اپنے گناہ پر گرو نہیں
ہیں آگ میں اسواسطے کہ اونکے گناہ بخشدیے گئے ہیں بعضوں نے کہا ہے کہ یہاں اہل یمین سے مومنوں کے لڑکے یا فرشتے مراد ہیں
فِيْ جَنّٰتٍ بیچ جنتوں ہیں یعنی جنتوں کے اونچے محلوں میں ہونگے دوزخ کو دیکھنے والے يَتَسَآءَلُوْنَ پوچھینگے عَنِ
الْمُجْرِمِيْنَ مشرکوں کا احوال اور کہینگے کہ مَا سَلَكَكُمْ کس چیز لائی تم کو فِيْ سَقَرَ دوزخ میں قَالُوْا
مشرک کہینگے اونکے جواب میں کہ لَمْ نَكُ نہ تھے ہم دنیا میں مِنَ الْمُصَلِّيْنَ نماز پڑھنے والوں میں سے یعنی اوسکے
فرض ہونے کا ہم اعتقاد نہ رکھتے تھے وَلَمْ نَكُ اور نہ تھے ہم کہ مال زکوٰۃ سے نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ کھانا دیں محتاج کو
وَكُنَّا نَخُوْضُ اور تھے ہم کہ بحث کرتے تھے ہم محمد کی شان میں اور اونکی عیب میں مشغول ہوتے تھے مَعَ الْخَآئِضِيْنَ
بحث کرنے والوں کے ساتھ وَكُنَّا نُكَذِّبُ اور تھے ہم تکذیب کرتے تھے بِيَوْمِ الدِّيْنِ روز جزا کی اور اوسے ہم باور
نہ کرتے تھے حَتّٰى یہاں تک کہ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ آگئی ہمکو موت اور اوس سے پہلے جو چاہتیں ہوتی ہیں اور اوسی حال پر
ہم مر گئے فَمَا تَنْفَعُهُمْ تو نفع نہ کریگی اونکو شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ شفاعت سب شفاعت کرنے والوں کی اور
تقدیر یہ کہ وہ اون مشرکوں کی شفاعت کریں اور یہ بات محال ہے فَمَا لَهُمْ پھر کیا ہے اونکو کہ ہمیشہ عَنِ التَّذْكِرَةِ
مُعْرِضِيْنَ قرآن یا اوسکی نصیحتوں سے انکار کرنے والے ہیں كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ حُمُرٌ جنگلی گدھے ہیں مُّسْتَنْفِرَةٌ
فَرَّتْ بھاگنے والے کہ بھاگے ہوں مِنْ قَسْوَرَةٍ شیر سے یا شکاری سے یا پھندے سے یا تیر انداز آدمی سے یا مختلف
آوازوں سے یعنی جسطرح جنگلی گدھے ان چیزوں سے بھاگتے ہیں اوسیطرح وہ قرآن سننے سے بھاگتے ہیں اسواسطے کہ نہ
سننے والا کان اور نصیحت قبول کرنے والے دل نہیں رکھتے ہیں جیسا کہ مثنوی میں اشارہ کیا ہے مثنوی از کجا این قوم پیغام
از کجا ۞ از جمادی جان کجا باشد رجا ۞ فہمہاے کہنہ کوتہ نظر ۞ صد خیال بد در آرد در فکر ۞ راز جز با رازدان انباز نیست ۞
راز اندر گوش منکر راز نیست ۞ کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مشرکوں نے کہا کہ اے محمد ہمیں خبر پہونچی ہے کہ جو کوئی بنی اسرائیل میں
رات کو گناہ کرتا صبح کو صحیفہ پاتا اوسمیں گناہ اور گناہ کا کفارہ لکھا ہوتا تم بھی ہمارے واسطے ایسی کوئی چیز لاؤ یا یہ بات کہ ہم پھر
ایمان نہ لائینگے جب تک ہمارے نام آسمانی نوشتہ نہ لاؤ کہ اوسمیں لکھا ہو کہ خدا کا نامہ ہے فلانے بندے کی طرف چاہیے کہ محمد کی اطاعت
کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ تو ہمارا کلام سننے سے بھاگتے ہیں یا اوسپر ایمان نہیں لاتے ہیں بَلْ يُرِيْدُ بلکہ چاہتا ہے
كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اونمیں سے اَنْ يُّؤْتٰى یہ کہ دیا جاوے صُحُفًا نامے مُّنَشَّرَةً کھلے ہوئے سے پھر
اس مضمون کے کہ اے فلان محمد کی پیروی کر كَلَّا ہرگز نہ دیے جائینگے اونکو یہ نامے اور اگر دیے بھی جائیں تو بھی وہ ایمان

معانقہ عند المتاخرین

نہ لائینگے پس اونکا انکار اسواسطے نہیں ہے کہ نامہ نہیں دیا جاتا بل لا یخافون الاخرة ۝ بلکہ وہ نہیں ڈرتے عذاب
آخرت سے کلا حقا کہ وہ نہیں ہے جو وہ قرآن کے باب میں کہتے ہیں کہ سحر ہے یا آدمی کا کلام انہ بیشک قرآن
تذکرة ۝ نصیحت ہے اور یاد کرنا فمن شاء ذکرہ ۝ پھر جو کوئی آدمی نصیحت لیا چاہے اوس سے نصیحت لے
وما یذکرون اور نہیں یاد کرتے اوسے الا ان یشاء اللہ مگر یہ کہ خدا چاہے کہ وہ یاد کریں ھو اھل
التقوی وہ قابل اسکے ہے کہ اوس سے ڈریں و اھل المغفرة ۝ اور بخشنے والا ڈرنے والوں کو

سورة القیمة مکیة	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربعون ایة
سورہ قیامہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چالیس ۴۰ آیتیں ہیں

لا اقسم لا نفی کا فعل قسم میں تاکید کے واسطے ہوتا ہے تو معنی یہ ہیں کہ البتہ قسم کھاتا ہوں میں بیوم القیمة ۝
قیامت کے دن کی و لا اقسم اور البتہ قسم کھاتا ہوں میں بالنفس اللوامة ۝ ملامت کرنے والے نفس کی اور
نفس متقیہ مراد ہے کہ نفس مقصرہ کو تقصیر طاعت کے سبب ملامت کرتا ہے یا وہ نفس مقصود ہے جو اپنے کو ہمیشہ تقصیروں میں ملامت
کیا کرتا ہے اگرچہ عبادتوں میں اوسکی کوششیں اور محنتیں بہت ہوں یا النفس مطلقہ مراد ہے جو نفس امارہ کو ہمیشہ ملامت کیا کرتا ہے
نفس لوامہ کی قسم کھاکر حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ تم اوٹھائے جاؤگے لکھا ہے کہ عدی بن ربیعہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کا
حال پوچھا جب حضرت نے اوسکی خبر دی تو وہ بولا کہ اگر اوس روز کو میں آنکھوں سے دیکھوں تو بھی باور نہ کروں کیا یہ متفرق ہڈیاں باہم مجتمع
ہونگی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ایحسب الانسان کیا گمان کرتا ہے آدمی یعنی عدی بن ربیعہ الن نجمع کہ ہم جمع
نہ کرینگے عظامہ ۝ ہڈیاں پراگندہ اوسکی اس سے اوسکا نفس مراد ہے کہ ہڈیاں اوسکا قالب ہیں بلی ہاں ہم جمع کرینگے
پس چاہیے کہ سمجھ جائے کہ قادرین علی ان نسوی اس بات پر کہ ہم برابر اور درست کریں بنانه ۝ اوسکی
اونگلیوں کے سرے یعنی چھوٹے اور لطیف ہونے کے ساتھ اوسکی اونگلیوں کی پوریں اور سرے اکٹھا کرنے پر ہم قادر ہیں تو بڑی
بڑی ہڈیوں کا اکٹھا کرنا کیا بات ہے بل یرید الانسان بلکہ چاہتا ہے عدی یا ہر آدمی چاہتا ہے لیفجر یہ کہ جھوٹ کہے
امامه ۝ اوس چیز کو جو اوسکے سامنے ہے بعث اور حساب یسئل پوچھتا ہے ہنسی سے کہ ایان کب ہوگا یوم القیمة ۝
قیامت کا دن فاذا برق البصر ۝ پس جب پتھرا جائیگی آنکھ وخسف القمر ۝ اور تیرہ و تاریک ہو جائیگا چاند
وجمع الشمس والقمر ۝ اور اکٹھا کیے جائینگے آفتاب ماہتاب یعنی اونکو ایک دوسرے کے ساتھ مجتمع کرکے
دریا میں ڈالدینگے یقول الانسان کہیگا آدمی یعنی کافر تکذیب کرنے والا یومئذ اوس دن کہ
این المفر ۝ کہاں ہے بھاگنے کی جگہ کلا نہیں ہے کوئی بھاگنے کی جگہ لا وزر ۝ کوئی پناہ کی جگہ
نہوگی کافر دن کو الی ربک تیرے رب کی طرف یعنی اوسکے حکم کی طرف یومئذ المستقر ۝ اوس دن

قرارگاہ خلق ہے یعنی اپنی مشیت سے جنتیون اور دوزخیون کے ٹھیرنے کی جگہ مقرر کریگا یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ آگاہ کیا جائیگا آدمی
یَوْمَئِذٍ اوس روز بِمَا قَدَّمَ اوس چیز پر جو اوسنے آگے بھیجے ہین اعمال وَاَخَّرَ ؕ اور جو کچھ اوسنے پیچھے رکھے ہین اموال
شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ گناہ تو آگے بھیجتا ہے جو آفت کے ساتھ اور مال پیچھے رکھتا ہے حسرت کے ساتھ گناہ کو توبہ سے
نیست کر دے کہ نہ باقی رہے اور مال صدقہ دیکر آگے بھیجے کہ باقی رہے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ رباعی گر پیمال بسر او کوئی
گنج داری وگنہ آوکنی ✽ بگذر فرستی ہمیش باشد ✽ کہ بحسرت نیس نگاہ کنی ✽ بَلِ الْاِنْسَانُ بلکہ آدمی عَلٰی نَفْسِهٖ
اپنے نفس پر بَصِيْرَةٌ ۙ صاحب بصیرت ہے یعنی اپنا حال جانتا ہے اور اپنے افعال اور اقوال پر گواہ ہے وَّلَوْ اَلْقٰى اگرچہ
القا کرے مَعَاذِيْرَهٗ ؕ اپنے عذر یعنی ہرچند متعدد بہم گناہ پر عذر کرے اور اوسے دفع کرنے کی تدبیر سوچے گو وہی اپنے گناہ کا
گواہ ہوگا اور اپنے جھوٹے عذر او باطل حیلے جانیگا بیت چہ چندین عذر انگیزی چہ چندین حیلہ سازی ✽ چہ سیدا ہم کہ سیدا
وسیدانی کہ سیدا ہم ✽ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جب حضرت جبریل حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام پر قرآن پڑھتے
تو حضرت بھی زبان سے اونکے ساتھ پڑھتے کہ بھول نجائیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ مت ہلا ساتھ قرآن کے
لِسَانَكَ اپنی زبان وحی پوری ہونے کے قبل لِتَعْجَلَ بِهٖ تاکہ جلدی کرے تو یاد ؕ اوسے یاد کرلینے کے ساتھ اِنَّ
عَلَيْنَا بیشک ہم پر ہے جَمْعَهٗ جمع کر دینا اوسکا تیرے دل مین تاکہ تو یاد رکھے وَقُرْاٰنَهٗ ۚ اور ہم پر ثابت کر دینا
اوسکی قرأت کا تیری زبان پر فَاِذَا قَرَاْنٰهُ پھر جب پڑھین ہم اوسے جبریل کی زبانی تجھپر فَاتَّبِعْ تو پیروی کر قُرْاٰنَهٗ ۚ
اوسکے پڑھنے کی اور اوسمین غور اور فکر کر ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا پھر ہم پر ہے بَيَانَهٗ ؕ ظاہر کر دینا اوسکا جو اوسمین تجھپر
مشکل ہو كَلَّا ایسا نہین ہے اے آدمیو جو تمنے عقبیٰ کے امر مین گمان کیا ہے بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ بلکہ تم دوست
رکھتے ہو دنیا جلدی کرنے والی کو وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ اور ہاتھ روکتے ہو آخرت سے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور کام
برعکس کرنا چاہیے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ اوسدن کہ روز قیامت ہے نَّاضِرَةٌ ۙ تازے اور چمکتے ہونگے یعنی انبیا
اولیا مومنون کے چہرے اِلٰى رَبِّهَا اپنے رب کی طرف نَاظِرَةٌ ۚ دیکھنے والے ہونگے ظاہر مین حجاب ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کم سے کم رتبہ کا جنتی اپنے باغون نعمتون حورون
خدمتگارون پر نظر کریگا او ہزار برس کی راہ سے اونھین دیکھیگا اور بہت بزرگ خدا کے نزدیک وہ ہے جو وجہ الٰہی پر نظر
کرے صبح شام یعنی اپنے مقدار کے موافق پھر یہ آیت پڑھی کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ لکھا ہے کہ اوتاد
ہر ایک کے اوراد مین یہ کلمات ہین کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ بیت ہر کس بہشت آرزو سے دارد ✽
عاشق بجز از دیدن دیدار ندارد ✽ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ اور بہت چہرے اوسدن بَاسِرَةٌ ۙ تاریک و ترش
ہونگے یعنی منافقون او مشرکون کے چہرے تَظُنُّ گمان کرتا ہے تو اے مخاطب یعنی تو جان لے یا گمان کرتا ہے وہ
نفس یعنی یقین کے ساتھ جانتا ہے اَنْ يُّفْعَلَ یہ کہ پہنچائی جائیگی بِهَا اوسے فَاقِرَةٌ ۭ بلا ایسی کہ اوسکی

پنڈلیکی ہڈیان توڑ دیے ہیں اور سپر عذاب عظیم نازل ہوتے سے کنایہ ہی اور بہت صحیح قول کے موافق وہ بلا حجاب ہی دیدار رب الارباب سے مصرع کہ از فراق تو در جہان بلائی نیست * کَلَّا ایسا نہین ہی کہ دل دنیا پر رکھ سکے اور آخرت سے غافل ہو سکے اِذَا بَلَغَتِ جب پہنچتی ہی روح التَّرَاقِيَ ۝ سینے اور گردن کی ہڈیون مین وَقِيلَ اور کہا جاتا ہی یعنی جو مرنے کے قریب ہوتے ہین وہ لوگ ہین وہ یا فرشتے کہتے ہین کہ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ کون ہی جھاڑ پھونک کرنے والا اور شفا دینے والا وَظَنَّ اَنَّهُ اور یقین کرتا ہی وہ مرنیوالا جسکے پیش نظر ہی اَلْفِرَاقُ ۝ کہ وہ چیز جو اوسپر نازل ہوئی جدائی کا سبب ہی دنیا سے اور دنیا کے لوگون سے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ اور لپٹتی ہی پنڈلی مرنے والے کی بِالسَّاقِ ۝ اوسکی پنڈلی سے یعنی موت کے ہول سے اوسکے پاؤن لپٹتے اور سمٹتے ہین اور اونہین حرکت نہین ہوتی یا موت کی شدت آخرت کی شدت کے ساتھ جمع ہو جاتی ہی اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی جزا کی طرف يَوْمَئِذِ ِۨالْمَسَاقُ ۝ اوس دن بازگشت ہوگی سب کو اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ ابوجہل ملعون کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شدت کی عداوت تھی اوسکی شان میں یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَا صَدَّقَ پھر تصدیق نہ کی ابوجہل نے قرآن کی یا صدقہ نہ دیا جو کچھ مال میں دینا واجب تھا وَلَا صَلّٰى ۝ اور پیروی نہ کی پیغمبر کی یا نماز نہ پڑھی خدا کے واسطے وَلٰكِنْ كَذَّبَ اور لیکن تکذیب کی نبی کی وَتَوَلّٰى ۝ اور پھرا اوس سے ثُمَّ ذَهَبَ پھر چلا اِلٰٓى اَهْلِهٖ اپنے لوگون کی طرف يَتَمَطّٰى ۝ ٹہلتا افتخار کی راہ سے کہ مین نے ایسا ایسا کام کیا یعنی تکذیب و تولی اَوْلٰى لَكَ سزاوار ہی تجکو ای ابوجہل موت سخت فَاَوْلٰى ۝ پھر بہت سزاوار ہی تجکو عذاب دنیا کا قبر مین ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ پھر خوب سزاوار ہی تجکو ہول قیامت فَاَوْلٰى ۝ پھر نہایت سزاوار ہی تجکو دوزخ میں ہمیشہ رہنا لکھا ہو کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل کو بطحا مین دیکھا اور اوسکا کپڑا پکڑ کے فرمایا کہ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ابوجہل بولا کہ ای محمد تم مجھے ڈراتے ہو اور بعضے علما کے نزدیک اولی ویل کے معنی مین ہی حق تعالی نے تاکید کے واسطے چار بار ابوجہل کو فرمایا کہ ولے تجپر اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہی اَنْ يُّتْرَكَ یہ کہ چھوڑ دیا جائیگا سُدًى ۝ مہمل اور معطل اور ضایع کر دینا مین مکلف اور عقبی مین مبعوث اور معذب نہوگا اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً کیا نہ تھا آدمی ایک قطرہ پانی کا مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ منی کا بہایا گیا رحم مین ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً پھر تھا خون جما ہوا فَخَلَقَ پھر خدا نے پیدا کیے اوسکے اجزا اور اعضا فَسَوّٰى ۝ پھر راست و درست کر دی اوسکی صورت اور روح پھونکی فَجَعَلَ مِنْهُ پھر کیا منی سے الزَّوْجَيْنِ دو قسم الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اور مادہ اَلَيْسَ ذٰلِكَ کیا نہین ہی جو ایسا پیدا کرے بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ۝ اس بات پر کہ زندہ کرے مردون کو حدیث مین ہی کہ یہ سورۃ پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے بلی انہ علی کل شیء قدیر اور دوسری روایت مین ہی کہ سبحانک اللہم بلی کہنا چاہیے اور ہمارے شیخ کہتے تھے سبحان ربی الاعلی

سورۃ الدہر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	احدی وثلثون ایۃ
سورۃ الدہر کہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اکتیس ۳۱ آیتین ہین

هَلْ اَتٰى کیا آیا یہ استفہام تقریری یعنی مقرر آیا عَلَی الْاِنْسَانِ آدم علیہ السلام پر حِیْنٌ ایک وقت مِّنَ الدَّهْرِ زمانے سے
کہ اوسمین لَمْ یَکُنْ نہ تھا وہ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ○ چیز ذکر کی ہوئی یعنی اوسمین روح پھونکنے کے قبل چالیس برس تک مکہ
اور طائف کے درمیان مین پڑا رہا تھا اور کوئی انسان ہونے کے ساتھ اوسے یاد نہ کرتا تھا جیسے نطفہ اور عناصر اور کوئی نہ جانتا تھا
کہ اوسکا نام کیا ہی اور اوسے پیدا کرنے مین کیا حکمت اور فائدہ ہوگا اور یہ مطلب معلوم نہ رکھتے تھے کہ استاد قدرت ایسا آئینہ بناتا ہی
کہ جسمین شمائل مفاتیح الغیب ہین یا اوسکا مظہر ہو اقصی مراتب ظہور ہین اور خلافت کبریٰ کے مرتبہ کے لائق ہو اور وہ عین مقصود
اور منتہای غایت ہو اور سب پوشیدہ باتین اوسکے وجود با جود سے ظاہر ہو جائین نظم شعر ظہور اوسکی نور بنور ہو گنج مخفی از وی
آمد در ظہور ہ۶ گنج مخفی بود زپر خاک گرد ہ۶ خاک را تابان تر از افلاک کرد ہ۶ گنج مخفی بدز پری جوش کرد ہ۶ خاک را سلطان اطلس
پوش کرد ہ۶ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو کہ اولاد آدم ہین مِنْ نُّطْفَةٍ تھوڑے سے
پانی سے کہ منی ہی اور چونکہ مرد اور عورت کی منی مختلف الاجزا ہی رقت اور قوام اور خاصیت مین اسوجہ سے نطفہ کو مفرد ہی اسکی صفت
جمع لایا اور فرمایا کہ اَمْشَاجٍ ملے ہوئے یا اوس سے رنگ مراد ہین اسواسطے کہ مرد کی منی سفید ہوتی ہی اور عورت کی زرد اور دونو
اکٹھا ہونے کے بعد سبز ہو جاتی ہین یا امشاج اطوار کے معنی مین ہی یعنی نطفہ تھکا ہو جاتا ہی پھر لوتھڑا ہو جاتا ہی آخر خلقت تک
اور بہر تقدیر انسان کو ہمنے پیدا کیا اور امر و نہی سے نَّبْتَلِیْهِ آزماتے ہین ہم اوسے فَجَعَلْنٰهُ پھر کر دیا ہمنے اوسکو
سَمِیْعًا سننے والا بَصِیْرًا ○ دیکھنے والا تاکہ دلیلین دیکھے اور آیتین سنے اِنَّا بیشک ہمنے هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ
راہ دکھائی ہمنے اوسکو سیدھی راہ قدرت کی دلیلین قائم اور آیتین نازل کرکے تاکہ ہو اِمَّا شَاکِرًا یا شکر گذار یعنی مومن
سعید وَّاِمَّا کَفُوْرًا ○ یا ناشکر یعنی کافر شقی اِنَّا اَعْتَدْنَا بیشک ہمنے تیار کین ہین لِلْکٰفِرِیْنَ کافرون کے
واسطے سَلٰسِلَاْ زنجیرین وہ جنمین باندھکر کافرون کو دوزخ مین کھینچینگے وَاَغْلٰلًا اور طوق کہ اونکے گلون مین ڈالینگے
وَّسَعِیْرًا ○ اور آگ جلتی ہوئی کہ ہمیشہ اوسمین جلا کرینگے اِنَّ الْاَبْرَارَ تحقیق کہ نیکوکار یعنی سچے مومن فرمان بردار
یَشْرَبُوْنَ پیئینگے آخرت مین مِنْ کَاْسٍ کَانَ جام شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا کَافُوْرًا ○ میل اوسکا کافور یعنی
اوسے جنت کے کافور سے ملاکر بنائینگے تاکہ ٹھنڈی اور خوشبو اور شیرین ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت مین ایک پانی خوشبو
اور سفید ہی جیسے کافور تو کافور سے ہمرنگ ہونے کے سبب اوسکا نام کافور رکھدیا اور اسی قول کی تائید کرتا ہی یہ کہ کافور کا بدل
لایا گیا عَیْنًا کافور ایک چشمہ ہی یَّشْرَبُ بِهَا پیئینگے اوس سے عِبَادُ اللّٰهِ بندے اللہ کے یُفَجِّرُوْنَهَا بہالیجائینگے
اوس چشمہ کو جہان چاہینگے تَفْجِیْرًا ○ بہالیجانا آسان جمہور مفسر اس بات پر ہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے گھر مین تشریف لائے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو
بیمار دیکھا تو حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ کچھ نذر کرو تاکہ تمھارے فرزند صحت پائین اونھون نے
نذر کی کہ تین روزہ رکھینگے حق تعالی نے حسنین علیہما السلام کو شفا بخشی اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

روزے رکھے اور کسیقدر جو قرض لیے یا مزدوری کرکے حاصل کیے اور آٹا پیسکر روٹی پکائی مغرب کی نماز کے وقت چاہا کہ افطار کرین
پس ایک فقیر گہر کے دروازہ پر آیا اور آواز دی کہ ای اہل بیت نبوت مین ایک فقیر مسلمان ہون مجھے روٹی دو کہ حق تعالی
بہشت کی نعمتون مین تمکو عوض دے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا حصہ اوس فقیر کو دیدیا سب اہل بیت نے
بھی اپنے حصے دیدیے اور فقط پانی سے روزہ کھول کر رات بسر کی دوسرے دن روزہ رکھا افطار کے وقت ایک یتیم دروازے پر
آیا اور سوال کیا سب کھانا اوسے دیدیا تیسری شام کو ایک قیدی بہ وقت آیا سب کھانا اوسکو عطا فرمایا حق تعالی نے یہ آیت
بھیجی کہ یُوفُونَ وفا کرتے ہین ابرار لوگ بِالنَّذْرِ نذر کہ طاعت و عبادت کرتے ہین وَيَخَافُونَ اور ڈرتے ہین یَوْمًا
کَانَ اوس دن سے کہ ہو شَرُّهُ برائی اوسکی یعنی اوسکی شدت اور محنت مُسْتَطِيرًا ۝ فاش اور ظاہر اور سب کو پہونچی
ہوئی وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ اور کھلاتے ہین کھانا عَلَىٰ حُبِّهِ خدا کی محبت پر یا کھانے کی محبت پر یعنی باوصف اسکے
کہ وہ اوس کھانے کے محتاج ہین اور اوسے دوست رکھتے ہین لیکن ایثار کرتے ہین اورون کو کھلا دیتے ہین خود نہین کھاتے اور فانی
کھانے باقی کھانے کے واسطے دیتے ہین مِسْكِينًا فقیر محتاج کو وَيَتِيمًا اور بچے کو جسکا باپ کا ہو گیا وَأَسِيرًا ۝ اور
قیدی کو کہ کفار رکھ رہین گرفتار کیا ہی حدیث مین ہے کہ جب کسی قیدی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین لاتے تو آپ اوسے
کسی مسلمان کے سپرد فرماتے یہانتک کہ آپکی راے اوسکے باب مین کسی امر پر قرار پاتے اور اوس مسلمان کو حکم فرماتے کہ أَحْسِنْ إِلَيْهِ یعنی
اسکے ساتھ نیکی کر بعضے علما اس بات پر ہین کہ فقیر قیدی جو کسی حق پر قید ہو گیا ہو اور ہمارے لونڈی غلام اور عورتین یہ سب قیدیون کا حکم
رکھتے ہین یعنی انکے ساتھ احسان و نیکی کرنا چاہیے اور یہ کھانا کھلانے والے بلسان مقال یا زبان حال سے جو بات اونکے اعتقاد مین ہے
کہتے ہین کہ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ سوا اسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو یا کھلانے لِوَجْهِ اللَّهِ خدا کی رضامندی اور اوسکے دیدار کے واسطے
لَا نُرِيدُ نہین چاہتے ہین ہم مِنكُمْ جَزَاءً تم سے جزا اور بدلا وَلَا شُكُورًا ۝ اور نہ شکر گزاری اور نہ رنج و تکلیف دفع کرنا
اسواسطے کہ احسان کرکے احسان جتانا اور بدلے کی توقع کرنا ثواب گھٹا دیتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ
خدا کا حکم ہے نظم ہرچہ دہی میدہ و منت منہ ؛ وانچہ بمنت دہی آن مدہ ۔ منت و مزدی کہ احسان بود ؛ وقت جزا موجب
نقصان بود ۔ إِنَّا نَخَافُ بیشک ہم ڈرتے ہین مِن رَّبِّنَا اپنے رب سے يَوْمًا عَبُوسًا عذاب اوس دن کہ منہ بنانے
ہونگے اوسکی ہولون کی شدت سے قَمْطَرِيرًا ۝ سخت اور کریہ دن ہوگا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہے
فرمایا کہ سبحان اللہ کیا سخت ہی قیامت کے دن کا نام اور وہ دن اپنے نام سے زیادہ سخت ہے فَوَقَاهُمُ اللَّهُ پس بچا لیا اونکو اللہ نے شَرَّ
ذَٰلِكَ الْيَوْمِ برائی اور رنج اور ہول سے اوس دن کی وَلَقَّاهُمْ اور سامنے لایا اونکے نَضْرَةً تازگی اور خوبروئی وَسُرُورًا ۝
اور خوشی اور فرحت دل مین وَجَزَاهُم اور جزا دی اونکو بِمَا صَبَرُوا اسبب اسکے کہ صبر کیا اونھون نے طاعت پر مصیبت پر کھانا کھلانے
جَنَّةً باغ کہ اوسکا میوہ کھائین وَحَرِيرًا ۝ اور بہشت کا ریشمی کپڑا کہ پہنین مُتَّكِئِينَ اوس حال مین کہ تکیہ لگائے
ہونگے فِيهَا جنت مین عَلَى الْأَرَائِكِ آراستہ تختون پر لَا يَرَوْنَ فِيهَا نہ دیکھینگے بہشت مین شَمْسًا

وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ نہ جاڑا مراد یہ ہے کہ بہشت کی ہوا معتدل ہوگی او وہان جاڑا گرمی کچھ نہوگا کہ گرمی کی شدت یا جاڑے
کی تیزی سے ایذا پاوین وَدَانِيَةً اور نزدیک ہوگا اور کلید دوسری بہشت جو نزدیک ہوگی عَلَيْهِمْ اونپر ہونگے ظِلَالُهَا
سایے اوسکے درختون کے وَذُلِّلَتْ اور مسخر کردیا گیا ہوگا قُطُوفُهَا اوسکا میوہ تَذْلِيلًا ۝ مسخر کرنے یعنی اوسکے
میوے توڑنا آسان ہوگا و میوے توڑنے والون کو کوئی توڑنے سے منع نکریگا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ اور دورے مین لائے
جائینگے اونپر بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ چھوٹے چھوٹے جام چاندی کے وَأَكْوَابٍ كَانَتْ اور بڑے بڑے کوزے کہ ہونگے
قَوَارِيرَا ۝ شیشون کے مانند قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ شیشے چاندی کے یعنی چھوٹے بڑے جام چاندی کے ہونگے
شیشے کی طرح صاف کہ اونکا اندر جو چیز ہوگا باہر سے نظر آئیگی قَدَّرُوهَا اندازہ کر لیا ہوگا پلانے والون نے اون ظرفون کو
جنتیون کے سیراب ہوجانیکی قدر تَقْدِيرًا ۝ اندازہ کرنا یعنی ہر ایک کو اوسکے حوصلے کے موافق جام دینگے کہ اوس سے وہ
سیراب ہوجائے اور اوس ورد مین کمی زیادتی نہوگی وَيُسْقَوْنَ اور پلائے جائینگے فِيهَا بہشت مین كَأْسًا
کاسہ شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۝ میل اوسکا زنجبیل یعنی اوس شراب مین زنجبیل [illegible] ملائینگے اسواسطے
کہ زنجبیل بہت خوشبو الے والی اور بہت لذت بخشنے والی ہے عَيْنًا فِيهَا اور وہ زنجبیل ایک چشمہ ہے جنت مین تُسَمَّىٰ
سَلْسَبِيلًا ۝ نام رکھا گیا سلسبیل اور وہ دنیا مین ہوگا جنتی جہان جاری کرنا چاہین جاری کرسکینگے اور بعضے کہتے
ہین کہ اوسکا پانی حلق سے باسانی اوتر جائیگا اور جلد ہضم ہوجائیگا وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ اور دورہ کرینگے اونپر لڑکے
کہ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ لڑکے کانون مین مندے بالے پہنے ہوے یا ہمیشہ رہنے والے بچپنے کی حالت پر إِذَا رَأَيْتَهُمْ
جب دیکھیگا تو اونسے اے دیکھنے والے حَسِبْتَهُمْ تو گمان کریگا تو بسبب صفائی اور رنگ سے اونکے چہرون کو لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝
موتی چھٹکے ہوے سیپی سے یعنی تروتازہ کہ ہنوز کسی کا ہاتھ اون تک نہین پہونچا ہے اور اونکی رونق اور آبداری مین کچھ کمی نہین پیدا
ہوئی وَإِذَا رَأَيْتَ اور جب دیکھیگا تو ثَمَّ اوس جگہ یعنی جنت مین رَأَيْتَ نَعِيمًا دیکھیگا تو نعمتین کہ وصف مین
نہین آسکتین وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ اور ملک یعنی بادشاہی بڑی کہ زوال کو اوسمین دخل نہین حدیث مین ہے کہ جنتیون مین
سب سے کم رتبہ والا جو اپنے ملک اور بادشاہی پر نظر کریگا تو ہزار برس کی راہ تک دیکھیگا اور اپنی مملکت کی انتہا کو اوسی طرح دیکھیگا جسطرح
اوسکی ابتدا کو دیکھتا ہے اور ایک قول کے موافق ملک کبیر یہ ہے کہ جو کچھ خواہش جاری کرتا ہے کچھ چاہے میسر آئے یا داخل ہونے کے وقت اونکے
سامنے فرشتون کا کھڑا ہونا اور فصول مین ہے کہ نعیم راحت اجسام ہے اور ملک کبیر لذت ارواح نعیم گھر کا دیکھنا ہے اور ملک کبیر گھر والے کا
دیکھنا ہے گھر کا اور گھر ہے صاحب خانہ کے کچھ کام نہین آتا الجار ثم الدار بیت ایہا الاخوان تا چند انتظار آن نگار [illegible] اہل فردوس
را دیدار یار ہے عَالِيَهُمْ جنتیون کے اوپر یعنی اونکا اوپر والا لباس ثِيَابُ سُندُسٍ ریشمی باریک کپڑے خُضْرٌ
سبز ہین وَإِسْتَبْرَقٌ اور ریشمی کپڑے مضبوط وَحُلُّوا اور زیور پہنائے جائینگے أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ کنگن
چاندی کے اور یہ اوسکے خلاف نہین ہے کہ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ اسواسطے کہ دونون کو اکٹھا کرنا اور آگے پیچھے پہننا ممکن ہے

وَسَقٰهُمْ اور پلائیگا اونکو رَبُّهُمْ اونکا رب شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ شراب پاک نہ پلید اور نجس یعنی ستھری یا پاک کرنے والی
غل و غش سے مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ طہور ایک چشمہ ہے بہشت میں جو کوئی اوس میں سے پئیگا اوسکے دل میں حسد کینہ بلکہ
کوئی بری صفت نہ رہیگی اور بعضے کہتے ہیں کہ دل کو ماسوی اللہ کی طرف میل کرنے سے پاک کرنے والی ہے تا کہ اوسکے لقا اور دیدار سے
لذت پائے اور اوسکی بقا کے ساتھ باقی رہے وَالْبَقَاءُ فِي اللِّقَاءِ تمام العطار جاننا چاہیے کہ نہر کوثر جنت میں خاص حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے واسطے ہے اور اوسکا ذکر انشاء اللہ سورۂ کوثر میں آئیگا اور چار نہریں اور بہشتیوں کی ہیں پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی اور
اوسکا ایک شمہ سورۂ محمد میں ذکر ہوا اور دو چشمے اون لوگوں کے واسطے ہیں جنکو خوف الٰہی غالب ہے فِيْهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيٰنِ اور
دو چشمے اصحاب یمین کے ہیں فِيْهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ اور یہ چاروں چشمے سورۂ رحمٰن میں مذکور ہیں اور شراب رحیق ابرار کیلئے ہے اور چشمہ
تسنیم مقربوں کا ہے اور یہ دونوں سورۂ مطففین میں مذکور ہیں اور دو چشمے اہل بہشت کے واسطے ہیں کافور اور زنجبیل کہ اسی کو سلسبیل
کہتے ہیں اور شراب طہور بھی اونہی کے واسطے ہے اور محقق لوگ اوسے شراب شہود کہتے ہیں سوا اسکے کہ یہ شراب پینیوالے کے سینہ
دل کو اسرار قدم کے لوامع انوار سے روشن کرکے ازل اور ابد کے نقوش کے عکس قبول کرنے والا کرتی ہے اور وقت اور حال کو ایسا
صاف کر دیتی ہے کہ مطلق دوئی کے میل اور غیریت کے شائبہ راہ وحدت میں نہیں باقی رہتے اور دو رنگی کے زنگ کو بدل کر جام اور
شراب کو یک رنگ کر دیتی ہے **بیت** ہمہ جام ست و نیست گوئی می ٭ یا مدام ست و نیست گوئی جام ٭ ایک عارف نے کہا ہے کہ اگر کل
دار القرار کے بزم نشینوں کو نعمتوں اور سرور کے تختوں پر بٹھا کر شراب طہور چکھائینگے تو آج خمخانۂ افضال کے بادہ نوشوں کو اوس سے
کامل حصہ نقد دیا ہے **نظم** از سقاہم ربہم بین جملہ ابرار مست ٭ وز جمال لایزالی ہفت و پنج و چار مست ٭ تن چو سایہ بر زمین و جان پاک
عاشقان ٭ در بہشت عدن تجری تحتہا الانہار مست ٭ خود چہ جای عاشقان کز جام توحید خدا ٭ کوہ و صحرا و جبال و جملہ
اشجار مست ٭ پھر ابرار کو کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک ان بزرگیوں کے ساتھ كَانَ لَكُمْ جَزَآءً ہے تمہارے واسطے جزا
تمہارے کاموں کی وَّكَانَ سَعْيُكُمْ اور ہے تمہارا دوڑنا کار خیر میں مَّشْكُوْرًا ۝ پسند اور بدلا دینے کے قابل اِنَّا
نَحْنُ بیشک ہمنے نَزَّلْنَا اوتارا ہمنے عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تجپر قرآن تَنْزِيْلًا ۝ اوتارنا تھوڑا تھوڑا سورت کے بعد سورت
اور آیت کے بعد آیت حکمت کے موافق فَاصْبِرْ پس صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم پر اوس چیز میں جو اوسنے تجکو
حکم پہونچانے کو فرمایا اور اوسکے حکم کے واسطے تیری نصرت اور تیرے معاندوں کی ہلاکت کے باب میں وَلَا تُطِعْ اور نہ اطاعت کر
مِنْهُمْ اونمیں سے اٰثِمًا کسی گنہگار کی جو تجکو گناہ کی طرف بلائے جیسے عتبہ نے کہا کہ دعوت اسلام سے باز آ کہ میں اپنی بیٹی
تجکو دوں اَوْ كَفُوْرًا ۝ یا کسی ناشکرے کی جو تجکو کفر کی طرف بلائے جیسے ولید بن مغیرہ کہ اوسنے کہا کہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف
رجوع کر تا کہ تجکو مالدار کر دوں وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر اپنے پروردگار کو بُكْرَةً صبح کے وقت وَّاَصِيْلًا ۝ اور
شام کو یعنی ہمیشہ اوسکی یاد میں مشغول رہ وَمِنَ الَّيْلِ اور کچھ رات میں فَاسْجُدْ لَهٗ پس سجدہ کر اوسکے واسطے یعنی نماز
ادا کر بعضوں نے کہا ہے کہ بکرۃ فجر کی نماز کا وقت ہے اور اصیلا ظہر اور عصر کے وقت کو شامل ہے اور کچھ رات سے مغرب اور عشا

مراد ہو تو یہ معنی ہونگے کہ پانچوں وقت کی نماز ہمیشہ پڑھا کرو وسبحہ اور نماز پڑھ خدا کے واسطے لیلا طویلا ○
رات کو لمبی یعنی تہجد میں مشغول ہو ان ہؤلاء بیشک یہ گروہ یعنی کفار یحبون العاجلۃ دوست رکھتے ہیں جلدی
کرنے والی یعنی دنیا کو ویذرون وراءہم اور چھوڑتا ہے اونہوں نے یعنی ڈالدیا ہے اپنی پیٹھ کے پیچھے یوما
ثقیلا ○ بھاری دن کو کہ قیامت کا دن ہے اور سپر ایمان لاتے ہیں اور اوس کے واسطے کام بناتے ہیں نحن خلقنٰہم
ہمنے اونکو پیدا کیا ست پانی سے کہ وہ نطفہ ہے وشددنا اور مضبوط کردی ہمنے اسرہم اونکی پیدائش یعنی اونکے جوڑ
جوڑوں سے باندھ دیے واذا شئنا اور اگر ہم چاہیں تو بدلنا امثالہم بدل دیں اونکو اونکے مثلوں سے جو خلقت میں
اونکے مثل ہیں تبدیلا ○ بدل دینا یعنی اونھیں دنیا میں مارڈالیں اور دوسرے عالم میں اسی صورت اور ہیئت کے مانند
پھیر لائیں یا اونکو ہم ہلاک کردیں اور اونکے سوا اور قوم بہتر اور بہتر سے پیدا کردیں ان ہذہ تحقیق کہ یہ سورت تذکرۃ نصیحت
ہے یا اہل بیت رضی اللہ عنہم کا خرچ اور ایثار کرنا مومنوں کے واسطے نصیحت اور عبرت ہے تاکہ اونکے مثل عمل کریں اور ایسی نعمتوں
سے بہرہ مند ہوں فمن شاء اتخذ پھر جو کوئی چاہے لے الی ربہ اپنے رب کی طرف سبیلا ○ راہ خیر اور
طاعت اختیار کرکے وما تشاءون اور نہیں چاہتے ہو تم کوئی راہ الا ان یشاء اللہ مگر یہ کہ خدا چاہتا ہے تمہاری
خواہش کو ان اللہ کان علیما تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ہر شخص کی استعداد اور استحقاق حکیما ○ سچا کام کرنے والا جو کچھ
چاہتا ہے حکمت کے ساتھ چاہتا ہے یدخل داخل کرتا ہے من یشاء جسے چاہتا ہے فی رحمتہ اپنی رحمت میں ہدایت اور
توفیق کے ساتھ یا بہشت میں اپنے فضل و کرم سے والظلمین اور ظالم یعنی مشرک لوگ اعد لہم تیار کیا ہے اونکے
واسطے عذابا الیما ○ عذاب دردناک ہمیشہ رہنے والا

ع ۲ ۹

سورۃ المرسلت مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی خمسون ایۃ
سورۂ مرسلات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پچاس آیتیں ہیں

والمرسلت قسم فرشتوں بھیجے ہوؤں کی عرفا لگاتار یا ساتھ یعنی جو فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی یا قرآن کی
آیتوں کے ساتھ بھیجے گئے یا اون ہواؤں کے ساتھ جو پے درپے کرالی ہیں فالعصفت عصفا ○ پھر قسم اون فرشتوں کی
جو تیز سخت اور جلد جانے اور اگلوں کو حکم اپنے بچالاتے ہیں یا احکام کلام اللہ کی قسم جو اور احکام کو محو کردینے والے ہیں یعنی کفر کے احکام
اور دینوں کو منسوخ دنیا میں مومنوں کی نشانوں [illegible] اون کی قسم جو سختی کے ساتھ کسی قوم پر عذاب کے لیے چلنے والی ہیں والنشرت
اور قسم اون فرشتوں [illegible] جائیگا اور ملک والے ہیں شریعتوں اور کتابوں کے نشرا ○ ظاہر کرنا یا قرآن کی جو آیتیں خواص اور عوام کے
واسطے ہدایت کے آثار ظاہر کرتی ہیں یا اونکی قسم یا جو نرم ہوائیں لوگوں کی راحت و آرام کے واسطے چلتی ہیں اونکی قسم فالفرقت
پھر اون فرشتوں کی قسم جو حق کو باطل سے جدا کرنے والے ہیں فرقا ○ جدا کرکے یا قرآن کی آیتیں کہ خیر کو شر سے جدا

کرتی ہین اونکی قسم یا جو ہوائین بدلیون کو پراگندہ کرتی ہین یا اونکی قسم فَالْمُلْقِيٰتِ پھر اون فرشتون کی قسم جو پیغمبرون پر القا
کرتے ہین اور ڈالنے والے ہین ذِكْرًا ۙ وحی کو یا کلام اللہ کی آیتین جو اہل عالم ہین حق تعالیٰ کا ذکر ڈالتی ہین اونکی قسم
یا جو ہوائین کہ یاد الٰہی کا سبب ہوتی ہین یا اونکی قسم اسواسطے کہ ہواؤن کے چلنے کا مشاہدہ خدا کی یاد کا اور اوسکی قدرت پہ
دلیل پکڑنے کا موجب ہے اور القا ذکر عُذْرًا اہل حق کے عذر کے واسطے ہے اَوْ نُذْرًا ۙ یا اونکے ڈرانے کے لیے جو
باطل پر ہین یہ قسم کھاکر فرمایا کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سواسکے نہین کہ جو کچھ تم وعدہ دیے گئے ہو قیامت اور اوسکے متعلقات
کے آنے کا لَوَاقِعٌ ۙ ضرور ہونا ہے فَاِذَا النُّجُوْمُ پھر جب تارے طُمِسَتْ ۙ مٹا دیے جاینگے یعنی اونکا نور لے لینگے
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ اور جب آسمان پھاڑا جائیگا وَاِذَا الْجِبَالُ اور جب پہاڑ نُسِفَتْ ۙ پراگندہ کیے
جاینگے اپنی جگہون سے وَاِذَا الرُّسُلُ اور جب رسول اُقِّتَتْ ۭ جمع کیے جاینگے اوسوقت اور جگہ پر جہان اپنی امتون
اونکا گواہی دینا مقرر ہوگا پھر کہینگے کہ لِاَيِّ يَوْمٍ کس روز کے واسطے اُجِّلَتْ ۭ پیچھے رکھی گئیں یہ چیزین یعنی ستارون کا
بے نور ہونا آسمانون کا پھٹنا پہاڑون کا اوکھڑنا پھر جواب کہیگا کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ جدا کرنے کے دن کے واسطے کہ
وہ دن آج ہی مومن اور کافر مطیع اور عاصی کے درمیان جدا کرنا مکافات مین ہوگا یا اوسدن کے واسطے جب خلق کے درمیان
حکم کیا ہوگا وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجھکو یعنی تو کیا جانے کہ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۭ کیا ہے جدا
کرنے کا دن اسواسطے کہ اوسکی کنہ کوئی نہین جان سکتا وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ ویل ہے اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اون لوگون کے
واسطے جو اوسدن کی تکذیب کرتے ہین اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۭ کیا ہلاک نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح
قوم ہود قوم ثمود کو ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ پھر ہم پیچھے لائینگے اونکے ہلاکت مین الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلون کو جو اونکے مثل ہین
جیسے کفار مکہ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ ایسا ہی کرتے ہین ہم بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ سب گنہگارون کے ساتھ وَيْلٌ
يَّوْمَىِٕذٍ بڑی سختی اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اس وعید کی تکذیب کرنے والون کو ہے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ
کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۙ پانی ذلیل و خوار بیقدر یعنی منی سے فَجَعَلْنٰهُ پھر ہمنے رکھا
اوس پانی کو فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۙ قرارگاہ مضبوط مین کہ رحم ہے اِلٰى قَدَرٍ ایک مقدار مَّعْلُوْمٍ ۙ جانی ہوئی کہ
وہ پیدا ہونے کا زمانہ ہے فَقَدَرْنَا ۖ پھر قادر تھے ہم تمہارے پیدا کرنے پر فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ پھر خوب قادر
ہم وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ بڑی بلا اوسروز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ یہ قدرت باور نکرنیوالون کو [illegible] اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ کیا نہین کیا ہمنے زمین کو كِفَاتًا ۙ چھپانے والی اور جمع کرنے والی اَحْيَآءً واسطے کہ اپنے اوپر زندون کے اور مردون
یعنی زندون کو اپنے اوپر اور مردون کو اپنے اندر رکھتی ہے وَّجَعَلْنَا اور پیدا کیے ہمنے بیچ اسکے فِيْهَا رَوَاسِيَ پہاڑ
مضبوط گڑے ہوئے شٰمِخٰتٍ اونچے سر اوٹھائے وَّاَسْقَيْنٰكُمْ اور پلایا ہمنے تمکو مَّآءً فُرَاتًا ۝
پانی میٹھا اوسکے چشمے اور سوتے زمین مین پیدا کرنے کے سبب وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ جہنم کا جنگل قیامت کے دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی جو اپنی نعمتون کا اقرار نہین کرتے اور تکذیب کرنے والون سے اوسدن کہینگے کہ اِنْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○ اوس مکان کی طرف کہ تھے تم جسکی تکذیب کرتے یعنی جہنم اور اوسکے عذاب کی طرف جاؤ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ○ تین شاخ والے کی طرف لَّا ظَلِيْلٍ نہ ٹھنڈا اور ہمیشہ رہنے والا کہ اوسمین راحت ہو وَّلَا يُغْنِيْ اور نہ دفع کریگا دوزخی سے مِنَ اللَّهَبِ ○ آگ کے شعلہ کی گرمی ہین کچھ اس دوزخ کے دھوین کا سایہ مراد ہی کہ بڑائی اور زیادتی کے سبب متفرق ہو جائیگا کئی شاخین ہوکر اور ہر شاخ ایک طرف جائیگی معالم مین ہی کہ دوزخ سے دھوان باہر ہوگا اوس سے تین شاخین پیدا ہونگی ایک نور کہ وہ مومنون کے سر پر سایہ کریگا اور ایک دھوان کہ منافقون پر ٹھہریگا اور ایک خالص شعلہ اور وہ کافرون پر ٹھہریگا اور بعضون نے کہا ہی کہ جہنم کے دھوین کے تین شعبے ہونگے ایک کافر کے سر پر ٹھہریگا اور ایک اوسکے داہنے پر اور ایک اوسکے بائین پر اور اس عذاب مین ڈالنے والی دماغ مین قوت وہمیہ ہی اور قلب داہنی طرف قوت غضبیہ اور بائین طرف قوت شہوی ہی چاہیے کہ وہ اسے قیامت کا اون دھوین کی آفتون سے کہ ظلّ مین تحمۃ و دخان کی طرف اشارہ ہی بخوف ہو جائے اوسے چاہیے کہ نور عقل کو مضبوط پکڑے کہ صفت بہیمی اور صفت سبعی سے گذر جائے نظم زہار کی خشم و شہوت حذر کن ہر کہ از دو دان چشم و دل تیرہ گردد و چو غضب چون برآید رود عقل بیرون نہ ہوا چون شود خیرہ جان خیرہ گردد اِنَّهَا بیشک دوزخ تَرْمِيْ بِشَرَرٍ پھینکیگی اوس روز شرارے ہر شرارہ كَالْقَصْرِ ○ جیسے بڑا اونچا محل كَاَنَّهٗ گویا وہ شرارے جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ○ زرد اونٹ ہین آتش دوزخ کے رنگ میں اور بعض کہتے ہین کہ صفر سود کے معنی مین ہی اور چونکہ دوزخ کی آگ سیاہ ہی تو اوسکا شرارہ بھی سیاہ ہوگا اور اونچے محل کے ساتھ شرارہ کی تشبیہ بڑائی کی جہت ہی اور زرد اور سیاہ اونٹون کے ساتھ رنگ اور کثرت کے باعث سے اور ایک کے پیچھے ایک ہونے اور ملے رہنے اور جلدی حرکت کرنے کی وجہ سے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی مشقت اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ جھوٹون کے واسطے ہی جو دوزخ اور اوسکے شرارون کی کیفیت اور صفت باور نہین رکھتے هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ یہ ایسا دن ہی کہ کافر بات نہ کہینگے یعنی سوا اوسکے پیدا خدا کے سامنے دلیل اور حجت قائم کرکے بات نہ کرینگے وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ اذن دینگے اونکو فَيَعْتَذِرُوْنَ ○ کہ عذر خواہی کرین اور عذر بھی کچھ فائدہ نہ دیگا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ سختی اور رنج اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ اونکے واسطے ہی جو تکذیب کرتے ہین ان چیزون کی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہ دن جدائی کرنے کا ہی اوسمین حق جدا ہی اور اوسمین جو باطل ہی جَمَعْنٰكُمْ جمع کیا ہمنے تمکو اس امت کے تکذیب کرنے والو وَالْاَوَّلِيْنَ ○ اور اگلون کو جنھون نے اگلے رسولون کی تکذیب کی فَاِنْ كَانَ پھر اگر ہی لَكُمْ كَيْدٌ تمہارے واسطے مکر اور حیلہ جیسا دنیا مین مومنون کی نسبت کرتے تھے فَكِيْدُوْنِ ○ تو پیش لیجاؤ میرے ساتھ یہ اونکے عجز کے آثار ظاہر کرنا ہی یعنی خدا کے ساتھ حیلہ پیش نہ جائیگا اور مکر و فریب کرکے اپنے اوپر سے عذاب دفع کرسکو گے نظم مکر و حیلہ عذاب خدا سے رد نشود وہ بیناز بارہ و اخلاص ست والہ بہی توان خرید یک آہ ملک ہر دو جہان از این معاملہ غافل مشو کہ حیف خوری وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ غم و غصہ اوسدن واسطے لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ تکذیب کرنے والون کو ہی کہ حیلہ کرکے عذاب سے رہائی پاوینگے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ بیشک جو لوگ پرہیزگار ہین شرک اور

ع ٣٠

عصیان سے پرہیز کیا فی ظلل جنت کے درختون کے سایون مین ہونگے وعیون اور بہتے ہوے پانی کی نہرون کے کنارے
وفواکہ اور میوون مین مما یشتہون اوس چیز سے کہ آرزو کرینگے اور فرشتے اونسے کہینگے کہ کلوا کھاؤ ان میوون مین سے
واشربوا اور پیو ان نہرون کے پانی ہنیئا کھانا اپنا ہضم ہونے والا بما کنتم تعملون بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل
کرتے دنیا مین انا کذلک یقینی ہم ایسی ہی نجزی المحسنین جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو ویل جہالت
اور قباحت اور مذمت یومئذ اوس دن للمکذبین تکذیب کرنے والون کو ہے جو جنت کی نعمتون پر ایمان نہین لاتے
کلوا کھاؤ اے جھٹلانے والو دنیا کی فانی نعمتین وتمتعوا اور فائدہ اوٹھاؤ قلیلا تھوڑے زمانہ تک انکم مجرمون
بیشک تم مشرک ہو اور تمھارا انجام عذاب دائمی ہے ویل یومئذ واے اوس دن للمکذبین تکذیب کرنے والون کے واسطے
جو عذاب دردناک کی تکذیب کرنے والے ہین واذا قیل لہم ارکعوا اور جب کہا جاتا ہے انکو کہ نماز پڑھو لا یرکعون
نہین نماز پڑھتے مراد یہ ہے کہ مسلمان نہین ہوتے اسواسطے کہ کلمۂ شہادتین کے بعد اسلام مین رکن اعظم نماز ہے کہ الصلوۃ عماد الدین یعنی نماز
دین کا ستون ہے اور دین اوسکے سبب سے قائم ہے ویل پھٹکار یومئذ اوس دن للمکذبین جو لوگ پر کہ اسلام سے
مشرف نہین ہوتے فبای حدیث بعدہ پھر کس بات پر قرآن کے بعد یؤمنون ایمان لاوینگے اگر قرآن پر ایمان
نہین لاتے کہ وہ ایک معجزہ ہے کھلی ہوئی دلیلون اور روشن مضمون پر مشتمل حدیث مین ہے کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ امنا باللہ

وهي اربعون اية	بسم الله الرحمن الرحيم	سورة النبا مكية
اور وہ چالیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورہ نبا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

لکھا ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت آشکارا کی اور خلق پر قرآن پڑھا اور قیامت کے دن سے ڈرایا تو کافرون نے حضرت کی نبوت اور قرآن کے
اوترنے اور بعث و حشر ہونے مین اختلاف کیا اور ایک دوسرے سے آپس مین یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنون سے پوچھتے تھے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا
عم یتساءلون کیا چیز پوچھتے ہین کافر عن النبا العظیم بڑی خبر یعنی قرآن کو الذی
ہم وہ چیز کہ وہ لوگ فیہ مختلفون اوس چیز مین اختلاف کرنے والے ہین یعنی اوسے سحر یا شعر یا کہانت
نسبت دیتے ہین اور پیدا کیا ہوا اور افترا کیا ہوا اور کہانیان کہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ نبا عظیم حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نبوت ہے کہ کہتے ہین آیا وہ پیغمبر ہے یا نہین اور ساحر ہے یا شاعر یا مجنون اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ بعث کی خبر ہے
اور کافر اوس مین مختلف تھے بعضے کہتے تھے کہ قیامت ہے اور بت ہماری شفاعت کرینگے ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ اور بعضے
اوس سے بالکل منکر تھے ان ہی الا حیاتنا الدنیا اور بعضے شک رکھتے تھے کہ قیامت ہوگی یا نہ ہوگی بل ہم فی شک منہا کلا
سیعلمون حقا قریب ہے کہ جانین نزع کے وقت کہ جس چیز مین اختلاف کرتے تھے حق ہے ثم کلا سیعلمون
پھر حقا کہ جلدی جانینگے قیامت کے دن اپنے قول کا باطل ہونا اور اپنے عقیدے کا خبیث ہونا الم نجعل الارض

مِهَادًا ۝ کیا ہمنے نہین کیا ہی زمین کو بچھونا بچھا ہوا تاکہ تمھارے ٹھہرنے کی جگہ ہو وَالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ اور کیا نہین کیا ہمنے پہاڑون کو میخین زمین کی کہ اوسپر گڑے ہین اور زمین اونسے تھمی رہے وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ اور پیدا کیا ہمنے تمکو نر اور مادہ تاکہ تمھاری نسل باقی رہے یا ہمنے تمکو طرح طرح پیدا کیا کالا گورا لمبا ٹھنگنا خوبصورت بدشکل وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ اور کیا ہمنے تمھارے سونے کو تمھارے بدنون کی راحت یعنی سونا حس و حرکت قطع کر دیتا ہی تاکہ قواے حیوانیہ آسائش پاوین اور تھکن اونسے زائل ہو جاوے وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ اور کیا ہمنے رات کو پوشش کہ اپنی تاریکی مین سب چیزون کو چھپا لیتی ہی صاحب فتوحات قدس سرہ نے کہا ہی کہ رات شب بیدارون کا پردہ ہی کہ اغیار کی نظر سے چھپا لیتی ہی تاکہ اپنی خلوت مین مکالمہ یا محاضرہ یا مشاہدہ کی لذت سے ہر ایک اپنی استعداد کی قدر فائدہ پاتا ہی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ رات راہ چلنے والون کو پردہ ہی اور دن صبح کے جاگنے والون کا بازار ہی بیت اللیل للعاشقین ستر یا لیتها دامت و ما انجلت فقط شعر چون در دل شب خیال او یار من ست من بندہ شب کہ روز بازار من ست وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ اور کیا ہمنے دن کو طلب معیشت کا وقت تاکہ اوسکی تحصیل مین جستجو کرین وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ اور بنائے ہمنے تمھارے سر پر سَبْعًا شِدَادًا ۝ سات آسمان یعنی مضبوط اور محکم کہ دراز مرور سے خلل اور زلل کا نشان ہوتا ہی اوسمین نہین وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ اور پیدا کیا ہمنے آسمان مین چراغ روشن یعنی آفتاب وَاَنْزَلْنَا اور اوتارا ہمنے مِنَ الْمُعْصِرٰتِ بدلیون نچوڑنے والون سے مَآءً ثَجَّاجًا ۝ پانی بہنے والا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا تاکہ نکالین ہم اوس پانی سے دانہ کہ غذا کو چاہیے جیسے گیہون جو وَّنَبَاتًا ۝ اور اوگنے والی چیز جو چارپایے کو چاہیے جیسے گھاس بھوسا اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ نکالین ہم دریا سے دانہ موتی کا اور زمین سے سبزہ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ اور درخت باغون کے باہم لپٹے ہوے یعنی ایک دوسرے سے بہت نزدیک اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ فیصلہ کا دن یعنی قیامت کا روز كَانَ مِيْقَاتًا ۝ ہی ایک وقت مقرر خلائق کے حساب لینے اور اونکے اعمال کی جزا دینے کو يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ جسدن پھونکا جائیگا صور مین دوسرا نفخہ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ تو آوگے تم گروہ گروہ اپنی قبرون سے [illegible] حشر مین امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افواج کو پوچھا فرمایا کہ میری امت دس قسم پر حشر کیے جائینگے ایک بندرون کی صفت پر دوسرے سورون کی ہیئت پر تیسرے اوندھے منھ کہ اونکو منھ کے بل دوزخ مین کھینچینگے چوتھے اندھے پانچوین گونگے بہرے چھٹے وہ لوگ جو اپنی زبان چباتے ہونگے اور وہ اونکے سینون پر پڑی ہوگی اور اونکے مونھون سے پیپ بہتی ہوگی اور اہل محشر کو اوس سے کراہت ہوگی ساتوین ہاتھ پاون کٹے ہوے ہونگے آٹھوین آگ کی سولیون پر لٹکے ہوے نوین قسم کے لوگون مین بڑی بدبو آتی ہوگی مردار سے بدتر دسوین قسم کے لوگون کو آگ کے جبّے پہنائے ہوے ہونگے قطران سے اونکی کھالون مین چپکے ہوے بندر تو چغل خور ہونگے سور حرام کھانے والے اوندھے سود خوار اندھے حکم مین ظلم کرنے والے گونگے بہرے وہ جو اپنے کامون پر عجب کرتے اور اتراتے تھے زبان چبانے والے وہ عالم جنکی

بات اونکے کام کے مخالف ہوتی ہو تا تھا پانون کٹے ہوے پڑے سپون کو ناحق ستانے والے شولی پہ لٹکے ہوے جو چغلخور اور
حاکمون اور بادشاہون کی بات پر ناحق ویستا اور ترجمانی کرنیوالے اور رو پٹے سینہ پر تالی ہوگی وہ شہوت پرست اور خدا کا حق
روکنے والے اور آگ کے جھپٹے ہوے تکبر اور ناز والے ہونگے وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ اور پہاڑا جائیگا آسمان اوس روز
فَكَانَتْ أَبْوَابًا تو ہو جائینگے دروازون کی کثرت سے دروازے یعنی آسمان دروازے والے ہو جائینگے یا دروازون کی
کثرت سے گویا کہ تمام آسمان ایک دروازہ ہو وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ اور ہٹا دیے جائینگے یعنی اوڑا دیے جائینگے پہاڑ ہوا مین
فَكَانَتْ سَرَابًا پس ہونگے مثل سراب کے یعنی دیکھنے مین پہاڑ ہونگے کہ ابھرا پراگندہ ہونے کی وجہ سے پہاڑ ہونے کی
اصلیت اور حقیقت پر نہ باقی رہینگے إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا تحقیق کہ دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی یعنی
سب کو اوسپرسے گذرنا پڑیگا یا کمینگاہ کہ دوزخ کے فرشتے وہان منتظر کھڑے ہونگے کافرون پر عذاب کرنیکو اور کافر اونسے
نہ بھاگ سکینگے یا اوس مقام پر جہان دوزخ کے فرشتے تو کافرون کے منتظر ہونگے اور جنت کے فرشتے مومنون کی نگاہبانی کرتے ہونگے
تاکہ صراط پر گذرتے وقت آگ کے تعرض سے محفوظ رہین اور یہ جہنم ہوگی لِلطَّاغِينَ کافرون کے واسطے جو حد سے گذر گئے ہین
مَآبًا بازگشت یعنی آرام اور قرار کی جگہ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ٹھہرنے والے اوس مین بڑی بڑی مدتون تک امام
مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ یہ احقاب جو حق تعالی نے ذکر کیے ہینتالیس حقبے ہین ہر حقبہ ستر خریف ہر خریف سات سو برس کا
ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار برس کا ہوتا ہی توضیح مین ہی کہ اس سے یہ مراد نہین ہی کہ کافرون کے عذاب کے واسطے
مدت معین کی ہو بلکہ مراد یہ ہی کہ جو حقبہ گذرتا ہی اوسکے بعد دوسرا حقبہ آتا ہی ابد الآباد تک لَا يَذُوقُونَ فِيهَا نہ چکھینگے
دوزخ مین یعنی نہ پائینگے بَرْدًا ٹھنڈک ہوا کی کہ اوس سے راحت پائین اور وہ ٹھنڈک دوزخ کی ہوا کی گرمی کو اونسے
روکے اور بعضون نے کہا ہی کہ برد سے خواب مراد ہی یعنی اونکو جہنم مین نیند نہین ہی کہ آسائش پائین وَلَا شَرَابًا
اور نہ پینگے کوئی پینے کی چیز إِلَّا حَمِيمًا مگر حمیم اور وہ ایسا کھولتا ہوا پانی ہی کہ جب اوسے منھ کے پاس لائینگے
تو منھ کی کھال اوسمین جل کر گر پڑیگی جب پینگے تو آنتین ٹکڑے ہو جائینگی وَغَسَّاقًا اور پیپ جو اونکے زخمون سے
بہتی ہوگی یا آنسو جو حسرت کے مارے برساتے ہونگے یا زمہریر کہ اوس سے عذاب کیے جائینگے جَزَآءً جزا دیے جائینگے جزا
وِفَاقًا موافق اپنے کامون کے إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک وے تھے کہ لَا يَرْجُونَ نہ ڈرتے تھے حِسَابًا
آخرت کے حساب سے یا امیدوار نہ تھے اوسکے ثواب کے وَكَذَّبُوا اور تکذیب کرتے تھے بِآيَاتِنَا ہماری آیتون کی جو انبیا
علیہم السلام نے اونپر ظاہر کین كِذَّابًا تکذیب کرنا وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز بندون کے اعمال مین سے طاعت و معصیت
وغیرہ أَحْصَيْنَاهُ گنا ہی ہمنے اوسکو یعنی نگاہ رکھا اور لکھا ہی كِتَابًا لکھنا اور کہینگے ہم مشرکون کو کہ فَذُوقُوا
پس چکھو دوزخ کا عذاب فَلَنْ نَزِيدَكُمْ پس ہرگز نہ بڑھائینگے ہم تمکو ہمیشہ إِلَّا عَذَابًا مگر عذاب پر عذاب
حدیث مین ہی کہ قرآن مین دوزخیون کے واسطے جو وعید کی آیتین ہین اون سب مین یہ آیت سخت ہی إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ تحقیق

ع ۲

گناہ پرہیزگاروں کے واسطے مَفَازًا جیتنے کا ہے عذاب سے یا فوز وفلاح کی جگہ ہے کہ وہ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا باغ ہیں میوہ دار
درختوں اور انگوروں کے درختوں کے تخصیص فضیلت کی بابت ہے وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور اونکے واسطے لڑکیاں ہیں
ابھرے پستان سب ہمجولیاں تفسیر زاہدی میں ہے کہ عورتیں سولہ برس کی اور مرد تینتیس ۳۳ برس عمر کے ہونگے اور اکثر تفسیروں میں ہے کہ
عورتیں اور مرد تینتیس تینتیس برس کی عمر کے ہونگے وَّكَاْسًا دِهَاقًا اور اونکے واسطے ہیں شراب کے بھرے ہوئے
جام لبریز لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا نہ سنینگے جنتی لوگ بیہودہ اور باطل باتیں وَّلَا كِذّٰبًا اور نہ جھوٹ اور بعضوں نے
یہ تفسیر کی ہے کہ جنت کی شراب پیکر جنتیوں سے عیب اور جھوٹ بات نہ سنینگے بخلاف اون شرابوں کے جو دنیا میں مست اب
پیتے ہیں کہ اونکی مجلسوں میں ہذیان اور خلاف اور جنگ وجدال بہت ہوتا ہے جَزَآءً جزا دیجائیگی اونکو جزا مِّنْ رَّبِّكَ
تیرے رب کی طرف سے اپنے وعدے کے موافق عَطَآءً حِسَابًا عطا کیجائیگی اونکو اپنے فضل سے عطا وافی اور کافی
یعنی بس کرنے والی یا اونکے اعمال کے موافق رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمان اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا
اور جو کچھ اون دونوں کے درمیان میں ہے الرَّحْمٰنِ بڑا رحم کرنے والا لَا يَمْلِكُوْنَ مالک نہونگے اہل آسمان اور اہل زمین
مِنْهُ خِطَابًا خدا سے بات کہنے کے یعنی اس بات پر قادر نہونگے کہ اوس سے بے اذن بات کر سکیں یا اس بات پر کہ خدا سے
بات کریں اور اونکے ثواب اور عذاب پر اعتراض کریں اسواسطے کہ سب مملوک ہیں اور مملوک مالک نہیں ہوسکتا يَوْمَ يَقُوْمُ
الرُّوْحُ وہ دن کہ کھڑا ہوگا روح فرشتہ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اور کھڑے ہونگے فرشتے صف باندھے ہوئے روح ایک
فرشتہ ہے روحوں پر موکل اور تیسیر معالم میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن کوئی مخلوق اوس سے بڑا نہوگا وہ تنہا ایک صف ہوگا اور سب فرشتے
باوصف کثرت عدد اور عظمت جسد کے چند صفیں اور وہ بڑائی میں سب کے برابر ہوگا عین المعانی میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ روح فرشتہ کا مقام چوتھا آسمان ہے اور ہر روز بارہ ہزار بار تسبیح کرتا ہے اور اوسکی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ روح ایک گروہ ہے آدمیوں کی صورت اور آدمیوں میں سے نہیں قیامت کو ایک صف اونکی کھڑی ہوگی اور ایک صف
سب فرشتوں کی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ روح جبریل علیہ السلام ہیں کہ فرشتوں کے ساتھ صف باندھینگے لَا يَتَكَلَّمُوْنَ
بات نہ کرینگے شفاعت کے باب میں اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر وہ کہ اذن دے لَهُ الرَّحْمٰنُ اوسکو اللہ تعالیٰ کہ شفاعت کرو یا کسی کی
شفاعت نہ کرینگے مگر اوسکی کہ خدا جسکی شفاعت کے باب میں اذن دے وَقَالَ صَوَابًا اور کہا اوسنے دنیا میں کلمہ توحید یعنی
مومنوں کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ وہ دن ہونا ہے ضرور ہوگا فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو
شخص چاہے لے اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا اپنے رب کے ثواب کی طرف پھرنا ایمان و طاعت کے سبب اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ بیشک ہمنے
ڈرایا تمکو عَذَابًا قَرِيْبًا عذاب قریب سے کہ عذاب آخرت ہے اور اوسکا قرب تحقیق کی بابت ہے کہ اوسکا ہونا حق ہے يَّوْمَ
يَنْظُرُ الْمَرْءُ جسدن دیکھیگا آدمی مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وہ چیز جو آگے بھیجی ہو اوسکے دونوں ہاتھوں نے یعنی اپنے کردار اچھے برے
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ اور کہیگا کافر اوس روز کہ يٰلَيْتَنِيْ کاشکے میں كُنْتُ تُرٰبًا ہوتا میں خاک یعنی ہرگز میں اس صورت پہ

پیدا ہوا ہی نہوتا یا آج خاک رہتا اور مجکو زندہ ہی نہ کرتے اور بعضون نے کہا ہی کہ وحوش کو حشر کرکے جب خاک کرینگے تو کافر تمنا کرینگے
اور بعضے کہتے ہین کہ اس کافر سے ابلیس مراد ہی اور وہ آدم علیہ السلام پر عیب لگاتا تھا کہ خاک سے پیدا کیے گئے ہین اور اپنی تعریف اور بزرگی
کرتا تھا کہ مین آگ سے پیدا ہون جب اوس وقت آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد مومن کی بزرگی اور اپنا عذاب اور سختی دیکھیگا تو آرزو کریگا کہ
کاشکے مین بھی خاک سے ہوتا اور آدم علیہ السلام کے ساتھ نسبت رکھتا ہو وہ روش جو بد ہوا اور طنطنہ جو خاکیون کو ہی مخلوقات کے
طبقون مین سے کسی طبقہ کو نہین ہی مثنوی خاک را خوار و تیرہ دید ابلیس ؂ کرد انکارش آن حسود خسیس ؂ ماند غافل ز نور باطن او ؂ نشد
آگہ ز کنہ کائن او ؂ پہر سمجھے کہ ہست و دل خاک ؂ این ہمہ اوادہ اندر افلاک ؂ کیمیا خاک نیست مظہر کل ؂ خاک شو خاک تا بروید گل ؂

وہی ستّ واربعون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ النازعات مکیۃ
اور وہ چھیالیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورۂ نازعات مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ قسم کھینچنے والون کی قوت اور سختی کے ساتھ یعنی اون فرشتون کی قسم جو کافرون کی جان سختی سے
قبض کرتے ہین وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ اور قسم اون فرشتون کی جو نکالنے والے ہین مومنون کی روحین نکالنے کر
وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ اور قسم اون فرشتون کی جو پیرنے والے ہین پیرنا یعنی بدن کے اندر اسطرح آتے جاتے اور دوڑتے ہین
جیسے پیراک پیرتے ہین فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ پہر اون فرشتون کی قسم جو سبقت لیجانے والے ہین سبقت لیجانا باسم
فرمانبرداری ہین فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ پہر قسم اون فرشتون کی جو تدبیر کرنے والے ہین دنیا کے کام کی یعنی جبرئیل
علیہ السلام جو ہوا اور لشکرون پر موکل ہین اور اسرافیل علیہ السلام کہ امور قضا و قدر کے ساتھ نزول کرنے والے ہین
اور میکائیل علیہ السلام کہ مینہ اور گھاس کی تقسیم اونسے متعلق ہی اور عزرائیل علیہ السلام کہ قابض ارواح ہین انکی قسم اور بعضون نے
کہا ہی کہ قسم اون تارون کی جو دوڑتے ہین مشرق سے مغرب تک اور جانے والے ہین ایک برج سے دوسرے برج مین اور
تیرتے ہین آسمان مین اور ایک دوسرے پر پیشی لیجاتے ہین سیر مین اور تدبیر کرنے والے ہین اوس امر کی جو اونسے متعلق ہی
اللہ کے حکم کے ساتھ جیسے ہوا کا اختلاف فصلون کا بدلنا یا غازیون کے گھوڑون کی قسم جو باگ کھینچے ہوے جاتے ہین دار الاسلام
اور تسبیح کرتے ہین چلنے مین اور سبقت لیجاتے ہین صف جہاد مین اور اونکے سبب سے خدا کے دشمنون پر فتح اور
ظفر پانے کا کام تدبیر پاتا ہی یا بزرگ نفسون کی قسم جو چھوڑائے جاتے ہین خواہشون سے اور خوشی کرتے ہوے عالم قدس مین
جا کر بلندی کے مراتب مین پیرتے ہین اور کمالات حاصل کرنے مین سبقت کرتے ہین یہانتک کہ کامل ہو کر ہدایت و ارشاد کے
امور کے متکفل اور مدبر ہوتے ہین اور بہر تقدیر قسم کا جواب یہ ہی کہ تم قبرون سے زندہ کرکے پہر اوٹھائے جاؤگے اور
تمسے حساب لیا جائیگا يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ یاد کرو وہ دن کہ ہلیگا ہلنے والا یعنی اوس دن کی ہیبت سے پہاڑ
اور زمین سب تہرائینگے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ اور یہ حال نفخۂ اولی کے وقت ہوگا

یعنی جب پہلی بار صور پھونکا جائیگا تو سب تھرائینگے اور ڈر سے ہول کے مارے مرجائینگے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ پیچھے آئیگا اوسکے پیچھے آنے والا یعنی نفخہ ثانیہ کہ اوسکے سبب سے خلق زندہ ہوگی قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ۝ دل اوس روز تھراتے اور ڈرتے ہونگے أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ آنکھیں ان دل والون کی نیچی بند ہونگی يَقُولُونَ کہتے ہین جو بعث و حشر کے آج دنیا مین منکر ہین کہ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ کیا ہم پھیرے گئے ہونگے فِي الْحَافِرَةِ ۝ پہلی حالت پر یعنی ہمکو کیا مرنے کے بعد اوسی حالت پر پھیر سکتے جو ہم رکھتے ہین أَإِذَا كُنَّا کیا جب ہم ہو جائینگے عِظَامًا نَخِرَةً ۝ ہڈیان پرانی خاک ہوجانے کے قریب تو کیا ہمکو پھر زندہ کرینگے اوٹھائینگے قَالُوا کہتے ہین بطور ہنسی کی بات کے اگر ایسا ہوگا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ وہ پھرنا جب پھرنا ہوگا اودھر یعنی اگر ہمکو حشر کی طرف رجوع ہوئی تو ہم نقصان اوٹھانے والے ہونگے ہوا اسکے کہ ہنسی تو اوسکی تکذیب کی ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تم دشوار پکڑتے ہو امر قیامت کو فَإِنَّمَا هِيَ پس اسکے نہین کہ وہ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۝ ایک چیخ ہی یعنی اسرافیل علیہ السلام کی ایک پھونک کہ سب خلائق اوسکے سبب زندہ ہوجائیگی فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ پھر وہ روے زمین مین ہونگے اور وہ زمین سفید ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ ساہرہ ایک زمین کا نام ہی بیت المقدس کے قریب جبل اریحا کے گرد کہ حشر اوس جگہ ہوگا حق تعالیٰ جسقدر چاہیگا اوسے کشادہ کردیگا اور بعضے کہتے ہین کہ زمین ساہرہ کو خدا نے چاندی سے پیدا کیا ہی اور اوسکا عرض و طول زمین دنیا کی ایسی چالیس زمینون کے برابر ہوگا هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۝ کیا نہین تیرے پاس آئی اے ہمارے حبیب بات موسیٰ کلیم اللہ کی تاکہ اپنے دل کو قوم کی تکذیب پر تسلی دے اور مومنون کو وعدہ کی اور کافرون کو وعید کی خبر فرمائے إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ یاد کر جب پکارا موسیٰ کو اوسکے رب نے بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ میدان پاکیزہ کہ طویٰ اوسکا نام ہی یا دو بار پاکیزہ ہوا ہی یا دو بار ندا کی گئی کہ اذْهَبْ جا رسالت کے ساتھ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ بیشک وہ حد سے گذرا ہی کبر مین فَقُلْ هَلْ لَكَ پس کہہ اوس سے کہ اے حد سے گذرنے والے کچھ ہی تجکو میل اور رغبت إِلَىٰ أَنْ تَزَكَّىٰ ۝ اس طرف کہ پاک ہو تو کفر اور گناہ سے وَأَهْدِيَكَ اور میں تجھ کو چاہتا ہون کہ راہ دکھاؤن مین تجکو إِلَىٰ رَبِّكَ تیرے رب کی پہچان کی طرف فَتَخْشَىٰ ۝ پس ڈرے تو اوسکے عذاب سے اور بچے تو سرکشی اور نافرمانی سے موسیٰ علیہ السلام خدا کے حکم سے فرعون کے پاس گئے اور خدا کا پیغام پہونچایا اوسنے معجزہ طلب کیا فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۝ تو دکھایا اوسے موسیٰ نے بڑا معجزہ کہ عصے کو سانپ سے بدل دیا ہی فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ ۝ پھر جھٹلایا فرعون نے موسیٰ کو اور گناہ گار ہو گیا خدا کے حکم مین یعنی جب دیکھا کہ عصا اژدہا ہوگیا تو فرعون بولا کہ یہ خدا کے پاس سے نہین ہی بلکہ موسیٰ کا جادو ہی ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۝ پھر پیٹھ کی موسیٰ کی طرف یعنی اوسنے مونھ موڑا اور دوڑتا اور کوشش کرتا تھا اوسکا امر باطل کرنے مین اور بعضون نے کہا ہی کہ اژدہا دیکھکر پیٹھ موڑی اور اوسے ڈر لگا اور بھاگ گیا مین دوڑتا تھا فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۝ پھر جمع کی اپنی قوم پھر پکارا اونکو فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۝ پھر بولا کہ میں تمھارا رب ہون بہت بلند اور بڑا یعنی جو مورتین میری صورت پر ہین سب خدا ہین اور مین سب سے بڑا خدا ہون امام قشیری قدس سرہ نے لطائف مین لکھا ہی کہ ابلیس یہ بات

وقفلا

وقفلا

وقف لازم

سنتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے یہ بات سننے کی طاقت نہیں ہے میں نے آدم پر انا خیر منہ کا دعوی کیا تھا مجھ پر بلا پہونچی یہ جو ابھی
تو پینگ مانگتا ہو دیکھیے اسکا کام کس خرابی کو پہونچے فَاَخَذَهُ اللّٰهُ پھر لیا اوسے خدا نے نَكَالَ الْاٰخِرَةِ آخرت کی
عقوبت میں کہ وہ جلانا ہے وَالْاُوْلٰى اور عذاب دنیا میں کہ ڈوبنا ہے یا دو کلموں کے وبال میں اوسے ماخوذ کیا پہلا کلمہ تو یہی ہے
کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى اور دوسرا کلمہ یہ ہے جو اوسنے کہا تھا کہ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ اور ان دونوں کلموں میں چالیس برس کا فرق تھا
شیخ رکن الدین علاء الدولہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک وقت مجھکو جوش ہوا تو میں منصور حلاج کی زیارت کو گیا مراقبہ کیا تو اونکی
روح میں نے علیین سے اعلیٰ مقام میں پائی تو میں نے مناجات کی کہ خدایا یہ کیا حال ہے فرعون نے انا ربکم الاعلیٰ کہا اور منصور نے
انا الحق دونوں نے ایک دعوی کیا حسین حلاج کی روح علیین میں ہے اور فرعون کی روح سجین میں تو مجھکو ندا پہونچی کہ فرعون
خود بینی میں پڑا بالکل اپنے ہی کو دیکھا مجکو گم کر دیا اور حسین حلاج نے مجھی کو دیکھا اپنے کو گم کر دیا تو ان دونوں کے دعوے میں بڑا
فرق ہے مثنوی گفت فرعونی انا الحق گشت پست * گفت منصوری انا الحق ہست رست * این انا را رحمت اللہ ای محب * وان انا را
لعنت اللہ در عقب * زانکہ آن سنگ سیہ بد وین عقیق * آن عدو نور بود و وین عشیق * آن انا ہو بود در سر ای فضول * نہ ز روی
اتحاد و از حلول * اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تحقیق کہ فرعون کو پکڑنے میں البتہ نصیحت اور عبرت
پکڑنا ہے اوس شخص کے واسطے جسکی شان یہ ہے کہ ڈرتا ہے یہانتک کہ نافرمانی سے پرہیز کرکے حکم مانتا ہے ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا
کیا تم ہو بعث و حشر کے منکر وہ بہت سخت اور دشوار ہو پیدایش کی رو سے اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰهَا ۝ یا آسمان اس بڑائی کے
ساتھ کہ بنایا اوسکو تمہارے سر پر رَفَعَ سَمْكَهَا اونچا کیا اوسکی چھت کو یعنی اوسکی بلندی کی مقدار کو زمین سے بلند کیا
فَسَوّٰىهَا ۝ پھر اوسکو سیدھا اور برابر کر دیا نہ کچھ فتور اور قصور رکھے وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا اور تاریک کیا اوسکی رات کو
وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ اور نکالا اوسکے دن کو رات دن کی اضافت آسمان کی طرف اس جہت سے ہے کہ دن رات کے پیدا ہونے کا
سبب آسمان کی گردش ہے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں رات دن آسمان کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اسوجہ سے کہ آسمان آفتاب اور ماہتاب
پیدا ہیں وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ اور زمین کو آسمان پیدا کرنے کے بعد دَحٰىهَا ۝ بچھایا اور پھیلایا جمہور علما اس
بات پر ہیں کہ زمین کی خلقت آسمان پیدا ہونے کے قبل ہے اور اوسکا بچھایا جانا آسمان پیدا ہونے کے بعد اَخْرَجَ مِنْهَا نکالا
بچھائی ہوئی زمین سے مَآءَهَا اوسکا پانی چشمے اور نہریں پھاڑکر اور جاری کرکے وَمَرْعٰىهَا ۝ اور نکالیں گھاس
اوگنے کی جگہیں اور چراگاہیں اوسکی وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝ اور پہاڑوں کو محکم اور پائدار کر دیا زمین کا بچھانا پہاڑوں کا
مضبوط جمانا نہریں چراگاہیں ظاہر کرنا مَتَاعًا لَّكُمْ فائدے کے واسطے ہے تمہارے لیے وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ اور تمہارے
چارپایوں کے واسطے فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ پھر جب آئیگی بڑی بلا اور بڑی ہول جو
قیامت کی سب بلاؤں سے زیادہ سخت ہوگی اور وہ وہ ساعت ہے کہ دوزخیوں کو دوزخ کی طرف ہنکائینگے اور
جنتیوں کو جنت میں پہونچائینگے اِذَا کا جواب محذوف ہے تقدیر اوسکی یہ ہے کہ اوسوقت ہوگا جو کچھ ہوگا یوم

يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ جس دن کہ یاد کریگا الانسان مَا سَعٰى اوسکو جو کچھ کہ کوشش کی ہوگی اوسنے عمل مین یعنی نامۂ اعمال اوسکے
ہاتھ مین دینگے کہ پڑھے وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ اور ظاہر کیجاویگی دوزخ لِمَنْ يَّرٰى اوس شخص کے واسطے جو کہ دیکھتا ہی یعنی اسطرح
دوزخ ظاہر کیجاویگی کہ جو بینائی والا ہی وہ دیکھیگا فَاَمَّا مَنْ طَغٰى پھر جو کوئی حد سے گذرا اور نہ ایمان لایا ہو وَاٰثَرَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اور اختیار کیا اوسنے دنیا کی زندگی کو یعنی راہ آخرت چلنا بھول گیا اوسکا کام نہ بنایا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ
هِيَ الْمَاْوٰى تو بیشک دوزخ وہ اوسکے رہنے کی جگہ ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ اور لیکن جو شخص ڈرا ہو مَقَامَ رَبِّهٖ
اپنے کھڑے ہونے سے اپنے رب کے سامنے یعنی حساب اور عرض کے موقف مین وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى اور منع
کیا اور روکا ہو اپنے نفس کو اوسکی آرزو سے یعنی حرام اور ناشایستہ تمنا سے فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى تو بیشک جنت
وہ اوسکے آرام کرنے کی جگہ ہی منقول ہی کہ یہ آیت اوسکی شان مین ہی جو خلوت مین گناہ کا قصد کرے اور اوسپر قادر ہو اور نفس کے
خلاف کرکے خدا سے ڈرے اور اوس کام سے باز رہے نظم گر نفس نفس ہزاران بت است در کفش آور کہ بت شکن بت نفس است
ہر نفس سوی بت * ہرکہ خلاف نفس نمود رست * يَسْئَلُوْنَكَ پوچھتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ السَّاعَةِ
قیامت سے اور کہتے ہین اَيَّانَ مُرْسٰهَا کب ہوگا اوسدن کا قائم ہونا اور کس زمانہ مین اوسکا فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا
کس چیز مین ہی تو اوسکے یاد کرنیسے ام المؤمنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ قیامت کا وقت حق تعالی سے پوچھین ارشاد ہوا کہ اے ہمارے حبیب قیامت کا وقت جاننے سے تو کس چیز مین
یعنی اوسکا جاننا تیرا حق نہین ہی اوسے ہرگز نہ پوچھنا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا تیرے رب کی طرف ہی قیامت کا علم یعنی
کسی کو اوسکی خبر نہ دیگا اسواسطے کہ اوسپر اطلاع خاص اوسی حضرت جل شانہ کا ہی اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا
بیشک تو ڈرانے والا ہی اوسے جو ڈرے قیامت سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ کافر يَوْمَ يَرَوْنَهَا جس دن دیکھینگے قیامت کو جسکے
آنیکا وقت پوچھتے ہین لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً دیر نہین کی اونہون نے دنیا مین یا قبر مین مگر ایک شام اوس دن کی اَوْ ضُحٰهَا
یا صبح اوسکی جسکی شام مذکور ہوئی یعنی اوس دن کی ہول سے اپنی زندگی کی مدت بھول جاوینگے اور ایسا سمجھینگے کہ دنیا مین نہ رہے تھے مگر ایک شام یا صبح

ع ٢

سورة عبس مكية وهي	بسم الله الرحمن الرحيم	اثنتان واربعون آية
سورۂ عبس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	بیالیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین حاضر ہوئے اور حضرت سرداران قریش کو
دعوت اسلام کرنے مین مشغول تھے عبد اللہ بن ام مکتوم کو اندھے ہونے کے سبب سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ آپکے پاس کوئی
بیٹھا ہی اور آپ اوس سے باتون مین مشغول ہین آتے ہی بات کاٹ دی حضرت بات کاٹ دینے سے رنجیدہ ہوئے اور چین بجبین
اور عبد اللہ کی طرف سے منھ پھیر لیا تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے کہ عَبَسَ وَتَوَلّٰى تیوری چڑھائی اور منھ

پھیر لیا اَنْ جَاۤءَهُ الْاَعْمٰى ط اس سبب سے کہ آیا اوسکے پاس اندھا یعنی عبداللہ اندھے ہونے کا ذکر کرنا رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹ دینے میں عبداللہ کا عذر ظاہر فرماتا ہی وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ لا
اور کس چیز نے تجھکو علم دیا شاید عبداللہ بن ام مکتوم پاک ہوگا گناہوں سے اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ط یا نصیحت پکڑے پھر فائدہ دے
اوسکو پیر نصیحت کرنا اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى لا لیکن وہ جو بے پروائی کرتا ہی ایمان سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ط تو تو اوسکی طرف منہہ کرتا ہی
یعنی اوسکے ایمان کی حرص پر اوس سے متوجہ ہوتا ہی وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ط اور نہیں ہی تجھپر وبال اسکا کہ وہ بے پروا پاک نہو
اسلام قبول کرکے اسواسطے کہ تجھپر تو فقط حکم پہونچا دینا ہی بس وَاَمَّا مَنْ جَاۤءَكَ يَسْعٰى لا اور مگر وہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا ہوا تعلیم کی
طلب میں یعنی عبداللہ بن ام مکتوم وَهُوَ يَخْشٰى لا اور وہ ڈرتا ہی خدا سے یا تیرے پاس آکر کافروں کی ایذا سے فَاَنْتَ
عَنْهُ تَلَهّٰى ج تو تو اوس سے منہہ پھیر کر اوروں کی طرف متوجہ ہوتا ہی لکھا ہی کہ جب حضرت جبرئیل یہ آیتیں لیکر آئے
تو آپکا چہرہ مبارک متغیر ہوتا تھا تبیان میں لکھا ہی کہ اوس سرو جویبار رسالت کی نرگس ایکساعت بے آب و تاب ہو گئی
یعنی جہان آپکی نگاہ میں تیرہ و تار ہو گیا کہ آپ چلتے تھے اور راہ نظر نہ آتی تھی اور قریب تھا کہ چہرہ مبارک کا رنگ کہ مدینہ کی
دیواروں کو مشرف فرمائے امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ام مکتوم
رضی اللہ عنہ کے پیچھے گئے اور اونھیں پھیر کر مسجد میں پھیر لائے اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اونکا دل خوش کیا اور
اونکو اپنی چادر پر بٹھایا اور پھر جب کبھی آپ اونکو دیکھتے بزرگی کرتے اور فرماتے مرحبا بمن عاتبنی فیہ ربی یعنی مرحبا اوس
شخص کو کہ عتاب کیا مجھے اوسکے باب میں میرے رب نے اور لڑائی پر جاتے وقت دو بار آپنے مدینہ منورہ میں اونکو اپنا خلیفہ کیا اور جاننا چاہئے
کہ یہ صورت جو واقع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطا نہ تھی اسواسطے کہ حکم اجتہاد سے آپ نے یہ کام کیا تھا اور آپکی کراہت
ابن ام مکتوم کے سوء ادب سے تھی کہ اونھوں نے آپکی بات کاٹ دی مگر اندھے پن کے سبب سے معذور تھے كَلَّاۤ اِنَّهَا
تَذْكِرَةٌ ج حقا کہ یہ قرآنی آیتیں نصیحت ہیں خلق کو فَمَنْ شَاۤءَ ذَكَرَهٗ م پھر جو چاہے یاد کرلے اوسے اور اوسکے سبب سے
نصیحت پکڑے اور یہ نصیحتیں لکھی گئی ہیں فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ لا اون صحیفوں میں جو بزرگ کئے گئے ہیں خدا کے
نزدیک مَّرْفُوْعَةٍ اوٹھائے گئے اور بلند قدر مُّطَهَّرَةٍ لا پاک سب عیبوں سے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ لا
ہاتھوں میں لکھنے والوں کے یعنی فرشتوں کے کہ لوح محفوظ سے اونھوں نے لکھ لیے كِرَامٍ بزرگ خدا کے نزدیک یا وہ
فرشتے کریم اور مہربان ہیں مومنوں پر کہ اونکے واسطے استغفار کرتے ہیں بَرَرَةٍ ط نیک قُتِلَ الْاِنْسَانُ
لعنت کیا جائیو انسان یعنی کافر اور بعض کے قول پر عتبہ بن ابی لہب مراد ہی کہ پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
داماد تھا آخر کو آپکی بیٹی کو طلاق دی اور بولا کہ کفرت برب النجم اذا ھوی یعنی کافر ہوا میں عتبہ قسم ہی ستارے کے رب کی
جب وہ طلوع کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو نفرین کی اور بددعا دی کہ اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک
یعنی ای اللہ اس کافر پر مسلط کر دے ایک کتا اپنے کتوں میں سے اور تھوڑا زمانہ نہ گذرا تھا کہ شیر اوسکا سر نوچ لیگیا اس بات

حسان بن ثابت کا ایک قصیدہ ہی غرضکہ حق تعالی اوسپر لعنت کرکے فرماتا ہی کہ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ کیا سخت کافر ہی خلق بعد مین
کچھ نہین خیال کرتا کہ خدا نے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ کس چیز سے پیدا کیا ہی اوسے مِنْ نُّطْفَةٍ ۝ مقدار آب منی
خَلَقَهٗ پیدا کیا ہی فَقَدَّرَهٗ ۝ پھر اندازہ ظاہر کیا اوسکا اعضا اور شکلون اور حالتون سے ماں کے پیٹ مین ثُمَّ
السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ پھر راہ باہر نکلنے کی آسان کردی اوسکو کہ پیدا ہوا اور نشو ونما پائی یہانتک کہ اپنی عمر کو پہونچا ثُمَّ
اَمَاتَهٗ پھر مار ڈالا اوسے اوسکی انتہاے عمر مین فَاَقْبَرَهٗ ۝ پھر قبر مین گاڑا اوسے کہ مردار کی طرح سر راہ نہ پڑا رہے
ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ پھر جب چاہیگا زندہ کر اٹھاویگا اوسے اور پھر زندہ کرنے کا وقت اوسکی مشیت سے متعلق ہی كَلَّا
لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ حقا کہ نہین ادا کیا انسان نے جو کچھ خدا نے حکم کیا اوسے یعنی کافر نے عہد میثاق وفا نہ کیا
او ایمان اور طاعت کا حکم نہ مانا اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آدمی مراد ہین اسواسطے کہ کسی آدمی نے احکام الٰہی کے حقوق
کما حقہ نہین ادا کیے اور نہ ادا کرسکتا ہی قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ٭ عذر بدرگاہ خدا آورد ٭ ورنہ سزاوار
خداوندیش ٭ کس نتواند کہ بجا آورد ٭ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ پس چاہیے کہ نظر کرے انسان اپنے
کھانے کی طرف چشم عبرت سے اور دیکھے تو کہ کس طور سے کھانا پیدا کیا جاتا ہی اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ گرایا
ہمنے پانی ابر سے گرانے کرکے ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ پھر پھاڑی ہمنے زمین پھاڑنے کر فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
حَبًّا ۝ پھر اوگایا ہمنے زمین مین دانہ کہ اوسے غذا کرسکین جیسے گیہون جو اور مثل اسکے وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ اور
انگور اور سبزی وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ اور زیتون اور خرمے کے درخت وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ اور باغ چار دیواری
کھنچے ہوئے گنجان بہت بڑے بڑے درختون والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ اور میوے تر اور خشک یا چراگاہ سب
ہمنے کیا مَّتَاعًا لَّكُمْ تمہارے فائدے کو وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ اور تمہارے چارپایون کے فائدے کو
فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ پھر جب آئیگی آواز بہری کر دینے والی یعنی ایسی سخت آواز کہ جو سنیگا بہرا ہو جائیگا
اس سے دوسری بار صور پھونکنا مراد ہی اور اِذَا کا جواب یہ ہی کہ دیکھوگے بہت ہولین اور شدتین يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ
وہ دن کہ بھاگیگا مرد مِنْ اَخِيْهِ ۝ اپنے بھائی سے باوجود موانست اور مہربانی کے وَاُمِّهٖ اور اپنی ماں سے
باوصف اسکے کہ اوسکے حق بہت ہین وَاَبِيْهِ ۝ اور اپنے باپ سے باوصف اسکے کہ اوسکی شفقت اور مہربانی کا جوش
اپنے اوپر دیکھا ہی وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی جورو سے باوجود اس بات کے کہ وہ اوسکی مونس تھی وَبَنِيْهِ ۝ اور
اپنے فرزندون سے باوجود اس خیال کے کہ یہ ہمارے معین اور مددگار ہین لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
ہر مرد کے واسطے اہل قیامت مین سے يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ اوسدن ایک کام ہی کہ اوسے دوسرون کے
کام سے باز رکھیگا اس باب مین حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ نے ایک حکایت نظم فرمائی ہی حکایت نظم
شنیدم آنکہ در دریا شکست ٭ تختہ زان جملہ بر بالا نشست ٭ گربہ و موشے بران تختہ بماند ٭ کارشان بایکدگر پختہ بماند

فرزند گریہ بیش پدر دوسے گریزد زیش آن گریہ با چنگال تیز ہر دو شان از ہول دریائے عجب در تحیر بازماندہ خشک لب
در قیامت نیز این خواہد بد یعنی آنجا نے تو دستا بودہ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ بہت سے منہ ہونگے اوس دن تابان
اور درخشان نور ایمان سے ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ خندان اور شادمان دوزخ سے نجات پائے اور جنت مین پہونچنے کی
وجہ سے وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ اور چہرے ہونگے اوس روز غبار آلودہ تیرہ و تار کفر اور عناد کے سبب سے
تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ گھیریگی اونھین تاریکی اور سیاہی انکار اور گناہ کی وجہ سے أُولَٰئِكَ وہ لوگ جنکے چہرے
سیاہ اور گرد آلود ہونگے هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ وہ ہین کافر جھوٹے زیانکار نابکار بدکردار

سورۃ کورت مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تسع وعشرون آیۃ
سورۂ تکویر مکے مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اونتیس آیتین ہین

حضرت عبداللہ بن حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جو کوئی دوست رکھے کہ گویا آنکھ سے روز قیامت کا احوال دیکھے اوسے چاہیے
کہ پڑھے إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جب آفتاب لپیٹا جائے یعنی بساط آفاق سے اوسکے نور کا انبساط یعنی پھیلنا
زائل ہو مراد یہ ہے کہ بے نور ہو جائے وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ اور جب ستارے گدلے ہو جائین وَإِذَا
الْجِبَالُ سُيِّرَتْ اور جب پہاڑ اپنی جگہون سے اوکھڑ کر چلین ہوا مین روئی کی طرح وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ
اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیان جننے کے قریب پہونچی ہوئین کہ عرب کے مالون مین سے بہت نفیس مال ہے چھوڑ دی جائین یعنی
کسی کو اونکے چرانے کی پروا نہ رہے وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائین اور ایک
دوسرے سے ملین اور ایک کو دوسرے سے باہم ضرر پہونچانے کی مجال نہو خلاف عادت وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جب
دریا ملائے جائین کھاری میٹھے کہ سب ملکر ایک دریا ہو جائے یا بھڑکائے جائین یعنی آگ دین سب دریاؤن کو گرم کرکے بھڑکا دین فتوحات مین ہے
کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دریا کو دیکھتے تو کہتے کہ یا بحر متی تعود نارا یعنی اے دریا کب عود کریگا تو آگ کی طرف وَإِذَا
النُّفُوسُ زُوِّجَتْ اور جب نفسون کو جوڑا کرین یعنی ہر ایک کو اوسکے مثلون کے ساتھ رفیق کرین جیسے
صالح کو صالح کے ساتھ اور بدکار کو بدکار کے ساتھ یا مومنون کو حور عین کے ساتھ جفت کرین اور کافرون کو شیاطین کے
ساتھ یا روحون کو بدنون سے ملائین وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ اور جسوقت لڑکیان زندہ دفن کی ہوئی پوچھی جاینگی
یعنی اونکے قاتلون سے اونکا حال پوچھینگے کہ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ کس گناہ پر مار ڈالی گئین زمانہ جاہلیت مین
اکثر عرب کی عادت یہ تھی کہ مفلسی کے خوف سے یا ننگ و عار کے مارے لڑکیون کو زندہ دفن کر دیتے تو حق تعالے نے
فرمایا کہ اونکے قاتلون سے سوال کرینگے اور ایک قول یہ ہے کہ لڑکی سے پوچھینگے کہ تو کیون قتل کی گئی اور اس سوال سے
یہ فائدہ ہے کہ لڑکی جواب دے کہ مجھے بیگناہ قتل کیا ہے تا کہ اوسکا قاتل شرمندہ اور لاجواب ہو جائے وَإِذَا الصُّحُفُ

نُشِرَتْ ○ اور جسوقت اعمالنامے جو بندوں کی موت کے وقت لپیٹے ہونگے کھولے جاوینگے وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ○
اور جسوقت آسمان اوکھاڑا جائیگا اور لپیٹا جائیگا وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ○ اور جسوقت دوزخ دہکائی جائیگی یعنی خدا کے
غضب کی آگ سے اور بھی بھڑکائی جائیگی وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ○ اور جسوقت جنت قریب کیجائیگی واسطے اسکے دوستوں کے
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ○ جان لیگا ہر ایک جی وہ چیز جو حاضر کی ہوگی نیک اور بدکام جبتک آدمی یہاں ہے حال
چونکہ پوشیدہ ہے انہیں سمجھتا جب زمین دنیا پیچھے رہیگی محشر پر دیکھ لیگا جانیگا کہ کیا کیا ہے اور جب جانیگا تو دیکھیگا کہ نیکی پر ایک بزرگی
اور عطا ہے اور بدی پر ایک بلا ہے اور عتاب ہے تو نیکی پر حسرت کریگا کہ کیوں زیادہ نہ کی اور بدی پر غم کھائیگا کہ میں نے کیوں کی اور وہ
حسرت اور غم کچھ فائدہ نہ دیگا مگر تو اور وقت غنیمت شمار کہ فردا نہ سے نہیں پکاریگا کوش ای توانا کہ فردا نہ بری ہے کہ در ناتوانی
سے غم خوری ہے فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ○ پھر قسم کھاتا ہوں میں اون ستاروں کی جو دن کو چھپ جاتے ہیں الْجَوَارِ
الْكُنَّسِ ○ چلنے والے اپنے غروب ہونے کی جگہوں میں چھپ جانے والے شعاع آفتاب میں کشف الاسرار میں ہے کہ ان
ستاروں سے خمسہ متحیرہ مراد ہیں یعنی زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد انکا خنوس پھرنا ہے اور کنوس ٹھہرنا اور بعضوں نے
کہا ہے کہ خنس پہاڑی گائے ہے اور کنس ہرن وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ○ اور قسم رات کی جب آ کے آوے اور ہوا کو
تاریک کردے یا جب پیچھے جاوے اور اندھیرا جاتا رہے اور یہ کلمہ اضداد سے ہے وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ○ اور قسم صبح کی
جب دم لے یعنی طلوع کرے اور سانس اوسکا پھیلنا اوسکے طلوع کی ابتدا ہے قسمیں کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ إِنَّهُ لَقَوْلُ
رَسُولٍ كَرِيمٍ ○ بیشک قرآن البتہ پڑھنا ایک بھیجے ہوئے کا ہے جو بزرگ ہے خدا کے نزدیک یعنی جبرئیل علیہ السلام یا یہ ہے
کہ رسول کریم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں پہلے قول کے موافق ذِي قُوَّةٍ جبرئیل علیہ السلام کی صفت ہے
یعنی وہ قوت والے ہیں سوتوں کا بستیاں اکھاڑیں اور قوم ثمود کو اپنی سخت آواز سے ہلاک کرتے ہیں عِندَ ذِي الْعَرْشِ
مَكِينٍ ○ نزدیک صاحب عرش کے جاہ و منزلت والا مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ○ حکم مانا گیا فرشتوں کے درمیان یعنی
جو کچھ وہ کہے سب آسمانوں میں فرشتے اوسکا حکم مانتے ہیں امانتدار وحی پہونچانے میں اور اگر رسول کریم سے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہوں تو وہ طاعت میں صاحب قوت ہیں خدا کے نزدیک صاحب قدر و منزلت ہیں
مطاع یعنی مستجاب الدعوات ہیں امین یعنی اسرار غیب کے امانتدار ہیں وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ○ اور نہیں ہے تمہارا
صاحب یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانہ جیسا کہ تم گمان کرتے ہو وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ○ اور تحقیق
کہ یقینی دیکھا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل کو اصلی صورت پر روشن کنارہ پر یعنی آفتاب طلوع ہونے کی جگہ پر وَمَا هُوَ
عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ○ اور نہیں ہے پیغمبر پوشیدہ چیز پر جو چھپا اوسے وحی پہونچے بخیل کہ تمکو تعلیم نہ دے اور تم سے چھپا رکھے
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ○ اور نہیں ہے قرآن بات شیطان راندے گئے کی فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ○ پس
کہاں تم جاتے ہو اور جو کلام صحیح اور درست ہے اوس سے کیوں منہ موڑتے ہو إِنْ هُوَ نہیں ہے قرآن إِلَّا ذِكْرٌ

لِلْعٰلَمِیْنَ ○ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر شرف اہل عالم کے واسطے لِمَنْ شَآءَ بدل ہی عالمین سے یعنی قرآن نصیحت ہی اوس شخص کے واسطے جو چاہے مِنْكُمْ تم مین سے اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ○ یہ کہ مستقیم ہوجاے راہ خدا مین اور حق کی پیروی کرے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے اور ابوجہل نے سنی تو بولا کہ جب یہ کام ہمارے واسطے ہی اور ہماری خواہش سے علاقہ رکھتا ہی اگر ہم چاہین تو مستقیم ہوجاہین نہ چاہین تو نہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہین چاہتے ہو استقامت اور ہدایت کو اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ع رب سب اہل عالم کا اور تمہارے چاہنے کو کچھ اثر نہین شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا نے تجکو سب مصنفون مین حاجز کیا ہی تو نہین چاہتا مگر اوسکی مشیت سے اور تو نہین کرتا مگر اوسکی قوت سے اور تو حکم نہین مانتا مگر اوسکے فضل سے اور تو گناہگار نہین ہوتا مگر اوسکے چھوڑ دینے سے کہ وہ تجکو چھوڑ دیتا ہی پھر تو کیا کام کرتا ہی اور کس کام پہ ناز کرتا ہی حال آنکہ تجکو کچھ قوت اور قدرت نہین ہی شعر زسر تا پا ہمہ ہیچیم در ہیچ ٭ چہ باشد سر بسر ہیچیم در ہیچ ٭

سورۃ الانفطار مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	وھی تسع عشرۃ آیۃ
سورۃ انفطار مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اونیس آیتین ہین

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ لا جسوقت آسمان پھٹ جائے وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ○ لا اور جسوقت تارے گر جائین تبیان مین ہی کہ تارے قندیلون کی طرح طاق فلک کے سامنے سے نور کی زنجیرون مین لٹکے ہین اور وہ زنجیرین فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب اہل آسمان مرجائینگے تو زنجیرین اونکے ہاتھون سے گر پڑینگی اور تارے زمین پر آپڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ○ لا اور جب دریا جاری کیے جائین یعنی بعض کو بعض مین کھولدین اور سب ایک دریا ہوجائے وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ○ لا اور جب قبرین تلے اوپر کیجائین یعنی خاک کو شورش مین لائین تاکہ اوسمین جو دفن ہین مردے وغیرہ وہ ظاہر ہوجائین اور مردے جی اوٹھین تو عَلِمَتْ نَفْسٌ جان لیگا ہر نفس مَّا قَدَّمَتْ وہ چیز جو آگے بھیجی نیک کام یا گناہ وَاَخَّرَتْ ○ ط اور جو پیچھے چھوڑا عمل یا توبہ ترک کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ جانیگا ہر شخص کہ اوسنے اول عمر مین کیا کیا اور آخر عمر مین کیا کیا اوسوقت جب کافرون سے خطاب ہوگا کہ یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ اے آدمی کس چیز نے تجکو فریب دیا کہ تو کافر ہوگیا بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ○ لا اپنے رب کے ساتھ جو کرم کرنے والا ہی کہا ہی کہ اوسکا فریب دینے والا اوسکا دشمن ہی جو اوسکے ساتھ مسلط تھا یعنی شیطان یا اوسکا جہل یا اپنی خواہش کی پیروی کرنا یا دنیا کی محبت بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت کا نزول ابوالاسدین کی شان مین ہی کہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج دیا اور کوئی سختی اوسپر نہ پہونچی اسکا نام ... فرماتا ہی کہ تجھے کس چیز نے غرہ کردیا کہ خدا کے عذاب سے بیخوف ہوگیا اور خدا کے مہلت دینے سے مغرور ... ایک گروہ اس بات پر ہے کہ یہ خطاب عام ہی سب آدمیون سے اسکے معنی یہ ہین کہ اے انسان کس چیز نے تجکو فریب

گناہگار ہوگیا خدا کے حکم مین اور اوسکی نافرمانی مین دلیر ہوگیا شیخ منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر خدا مجھسے یہ سوال کرے تو مین کہون
غرّنی کرمک یعنی مجھے تیرے کرم نے مغرور کردیا معالم التنزیل مین ہو کہ اہل اشارت کہتے ہین کہ اس محل پر اسم کریم کا لانا بندہ کو تعلیم
کرنے کی جہت سے ہو تاکہ بندہ وہ کہے کہ مین فریب مین آیا تیری کریمی کے سبب سے نظم چون تو دادی مژدۂ لاتقنطوا ۞ من چرا ترسم
ز عصیان و عتو ۞ چون تو ہر بشکستہ را سازی درست ۞ پس خطا ہا را امید عفو تست الذی خلقک ایسا خدا جسنے تجھکو
پیدا کیا اور تو کچھ نہ تھا فسوٰک پھر درست کیے تیرے اعضا اور اجزا فعدلک ۞ پھر پھیرا تجھکو اور حیوانون کی خلقت
اور صاحب تمیز کردیا ایسی خلقت کے ساتھ جو اونکی خلقت سے جدا ہو فی ای صورۃ ما شاء رکبک ۞ جس
صورت مین چاہا ترکیب دی تجھکو اور ایک عضو مین دوسرا عضو اور ایک جزو مین دوسرا جزو ملا دیا کلا نہین ہو ایسا جیسا تم گمان
کرتے ہو کہ قیامت نہوگی بل تکذبون بلکہ تم تکذیب کرتے ہو بالدین ۞ روز جزا کی عناد کی راہ سے وان علیکم
اور یقینی تمپر یعنی تمھارے افعال و اقوال پر لحٰفظین ۞ البتہ نگاہبان ہین فرشتے کراماً کاتبین ۞ بزرگ خدا کے
نزدیک لکھنے والے روز تمھارے اعمالنامے یعلمون ما تفعلون ۞ جانتے ہین جو کچھ تم کرتے ہو نیک اور بد اور اپنے علم کی
رو سے لکھتے ہین ان الابرار لفی نعیم ۞ بیشک نیک کام والے اور فرمانبردار لوگ البتہ بہشت مین ہین وان
الفجار لفی جحیم ۞ اور تحقیق کہ جھوٹے اور حشر کے منکر البتہ دوزخ مین ہین یصلونہا یوم الدین ۞ داخل ہونگے
اوسمین روز حساب یعنی قیامت کے دن وما ہم عنہا بغائبین ۞ اور نہین ہین فجار دوزخ سے غائب یعنی ہمیشہ
دوزخ مین رہینگے کبھی نہ نکلینگے وما ادرٰک ما یوم الدین ۞ اور کس چیز نے علم دیا تجھکو یعنی تو کیا جانے کہ کیا ہی
جزا اور حساب کا دن ثم ما ادرٰک ما یوم الدین ۞ پھر تو کیا جانے کہ کیا ہی روز جزا یہ مبالغہ اوس روز کی
شان کی تعظیم کی جہت سے ہو یعنی اوسکی کیفیت کوئی نہین دریافت کرسکتا یوم لا تملک وہ دن کہ مالک نہ ہوگا
نفس لنفس شیئاً کوئی نفس کسی نفس کے واسطے کچھ منفعت یا مضرت یعنی کوئی یہ طاقت نہ رکھیگا کہ اپنی قوت یا قدرت سے
کچھ نفع یا ضرر کسی کو پہونچا سکے والامر یومئذ للہ ۞ اور حکم اوس روز خدا کے واسطے ہی جسے اور جسکے حق مین
چاہیگا مرتبہ شفاعت عطا کریگا جسے چاہیگا جنت مین داخل فرمائیگا جسے چاہیگا دوزخ مین بھیجیگا ۞

ع ربع ۱۹

سورۃ المطففین مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞	وہی ستۃ وثلثون آیۃ
سورۃ تطفیف کہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھتیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ اہل مدینہ تول ناپ مین بڑی خیانت رکھتے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت
کرکے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوے تو اثناے راہ مین یہ سورت نازل ہوئی کہ ویل للمطففین ۞
واسطے کم کرنے والون کے تول ناپ مین کہتے ہین کہ مدینہ مین ایک مرد تھا کہ اوسے ابوجہینہ کہتے تھے وہ دو صاع

رکھتا تھا ایک بہت بڑا کہ اوس سے وہ مول لیتا تھا ایک بہت چھوٹا کہ اوس سے بیچتا تھا حق تعالی نے اوسکی شان مین آیت بھیجی
الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا وہ لوگ جو لیتے ہین پیمانہ سے عَلَى النَّاسِ لوگون سے اپنے واسطے يَسْتَوْفُونَ
پورا لیتے ہین وَإِذَا كَالُوهُمْ اور جب ناپتے ہین أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ یا تولتے ہین لوگون کے واسطے
تو اونکے حق گھٹاتے ہین اور اونکو نقصان دیتے ہین تحصیل بھی ہین ہی کہ جو کوئی تول ناپ مین کمی کرتا ہو کل قیامت کے دن او
دوزخ کے گڑھے مین ڈال کر آگ کے دو پہاڑون کے بیچ مین بٹھائینگے اور حکم دینگے کہ ان دونون کو تول ور ناپ ہیں وہ اونکو تولے ناپیگا
اور جلیگا ہیبت تو کم ہو ہی وپیش تانی جیل و وزن مارہ روزی ہو ولیکن کم وبیشت خبر کنند أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ کیا نہین جا
اور یقین نہین رکھتے وہ لوگ جو بہت لیتے اور کم دیتے ہین کہ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ یہ کہ وہ لوگ اوٹھائے گئے ہونگے
لِيَوْمٍ عَظِيمٍ اوس دن کے واسطے جو بڑا ہی يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ جس دن کھڑے ہونگے لوگ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ
اہل عالم کے رب کے حکم کے واسطے یعنی جب تک حکم نہ پہونچیگا کھڑے ہی رہینگے اور وہ ہیبت کا مقام ہوگا کہ اہل عرصات مین برس
کھڑے رہینگے اور کسی کو بات کی مجال نہو گی یہانتک کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین شفاعت کرینگے اور
خلق کو مقام ہیبت سے محاسبہ کے موقف مین لائینگے اور یہ شفاعت کبری ہو گی كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ حقا کہ کافرون کے
نامہ اعمال لَفِي سِجِّينٍ سجین مین ہونگے اور وہ ایک بڑا پتھر ہی اندر سے خالی دوزخ کے نیچے چھپا ہوا جو کافرون کی جگہ ہی
اور کافرون کے نامہ اعمال وہان ہونگے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فاجرون کے اعمال نامے آسمان پر لیجاتے ہین
آسمان اوسکے قبول سے انکار کرتا ہی وہان سے پھیر لاتے ہین زمین پر وہ بھی قبول نہین کرتی تو ساتوین زمین کے نیچے لیجاتے ہین
سجین مین جو ابلیس مردود اوسکے لشکر کی جگہ ہی اور وہان رکھتے ہین وَمَا أَدْرَاكَ اور تو کیا جانے کہ مَا سِجِّينٌ کیا ہی
سجین یعنی ہول اور ہیبت اور کفار فجار کے نامہ اعمال کی جگہ ہی کہ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ایک کتاب ہی لکھی ہوئی اور نشانی کی گئی
ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھیگا جان لیگا کہ اوسمین نیکی نہین ہی وَيْلٌ ایک کلمہ ہی سب برائیون کو جامع یعنی عذاب سختی شدت محنت
يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ اوس روز تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ جنھون نے تکذیب کی ہی
بِيَوْمِ الدِّينِ روز جزا کی اور راوسے باور نہین رکھا ہی وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ اور تکذیب نہین کرتا اوس روز جزا کی
إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ مگر ہر ظالم حد سے گذرا ہوا گناہگار اور بےباک کہ إِذَا تُتْلَى جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِ
آيَاتُنَا اوسپر آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ کہتا ہی جہل اور حق سے انکار کی شدت سے
کہ یہ کہانیان ہین اگلون کی كَلَّا ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بَلْ سکتہ لسان بلکہ غرور اور غفلت کا پردہ ڈالدیا ہی عَلَى قُلُوبِهِمْ
اونکے دلون پر یا انکار کا زنگ اوسپر لگا دیا ہی مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ اوسنے جو تھے وہ کرتے تھے گناہ یعنی برائیون کی شامت سے
اونکے دلون کو زنگ لگ گیا اور وہ بیکار ہوگئے حدیث مین ہی کہ بندہ جب گناہ کرتا ہی تو ایک سیاہ نقطہ اوسکے دل مین پڑتا ہی یہانتک کہ نوبت
پہونچتی ہی کہ اوسکا تمام دل سیاہ ہوجاتا ہی كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ حقا کہ وہ کرامت اور رحمت سے اور بہت صحیح یہ ہی کہ دیدا

الٰہی سے یَوْمَئِذٍ اوس روز لَّمَحْجُوبُونَ ؕ اڑ مین کیے گئے ہونگے یعنی اوس سے منع جدا محروم حجاب کیے گئے ہونگے امام مالک
رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس آیت کے معنی پوچھے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے دشمنون کو آڑ مین رکھیگا تاکہ اوسکا دیدار نہ دیکھین اور اپنے دوستون پر
تجلی فرمائیگا تاکہ وہ دولت دیدار سے مالا مال ہون امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ لَّمَحْجُوبُونَ کفار کی شان مین وارد ہوا اس بات پر
دلالت کرتا ہی کہ مومنون کو دولت دیدار حاصل ہوگی اور دوست محجوب نہونگے اوسوقت دوست اور دشمن کے درمیان فرق ظاہر ہوگا
قطعہ گر نہ بہشت یہمالی ست چہ بے دیدن میزبان چہ باشد ٭ چون دشمن و دوست را حجاب ست ٭ پس فرق مران میان چہ باشد ٭
ثُمَّ إِنَّهُمْ پھر بتحقیق کہ تکذیب کرنے والے لَصَالُوا الْجَحِيمِ ؕ داخل ہونے والے ہین دوزخ مین ثُمَّ يُقَالُ پھر
کہا جائیگا یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے کہینگے کہ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ یہ عذاب وہ عذاب ہی کہ تھے تم اوسکی
تُكَذِّبُونَ ؕ تکذیب کرتے كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ حقا بتحقیق کہ کتاب نیکون کے اعمال کی لَفِي عِلِّيِّينَ ؕ
علیین مین ہوگی ساتوین آسمان پر عرش کے نیچے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ عرش کا داہنا پایہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سدرۃ المنتہیٰ
وَمَا أَدْرَاكَ اور کس چیز نے علم دیا تجھکو کہ مَا عِلِّيُّونَ ؕ کیا چیز ہی علیین یعنی ایک بلند مقام یا مکان ہی یا نیکون کی
کتاب كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ؕ کتاب ہی لکھی ہوئی اور نشانی کی ہوئی ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھے وہ جان لے کہ اسمین بالکل
نیکیان ہین يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ؕ حاضر ہوتے ہین اوس کتاب پر ملائکہ مقرب جو علیین مین رہتے ہین یعنی
اوسکے استقبال کو جاتے ہین اور اوسکی حفاظت کرتے ہین اور قیامت کے دن اوسپر گواہی دینگے إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي
نَعِيمٍ ؕ بتحقیق کہ نیک پاک لوگ بہشت مین ہین عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ؕ آراستہ تختون پر دیکھتے ہین ایسی چیزکو
کہ اوس سے خوش ہوتے ہین یا کافرون کو دوزخ مین دیکھتے ہین اور اونکا عذاب مشاہدہ کرتے ہین تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ
پہچانیگا تو اے دیکھنے والے اونکے چہرون مین نَضْرَةَ النَّعِيمِ ؕ تازگی بہشت کی نعمتون کی اور اوسکی لذتون کی طراوت
يُسْقَوْنَ پلائے جاتے ہین یعنی اونکو پلاتے ہین مِن رَّحِيقٍ شراب خالص سفید خوشبو مَّخْتُومٍ ؕ مہر کیے ہوے اونکے برتن
خِتَامُهُ مِسْكٌ مُہر اوسکی لاکھ کی جگہ مشک ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکے پینے کا ختم مشک کی خوشبو پر ہی اور مہر اس جہت سے
کرینگے تاکہ کسی کا ہاتھ اوسپر نہ پہونچے اور ابرار لوگ خود اوسکی مُہر توڑین وَفِي ذَٰلِكَ اور اس شراب مین فَلْيَتَنَافَسِ
الْمُتَنَافِسُونَ ؕ چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنے والے یعنی ایسا عمل کرین کہ اوسکے سبب سے اسکے پینے کے مستحق ہوجاوین
وَمِزَاجُهُ اور میل شراب کا مِن تَسْنِيمٍ ؕ چشمہ تسنیم کے پانی سے ہی تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
منقول ہی کہ تسنیم اوس پانی کا نام ہی جو عرش کے نیچے سے بہشت مین ٹپکتا ہی اور جنت مین جتنی پینے کی چیزین ہین یہ پانی اون
سب مین اشرف اور بہتر ہی عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا یعنی ایسا چشمہ کہ پیتے ہین بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ؕ اوس چشمے سے
درگاہ عنایت الٰہی کے مقرب لوگ یعنی مقرب لوگ صرف وہی پینگے اور ملایا ہوا ابرار لوگون کو دیا جائیگا صاحب انوار نے فرمایا ہی
مقرب لوگ چونکہ ماسوا کی طرف مشغول نہین ہوے یعنی غیر کی محبت کو خدا کی محبت سے نہین ملایا ہی اونکے پینے کی چیز

خالص بے میل ہی اور وہ لوگ جنکی محبت ملی ہوئی ہوا ونکے پینے کی شراب مین بھی دوسری چیز ملی ہوگی لیکن شراب عیش
پیتے ہیں بے دُردی و غم ❊ صاف نوشان دیگرانند و دُرد نوشان دیگرانند ❊ بحر الحقائق مین ہی کہ تسنیم اوس شراب کی طرف اشارہ ہی
جو خالص ہی کونین کے غبارون کی کدورت سے اور اونکے ظروف سر پُر اولیا اور اصفیا کے دل ہین کہ اونپر مشاہدۂ محبت ہی اور
تسنیم اعلیٰ مرتبہ محبت ہی یعنی محبت ذاتیہ اور مقرب وہ لوگ ہین جنکو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا مرتبہ حاصل ہو اور جب تک
فرش قرب پر مجلس انس اور ریاض قدس مین ساقی رضا کے ہاتھ سے کوئی اس شراب ناب کا ایک جرعہ نہ چکھے ان باتون کے بھید کی بو اوسکے
مشام جان مین نہین پہونچتی ❊ بیت ❊ سرمایۂ ذوق دو جہان ہی عشق ست ❊ آنها که زمین می ننوشید چہ داند ❊ لکھا ہی کہ رؤساے
قریش جب فقیر صحابہ کو دیکھتے جیسے حضرت عمار و خباب و صہیب و بلال اور انکے مثل رضی اللہ عنہم تو انسے ہنسی اور مسخراپن کرتے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا بیشک وہ لوگ جنھون نے شرک کیا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہین ان لوگون سے
یَضْحَكُوْنَ ۝ کہ ہنستے ہین وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ اور جب گذرتے ہین مومنون کے ساتھ یَتَغَامَزُوْنَ ۝ تو غمزہ کرتے ہین
آنکھون سے یعنی ہنسی کے واسطے اشارے کرتے ہین کشاف مین ہی کہ ایک دن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایک جماعت مسلمان کے ساتھ جاتے تھے
منافقون کا ایک گروہ ہنسا اور چشم و ابرو سے اشارے کرکے ہنسی و مسخراپن کیا اور اپنے یارون کے پاس جاکر بولے کہ ہمارا سردار ہمارا
رئیس آج اصلع تھا یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اس بات پر بہت ہنسے ہنوز حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی مین نہ پہونچے تھے
کہ یہ آیتین نازل ہوئین کہ مجرم اور منافق لوگ مومنون پر ہنستے ہین اور چشم و ابرو سے اشارہ کرتے ہین وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اور
جب پھرتے ہین اِلٰٓى اَهْلِهِمُ اپنے لوگون کی طرف انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝ تو پھرتے ہین خوش خرم اوس بات پر
جو کی ہی وَاِذَا رَاَوْهُمْ اور جب دیکھتے ہین کافر اور منافق مومنون کو قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ کہتے ہین ایک
دوسرے سے کہ یہ لوگ جو محمد کی متابعت کرتے ہین لَضَاۗلُّوْنَ ۝ البتہ گمراہ ہین وَمَآ اُرْسِلُوْا حالانکہ نہین
بھیجے گئے ہین کافر اور منافق عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝ مومنون پر نگہبان کہ اونکی ضلالت اور ہدایت پر گواہی دین
فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس قیامت کے دن وہ لوگ جو ایمان لائے ہین مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝
کافرون کے حال سے ہنسینگے عَلَى الْاَرَاۗىِٕكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۝ جواہر کے جڑاؤ تختون پر بیٹھے ہوئے دیکھینگے
اونکو کہ دوزخ مین کسطرح اونپر عذاب ہوتا ہی اور زنجیرون طوقون مین کیونکر جکڑے ہوئے ہین صحابہ کا قول ہی
کہ بہشت کا ایک دروازہ کھول کر دوزخیون سے کہینگے کہ جنت مین چلے آؤ وہ جلدی جنت کی طرف دوڑینگے جب اوس
دروازے پر پہونچینگے تو جنت کے دربان دروازہ بند کر دینگے اور وہ کافر رنجیدہ اور غمگین دوزخ کی طرف پھرینگے
مومن لوگ اس حال سے ہنسینگے هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ کیا جزا دیے گئے کافر مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝
اون کامون کی جو کرتے تھے دنیا مین کہ ہنسی اور مسخراپن تھی مومنون کے دلون کی تسلی کے واسطے ہنسنے اور
دشمنون کو جزا دی کہ دنیا مین کافر جو مومنون پر ہنستے تھے آج قیامت کے دن مومن کافرون کے حال پر ہنستے ہین

سورۃ الانشقاق مکیۃ ۸۳	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس وعشرون آیۃ
سورۂ انشقاق کہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پچیس ۲۵ آیتیں ہیں

الربع ۸ · رکوعہا ۱

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ جس وقت آسمان پھٹ جائیگا فرشتوں کے اوترنے کو وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝
اور سنے اور حکم مانے اپنے رب کا اور سزاوار ہوا ہے آسمان خدا کے حکم کی اطاعت کا وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور
جسوقت زمین کھینچی جائے یعنی پہاڑوں اور دریاؤں کے بیچ سے اوٹھالیں اور اسے چوڑان میں کھینچیں وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا
وَتَخَلَّتْ ۝ اور باہر ڈالے جو کچھ اوسکے اندر ہے خزانے اور مردے اور سب سے خالی ہو جائے وَاَذِنَتْ
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور فرمانبردار ہو جائے اپنے رب کے حکم کی اور لائق ہو حکم ربانی سننے کی جب ایسا ہوگا تو انسان
ثواب اور عذاب دیکھیگا يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اے آدمی بیشک تو کام کرنے والا ہے رنج اور کوشش کے ساتھ
اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا اپنے رب کی جزا کی طرف کام کرنا جد اور جہد کے ساتھ فَمُلٰقِيْهِ ۝ پس تو ملاقات کرنے والا ہے
اپنے عمل کی یعنی اپنے عمل کی جزا کی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ پھر لیکن وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ نوشتہ اوسکے
اعمال کا اوسکے داہنے ہاتھ میں فَسَوْفَ يُحَاسَبُ تو قریب ہے کہ حساب کیا جائے حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ حساب آسان
بے تنگی اور بے جھگڑے وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ اور پھریگا اپنے لوگوں کی طرف یعنی مومنوں کے گروہ کی جانب یا اپنے
قبیلے کے مسلمانوں کی طرف یا اپنی جوروؤں اور حوروں کی طرف مَسْرُوْرًا ۝ خوش اس سبب سے جو بھلائی اور بزرگی اوسنے
پائی ہو وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ اور لیکن وہ شخص کہ دیا جائے كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝ اوسکا نامہ اعمال اوسکے پیٹھ پیچھے
اور وہ اوسکا نامہ اعمال اوسکے ہاتھ میں کھینچے اوس شخص فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ جلدی پکاریگا یعنی تمنا کریگا
ہلاکت کی یا ثبوراہ کہیگا اور یہ کلمہ بھی طلب ہلاکت کا ہے وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝ اور پہونچ جائیگا جلتی آگ میں اِنَّهٗ كَانَ
فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ یعنی یہ شخص تھا اپنے لوگوں میں دنیا میں خوش اور نازان مال فانی اور جاہ ناپائدار پر اِنَّهٗ ظَنَّ
تحقیق کہ اوسنے گمان کیا ہے اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝ یہ کہ نہ پھریگا خدا کی طرف یعنی اوسکا بعث اور حشر نہ ہوگا بَلٰى ہاں اوسکا
بعث و حشر ہوگا اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بیشک اوسکا خدا ہے بِهٖ بَصِيْرًا ۝ اوسکے احوال و اعمال کو دیکھنے والا اوسے چھوڑ نہ دیگا
بلکہ حشر میں لائیگا اور اوسکے اعمال کی جزا اور سزا اوسے پہونچائیگا فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ پس قسم کھاتا ہوں میں شفق کی اور
وہ ایک سرخی ہے کہ غروب آفتاب کے بعد مغرب کے کنارے میں دیکھی جاتی ہے اور اوسکا غائب ہو جانا وقت عشا کی علامت ہے امام مالک اور
امام شافعی اور صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ کے مذہب پر اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر وہ ایک سفیدی ہے کہ اوسکے بعد سرخی
دکھائی دیتی ہے اور ایک گروہ اس بات پر ہے کہ وہ سفیدی اصلا غائب نہیں ہوتی بلکہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف آجاتی ہے
وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ اور قسم رات کی اور اوس چیز کی کہ رات جسے جمع کرتی ہے اور چھپا لیتی ہے یعنی قسم اوسکی جسے

مسافۃ عند المسافرین ۱۲

رات کی تاریکی چھپا لیتی ہی وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ اور قسم چاند کی جس وقت کہ پورا ہوتا ہی اور بدر ہونے کے مرتبے کو پہونچتا ہی
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۚ کہ البتہ پہونچوگے اور ملوگے تم ایک حال کو بعد ایک حال کے اور اوسکے مطابق شدت مین
بہت سخت اس سے موت اور روز قیامت کی شدتین اور اوسکے ہولون کے مقامات مراد ہین کہ ایک کے بعد ایک دیکھے جائینگے
تفسیر زاہدی مین ہی کہ بنی آدم کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھرنا مراد ہی یعنی نطفہ سے تھکّے کی طرف پھر لوتھڑا اور ہڈی اور
دوسری خلقت اور پیٹ کے اندر کا بچّہ اور پیدا ہوا بچّہ اور دودھ پیتا بچّہ اور پیرون چلتا ہوا بچّہ اور جوانی کے قریب پہونچا ہوا لڑکا
اور جوان ادھیڑ اور بوڑھا ہوجاتا ہی آخر احوال تک فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ پس کیا ہی آدمیون کو کہ باوجود ان حال کے
نہین ایمان لاتے خدا اور رسول اور روز جزا کا وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ اور جب پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن تو
لَا يَسْجُدُوْنَ ۩ نہین سجدہ کرتے اوسکی تلاوت کے واسطے بعضے علما نے یہان پر سجدہ کیا ہی اور اکثر نے سورت کے آخر پر
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہان پر سجدہ کرتے اور کہتے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے مین نے یہان پر سجدہ کیا ہی قرآنی
سجدون مین یہ تیرھوان سجدہ ہی صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو جمع کا سجدہ کہا ہی کہ قرآن سننے کے بعد ہو اور قرآن جامع ہی تنزیہ اور
تقدیس کی صفتون کو اور کافرون کا سجدہ نہ کرنا دلیل کی کمی اور انقطاع حجت کے سبب سے نہین ہی بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ
لوگ جو کافر ہین يُكَذِّبُوْنَ ۙ تکذیب کرتے ہین قرآن کی اور اوسکی آیتون مین غور اور فکر نہین کرتے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا يُوْعُوْنَ ۙ اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھ وہ نگاہ رکھتے ہین اپنے دل مین کفر اور مومنون کے ساتھ کینہ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ پس خبر کر دے انکو عذاب دردناک کی اور بشارت کا لفظ ہنسی کے واسطے ہی اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ
جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے لَهُمْ اَجْرٌ اونکے واسطے اجر ہی غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۠
نہ گھٹایا ہوا نہ کاٹا ہوا نہ احسان کیا ہوا

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ بروج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بائیس ۲۲ آیتین ہین

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ قسم آسمان کی کہ برجون والا ہی اس سے بارہ برج مراد ہین یا قمر کی منزلین یا آسمانون کے دروازے
وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ اور قسم دن وعدہ کیے ہوئے کی یعنی روز قیامت کی وَشَاهِدٍ اور قسم گواہ کی کہ اللہ ہی سب کچھ دیکھتا
اور جانتا ہی وَّمَشْهُوْدٍ ۙ اور قسم اوسکی جسپر گواہی دی گئی ہو کہ وہ بندہ ہی اور بعضون کے نزدیک شاہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
اور مشہود آپکی امت ہی یا گواہ آپکی امت ہی اور مشہود اگلی امتین یا شاہد حفظہ فرشتے ہین اور مشہود بنی آدم یا شاہد اعضا ہین اور مشہود
آدمی اور اسی طرح دوسرے اقوال کے مطابق شاہد اور مشہود یا حجر اسود اور حاجی لوگ ہین یا عرفہ اور اوس مقام کے حضار یا قربانی کا دن اور
ذبح کرنے والے یا جمعہ کا دن اور اوس روز کے نمازی ہی یا آدم علیہ السلام اور اونکی ذریت یا عیسی علیہ السلام اور اونکی

است یا دن رات اور اونپر عمل کرنے والے اور بہر تقدیر یہ قسمین کہا کر ارشاد فرمایا کہ قتل ہلاک کیے گئے اور ملعون ہوے اصحاب
الاخدود یعنی گڑہون والے اور وہ بت پرست تہے تو نواس یمنی کے لوگ ذو نواس پادشاہ تہا اوسکے زمانہ مین ایک ساحر تہا
کاہن شعبدہ باز پادشاہ کی سلطنت کا مدار اوس ساحر پر تہا جب وہ بوڑہا ہوا تو پادشاہ سے عرض کی کہ اب مین تو بوڑہا ہوا میرے
قوی مین بالکل ضعف آگیا نظم دیدہ از پیش علاج تیرہ شود * گوش بوقت سماع خیرہ شود * نہ زبان را مجال گویائی * نہ تن خستہ را توانائی *
صلاح ای مین ہی کہ ایک جوان اصیل عاقل تیز فہم میرے سپرد کیجیے کہ جو کچھ مین جانتا ہون اوسے سکہاوون اور میرے بعد وہ میرا خلیفہ ہو
کہ سلطنت کے امور اوسکے سبب سے منتظم رہین پادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور اوسکے مقصود کے موافق ایک لڑکا اوسکے سپرد کیا
ساحر بڑے اہتمام کے ساتہ اوسکی تعلیم مین مشغول ہوا ایک دن وہ لڑکا ایک راہب کے عبادتخانہ مین گیا اوسکے احوال سے
مطلع ہوکر رہبانیت کا طریقہ پسند کیا اور راہب کے دین پر متدین ہو گیا اور خدا پرستی اختیار کی روز بہانہ کرتا کہ مین ساحر پاس
تعلیم لینے جاتا ہون اور راہب پاس آکر اوس سے صحبت رکہتا یہانتک کہ مرد عاقل کامل عامل مستجاب الدعوات ہوگیا اتفاقاً کار
ایک دن راہب کے پاس سے باہر نکلا اپنے گہر جاتا تہا ایک اژدہے نے سر راہ آکر لوگون پر رستہ بند کر دیا تہا خلق ہر طرف حیران تہی
جب وہ جوان آگے آیا تو اسم اعظم پڑہکر اژدہے کی طرف پتہر اٹہا پہینکا اور بولا کہ ای اژدہے راہ چہوڑ دے اپنے ٹہکانے پہر جا
پس اژدہا چلا گیا اس جوان کی خبر شہر مین مشہور ہوئی پہر ایک اور وقت ایک شیر راہ مین آیا جوان نے ایک بات اوسکے کان مین کہدی
وہ بہی رستے سے دور چلا گیا اب حاجتمند لوگ اوس جوان کے پاس آنے لگے اور اوسکی دعا سے سب اپنی مرادین پانے لگے
یہانتک کہ پادشاہ کا دربان جو اندہا ہو گیا تہا وہ بہی اوس جوان کے پاس آیا اور دعا کی استدعا کی جوان نے کہا کہ اگر تو میری
متابعت کرے اور بیعت کرے تو تیری آنکہین روشن کردون دربان نے بسر و چشم قبول کر لیا اور عہد کیا جوان نے اوسکو کلمہ شہادت
تلقین کیا اور اوسکے حق مین دعا کی اوسکی آنکہین روشن ہو گئین دربان روشن چشم پادشاہ پاس آیا ذو نواس پادشاہ نے تعجب کی راہ
اوس سے پوچہا کہ تیری آنکہ کیونکر اچہی ہوئی وہ بولا کہ خدا نے مجہکو صحت بخشی پادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہے دربان نے جواب دیا کہ
اللہ الذی لا الہ الا ہو پادشاہ نے حیلہ کی راہ سے کہا کہ تو نے یہ تعلیم و تلقین کس سے پائی کہ مین بہی اوسکا گرویدہ ہون دربان کو پادشاہ کے
اسلام قبول کرنے پر جو خوشی حاصل ہوئی تو خوشی کے مارے جوان کا تمام قصہ کہدیا پادشاہ نے جوان کو بلایا اور اوسکے مذہب پر مطلع ہوا
ہر چند لوگون نے کوشش کی کہ وہ جوان اپنے عقیدے سے نہ پہرا حکم ہوا کہ اسے دریا مین ڈبو دو لوگون کی ایک جماعت اوسے دریا کے
کنارے لے گئی اوسنے جو دعا کی تو یہ سب لوگ ڈوب گئے اور وہ صحیح سلامت دریا کے کنارے سے پہرا پادشاہ کو یہ خبر پہونچی ایک
گروہ کو خاص کیا کہ اوسے پہاڑ پر لیجائین اور نیچے ڈہکیل دین جب پہاڑ پر پہونچے تو جوان نے دعا کی ایک ہوا اوٹہی اور اوسنے
اون لوگون کو پہاڑ پر سے نیچے گرا دیا اور وہ جوان صحیح سالم رہا پہر پادشاہ نے حکم دیا کہ اسے آگ مین ڈالدو غرضکہ پادشاہ کے
لوگ جلے اور اوس جوان پر آنچ نہ آئی پہر اوسے سولی پر لٹکایا اور تیر مارے کوئی تیر اوسپر کارگر نہوا تو جوان بولا کہ ای پادشاہ خدا پر
ایمان لا کہ یہ سب اوسکی قدرت کے آثار تو دیکہ چکا بیت سعدی ہر چیز کہ بودیش ہست * مصرع ہر چہ وجودیش ہست *

بادشاہ نے عداوت اور عناد اختیار کرکے کہا کہ مین تجکو قتل ہی کرنا چاہتا ہون جوان بولا کہ اگر تیری یہی مراد ہی تو ایک تیر کمان پہ رکھ اور کہہ کہ
اس غلام کے خدا کے نام کے ساتھ مین یہ تیر مارتا ہون یہ کہکر مجکو تیر مار پادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر اوسکے مقتل پر پہونچا جوان نے شربت
شہادت پیا جتنے آدمی وہان حاضر تھے سب کے سب ایکبار بولے کہ ہم اس غلام کے رب پر ایمان لائے پس بادشاہ غصہ مین آیا اور حکم دیا
اوسکے حکم سے کئی جگہہ زمین مین گڑھے کہودے اور اونمین آگ جلائی اور پہاڑون کے کنارے پر لوگ بیٹھے اور لوگون کو گرفتار کرنا شروع کیا
جسے لاتے وہ لوگ اوس سے پوچھتے اگر وہ خدا پر ایمان رکھتا تو اوسے گڑھون مین ڈال کر جلا دیتے تو حق تعالی اون ظالمون کو یعنی
گڑھون والا اور پہاڑون والا فرماتا ہی النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝ اوس آگ والے جو اینڈھن والی تھی یعنی لکڑیان ڈالکر
جلائی تھی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝ جب وہ لوگ آگ کے کنارے بیٹھے تھے وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُونَ اور وہ
بادشاہ اور اوسکے لوگ جو کرتے تھے بِالْمُؤْمِنِيْنَ مومنون کے ساتھ شُهُودٌ ۝ حاضر اور اوسے مشاہدہ کرنے والے تھے
وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اور عیب نہ پکڑا اور انکار نہ کیا اصحاب اخدود نے مومنون سے مگر اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا اگر کہ ایمان
لائین بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ خدا پر جو غالب ہی کہ اوسکے عذاب سے ڈرنا چاہیے الْحَمِيْدِ ۝ تعریف کیا ہوا کہ اوسکی رحمت سے
امیدوار ہونا چاہیے الَّذِيْ لَهٗ وہ خدا جسکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور
زمینون کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اور خدا سب چیزون پر سومن اور کافر کے افعال اور اقوال پر گواہ ہی
اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک وہ لوگ جنھون نے فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ فتنہ مین ڈالا ایمان والے
مردون اور ایمان والی عورتون کو یعنی اونپر آگ کا عذاب کیا ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا پھر نہ پھرے خدا کی طرف اور کفر سے توبہ نہ کی
فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ تو اونکے واسطے ہی عذاب دوزخ کا وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ اور اونکے واسطے ہی عذاب
آگ جلتی ہوئی کا لکھا ہی کہ وہی آگ جو اونھون نے موحدون کے واسطے گڑھون مین جلائی تھی وہی بھڑکی اور چالیس گز اونچی ہو گئی
اور اوسی نے سبکو گھیر کر جلا دیا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے
اچھے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اونکے واسطے ہین جنتین کہ جاری ہین اونکے درختون یا مکانون کے
نیچے سے نہرین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ وہ ہی بڑا چھٹکارا اور بڑی مقصدوری کہ دنیا و مافیہا اوسکے مقابلے مین
کم اور حقیر ہی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ یقینی پکڑ تیرے رب کی لَشَدِيْدٌ ۝ البتہ سخت ہی اسواسطے کہ کفر کے سبب سے اوسنے
جسکو عذاب مین پکڑا اوسے ہرگز نجات نہین ہی اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ تحقیق کہ خدا وہ ظاہر کرتا ہی اپنی پکڑ دنیا مین کافرون پر
وَيُعِيْدُ ۝ اور پھیریگا اوسی کو اونپر آخرت مین اور یہ عدل کی نشانی ہی وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ اور وہ بخشنے والا ہی
اوسے جو توبہ کرے اور اوسے دوست رکھتا ہی جو حکم مانے اور یہ فضل کی علامت ہی عدل کے سبب چھوڑتا ہی اور نابود کر دیتا ہی
اور فضل کے سبب نوازتا ہی اور بلند کرتا ہی بیت فضل او دلنواز غمخواران ۔ عدل او سینہ سوز جباران ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ
خداوند عرش کا یا مالک ملک کا بزرگ اپنی ذات اور صفات مین فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ کرنے والا وہ جو کچھ کہ چاہے

هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ کیا آئی تیرے پاس بات یعنی ای ہمارے حبیب پہنچے تمھاری تسلّی کے واسطے کفر کے لشکرون کی بات پہنچی جنھون نے انبیا علیہم السلام پر خروج کیا تھا فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ فرعون اور اوسکی قوم اور ثمود اور قبیلہ ثمود کی آج باتین نازل کی گئین اور منکرون نے نہ مانین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے وہ فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ اور نہ کشف مین ہین وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ اور اللہ اونکے پیچھے سے جانتا ہی اونکو یعنی اوسکی قدرت اونپر شامل ہی اور اوس سے فوت نہین ہوسکتی اور ایسا نہین ہی جو وہ قرآن کے حق مین گمان کرتے ہین کہ سحر اور شعر اور کہانت ہی بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ بلکہ وہ قرآن شریف اور بزرگ ہی لکھا ہوا فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ لوح مین محفوظ ہی تغیر اور تحریف سے منقول ہی کہ لوح ایک سفید موتی کے مانند ہی اور اوسکا طول آسمان اور زمین تک اور اوسکا عرض مشرق سے مغرب تک اور اوسکے کنارے یاقوت کے ہین اور وہ ایک فرشتے کی گود مین ہی عرش کے داہنے پر اور وہ فرشتہ اوسکا واقف نہین سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

سورۃ الطارق مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی سبع عشرۃ آیۃ
سورۂ طارق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ سترہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک شب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک تارا ٹوٹا اور آگ کا ایک بڑا شعلہ اوس سے ظاہر ہوا ابو طالب ڈرے اور پوچھا کہ یہ کیا چیز ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ستارا ہی کہ شیطانون کو آسمان سے ہنکاتا ہی اور یہ قدرت الٰہی کی نشانی ہی پس اوسی وقت حضرت جبرئیل اس سورت سمیت نازل ہوئے کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ اور قسم آسمان کی اور تارون کی جو رات کو ظاہر ہونے والے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ اور کس چیز نے تجکو جاننے والا کیا تا کہ تو جانے کہ کیا ہی طارق النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ ستارہ ہی چمکنے والا روشن آگ کے شعلے کی طرح یہ قسم کھا کر فرمایا کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ نہین ہی کوئی جی لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ مگر اوسپر ایک نگہبان ہی کہ اوسکے قول اور عمل نگاہ رکھتا ہی اور شمار کرتا ہی فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ پس چاہیے کہ نظر کرے یعنی جو کوئی بعث و نشر کا منکر ہوا اوسے چاہیے کہ اصل ایجاد کو دیکھے کہ مِمَّ خُلِقَ ۝ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ پیدا کیا گیا ہی ایسے پانی سے جو گرایا گیا ہی رحم مین يَّخْرُجُ نکلتا ہی مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ مردون کی پیٹھ کے درمیان سے وَالتَّرَآئِبِ ۝ اور عورتون کے سینون کی ہڈی سے اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ تحقیق کہ اللہ پھیر لینے پر اوس پانی کے اوس صلب مین جس سے وہ نکلا ہی لَقَادِرٌ ۝ البتہ قادر ہی یعنی موت کے بعد اونکے بعث اور اعادہ پر قادر ہی يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ جسدن کہ ظاہر ہو جاینگی چھپی باتین یعنی جو باتین دلون مین چھپی ہین وہ ظاہر کر دینگے تا کہ پاکیزہ خبیث سے تمیز ہو جائے یا اوسکے فرض کام پیش کرینگے جیسے روزہ نماز غسل جنابت وضو کہ کوئی اوسپر اطلاع نہین رکھتا اور آدمی اوسکے ادا پر قادر تھا اور نہ کیا یا اوسکے پوشیدہ کامون پر سے پردہ اوٹھا دینگے اور اس سبب سے بڑی رسوائیان ہونگی بیت گر پردہ

اندر سے کا بھید ظاہر ہو اور کیفیت کے سوا سے وہ اعمال اور جو وقت چھپی باتیں کھل جاینگی فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ
تو نہیں ہوگا انسان کو کچھ زور اپنی ذات سے کہ اپنے سے عذاب کو روک سکے اور نہ کوئی یار کہ اوسکی مددگاری سے بلا رفع دفع ہو
وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ اور قسم آسمان پھیر والے کی یا جسکی یعنی ہر دورہ اور بلندی سے رجوع کرتا ہے اوس مقام کی
طرف جہان سے حرکت کی تھی وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ اور زمین دراڑ والی کی کہ اوس سے اگنے والی چیز اور پانی
نکلتا ہے إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ بیشک قرآن البتہ کلام ہے جدا اور درست جدا کرنے والا حق اور باطل کے درمیان وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ
اور نہیں ہے وہ باطل اور بیہودہ اور ہنسی کی بات إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا تحقیق قریش کے منافق مکر کرتے ہیں دار الندوہ میں پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ مکر کرنے کی خبر ہے حق تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وَأَكِيدُ كَيْدًا اور میں جزا دونگا اونکو مکر کی
آہستہ آہستہ اوسکے مناسب جزا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ پس مہلت دے کافرون کو یعنی ہلاکت طلب کرنے میں جلدی نکر
أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چھوڑ دے اونکو تھوڑے زمانہ تک یعنی وہ سب جلدی ہلاک ہو جاینگے حکم امہال آیت قتال سے منسوخ ہے

ع ۱۴

سورۃ الاعلیٰ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع عشرۃ آیۃ
سورہ اعلیٰ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ انیس آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پاکی بیان کر اپنے رب کے نام کی کہ برتر ہے اوس میں شرک اور عیب کے ٹھہرانے سے اور غیر خدا پر بولے
جانے سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اسم صلہ ہے اور معنی یہ ہیں کہ پاکی کے ساتھ تعریف کر اپنے رب کی اور جو صفت کہ سزاوار ہے اوس سے
اوسکی پاکی بیان کر یا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہہ حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ یہ اپنے سجدون میں کہو الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى وہ خدا جسنے پیدا کین سب چیزین پھر درست کردی ہر ایک کی
خلقت اوس طرح سے کہ عطا فرمائی اوسے وہ چیز جو اوسکے درکار تھی آدمی کو پیدا کیا اور اوسکے اعضا اور اجزا حکمت کے ساتھ درست کردیے
وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى اور وہ خدا جسنے اندازہ کردین دنیا میں چیزین پھر راہ بتائی اونہیں حاصل کرنے کی یا اندازہ کردین منفعتین
اور ہدایت کردیا اونکو حاصل کرنا یا اندازہ کردیا رحم میں لڑکے کا ٹھہرنا اور راہ بتائی باہر آنے کی وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى
اور وہ خدا جسنے نکالی زمین سے گھاس چرائی کو یعنی چارا اوگایا کہ چارپائے چرین فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى پھر کردیا
اوس اوگے ہوے چارے کو اوسکے سبز ہونے کے بعد خشک پژمردہ میلا سیاہ محقق لوگ اس آیت کے مضمون سے سمجھے ہیں
کہ فائدہ لینے والون کی چراگاہ دنیا ہے اگرچہ پہلے تو تازی اور ہری اور اچھی معلوم ہوتی ہے مگر تھوڑی مدت میں حادثون کی باد خزان
چلنے سے اندھیری اور بے طراوت ہو جاینگی قطعہ اگرچہ خرم و تازہ است گلشن دنیا ❋ ولے بہ نکہت باد خزان نمے ارزد
بہ گرد خوردہ قرص قمر چاہئے مرد ❋ کہ خوان چرخ بیک پارہ نان نمے ارزد ❋ لکھا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام کوئی آیت
یا سورت لیکر نازل ہوتے اور پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اوسکو پڑھنا شروع کردیتے اور ہنوز حضرت

جبرئیل نے ختم نہ کیا ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے اول سے تلاوت فرماتے یہی خیال کہ مبادا بھول جاویں تو حق تعالیٰ نے
یہ آیت بھیجی کہ سَنُقْرِئُكَ قریب ہے کہ پڑھینگے ہم قرآن تجھپر یعنی جبرئیل امین اوسکو ہمارے حکم سے تجھپر پڑھیگا فَلَا تَنسَىٰ
پھر تو نہ بھولیگا اوسکو اوس یادداشت کی قوت سے جو ہم نے تجکو عطا فرمائی ہے اور یہ کہ ای ہمارے حبیب تو امی ہے قرآن سب سورتوں
او متشابہ آیتوں کا یاد رکھنا اسواسطے ہی کہ تیری رسالت پر یہ دوسری نشانی ہو اس آیت میں حضرت کو اس بات کی بشارت ہے
کہ جو کچھ ہم تجھپر پڑھتے ہیں اوسے تو نہ بھولیگا اسواسطے کہ جبرئیل امین ہمارے حکم سے تیرے درس میں رہینگے چنانچہ احادیث میں
آیا ہے کہ ماہ مبارک رمضان میں ہر سال حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
قرآن شریف تلاوت کرتے آخر سال جب حضرت نے دنیا سے رحلت فرمائی تو حضرت جبرئیل دو بار آئے اور آپکے ساتھ قرآن شریف کا
دور کیا حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ اب میری اجل قریب ہے اسواسطے کہ اس ماہ رمضان میں جبرئیل امین دو بار آئے اور میں نے
اور اونھوں نے دو بار ختم قرآن کیا ہر سال ایک ہی بار آتے تھے چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا
إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ مگر وہ جو خدا چاہے کہ تو اوسے بھول جا اسطرح پر کہ اوسکی تلاوت منسوخ ہوجاوے اور حق تعالیٰ سینوں
اور قاریوں اور حافظوں کے سینوں سے اوسے محو کردے إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے ظاہر احوال خلق کا
وَمَا يَخْفَىٰ اور جو کچھ پوشیدہ ہیں اونکے اطوار وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ اور آسان کرینگے اور توفیق دینگے ہم تجکو وحی
یاد رکھنے میں آسان طریقہ کی یا راہ بتاوینگے ہم تجکو آسان شریعت کی فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ پس نصیحت کر قرآن کے سبب سے
تحقیق کہ فائدہ دیتا ہے مومنوں کو نصیحت کرنا اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ فائدہ دیگا یا نہ دیگا یعنی نصیحت کیے جا خواہ اونھیں کوئی نفع دیوے یا نہ
بیت من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ قریب ہے کہ نصیحت پکڑیگا وہ شخص
جو خدا سے ڈرے وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى اور پہلو تہی کریگا نصیحت ماننے سے بڑا بدبخت یعنی کافر جو فاسق سے بھی زیادہ شقی ہے
الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ وہ جو داخل ہوگا آگ میں جو بہت بڑی ہے یعنی اوس ورکہ جہنم کی آگ میں جسکی آگ بہت تیز اور
بڑی جلانے والی ہے حدیث میں ہے کہ یہ تمھاری آگ یعنی دنیا میں جو آگ ہے وہ ایک جزو ہی جہنم کی آگ کے ستر جزو میں سے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ نار کبریٰ جہنم کے نیچے والے طبقہ میں ہے جو جگہ ہے آل فرعون کی اور منافقوں کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو مائدہ اوترا تھا
اوسکے منکروں کی اور نار صغریٰ اوپر والے طبقہ میں ہے جو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہگاروں کی جگہ ہے ثُمَّ
لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ تو وہ بڑا بدبخت نہ مریگا اوس بڑی آگ میں کہ آسائش پاجائے اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی کی
جس سے راحت پائے قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ تحقیق کہ اوسنے چھٹکارا پایا جو پاک ہوگیا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهِ فَصَلَّىٰ اور یاد کیا نام اپنے رب کا اپنے دل اور زبان سے پھر نماز پڑھی کہ جو اسلام کی علامت ہے یا [illegible]
شخص جسنے طہارت کی اور احرام کی تکبیر کہی اور پانچوں وقت کی نماز ادا کی یا صدقہ فطر دیا اور تکبیر عید کی اور نماز عید پڑھی بَلْ
تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بلکہ تم اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کی [illegible] طلب [illegible] دنیا میں مشغول ہوکر آخرت کا

کام نہین بناتے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اور آخرت بہتر ہی دنیا سے اور بہت رہنے والی ہی اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ۙ تحقیق کہ یہ بات اگلون کے صحیفون مین ہی یعنی پہلی کتابون مین جو قرآن سے قبل نازل ہوئین صُحُفِ
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۠ صحیفون مین ابراہیم علیہ السلام کے کہ بیس ہین اور موسٰی علیہ السلام کے صحیفون یعنی تختیون مین

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورہ غاشیہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھبیس آیتین ہین

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ؕ کیا آئی تیرے پاس خبر ڈھانپ لینے والی کی کہ قیامت ہی اور وہ ہولون مین خلائق کو
ڈھانپ لیگی یعنی اوسکی ہیبت سب کو گھیر لیگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ چہرے اوس دن ڈرتے ہونگے
اور خوار یعنی جنکے چہرے ہین وہ ذلیل ہونگے اور بہ تقدیر عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ عمل کرنے والے رنج کھینچنے والے اوس
عمل مین یعنی دوزخی وہ کام کرینگے جس سے اونکو رنج اور محنت پہونچیگی جیسے آگ کی زنجیرین کھینچنا عذاب دوزخ مین اوپر آنا
نیچے جانا یعنی غوطے کھانا تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ داخل ہونگے آگ مین جو گرمی کے نہایت درجہ پر پہونچی ہی اور بکرنے
تُصْلٰى کی (تے) کو پیش یعنی مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی داخل کیے جائینگے نہایت تیز آگ مین تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ
پلائے جائینگے یعنی جب پیاس غالب ہوگی تو اونکو اوس چشمے سے پلائینگے جسکا پانی نہایت گرم ہی بعضون نے کہا ہی کہ جس دن سے آگ
پیدا کی ہی اس پانی کو جوش کر رہے ہین لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ نہین ہی اونکے واسطے کھانا اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ مگر ضریع سے اور وہ
ایک گھاس خاردار ہی جبتک تر رہتی ہی عرب اوسکو شبرق کہتے ہین اور چارپائے اوسے چرتے ہین اور جب خشک ہو جاتی ہی تو
اوسکو ضریع کہتے ہین اور چرنے والا جانور بھی اوسکے پاس نہین پھٹکتا آخرت مین اوسکی صورت پر آگ کا درخت ہوگا ابو جہل نے
جب یہ آیت سنی تو بولا کہ کیا ہوا ضریع ہمکو فربہ کریگی جسطرح ہمارے اونٹون کو فربہ کر دیتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی لَّا يُسْمِنُ
وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ فربہ نہین کرتی دوزخ کی ضریع کسی کو اور دفع نہین کرتی بھوک کو یعنی کھانے سے بھی کوئی امر مقصود
ہوتا ہی مگر ان دونون مین سے کوئی بات نہ حاصل ہوگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ چہرے اوس دن تر و تازہ ہونگے اور
نعمت کا اثر اونسے ظاہر ہوگا یعنی اون چہرون والے ناز و نعمت مین تر و تازہ ہونگے لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ اپنے کام کو پسند کرنے والے
یعنی جو کام اونھون نے کیا ہوا اوسے پسند کرینگے اور چونکہ اوسکا ثواب دیکھینگے تو اوس سے راضی ہونگے فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ بہشت
بلند قدر مین ہونگے لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ نہ سنینگے اون چہرون والے یا تو نہ سنیگا اے مخاطب فِيْهَا لَاغِيَةً اوس بہشت عالی مین بیہودہ بات
جنتیون کا کلام سب ذکر اور حکمت ہوگا فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ اوس بہشت مین چشمہ جاری ہوگا کہ اوسکا پانی منقطع نہو گا
فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ اوس جنت مین تخت بلند اوٹھائے ہوئے ہونگے اونکی اصل سونے کی زمرد یاقوت موتی سے
جڑاؤ معالم مین کہا ہی کہ وہ تخت ہوا مین بلند ہونگے جب صاحب تخت چاہیگا کہ اوسپر بیٹھے تو وہ تخت زمین پر اوتر آئینگے اور جب

اوسپر بیٹھیگا تو وہ تخت پھر بلند ہو کر اپنی جگہ پر چلے جائینگے وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ○ اور اوس جنت مین آبخورے ہونگے
جنتیون کے سامنے رکھے ہوے وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ○ اور تکیے برابر رکھے ہوے وَزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ○ اور فرش
بچھے ہوے امام زاہدی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب کافرون نے سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ کا لفظ سنا تو آپس مین کہا کہ یہ ہونا چاہیے اور
اگر ہوتا ہی تو بلال اور خباب اور اونکے مثل اور لوگون کو کام پڑا کہ اوس اونچے تخت پر چڑھنے کو بڑی دیر چاہیے اور اوسپر سے اوترنے کو
بڑی فرصت چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ○ کیا نہین دیکھتے وے
اونٹ کی طرف کہ ہماری قدرت سے کیسا پیدا کیا گیا ہی یعنی باوصف اتنے اونچے اور اتنے بڑے ہونے کے ایک ناگے سے لڑکے کا
مسخر اور تابع ہو جاتا ہی کہ جھکتا اوسپر چڑھتا اور اوترتا ہی پھر جنت مین تخت اگر جنتی کا مسخر اور مطیع ہو تو اوس سے یہ کافر کیون
تعجب کرتے ہین اور کہا ہی اونٹ کی خلقت خالق جل قدرتہ کے کمال قدرت اور حسن تدبیر اور علم اور حکمت پر دلالت کرتی ہی
اسواسطے کہ بڑا ہی بھاری بوجھ اوٹھاتا ہی مطیع ہی سب کا حکم بجالاتا ہی قانع ہی سب گھاس پات چرتا ہی متحمل ہی پیاس کی حاجت مین
سے بےصبری نہین کرتا ہی اسی جہت سے بے پانی کا میدان طے کر جاتا ہی اور جو کچھ حیوان سے چاہیے نسل بوجھ اوٹھانا دودھ گوشت
سواری یہ سب اوس سے حاصل ہو حضرت مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہی رباعی برخوان افلا ینظرو تا قدرت باہی ⁂ کہ بار دہ شتر
بنگر تا صنع خدا بینی ⁂ در خار خوری قانع در بارکشی راضی ⁂ این وصف اگر جوئی در آل صفا بینی ⁂ تبیان مین ہی کہ مخاطب عرب ہین
انہین سے اکثر بدو جنگلی ہوتے ہین اور اونکا مال اونٹ ہی اور جدھر دیکھتے ہین سوا آسمان زمین پہاڑ کے کچھ نہین دیکھتے تو اونٹ کے
ذکر کے بعد فرماتا ہی کہ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ○ اور کیا نہین دیکھتے آسمان کی طرف کہ ہماری حکمت سے کیونکر
اوٹھایا گیا ہی بےستون وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ○ اور کیا نہین دیکھتے پہاڑون کی طرف کہ ہماری قدرت سے
کیونکر رکھے گئے زمین پر اور مستحکم ہو گئے وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ○ اور کیا نہین دیکھتے زمین کی طرف کہ کیونکر
چوڑی بچھی ہوئی ہی کہ خلق کے آرام کی جگہ ہو فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ○ پس نصیحت کر اونکو دلائل قدرت مین نظر
کرنے کے بعد سوا اسکے نہین کہ تو نصیحت کرنے والا ہی ہر ایک کو لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ○ نہین ہی تو اونپر مسلط کہ
ایمان پر اونکو اکراہ کرے آیت قتال نے اس آیت کو منسوخ کر دیا ہی اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ○ لیکن جو کوئی منہ پھیرے
نصیحت سنکر اور ایمان نہ لاوے اور حق کو چھپاوے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ○ تو عذاب کریگا اللہ اوسکو بہت بڑا
عذاب یعنی عذاب آخرت اسواسطے کہ دنیا مین قحط اور قید اور قتل کے عذاب مین تو مبتلا تھے اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ○
تحقیق کہ ہماری طرف ہی بازگشت اونکی ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ○ پھر بیشک ہم پر ہی اونکا حساب ہر حشر مین

سورۃ الفجر مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی ثلاثون آیۃ

سورہ فجر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی | اور وہ تیس آیتین ہین

وَالْفَجْرِ ۝ قسم فجر کی جو دوستون کی مناجات کا وقت اور ساعت ہی یا نماز فجر کی قسم جسکے سبب بیدلون کی جان کو آرام
اور راحت ہی اور ایک قول کے موافق فجر سے محرم کا پہلا روز مراد ہی کہ سال اوس سے شروع ہوتا ہی یا ذی الحج کا پہلا روز مراد ہی کہ
لیالی عشر اوس سے ملی ہوئی ہین یا جمعہ کی فجر ہی یا روز عرفہ کی صبح کہ اوسمین حاجیون کی دعا قبول ہوتی ہی یا عید اضحیٰ کی فجر کہ قربانی کا
روز ہی یا صبح قیامت کا اول اور تبیان مین کہا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مبارک اونگلیون سے پانی جاری
ہونے کی طرف یہ اشارہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چشمون و نہر سے پانی جاری ہونے کی جانب ایما ہی یا پتھر سے اونٹنی جو
حضرت صالح علیہ السلام کی دعا کی برولت پیدا ہوئی تھی یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے پتھر پھٹکر جو نہرین جاری
ہوئی تھین یا بدلی سے جو پانی برستا ہی یا گناہگارون کی آنکھ سے جو ندامت کے آنسو ٹپکتے ہین اوسکی طرف اشارہ ہی وَلَيَالٍ
عَشْرٍ ۝ اور قسم دس راتون کی یعنی ذی الحج کے پہلے عشرہ کی کہ عرفہ اوسی مین ہی یا محرم کے پہلے عشرہ کی کہ اوسمین یوم
عاشورا ہی یا رمضان کے آخر عشرہ کی کہ اوسمین شب قدر ہی یا شعبان کے بیچ والے عشرہ کی کہ اوسمین شب برات ہی وَالشَّفْعِ
وَالْوَتْرِ ۝ اور قسم جفت اور طاق کی جفت سے وہ اضداد اور مخالف مراد ہی جو مخلوقون کے اوصاف مین ہوتی ہی جیسے
عزت اور ذلت قدرت اور عاجزی علم اور جہل قوت اور ضعف موت اور زندگی اور وتر سے صفات الٰہی کا انفراد مقصود ہی کہ
عزت بے ذلت اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل اور قوت بے ضعف اور حیات بے موت یا شفع خلق ہی کہ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ
خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ اور فرد سے خالق مراد ہی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور بعض کے قول پر جفت اور طاق عناصر اور افلاک ہین یا برج
اور سیر کرنے والے ستارے یا نماز فجر اور نماز مغرب یا جنت کے درجے اور دوزخ کے درکے یا بقر عید اور عرفہ کا دن یا مکہ معظمہ
اور مدینہ منورہ کی دو مسجدین اور ایک مسجد اقصیٰ یا صفا اور مروہ دو پہاڑ اور بیت الحرام وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ اور قسم
رات کی جسوقت کہ گذرے یعنی شب قدر کی عین المعانی مین ہی کہ شب مزدلفہ اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ رات کو عام لین هَلْ
فِيْ ذٰلِكَ کیا ہی اس قسم مین جو ہم نے یاد کی قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ ایک قسم پسندیدہ عقل والون کے واسطے تاکہ عبرت لین اور
جانین کہ قسم ہی تحقیق و تاکید کی ہوئی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ ہم تکذیب کرنے والون کو عذاب کرینگے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے کہ کیا کیا تیرے رب نے بِعَادٍ ۝ ساتھ قوم عاد کے اِرَمَ یعنی عاد اولیٰ کے ساتھ کہ اسے عاد بن ارم
کہتے تھے اور ارم اونکے جد کا نام ہی اسواسطے کہ عاد عوص کا بیٹا تھا اور وہ ارم کا اور وہ سام بن نوح علیہ السلام کا اور بعضون نے
کہا ہی کہ ارم اونکے شہر کا نام ہی اور اس تقدیر پر اہل ارم مراد ہونگے پھر عادیون کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ بڑے بڑے
قدون والے یا ستونون والے الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ ایسا قبیلہ کہ نہین پیدا کیا گیا مِثْلُهَا اوسکے مثل قد کی درازی اور جسم کی بڑائی مین
فِي الْبِلَادِ ۝ شہرون مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ ارم عادیون کے شہر کا نام ہی اور ذات العماد اوسکی صفت ہی یعنی شہر ارم
بڑے مکان والا شہر ہی جسکے مثل تمام شہرون مین نہین اور اوس مکان کا قصہ مذکور یہ ہی کہ عبداللہ بن قلابہ کھوئے ہوے اونٹ کو
صحرائے عدن مین ڈھونڈتے پھرتے تھے ایک بیابان مین ایک شہر کے اندر پہونچے شہر پناہ بہت مستحکم اونچے محل بکثرت عبداللہ

یہ امید کرکے شہر پناہ کے دروازے پر آئے کہ کسی کو دیکھے اور اوس سے اپنا اونٹ کو پوچھے دروازے پر پہونچے تو دیکھا پھاٹک کی جوڑی مین
قیمتی جواہر جڑے ہین اور کسی کو وہان نہ پایا متحیر ہوے جب شہر کے اندر پہونچے تو اونکو اور زیادہ حیرت ہوئی اسواسطے کہ اونچے اونچے مکانات
دیکھے کہ اونمین یاقوت اور زمرد کے ستون ہین دیوارون مین ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی تمام دیوارین سونے چاندی کی تھین
ستونون مین اسی انداز پر فرش سنگریزون کی جگہہ مروارید اور موتی پڑے ہوے ہر محل کے گرد نہرین جاری موتی مونگے بہتے درختون
اونکے تنے سونے کے پتے زمرد کے کلیان چاندی کی عبد اللہ نے یہ خدا کی قدرت دیکھ کر اپنے جی مین کہا کہ یہ وہی جنۃ التی وعد بہا
المتقون یعنی یہ وہی جنت ہی جسکا وعدہ ہی متقیون سے مصرع این چہ منزل چہ بہشت این چہ مقامست اینجا پس تھوڑا جواہر
وہان سے اوٹھا کر پشت پر باندھا اور یمن مین پھر آئے لوگون نے وہ جواہرات اونکے ہاتھ مین دیکھے گمان کیا کہ انھین خزانہ
کہین ملگیا یہ قصہ لوگون کی زبانون پر جاری ہوا یہانتک کہ یہ حال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اظہار کیا گیا اور وہ اوس
زمانہ مین حاکم شام تھے حضرت معاویہ نے عبد اللہ کو بلایا اور اول سے آخر تک تمام حکایت سنی اور اونکو اپنی مجلس مین بٹھایا پھر حضرت
کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا شہر ہی جسکے مکانات سونے چاندی کے اور اوسکے درخت جواہر سے
جڑاو ہون حضرت کعب الاحبار نے کہا کہ ہان ایک شہر ہی جسکو حق تعالی نے قرآن شریف مین ذکر فرمایا کہ لم یخلق مثلہا فی البلاد
بیت شہرے چو بہشت ازنکوئی ✤ چون قصر فلک بتازہ روئی ✤ اور اوسے شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ بادشاہ عظیم الشان تھا
نو سو برس کی عمر ہوئی تمام عالم مین جہان کہین زر و جواہر تھا سب جمع کیا اور سو افسر ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار لوگ بھیجکر انہون نے
شہر ارم بنایا تین سو برس مین بنکر تیار ہوا تو شداد زاد راہ مہیا کرنے مین مشغول ہوا تمام عالم کے امرا اور سلاطین کو جمع کیا اور
اپنے دار السلطنت سے اوس شہر کی سیر کو چلا شداد اوسکے لشکر اور اوس شہر مین ایک شب کی راہ باقی تھی کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ
بھیجا اور اوسنے اون لوگون پر ایک سخت آواز کی اور ایک چیخ ماری سب کے سب مرگئے اور وہ شہر لوگون کی نظر سے پوشیدہ
ہوگیا حضرت کعب الاحبار نے یہ حال بیان کر کے حضرت معاویہ سے یہ بات کہی کہ مین نے اگلی کتابون مین لکھا دیکھا ہی کہ آپکی حکومت مین
ایک مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز آنکھ کا کہ اوسکے چہرے پر ایک تل ہوگا اور اوسکی گردن پر ایک علامت ہوگی اپنا اونٹ ڈھونڈھتا ہوا
وہان پہونچیگا اور اوس شہر کو دیکھیگا پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا اور ابن قلابہ کو غور سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ ہو واللہ
ذلک الرجل یعنی وہ قسم اللہ کی یہی مرد ہی وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور کیا کیا تیرے خدا نے قوم ثمود
ساتھہ وہ لوگ جو پہاڑ کاٹتے تھے وادی قری مین اپنے رہنے کو وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ اور کیا کیا فرعون کے ساتھ
جو قوی بادشاہی اور بہت لشکرون والا یا میخون والا تھا کہ اوسکے سامنے لوگ میخون سے کھیل کرتے تھے یا لوگون کو چومیخا
کرکے سزا دیتا تھا الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ وہ لوگ جو ان تینون گروہون مین جہالت اور شرارت مین
بندگی کی حد سے گذرے اون شہرون مین جہان حاکم تھے فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ تو بہت کی اون شہرون مین تباہی
کہ وہ حق سے مخالفت اور خلق پر ظلم تھا فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ تو ڈالا اوپر تیرے رب نے

ایک نوع کا عذاب چونکہ عرب کوڑے کی مار کو سب عذابوں میں سخت جانتے تھے تو ہر طرح کے عذاب کو سوط یعنی کوڑا کہتے تھے حق تعالی نے
اونکے کلام کے قاعدہ کے موافق اپنے عذاب کو سوط یعنی کوڑا فرمایا اور بعضوں نے کہا ہی کہ اس کلمہ میں آگاہ کرتا ہی اس بات پر کہ اونکو دنیا کا
عذاب آخرت کے عذاب کی بنسبت مثل کوڑے کی ضرب کے ہی تلوار کی ضرب کی بنسبت اسواسطے کہ آخرت کا عذاب اشد و ابقی یعنی بہت سخت اور بہت
باقی رہنے والا ہوگا اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ تحقیق کہ تیرا رب البتہ گھات میں الاہی یعنی جو شخص گذرگاہ میں گھات لگا کر بیٹھتا ہی
اور راہ چلتوں کی گھات میں رہتا ہی جسطرح اوس سے راہ چلنے والے نہیں بچتے سب کو دیکھتا ہی اوسی طرح حق تعالی بھی سب بندوں کو
دیکھتا ہی اور سب کے کلام سنتا ہی اور سب کچھ پوشیدہ نہیں ہی حقیقت ہم نہان و اندر و ہم انچہ نہان تر باشد یعلم السر و اخفی صفت حضرت
اوست ۞ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ پس ہر آدمی یعنی ابی ابن خلف جب مبتلا کرتا ہی اوسے اوسکا رب
یعنی تونگری اور خوشحالی کے سبب آزماتا ہی فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ پھر عزت دیتا ہی اوسکو جاہ و اقتدار کے سبب سے اور نعمت
دیتا ہی اوسکو اور معیشت اوسپر کشادہ کر دیتا ہی اور اوسکا کام آسانی سے بناتا ہی فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝ تو وہ کہتا ہی کہ میرے
رب نے مجھے بزرگ کیا اور مجھپر عنایتیں اور کرامتیں فرمائیں وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ اور لیکن جب آزماتا ہی اوسے مفلسی اور
سختی کے ساتھ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ پھر تنگ کر دیتا ہی اوسپر اوسکی روزی فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝ تو کہتا ہی
کہ میرے رب نے مجھکو ذلیل و خوار کر دیا کافر اپنی عزت اور بزرگی تونگری کے سبب جانتا ہی اور اپنی ذلت اور خواری مفلسی کی وجہ اور
یہ بات اوسکے نظر کے قصور اور فہم کی کمی سے ہی اسواسطے کہ فقیری کی آسایش بیحد ہی اور فقیروں کو آرام بیشمار ہی بہت اہل دل اگرچہ یہ
تحقیق تنگی ہی درویشی اختیار کی نہ بر تونگری ۞ كَلَّا نہ ایسا ہی جیسا کافروں نے گمان کیا ہی بلکہ عزت اور بزرگی طاعت سے ہی اور
ذلت و خواری معصیت سے ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اور تم جان لو کہ میں تمکو فقیری اور تنگدستی کے سبب ذلیل و خوار نہیں کرتا ہوں
بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ بلکہ تمہاری ذلت اور اہانت اس سبب سے ہی کہ بزرگی اور حرمت نہیں کرتے ہو تم یتیم کی اور اوسکو خرچ
نہیں دیتے ہو وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ اور نہیں رغبت دلاتے ہو تم ایک دوسرے کو فقیر کے کھانا کھلانے پر
وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا ۝ اور کھا جاتے ہو مال میراث کھانا سخت اور بہت یعنی حلال حرام مال جمع کرتے ہو اور
عورتوں اور لڑکوں کو میراث نہیں دیتے ہو اور اونکے حصے خود کھا جاتے ہو وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ اور دوست
رکھتے ہو مال کو بڑی محبت اور طمع کے ساتھ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ حقا کہ جب توڑی جائیگی زمین توڑ کر
یعنی ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ ہو جائیگی وَجَاءَ رَبُّكَ اور آئیگی تیرے پروردگار کی قدرت اور ہیبت کی نشانیاں یعنی ظاہر
ہونگی وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ اور آئینگے فرشتے میدان حشر میں صف صف اپنی منزلت اور مرتبے کے موافق ایک کے
پیچھے ایک امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر میں مذکور ہی کہ ہر آسمان کے فرشتوں کی صف علیحدہ ہوگی وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ
بِجَهَنَّمَ ۝ اور لائی جائیگی اوس دن جہنم حدیث میں ہی کہ ستر ہزار لگامیں جہنم پر پڑی ہونگی اور ستر ستر ہزار فرشتے
ہر لگام کو پکڑے ہوئے کھینچتے ہونگے اور دوزخ کا غرانا یعنی جوش و خروش کرتی ہوگی یہاں تک کہ میدان حشر میں

لائینگے اور عرش کے پاۓین پر پہنچینگے اوس محل پر کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل نہ باقی رہیگا کہ اوسکے ہول کے مارے زانو کے بل نہ گر پڑے
اور اوسوقت سب کہینگے یا رب نفسی نفسی اور ہمارے حضرت رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہونگے امتی امتی اور جہنم کہیگی
مالی ولک یا محمد یعنی آپکو مجھسے اور مجھکو آپسے کیا کام اسواسطے کہ حق تعالی نے مجھے آپپر حرام کر دیا ہی یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ
الْاِنْسَانُ اوس روز یاد کریگا انسان پچھلے گناہ یا نصیحت پکڑیگا اور اپنے اعمال کی قباحت اور خرابی سے آگاہ ہو جائیگا وَاَنّٰی
لَهُ الذِّکْرٰی اور کہان ہوگا اوسکے واسطے فائدہ یاد کرنے کا یا نصیحت پکڑنے کا اسواسطے کہ یاد کرنیکا محل دنیا ہی تھی نہین
اور جب بندہ دیکھیگا کہ اب نصیحت اور ڈرنا کچھ فائدہ نہین دیتا تو حسرت کی رو سے یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ کہیگا اے کاش قَدَّمْتُ
لِحَیَاتِیْ آگے بھیجا ہوتا مین نیک کام اپنی زندگی کے واسطے اس عالم مین فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ پس اوس دن نہ عذاب کریگا
کسی کو عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ خدا کے عذاب کے مثل کوئی لوگون مین سے وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ اور نہ قید کریگا زنجیرون
اور طوقون مین کسی کو مثل خدا کے قید کرنے کے کوئی یعنی اوسدن نہ کسی کو عذاب کرنے پر قادر ہوگا نہ قید کرنے پر اسواسطے کہ حکم خدا ہی
کے واسطے ہوگا اور حق تعالی موت کے قریب مومن سے کہتا ہی کہ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اے جان آرام پکڑنے والی
میرے ذکر کے ساتھ تو نعمت مین شاکر تھی اور محنت مین صابر تھی ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ پھر جا اپنے رب کی وعدہ گاہ کے جانب
رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً اوس حال مین کہ پسند کرنے والی ہی تو وہ جو کہ تجھکو دیا ہی پسند کی گئی ہی تو خدا کے نزدیک اور جب
قیامت کا دن ہوگا تو حق تعالی فرمائیگا فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ پس داخل ہو میرے نیک بندون مین وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ
اور داخل ہو میری جنت مین اس سے جنتین مراد ہین یعنی جنتون مین میرے مقرب اور خاص لوگون کے ساتھ داخل ہو

ع ۳

سورة البلد مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي عشرون آية
سورہ بلد مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بیس آیتین ہین

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ قسم کھاتا ہون مین اس شہر یعنی مکہ معظمہ کی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ
حال یہ ہی کہ تو اے ہمارے حبیب اوترا ہی اس شہر مین باوصف اسکے کہ مکہ معظمہ امن کی جگہ خلق کے ثواب حاصل کرنے کا
مقام حج کا محل بیت الحرام کا مکان ہی اوسکی قسم کو اوسمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزول کے ساتھ مقید کیا
تاکہ معلوم ہو جاۓ کہ مکان کا شرف مکین سے ہی قطعہ ای کعبہ را ز یمن قدوم تو صد شرف ہ وی مروہ را ز صدق صفاۓ
صد صفا ہ بطحا ز نور طلعت تو یافتہ فروغ ہ یثرب ز خاک پاۓ تو بارونق و بہا ہ اور بعضون نے کہا ہی کہ تو حلال ہی
اس شہر مکہ مین یعنی جو تو چاہے قتال یا اور جو کچھ اورون پر حرام ہی ایک وقت تجھپر حلال ہو جائیگا اور یہ مکہ فتح
ہونے اور اوسمین بعض کے قتل ہونے کا وعدہ ہی اور یہ کہ فعل کے پہلے حکم کا نازل ہونا ہی وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ
اور قسم باپ کی یعنی حضرت آدم یا حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اور اوسکی قسم جو پیدا ہوا یعنی ذریت آدم یا حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا ہی کہ والد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ما ولد آپکی امت اور حق تعالی اپنے حبیب اور اوسکی
امت کی قسم کہاکر فرماتا ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ تحقیق کہ ہمنے پیدا کیا انسان کو سختی اور رنج مین وہ
جو پیدا ہوتے اور دودھ پلانے اور معاش اور زندگی اور موت مین اوسکو رنج پہونچتا ہی یا ابو الاشدین کو کمال قوت مین سے
پیدا کیا اور اوسکی قوت ایسی تھی کہ ایک چمڑا پاؤن کے نیچے رکھتا اور دس پہلوان اوسے کھینچتے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا اور ناو
پاؤن کے نیچے سے نہ نکلتا اور وہ دعوی کرتا کہ کسی کو مجھپر قابو نہین ہی اور ہمیشہ حضرت محبوب خدا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا پر
ظلم اور زیادتی کرتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝ کیا گمان کرتا ہی ابو الاشدین
یہ کہ قادر نہوگا اوسپر وہ شخص جو اوس سے ہمارے پیغمبر کا بدلا لے يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ۝ کہتا ہی کہ ضائع کیا
مین نے پیغمبر کی عداوت مین مال بہت اسواسطے کہ لوگون کو رشوت دیتا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دین أَيَحْسَبُ
أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝ کیا وہ گمان کرتا ہی یہ کہ نہین دیکھا ہی اوسے کسی نے خرچ کرتے وقت تاکہ اوس سے سوال کرے کہ
تو کیون ایسا کرتا ہی یعنی خدا نے اوسے دیکھا اور اوس خرچ کرنے پر اوسے جزا دیگا أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۝ کیا نہین
دین ہمنے اوسے دو آنکھین کہ اونسے دیکھتا ہی وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ اور زبان کہ اوس سے بات کہتا ہی اور دو ہونٹھ کہ اوسکے
دہن کو چھپاتے ہین اور بولنے اور کھانے پینے پر اوسکی معاونت اور مدد کرتے ہین وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝ اور دکھائی
ہمنے اوسکو دو پستانون کی راہ کہ پیدا ہوتے ہی اونمین لپٹ کر دودھ پینے مین مشغول ہوا یا اوسے حق اور باطل کی راہ ہمنے
دکھائی کتابین نازل کرکے اور رسول بھیج کر فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ پس نہ گذرا وہ عقبہ سے یعنی نفس اور خواہش کی
مخالفت مین اوسنے رنج نہ کھینچا عقبہ یعنی گھاٹی ایک مثال ہی جو شخص نفس اور شیطان کے ساتھ جہاد کرتا ہی اوسے اوس شخص کے
چلنے کے ساتھ مثال دیتے ہین جو رنج اور تکلیف کے ساتھ گھاٹی کے اوپر چڑھتا ہی خلاصہ کلام یہ ہی کہ جو مال پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی عداوت مین صرف کیا وہ یہ گھاٹی طی کرنے مین کیون نہ صرف کیا اسطرح کہ اوسکو خدا کی راہ مین خرچ کرتا وَمَا أَدْرَاكَ
مَا الْعَقَبَةُ ۝ اور تو کیا جانے کہ کیا ہی عقبہ یعنی اوسپر گذر جانے کا سبب کیا ہی فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ چھڑا دینا ایک گردن کا
بندگی کی قید سے یعنی مکاتب کے ثمن مین مدد کرنا أَوْ إِطْعَامٌ یا کھانا کھلانا فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ اوس دن مین
جو کہ بھوک کا ہو یعنی جن دنون مین خدا کے بندے دشواری سے کھانا پاتے ہون تو وہ کھلائے يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ کہ
اوس یتیم کو جو قرابت والا ہو یعنی کھلانے والے سے قرابت رکھتا ہو أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ یا فقیر کو جو خاک والا ہو یعنی
فقیری اور مفلسی کے سبب سے خاک پر لیٹا ہو اور یہ محتاجی اور تنگدستی اور عاجزی سے کنایہ ہی اور ایسا آدمی یا صاحب عیال ہی
یا قرضدار یا بیمار یا مفلس یا مسافر ثُمَّ كَانَ پھر ہو یہ آزاد کرنے والا یا کھانا کھلانے والا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون مین سے
جو ایمان لائے ہین اسواسطے کہ سب خیرات اور نیکیان قبول ہونے مین ایمان شرط ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور
نصیحت کی ہی اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کی طاعت پر یا مصیبت سے یا دین آلہی کی نصرت مین انواع و اقسام کی مشقت پر

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ اور نصیحت کی ہو اونھون نے باہم مرحمت اور مہربانی کرنیکی خدا کے بندون پر أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ؕ وہ ایمان والے صابر مہربان واہنے طرف والے کہ عرش کی واہنی طرف بہشت مین جاینگے بابرکت والے لوگ ہین وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا اور جو لوگ نہ ایمان لائے ہماری نشانیون پر یعنی حق پر جو نشانیان ہمنے قائم کی ہین کتاب اور دلیلین اوسپر جو لوگ نہ ایمان لائے هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ؕ وہ بائین طرف والے ہین کہ اونکو عرش کی بائین جانب سے دوزخ مین لیجائینگے یا وہ لوگ شامت والے ہین عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ؕ اور اونپر ہی دوزخ مین آگ چھپی ہوئی یعنی جس ورکہ مین انپر عذاب کیا جائیگا اوسکا سر لوہے سے بند کرکے مضبوط کردینگے کہ نہ کبھی ہوا اوسکے اندر آئے اور نہ کچھ دھوان اوسکے باہر جائے

ع ۲۰

سورة الشمس مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي خمس عشرة آية
سورہ شمس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پندرہ آیتین ہین

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ؕ قسم آفتاب کی اور اوسکی دہوپ کی جب بلند ہوتا ہی اور چاشت کے مقام پر پہونچتا ہی وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ؕ اور قسم ماہتاب کی جب آفتاب کے پیچھے جاتا ہی یعنی چاند رات کو جب آفتاب کے پیچھے ماہتاب غروب کرتا ہی یا جس رات کو چاند پورا ہوتا ہی تو اسکا طلوع سورج کے غروب سے ملا ہوا ہوتا ہی وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ؕ اور قسم دن کی جب روشن ہوتا ہی وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ؕ اور قسم رات کی جب چھپا لیتی ہی آفاق کو یا ماہتاب کو یعنی اوسکی روشنی کو وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ؕ اور قسم آسمان کی اور اوسکی جسنے اوسے بنایا ہی وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ؕ اور قسم زمین کی اور اوسکی جسنے اوسے بچھایا ہی وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ؕ اور قسم آدمی کی جان کی اور اوسکی جسنے اوسکے اعضا درست کیے ہین فَأَلْهَمَهَا پس الہام کیا اور جتا دیا اوسکو فُجُورَهَا جھوٹ اور زنا کی اور بیبا کی اوسکی وَتَقْوَاهَا ؕ اور پرہیزگاری اور نیکوکاری اور فرمانبرداری یعنی بیان اور ظاہر کی اور تعلیم کردی تیسین کھاکر فرماتا ہی کہ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ؕ تحقیق کہ کامیاب ہوا جسنے نفس کو پاک کیا برائیون کے میلون سے یا اوسکو نشو و نما دی بزرگیون کے انواع و اقسام کے ساتھ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ؕ اور تحقیق کہ بے بہرہ رہا جسنے گم کیا اپنے نفس کو فسق اور جہالت کے سبب یا اوسکی قدر و منزلت کم کی معصیت اور ضلالت کے سبب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس آیت کی تلاوت کے قریب ہی یہ دعا فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا محقق لوگ اس بات پر ہین کہ نفس کو پاک کرنا دل صاف ہونے کا سبب ہی جسوقت نفس خواہش کے شائبون سے پاک ہوجاتا ہی فی الحال دل بھی تعلق ماسوی کے لوث سے صاف ہوجاتا ہی پس نفس مبتدا رہتا ہی نشو و نما دل آئینہ نور الٰہی کا شوہد كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ؕ تکذیب کی قبیلہ ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب صالح علیہ السلام کی إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ؕ جسوقت کہ اوٹھا بڑا بدبخت اوس قبیلہ کا کہ قدار بن سالف تھا ایک گروہ کے ساتھ اونٹنی کی

کوچین کاٹنے اور اوسے ہلاک کرنیکو فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ تو کہا اونکو اللہ کے رسول یعنی صالح علیہ السلام نے کہ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ؕ مت ضرر کرو اللہ کی اونٹنی کو اور گرد نہ جاؤ اوسکے پانی کے یعنی اوسکی باری کے دن جو وہ پانی پیتی ہی اوسکے پاس جاؤ تاکہ تمپر عذاب نہ نازل ہو فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۪ پھر تکذیب کی اونھون نے حضرت صالح کی عذاب نازل ہونیکے باب مین پھر اونھون نے اونٹنی کی کوچین کاٹ ڈالین فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ پس کیا بارگی ہلاکت بھیجی اوپر اونکے ربّ نے اونکے بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۪ اونکے گناہ کے سبب سے پھر یکسان کردیا اوس عذاب کو سب پر کہ اونکے چھوٹے بڑے سب مرگئے وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۧ اور نہین ڈرتا اللہ ہلاکت کے پیچھے کو یعنی اوسنے سب کو ہلاک کردیا اور اوسکے بد انجام سے نہ ڈرا اسواسطے کہ کسی کو اوسپر قابو نہین ہی اور بد انجامون کو اوسکی طرف کوئی راہ نہین ہی

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ ۹۲	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِحْدٰى وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ والیل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اکیس آیتین ہین

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ قسم رات کی جب چھپائے عالم کو اپنے اندھیرے مین وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ اور قسم دن کی جب روشن ہو اور رات کے اندھیرے کو زائل کردے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۙ اور قسم اوسکی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ یعنی حضرت آدم اور حضرت بی بی حوا کو یا سب حیوانون مین سے نر و مادہ کو یہ قسمین کہاکر فرمایا کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۙ تحقیق کہ تمہارا کاموں مین تمہاری کوشش کی البتہ پراگندہ ہی یعنی مختلف واقع ہوئی ہی کاموں کے مناسب بعض کو ثواب اور کرامت ہی بعضوں کو عذاب اور ملامت ہی پھر مختلف کاموں اور اوسکی مختلف جزاؤن کو بیان فرماتا ہی کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى پھر جس کسی نے دیا اپنا مال اللہ کی راہ مین وَاتَّقٰى ۙ اور پرہیز کیا شرک اور کبیرہ گناہون سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ اور تصدیق کی بہت نیک کلمہ کی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی یا اس بدلے کے وعدہ کی کہ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ یہ سورت امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی اور کچھ امیہ بن خلف یا ابو جہل کی کیفیت مین کشف الاسرار مین ہی کہ دوا دسیون کے باب مین یہ سورت نازل ہی ایک اتقٰی یعنی بڑا متقی کہ سب متقیون کا امام ہی اس امت مین یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان مین اور ایک اشقٰی یعنی بڑا شقی کہ زندیقون کا پیشوا ہی اہل ضلالت مین یعنی ابو جہل اور سورت کے شروع مین جو رات دن کی قسم کہائی یہ ایک کی ظلمت اور دوسرے کی نورانیت کی طرف اشارہ ہی یعنی شب ضلالت مین کسی کو وہ گمراہی نہ تھی جو ابو جہل کذاب شقی کو تھی اور روز وجود مین کسی کو وہ نور ہدایت ظاہر نہوا جو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوا مثنوی مہر روشن ہلال صدیق اعظم ✤ کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم ✤ زمہرش روز دین را روشنائی ✤ بدو اہل یقین را آشنائی ✤ سیدی کر کند این قول باور ✤ تنا و تہا سے دو ران بین زو ادبر ✤ لکھا ہی کہ امیہ بن خلف کے حضرت بلال غلام تھے وہ کافر انکو طرح طرح کی تکلیفین دیتا تاکہ دین اسلام سے پھر جائین اور اونکے دل مین ہر وقت محبت الٰہی کی آگ اور زیادہ بھڑکتی تھی بیت آنجا کہ منتہاے کمال ارادت ست ✤ ہر چند جور بیش محبت زیادت ست ✤ ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو جلتی ہوئی ریگ پر ڈال رکھا ہے اور پیٹھ پر سے پتھر اونکے سینے پر رکھے ہیں اور وہ اوس حال میں احد احد کہتے ہیں
حضرت ابوبکر صدیق کا دل اوپر جلا اور فرمایا کہ اے امیہ واسطے خدا کے اوس دوست پر تو کتنا عذاب کرتا ہے امیہ بولا کہ اے ابوبکر اگر تیرا دل اوسپر
جلتا ہے تو اسے مول لے لے پوچھا کتنے کو بیچتا ہے بولا کہ اسے نسطاس رومی سے بدلتا ہوں اور نسطاس رومی حضرت صدیق کا
غلام تھا اوس سے ہزار دینار قیمت ملسکتی تھی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہہ دیا تھا کہ اگر تو ایمان لاوے تو جو مال
تیرے پاس ہے اور تو تجارت کرتا ہے سب تجکو بخشدوں نسطاس ایمان نہ لاتا تھا اور حضرت صدیق کا دل اوس سے رنجیدہ تھا جب
امیہ سے یہ بات سنی تو غنیمت جانکر نسطاس کو تمام اسقدر مال اور مقدار نعمت امیہ کے حوالہ کیا اور حضرت بلال کو لے لیا اور
اوسی وقت ثواب آخرت حاصل کرنے کی امید پر حضرت بلال کو آزاد کر دیا حق تعالیٰ نے یہ سورۃ بھیجی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی
سعی بہت سے خبر دی اور فرمایا کہ جسنے اپنا مال خرچ کیا اور ڈرا اوسکا بدلا اور ثواب نیکو تصدیق کیا فسنیسرہ للیسری ○
تو قریب ہے کہ آسانی دیں ہم اوسکو نیک طریقہ کے واسطے کہ آسانی اور راحت کا ہے یعنی اون کاموں میں جو اوسے جنت میں پہونچا دیں گے آسانی
اور راحت وہیں ہے واما من بخل واستغنی ○ اور مگر وہ جسنے بخل کیا اپنے مال میں یا کو توحید کہنے میں اور اپنے کو
ثواب الٰہی سے بے نیاز دیکھا اور اون چیزوں کا کہ ثواب حاصل ہونے کے موجب ہیں اونکی طرف رغبت نہ کی وکذب
بالحسنی ○ اور تکذیب کی اوسنے بہشت ملنے کی کہ دین اسلام کے ساتھ متصدی ہو جاتا ہے یا حق تعالیٰ کے وعدہ کو اور
نہ کیا فسنیسرہ للعسری ○ تو ہم مہیا کر دینگے اوسکو اوس خصلت کے واسطے جو سختی و خواری اور رنج دینے والی ہے
یعنی وہ کام جو اوسے دوزخ میں پہنچائے وما یغنی عنہ مالہ اذا تردی ○ اور دفع نہ کریگا اوس عذاب کو اوسکا
مال جس میں اوسنے بخل کیا ہے جب کہ وہ مر جائیگا یا جب مر کے ہلاک ہوگا یعنی قبر میں گر پڑیگا یا دوزخ کے گڑھے میں ان علینا
للہدی ○ بے تحقیق کہ ہمپر ہے بیان کرنا حق اور باطل اور وعدہ اور وعید کا وان لنا للاخرۃ والاولی ○ اور تحقیق
کہ ہمارے ہی واسطے ہے وہ سرا جو عقبی اور پہلی جگہ کہ دنیا ہے جب کہ دونوں جہان کے مالک ہم ہی ہیں تو ہم جو کچھ چاہیں عطا کریں
فانذرتکم نارا تلظی ○ پس ڈراتا ہوں میں تمکو اے اہل مکہ اوس آگ سے جو شعلے مارتی ہے لا یصلاہا الا الاشقی ○
نہ آئیگا اوس میں ہمیشہ رہنے کو مگر بڑا بدبخت یعنی امیہ یا ابو جہل الذی کذب وتولی ○ وہ شخص جسنے تکذیب کی پیغمبر کی اور
موہ پھیرا ایمان اور طاعت سے وسیجنبہا الاتقی ○ اور قریب ہے کہ دور کر دیا جائے اوس آگ سے بڑا پرہیزگار یعنی ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ الذی یؤتی مالہ یتزکی ○ جو کہ دیتا ہے اپنا مال ڈھونڈتا ہے اوس سے پاکی اور نیکنامی کافر کہتے تھے کہ حضرت
بلال کا کچھ حق حضرت ابوبکر صدیق کے ذمہ پر تھا کہ حضرت صدیق نے اونکو مول لیکر آزاد کر دیا حق تعالیٰ نے اون کافروں کی
بات رد کرنے کو فرمایا کہ وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزی ○ اور نہیں کسی کے واسطے نزدیک ابوبکر کے کوئی نعمت
اور احسان کہ بدلا لیا جائے الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی ○ مگر اوسنے یہ کام کیا اپنے رب کی رضامندی چاہنے کو جو بہتر
اور بہت بڑا ہے ولسوف یرضی ○ اور قریب ہے کہ راضی ہوا اور جو ثواب وعدہ کیا ہے اوسکو پہونچے

ع ۱

سورۃ الضحیٰ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی احدی عشرۃ اٰیۃ
سورۂ ضحیٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ جب حضرت جبرئیل کئی روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہین آئے اور وحی نازل نہوئی تو کافرون نے طعن کرنا شروع کی کہ محمد کے خدا نے اوسے چھوڑ دیا اور دشمن کر لیا پس حق تعالی نے اونکا قول رد کرنے کو یہ سورت بھیجی کہ وَالضُّحٰی ۝ قسم ہی چاشت کے وقت کی کہ آفتاب اوسوقت بلند ہوتا ہی اور روشنی زیادہ ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ضحی وہ وقت تھا جسوقت حق تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام کیا اور فرعون کے ساحرون نے اوسی وقت خدا کو سجدہ کیا اور بعضے قول پر ضحی سے یعنی وقت چاشت کا رب یا نماز چاشت مراد ہی وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۝ اور قسم رات کی جسوقت کہ تاریک ہو اور تاریکی چیزون کو چھپا لے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب معراج کی قسم ہی صاحب کشف الاسرار فرمایا کہ دن رات سے کشف اور حجاب مراد ہی کہ لطف اور قہر کی نشانی ہی یا انوار جمال اور آثار جلال کی علامت ہی یا دن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف اشارہ ہی اور رات آپکے موے مبارک کی سیاہی سے کنایہ ہی بیت والضحی رمزے زروے مصطفی است معنی واللیل گیسوے سیاہ مصطفی ست یا یہ چیزین جو مذکور ہوئین حق تعالی انکی قسمین کھا کر فرماتا ہی کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ۝ نہ چھوڑ دیا تجکو تیرے رب نے اور نہ دشمن کر لیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حق تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دی اوس فتح کی جو آپکی امت کو دنیا مین ہوگی اور اکثر شہر اونکی حکومت مین آئینگے اور مسخر ہو جاینگے حضرت اوس خوشخبری سے خوش ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَلۡاٰخِرَۃُ اور البتہ آخرت یعنی جو بزرگی آخرت مین حق تعالی تجکو عطا فرمائیگا اوس ہمارے حبیب اور وہ اونچے اور بڑے ہزار محل ہین جنت مین موتی کے اور اوسکی خاک مشک ہی اور ہر محل مین خادم اور حورین اور سامان ہی جو اوسکے لائق ہی خَیۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ۝ بہتر ہی تیرے واسطے پہلی بزرگی سے کہ شہرون کا فتح ہونا ہی یا آپکے کام کی نہایت بہتر ہی ابتدا سے اسواسطے کہ آپ دمبدم بلندی کے درجے پر بلند ہونے والے اور رتبہ کمال پر ترقی کرنے والے ہین وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ اور قریب ہی کہ عطا فرمائے تجکو تیرا رب یعنی گناہگارون کے باب مین شفاعت کا مرتبہ فَتَرۡضٰی ۝ پس تو راضی ہو جائے یعنی اسقدر عطا فرمائے کہ تم کہو بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اے اہل عراق تم کہتے ہو کہ قرآن کی سب آیتون مین بڑی امید کی آیت یہ ہی کہ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ اور ہم اہل بیت اس بات پر ہین کہ آیہ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰی سے اوسکی نسبت امید بہت زیادہ ہی اسواسطے کہ جب تک آپکی امت مین سے ایک شخص بھی دوزخ مین رہیگا ہرگز آپ راضی نہوینگے نظم نماند بدوزخ کسے درگرو ۞ کہ دارد چنین سید پیشرو ۞ علماے شفاعت چنانش رہند ۞ کہ امت تمامی ز دوزخ رہند ۞ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے پروردگار سے پوچھی ایک پوچھنے کی بات اور مین دوست رکھتا ہون کہ اوسے نہ پوچھتا مین نے کہا کہ الٰہی تو نے سلیمان کو بڑی بادشاہی دی

اور فلاں فلاں کو یہ نعمت عطا کی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ کیا نہیں پایا تجھے تیرے رب نے
بلے باپ کا بچہ پس جگہ دی تجھکو تیرے دادا اور چچا کی گود میں کہ اونھوں نے تجھکو پرورش کیا بحر الحقائق میں ہے کہ تجھکو دُرِّ یتیم پایا تو ختم
نبوت کی صدف میں تجھکو جگہ دی بیت پس کہ غواص کرم در رنگ دریاے قدیم ✳ غوطہ زد تا بکف آورد چنین دُرِّ یتیم ✳ پایا تجھکو ایک
موتی دیکھا کہ کمال قابلیت کے ساتھ تمام کائنات میں منفرد تھا اور ماسوی سے علاقہ قطع کرنے میں متوحد تھا تو تجھکو متمکن کر دیا
حضرت احدیت نے جمع میں کہ وہ خاص تیرا مقام ہے وَوَجَدَكَ ضَالًّا اور پایا تجھکو تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا مکہ کے دروازہ پر
جسوقت حلیمہ جو تیری دائی تھی تیرے دادا اور تیری ماں کو سپرد کرنے تجھکو لائی تھی فَهَدَىٰ پھر راہ دکھا دی تجھکو اسطرح پر کہ
تیرے دادا کو تیرے پاس پہونچا دیا یا شام کی راہ میں جبکہ میسرہ کے ساتھ اے ہمارے حبیب تو تجارت کو گیا اور تیرا اونٹ راہ سے
بیراہ ہو گیا میں نے جبرئیل کو بھیجا کہ وہ تیرے اونٹ کی نکیل پکڑ کر راہ پر لے آیا اے ہمارے حبیب تو نے علم اور احکام کی راہ نہ پائی تھی
تیرے رب نے تجھکو راہ بتا دی حقائق سلمی میں مذکور ہے کہ تیرے رب نے تجھکو دوست پایا معرفت اور محبت کے دریا میں ڈوبا ہوا تھا اوپر
احسان کیا اور تجھکو مقام قرب میں پہونچا دیا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ اور پایا تجھکو درویش عیالدار پس مالدار کر دیا تجھکو
خدیجہ کے مال کی وجہ سے کہ تو نے تجارت کی یا غنیمتوں کے سبب جو کافروں سے تو نے لیں حقائق القرآن میں فرمایا ہے کہ اے
ہمارے حبیب تو فقیر تھا حق کے مشاہدہ کی وجہ سے تجھکو غنی کر دیا اپنے انوار جمال کے کاشف سے فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ
پس جو یتیم ہو اوسپر قہر نہ کر اور اوسکی قدر پہچان اسواسطے کہ تو یتیمی کا مزہ چکھ چکا ہے وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور جو
سائل ہو پس اوسکو نہ ڈانٹ اور محروم نہ کر اسواسطے کہ محتاجی اور تنگدستی کا درد تو کھینچ چکا ہے وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
فَحَدِّثْ اور جو نعمت ہے تیرے رب کی کہ وہ نبوت ہے پس بیان کر یعنی اوسکے احکام خلق کو پہونچا اسواسطے کہ نعمت کا بیان کرنا نعمت
دینے والے کا شکر ہے صاحب فتوحات قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ نعمت ایک چیز محبوب بالذات ہے اور نعمت دینے والا اکثر شکر کیا گیا
ہوتا ہے تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ میری نعمت بیان کر اسواسطے کہ خلق محتاج ہے اور محتاج جب نعمت دینے والے کا ذکر سنتا ہے
تو اوسکی طرف رغبت کرتا ہے اور اوسے دوست رکھتا ہے پس میری نعمت بیان کر کے خلق کو میرا دوست کر دے اور میں خلق کو دوست رکھتا ہوں

ع

آیاتہا ۸ رکوعہا ۱ کلماتہا ۲۶ حروفہا ۱۰۳

سورۃ الم نشرح مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وهی ثمان آیات
سورہ الم نشرح مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتیں ہیں

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا ہم نے کشادہ نہیں کر دیا تیرے واسطے تیرا سینہ تاکہ حق کی مناجات اور خلق کی
دعوت اور امت کا غم اوس میں سما سکے یا یہ معنی ہیں کہ کیا تیرے دل کو ہم نے گنجائش نہیں دی کہ وحی کے اسرار جو تجھپر وارد ہوں
اونہیں قبول کر سکے اور بعض نے کہا ہے کہ سینہ کا کشادہ کر دینا اوس طرف اشارہ ہے جو حدیثوں میں آپکا سینہ چاک ہونا آیا ہے
اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا شق صدر کئی بار ہوا ہے ایک زمانہ طفولیت میں جب آپ قبیلہ بنی سعد میں حضرت حلیمہ رضی کے گھر

تشریف رکھتے تھے پہلی مرتبہ جب حضرت حلیمہ آپکو دودھ پلاتی تھین اور دوسری بار جب دودھ چھڑانیکے بعد آپکو لیگئی تھین اور ایک قول مین ہی کہ نبوت ہونیکے پیچھے یا گیارھوین برس دوسری بار یہ صورت واقع ہوئی حدیثون مین ہی کہ معراج کی رات جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو تکیہ لگا دیا اور میرے سینہ کو اوپر سے ناف تک چاک کر دیا اور میکائیل ایک طشت مین آب زمزم لائے میرے سینہ کے اندر اور میری رگین اور میرا حلق اوس پانی سے دھویا اور جبرئیل علیہ السلام نے میرا دل نکالکر چاک کیا آخر کو ایک سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لائے اور میرے دل کو اوس سے بھرا اور پھر اپنی جگہ برابر رکھدیا منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ میرے دل پہ نور کی ایک انگوٹھی سے مہر کر دی چنانچہ اوسکی راحت اور لذت کا اثر ابتک اپنی رگون اور جوڑون مین پاتا ہون بیت دلم خزینہ اسرار بود دست قضا + درش ببست و کلیدش بدلستانے داد + ووضعنا عنک وزرک ۝ اور ہمنے رکھدیا تجھسے تیرا بار گران الذی انقض ظہرک ۝ وہ بوجھ جسنے بھاری کر دی تھی تیری پیٹھ کہ وہ کافرون کا غم تھا اور کفر پر اونکا اصرار اور آنحضرت کا تعرض اور بعضون نے کہا ہی کہ امت کے گناہ کا غم ہی کہ ای ہمارے حبیب تو اوس سے گرانبار تھا وہ بوجھ تجھسے ہمنے اوٹھا لیا اور تیری شفاعت اونکے باب مین ہمنے قبول فرمائی ورفعنا لک ذکرک ۝ اور بلند کیا ہمنے تیری قدر ظاہر کرنے کو تیرا ذکر نبوت اور رسالت اور خاتم ہونیکے ساتھہ یا اسطور پر کہ اذان اقامت تشہد خطبہ مین تیرا نام اپنے نام سے ہمنے ملا رکھا تاکہ بندے جب مجھکو یاد کرین تو تجھکو بھی یاد کرین یا خود مین نے تجھپر سلام بھیجا اور اورون کو حکم تجھپر درود بھیجنے کا حکم دیا ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا کہ رفعت ذکر اسطرف اشارہ ہی کہ سب انبیا علیہم السلام عرش کے گرد پھرتے تھے اور آپکی ہمت عالی عرش کے اوپر تھی قطعہ مرغ ہمتش از انبیا نہ رفت + آنجا کہ تو ببال کرامت پریدہ + ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ اند + آنجا کہ جاے نیست تو آنجا رسیدہ + ای محمد صبر کر فان مع العسر یسرا ۝ پس تحقیق کہ دنیا مین دشواری کے ساتھہ آخرت مین آسانی ہی ان مع العسر یسرا ۝ یقینی اس دشواری کے ساتھہ جو مکہ مین تجھپر ہی مدینہ مین تیرے واسطے آسانی ہی اور موضح مین ہی کہ جو سختی اور کلفت مدینہ مین تجھکو ہوتی ہی اوسکے بعد آسانی اور راحت جنت مین ہی فاذا فرغت فانصب ۝ پس جب تو فارغ ہو چکا تبلیغ احکام سے تو رنج کھینچ عبادت مین یا جب نماز سے تو فارغ ہو تو کوشش کر دعا مین یا جب پہونچا چکا تو احکام تو امت کے گناہون کی مغفرت چاہنے مین مشغول ہو فتوحات کے نوین سفر مین لکھا ہی کہ ہمارے شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہ نے اس آیت کی تاویل مین فرمایا کہ جب تو فارغ ہو مشاہدہ اکوان سے تو اپنا دل جما مشاہدہ جمال رحمن کے واسطے والی ربک فارغب ۝ اور اپنے رب کو ہر وقت پکارنے مین رغبت کر اور جو کچھہ تو چاہتا ہی اوسی سے چاہ اسواسطے کہ حاجت اور مرادین پوری کرنے مین اوسکے سوا کوئی قادر نہین اور تیری بات درگاہ قرب مین مقبول ہی

ع ۸

اور تیری پاکیزہ دعائین محل قبول مین ہین بیت مقصود کون و مکان بود دستت + خدا سید ہد انچہ مقصود تست +

سورۃ التین مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمانی آیات
سورۃ تین مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتین ہین

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ قسم انجیر کی اور زیتون کی آئی ہی کہ ان دونون میوون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ انجیر ایک میوہ ہی
اور جیسے فضلہ لطیف غذا جلد ہضم ہو جانے والی ہی اور شریف وو اہست فائدہ والی طبیعت کو نرم کرتی ہی بلغم کو تحلیل کرتی گردون کو پاک
رنگ مثانہ کو دور کرتی ہی جگر اور تلی کے سُدّون کو کھول دیتی ہی گردہ کو اور تمام بدن کو فربہ کرتی ہی حدیث مین آیا ہی کہ انجیر بواسیر کو
قطع کرتا ہی اور نقرس کو فائدہ دیتا ہی اور زیتون میوہ بھی اور روٹی کے ساتھ کھانے کی چیز بھی اور دوا بھی اور دہن ہوتا ہی
بہت فائدہ والا اور بعضون نے کہا ہی کہ انجیر اور زیتون سے انکے اوگنے کی جگہ مراد ہی اور زمین مقدس یا یہ دو پہاڑ ہین ایک طور تینا دوسرا
طور زیتا کہ ہر ایک ان مین سے انبیا علیہم السلام مین سے ایک ایک کی عبادتگاہ تھی یا دو مسجدین مراد ہین ایک دمشق کی ایک بیت المقدس کی
سعدالیمن فرمایا ہی کہ تین اصحاب کہف کی مسجد ہی اور زیتون مسجد ایلیا ہی تبیان مین ہی کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہی کہ حق تعالی
اونکی قسم کیا ہی وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ اور قسم طور سینا کی یعنی اوس زمین کی جو حضرت موسی کلیم اللہ کی مناجات کا مقام ہی
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْنِ ۙ اور قسم اس شہر امان دینے والے یعنی مکہ معظمہ کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولد
مبارک ہی یعنی آپ وہان پیدا ہوے ہین بحر الحقائق مین اہل اشارت کی زبانی تفسیر لکھی ہی کہ قسم شجرۂ تینیہ قلب کی جو ثمر علوم وہبیہ ہی
اور قسم شجرۂ زیتونہ مبارکہ سر کی کہ مصباح دل کو روشنی بخشنے والا ہی اور طور سینین روح کی کہ تجلی الہی سے روشن اور منجلی ہی اور بلد امین
خفی ہی کہ تعلقات اکوان کے ہجوم آفات سے امن و امان کا محل ہی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
فِيْٓ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۟ تحقیق کہ پیدا کیا ہمنے آدمی کو اچھی تصویر اور ترکیب مین یعنی حیوانات مین سے قد مناسب صورت اچھی
مزاج معتدل خواص مخلوقات کو جمع کر لینے کے ساتھ اوسے ہمنے مخصوص کیا یا پیدا کیا ہمنے اوسے مظہر اتم و اکمل تجلیگاہ اعم و اشمل تاکہ
حامل امانت الہی اور منبع فیض لامتناہی ہو سکے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ أَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ پھر پھیرا ہمنے اوسے بہت نیچے سب نیچون سے
یعنی عالم طبیعت مین یا اوسکے سبب سے ہمنے زندہ کیا ظہور اور اظہار کے آثار اور شعور اور اشعار کے اطوار کو چونکہ اس آیت کے
دقائق اور حقائق جواہر التفسیر مین شرح و بسط کے ساتھ تحریر ہین تو اونپر مطلع ہونا اوسی کے مطالعہ پر حوالہ ہی اور بعضون نے کہا ہی
کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ ہمنے آدمی کو بہت اچھی صورت پر پیدا کیا اور پھر لیگئے ہم اوسکو خرف ہو جانے کے سن پر کہ ارذل عمر ہی اور وہ
اسفل السافلین اوسی کی طرف اشارہ ہی اور اوس وقت کچھ کام نہین کر سکتے اور کسی کام مین اچھا نہین ہوتا اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مگر اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہین اونھون نے اچھے فَلَهُمْ أَجْرٌ
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۭ تو اونکے واسطے اجر ہی غیر منقطع اور کم نہ کیا گیا یعنی جسطرح جوانی اور تندرستی مین اونکی عبادت کا اجر لکھتے تھے
بوڑھاپے اور ضعیفی مین بھی باوصف اسکے کہ وہ عمل نہین کرتے ہین اوسی طرح اونکا اجر ثابت ہی فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۭ پھر
کیا چیز تجھے تکذیب پر رکھتی ہی بعث و حشر کے منکرین دلیلین ظاہر ہونے سے روز جزا اور روز حساب کا اقرار کیون نہین ہوتا أَلَيْسَ
اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۟ کیا نہین ہی اللہ بڑا حکم کرنے والا حاکمون کا یعنی ہی حدیث مین ہی کہ جو کوئی اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ کہے اوسے چاہیے کہ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ بھی کہے

ع ٨

وهی تسع عشرۃ آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ العلق مکیۃ
اور وہ ١٩ انیس آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ علق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

جمہور علما اس بات پر ہین کہ قرآن مین پہلے جو خبر نازل ہوئی وہ اس سورت کے ابتدا کی پانچ آیتین ہین اور اس حال کا بیان مجمل یہ ہی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے ہوئے تھے یا پہاڑ پر کھڑے ہوئے تھے کہ ناگاہ حضرت جبرئیل امین آپ پر ظاہر ہوے
اور کہا کہ اے محمد خدا نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی اور تجھ [illegible] اور تو خدا کا رسول ہی اس امت مین پھر کہا کہ اقرأ یعنی پڑھ آپ نے فرمایا کہ ما انا بقاری
یعنی مین پڑھنے والا نہین ہون پس حضرت جبرئیل نے آپ کو اپنے لپیٹ کر زور سے معانقہ کیا ایسا کہ آپ بے طاقت ہوگئے پھر آپکو چھوڑ دیا
اور کہا کہ پڑھ آپ نے وہی جواب [illegible] دیا پھر حضرت جبرئیل آپ سے ملے اور زور کیا اور چھوڑ دیا اور کہا کہ اقرأ باسم ربک الذی خلق اور ایک
بار قرآن الذی [illegible] جبرئیل علیہ السلام نے اپنے پر کے نیچے سے ایک نامہ حریر بہشت پر لکھا ہوا کہ اوسمین یاقوت اور موتی لگے ہوے تھے نکالا اور حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ پڑھیے آپ نے فرمایا کہ مین پڑھا نہین ہون اور اس نامہ مین کچھ لکھا
نہین دیکھتا ہون پس حضرت جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے ملایا اور زور کیا ایسا کہ قریب تھا کہ آپ بیہوش ہوجاوین
تین مرتبہ یہی صورت ہوئی پھر آپ کو چھوڑ دیا اور یہ قرآن کی آیتین پڑھین اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ پڑھ
قرآن شروع کر اپنے رب کے نام کے ساتھ جسنے پیدا کین سب چیزین یا آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا خَلَقَ الْاِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمی کو جمے ہوے خون سے اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ پڑھ تکرار مبالغہ کے واسطے ہی اور تیرا رب بہت
بزرگ ہی سب بزرگون سے اور اوسکا کرم سب کریمون کے کرم سے بڑھکر ہی الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے سکھایا لکھنا
قلم کو تاکہ علم کو خطا مین مقید کرین اور دوررون کو نامہ سے آگاہی دین تبیان مین ہی کہ حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو لکھنا تعلیم
فرمایا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ پہلے جسنے لکھا وہ ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ خدا نے علم دیا آدمی کو جو
وہ نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احکام شریعت تعلیم فرمائے جو آپ نہ جانتے تھے كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى حقا
کہ بیشک انسان یعنی ابوجہل البتہ حد سے بڑھتا ہی اور گردن کشی کرتا ہی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى بسبب اسکے کہ دیکھتا ہی اپنے کو کہ
بے نیاز ہوا ہی یعنی توانگر اور مال کے سبب سے کیون کوئی حد سے بڑھے اور حق تعالی کی عبادت مین سرکشی کرے اور چھوڑدے
اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى تحقیق کہ تیرے رب کی طرف ہی بازگشت سب کی آخرت مین اور وہان اعمال کام آئینگے اموال
نہین بیت توانگری نہ بمال ست نزد اہل کمال + کہ مال تالب گورست بعد ازان اعمال + لکھا ہی کہ ابوجہل نے یہ بات کہی
اگر مین محمد کو سجدہ مین دیکھون تو اوسکی گردن پیر لات مارون ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے اوسکو خبر کی جلدی سے حضرت کی
طرف چلا آپ تک نہ گیا بیچ سے پھرا چہرے کا رنگ اوڑا ہوا اعضا پر لرزہ چڑھا ہوا لوگون نے پوچھا کہ تجھکو کیا ہوا بولا کہ
مین نے اپنے اور محمد کے درمیان آگ کی ایک خندق دیکھی اور ایک اژدہا منھ پھیلائے ہوے اور پرندہ جانور پر

بجھلاے ہوئے یہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو فرشتے اوسکا ایک ایک عضو اوڑا لیجاتے اور یہ آیت نازل ہوئی
اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی ۙ کیا دیکھا تونے اوسے جو باز رکھتا ہی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ؕ بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہین جسوقت نماز پڑھتا ہی وہ بندہ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَی الْهُدٰۤی ۙ کیا دیکھا تونے اگر ہو بندہ نماز سے منع کیا ہوا
سیدھی راہ پر اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ؕ یا حکم کرے خلق کو پرہیزگاری کا تو اوسکو اوس حال سے باز رکھ سکتے ہین اَرَءَیْتَ
اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ؕ تکرار تاکید کی جہت سے ہی کیا دیکھا تونے اگر ابوجہل تیری تکذیب کرے یا اطلاقا حق بات اور ایمان
سے منھ پھیرے اور فرمانبرداری کی راہ سے پھرے تو کس قسم کے عذاب کا وہ مستحق ہوگا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی ؕ
کیا نہین جانا ابوجہل نے یعنی نہین جانتا ہی یہ بات کہ تحقیق خدا دیکھتا ہی اوسکا قصد جو حبیب خدا علیہ التحیۃ والثنا کے ساتھ اوسنے کیا
بزرگون نے کہا ہی کہ کلمہ اِنَّ اللّٰهَ یَرٰی مین وعدہ بھی ہی وعید بھی ہی یعنی اوس نمازی کو بشارت دیتا ہی کہ وہ تجھکو دیکھتا ہی اور اوس فاسق کو خبر کرتا ہی کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی
او سیاہکار افلاس اختیار کر کہ وہ تجھکو دیکھتا ہی اور اوس پر تنہائی مین گناہ کا قصد نکر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی ایک درویش سے گناہ کرکے
توبہ کی تھی اور ہمیشہ رویا کرتا تھا لوگون نے کہا اتنا کیون روتا ہی خدا غفور رحیم ہی درویش بولا ہر چند وہ گناہ معاف کرتا ہی مگر اوسکی
خجلت کہ اوسنے گناہ دیکھا اور دیکھ لیا ہی اپنے دل سے کیونکر دفع کرون بیت گیرم کہ تو از سر گناہم گذری ۔ زان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم
چہ کنم ۔ فرد میر خجالت درویش نالان ہوو پریشان کہ گر گناہ بخشند شرمساری ہست ۔ القصہ ایک دوسری بار پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نماز پڑھتے تھے ابوجہل ملعون پہونچا اور بولا کہ اے محمد مین نے تجھکو نماز سے منع نہین کیا پس حضرت نے اوسے بہت تہدید فرمائی اور
وعیدین سنائین ابوجہل نے کہا کہ تم مجھکو ڈراتے ہو حالانکہ میری مجلس سب بدوون کی مجلس سے بہت بڑی اور معزز ہی اور میری طرف
لوگ بہت زیادہ ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬ حقا اگر ابوجہل باز نہ آئیگا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا
دینے سے لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۙ ہم ضرور پکڑینگے ہم اوسکو پیشانی کے بالون سے اور دوزخ مین کھینچ لیجاینگے
نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ پیشانی جھوٹی خطاکار پیشانی کا وصف کذب اور خطا کے ساتھ اسناد مجازی کے طور پر ہی اور
مراد پیشانی والا ہی یعنی ابوجہل کہ جھوٹا اور خطاکار ہی فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۙ پس کہ پکارے ابوجہل اپنی مجلس والون کو سَنَدْعُ
الزَّبَانِیَةَ ۙ قریب ہی کہ پکارین ہم دوزخ کے فرشتون کو اوسے دوزخ مین لیجانے کے لیے كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وہ بات نہین ہی
جو وہ کہتا ہی حکم نمان اوسکا نماز ترک کرنے مین یعنی اوسکی مخالفت پر ثابت رہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ اور سجدہ کر یعنی نماز پڑھ
خدا کو اور قریب ہوجا حضرت احدیت کے حدیث مین ہی کہ بندہ جسوقت سجدہ مین ہوتا ہی اوسوقت خدا سے بہت قریب ہوتا ہی
اور قرآنی سجدون مین یہ چودھوان سجدہ ہی فتوحات مین اسکو طلب قربت کا سجدہ کہا ہی

سورۃ القدر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وهی خمس آیات
سورہ قدر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص ہزار مہینے تک ہتھیار باندھے رہا اور خدا کی راہ مین جہاد کیا
اصحاب متعجب ہوکر بولے کہ ہم ایسی چھوٹی عمر مین اتنی بڑی دولت کیونکر حاصل کر سکتے ہین تو حق تعالیٰ نے یہ سورت نازل کی کہ
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہمنے بھیجا ہمنے قرآن بے ذکر کیے ہوے قرآن کی طرف کنایہ فرمانا اوسکی عظمت قدر اور شہرت پر دلالت کرتا ہی یعنی
بزرگی اور شرف کے سبب اپنی تصریح سے مستغنی ہی اور دوسرے اوسکے اتارنے کو اپنی طرف اسناد فرمایا کہ اوسے ہمنے اوتارا ہی کس وقت مین
فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر مین یعنی اوسکے اوترنے کی ابتدا اس شب مین تھی یا تمام قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر
اسی شب مین اوترا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تیئیس برس مین آیت آیت اور سورت سورت وقت کی مصلحت کے موافق دنیا مین
لاے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے معلوم کرایا تجھکو کہ تو جانے کہ کیا ہی شب قدر یعنی شرف اور عزت والی
رات کہ اوسمین جو کوئی عبادت کرتا ہی وہ معزز اور مشرف ہو جاتا ہی یا اوس رات کو جو نیک کام وقوع مین آتا ہو وہ خدا کے نزدیک قدر والا ہو
اور بعضون نے کہا ہی کہ قدر حکم کے معنی مین ہی یعنی اوس رات مین ہر ایک کام کو تقدیر کرتے ہین حکمت کے ساتھ کہ اوس سال مین ظہور پاتا
یا قدر تنگی کے معنی مین ہی اسواسطے کہ اوس رات فرشتے اس کثرت سے اوترتے ہین کہ اوپر زمین تنگ ہو جاتی ہی لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۵
خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ بنی اسرائیل کے غازی نے ہزار مہینے جہاد کیا اوس شخص کے عمل سے
بہتر ہی جو اوس شب کو پاوے اور عبادت مین فکر کرے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قول پر شب قدر تمام سال مین دورہ کرتی ہی
اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ مین نے اس رات کو شعبان اور ربیع الاول مین دیکھا ہی اور اکثر رمضان مین پایا ہی
اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ شب قدر ماہ رمضان مین ہی اخیر عشرہ مین غالب احتمال طاق شبون مین اصحاب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اکیسوین شب
اور تیئیسوین شب کو اختیار کرتے ہین اور حنفی ستائیسوین شب کو قائل ہین کہ لیلۃ القدر نو حرف ہین اور یہ کلمہ اس سورت مین
تین بار مکرر ہی تو ستائیس ہوے اور لفظ ہی جو اس سورت کے آخر مین ہی یعنی یہ تو بیسواں حرف اخیر قول کی تائید کرتی ہی پس معلوم ہوا
کہ شب قدر ستائیسوین شب ہی اور شب قدر پوشیدہ رکھنے مین حکمت یہ ہی کہ سب شبون کی تعظیم کیجاے اور اون مین عبادت کرتے رہین
بیت ای خواجہ چہ جوئی ز شب قدر نشانی ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا
اوترتے ہین فرشتے زمین پر یا آسمان دنیا پر اور جبرئیل علیہ السلام اونکے ساتھ اس مبارک شب مین ہوتے ہین اور حدیث مین ہی کہ فرشتون کے
ساتھ ایک بڑا فرشتہ اوترتا ہی کہ روح اوسکا نام ہی یا فرشتون کی ایک قسم کو روح کہتے ہین یا بنی آدم کی ارواح یا عیسی روح اللہ
علیہ السلام فرشتون کے ساتھ اوترتے ہین حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی روح اوترتی ہی قصائد مین فرمایا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام اون فرشتون کے ساتھ زمین پر آتے ہین جنکو اہل زمین سے علاقہ اور
آشنائی ہی اور مومنون کے گھرون مین جاتے ہین اور جبرئیل علیہ السلام مومنون سے مصافحہ کرتے ہین اور اونکے مصافحہ کی
علامت یہ ہی جسکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے قلب کی رقت آنکھون کے آنسو اور اس رات کے شرف کے واسطے
کہ ملائکہ روح بہشت زمین پر آتے ہین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ خدا کے حکم سے ایک برس کے کام کو جسکا خدا نے

النبی صلی علیہ وآلہ وسلم

حکم فرمایا ہے یا ہر کام خیر و برکت والے کے لیے سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ سلامتی ہے سب آفتوں سے شب قدر کو
سفیدۂ صبح نمود ہونے تک عالموں اور عارفوں کو اس سورت سے اسرار کتنے ہیں کہ اونکا ایک شمہ جواہر التفسیر میں کو دہ

سورۃ البینۃ مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان آیات
سورۃ بینہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ آٹھ آیتیں ہیں

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب میں سے یعنی یہود و نصاریٰ
وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ اور عرب کے مشرکوں میں سے باز رہنے والے کفر سے حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝
اوس وقت تک کہ آئی اونکے پاس دلیل کھلی ہوئی رَسُولٌ مِّنَ اللّٰهِ رسول خدا کی طرف سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ پڑھتا ہے اپنی امت پر صحیفے پاک جھوٹ اور بہتان سے یعنی قرآن اور اوسے تعظیم کے واسطے صحیفے
فرمایا ہے کہ سب صحیفوں کے اسرار اوس میں جمع ہیں فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ اون صحیفوں میں لکھی باتیں صحیح اور درست یعنی احکام اور
نصیحتیں ہیں اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اہل کتاب اور مشرک اپنے دین پر رہے یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپنے اونکو ایمان کی طرف بلایا تو بعضے توفیق الہی کی مدد سے دولت ایمان کو پہونچے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتٰبَ اور نہیں متفرق ہوئے یعنی نہیں اختلاف کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اون لوگوں نے جو کتاب
دیئے گئے ہیں إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ مگر بعد اسکے کہ آئی اونکے پاس پیغمبر علیہ السلام یعنی آپکی بعثت
سے پہلے سب آپکی تصدیق پر متفق تھے جب آپ پیغمبری پر آئے تو مختلف ہوگئے بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر ہوگئے وَمَا أُمِرُوا
إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور نہیں حکم کیے گئے ہیں اہل کتاب مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ کی مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝
پاک کرنیوالے خدا کے واسطے اپنا دین یعنی شرک اور ریا سے پاک رکھیں حُنَفَاءَ میل کرنیوالے باطل عقیدوں سے دین اسلام کی طرف
وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ اور یہ حکم کیے گئے کہ بپا کریں نماز فرض اوسکے وقتوں پر وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور دیں زکوۃ واجب اوسکے
محل پر وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝ اور جسپر وہ مامور ہیں یہ دین ملت صحیح اور درست ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق کہ جو
لوگ نہ ایمان لائے مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ میں سے وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ اور مشرکین
یعنی بت پرستوں میں سے وہ آتش دوزخ میں ہونگے قیامت کے دن خٰلِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمیں أُولٰٓئِكَ
هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ وہ بدتر ہیں تمام مخلوقات سے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونہوں نے اچھے اور پاک أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ وہ لوگ وہ تو
بہتر ہیں سب مخلوقات سے جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جزا اونکی جو بہتر میں خلائق ہیں اونکے رب کے پاس جَنّٰتُ عَدْنٍ
بہشت ہیں باغ میں قیام کرنے کے کہ جاری ہیں تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ نیچے سے اونکے درختوں کے نہریں اسواسطے کہ باغ بے نہر جاری

ہونا چاہیے خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا رہنے والے ہین جنتون مین ہمیشہ ابدا خلود کی تاکید ہو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوگا خداونکے اور اونکی عبادتون سے وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہونگے وہ خدا سے ثواب بے حساب پانیکے سبب اور نہایت داتعا اور غایت غایات یعنی دولت دیدار کہ مطلب اعلیٰ اور مقصد اقصیٰ ہی وہ اونکو عطا فرماینگے بہشت وارد ہر کس از تو مراد ہے و مطلب صدوبار دنیا و عقبیٰ لقاے تست ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ یہ جو مذکور ہوئی بہشت اور رضامندی اوس شخص کے لیے ہی جو ڈرے خدا کے غضب اور عذاب سے اور جو کام ثواب کے موجب ہین اونمین مشغول رہے

سورۃ الزلزال مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وھی ثمان اٰیات
زلزال مدینہ منورہ مین اتری	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا جب ہلائی جائے زمین ہلایا جانا اپنا کہ صحیح اولی یا ثانیہ کے قریب قیامت کے اوسکے سے زمین ٹوٹ پھوٹ جائیگی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا اور نکالیگی زمین اپنے بھاری بوجھ کہ مردون کی اور دفینے اور خزانے ہین یعنی اپنے اندر سے نکالکر باہر الدیگی وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا اور کہیگا انسان یعنی کافر کیا ہی زمین کو کہ جو کچھ پوشیدہ تھا اوسے باہر پھینکتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ انسان عام ہی یعنی سب آدمی یہ بات کہینگے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا اوسدن کہیگی زمین اپنی خبرین زبان حال سے اور یہ صحیح بات ہی کہ حق تعالیٰ زمین کو گویائی عطا فرمائیگا اور وہ خبر ہلانا اپنا اور مدفون چیزون کا باہر پھینک دینا یا جو عمل کہ بندگان خدا نے کیے ہین وہ بیان کریگی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا بسبب اسکے کہ تیرا رب حکم کریگا اوسکو اور اجازت دیگا کہ لوگون نے جو کچھ کام کیے ہین اونکی خبر دے یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا اوسدن ور پھرینگے اور باہر نکل آئینگے لوگ موقف حساب سے پراگندہ یعنی گروہ گروہ بعضے داہنی طرف بعضے بائین لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ تاکہ دکھائے جائین اپنے اعمال کی جزا اسباب نزول مین لکھا ہی کہ دو آدمی تھے ایک تو سائل کو ٹکڑا اور نوالہ دیکر کہتا تھا کہ یہ تھوڑی چیز ہی بہت خیر کرنا چاہیے تاکہ اوسکا اجر ملے اور دوسرا اپنے گناہ کو کم جانتا تھا اور کہتا تھا کہ چھوٹے گناہ پر گرفت نہوگا بلکہ کبیرہ گناہون پر بندے کو عذاب کرینگے حق تعالیٰ نے ان دونون کی شان مین یہ آیت نازل فرمائی کہ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ پھر جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر نیک وہ دیکھیگا اوسکی جزا وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ اور جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر برا پائیگا اوسکی جزا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی مومن اور کافر نہین جو دنیا مین کچھ نیکی یا بدی کرتا ہی مگر حق تعالیٰ اوسکا عمل قیامت مین دکھائیگا مگر مومن کے برے کام بخشدیگا اور اوسکے نیک کامون کی جزا عطا کریگا اور کافر کی نیکیان رد کردیگا اور عذاب مین مبتلا کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ قرآن مین بڑی محکم آیت یہ ہی اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس آیت کو جامعہ فاذہ کہتے تھے عین المعانی مین ہی کہ صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ کہ فرزدق کے

واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوتا ہی میرے سامنے پڑھیے تو حضرت نے یہ آیت اونکے
سامنے پڑھی وہ بولے کہ حسبی حسبی یعنی بس ہی جب کسی نے یہ بات جان لی کہ اوس میدان عظیم الشان میں ذرہ ذرہ پوچھینگے اور پوچھے کو
کسی طرح کچھ نہ چھوڑینگے تو وہ ضرور آج اپنے حساب میں مشغول ہوگا اور حاسبوا قبل ان تحاسبوا کا نکتہ ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیگا قطعہ
حساب کار خود امروز کن کہ فردا ست ۞ نخیر و شر بگنہ تا چہ است حاصل تو ۞ اگر نتیجہ نکوئی تو آنگہی خوش باش ۞ و رنہ بغیر بدی چیست اکبر دل تو

سورۃ العادیات مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی احدی عشرۃ آیۃ
سورۃ عادیات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتین ہین

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر صحابہ کے ساتھ قبیلہ بنی کنانہ میں بھیجا اور حکم دیا کہ فلانے
روز صبح کے وقت چاہیے کہ اون پر پہنچو اور غارت کرو اور فلان روز پھر آؤ اونھوں نے ایسا ہی کیا اور پھرنے میں ایک منزل باقی اونکی
وجہ سے توقف ہوا منافقوں نے زبان درازی کی اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ وہ تمام لشکر ہلاک ہو گیا اور کوئی نہ باقی رہا کہ اونکی خبر
پہونچاتے یہ بات مومنوں نے سنی غمگین ہوئے حق تعالی نے اوس قوم کے حال سے مومنوں کے خوشدل ہونے کے واسطے پیغمبر
صلعم کو خبر دی کہ **وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا** قسم دوڑنے والے گھوڑوں کی کہ دوڑتے وقت سانس لیتے ہیں سانس ایسا اونکی آواز کے
ساتھ کہ وہ ہنہنانا نہیں ہی **فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا** پھر قسم آگ جھاڑنے والوں کی پتھر سے اپنے سموں کی ٹھوکر سے یعنی
نعل بندھے سم کے نیچے پتھر آنے سے آگ جھاڑتے ہیں آگ جھاڑ کر **فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا** پھر قسم غارت کرنے والوں کی
صبح کے وقت اس سے اون گھوڑوں کے سوار مراد ہیں **فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا** پس اوٹھایا اون گھوڑوں نے اوس وقت
میں کے غبار اوس جا کے کنارے **فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا** پھر مراد دی وقت بیچ میں گھس گئے ایک گروہ دشمن میں
اِنَّ الْاِنْسَانَ تحقیق کہ انسان آپ سے ابن ابی منافق اپنے گروہ سمیت مراد ہی کہ لوگوں میں بد خبریاں ڈالتا تھا یا مطلق
انسان مراد ہی **لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ** اپنے رب کے واسطے ناشکر گذار ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ آیت ابو حباب کی
شان میں ہی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ عرب میں تین آدمی ایک وقت میں ایک ایک صفت میں یگانہ تھے
اشعث طمع میں ابو حباب بخل میں حاتم سخاوت میں تو حق تعالی قسم کھاتا ہی کہ ابو حباب بخیل ہی اور کم خیر اور بعضوں نے
کہا ہی کہ کنود وہ ہی جو رنج و محنت کو تو شمار میں لاوے اور عیش و راحت کو یاد نہ کرے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہی
کہ کنود وہ ہی جو تنہا کھاوے دوسرے کو نہ دیوے لونڈی غلام کو مارا کرے **وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ** اور
تحقیق کہ خدا اوسکے بخل اور ناشکری پر البتہ گواہ ہی یا انسان اپنے کنود ہونے پر گواہ ہی اس جہت سے کہ کنود ہونے کا اثر اوس میں
ظاہر ہی **وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ** اور تحقیق انسان مال کی محبت کے واسطے البتہ سخت ہی یعنی اوسکا
نہایت کو پہونچ گیا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر مال کو تو دوست کہتا ہی تو دے ڈال کہ پھر تجکو دین اور

عجیب باتون کو شامل ہی یا نماز عصر کی قسم یا پیغمبر کے عصر کی قسم یا صحابہ کے عصر کی قسم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصرون یعنی زمانون سے افضل ہو کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ یقینی ابو الاشد ہین یا ابو جہل یا سب آدمی لَفِیْ خُسْرٍ البتہ نقصان ہین ہین نا پائدار مطلب مین عمرین صرف کرنیکے سبب سے کلبیت ہی اور یہ سرمایہ نقد عمر عزیز عمر زود ست ہو کہ سب بین اون کی سود تو یہ ہی کہ سب عمر ضائع کرنے والے اور زیانکار ہین اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ اور نصیحت کی اونھون نے ایک دوسرے کو صحیح اور درست کام کی کہ وہ طریق قائم رہنا ہی یا صحیح کلام ہی کہ وہ قرآن ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۶ اور نصیحت کی اون اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی طاعت یا معصیت سے اور بعض مفسر کہتے ہین کہ نفی خسر ابو جہل کے حال سے کنایہ ہی اور اٰمَنُوْا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صفت کی حکایت ہی اور وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فعل کی طرف اشارہ ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی بات سے خبر دیتا ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی عادت سے حکایت کرتا

سورۃ الھمزۃ مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع آیات
سورۂ ہمزہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ نو آیتین ہین

لکھا ہی کہ اخنس بن شریق رسول مقبول کا عیب آپکے حضور مین کرتا اور ولید بن مغیرہ آپکی غیبت کرتا حق تعالی نے اوسکے بارہ مین آیت بھیجی کہ وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ واسطے ہر عیب کرنے والے لُّمَزَۃِۨ ۱ غیبت کرنے والے کو یا واسطے ہر چغلخور کے اور ہاتھ اور آنکھ سے اشارہ کرنے والے ہی الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۲ وہ جسنے جمع کیا مال اور گنا اوسکو یا اوسکے شمار کو نگاہ رکھا یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۳ گمان کرتا ہی کہ اوسکا جمع کیا ہوا مال اوسے ہمیشہ رکھیگا دنیا مین كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۴ ایسا نہین جو کہ آدمی گمان کرتا ہی البتہ ڈالا جائیگا حطمہ مین اور حطمہ دوزخ کا ایک نام ہی کہ اوسمین جو کچھ پڑتا ہی فوراً شکستہ اور سوختہ ہو جاتا ہی وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۵ اور کس چیز نے جانے والا کیا تجھکو تا کہ تو جانے کہ کیا ہی حطمہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۶ آگ ہی اللہ کی جلائی ہوئی یعنی خدا نے وہ آگ جلائی ہی اپنی قدرت سے اور جو حق تعالی جلائے اوسے کوئی دوسرا نہین بجھا سکتا بیت چراغے را کہ ایزد بر فروزد ہر آنکس پف زند ریشش بسوزد الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۷ وہ آگ ہی کہ چڑھیگی اور غالب ہو جائیگی دلون پر اور دلون کے اندر سما جائیگی آور کافرون کے دل کے ساتھ اس آگ کا خاص ہونا اس جہت سے ہی کہ کافرون کے دل عقائد نا بائستہ اور اخلاق ناشائستہ کی جگہ ہی اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۸ تحقیق کہ وہ آگ یعنی اوس آگ کا مکان کافرون پر بند کیا گیا ہی فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۹ لمبے ستونون سے یعنی اوس دوزخ کا دروازہ بند کیا ہی اور ستون اڑا کر مضبوط کر دیا ہی کہ پھر ایسا نہ کھول سکے اور یہ اشارہ آگ مین اونکے ہمیشہ رہنے کا صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ جو آگ دل مین راہ پائیگی وہ عجب بلا کی آگ ہی جسمین منصو

قدس سرہ نے فرمایا کہ سفر بیت المقدس میں نار اللہ الموقدۃ میرے باطن میں لگائی یہانتک کہ تمام سوختہ ہو گیا ناگاہ ایک شعر مقدمہ انا الحق سے نکلا اور اوسمین جلے ہو ہوئے میں جا پڑا اب کوئی جلا ہوا چاہیے کہ ہماری سوزش سے خبر دے بیت ای شمع بیا تا من و تو راز بگوئیم * کا حوال دل سوختہ ہم سوختہ داند

سورۃ الفیل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس آیات
سورہ فیل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پانچ آیتیں ہیں

سیر کی کتابوں میں معتبر نقلوں کے ساتھ مذکور ہے کہ ابرہہ جو نجاشی کی طرف سے یمن کا والی تھا اوسنے حج کے موسم میں دیکھا کہ لوگ اطراف و جوانب سے مکہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور معلوم کیا کہ اونکا مقصد خانہ کعبہ کی زیارت ہے نخوت اور تکبر کی ہوا اوسکے دماغ میں سمائی وہ چاہا کہ خانہ خدا کے مقابلہ میں ایک گھر بنائے اور حاجیوں کو اوسکی طرف متوجہ کرے صنعا میں سنگ مرمر سے ایک کلیسا منقش بنایا اور قلیس نام رکھا اور اوسکے در و دیوار زر و جواہر سے مرصع اور مزین کیے اور ملک یمن میں لوگوں کے گروہ کو اوسکے طواف کی تکلیف دی یہ صورت بنا کر چہ قریش کو شاق تھی مگر صبر کے سوا اونکو چارہ نہ تھا اوہی کنانہ میں سے ایک شخص اوس گھر کی خدمت میں مشغول ہو کر وہاں کا مجاور بنا ایک شب اوس محدث یعنی نئے بنائے ہوئے گھر کو حدث سے آلودہ کرکے بھاگ گیا یہ خبر شہرہ آفاق ہوئی اور لوگوں کی طبیعت اوس گھر کے طواف سے متنفر ہوئی ابرہہ یہ حال سنکر بگڑا اور لشکر بے حد قوی اور مہیب ہاتھیوں بہت جمع کیا اور حرم محترم کو خراب کرنے کے قصد سے مکہ معظمہ کی طرف چلا اور محمود ایک ہاتھی اتنا بڑا تھا جیسے پہاڑ کا ٹکڑا ہیبت ناک ہیکل قوی راست چون کوہ قاف * چو شیر غرین چالاک اندر مصاف * اوس ہاتھی کو ابرہہ نے اپنے ساتھ لیا اور مکہ معظمہ کے گرد اگرد قریش کے مواشی لوٹ لیے کہ مکہ معظمہ کے بڑے آدمی اور بزرگ لوگوں نے پہاڑوں پر پناہ پکڑی ابرہہ نے تمام سوار بسیج لشکر مہیا کیا اور ہاتھیوں کو اوبھارا اور لگا کہ مکہ معظمہ کی طرف چلائیں محمود ہاتھی نے خانہ کعبہ کی دیوار کی طرف سے منہ پھیرا اور لشکر گاہ کی طرف متوجہ ہوا ہر چند فیلبانوں نے کوشش کی کہ مکہ معظمہ کی طرف اوسے پھیریں مگر وہ نہ پھرا اور کچھ پھر نے سے اور ہاتھی بھی آگے نہ بڑھے یہ حال دیکھکر ابرہہ عاجز آیا اور گروہ قریش پہاڑوں کے اوپر سے دیکھنے لگے کہ کیا حال ہوتا ہے ناگاہ دریا کے کنارے سے دیکھا کہ غول کے غول سیاہ چڑیاں اونکی بہتر گروہیں نمودار ہوئیں اور حملہ کرکے اوس لشکر پر پتھر برسائے پس ایک دم میں وہ تمام لشکر ہلاک اور تباہ ہو گیا چنانچہ حق تعالی فرمایا ہے کہ **اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ** کیا نہیں جانا تو نے کیسا کیا تیرے رب نے **بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ** ہاتھی والوں کے ساتھ یعنی ابرہہ اور اوسکے لشکر کے ساتھ **اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ** کیا نہیں کیا اور نہیں ڈالدیا اونکے مکر و کید یعنی خراب کرنے کے واسطے اونچے جو اونہوں نے کیا **فِيْ تَضْلِيْلٍ** تباہی اور بطلان میں **وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ** اور بھیجا اونپر دریائے شور کے کنارے کی طرف سے **طَيْرًا اَبَابِيْلَ** چڑیاں غول غول اونکی چونچیں چڑیوں کی سی تھیں اور سر درندوں کے مثل اور بعض نے کہا ہے کہ چڑیاں سبز تھیں اور اونکی چونچیں زرد **تَرْمِيْهِمْ** پھینکتی تھیں **بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ** مٹی والی تھیں اوس لشکر پر پتھر کسکرے یعنی مٹی خشک ہو کر پتھر ہو گئی تھی * قطعہ *

کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ تو کر دیا خدا نے اون لشکریون کو اون کنکریون کے سبب سے مثل گہاس کہائی ہوئی کے یعنی وہ مردہ افسردہ نیست و نابود پڑے تھے یہ اون لوگون کی ہلاکت سے کنایہ ہی لکہا ہی کہ ہر چڑیا مین کنکریان تہین ایک چونچ مین دو دونون پنجون مین کافر کے جس عضو پر کنکری پڑتی دوسری طرف پار ہو جاتی تہی اور ہر کنکری پر اون سنگدلون سے ایک ایک کا نام لکہا تہا جنہون نے کعبہ شریف کو خراب کرنے کا ارادہ کیا تہا ابرہہ شکست کہا کر تنہا بہاگا اور نجاشی کے سامنے جا کر گرپڑا جس چڑیا کی چونچ مین ابرہہ کے نام کا پتہر تہا وہ ابرہہ کے سر سے جنبش تک اوسکے ساتہ تہی اور نجاشی کے دربار مین ابرہہ کے سر پر وہ چڑیا اوڑتی تہی جب ابرہہ نے کیفیت بیان کی اور نجاشی نے تعجب کی راہ سے پوچہا کہ کیسی چڑیان تہین جنہون نے تیرے والون کو ہلاک کر ڈالا اوس حال مین ابرہہ کی نظر اوس چڑیا پر پڑی بولا کہ ای بادشاہ اونہین سے ایک چڑیا یہ ہی بس وہی وہ اوس چڑیا اوسکے نام کی کنکری اوسکے سر پر چہوڑ دی بدن کے پار ہو گئی نجاشی کے دیکہتے ہی دیکہتے ابرہہ ہلاک ہو گیا اور یہ حال دیکہ کر نجاشی کے دل مین عبرت جم گئی ہیبت نوشت خامہ تقدیر بر جریدہ وہر شد کہ فاعتبروا منہ یا اولی الابصار

وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ چار آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ قریش مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہی کہ قریش تجارت کے واسطے دو سفر کرتے تہے جاڑے مین یمن کی طرف اور گرمی مین شام کی طرف لوگ انکو اہل حرم کہتے تہے اور انکی حرمت کرتے تہے اور صحیح روایت یہ ہی کہ نضر بن کنانہ کا لقب قریش ہی غرض یہ ہی جسکا نسب نضر سے ملتا ہی وہ قریش ہی اور نسبون کے بعضے عالم اس بات پر ہین کہ فہر بن مالک کا لقب قریش ہی کہ نضر کے پوتے ہوتے ہین تو حق تعالی نے اونپر نعمت ثابت کرنے کو یہ سورت نازل کی اور کہا کہ تعجب کرو لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اِلٰفِهِمْ واسطے ملنے قریش کے ایک دوسرے سے اونکا ملنا رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ سفر مین جاڑے اور گرمی کے اور اونکے پوجنے کے واسطے کہ بت پوجتے ہین یعنی تعجب کا محل ہی کہ مین نے تو اونکو یہ نعمت اور حرمت دی اور وہ میری عبادت چہوڑ کر بتون کی پرستش مین مشغول ہین فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ پس چاہیے کہ عبادت کرین اس گہر کے رب کی کہ یہ گہر تعظیم کیا ہی اور قریش کی تعظیم بہی اسی گہر کی بدولت ہی الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ وہ رب جسنے کہانا دیا اونکو ان دو سفرون کی بدولت مِّنْ جُوْعٍ بہوک سے بچایا وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝ اور بے خوف کر دیا اونکو اس حرم محترم کی بدولت اوسکے خوف سے جو مکہ معظمہ کے گرد ہین اور ایک دوسرے کو لوٹتے مارتے تہے (آیۃ حجازی ۱۲)

وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ
اور وہ سات آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سورہ ماعون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

اس بات پر ہین کہ اس سورت مین سے نصف اول کافرون کی شان مین ہی اور نصف اخیر منافقون کے باب مین لکھا ہی کہ ابوجہل
ن قیامت کی تکذیب کرتا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا اور یتیم اپنے مال مین سے کھانا کپڑا مانگتا تو یہ ظالم اوس یتیم کو مارکر نکال دیتا
یتیم اور لوگون کو خرچ کرنے سے باز رکھتا حق تعالی نے فرمایا کہ اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝ کیا دیکھا تو نے اور جانا
جو تکذیب کرتا ہی روز جزا کی اور اوس روز کو باور نہین کرتا یعنی ابوجہل فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝ پس وہ وہ
ہی جو ظلم اور جبر کے ساتھ دفع کرتا ہی اور ہنکا دیتا ہی یتیم کو اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان یا ولید نے ایک اونٹ ذبح کیا
حصہ کیا تھا ایک یتیم نے اوس سے حصہ مانگا اوسے لاٹھی سے مارا تو حق تعالی اوسکی مذمت فرماتا ہی کہ وہ کافر مارتا ہی یتیم کو
وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۝ اور رغبت نہین دیتا اپنے لوگون کو فقیر محتاج کو کھانا دینے پر یعنی نہ خود دیتا ہی
دوسرے کو دینے کے واسطے کہتا ہی بلکہ نیک کام کرنے کو منع کرتا ہی نظم چون نکرم سفلہ بود بر کران ۞ منع کند از کرم دیگران ۞
نہ خواہد دگر سے را بکام ۞ خس نگذارد کہ رسد را بسبام ۞ پھر منافقون کی شان مین فرماتا ہی کہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝
سختی عذاب کی ریاکار نمازیون کے واسطے یعنی ابن ابی اور اوسکے یارون کے واسطے الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ
سَاھُوْنَ ۝ وہ لوگ جو اپنی نماز سے بے خبر ہین اور غفلت کرنے والے یعنی نماز کو شمار مین نہین لاتے اور فقط لوگون کے
دکھانے کو نماز ادا کرتے ہین مراد یہ ہی کہ منافق لوگ تنہائی مین نماز کی پروا نہین کرتے ہین اور جب مسلمانون کی صحبت مین
ہوتے ہین تو شرائط اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے ہین بیت کلید در دوزخ ست آن نماز ۞ کہ در چشم مردم گزاری دراز ۞
الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝ وہ لوگ کہ وہ ریا کرتے ہین اپنے کام مین لوگون کی تعریف کی امید پر وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝
باز رکھتے ہین مال زکوۃ کو یعنی مستحقون کو نہین دیتے اور بعضون نے کہا ہی کہ ماعون گھر کا اسباب ہی کہ لوگ باہم اوس سے ایک دوسرے کا کام نکالتے ہین
جیسے کلہاڑی چھری ڈول وغیرہ اور ایک قول یہ ہی کہ ماعون تین چیزین ہین کہ اونھین روک رکھنا نہ چاہیے آگ پانی نمک

سورۃ الکوثر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی ثلث آیات
کوثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین ہین

لم ہی کہ عاص بن وائل نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے باب بنی سہم کے پاس ملاقات کی تھوڑی دیر
باتین ہوتی رہین پھر حضرت تو باہر تشریف لیگئے اور عاص مسجد مین آیا چند رؤساے قریش جو مسجد مین بیٹھے تھے اونھون نے
اوس سے پوچھا کہ کس سے باتین کرتے تھے وہ بولا کہ اس ابتر سے اور عرب کی عادت یہ تھی کہ جس شخص کے بیٹا نہ ہوتا اوسے ابتر
کہتے یعنی اوسکی نسل نہ باقی رہیگی اور اونھی ایام مین حضرت کے فرزند طاہر نام نے کہ حضرت خدیجہ سے تھے انتقال فرمایا تھا
یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپکا دل مبارک غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکا دل مبارک خوش کرنے کو
اور تسلی خاطر کے واسطے یہ سورت نازل فرمائی کہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ ہمنے عطا کی تجھکو کثرت

اور یہ لفظ فوعل کے وزن پر ہی اور کثرت سے کنایہ ہی یعنی بہت تجکو بہت خیر عطا کی ہی اور بہت فرزند عطا فرمائے ہین اور بہت
عنایت کیا ہی اور تفسیر عین المعانی مین ہی کرامت کی کثرت اور بعض نے کہا ہی کہ زمین آسمان مین تیرے ذکر کی کثرت یا کثرت
یا دوستون کی کثرت اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین معراج کے احوال مین جو حدیثین ہین اونمین سے ایک
حدیث مین وارد ہوا کہ ساتوین آسمان پر مین نے ایک نہر دیکھی اوس نہر کے کنارے یاقوت موتی زمرد کے خیمے تھے اور سبز چڑیان وہان
نہر کے کنارے مین نے دیکھین جبرئیل امین سے مین نے پوچھا کہ یہ نہر کیا ہی کہا کہ نہر کوثر ہی کہ حق تعالی نے آپ کو عطا فرمائی معالم التنزیل
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین اوسکے کنارے سونے کے ہین اور اوسکے سوتے موتی
اور یاقوت کے اوسکی خاک مین مشک سے زیادہ خوشبو اور برف سے زیادہ سفیدی ہی دوسری حدیث مین ہی کہ یہ حوض ہی حوض کوثر
اوسکی سیر مہینہ بھر راہ کی ہی اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہی اوسکی بو مشک سے بہتر ہی اوسکے آبخورے اور کٹورے آسمان کے
تارون کی طرح روشن ہین جو اوس حوض سے پانی پیئیگا پھر کبھی پیاسا نہوگا صاحب تاویلات نے فرمایا ہی کہ کوثر کثرت کی معرفت کو
وحدت مین اور وحدت کا شہود عین کثرت مین ہی اور یہ ایک نہر ہی بوستان معرفت کی کہ جو کوئی اوس سے سیراب ہوا وہ ہمیشہ کو
جہالت کی پیاس سے بچ گیا ہی اور یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمدی کے اولیاے کرام کا خاصہ ہی فَصَلِّ
لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیے خاص اوسکی رضامندی کے واسطے اور اونٹ قربانی کر اوسکے لیے بخلاف
مشرکون کے کہ وہ بتون کے واسطے قربانی کرتے ہین یا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر نماز مین رکھ اور اونٹ کی قربانی کرتے وقت اور وہ
قلادہ کی جگہ ہی سینہ سے اور بعض نے کہا ہی کہ عید اضحی کی نماز مراد ہی اور اوسکے بعد قربانی إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝
تحقیق کہ تیرا دشمن یعنی عاص بن وائل وہی دم کٹا ہی اور خیر سے منقطع اور بے نسل و بے ذریت اور تیری بہت ذریت اور
حسن شہرت اور بزرگی کے آثار بے شمار قیامت تک باقی رہینگے بیت آثار اقتدار تو تا حشر متصل بخصم سیاہ روے تو نجال و خجل

سُورَةُ الْكَافِرُونَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ
سورہ کافرون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ جیسے ابوجہل عاص ولید امیہ اسود بن عبد یغوث اسود بن عبد المطلب نے عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا کہ آپ ایک سال ہمارے خداؤن کی پرستش کیجیے تو ہم بھی
ایک برس آپکے خدا کی عبادت کرین جیسے ہی حضرت کے پاس یہ پیغام پہونچا اوسکے ساتھ ہی حضرت جبرئیل نازل ہوے اور یہ
سورت لائے کہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ اے کافرو
ایسے وہی گروہ مراد ہی جو مذکور ہوا حق تعالی جانتا تھا کہ یہ لوگ ایمان نہ لاوینگے طعن اور استہزا کی راہ سے یہ بات
کہتے ہین تو اے ہمارے حبیب تو کہہ کہ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ نہ پوجونگا مین وہ چیز جو تم پوجتے ہو یعنی

کار ہو مجھکو وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ اور تم پوجنے والے ہو فی الحال اوسکو جسکی مین عبادت کرتا ہون بندہ ہو وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ اور نہ مین ہون پوجنے والا اوس چیز کو جسکی تم پرستش کرتے ہو یا کئے وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ اور نہو گے تم عبادت کرنے والے زمانہ استقبال مین اوسکی جسکی مین عبادت کرتا ہون لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ع تمھارے واسطے تمھارا دین ہی جسکے تم معتقد ہو اوس سے ہاتھ نہ اوٹھاوگے اور میرے لیے میرا دین ہی جسپر مین ہون اور اوسے نہ چھوڑونگا یا تمھارے واسطے تمھارے کیے کی سزا ہی اور میرے واسطے میرے اعمال کی جزا اور دین عبادت کے معنی مین بھی آتا ہی اور یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہو گئی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ قرآن مین اس سورت سے زیادہ سخت شیطان پر کوئی سورت نہین ہی اسواسطے کہ یہ سورت توحید محض ہی اور اس سورت کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن پڑھنے کے ثواب کے برابر ہوتا ہی

وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ
اور وہ تین آیتین ہین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	نصر مدینہ منورہ مین نازل ہوئی

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ جب آئے مدد اللہ کی یعنی تجھکو قریش پر نصرت اور ظفر دینا اور تیرے ہاتھ پہ مکہ کی اور تیری امت کو سب شہرون کی فتح وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ اور دیکھے تو لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا اللہ کے دین مین کہ اسلام ہی گروہ گروہ جس سال یہ سورت نازل ہوئی اوس سال حضرت کے لوگون کے دلون مین جوش تھا اور بنی اسد اور قبیصہ اور بنی مرہ اور بنی البکا اور بنی کنانہ اور بنی ہلال اور تجیب اور وارم وغیرہ اطراف واکناف سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ پس تنزیہ کر تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہہ ام المومنین حضرت بی بی صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ یہ سورت نازل ہونے کے بعد مین نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب نماز پڑھتے دیکھا تو یہی کہتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اور بعض نے یہ معنی کہے ہین کہ نماز پڑھ حکم خدا کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ ط مغفرت مانگ اوس سے یعنی اصلاح نفس اور عمل کم جاننے کے واسطے اور بعض نے کہا ہی کہ اسکے یہ معنی ہین کہ مغفرت طلب کر امت کے گناہون کی اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○ ع بیشک خدا ہی توبہ قبول کرنے والا مغفرت چاہنے والون کی اکثر علما اس بات پر ہین کہ یہ سورت فتح مکہ کے قبل نازل ہوئی اور اس سورت مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر ہی جب آپ نے یہ سورت پڑھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما روئے آپ نے پوچھا کہ کیون روتے ہو حضرت ابن عباس نے جواب دیا وفات کی آپکو خبر دی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہی جیسا تم کہتے ہو اور یہ سورت نازل ہونے کے بعد دو برس زندہ رہے اور آخر سورت جو پوری نازل ہوئی وہ یہی ہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ

ع ۶

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع

سخن چین بود میان دو کس جنگ چون آتش ست ۔ سخن چین بدبخت ہیزم کش ست ۔ کنند این و آن خوش دگر بارہ دل ۔ وی اندر میان
کور بخت و خجل ۔ میان دو کس آتش افروختن ۔ نہ عقل ست خود در میان سوختن ۔ اور ام جمیل سخن چینی کی عادت رکھتی تھی یا جہنم کا
ایندھن اوٹھانے والی تھی اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت کے سبب سے بار گناہ اوٹھاتی تھی اور بعضون نے
کہا ہی کہ حقیقت مین اپنے واسطے لکڑیان ڈھوتی تھی جیسا کہ عرب کی عورتون کا رسم ہی ایک دن لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر رکھے تھی
تھک گئی لکڑیون کی رسی اوسکی گردن مین پڑی تھی لکڑی کا گٹھا تو ایک پتھر پر رکھدیا کہ سستا لے ایک فرشتے کو حکم ہوا اوسنے
اوس گٹھے کو پیٹھ کے پیچھے سے پتھر کے نیچے گرا دیا رسی اوسکے گلے مین رہی اور پھانسی ہوگئی اور وہ بدبخت جہنم کو چل دی اور حق تعالی نے
خبر دی کہ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝ ع اوسکی گردن مین رسی ہی کھجور کے پوست کی کہ اوس سے لکڑیان
باندھے تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ دوزخ مین زنجیر مراد ہی کہ قیامت کے دن اوسکی گردن مین باندھکر کھینچینگے

ع ۵

آیاتہا ۴ رکوعہا ۱ کلماتہا ۱۵ حروفہا ۴۷

سورۃ الاخلاص مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع آیات
سورۂ اخلاص مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ چار آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ ای محمد ہمارے سامنے اوس خدا کی صفت بیان کرو جسکی عبادت کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اور معالم مین ہی
کہ یہود کے ایک گروہ نے کہا کہ ای ابوالقاسم خدا کا وصف بیان کرو تا کہ ہم ایمان لائین اسواسطے کہ ہمنے توریت مین
اوسکی صفت لکھی دیکھی ہی اور ہم جانتے ہین کہو تو خدا کیا کھاتا ہی کیا پیتا ہی کسکی میراث اوسنے لی ہی اوسکی میراث کون لیگا
تو یہ سورت نازل ہوئی کہ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے جو خدا کو پوچھتا ہی هُوَ اللَّهُ وہ ہی خدا أَحَدٌ ۝
ایک ذات مین متوحد صفات مین منفرد اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ ع خدا کہ بے نیاز ہی سب سے اور وہ نیازمندون کی پناہ ہی کہا ہی
اور باقی ہی کہ ہرگز فنا اور نیست نہوگا واوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ صمد وہ ہی کہ جو کچھ چاہے کرے عین المعانی مین
امام جعفر بن موسی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہی کہ صمد وہ ہی جسکی کیفیت پر اطلاع پانے سے عقلین ناامید ہوئین بیت
صمدیت رہ اندیشہ بربست ۔ خرد را پشت ازین اندیشہ بشکست ۔ لَمْ يَلِدْ ۝ نہ پیدا کیا اوسنے کسی کو یہ یہود کی رد ہی
جو کہتے تھے کہ عزیر علیہ السلام اوسکے بیٹے ہین وَلَمْ يُولَدْ ۝ اور نہ وہ پیدا کیا گیا کسی سے یہ نصاری کی رد ہی کہ
حضرت مسیح اوس سے یعنی اوسکا ابن ۔ وَلَمْ يَكُن لَّهُ اور نہ تھا نہ ہی نہوگا اوسکے واسطے كُفُوًا أَحَدٌ ۝ ع برابری
کے گناہون کی إِنَّهُ كَانَ [illegible] مشرکون کی رد ہی اسواسطے کہ اونہون نے اوسکا برابر اور ہمسر کہا یعنی اہرمن اور
یزدان کہ یہ سورت فتح مکہ کے قبل نازل ہی نے کہا ہی کہ شرکت دائر ہی عدد اور تقلب اور علت اور معلول اور شکل اور ضد پر
جب نے یہ سورت پڑھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قرأت ہو اللہ احد فرمایا اور تقلب اور تنقص کی نفی کی اللہ الصمد فرما کر
وفات کی آپکو خبر دی ہی حضرت صلی اللہ علیہ اشکال واضداد کی نفی کی لم یکن لہ کفوا احد فرما کر اسی جہت سے اس رسالہ
دو برس زندہ رہے اور آخر سورت جو پوری نازل ہی

ع ۴

اعوذ برب الفلق ○ کہ پناہ لیتا ہون مین صبح پیدا کرنے والے کی اور بعض نے کہا ہی کہ فلق وہ چیز ہی جو پھٹے جیسے گٹھلی
اور گیہون کی جہت سے پھٹ جاتی ہی اور جیسے پتھر اور زمین پانی نکلنے سے شق ہو جاتی ہی یا دوزخ مین ایک قید خانہ ہی اور بہر تقدیر
خدا کی پناہ مانگنا چاہیے من شر ما خلق ○ برائی سے اوس چیز کی جو پیدا ہوئی ہی موذی آدمی جن درندے وحشی جانور
سانپ بچھو وغیرہ ومن شر غاسق اذا وقب ○ اور برائی سے اندھیری رات کے جب اوسکا اندھیرا آوے سب چیزون
کی برائی سے جب وہ غروب کرے یا چاند کی برائی سے جب گہنا اور گہن پیچھے آثریا کی برائی سے جب گرے کہ بیماریون کی
کثرت اور شدت کا سبب ہی اور اوسکا طلوع رنجون اور بیماریون کی آفات کا وقت ہی ومن شر النفثت اور شر سے پھونکنے والیون
یعنی اون عورتون کی برائی سے جو جادو کے کلمے کہتی ہین اور پھونکتی ہین فی العقد ○ گرہون مین اس سے لبید بن عاصم
یہودی کی بیٹیان مراد ہین ومن شر حاسد اور برائی سے حسد کرنے والے کے اذا حسد ○ جب وہ اپنا حسد ظاہر
کرے اور اوسکے موافق عمل کرے اسواسطے کہ اگر چھپائے تو اوسکے حسد کا ضرر اوسی پر پھر آئیگا اس سے یہود مراد ہین کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر حسد رکھتے تھے اور حق تعالی نے اس سورت کی برائیان حسد پر ختم کین جو سب سے بڑی صفت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا کہ اگر حسد کی برائی سے زیادہ بڑی چیز عالم مین کوئی ہوتا تو یہ سورت اوسپر ختم ہوتی پہلی خطا جو آسمان پر ابلیس سے ہوئی وہ حضرت آدم
علیہ السلام پر ابلیس کا حسد تھا اور پہلا گناہ جو زمین پر صادر ہوا وہ ہابیل پر قابیل کا حسد تھا ~ حسد آتشے دان کہ چون برفروخت
حسود بعین ایمان بخواہد سوخت ~ مگر فقط باصورت ہمہ وین شوی ~ حسد گذار کہ حق بین شوی

ع ۵

سورۃ الناس مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی ست آیات
سورۃ ناس مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین

قل اعوذ برب الناس ○ کہ پناہ لیتا ہون آدمیون کے رب کے ساتھ ملک الناس ○ بادشاہ لوگون
الہ الناس ○ معبود ہی آدمیون کا من شر الوسواس ○ الخناس ○ شر سے وسوسہ دینے والے چھپ جانے والے کے
جسوقت یاد الٰہی کرتے ہین شیطان کی عادت یہ ہی کہ جب بندہ حق تعالی کو یاد کرتا ہی تو شیطان بھاگتا ہی اور جب یاد الٰہی سے
بندہ غافل ہوتا ہی تو شیطان وسوسہ دیتا ہی الذی یوسوس فی صدور الناس ○ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہی لوگون کے
سینون مین من الجنۃ والناس ○ جنون اور آدمیون سے یعنی شیاطین الانس والجن سے کتاب مین ہی کہ اس سورت مین
لفظ ناس پانچ مقام پر واقع ہوا اور اوسکے معنی ایک ہی ہین مگر یہہ مین پہلے لفظ ناس سے لڑکے آدمی مراد ہین اور ربوبیت کے معنی یعنی پرورش
اور سیر و الکفالت کرنا ہی اور دوسرے لفظ ناس سے جوان آدمی مراد ہین اسطرف لفظ ملک اشارہ کرتا ہی کہ قہر اور سیاست کی اوپر محل ہی اور یہ جوانون
ہوتی ہی اور تیسرے لفظ ناس سے بوڑھے آدمی مراد ہین اور الہ کا اسم کہ آگاہ کرنے والا ہی طاعت اور عبادت سے اسکے مناسب ہی کہ بوڑھا عبادت
کرنے کا وقت ہی اور چوتھے لفظ ناس سے صالح آدمی مراد ہین اسواسطے کہ وسوسہ اونہی کے اغوا کے واسطے ہوتا ہی اور پانچوین لفظ ناس

ع ۶

مفسر آدمی مراد ہیں اسواسطے کہ اونکا عطف جنت پر ہوا ہی کہ اوس سے پناہ مانگی گئی ہی محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ پانچ کا عدد کہ اوسکے مراتب
کاملہ کو حضرات خمس کہتے ہیں اوسمین پنجم ہی نہایت اور تمامی پر دلالت رکھتا ہی اور اسی جہت سے اوسے دائرہ کہتے ہیں کہ سب عددوں میں اسطرح
اشارہ ہی کہ ہر چند اوسے اوسی میں ضرب دیجیے اور حاصل ضرب کو پھر اوسی میں ضرب کیجیے الی غیر النہایہ وہی پانچ اپنی اصلی صورت کا
پھر لاتے ہیں اور نہایت میں وہ عدد پنجگانہ کو ظاہر کرتا ہی جیسے پچیس ایک سو پچیس اور علی ہذا القیاس پس خلاصہ مخلوقات کہ انسان ہی
اوسکے جسم کی حدیں پانچ عضو پر تمام ہوتی ہیں ایک سر دو ہاتھ دو پاؤں پانچ ہوے اور ان پانچ اعضا کے کنارے بھی پانچ پر
تمام ہیں ہاتھ پاؤں میں پانچ پانچ انگلیاں ظاہر ہیں اور سر جو بلندی سے زیادہ علاقہ رکھتا ہی اوسکا ظاہر ظاہری پانچ حواس
اور باطن باطنی پانچ حواس سے آراستہ ہوا ہی اور اس قول کا مؤید یہ ہی کہ اس سورت میں جسپر قرآن کی سورتیں تمام ہوتی ہیں پانچ بار
لفظ ناس مکرر آیا اور اس عدد میں بے نہایت اسرار مندرج ہیں اور یہیں سے کچھ اسرار کا بیان جواہر التفسیر میں تحریر ہوا ہی واللہ اعلم
قدر ہیہ کلام الٰہی کی ابتدا اسم اللہ کی ب سے اور انتہا ناس کے سین پر ہوئی ہی اور اس میں ایک بہت عمدہ نکتہ اور بعید ہی کہ ان دونوں حرفوں کو
ملایئے تو بس ہوتا ہی اور عرب بولتے ہیں بسک یعنی حسبک تو یہ معنی ہوے کہ حسبک من الکونین ما اعطیناک من القرآن یعنی بس ہی
تجھکو دونوں جہان میں وہ جو عطا کیا ہی ہمنے تجھکو دو حرفوں کے درمیان میں اور عجیب اتفاق ہی کہ یہ دو حرف یعنی بس زبان فارسی میں بھی
اوسی معنی میں آتا ہی حکیم سنائی قدس سرہ نے اسی معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہی بیت اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین یعنی اندر رہ
دین رہبر تو قرآن بس ✿ مترجم ستر عیوب و غفر ذنوب کہتا ہی کہ کیا قدرت یزدانی اور کیا معجزہ قرآنی ہی کہ زبان اردو میں بھی بس کا
لفظ اوسی معنی میں بولا جاتا ہی حسبنا اللہ و کفی سمع اللہ لمن دعا لیس وراء اللہ المنتہی و لہ الحمد فی الآخرۃ و الاولی و الصلوٰۃ
و السلام علی حبیبہ محمد المصطفی و علی آلہ ائمۃ الہدی و اصحابہ مصابیح انوار التقی و السلام علی من اتبع الہدی اللہ بس باقی ہوس

تمت

الحمد للہ والمنہ کہ تفسیر قادری جو عبارت ہی ترجمہ تفسیر حسینی سے مؤلفہ ملا حسین واعظ کاشفی جسکو مولوی فخر الدین احمد صاحب
حنفی رزاقی قادری ساکن لکھنؤ محلہ دار العلوم فرنگی محل نے حسب فرمائش والیان مالک مطبع ہذا کے ترجمہ کیا
اور بعد تالیف ترجمہ کے مترجم موصوف نے کامل طور سے نظر ثانی کی با اہتمام تمام و تصحیح ما لا کلام مطبع فیض منبع
منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں ماہ جنوری ۱۸۸۳ع مطابق ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۰ ہجری بار دوم حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ
ہوکر آویزہ گوش عالم ہوئی